

مكتبة دار العلوم

ورقة الناصح

مواظبة

~~SECRET~~

مطبعة محمد بن ابراهيم مطبوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الحمد لله الذي هدانا لهذا
الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

الحمد لله الذي هدانا لهذا الذي كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

درة الباقين
تحفة الواعظين

از استاد حرم امام خادم العلماء محمد عبدالحق خطاط الشيرازي خراساني و احسن سنة 1319

مطبعة محمد علي
دره مجتهدان و مطبوعه



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِلًا وَمُصَيِّدًا اِنَّا كُلَّ صَحِيحٍ بِوَکرمندوستان کی قسمت میں روز ازل سے لکھا جا چکا تھا کہ وہ ایک ماہ تک نبی و دنیاوی علوم کا مطلق حصہ لے لے اور اندلسی و ہندوادی علوم کی راحت افزا ہواؤں کے جان بخش اور خوش آئندہ جھونکے یا تو کوہ ہمالیہ کی برفانی چوٹیوں سے ٹکرائے ہوجائیں یا بحر ہند کی خونی موجوں میں غرق ہوجائیں یا ہندوکش کے خطرناک درون میں ہلک ہوجائیں اور اسکی خاص وجہ وہ عظیم الشان قاتل اتحاد تھا جو ہندو مسلمانوں میں چولی دامن کی طرح قائم ہوتا جاتا تھا جسبے مسلمانوں ہندوستان میں قدم رکھا اُنکی ہوسناک طبائع فتوحات کی طرف برابر مائل رہیں اور انہوں نے اپنی قسمت کا فیصلہ ہمیشہ تلوار ہی پر رکھا ہی وجہ یہ کہ اُن میں نہ کسی اسلامی مدرسہ کی بنیاد پڑی نہ اندلس کی طرح دارالعلوم مقرر ہوئے اس میں ذرا شک نہیں کہ اُس عہد میں ہندوستان دنیاوی جاہ و جلال اور سلطانی جبروت و شوکت کا گھر تھا مگر اسلامی علوم سے محض خالی تھا لیکن اگر لکھ کہ حضور ا زمانہ گزرنے کے بعد اُسکی خوش قسمتی کا چاند افق پر چمکے گا اور یہ فانی اور ہندوستان کو برباد کرنے والا نقشہ خوش آئندہ فوٹو سے بدل گیا وہ اپنی غلطی پر بہت جلد متنبہ ہو گئے اور کھوئی ہوئی عزت حاصل کرنے کے لئے لی وہ ۲۰ زبانیں ترقی کرنے لگے۔

یہ امر عجب بات تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اسلام نے دنیا کے جن طبقوں پر حکومت کی وہ ان کی زبان اگر باطل مٹ نہیں گئی تو اتنا ضرور ہوا کہ علمی حیثیت کا دھڑ بڑھتا اُس سے چھین کر عربی زبان کو دیا گیا فارسی اسپین اندلس کی ملکی زبانیں گویا بالکل مختلف تھیں مگر علمی زبان ہر جگہ پہلے ہی عربی ہی رہی اور اب بھی ہے۔ ہندوستان بھی اس عام اثر سے مستثنیٰ نہیں لیکن اس خصوصیت میں آج ہندی مسلمانوں کا تمام اسلامی ملکوں میں امتیازی بکثرت اثر ہا ہے کہ انہوں نے عربی زبان کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنی ملکی زبان کو بھی علمی خزانوں کے اصول چواہر سے محروم نہیں ہونے دیا جس عہد میں علوم قدیمہ سلطنت کرتے تھے گو اسوقت ہندی زبان میں اُن علوم کا پورا سلسلہ موجود نہ تھا لیکن نہایت مسرت سے لکھا جاتا ہے کہ آج وہ تمام سلسلہ ہندی مسلمانوں کی ملکی زبان میں موجود ہے۔ حدیث فقہ تفسیر تاریخ ادب معانی بافت تصوف اخلاق غرض کہ تمام دینی و دنیاوی علوم کی کتابیں جو نہایت ضخیم ہیں ہندوستان میں سب کا ترجمہ موجود ہے ہر علم قدیم

کے علاوہ جدید علوم و فنون کی سینکڑوں کتابیں ترجمہ ہو چکی ہیں اور ہر ایک پر ہی بین مستقل تصنیفات کے علاوہ اگر فیض ترجمہ شدہ کتابوں کا ذکر کیا جاوے تو ایک بڑی خدمت طیار کر نی ہوگی۔

کتاب نصح کے سلسلہ میں **درۃ الناصحین** ایک مشہور کتاب ہے جس کے ناظر مضامین حقیقت میں ہدایت ارشاد کے درۃ النج ہیں اور الفاظ و معانی سراسر معرفت بنیاد۔ بالکمال مصنف نے انتخاب مطالب کیلئے مختلف کتابوں کے سینکڑوں ورق الٹ ڈالے اور سخت غواصی کے بعد صرف تحقیق سے وہ گراں ہاموتی نکالے ہیں جن کی نظر سے جو ہریان فن کے خزانے خالی ہیں اس میں ابتداء سے انتہا تک قرآن مجید کی جستہ جستہ آیتیں قومی ترکیبیں حل نقاشا و آدایت سید کائنات اور دیگر فاضلانہ نکات اور محققانہ احکامات مندرج ہیں۔ جس آیت سے عنوان کو شروع کیا ہو اس کے متعلق علاوہ مراتب مذکورہ کے نہایت جہت انگیز حکایتیں اور نتائج فیض نصیحتیں اور ولوں میں فوری جوش پیدا کرنے والی مستند روایتیں لکھ کر ثابت کر دیا ہے کہ یہ کتاب عموماً اخلاق پر نیک اثر ڈالنے کا بہت کچھ سامان رکھتی ہے اور دانشمندان کے لئے اس سے بہتر وعظ و درس کا ذریعہ ملنا نہایت مشکل ہے۔ وعظ کے وقت مہم اہل کلمہ قرآن کی ایک آیت پڑھ دیجئے پھر تفسیر تفسیادہی حازن ابوالسعود و روح البیان کبیر وغیرہ کے دقیق و امض نکات بیان کرتے چلے جائیے زان بعد احادیث رسول امین آثار صحابہ و تابعین ذرا ل سلف صالحہ سے سامعین کو محفوظ کیجئے۔ قدر سے استعداد ہو تو صرف ایک آیت کا وہ طالعہ مزین سے کسی گھنٹے ذکر الہی میں لے لیتے علاوہ ازیں مصنف سے ہر عنوان کے بعد درود شریف کے فضائل اور اس کے متعلق صحیح حدیثیں اس کثرت سے لکھی ہیں جن کا کچھ بھائی جو سہ دوسری کتاب میں مل نہیں سکتا غرض کہ **درۃ الناصحین** اپنی خاص نوعیت کے لحاظ سے تعامیر و احادیث اور دیگر مفید علوم کا ایک مختصر مجموعہ اور دانشمندان کے لئے پیش بہار معان ہے جو کہ ہندو عربی زبان کے جماس سے آراستہ تھی اسے اکثر احباب و طلبہ کی خواہش نے مطبع مجتہبی کو سے ملکی زبان میں لانے پر مہر کر دیا چنانچہ نہایت کوشش کے بعد نہایت سلیس با محاورہ اور صاف اردو میں اس کا ترجمہ ہوا اور تحفہ المومنین ترجمہ **درۃ الناصحین** نام رکھ گیا۔ نسب صفحہ میں اصل عربی کتاب رکھی اور دوسرے نصف میں ترجمہ کو جگہ دی۔ ترجمہ میں بعض پابندی قصداً ترک کر دی گئی جو کہ ہندو با محاورہ ترجمہ میں بعضی پابندی ہمیشہ محل مطالب ہو ا کرتی ہے اس بنا پر یہ خیال نہایت مزہ و خیال ہے کہ اصل کتاب کے بعض الفاظ و فقرات کا ترجمہ کیوں قلم انداز کیا گیا ہے ان اسباب کا بہت سی خاک کیا گیا ہے کہ ترجمہ مطبوعہ غیر محقق اور مشاہیر ہوا اور اصل کتاب کی کوئی بحث چوڑی نہ جائے ہر صفحہ کے متعلق جو دقائق و نکات اصل کتاب میں موجود ہیں وہ آپ ترجمہ میں بھی پائینگے جو نحو کی ترکیب و بیان سے بیان بھی موجود ہے مطالب کی جن ہر کیوں کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہے وہ ترجمہ میں بھی مراحت کے ساتھ دکھائی گئی ہیں غرض کہ اصل کتاب کے تمام مراتب ترجمہ میں موجود ہیں اور ترجمہ اصل کا پورا اور

(کاپی رائٹ محفوظ ہے)

محمد عبدالاحد عنی مدیر مطبع مجتہبی دہلی

۱۰۸ برہمہ پورہ لاہور

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعلنا من الناصحين ، وافهمنا من علوم العلماء الراغبين ،
والصلاة والسلام على من نسج ديبه اديان الكفرة والطالحين ، وعلى آله
وأصحابه الذين كانوا ينسك شريعته صالحين ، وبعد فيقول البائس
الفقيه الى رحمة ربه القدير عثمان بن حسن بن احمد الخوبوي : اكرمهم الله
بلطفه وكرمه العلي ، قد كنت ما كنت في البلدة العظيمة المسماة بالقسطنطينية
صاحبها الله تعالى وسائر البلده من الافات والبليّة ، فلما رايت بين الاخوان
الطلبية والمشائخ الموالي ، الذين هم بين الانام كالمصابيح في ظلمة الليالي ، موعظة
مرغوبة فيما بينهم وبين العلماء والفضلاء الذين هم كانوا باعتماد معدن العلم والبر
الانبياء ، لكنها غير مرتبة على نسق القرآن العظيم والفرقان المجيد ، احدث ان
اكتبها واصلم خطائها بجناية الملك المجيد ، وقد صادفنا بعض الطلبة من
اخواننا ، يقولون بالسنة هم ما ليس في كتابنا ، ويخطئون بل يكفرون ونقضناهم
الى المنغسلين في النعاس ، وسيدرون الخناس الذي يوسوس في صدور الناس

سبب تعريف اس خدا کے لئے جس نے ہوں ناصحین کے گردہ میں پیدا کیا۔ اور علمائے مستند کے علوم کا
مطلب سمجھایا اور درود و سلام اس پیغمبر کے لئے جس کے دین نے تمام کفار و بطور کے دینوں کو
منسوخ کر دیا۔ اور رحمت کا ملکہ کا سوال اسکی آل و صحاب کے لئے جو اپنے پیغمبر کی شریعت پر چلنے کے
سبب صالحین میں شمار کئے گئے اما بعد رب قدر کی رحمت کا محتاج۔ عثمان بن حسن بن احمد
خوبوي عرض رسا ہے۔ کہ میں نے زمانہ اقامت بلدہ قسطنطنیہ (صاحبنا اللہ تعالیٰ من الآفات
والبلیّة) میں اکثر ان طلبہ اور مشائخ کی (جو آسمان علوم کے آفتاب اور جبل کی اندھیریوں میں
چراغ کی طرح چمک رہے تھے) ولی رغبت اپنی کتاب موعظت کی طرف دیکھی اور مجھے معلوم
ہوا کہ اکثر فضلا جو معدن علوم اور العلماء و صحابہ الانبیاء کے مصداق ہیں اس کے زیادہ
شائق ہیں اس لئے ارادہ کیا کہ بتائید اسی لئے اچھے اسلوب سے لکھوں اور نظر ثانی میں کا تو نبی
غلطیاں درست کر دوں۔ اور ترتیب آیات کا لحاظ رکھ کر نظم قرآن مجید کی طرح مرتب کروں کیونکہ بعض
طلبہ ایسی باتیں جن کا نشان بھی ہماری کتاب میں نہیں ملتا ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور بیان
کھنچنے میں ان سے اکثر غلطیاں واقع ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض وقت غافلوں کو نصیحت کرتے ہوئے ہیں انکے
کفر کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اور ان کو وہ شیطان نظر آ جاتا ہے جو لوگوں کو بددلوں میں وسوسے ڈال کر تاسہ

نمود یاں کہ من شرو ورا نفسنا و من سیئات اعمالنا ، صرفہ اللہ عن القاء
 افقن فی قلوبنا ، ثم طرأ من الایام الحادۃ مرض شدید ، بأمر اللہ
 و تقدیر الملک الحمید ، و کنت ذافراش عدۃ من الایام و بحیث ما قدرت
 علی نذۃ من الکلام و وندرت فی اثنا عشر ان عصمتی العاصم من الافات
 و البلیا ، انی معشر قابین العشاق و البرایا ، و افض علی وجه القرطاس
 ضیاء الشمس و الانوار ، و اجر بین الانام ماء المد و البحار ، و لما رزقت
 الخلاص من المرض المستور و ما بقی عندی شیء من الفقد و عثرت علی
 هذه الاقوال و ما وقع ابائیہم فی الخطاء و الضلال ، و اخذت فی الكتابة
 بعناية الملک المنان ، صار کل مسائلها کانھن الیاقوت و المرجان
 لم یطمئن انس قبلہ و لا جان ، و رتبت کل آیۃ بتنظیم القرآن
 الکریم و انتقیت ما دل علی اوصاف الجنان و الحمیم ، و الحققت بعض
 الاحادیث الشریفۃ و الفصص اللطیفۃ فیمن یعمل علی قوم لوط
 من الخبیث و الخبیثۃ

ہم اپنے نفس کی برائیوں اور بُرے کاموں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں یا اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں
 فتنہ ڈالنے سے اُسے دور رکھے۔ پھر مجھے ایک سخت مرض نے آدھا یا اور میں عرصہ دراز تک عاصب
 فراش بنا رہا۔ یہاں تک کہ بولنے تک کی طاقت نہ رہی۔ چنانچہ میں نے اپنی بیماری میں نذرمانی کہ اگر خدا مجھے
 اس مرض اور آفات و بلیات سے بچالے تو ایک نزلے انداز کے شاہد یا کو عموماً مخلوق اور خصوصاً افسانہ
 کے روبرو جلوہ آئے مشاہد و مناظر نہ رہوں گا۔ اور صفحہ قرطاس پر آفتاب علوم کی شعاعیں ڈالوں گا۔
 اور انشاء اللہ تعالیٰ فیض کا ایک ناپید کنارہ یا بہاؤں کا چنانچہ بفضل اتنی جب مرض جاتا رہا اور قدسے
 نقاہت باقی رہ گئی اور مجھے بعض غلط گو طلبہ کے اقوال اور ضلال و اضلال کی خبر ملی تو میں نے اس کتاب کے
 مرتب کرنا شروع کیا۔ لہذا الحمد جس کی مدد سے اس نیک کام کا آغاز ہوا تھا اسی کی توفیق نے انجام
 کو پہنچا دیا۔ اس کے مسائل کاھن الیاقوت و المرجان لم یطمئن انس قبلہ و لا جان
 کے مصداق ہیں۔ میں نے ہر آیت کو نظم قرآن کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اور جو آیتیں
 بہشت یا دوزخ کے اوصاف پر دلالت کرتی ہیں۔ اُن کے مطالب واضح طور پر بیان کئے
 ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح حدیثیں بھی درج کر دی ہیں۔ اور اُن لوگوں کی عبرت کے لیے جو
 کہ قوم لوط کے سے بُرے کام کرنے کے عادی ہیں عجیب و غریب قصے۔ اور نادر
 حکایتیں لکھی ہیں۔

وینت ما شانہ فی الدنیا والاخرۃ وهل یحب الحد او الحرم علی
قیاس الزانی والزانیۃ ، ولما خرجت من بطن الام والوالد الفناء
واحترجت الی اسموعین من اشرف الاسماء سمیتہا **بدرة الناصحین**
جعلہا اللہ بین الاعوان من الصالحین ، الا انی القس من
بعض الازکیاء فضلا عن الفضلاء والکبراء ان یصلہ ما
وقم خطأ منی ، وان یرفع ما نشأ سہوا عفی ، لان الانسان
عمل النسیان ولان شروع مثلی فی مثل ہذا من القضاۃ کما
ان کتابۃ الامثل من الضیاع والاشتغال بمثل ہذا فی اثناء
التقصیل ، کالتقاء الموجودات فی ماء النیل ما العفو والتکفیر
المن الغفران ، ما مذنب ، وما التقصیر من العصیان ہکذا
من یشاء الی سواء السبیل وهو حسبی ونعم الوکیل لہ الحمد علی
بحال سومی الکفر والضلال وهو المنزہ عن الشبیہ المثل

اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ ایسے بد فعل آدمی کا دنیا و آخرت میں کیا حال ہو گا نیز اس مسئلہ
کی تحقیق بھی ہے کہ لوطی شخص کو حد مارنی چاہئے یا زانی پر قیاس کر کے اسے سنگسار کرنا لازم ہے
پھر جب یہ کتاب پردہ غیب سے عرصہ وجود میں آئی تو مجھے ایک قیمتی نام رکھنے کی ضرورت
ہوئی۔ اس لئے اس کا نام **ورقہ الناصحین** رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک مسلمان
بھائیوں میں درجہ قبولیت عطا کرے۔ اب میں مشہور علماء و فضلا سے قطع نظر عموماً ازکیا
کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اگر کہیں مجھے بھول چوک رہ گئی ہو تو اس کی اصلاح
کریں۔ اور میرے سہو و نسیان کو درست کر دیں۔ کیونکہ انسان محل نسیان ہے۔ اور
مجھ جیسے لیاقت کے آدمی کو ایسے اہم کام کا شرع کرنا خود اپنی رسوائی اور گویا
اسی فاج زوہ کا تب کے ہاتھ کی لکھائی ہے۔ یا اینہ طالب علمی کے زمانہ میں ایسا
مشکل کام لے بیٹھنا اپنے موجودہ سامان کو دریائے نیل میں ڈال دینے کے برابر ہے
لیکن جس طرح خطا اور تقصیر گناہ میں شامل ہے اسی طرح معافی اور چشم پوشی بخشش
میں داخل ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے راہ راست پر لے آتا ہے۔ اور وہی میری
مدد کو کافی اور اچھی طرح میرے کام بنانے والا ہے۔ سوائے حالت کفر و ضلالت
کے اور تمام احوال میں اسی کی تعریف کرنی چاہئے۔ وہ اپنے شریک اور
اپنے مثل سے بالکل پاک ہے۔

البقرة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة

شهر رمضان مبتداً خبره ما بعده او خبر مبتداً محذوف تقديره ذلكم شهر رمضان او بدل من الصيام على حذف المضاف اي كتب عليكم الصيام صيام شهر رمضان وقرئ بالنصب على اضمار صوموا او على انه مفعول وان تصوموا وفيه ضعف او بدل من ايام معدودات ورمضان مصدق رمض اذا احترق فاضيف اليه الشهر وجعل علماً ومنع عن الضم للعلية والالف النون كما منع داية في ابن داية علماً للغراب للعلية والتائيد وقوله عليه السلام من صام رمضان فله الجنة الا من التباس اما سمعوا بذلك اما لا فقامهم فيه من الحر والجوع والعطش ولا رخص الذنوب فيه او لوقوعه ايام الرمح اي الحرج حيثما نقلوا اسماء الشهور عن اللغة القديمة

بقدر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أَلَايَةُ

لفظ شهر رمضان تركيب نحوي من مبتداً ہے اور جملہ بالبعد یعنی الَّذِي اُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اس کی خبر یا شهر رمضان خود خبر ہے اور اس کا مبتدا لفظ ذَلِكُمْ محذوف۔ یا یوں کہتے کہ یہ لفظ الصَّيَامُ سے بدل واقع ہوا ہے۔ علی حذف المضاف۔ یعنی اس ترکیب میں رمضان محذوف ماننا پڑے گا اور ترکیب اس طرح ہوگی كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ شَهْرُ رَمَضَانَ۔ بعض قراتوں میں شهر رمضان بالنصب یعنی رائے غیر منقوطة کے زبر کے ساتھ بھی آیا ہے۔ اس صورت میں عامل ناصب (لفظ صوموا) محذوف ہوگا یعنی صُومُوا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ یا سَے اَنْ تَصُومُوا کا مفعول کہیں گے (مگر یہ ترکیب ضعیف ہے) یا یوں سمجھئے کہ شهر رمضان بالنصب آيَا مَّا مَعْدُودَاتٍ سے بدل واقع ہوا ہے۔ اور لفظ رمضان مصدر ہے جو رمض سے لیا گیا ہے رمض گرمی و تپش کو کہتے ہیں۔ لفظ شهر اس کا مضاف ہے اور اب یہ ایک خاص مہینے کا علم یعنی نام مقرر ہو گیا ہے اسی لئے یعنی عَلَمِيَّتِ اور الف نون زائد نان ہونے کے باعث غیر منصرف ہے۔ جیسا کہ لفظ وایہ ابن وایہ کی ترکیب میں اگر علیت اور تائید کے سبب غیر منصرف ہو گیا ہے کیونکہ این وایہ کوئے کا نام ہے۔ اور حدیث شریف مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اَخِي فِيهِ مِنْ صَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ اس مہینے کا نام یا تو اس لئے رمضان رکھا گیا ہے کہ بھوک پیاس عموماً اجسام میں حرارت پیدا کر دیتی ہے یا اس لئے کہ بگناہوں کو جلاؤ اتا ہے یا اس لئے کہ یہ گرمیوں میں واقع ہوا تھا کیونکہ مہینوں کے نام نعمت قدیمہ سے منسوب ہیں

والذی انزل فیہ القرآن) ای ابتدی فیہ انزالہ وکان ذلک لیلة القدر
وانزل فیہ جملة الی سماء الدنیا ثم نزل مبعثاً الی الارض وانزل فی شانہ
القرآن وهو قوله تعالیٰ کتب علیکم الصیام وعن النبی علیہ السلام نزلت صفحہ
ابراہیم علیہ السلام اول لیلة من رمضان وانزلت التوبة لست من رمضان
وارانجیل لثلاث عشرة والذبور فی ثمانی عشرة من رمضان والقرآن لاربع
وعشرین والموصول بصلته خبر المبتداء ووصفته والخبر فمن شهد الفاء لوصف المبتدأ
بما تضمن معنی الشرط وفيہ اشعار بان الانزال فیہ سبب اختصاصہ بوجوب الصوم فیہ
(هذا للناس بینات من الهدی والفرقان) حال من القرآن ای انزل فیہ ہدایة
للناس بأعجاز وایات واضحات بما ھدی الی الحق ویفرق بینہ وبین الباطل
بما فیہ من الحکم والاحکام (قاضی بیضاوی) مروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
انہ قال علیہ السلام رجلاً من رجل ای لحفہ فل وحقارة ذکرمت عندہ ولم یصل الی
ورغوا نفہ رجل عندہ ابراءہ او احدہما فلم یعمل فی حقہما علما یدخل بسببہ الجنة

یعنی اسی رمضان کے مہینے میں نزول قرآن کی ابتدا ہوئی ہے۔ اور اس ابتدا کا شرف لیلة القدر کو ملا ہے
یاہ معنی میں کہ شہر رمضان میں تمام قرآن مجید آسمان دنیا کی طرف نازل ہوا اور پھر حسب موقع آیت ہو کر سوزا
صلی اللہ علیہ وسلم پر اترتا رہا۔ یاہ مطلب ہے کہ رمضان کی شان میں قرآن مجید اترتا ہے اور وہ یہ آیت ہو گئی ہے
عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رمضان ہی
پہلی رات میں عیسیٰ نازل ہوئے۔ اور توریت چھٹی رمضان کو انجیل تیرہویں رمضان کو زبور اٹھا رہیوں
رمضان کو اتر ہی۔ اور قرآن مجید چوبیسویں رمضان المبارک کو نازل ہوا۔ الذی موصول انزل
فیہ القرآن اس کا مدد دو نو ملکر مبتداء شہر رمضان کی خبر یا اُس کی صفت۔ اور فضیلت
خبر۔ اور چونکہ مبتداء کی صفت معنی شہر کو متضمن ہے اس لیے جملہ خبریہ میں فاعل جزا یہ لانی
گئی نیز اس آیت میں اشارہ ہے کہ رمضان میں قرآن کا نازل ہونا روزہ کی فرضیت کا ایک
خاص سبب ہے۔ آئندہ آیت میں سُدّی لَتَنَاسِ اِنْجِ لَعَطِ قرآن سے حال واقع ہوا ہے
یعنی قرآن اس حالت میں نازل ہوا ہے کہ اپنے احماز اور ظاہر آیات کے باعث لوگوں کے
لیے ہدایہ کے حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اپنے احکام کے سبب حق و باطل کو جدا جدا
کر دیتا ہے (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
خدا کرے (۱) وہ شخص نہیں ہو کہ جو میرا تذکرہ نہ کرے اور پھر درود نہ پڑھے (۲) وہ شخص نہیں ہو کہ جس کے
باپ دونوں دوزخ میں ہے ایک موجود ہو اور وہ اُنکے ساتھ ایسا لوگ نچرے کہ جسکے باعث جنت میں داخل ہو سکے

ودرغم آنکه رجل داخل علیه رمضان و تهر رمضان قبل ان یغفر له لان
 رمضان شهر رحمة و مغفرة من الله تعالى فمن لم یغفر فیہ فهو مغبون
 (زبدۃ الواعظین) روی عن حماد بن عمار عن یوم الجمعة مائة مرة جاء یوم القیامة و معه
 نود و قسم ذلك النور بین الخلائق کلهم لو سعم زبدۃ الواعظین) عن النبی علیه
 السلام انه قال من فرح بدخول رمضان حرم الله جسده علی النیران و قال
 علیه السلام اذا کان اول لیلۃ من رمضان یقول الله تعالیٰ من ذا الذی یحبنا
 فنجبه و من ذا الذی یطلبنا فنطلبه و من ذا الذی یتستغفرنا فنغفر له بحرمۃ رمضان
 فیام الله تعالیٰ الکرام الکا تبین فی شهر رمضان بان یتکتبوا الهم الحسانات ولا یتکتبوا
 علیہم السیئات و یحوا الله تعالیٰ عنهم ذنوبهم لما خصیه بترقی ان صحیف ابراہیم علیہ السلام
 انزلت لیلۃ اول شهر رمضان و التورۃ لست لیل من رمضان بعد سبعمائة عام
 من صحیف ابراہیم علیہ السلام و الزبور لا تنق عشرۃ لیلۃ منه خلعت من بعد التورۃ
 خمس مائة عام و الانجیل ثمان عشرۃ سنۃ بعد الزبور بالف و مائتین سنۃ و الفرقان تسع مائین
 سنۃ بعد الانجیل بست مائة و عشرين سنۃ انتہی (من کتاب الحیاة)

(۳۱) وہ شخص ذلیل ہو جس کے پاس رمضان آئے اور اُس کی مغفرت سے پہلے رخصت ہو جائے کیونکہ
 رمضان مغفرت اور خدا کی رحمت کا مہینا ہے جس کی اس مہینے میں مغفرت نہوئی وہ بڑے خسارہ میں ہیک
 (زبدۃ الواعظین) دوسری روایت یہ ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجے گا وہ قیامت کے دن
 ایسے نور کے ساتھ اٹھے گا کہ اگر اُس کو تمام مخلوقات میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو (زبدۃ الواعظین)
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص رمضان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے بدیہ کی
 دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے
 نذر ہوتی ہے کہ کوئی ایسا ہو جو ہمیں دوست رکھے ہم اُسے دوست رکھیں گے۔ کوئی ایسا ہے جو ہمارا طالب
 نہیں ہم اُس کے طالب نہیں گے۔ کوئی ایسا ہے جو ہم سے مغفرت چاہے ہم رمضان کی تقسیم کے باعث اُسے
 بخشیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو اُن کا تہن کو حکم دیتا ہے کہ رمضان میں لوگوں کی نیکیاں لکھو۔ برائیاں
 جرح و عرواؤں کے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کی
 پہلی رات کو صحیفہ اُترے۔ اور صحیفہ ابراہیم علیہ السلام کے سات سو برس بعد چھٹی رمضان کو
 توریت۔ اور توریت کے پانچ سو برس بعد بارہویں رمضان کو زبور۔ اور زبور کے بارہ سو برس بعد
 انجیل ہویں رمضان کو انجیل نازل ہوئی۔ اور انجیل کے چھ سو بیس برس کے بعد ستائیسویں رمضان کو
 قرآن مجید نازل ہوا۔ انتہی (من کتاب احیاء)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول لو علم
امتی ما فی رمضان لقتلوا ان تكون السنة كلها رمضان لان الحسنات فیہ مجتمعة
والطاعة مقبولة والدعاء مستجابة والذنوب مغفورة والجنة مشتاقہ لم یضربوا الخن
وعن حفص الکبیر انہ قال یقول داود الطائی غلبنی النوم فی اول لیلۃ من رمضان فرأیت
الجنة فکانی جالس علی شط نهر من درویاقوت واذا رأیت جوارى الجنة کانهن
الشمس من نور وجههن فقلت لا اله الا الله محمد رسول الله فقلن لا اله الا الله
محمد رسول الله فغن للحامدين الصائمین الراکعین الساجدين فی شهر رمضان ولذا
قال صلے الله علیہ وسلم الجنة مشتاقۃ الی اربعة نفر تالی القرآن وحافظ اللسان
ومطعم الجیعان والصائمین فی شهر رمضان (ردنق الجالس) وفی الخبر اذا اهل هلال
رمضان صاح العرش والكرسى والملائكة وما دبرهم یقولون طوبی لرافة هین علیہ
السلام بسبب ما عند الله تعالى لهم من الکرامة واستغفرت لهم الشمس والقمر
والکواکب والطیور فی العواء والسملک فی الماء وكل ذی روح علی وجه الارض فی اللیل
وانها دار الاشیاطین علیہم اللعنة فاذا اصبحوا لا یترکوا الله تعالى احدا منهم الا یغفر له

ابن عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ میری امت کو رمضان کا ثواب معلوم
ہو جائے گا تو ان کی آرزو ہوتی کہ سارے سال رمضان ہی رہا کرے کیونکہ اس مہینے میں نیکیاں جمع اور عبادت
مقبول اور عاصبتاب ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور جنت روزہ داروں کی مشتاق رہتی ہے (بڑا بڑا غفران
حفص کبیر داود طائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار سچے رمضان کی پہلی رات میں نیند کا غلبہ ہوا تو انہوں نے
جنت دکھانی دی۔ داؤد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں یافتہ اور موتیوں کی ایک نہر کے کنارہ بیٹھا
دیکھا۔ اور وہاں جنت کی چند خوبصورت لڑکیاں نظر پڑیں جنکے چہرے سورج سے زیادہ چمک رہے تھے
میں نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ انکے جواب میں انہوں نے بھی کلمہ شہادت پڑھا اور یہ کہا کہ ہم خدا کی
تسلیف کرنے والوں روزہ داروں اور رمضان میں رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے ہیں۔ اس لئے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت چار طرح کے آدمیوں کی مشتاق ہے (۱) قرآن مجید
پڑھنے والوں کی (۲) بے سودہ باتوں سے زبان کو نگاہ رکھنے والوں کی (۳) بہو کوں کو کھانا کھلانے
والوں کی (۴) رمضان کے روزہ داروں کی (ردنق الجالس) حدیث شریف میں ہے کہ جب رمضان کا چاند
نظر آتا ہے تو عرش و کرسی اور فرشتہ وغیرہ باواز بلند یہ کہتے ہیں کہ امت محمد کو اس بزرگی کی بشارت ہو جو اللہ تعالیٰ
نے ان کے لئے رکھ چوڑی ہے اور ان کے لئے بجز شیاطین علیہم اللعنة کے چاند سورج ستارے پرندے چھیاں
اور ہر ذی روح رات دن مغفرت مانگتا ہے اور پہلی تاریخ کی صبح کو اللہ تعالیٰ ایک ایک کر کے سب کو بخش دیتا ہے۔

و یقول اللہ تعالیٰ للملائکہ اجعلوا صلاتکم وتسبیحکم فی رمضان راحة من علی السدا
 حکمی ان رجلا سمعہم کان لا یصلی قط فاذا دخل رمضان یزین نفسه بالصلوات
 والطیب ویصلی ویقضى ما فاتہ فقیل لہ لمر تفعل ذلک فقال هذا شهر التوبة والرحمة
 والبرکة عسی اللہ ان یقبأ و زعی بفضلہ فمات فروی فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی
 ربی بجرمة تعظیمی رمضان عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انه قال اذا
 استیقظ احدکم من نومہ فی شہر رمضان وتحرك فی فراشہ وتقلب من جانب الی جانب یقول
 لہ ملک تم بارک اللہ فیک رحمک اللہ فاذا قام بنية الصلوة یدعول الفرائض یقول اللہ اعطہ
 الفرائض المرغوة واذا البس ثوبہ یدعولہ الثوب ویقول اللہ اعطہ من حل الجنة واذا البس غلیہ
 تدعولہ نعلہ ویقول ان اللہم ثبت قدمیہ علی الصراط واذا تناول الزاد یدعولہ الزاد ویقول اللہم
 اعطہ من اکواب الجنة واذا توضأ یدعولہ الماء ویقول اللہم طہرہ من الذنوب والخطایا واذا قام الی
 الصلوة یدعولہ البیت ویقول اللہم مع قبرہ ونور جفرتہ وزرہ حمتہ وینظر اللہ تعالیٰ الیہ بالرحمة ویقول عند الماء
 یا عبدی کمنک الداء ومنک العجابة ومنک السوال منک النوال منک الاستغفار منک الغفران زبنا الواعظین

اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ تم رمضان میں اپنی عبادت و تسبیح کا ثواب امت محمدیہ کے نام کر دو۔
 حکایت ایک شخص محمد نامی سخت بے نماز تھا کہ جب رمضان کا چاند دیکھتا تھا تو نفیس کہڑے پسینہ خوشبو بک کر نہا
 شروع کر دیتا تھا اور رمضان سے عمری پڑھا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا اس نے جواب دیا کہ یہ تو باور رحمت دیکھنے
 کا مہینا ہی کیا عجیب خدا اپنے فضل سے میرے گناہ معاف کر دے چند روز بعد یہ شخص مر گیا کسی بزرگ نے خواب میں جبرائیل
 پہنچا کہ کو کیا گزری اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کی تعظیم کے باعث مجھے بخشہ یا حضرت عمر بن الخطاب رحمہ اللہ
 علیہ اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان میں روزہ دارینہ سے جاگتا اور بستر پر اتر کر ٹہل لیتا ہی تو ایک
 فرشتہ یہ کہتا ہی کہ خدا تجھے برکت دے اور تجھے رحم کرے اٹھ کھڑا ہو۔ پھر جب وہ نماز کی نیت سے کھڑا ہوتا ہی تو بستر سے
 نئے دعا کرتا ہے اور یہ کہتا ہی کہ اگلی سے جنت کے عالی مرتبہ فرشتہ عیسیٰ فرمایا پھر جب کہ پڑھتا ہے تو وہ یہ دعا کرتا ہے
 کہ اگلی سے جنت کے نکلے دے۔ اور جب غلین پیتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ اگلی پڑھتا ہی اس کو ثابت قدم رکھ۔ اور
 جب پانی کا برتن لیتا ہے تو وہ یہ دعا کرتا ہے کہ اگلی سے جنت کے کوئے سقا کر۔ اور جب دھو کر تباہے تو پانی
 دھو کر تے ہوئے یہ کہتا ہے کہ اگلی سے گنتا ہوں اور خطاؤں سے پاک رہا کرتے۔ اور جب نماز کے
 نئے کھڑا ہوتا ہے تو کھڑے دعا کرتا ہے کہ اگلی اس کی قبر کو فراخ اور اچھ کو نورانی کر دے اور اپنی رحمت نازل
 فرما اور اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر کرتا ہے اور دعا کے وقت یہ فرماتا ہے کہ اے میری تیری طرف سے
 سے دعائے حاجت۔ ہماری طرف سے قبولیت۔ تیری جانب سے سوال۔ ہماری جانب سے غنا۔
 نوال۔ تیری طرف سے استغفار۔ ہماری جانب سے نصرت۔ پے شما۔ اور اللہ اعظم

فقی الخبر ان رمضان یحیی من القیامۃ فی احسن صمدۃ فیسجد بین یدیه
 اللہ تعالیٰ فیقول اللہ تعالیٰ یا رمضان سل حاجتک فخذ بین من عرف حقک فذلک
 فی العرصات فیاخذ بین من عرف حقہ فیقف بین یدی اللہ تعالیٰ فیقول اللہ تعالیٰ
 یا رمضان ماذا ترید فیقول ارید ان تتوجه بتاج الوفاء فیتوجه اللہ تعالیٰ بالتاج
 تاج شرفہم فی سبعین الف من اهل الکبائر ثم یزوج بالالف حمراء مع کل حمراء
 سبعون الف وصیفة شیرکبہ علی البراق فیقول اللہ تعالیٰ ماذا ترید یا رمضان
 فیقول انزلہ بجوارئیک فینزلہ الفردوس فیقول اللہ یا رمضان ماذا ترید
 فیقول قضیت حاجتی یا رب ابن کرامتہ وثوابہ فیعطی مائة مدینۃ من
 یا قوتۃ حمراء و زبرجدۃ خضراء و فی کل مدینۃ الف قصر (نہرۃ الریاض)
 عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انه قال ان اولی
 الناس بی یوم القیامۃ اکثرہم علی صلوة (صدق) وعن زید بن رفیع عن
 النبی علیہ السلام انه قال من صلی علی مائة مرة فی کل یوم جمعة غفر اللہ
 ولو كانت ذنوبہ مثا ذب البعد (زبدۃ الواعظین خ)

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن رمضان نہایت اچھی صورت میں ہو کر اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرے گا۔
 وہاں سے حکم ہوگا کہ لے رمضان مانگ کیا مانگتا ہے اور جس نے تیرا حق ادا کیا ہو اُس کا ہات پکڑ لے
 پس رمضان اپنا حق ادا کرنے والوں کا ہات پکڑ لے حضور میں کھڑا ہو جائے گا۔ پھر حکم ہوگا کہ لے
 رمضان تو کیا چاہتا ہے۔ رمضان عرض کرے گا کہ اسی جس نے میرا حق ادا کیا ہے اُس کے سر پر عزت و
 وقار کا تاج رکھ دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُسے ایک ہزار تلج مرحمت کرے گا اور ستر ہزار کبیرہ گناہ کرنے
 والوں کی بابت اُس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور ایسی ایک ہزار حورون کے ساتھ اُس کا کلاخ کر دے گا کہ
 جنہیں ایک ایک حور کے آگے ستر ستر ہزار لونڈیاں ہوں گی۔ پھر اس کو براق پر سوار کر کے پوچھے گا کہ لے
 رمضان اب تیرا کیا منشاء ہے۔ رمضان عرض کرے گا کہ اسی اس کو اپنے پیغمبر کی حساسٹی میں جگڑے۔ پس اللہ تعالیٰ
 اُس کو فردوس میں بھیج دے گا اور پھر ارشاد فرمائے گا کہ لے رمضان اب کیا چاہتا ہے۔ رمضان کہے گا کہ
 اسی تو نے میری حاجت تو پوری کر دی لیکن اس شخص کا ثواب اور عزت کدھر ہے۔ چنانچہ اس پر
 اللہ تعالیٰ اُسے یا قوت اور زبرجد کے سوشہر کہہ شہر میں ایک ہزار محل ہوں گے اور عنایت کرے گا (دہر الریاض) ابن مسعود
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا قول ہے قیامت کے دن میرے پاس وہی رہے گا جو
 مجھ پر کثرت درود بھیجے گا۔ زید بن رافع پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص مجھ پر جمعہ کے
 دن درود بھیجے اُسکے گناہ دریا کے جھاگوں کے برابر ہوں گے تو بھی معاف ہو جائیں گے (زبدۃ الواعظین)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ من قام رمضان اخصی لہا لیلۃ بالصیام بالعبادة غیر اللیلۃ اللہ
تقدیرا او معناه ادى التراويح فیہ ایمانا ای قصد یقابثواب واحتمسابا ای اخلاصا فصیما
علی الحالیۃ او علی انہما مفعولان لہ عقرلہ ما تقدم من ذنبہ لمشاوہ عن ابن عباس عن النبی
علیہ السلام انہ قال اذا کان اول یوم رمضان ہیبت ربہم من تحت العرش یقال لہا المشرقة
وتفترق اوراق الشجر الجنة فیسمع من ذلک صلاء لیرسم السامعون احسن منہ فتتظر
الحمل العین الی ذلک فیقلن اللہم اجعل لنا فی هذا الشهر من عبادک انزاجا فامن عبد صام
رمضان الا ووجه اللہ تعالیٰ زوجۃ من تلک الحور فی الجنة کما قال اللہ تعالیٰ فی کلامہ
القدیر روحہ مقصورات فی الحیام وعلیٰ کل حواء منہن سبعون حلة لیسما علی النہم
واحد ولکل امراة سریر من یاقوتہ تجماء منسوج بالذو علیٰ کل سریر سبعون فرشا
وسبعون مائدة من النوان الطعام هذا من صام رمضان سوى ما عمل من الحسنات فینبغ
للمؤمن ان یجتزئ منہ رمضان ویجتزئ من المنکرات ویشتغل بالطاعات من الصلوة
والتسبیح والتذکرہ وتلاوة القرآن قال اللہ تعالیٰ لموسیٰ علیہ السلام انی اعطیت امة
عشر نوریں کیلا یضربہم ظلمات فقال موسیٰ علیہ السلام ما النور ان یارب فقال اللہ نور
رمضان ونور القرآن فقال موسیٰ علیہ السلام وما الظلمات ان یارب فقال اللہ تعالیٰ

ابوہریرہ سے بخاری روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں کھڑا رہے شب قدر کی تلاش کے لئے رمضان کی تمام راتوں میں
عبادت کے ساتھ شب بیدار رہا۔ یا تمام رات بچیں ادا کیں۔ لیکن یہ عبادت ثواب کی نیت اور بچے اخلاص سے کی تو اس کے
تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں حدیث میں لفظ ایمانا و احتسابا یا تو حال واقع ہوئے ہیں یا مفعول لہا مشافہ
ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان کی پہلی تین عیش کے بچے سے ایک ہوا
جس کا نام میسرہ ہے چکر جنت کے درختوں کو لگتی ہے اور اس سے ایک ایسی شہابی صدا پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں
نے اس سے بہتر کوئی آواز نہ سنی ہوگی۔ حوریں یہ عالم دیکھ کر دعائیں مانگتی ہیں کہ اسی اس مہینے کے روزہ داروں سے
ہم اے کلج کر دے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہر روزہ دار کا کلج اُن حور و نہیں سے ایک کے ساتھ کر دیکھا جو حسب فرمان آسمانی کھلا
دایاں اونچوں میں رکھی گئی ہیں۔ ایک ایک حور کے پاس مختلف رنگ کے ستر ستر تھلے اور سرخ یاقوت کا ڈراؤ تخت اور
بہر تخت پر ستر رنگ کا فرش اور طرح طرح کے کھانوں کے دسترخوان چنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اُس کا حصہ ہے جو
رمضان کے رونے رکھے دیگر حسنات کا ثواب الگ رہا۔ بس توہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ رمضان کی تعظیم کے
اس مہینے میں منہیات سے بچے۔ اور ذکر و تسبیح و درود و تلاوت قرآن اور دیگر طاعات میں مشغول رہے۔ اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے امت محمدیہ کو اس لئے دو نور عنایت کیے ہیں کہ اُن کو دوا نہ میرا بلکہ سناں
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا آتی وہ کیا ہوا یا ایک نور قرآن دوسرا نور رمضان پر پور چھا کہ دوا نہ میرا بلکہ سناں

ظلمۃ القبر وظلمۃ القیامۃ (درۃ العاظین) وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
عن النبی علیہ السلام انہ قال من حضر مجلس العلم فی رمضان کتب اللہ تعالیٰ
لہ بكل قدم عبادۃ سنة ویکون معی تحت العرش ومن داوم علی الجماعۃ فی
رمضان اعطاه اللہ تعالیٰ یوم القیۃ بكل رکعۃ مدینۃ تملاً من نعم اللہ تعالیٰ من
بر والدیہ فی رمضان ینال نظر اللہ تعالیٰ بالرحمة وانا کفیل فی الجنة وما من امراة
تطلب رضی زوجہا فی رمضان الا ولہا ثواب مریم واسیۃ ومن قضی حاجۃ
اخیه المسلم فی رمضان قضی اللہ تعالیٰ لہ الف حاجۃ یوم القیامۃ وعن ابی
ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من اسرج فی مسجد من مساجد
اللہ تعالیٰ فی رمضان کان لہ نور ا فی قبرہ وکتب لہ ثواب المصلین فی ذلك
المسجد وصلت علیہ الملائکۃ واستغفر لہ حملۃ العرش ما دام ذلک المسجد (ذخیرۃ
العابدین) روى عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان اول لیلۃ من رمضان
صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النیران ولم یفتح باب منها وفتحت
ابواب الجنان ولم یغلق باب منها ویقول اللہ تعالیٰ فی کل لیلۃ من رمضان ثلاث
مرات هل من سائل فاعطیہ سؤلہ ہا من تائب فانوب علیہ

کہ ایک قبر کی انہیری دوسری قیامت کی (درۃ العاظین) انس ابن مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرنے میں کہ آپ نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں علم دین کی مجلس میں حاضر ہو اُس کے نامہ اعمال میں ہر
قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور وہ عرش کے نیچے میرے ساتھ ہوگا اور جو شخص رمضان
میں التزام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے اُسے قیامت کے دن ہر رکعت کے بدلے پنی نعمتوں سے بہرہ اور ایک شہر
عنایت کرے گا اور جو رمضان اپنے والدین سے احسان کرے گا اللہ تعالیٰ اُس پر میری نگاہ رکھے گا اور میری جنت کی بابت اُس کا گواہی
ہوں اور جو عورت رمضان اپنے خاوند کی مرضی پر چلے گی اُسے حضرت میر محمد اور اسیہ کا سا ثواب ملے گا اور جس نے رمضان میں
کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کر دی قیامت کو اللہ تعالیٰ اُسکی ہزار حاجتیں پوری کرے گا۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں کسی مسجد میں چراغ جلادیا اُسکی قبر میں نور بڑھا جائیگا اور اُسے تمام نمازوں
ماز کا ثواب دیا جائیگا اور جب تک وہ مسجد قائم رہے گی فرشتے اُس پر رحمت بھیجتے اور اعلان عرش اُسکی منفرد
چاہتے رہیں گے (ذخیرۃ العابدین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ رمضان کی پہلی رات کہ
شیاطین اور سرکش جنات قید کر دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو کر آخر رمضان تک نہیں کھلتے اور
جنت کے دروازے کھل کر آخر تک بند نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر رات میں تین بار بار ندا ہوتی ہے
کہ جس نے رمضان میں اللہ کے واسطے کچھ کر لیا ہے وہ اس کا ثواب لے کر آئے۔ جس نے کوئی توبہ کرنے والا کہ ہم اُسکی توبہ قبول کر لیں

هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرْ لَهُ وَيَعْتِقُ اللَّهُ بِحَبْلِ يَوْمٍ مِنْ مِثْقَالِ عِثْقٍ مِنْ الذَّرِّ فَإِذَا كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنْ
وَأِذَا كَانَ يَوْمًا يَجْعَلُ يَعْتِقُ فِي كُلِّ سَاعَةٍ أَلْفَ عِثْقٍ مِنْ الذَّرِّ فَإِذَا كَانَ آخِرُ يَوْمٍ مِنْ
رَمَضَانَ يَعْتِقُ بَعْدَ مَنْ عَتِقَ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ (زُبْدَةُ الْوَاعِظِينَ) صَوْمُ يَوْمِ الشُّكْرِ عَلَى سَبْعَةِ
أَوْ جَمْعٍ ثَلَاثَةٍ مِنْهَا جَائِزَةٌ مَعَ الْكَرَاهَةِ وَثَلَاثَةٌ بَغَيْرِ كَرَاهَةٍ وَوَاحِدٌ لَا يَجُوزُ إِلَّا مَا ثَلَاثَةٌ
الَّتِي هِيَ جَائِزَةٌ مَعَ الْكَرَاهَةِ فَالْأَوَّلُ هُوَ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الشُّكْرِ بِنِيَّةِ رَمَضَانَ وَالثَّانِي أَنْ يَتَّخِذَ
بِهِ وَاجِبًا آخِرًا وَالثَّلَاثُ أَنْ يَصُومَهُ بِنِيَّةٍ مُتَرَدِّدَةٍ يَعْنِي أَنْ كَانَ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنْهُ أَنْ كَانَ
مِنْ شَعْبَانَ فَمِنْهُ هَذِهِ جَائِزَةٌ وَأَمَّا الثَّلَاثَةُ الَّتِي هِيَ جَائِزَةٌ بَغَيْرِ كَرَاهَةٍ فَهُوَ أَنْ يَصُومَ يَوْمَ
الشُّكْرِ بِنِيَّةِ التَّطَوُّعِ أَوْ بِنِيَّةِ شَعْبَانَ أَوْ بِنِيَّةٍ مُطْلَقَةٍ وَأَمَّا الْوَاحِدُ الَّذِي لَا يَجُوزُ إِلَّا فِيهِ
أَنْ يَصُومَ يَوْمَ الشُّكْرِ عَلَى أَنْ كَانَ مِنْ رَمَضَانَ فَإِنَّ صَاحِبَهُ وَالْأَوَّلَ فَهُوَ لَا يَجُوزُ إِلَّا بِقَاضِي خَانَ

سورة بسم الله الرحمن الرحيم البقرة

رَبِّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كَتَبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ يَعْنِي الْأَنْبِيَاءَ
وَالْأُمَّهَاتِ مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ تَوْكِيدُ الْحُكْمِ وَتَرْغِيبٌ فِي الْفِعْلِ وَتَطْيِيبٌ لِلنَّفْسِ

ہے کوئی منھرت مانگے والا کہ ہم سے تمہیں اسلام کی ہر تاریخ میں ایسے بے شمار لوگوں کو روزے سے
آزاد کر دیتا ہے جو فی الواقع عذاب کے مستحق ہو چکے تھے اور رمضان میں جمعہ کے دن ہر ساعت میں بے انتہا
گنہگار روزے سے چھٹکارا پاتے ہیں اور رمضان کی آخری تاریخ میں اس قدر لوگوں کو روزے سے نجات ملتی ہے کہ
جس قدر پہلی تاریخ سے آج تک ملی تھی (زُبْدَةُ الْوَاعِظِينَ) یوم شک میں روزہ رکھنے کے سات طریقے ہیں یہ سب جمع الکرامات
اور تین بلا کر اکرامات اور ایک کسی طرح جائز نہیں جو اربع الکرامات کی تینوں صورتیں ہیں (۱) یوم شک میں
رمضان کی نیت کر کے روزہ رکھے (۲) کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھے (۳) نیت میں تردد ہو لینے اور
طرح نیت کر کے اگر یہ دن رمضان کا ہے تو رمضان کا اور شعبان کا ہے تو شعبان کا فعلی روزہ رکھے لیتا ہوں
اور جائز بلا کر اکرامات کی پٹھکیں ہیں (۱) یوم شک میں فعلی روزہ کی نیت کرے (۲) شعبان کے روزہ کی نیت کرے
(۳) مطلق روزہ کی نیت کرے اور مطلق ناجائز روزہ کی یہ صورت ہے کہ یوم شک میں یہ نیت کرے کہ اگر وہ
رمضان کا دن ہے تو میں روزہ رکھے لیتا ہوں اور اگر نہیں تو نہیں رکھتا۔ (قاضی خاں)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم
(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كَتَبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ)

مسلمانو! تمہارے اس طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے۔
پہلوں سے حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء اور ان کی امتیں مراد ہیں۔ اور اسی میں روزہ
کے حکم کی تاکید اور ترغیب اور لوگوں کی خوشحالی مقصود ہے

شک کے دن روزہ رکھنے کا حکم

والصوم فی اللغة الامسالة عما تنازع اليه النفس فی الشرع الامسالة عن المفطرات
الثلاث فانها معظم ما تشتهيه النفس (علکم تتقون) المعاصی
فان الصوم یکسر الشهوة التي هی مبدؤها كما قال علیه السلام یا معشر
الشباب من استطاع منکم الباکة فلیتزوج فانه اغض للبصر و احصن للفرج ومن
لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجه او اخلاص با داءه لاصالته و قد مره رایاً ما
معدودات موقتات بعد معلوم او قلائل فان القلیل من المال یعد عدلاً و الکثیر
یعال هیلاً و نصبه بالیس بصیام لوقوع الفصل بینہما بل باضمار صوم و الدلالة
الصیام علیہ و المراد به رمضان او ما وجب صومه قبل وجوبه و تنزیہ و هو
عاشوراء او ثلاثة ايام من کل شهر او یکما کتب علی الظرفیة او علی انه مفعول
ثان لکتب علیکم علی السعة و قیل معناه صومکم کصومهم فی عدد الایام لہما
روی ان رمضان کتب علی النصاری فوقع فی برد او حر شدید فحولوا الی الربیع
وزاد و علیہ عشرة یوما کفارۃ لتجوبلہ

صوم نعت میں مطلوب نفس سے نہ کئے کو کہتے ہیں اور شرع میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا
نام صوم ہے کیونکہ خواہشات نفسانی کی فہرست میں بڑی چیزیں یہی تینوں امر ہیں۔ روزہ کا حکم اس لئے ہے کہ
تم گناہوں سے بچو کیونکہ روزہ اُس شہوت کو جو گناہوں کا مقدمہ ہے توڑ دیتا ہے چنانچہ آنحضرت کا قول ہے
کہ اے جوانو۔ تم میں جس کیسکو نکاح کی طاقت ہو تو ضرور نکاح کر لے کیونکہ نکاح گناہ کو پست اور شرمگاہ
کو حرام سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور جس میں نکاح کی قدرۃ نہ ہو وہ روزے رکھا کرے۔ کیونکہ یہ اس کے
لئے گویا خستی ہو جانا ہے اور اس کے ادنیٰ پسندیدگی اسکی اصالت اور قدامت کے باعث ہی۔ روزہ کے دن گنتی
کے ہیں یعنی موقت ہیں جن کی تعداد معلوم ہے یا تو ٹوٹے سے ہیں۔ کیونکہ تھوڑا سا مال گنتی میں آ سکتا ہے اور
بہت سی چیز گنتی نہیں جاتی بلکہ بلا حساب رکھ دی جاتی ہے۔ آیت میں اَیَّامًا لفظ صیام کے باعث منصوب
نہیں ہو سکتا کیونکہ دونوں میں فاصلہ واقع ہے بلکہ یہ لفظ صوموا کے سبب منصوب ہے جو یہاں مضمرب ہے
کیونکہ صیام صوموا پر وال ہے۔ اور روزوں سے یا تو رمضان کے روزے مراد ہیں یا یوم عاشوراء اور
ایام میض کے تین روزے جو رمضان سے پہلے فرض تھے اور پھر منسوخ ہو گئے یا یہ کہنے کے آ یا ما۔ کما کُتِبَ
کے باعث منصوب علی الظرفیۃ ہے۔ یا یہ کُتِبَ عَلَیْکُمْ کا بطریق توسیع مفعول ثانی ہے اور بعض نے یہ معنی کو
ہیں کہ تعداد ایام میں تمھارے روزے پہلی امتوں کے روزوں کے برابر ہیں۔ کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ
رمضان نصائے پر فرض ہو کر کبھی سخت جاٹے میں آیا۔ کبھی شدت کی گرمیوں میں۔ اس لئے انہوں نے
اُسے ہمارے موسم میں منتقل کر دیا۔ اور اس کے تاوان میں دس روزے اور بڑھالیے

وقيل زاد واذلت لموتان اصابعهم فمن كان منكوراً مريضاً، مرضاً يضره الصوم
ويجسر معه راو على سفر، او راكباً عليه وفيه ايماء بان من سافر اثناء اليوم لم يفطر
رفعاً من ايام اخر) اى فعليه عدة صوم ايام المرض او السفر من ايام اخر ان افطر
(قاضي بياضى) عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي عليه السلام انه قال جاءني جبرائيل فقال
يا محمد لا يصلي عليك احداً يصلي عليه سبعون الف ملك ومن صلت عليه للملائكة كان من اهل
الجنة (زبد) عن النبي عليه السلام انه قال حكاية عن ربه تعالى عمل ابن ادم له الا الصوم فانه لى
وانا اجزى به لان الصوم سر ليس فيه عمل يشاهد له بخلاف سائر الطاعات لان الصوم سر لا يراه
احداً الا الله تعالى فله جزاءه ولذا روى عن النبي عليه السلام انه قال اذا كان يوم القيامة
يخرج قوم لهم اجرة كاجرة الطير فيطيدون بها على حيطان الجنة فيقول لهم خازن
الجنة من انتم فيقولون نحن من امة محمد عليه السلام فيقول هل ايتم الحساب فيقولون
لا ثم يقول ثانياً هل رايتهم الصراط فيقولون لا ثم يقول بوجدهم هذه الدرجات فيقولون عبد
الله تعالى في ارض الدنيا وادخلنا الجنة سرافى الاخرة (زبد) الاعطين) واذا خاف الصائم على
نفسه الهلاك من الجوع والعطش او كان مريضاً فخاف زيادة المرض جازله ان يفطر
لان الحالة حالة الضرورة والضرورات تنبيح المحظورات (مرحومة العلماء)

اور بعض کا قول ہے کہ وہ بائیں کئے باعث دس روز بڑھائے تھے یہ جو قوم ہیں الیہو کہ روزہ نہ پڑھائے یا مثل تجا نہ
یا سفر میں ہو تو اس پر لازم ہے کہ اگر افطار کرے تو ایام مرض اور ایام سفر کے افطار کردہ روزے گن کر اور نہ نواسا کرے اور نہ اس
اہم میں یہ اشارہ ہے کہ جو شخص مثلاً دو پہر تک روزہ رکھ کر سفر کرے وہ افطار نہیں کر سکتا (قاضی بینادى) ۶۰ عبد الرحمن بن عوف
رسول محمد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرا پس جبرائیل اکر یہ کہہ گئے ہیں کہ تم محمد جو شخص تیرے روزہ پڑھتا ہے
ہزار شے رحمت بھیجتے ہیں اور چھ ہزار شے رحمت بھیجتے ہیں (یعنی ہوتا ہے ازبدہ الوافطین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کے کل عمل اسکے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے میں خود اس کا بدلہ دوں گا کہ جو عباد تو مجھے بخلاف
روزہ بالکل چھپی ہوئی عبادت ہے جسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا اسلئے اسکا بدلہ اسی نے اپنی ذمہ لے لیا جو اسلئے
ایک روایت میں رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم کو لا باجا جائیگا کہ بازو نہیں پہنچے وہ ان پر دل سے
جنت کی دیوار و پیر جاڑے لگے دار عذبت (رخسواں) پوچھے گا کہ تم کون لوگ ہو جواب دینگے کہ ہم محمد رسول اللہ کی امت میں ہیں
رضواں کہ تو کون تھے حساب لیا گیا یا نہیں اور طبعاً لڑ رہا تھا اگر نہ لڑا یا نہیں وہ جواب دینگے کہ نہیں رضوان پوچھے گا کہ چھاپہ کو کون لگے
کہ نہ لگے وہ جواب دینگے کہ نہیں دیا میں سب چھپا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی اس نے سب چھپا کر ہمیں جنت میں بھیج دیا
(زبدہ الوافطین) اگر روزہ دار کو ہو کہ پیاس سے اپنی ہلاکت کا خوف ہو یا مریض کو شدہ مرض کا اندیشہ ہو تو اسے افطار کرنا
جائز ہے کیونکہ بضرورت کی حالت ہے اور شدہ ضرورت میں منع چیزیں مباح ہو جاتی ہیں (روضة العلماء)

روى عن النبی علیہ السلام انه قال اعطيت اربعة خصال اشياء لم تقطع احد قبلهم
الاول اذا كان اول ليلة من رمضان ينظر الله اليهم بالرحمة ومن نظر الله اليه بالرحمة لا يخذبه
بعده ابدا والثاني يا مريم تعالي الملائكة بالاستغفار لهم الثالث ان رائحة فم الصائم طيبة عند الله
تعالى من ديم المسكين والرابع يقول الله تعالى الجنة اتخذني بيتك ويقول طوبى لعبادى المؤمنين
هم اوليان. والخامس يغفر الله تعالى لهم جميعا ولذا روى عن ابى هريرة رضى الله عنه انه قال من
صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ورتبة الواعظين روى عن النبي عليه
السلام انه قال ان الله تعالى في كل ساعة من رمضان يعطي سقاة الف رقبة من النار
من استوجب العذاب الى ليلة القدر وفى ليلة القدر يعتق بعدد من اعتق من اول
ال شهر وفى يوم الفطر يعتق بعدد من اعتق من اول الشهر الى يوم الفطر ومشيئة وعن
جابر عن النبي عليه السلام انه قال اذا كان اخر ليلة من رمضان بكت السموات والارض
والملائكة مصيبة لامة محمد عليه السلام قبل يارسول الله اى مصيبة هي قال عليه السلام ذهاب
رمضان فان الدعوات فيه مستجابة والصدقات مقبولة والحسنة مضاعفة والعذاب موقوف اى
مصيبة اعظم من ذهاب رمضان فلا بكت السموات والارض لاجلنا فغفر احق بالبكاء التأسف

رسول خدا فرماتے ہیں کہ میری امت کو پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں کہ اس سے پہلے کسی کو نہیں ملے (۱) رمضان کی پہلی رات میں
الدعا قبول ہوتی ہے اور جو ہر روز ہر گناہ ڈال لیتا ہے اسے کبھی مبتلائے عذاب نہیں کیا کرتا (۲) فرشتوں کو
انکے لئے مغفرت چاہنے کا حکم کرتا ہوں (۳) روزہ دار کے منہ کی بویہ دعا قبول کیے نزدیک شک سے زیادہ خوشبودار ہوتا ہے (۴)
الدعا قبول ہوتی ہے کہ بناؤ سنگا کرنے کا حکم نافذ فرمائے اور پھر تائب ہوں کہ ممکن بندوں کو مبارکباد میرے خالص دوست ہی ملے گی
ہیں (۵) یہ کہ دعا قبول ایک سحر سے لے کر سب کو بخش دیتا ہوں ایسی لئے ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جو شخص رمضان میں
ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے عبادت کرتا رہا اسے تمام گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (زبدۃ الواعظین) ایک روایت
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دعا قبول رمضان میں ہر ساعت میں شب قدر تک چھ لاکھ قابل عذاب گنہگاروں کے
دوزخ سے آزاد کرتا رہتا ہے اور شب قدر میں اس قدر لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جس قدر پہلی تاریخ سے شب قدر تک
ہم نے تھے اور عید کے دن اس قدر گروہیں دوزخ سے نجات پاتی ہیں جس قدر پہلے روزہ سے عید تک رہا یا باجلی ہیں
(مشکوۃ) جابر بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ رمضان کی سب سے آخری رات کو آسمان اور زمین
اور فرشتے امت محمدیہ کی مصیبت پر رونا کرتے ہیں کسی نے پوچھا کہ اے رسول خدا وہ مصیبت کیا ہے آپ نے فرمایا
کہ رمضان کا رخصت ہو جانا۔ کیونکہ اس میں دعا مستجاب۔ صدقہ مقبول۔ نیکیاں دو چند اور عذاب دفع ہوتے تھے
اس فور رمضان کے پہلے جانے سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت ہوگی۔ پھر جب آسمان و زمین ہائے لیے روتے
ہیں تو ہم ان سے زیادہ رونے اور افسوس کرنے کے مستحق ہیں۔

لما ينقطع عنان هذه الفضائل والكرامات (حياة القلوب) روى عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى خلق ملكا له اربعة اوجه من وجه الى وجه مسيرة الف سنة فبجاء يسجد الى يمينه والقيامة ويقول في سجده سبحانك ما اعظم جلالك وبوجه ينظر الى يمينه ويقول الويل لمن دخلها وبوجه ينظر الى الجنان ويقول طوبى لمن دخلها وبوجه ينظر الى عرش الرحمن ويقول بارحم ولا تعذب صاغحي رمضان من افهجه عليه السلام (زهرة الرياض) عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى يامر الكرام الكاتبتين في شهر رمضان ان يكتبوا الحسنات لافهجه عليه السلام ولا يكتبوا عليهم السيئات ويدفع عنهم ذنوبهم الماضية وقال عليه السلام من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (زهرة الرياض) يقال للصوم ثلث درجات صوم العوام وصوم الخاص وصوم خواص الخاص اما صوم العوام فكف البطن والفرج عن قضاء الشهوة واما صوم الخاص فهو صوم الصالحين وهو كف الجوارح عن الاثم فلا يتم ذلك الا بملامة خمسة اشياء الاول غض البصر عن كل ما يذم شرعا والثاني حفظ اللسان عن الغيبة والكذب والتمية واليمين الغموس ثم اروي انس عن النبي عليه السلام انه قال خمسة اشياء تحبط الصوم اي تبطل ثوابه الكذب والغيبة واليمين الغموس والنظر في حواشي

کیونکہ جسے مذکورہ فضیلتیں اور بزرگیاں منقطع ہوئی جاتی ہیں (حیات القلوب) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اس کے چار منہ بنائے ہیں ایک منہ سے دوسرے تک ہزار برس کی راہ کا فاصلہ جو اس فرشتے کا ایک منہ مجھ میں ہے جو قیامت تک رہیگا اس منہ سے سجدہ ہی کی حالت میں یہ فرشتہ پورے کتبے کے اتنی ہی تیری تسبیح کرتا ہوں تیرا جمال نہایت عظیم الشان ہے دوسرے منہ سے جہنم کی طرف دیکھ کر یہ کہتا ہے کہ افسوس جو اس میں داخل ہوا میرے منہ سے جنت کی طرف دیکھتا اور یہ کہتا رہتا ہے کہ اس کے داخل ہونے والے کو مبارکباد ہو تجھے میرے عرش اتنی ہی طرف دیکھ کر یہ کہتا کرتا ہے کہ اتنی رحم کرو امت محمدیہ میں جو رمضان کے روزہ دار ہیں میں خطاب ندے (زہرة الرياض) رسول خدا کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کرنا کاتبین کو رمضان میں یہ حکم کرتا ہے کہ امت محمدیہ کی نیکیاں لکھو اور بدیاں لکھنی چھوڑ دو اور اُن کے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور یہ بھی آپ کا فرمان ہے کہ جس نے ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے رمضان کے روزے رکھے اُس کے سابق گناہ معاف ہو جاتے ہیں (زہرة الرياض) بعض علما کا قول ہے کہ روزے تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) اخص خواص کا روزہ۔ عوام کا روزہ یہ ہے کہ پیٹ اور شرمگاہ کو اُسکی خواہشوں سے روکا جائے۔ اور خواص یعنی صاحبین کا روزہ یہ ہے کہ تمام اعضا گناہوں سے باز رہیں۔ پیرتبہ پنج چیزوں پر مبادعت کرنے سے حال ہوتا ہے (۱) ممنوعات شرمیہ پر نگاہ نہ ڈالنا (۲) زبان کو جھوٹ۔ نیبت۔ چٹخوری۔ دیرجونی ٹھ قسم سے روکنا کیونکہ اینٹیں پھر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پنج چیزیں روزہ کو نابود یعنی اُس کے ثواب کو باطل کر دیتی ہیں۔ جھوٹ۔ نیبت۔ چٹخوری۔ جھوٹی قسم۔ نامحرم عورت پر بدگاہی۔

والتالت كف الاذن عن استقام كل مكروه والرابع كف جميع الاعضاء عن المكاره وكف البطن عن الشبهات في وقت الافطار اذ لا معنى للصوم عن الطعام المحلل ثم الافطار على الحرام فمثل كثر بنى قصر وهذا مصر قال عليه السلام كرم من صام ثم ليس له الا الجوع والعطش والخامس ان لا يستكثر من الحلال وقت الافطار بحيث يملأ بطنه ولذا قال عليه السلام فامنعوا عن الغنى الى الله تعالى من بطن صائم على من الحلال واما الصوم خواص الخواص فصوم القلب عن الهم والدينية والافكار الدنيوية وكفه عما سوا الله بالكلية فاذا تفكر هذا الصائم فيما سوا الله يحصل الفطر من صومه وهو رتبة الانبياء والصدقيين فان تحقيق هذا المقام لا يقال الى الله تعالى بالكلية والنصر عن غيره رتبة الواعظين اعلم ان الصوم عبادة لا يقع عليه احرام العباد فلا يعلم الا الله والصائم فصار الصوم عبادة بين الرب العبد لما كان هذا عبادة وطاعة لا يعرفها الا الله اضافها الى نفسه فقال الصوم على انا اجزى به وقيل اضاف الى نفسه لان الصوم عبادة لا يقع كحد فيها شراكة مع الله تعالى من العباد من بعد الصم ويصبر له ويصلي للشمس والقمر ويتصدق لرجل الصم ثم الكفار وليس من العباد احد يصوم للصم اول الشمس والقمر والنار بل يصوم لله تعالى خالصا فلما كان هذا عبادة لا يتعدا لغير الله وهي عبادة خالصة لله تعالى اضاف الى نفسه فقال للصوم على انا اجزى به قوله وان اجزى به

(۳) ان لو کو بری باتیں سننے سے روکنا (۴) تمام اعضا کا مکروہات سے اور افطار کی وقت پر کھانا کا مشتبہ مال سے بچنا کیونکہ روزہ کی حالت میں حلال طیب کھانے سے رکنا اور پرہیز کرنا سے افطار کرنا بالکل بیعتبات ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ کسی نے بڑی محنت سے ایک محل بنایا اور ایک شہر کا شہر ڈھنڈا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اکثر روزہ داریچر ہو کہ پیاس کی تکلیف اٹھانے کے اور کچھ حال نہیں کر سکتے (۵) یہ کہ افطار کے وقت خواہ حلال ہی کھانا کیوں ہو اور صوٹری تان کر نہ کھائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو کہ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار کا تانا مونا پیٹنا تمام برتنوں سے زیادہ ناپسند ہے اخص ان خواص کا روزہ یہ ہے کہ دل تمام دینی و دنیوی افکار اور اسوے اللہ بالکل کا ہے اسوے اللہ کے خیال سے ان لوگوں کا روزہ افطار ہو جاتا ہے یہ روزہ انبیاء اور صدیقین کا حصہ ہے کیونکہ اس متعلقہ جس ہونا محض اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ اور اسوے سے کلی القطار پر موقوف ہو (ذیۃ الواعظین) واضح ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معلوم نہیں کر سکتا اس لحاظ سے یہ خدا اور بندہ کے مابین پر کی عبادت ہو اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی سنی بڑا اور کجا جس طار نے اس نسبت کی یہ جگہ لکھی ہے کہ صرف روزہ ہی ایسی عبادت ہے جس میں کوئی باطل ہو خدا کا شریک نہیں کیونکہ بتوں کو بوجھ جاتی ہے لوگ چاند سورج کو سجدہ کرتے ہیں تو بخیر نام پر سجدہ دیا جاتا ہے مگر خدا کی مخلوق میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں کر جو بت یا چاند سورج یا آگ کیلئے روزہ رکھتا ہو بلکہ روزہ میں ہر شخص کی نیت خدا ہی کیلئے ہوتی ہے ہر کچھ یہ عبادت غیر اللہ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خالص اسکی کیلئے ہر اسلئے اسکو اپنی ذات کی طرف منسوب کر کے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اسکی جزا دوں گا

یعنی اكون له عن صومه على كرم الربوبية لا على استحقاق العبودية وقال ابو الحسن معني قوله
وانا اجزي به كل طاعة ثوابها الجنة والصوم جزاءه لقائي النظر اليه وينظر الى ويكفي في كل شيء
بلا رسول ولا ترجان انتهى ما قاله في مختصر الرخصة فاحفظه وانضم الناس ولا تكن من الشقيين
ويجوز للصائم ان يمسه امرأته ويقبلها في رمضان عندنا اذا كان يامن على نفسه فان
خاف على نفسه الجحيم او انزال بنفسه المس لا يجوز ذلك وقال سعيد بن المسيب لا يماس
للصائم التقبيل والمس خاف او لم يخف لما روى عن ابن عباس ان شابا قام الى ابن عباس فقال
له اقبل وانا صائم فقال لا فقال اقبل وانا صائم فقال نعم فعاد اليه الشافعي فقال
له اقبل له ما حرمت على وخن على دين واحد فقال له شيميم مالك ادريه انت شاب لا تملك اريك
يعني عضوك وعورتك روضة العلماء قيل للمراد بالصوم قهر عد الله فان وسيلة الشيطان
بالشهوة وانما تقوى الشهوات بالاكل والشرب فلا يستفاد من الصوم قهر عد الله كسر الشهوات
او بتذليل النفس بقله الاكل والشراب في مشروعيه الصوم ان الله تعالى خلق العقل
فقال اقبل فاقبل ثم قال ادبر فادبر ثم قال من انت ومن انا قال العقل انت ربي وانا عبدك الضعيف

یعنی میں اُسکے روزہ کے باعث اپنے کرم ربوبیت سے پیش آؤں گا۔ گو استحقاق عبودیت اس کا مقصد نہیں
ابو الحسن نے انا اجزی بہ کے یہ معنی کیے ہیں کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب جنت ہے اور روزہ کا بدلہ
میری ملاقات میں اُسکی طرف دیکھوں گا وہ میری طرف میں اُس سے کلام کروں گا وہ مجھے (غلام مختصر) میں
اسکو یاد رکھ اور لوگوں کو نصیحت کرتا رہ۔ اور دیلوں میں شبیر نہ ڈال۔ رمضان میں روزہ دار کو اپنی بیوی کا
چھونا اور بوسہ لینا (بشرطیکہ جلع کا خوف نہ ہو) جائز ہے اور اگر جماع یا فقط چھونے سے انزال کا اندیشہ ہو تو
جائز نہیں۔ سعید بن المسيب فرماتے ہیں کہ جماع وغیرہ کا اندیشہ ہو یا نہ روزہ دار کو کسی طرح عورت کو بات لگانا
درست نہیں کیونکہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اُننے ایک جوان آدمی نے پوچھا کہ میں روزہ کی حالت میں عورت کا
بوسہ لے سکتا ہوں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ پھر ایک بوڑھے نے یہی سوال کیا جواب ملا کہ ہاں۔ یہ سن کر اُس
نوجوان نے کہا یہ کیا کہ آپ نے جبراً چیز کو میرے لئے حرام فرمایا اُسی کو دوسرے کے لئے حلال کر دیا آپ نے جواب دیا
کہ وہ بڑھاپے کے باعث اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے اور نوجوانی کے سبب اپنی نفسانی خواہش کو روک نہیں سکتا
(روضۃ العلماء) بعض علماء کا قول ہے کہ روزہ سے خدا کے دشمن کا مقصد ہے۔ کیونکہ خدا نے انسان کو طاعت
پہننے سے محال ہوتی ہے تقریب شیطاں کا وسیلہ ہے۔ اس لیے خدا کے دشمن کا مقصد ہے کہ نابغیر روزہ نکھنے کے مستعمل نہیں
ہو سکتا اور نہ غذا بنی جو ذلیل نفس کا ذریعہ ہے خوشنوں کی سرکوبی نہیں ہوتی اسی لیے روزہ کی مشروعیت کے
مستعلق یہ روایت آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تعزیر کو بہرہ کر کے حکم دیا کہ اگر کسی نے روزہ اُٹھائی۔ پھر شلومہ کہہ چھپے ہٹ و پیچو
ہٹ گئی پھر فرمایا کہ میں کون ہوں؟ نہ تو کیا ہے؟ نہ حق نے عرض کیا کہ تو مہاجر۔ درگاہ رہے اور میں قیرمیں خولیں۔ مدعی

فقال الله تعالى يا عقل ما خلقت خلقا عر منك ثم خلق الله تعالى النفس فقال لها اقبل
فلم تجب ثم قال لها من انت ومن انا فقالت انا انا وانت انت فعذبها بنا رجيم مائة سنة ثم
اخرجها فقال مزانت ومن انا فاجابت كالاول ثم جعلها في نال الجوع مائة سنة فسالها فاقرت
بانها العبد انه الرب فاجاب الله تعالى عليها بالصوم بسبب ذلك (مشكو) قيل الحكمة في فرضية
الصوم ثلاثين يوما ان ابانا آدم عليه السلام لما اكل في الجنة من الشجرة بقي في خوفه مقدس
ثلاثين يوما فلما تاب الى الله تعالى بصره ثلاثين يوما ليلا لانه لذة الدنيا اربعة اطعم الشرب
والجماع والنوم فانها حجاب البصر عن الله تعالى وفرض على محمد وامته بالهدا والهدى بالليل
وهو فضل من الله تعالى وكرم علينا راحة الانوار حكى ان محموسيا راي ابنه في رمضان ياكل
في السوق فضر به وقال لم لم تحفظ حرمة المسلمين في رمضان فأت المحموسى فراه عالم فلما
على سريرا العزة في الجنة فقال الست محموسيا فقال بلى حكى سمعت وقت الموت نداء من فوق
يا ملائكتى لا تنزكوه محموسيا كرمه بالاسلام بحجة رمضان فالاشارة ان المحموسى لما احترم
رمضان وجد الايمان فكيف بمن صامه واحترمه (نمادة المجالس)

پہر ارشاد ہوا کہ عقل میں نے تجھے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ بعد از ان نفس کو پیدا کر کے آگے کا حکم دیا۔
مگر نفس نے اُس کا حکم مانا۔ پھر فرمایا کہ میں کون ہوں اور تو کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں میں ہی ہوں
اور تو توہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نفس کو سو برس تک جہنم کا عذاب چکھا کر اپنے سامنے بلایا مگر اُس نے وہی
جواب دیا جو پہلی مرتبہ دیا تھا پھر اُسے سو برس تک جھوک کی آگ میں رکھ کر پوچھا کہ اب بتائیں کون ہوں اور تو کیا ہے؟
اُس وقت نفس نے اپنی عہدیت اور اُسی ربوبیت کا اقرار کر لیا۔ اسی حکمت کے مقتضا سے اللہ تعالیٰ نے اُس پر روزے
فرض کر دیئے (مشکو) تیس روزے فرض ہونے میں بعض علماء کے قول کے مطابق یہ حکمت ہو کہ آدم علیہ السلام کے
پیٹ میں گیہوں کے دانے تیس روز تک رہے تھے۔ پھر جب انہی کو قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تیس روزوں کا
حکم دیا۔ انہیں راتیں بھی داخل تھیں کیونکہ دنیوی لذتیں چار طرح کی ہیں۔ کھانا پینا جماع کرنا سونا اور یہی
خدا اور بندے کے مابین بمنزلہ حجاب ہیں۔ لیکن محمد پر صرف دیکھو روزہ فرض کیا گیا۔ رات کھانے پینے کے لئے
مستثنیٰ رہی۔ یہ ہمہ معنی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کا کرم ہے (سبحہ الانوار) کہتے ہیں کہ ایک مجوسى نے اپنے بیٹے کو
رمضان میں سرباز اچکھ کھاتے دیکھ کر مارا۔ اور یہ کہہ کر کہ تو رمضان میں مسلمانوں کی عظیم کو گاہ کیوں نہیں رکھتا اتفاقاً
مرنے کے بعد اس مجوسى کو کسی عالم نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں عزت کے تحت پر بیٹھا ہے۔ پوچھا کہ تو مجوسى تھا
اُس نے کہا ہاں تھا تو سہی لیکن میں نے مرتے وقت ایک نبی ندا سنی کہ اے فرشتو! اسے مجوسى طریقہ پر بخور دو۔
بلکہ عظیم رمضان کے باعث اسلام کی بزرگی سے ممتاز کر دو۔ اس میں اور ارشاد ہے کہ جب مجوسى کو اعزاز
رمضان کے سبب اہل ان نصیب ہو گیا تو اُس کو روزے رکھنے اور عظیم کرنے والے مسلمانوں کو کیا کچھ ملے گا (زبدۃ البحار)

مرودی عن رسول اللہ علیہ السلام حاکیا عن ربہ تعالیٰ کل حسنة یعملها ابن آدم رمضان عقیل اجرها من عشر فی سبعمائة ضعف الا الصوم فانه فی انا اجزی بہ مختلف العلماء فی قوله تعالیٰ الصوم لی وانا اجزی بہ مع ان الاعمال کلها له وهو الذی یجزی بها علی اقول احدها ان الصوم لا یقیم فیہ الریاء کما یقیم فی غیره لان الریاء یقیم کم آدم ما الصوم شی فی القلب فکل ان الاعمال لا تكون الا بالکرمات لا الصوم فاما هو بالنیة التي تخفی عن الناس وثانیہا ان المراد بقوله وانا اجزی بہ انه انفرج بعلم مقدس ثوابہ بتضعیف اجرہ واما غیرہ من العبادات فقد یطعم علیہا بعض الناس وثالثہا معنی قوله الصوم وانا اجزی بہ ای انہ الحیة العبادۃ الیہ ورابعہا الرضاۃ الیہ ہے اضافۃ تشہیف بتضعیف کما یقال بیت اللہ خامسہ ان الاستغناء عن الطعام وغیرہ من الشهوات من صفات الرب فلما تقرب لصاحبہ الی اللہ بما یوافق صفاتہ اضافہ الیہ سادسہا ان المعنی کذلک لکن بالنسبۃ الی الملائکۃ لان فکلت صفاتہم سابعہا ان جمیع العبادات یوفیٰ منها مظالم العباد الا الصیام واتفق العلماء علی ان المراد بالصوم فی قوله الصوم لی وانا اجزی بہ صیام من سلسلہ صیامہ من المعاصی قوله وفعلا (مفتاح الصلوۃ) مروی عن النبی علیہ السلام انه قال من قام رمضان ایماننا واحتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ صدق رسول اللہ فیما قال

رسول خداوند تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آدمی کی ہر نیکی دس سے لیکر سات سو کے درجہ تک بڑا دیجاتی ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ باوجودیکہ تمام عبادتیں خدا ہی کے لئے ہیں اور وہی ان کا بدلہ دیگا مگر روزہ کی تخصیص کیوں ہے؟ ہمیں علماء کے مختلف اقوال میں (۱) اس کا سبب یہ ہے کہ روزہ میں دیگر عبادتوں کی طرح ریاکارانہ نہیں کرتا حالانکہ آدمی سے ریاکاری ہو ہی جاتی ہے البتہ روزہ قلبی عبادت ہے۔ اور اس کا باعث یہ ہے کہ دیگر تمام اعمال ظاہری حرکات سے متعلق کہتے ہیں اور روزہ لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہے کہ کوئی نیت سے متعلق ہوتا ہے (۲) اس قول کا کہ روزہ کا بدلہ میں ہی دوں گا یہ مطلب ہے کہ روزہ کے ثواب اور اس کے اجر کی یاد دہانی کا اندازہ خدا ہی کے علم میں ہے اس کے سوا دیگر عبادتوں کے ثواب کے اندازہ پر جس نے آدمی ہی مطلع کیے گئے ہیں (۳) روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا ثواب دوں گا اس کے معنی یہ ہیں کہ مجھے روزہ تمام عبادتوں سے زیادہ تر پسند ہے (۴) روزہ کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے سے اس کی بزرگی کا اظہار مقصود ہے اور یہ اضافت ایسی ہے جیسے بیت اللہ کی (۵) کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشوں سے الگ رہنا صفات خداوندی میں سے ہے جو ہر ملکہ روزہ دانہ اس صفت میں موافقت کر کے تقرب الہی حاصل کیا ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی ذات کی طرف منسوب کر دیا (۶) فرشتے کھانے پینے اور دیگر خواہشوں سے پاک ہیں آدمی روزہ رکھ کر ملکی صفات نبھاتا ہے اس بزرگی کے سبب روزہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے (۷) ظالموں کی تمام نیکیاں قیامت کے روز منکول ہوں اور حق داروں کو دیگا جتنی نیکی کہیں روزہ سنتی رہے گا۔ اس لئے فرمایا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خدا کے لئے وہی روزہ ہو سکتا ہے جو قولی اور فعلی گناہوں سے سالم رہا ہو (مفتاح الصلوۃ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں روزہ رکھے اور طلب ثواب کی نیت سے عبادت کرتا رہا اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں حضور کا یہ ارشاد باطل رجم ہے

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم البقرۃ

روعدی آدم (الاسماء کلمہ) اما بخلق علیہ ضروری ہوا فیہ او بالقاء فی روعہ
 ولا یفتقر الی سابقۃ اصطلاح لم یستسل و التعلیل فعل یترتب علیہ العلم غالباً وذلک
 یقال علمتہ فلم یعلم آدم (سراجہ کلر و شامہ) واشتقاقہ من الودمۃ بالضم و الودمۃ بالفتح بمعنی
 الاسوۃ او من ادیر الارض لما روی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ تعالیٰ قبض قبضۃ
 من جیم الارض سہلها و حزمها فخلق منها آدم فلذلک یاتی بنوہ اخیاناً نارثعہم علی
 الملائکۃ) الضمیر فیہ للمسیئۃ المدلول علیہا ضمناً اذ التقدير اسماء المسیمات تحذف
 المضاف الیہ لدلالۃ المضاف علیہ و عوض عنہ اللام کقولہ تعالیٰ واشتعل الراس
 شیباً لان العرض للسؤال عن اسماء المعروضات فلا یمکن المعروض نفس الاسماء
 سیمان ان یدل بہ الالفاظ والمراد بہ ذوات الاشیاء او مدلولات الالفاظ و تذکرہ
 لتغلیب ما اشقل علیہ من العقلاء فقال ان یثو فی باسماء هؤلاء تبکیتم لہم

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم البقرۃ

اسد تعالیٰ نے آدم کو کل چیزوں کے نام سکھائیے یا تو انکا یہی علم حضرت آدم کو دیدیا تھا یا انکے دل میں انکا زبانا
 تھا اور اس علم لغت کے لئے کسی سابق اصطلاح کی ضرورت نہیں تاکہ تسلسل لازم آئے اور تعلیم ایک فصل جو جبر
 تابا علم تہب ہو جاتا ہو ہی لئے کہا کرتے ہیں کہ میں نے زید کو تعلیم دی مگر وہ کچھ حاصل نہ کر سکا آدم اور شیخ کی طرح
 بھی لفظ ہے اور یہ آدمۃ بالضم یا آدمۃ بالفتح (یعنی اسوۃ) سے مشتق ہے کیونکہ آنحضرت علیہ السلام سے مروی ہے
 ان اللہ تعالیٰ نے سخت اور نرم قسم کی زمین جس کا ایکسب مٹی کی لیکر اس سے آدم کو پیدا کیا اسلئے انکی اولاد رنگ
 رنگ ہوتی ہے لغت میں ضمہ علی الملائکۃ پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے آگے لا رکھا عرضہم کی صمیمیت کی طرف
 رجحان ہے جو ضمناً سمجھے جاتے ہیں کیونکہ تقدیر کلام اسماء المسیمات ہے مضاف الیہ مخدوف ہے اور مضاف
 اسیرہ ال اور لف لام عوض مضاف الیہ جس طرح کہ اس آیت میں ہے واشتعل الرأس شیباً (یعنی اشتعل
 راسی شیباً) کیونکہ سوال کی غرض یہ تھی کہ پیش کردہ چیزوں (مسمیات) کے نام بتائے جائیں اس لحاظ سے اسما کو
 پیش کردہ چیزوں میں شمار نہیں کر سکتے۔ خاص کر اس حالت میں جبکہ اسما سے الفاظ مراد ہوں (کیونکہ جب
 فرشتوں کے سامنے الفاظ ہی پیش کر دیے گئے تو سوال کی غرض جاتی ہی بلکہ ان سے ذات اشبار یا
 حیوانات اسقاط ہوتی ہیں۔ اور ضمیر کے ذکر اسلئے میں ذوی العقول کی تغلیب کا لحاظ ہے فقال ان یثو فی
 باسماء (یثو فی ان کثرت صلی فیہ) یعنی ہر آدمی تعالیٰ نے ہر فرمایا کہ لے فرشتو اگر تم اپنے اس گناہ میں
 نہیں مداخلت کئے سختی میں سچے ہو تو ہمیں ان چیزوں کے نام بتا دو ہر فرشتہ کے لئے نذر

و تنبیہ علی عجزہم عن اہم الخلاف فان التصرف والتدبیر فی الموجودات واقامة العدلۃ قبل تحقیق المعرفۃ والوقوف علی مراتب الاستعدادات وقد الحقوق محال و لیس بتکلیف لیکون من باب التکلیف بالاحال لان کتم صدقین فی حکم انکم اخ بالخلاف لعصمتکم رقائوا سبحانک و علیہما السلام علما ان اعتراف بالحق والقصور واشعار بان سؤالہم کان استفسارا ولم یکن افتراضا و انہ قد بان لہم ما خفی علیہم من فضل الانسان والحکمۃ فی خلقہ و اظہار لشکر نعمتہ بما عرفہم کشف لہم ما اعتقل علیہم و مراعاة للادب بنفویض لعلہ کل الیہ رزق انت العلیم الذی لا یغنی علیہ خفیۃ المحکم لہم لمبدعۃ الذی لا یفعل الا ما فی حکمۃ بالغہ رقاضی میضای روى عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان انجاکم يوم القيامة من اہوالہا و مواطئہا اکثرکم علی صلواتہ شفاء شریف من ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انہ قال من سلك طريقا الى العلم سلك الله طريقا الى الجنة وان العالم يستغفرہ من فی السموات ومن فی الارض حتی الحشرات فی الجردان العلماء و رثۃ الانبیاء وعن ابی خمرانہ قال قال علی السامیہ ما بالادر لان تغتفرہ عامر بابا من کتاب اللہ شفاء خیرک من ان یصلی مائۃ رکعۃ و لیس بعد فقل علیہ یا بابا من العلم علی اولیہم خیر لک من ان یصلی الف رکعۃ قال علیہ السلام من یصلی یا بابا من العلم لعلہ اناس اعطی ثواب سبعا نبیا

۱۰ اور خلافت سے اُسے عجز تنبیہ کیونکہ موجودات میں تصرف و تدبیر کرنا اور مراتب استعداد اور اندازہ حقوق کے نام سے پہلے عدالت و انصاف قائم کرنا محال سے ہے اور اللہ تعالی کا بارشاد تکلیف میں داخل نہیں اسلئے تکلیف مالاہل بات کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی قالوا سبحانک لا علم لنا الا یہ یعنی فرشتوں نے کہا کہ اکتی تیری نہ ہر عیب اغرض سے پاک اور ہر کموت و اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے یا بیک تو ایسا دیا ہے کہ تجھ کو فی حیر مخفی نہیں اور ایسا صاحب حکمت ہو کہ تیری تمام صنوعات میں حکمت کو نہ کھری ہوئی ہے۔ یہ لینے عجز و قصور کا اقرار ہے۔ لہذا اہل کی اطلاع ہے کہ انکاسوال محض حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے تھا اعتراض تھا اور ادھر بھی اشارہ ہو کہ انکو انسان کی مخفی فضیلت اور کسی ہدایت کے متعلق خاص حکمت کا معلوم ہوئی ہے نیز اس جدید علم کشف کی بابت اُسکی اہمیت کو تکرار اظہار ہے اور علم علی اللہ تعالی کو سوچ کر فرشتوں نے میں بدرجہ کمال اب کو نگاہ رکھا ہے (قاضی بیاضی) رسول خدا سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا یا بامت کے دن اُسکی ہونکوں اور خوں مناموں سے وہی نہایت پانچا جو چھوڑ دے وہی چھوڑ دے (شفاء شریف) ابوسریہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص علم کے حصہ کی طرف چلے گا اللہ تعالی اُسے جنت کے رستہ پر ڈال دے گا اور آسمان و زمین کی مخلوق جگہ درگاہ کی چلیا عالم کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اور علماء پیغمبروں کے ارث ہیں اور ابو ذر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ذر تیرا صبح کو اٹھ کر کتاب اللہ کا ایک کوح سیکھنا سو گھنٹیں پڑھنے سے بہتر ہے و تیرا رات کو اٹھ کر علم کا ایک باب حاصل کرنا اغواہ اسیر کوئی عمل کرے یا حوسہ ہزار رکعتوں سے افضل ہے نیز آپ کا فرمایا ہے کہ جس نے لوگوں کے سکھانے کو علم کا ایک باب سیکھ لیا اُسے ستر نبیوں کا ثواب ملے گا۔

۱۱ اور خلافت سے اُسے عجز تنبیہ کیونکہ موجودات میں تصرف و تدبیر کرنا اور مراتب استعداد اور اندازہ حقوق کے نام سے پہلے عدالت و انصاف قائم کرنا محال سے ہے اور اللہ تعالی کا بارشاد تکلیف میں داخل نہیں اسلئے تکلیف مالاہل بات کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی قالوا سبحانک لا علم لنا الا یہ یعنی فرشتوں نے کہا کہ اکتی تیری نہ ہر عیب اغرض سے پاک اور ہر کموت و اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے یا بیک تو ایسا دیا ہے کہ تجھ کو فی حیر مخفی نہیں اور ایسا صاحب حکمت ہو کہ تیری تمام صنوعات میں حکمت کو نہ کھری ہوئی ہے۔ یہ لینے عجز و قصور کا اقرار ہے۔ لہذا اہل کی اطلاع ہے کہ انکاسوال محض حقیقت حال معلوم کرنے کے لئے تھا اعتراض تھا اور ادھر بھی اشارہ ہو کہ انکو انسان کی مخفی فضیلت اور کسی ہدایت کے متعلق خاص حکمت کا معلوم ہوئی ہے نیز اس جدید علم کشف کی بابت اُسکی اہمیت کو تکرار اظہار ہے اور علم علی اللہ تعالی کو سوچ کر فرشتوں نے میں بدرجہ کمال اب کو نگاہ رکھا ہے (قاضی بیاضی) رسول خدا سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا یا بامت کے دن اُسکی ہونکوں اور خوں مناموں سے وہی نہایت پانچا جو چھوڑ دے وہی چھوڑ دے (شفاء شریف) ابوسریہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص علم کے حصہ کی طرف چلے گا اللہ تعالی اُسے جنت کے رستہ پر ڈال دے گا اور آسمان و زمین کی مخلوق جگہ درگاہ کی چلیا عالم کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اور علماء پیغمبروں کے ارث ہیں اور ابو ذر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ذر تیرا صبح کو اٹھ کر کتاب اللہ کا ایک کوح سیکھنا سو گھنٹیں پڑھنے سے بہتر ہے و تیرا رات کو اٹھ کر علم کا ایک باب حاصل کرنا اغواہ اسیر کوئی عمل کرے یا حوسہ ہزار رکعتوں سے افضل ہے نیز آپ کا فرمایا ہے کہ جس نے لوگوں کے سکھانے کو علم کا ایک باب سیکھ لیا اُسے ستر نبیوں کا ثواب ملے گا۔

وقال عليه السلام من جلس عند العالم ساعتيْن واكل معه لقمتين او سمع منه كلمتين او مشى معه خطوتين اعطاه الله تعالى جنتين كل جنة مثل الدنيا مرتين (مشكوة الاثر) عن علي كرم الله وجهه عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال سالت جبرئيل عن صاحب العلم فقال هم سرهم اهتموا في الدنيا والخرة طوبى لمن عرفهم والويل لمن انكرهم وبعضهم كواشي وى عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه قال من صلى الصلوة مع الجماعة وجلس في حلقة العلم وسمع كلام الله عمل به اعطاه الله تعالى ثلثين نبياً الرزق من الخلال ويعفو عن ذنوبه لقبر في حقه كتابه يمينه ويمر على الصراط كما لبرق الخاطف ويحشرهم النبيين وبوالله له بيتا في الجنة من ياقوتة حمراء له اربعون باياراً برة عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه انه قال للعلماء درجات فوق درجات المؤمنين بسبعمان درجة ما بين الدرجتين خمسمائة سنة يقال العلم افضل من العمل بخمسة اشياء اولها العلم بغير عمل يكون والعلم بغير علم لا يكون والثاني العلم بغير عمل ينفع والعمل بغير علم ينفع والثالث العلم منور كالسراج الرابع العلم مقام الانبياء كما قال عليه السلام علماء ائمتنا كانوا نبياً مني اسرائيل والناس العلم صفوة الله والعمل صفوة العباد وصفة الله افضل من صفوة العباد (تفسير تيسير) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه قال خير سليمان عليه السلام بين العلم الملك فالعلم فالعلم فاعطى العلم والملك

انتم حضرت عليه السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی عالم کے پاس دو گھنٹے بیٹھا یا اس کے ساتھ دو گھنٹے کھائے یا دو تیرے ساتھ دو گھنٹے چلا اسے اللہ تعالیٰ دو جنتیں دیگا ہر جنت دنیا سے دو چاند ہوگی (مشکوة الاثر) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے اہل علم کا حال پوچھا جواب دیا کہ وہ زمین پر چلنے والے ہیں جس کے چرخ ہیں جس کے قدر شناس کو مبارکباد اور جس کے منکر کو اور دشمنوں پر افسوس (کواشی) حضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص جماعت سے نماز پڑھ کر اہل علم کے حلقہ میں بیٹھ گیا اور کلام الہی سیکھ کر اُس پر عمل کرے اللہ تعالیٰ اسے چہرہ نئیں عطا کرتا ہے (۱) رزق حلال (۲) عذاب قبر سے نجات (۳) دہشتہ بات میں امداد (۴) بچی کی طرح پسر اس سے گزرنے کی آسانی (۵) پیغمبروں کے ساتھ شہر (۶) شرح یا قوت کا چالیس دروازے والا ایک محل (زبدہ) ابن عباس فرماتے ہیں کہ علماء جنت میں عام مومنین کی نسبت سائے درجے اوپر درجے ہر درجہ میں پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے بعض علماء کا قول ہے کہ علم پانچ چیزوں کے سب سے افضل ہے (۱) علم کا بلا عمل ہونا ممکن اور عمل کا بلا علم ہونا غیر ممکن (۲) علم بلا عمل کسی قدر نافع ہے (۳) علم بلا عمل غیر نافع (۴) علم چرخ کی طرح ایک روشن چیز ہے (۵) علم دنیا کا مقام ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امت کے ہمارے انبیاء بنی اسرائیل کی برابر ہیں (۵) علم اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے بڑے نامی درجہ نما ہر شخص کہ خدا کی سنت بندوں کی عفت سے افضل ہو کرتی ہے (تفسیر تیسر) حضرت علیہ السلام کو علم اور سلطنت میں سے ایک چیز پسند کر لینے کا اختیار کیا تھا آپ نے علم کو پسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جنت میں عنایت کی

وقال سليمان عليه السلام والعلم ثلاثة احرف عين واكرم وميم واشتقاق العين من عليه واشتقاق
 اللام من اللطف واشتقاق الميم من الملك فالعين عيا وذ صاحبه الى عيين واللام يجعله لطيفا
 والميم يجعله ملكا على الخلق ويقال يدل على شرف العلم قوله تعالى الحمد لله الذي جعلناك نبيا
 لان الله تعالى اعطى محمد اكل العلوم ولو يام بطلب زيادة غير العلم (رجال الس ابواب) حتى ان النبي
 صلى الله تعالى عليه وسلم جاء الى باب المسجد فرأى الشيطان عند بابه فقال صلى الله
 تعالى عليه وسلم يا ملعون ما تصنع هنا فقال الشيطان اريد ان ادخل المسجد وافسد
 صوة هذا المصل ولكن اخاف من هذا الرجل النائم قال صلى الله عليه وسلم يا ملعون انك تخف
 من المصل وهو في العبادة والمناجاة مع ربه والنائم في الغفلة تخاف من قال الشيطان المصل
 جاهل وفساده اسهل ولكن النائم عالم اذا اغويت المصل وفسدت صلواته لغافه في نقطة
 واصلاحه مجاهد فقال عليه السلام من نوم العالم خيم من عبادة الجاهل (سهاج المتعلمين) قال
 عليه السلام من اراد ان يحفظ العلم فعليه ان يلهو خمس خصال (الاولى صلوة الليل
 ولوركتين) (الثانية) دوام الموضوع (الثالثة) التقوى في السر والعلانية (الرابعة)
 ان يا كل للتقوى لا للشهوات (الخامسة) السواك

سليمان عليه السلام کا قول ہے کہ علم کے تین حرف ہیں عین۔ لام۔ میم۔ عین عین سے۔ لام لطف اتنی
 سے۔ میم ملک (یعنی بادشاہی) سے مشتق ہے۔ عالم کو علم کی عین عین سے برتر مقام پر پہنچا دیتی ہے۔ لام
 لطیف بنا دیتا ہے اور میم مخلوق کا مالک کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبر سے یہ خطاب و قل تارت بز فنی
 علما (اتنی برس ہم میں ترقی ہے) خود علم کے شرف پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کو علم کی عطا فرمایا تھا۔ یا اینہم علم کے سوا اور کسی چیز کی زیادتی کے سوا کلم نہیں کیا اچس لایہم مردی
 ہے کہ رسول خدا کسی مسجد کے قریب جانچے اور شیطان کو اُسکے دروازہ کے قریب کھڑا دیکھا۔ پوچھا کہ اے ملعون
 تو یہاں کیا کر رہا ہے۔ جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے مسجد میں داخل ہو کر اُس نمازی کی نماز میں خلل ڈالوں۔ لیکن
 اس سونے والے شخص سے ڈر لگتا ہے آپ نے فرمایا اے ملعون تو اُس نمازی سے جو عبادت و مناجات میں
 مشغول ہے کیوں نہیں ڈرتا اور اس سونے والے سے جو غفلت میں ہے کیوں اندیشہ کرتا ہے شیطان
 نے کہا وہ نمازی جاہل آدمی ہے جس کا ہکا دینا نہایت آسان ہے۔ اور یہ سونے والا عالم ہے۔ مجھے یہ خوف
 ہے کہ اُس نمازی کو ہکاؤں اور نماز میں خلل ڈالوں تو کہیں یہ سونے والا جہدی سے بد۔ رہو کر کسی صلاح بخورے
 اس وقت آپ نے فرمایا کہ عالم کی نیند جاہل کی عبادت سے بہتر ہے (سهاج المتعلمین) آنحضرت صلیہ السلام کا قول ہے
 کہ جو شخص علم کو محفوظ رکھنا چاہے وہ پانچ باتوں کا التزام کرے (۱) رات کی نماز خواہ دو ہی رکعتیں ہوں۔
 (۲) ہمیشہ با وضو رہنا (۳) ظاہری و باطنی تقویٰ (۴) محض پرہیزکاری کی نیت سے خورد و نوش کی پیر (۵) سواک

وقال النبی علیہ السلام خیر الدنیا والأخرة مع العلم وشرف الدنیا والأخرة مع العلم العالم الواحد اکبر من جمیع الفضل عند الله تعالیٰ من الف شهید والمراد من العالم فی هذا المقام هو عالم عمل جمیعہ قال علیہ السلام ان الله تعالیٰ خلق تحت العرش مدینة مکتوب علیها ما بها من نادر العلم فکما انزل الالانبیاء ولذا قال صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم جلوس ساعة عند العلم احب الی الله تعالیٰ من عبادة الف سنة وروی عن النبی علیہ السلام ان الله تعالیٰ خلق قلعة من نور تحت العرش مثل الدنیا عشر مرات فیها الف شجرة من دریا قوت وزبرجد ولؤلؤ ومرجان فاذا کان یوم القيامة ففتحت اوراقها فترینا دى مناد من قبل الرحمن ابن الذین صلوا الصلوة الخمس مع الجماعة فجلسوا فی حلقة العلم یحییون الی ظل هذه الاشجار الیوم فیحییون فیحسبوا تحت هذه الاشجار ثم یوضع بین یدیهما دائرة من نور فیها ما تشبه الالف نفس ولذا الالعین فیقال لهم کما امنها بجمیع اركانها فی شجرة الاسلام وقال النبی علیہ السلام من مؤمن یحزن بعمق العالم الی الکتب الله تعالیٰ ثواب لعل الف علم والف شهید ولذا قال علیہ السلام من العالم مع العلم فی الکواشی من شتم امرأ من اهل العلم بکلمة البهائم یکفر وتطلق امرأته طلاقا بائنا عند همد عند اهل الفقه وقال الصدق الشہید فی فتاویٰ بیدیع الدین من استغف بالعلم یدکفر وتطلق امرأته بائنا وقال علیہ السلام سبب زمان علی امتی یفرون من العلماء الفقهاء فیبتلیهم الله تعالیٰ بثلاث بلیات

نیز آپ فرماتے ہیں کہ دو جہان کی بھلائی اور دارین کی عزت علم کے ساتھ ہے اور ایک عالم فضیلت علم کے باعث اللہ کے نزدیک ہزار شہیدوں سے بڑھ کر ہے۔ اس حدیث میں عالم سے وہ شخص مراد ہے جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو۔ سوال ظہر نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک شہر پیدا کیا اور کسکے دروازے پر یہ لکھ دیا کہ جس نے عالموں کو دیکھا جس کو با پیغمبروں کی زیارت کی۔ اسی لئے آپ فرماتے ہیں کہ عالم کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ہزار برس کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے دنیا سے دس گنا ایک نور کا شہر پیدا کیا۔ اس میں موتی۔ یاقوت۔ زبرجد۔ اور مرجان کے ہزار درخت ہیں۔ قیامت کے دن ان درختوں کے پتے چوٹے کر نیچے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک متنازعہ لڑائی لڑے گی کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو جماعت سے نماز پڑھ کر اہل علم کے حلقہ میں بیٹھا کرتے تھے آج ان درختوں کے سایہ میں چلے آئیں چنانچہ لوگ اُن کے سایہ میں آ بیٹھیں گے۔ یہ اُن کے آگے نور کا دسترخوان بچھایا جائے گا جس میں نفس کی خواہش کے مطابق اور ان کو کو لطف دینے والی نعمتیں ہوں گی اور ان کو حکم ہو گا کہ خوب پیٹ بہر کے کھاؤ (کنافہ کا شنفہ لاسرا) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو مومن کسی عالم کی موت کا غم کرنا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہزار عالموں اور ہزار شہیدوں کا ثواب دیتا ہے اور یہ بھی آپ کا قول ہے کہ عالم کا مرنے کا عالم کے مرنے کے برابر ہے۔ اور کتاب کو اٹھائی میں ہے کہ عالم کو فحش گالی دینے والا کافر ہو جاتا ہے اور اُسکی عورت پر بائن طلاق پڑ جاتی ہے یہ امام محمد و اہل فقہ کی رائے ہے اور صدیق شہید و قتادہ برحق الدین لکھتے ہیں کہ عالم کو ذلیل کرنے والا کافر اور اُسکی عورت مطلقہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت میں ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ علماء اور فضلاء سے نفرت کرنے لگیں گے اُسوقت اللہ تعالیٰ ان کو تین طرح کی بلاؤں میں مبتلا کرے گا

قیل یا رسول اللہ ای اعمال افضل فقال العلم بالہ لان قليل العمل ينفع مع العلم وان كثير العمل لا ينفع مع الجهل فعلم من هذا ان العلم شرف جلاہ من العبادۃ وكن لا بد للعباد من العبادۃ مع العلم والركان عمله هباء منثور او قال النظر الى وجه العالم عبادۃ وقال عليه السلام ان الله ملائكتہ واهل السموات والارض حتى الغلۃ في محرابها والحوت في البحر يصلون على معلم الناس خيرا (زبدۃ العاظمین) قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان الله جعل نبیا در علی ثمان خصال منها اربع لا هل الجنة وجہہ ملیم ولسان فصیح وقلب تقی وید سمی واربع لا هل النار وجہ عابس ولسان فاحش وقلب شدید وید بجیل صدق رسول الله قال النبی علیہ السلام احرزوا ثلاثۃ اصناف من الناس وھم العلماء العاقلون والفقراء المدانق والمتصوفون المجاہلون بلا علم قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوام الدنیا باربعۃ اشیاء اولہا بعلم العلماء والثانی بعدل الابرار والثالث بسنۃ الاغنیاء والرابع بدعوة الفقراء ولولا علم العلماء لم یلک الجہاد ولولا سنۃ الاغنیاء لم یلک الفقراء ولولا عدل الابرار لم یلک بعض الناس بعضا کما یلک الذئب الغنوق قال النبی علیہ السلام من انفق درہما علی طالب العلم فکانما انفق مثل جبل احد من الذل والہجر فی سبیل اللہ تعالیٰ قال النبی علیہ السلام من صلی صلوۃ الجماعة من المسلمین اربعین یوم ما

بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کو ساعل افضل ہو آپ نے فرمایا وہ علم جو معرفت الہی کا ذریعہ ہو کیونکہ علم کے ہوتے تو ساعل مفید اور جمل کے ہوتے بہت ساعل غیر مفید ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اپنی ذات میں عبادت سے بہتر ہے لیکن علم کے ساتھ عبادت ضروری چیز ہے ورنہ ساعل کی طرح اڑ جائیگے نیز اگر ارشاد ہے کہ عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا اور فرشتے اور آسمان وزمین کی مخلوق یہاں تک کہ سوراخی چوٹیاں اور دریاؤں کی چھلیاں اسکے لئے عاکر فی ہیں جو لوگوں کو نیک علم سکھا تا رہتا ہے (زبدۃ العاظمین) آنحضرت کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آدم کو آٹھ خصلتیں عطا فرمادیں ہیں (۱) ملیح اور شامش چہرہ (۲) فصیح اور میٹھی زبان (۳) اندلے ڈرنے والا دل (۴) داود ہش کرنے والا ہات اور چار خصلتیں دوزخیوں کی ہیں (۱) ترش خونی کے سبب بگڑا ہوا چہرہ (۲) فحش بکھنے والی زبان (۳) پیچر کی طرح سخت دل (۴) بخیلی کرنے والا ہات رسول خدا کا یہ فرمان بالکل سچ ہے نیز آپ فرماتے ہیں کہ تین طرح کے آدمیوں سے بچتے رہو (۱) غافل عمار سے (۲) خوشامدی فقر سے (۳) جاہل و فحشوں سے اور ارشاد ہوا ہے کہ دنیا چار چیزوں سے قائم ہے (۱) عمار کے علم سے (۲) اہل انصاف سے (۳) دوزخ و دوزخی سخاوت سے (۴) فقر کی دعا سے۔ عمار کا علم نہ تو جاہل ہلاک ہو جائیں مگر اہل انصاف نہ تو آدمی کو آدمی اس طرح دکھا جائے جس طرح بیٹریا بکری کو دکھا جاتا ہے۔ آنحضرت کا ارشاد ہے کہ طالب علم پر ایک درم خرچنے والے کو اتنا ثواب ملے گا کہ گویا اس نے کوہ احد کے برابر سونا خیرات کیا۔ یہ بھی ارشاد ہوا ہے کہ جس نے چالیس دن تک تکبیر اولی کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھی

حاصل اللہ علی کل عبادت جو کہ فقر و غنا میں اس قدر فقیر و عاقل و مدبر ہو کہ وہ خود کو فقیر و مدبر سمجھتا ہو

لہر تقسیر کتبہ کہ براءۃ من النفاق وقال النبی علیہ السلام من صلی الصبر ثم جلس لیسئلہ اللہ تعالیٰ
 یعطیہ اللہ فی الفردوس سبعین قصراً من ذهب فضة وقال النبی علیہ السلام انما مثل الصلوة کمثل فجار علی
 احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ھن بقی علیہ من قالوا لا قال کذا الصلوة تغسل الذنوب رد قائم الزبائر
 سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** البقرة

بر وَاِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ اِی فقل لھم انی قریب وهو تمثیل لکمال علمہ
 بافعال العباد واقوالھم واطلاعه علی احوالھم بحال من قریب مکان منہم مروی عن اعرابی
 جاء الی النبی علیہ السلام فقال یا رسول اللہ اقرب ربنا فتنابجیہ امر بعد فتنادیہ فزلت
 ھذہ الایۃ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا تَقَرُّباً لِلْقَرَبِ وعد للداعی بالاجابة فَلَمَّسَتْ بِجَبْرِ اِی
 بجمعتہ اذ ادعوا قہم للایمان والطاعة کما اجیبہم اذ ادعوا لھما اتمھم ولبیوا منوا اِی امر بالثبات
 والمدامۃ علیہ لدعلم یرشدون راجعین اصابۃ المرشد وھو اصابۃ الحق وقرئ بفهم الشین
 وکسرھا واعلم ان اللہ تعالیٰ لما امرھم بصوم الشھر و مراعاة العدة و حثھم علی القیام بوظائف
 التکبیر عقبہ ھذہ الایۃ الدالۃ علی انہ خیر باحوالھم سیم لہ قوالھم

اللہ تعالیٰ سے نفاق سے آزادی کا پروانہ کلمہ تیا ہے اور پکارا شاد ہے کہ جو صبح کی نماز پڑھ کر ذکر الہی کرنے بیٹھ گیا
 اُسے جنت الفردوس میں سونے چاندی کے ستر محل عطا ہوں گے پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ نماز کی مثال اُس نہر کی سی ہے
 جو کیکے دروازہ پر پڑی بہ ہی ہو یاورد ہر روز نہاچ دفعہ اُس میں نہا تا ہو۔ تا وہ اُس شخص کے بدن پر کھیر میں کھل باقی
 رہیگا! صحابہ نے کہا ہرگز نہ بیگا اپنے فرمایا نماز اسی طرح گناہ کو دھو دیتی ہے (دقائق الاخبار)

سورہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** البقرہ
 (وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي)

یعنی اے محمد جب میرے بندے تم سے میری بابت سوال کریں تو اُن سے کہہ دو کہ میں اُنکے پاس ہوں۔ یہ بندوں کے
 افعال اقوال اور اطلاع احوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کے کمال علم کی تمثیل ہے جسکو قرب مکانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے
 روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول خدا سے سوال کیا کہ اگر ہمارا پروردگار قریب ہو تو ہم اُس سے چکے چکے مناجات کیا
 کریں اور اگر بعید ہو تو پکار پکار کر عرض معروض کرتے ہیں اُنکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا
 دَعَا اس سے اللہ تعالیٰ کے قرب کا ثبوت اور دعا کی قبولیت کا وعدہ نکلتا ہے فَلَمَّسَتْ بِجَبْرِ اِی الایۃ یعنی بندوں پر
 لازم ہے کہ میں ایمان اور طاعت کی طرف بلاؤں تو میرا کہا مانیں۔ کیونکہ تمہات میں میں انکی دعا قبول کر لیتا ہوں
 اور انکا فرض ہو کہ ایمان پر ثابت قدم ہیں تاکہ اُن کو سیدھا راستہ ہدایت یرشدولان میں شین منقطع کا زبر پر پیش
 یتوں قرأتیں آتی ہیں وضع ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے روزوں اور انکی گنتی پورا کرنے کا حکم دیا اور بندہ کو بکھیرا دوائے
 شکر پر ابھارا تو اُسکے بعد اس آیت میں ادھر اشارہ فرما دیا کہ خدا اُنکے احوال سے مطلع۔ اُنکے اقوال کا سامع

محبیب الدعا تھیں۔ محمد بن علی (ع) اللہ تعالیٰ کا اہل دعا ہے۔ وہنا علیہ (قاضی بیضاوی) عن ابن مالک عن النبی علیہ السلام کہ قال: ما من دعا الا بینہ وبين السماء حجاب حتى یصل علی النبی علیہ السلام فاذا صلی علیہ یخرق ذلك الحجاب یدخل الدعاء واذا لم یفعل ذلك رجع دعاءه وحکی ان واحدا من الصلحاء جلس للتشہد ونسی الصلوۃ علی النبی علیہ السلام فرأى رسول الله فی نومہ فقال: له لم نسیت الصلوۃ علی فقال: یا رسول الله اشتغلت بثناء الله وعبادته فنسیت الصلوۃ علیک فقال علیہ السلام: اما سمعت قولی الا اعمال موقوفة والدعوات عقيبہ حتى یصل علی لوان عبدا جاء یوم القیامة بحسنا اهل الدنیا ولم یکن فیہا صلوۃ علی مرتبہ علیہ حسنا فلم یقبل منها شیء فزید ثم روى ان موسیٰ بن ناجی ربه فقال: الله هل اکرمتم لحد امثل ما اکرمتمنی جنت اسمعتنی کلامک قال الله: نعمایا موسیٰ ان لی عبادا اخرجهم فی اخر الزمان فاکرمهم ہنتم رمضان وانا اكون اقرب الیہم منک فانی کلمتک وبعیتی وبعیتک سبعون الف حجاب فاذا صامت امة جمل ابعثت شفاهم واصفرت الوانہم ارفع تلك الحجب فقتل الافطار یا مصلی طوبی لمن عطش کبدہ وجام بطنہ فی رمضان فلا اجازہم وولقاء فینبغ للعاقل ان یفرح حرمۃ هذا الشهر

اُسکے دعا قبول کرنے والا اور آنکھوں پر طالع اعمال جزائے والا ہے۔ اس میں عبادتوں کی تاکید اور ان پر ترغیب پائی جاتی ہے۔ (قاضی بیضاوی) انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یا جب تک دعا کرنے والا اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اُسکی دعا اور آسمان کے درمیان ایک پردہ حائل رہتا ہے۔ درود بھیجنے کے بعد پردہ پھٹ کر دعا آسمان تک پہنچ جاتی ہے ورنہ واپس آ جاتی ہے۔ روایت ہو کہ ایک شخص تشہد میں درود پڑھنا بھول گیا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ تو نے ہم پر درود کیوں نہیں بھیجا عرض کیا کہ میں خدا کی مٹا اور شغل عبادت کے باعث درود بھول گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا کہ تو نے یہ حدیث نہیں سنی کہ جب تک انسان گھبراہٹ میں بھیجے اُسکے تمام اعمال نام قبول اور دعائیں غیر مستجاب رہتی ہیں۔ قیامت میں اگر کوئی شخص تمام اہل دنیا کی برابر نیکیاں لیکر آئے لیکن ان میں درود نہ ہو تو اُسکی تمام نیکیاں رد کر دی جائیں گی اور کوئی طاعت قبول نہ ہوگی (دبہ) مروی ہے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی مناجات میں فرمایا کہ اے نبی تو نے میرے برابر کسی اور کو بزرگی دی ہے یا نہیں کیونکہ تو مجھے ہم کلام ہوا ہے۔ جواب ملا کہ اے موسیٰ میں آخر زمانہ میں ایک امت کو پیدا کروں گا اور رمضان کے باعث آنکھوں پر زریں دوں گا اور تمہاری نسبت اُن سے بہت قریب ہو جاؤں گا کیونکہ میں تمہارے ساتھ ستر ہزار پردوں میں ہم کلام ہوا ہوں۔ لیکن امت محمدیہ جب رونے لکھے گی اور اُن کے ہونٹ سفید اور رنگ زرد ہو جائیں گے تو میں افطار کے وقت ان پردوں کو اٹھا دوں گا۔ اے موسیٰ رمضان میں جس کا کھینچا پیلا سا۔ اور پیٹ بھوکا رہا ہو اُس کو مبارک باد۔ ایسوں کی جزا میری ملاقات کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسے عقل نہ کہ لازم ہے کہ رمضان میں تعظیم کو نگاہ رکھے۔

و يحفظ قلبه فيه من الحسد والعداوة للمسلمين ومع ذلك يكون خائفا وخاشعا الله يقبل صلاته
 امر لا حيث قال الله تعالى لما يقبل الله من المتقين يخرج الصائون من قبورهم ويعرفون صيلاهم
 بالموائد والتحف الرباريق يقال لهم كلوا قد جعت حين شبع الناس اشربوا قد عطشتم حين روى
 الناس استريحوا فياكلون ويشربون والناس في الحساب (تنبيه الغافلين) عن علي بن ابي طالب
 رضي الله تعالى عنه انه قال سئل النبي عليه السلام عن فضائل التراويح في شهر رمضان فقال يخرج المؤمن
 من ذنب في اول ليلة يكون ولدته في الليلة الثانية يغفر له ولا يؤبه ان كانا مؤمنين وفي الليلة الثالثة
 ينادى ملك من تحت العرش استأنت العمل غفر الله ما نقد من ذنبك وفي الليلة الرابعة له
 من الاجر مثل قراءة التوراة والانجيل والربود والفرقان وفي الليلة الخامسة حطه
 الله تعالى مثل من صلى في المسجد الحرام ومسجد المدينة والمسجد الاقصي وفي الليلة السادسة
 اعطاه الله تعالى ثواب من طاف بالبيت المعمور واستغفر له كما جهر ودر وفي الليلة
 السابعة فكانا ادر لك موسى عليه السلام ونصرة على فرعون وهامان وفي الليلة
 الثامنة اعطاه الله تعالى ما اعطى ابراهيم عليه السلام

اور اس میں دل کو مسلمانوں کی عداوت اور حسد سے بچائے۔ اور راتیں سلامہ تہائی سے اس لیے ڈرتا کہ کیا پاری
 کہ دیکھئے روزہ قبول ہوا یا نہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پرہیزگاروں ہی کی طاعت قبول کیا کرتا
 ہے روزہ دار قبروں سے ٹھکر اپنے روزوں کو پہچان لینے اور روزے۔ کھانے کے خوان ٹھنے اور آفتاب
 فکر آنے ملاقات کرینگے۔ پر ان کو حکم ہوگا کہ خوب کھاؤ کیونکہ لوگوں کی پہلے بھی راتی سے وقت تم بھوکے
 رہ چکے ہو۔ اور خوب پیو۔ کیونکہ دروں کی سیرانی کے زمانہ میں تم پیاسے تھے۔ پھر چنانچہ روزہ دار
 کھانے پینے میں مشغول رہیں گے اور ان کی دگر دگر حساب و کتاب۔ تیز و غل و غل و غل و غل
 سے روایت ہو کہ رسول خدا سے رمضان میں ترویج کی بابت سوال کیا گیا آپ سے فرمایا کہ ان کی
 پہلی رات میں مومن بندہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے کہ تو آج ماں سے پیسہ بھیجے۔ جو اسے
 دوسری رات میں اس کی اور اس کے مسلمان ماں باپ کی مغفرت ہو جائے۔ تیسری رات میں فرشتہ
 عرش کے نیچے سے ندا کرتا ہے کہ اب تم سے تیسری سیر حل کر کیونکہ تیرے گناہوں کا مغفرت ہو چکے
 ہیں۔ چوتھی رات میں اُسے تورت۔ نیل۔ زبور۔ اور قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ پانچویں رات
 میں اللہ تعالیٰ اسے اس شخص کا ثواب عطا کرتا ہے جس نے مسجد حرم و مسجد نبوی اور مسجد قسطنطنیہ میں نماز ادا کی
 چھٹی رات میں بیت المعمور کے طواف کرنے والے کی برابر ثواب ملتا ہے اور تیرہویں رات میں کسی
 مغفرت چاہتے ہیں۔ ساتویں رات میں اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا حضرت موسیٰ سے بہاقت نہ ہو
 فرعون کے مقابلہ میں ان کی مدد کی آئیں میں اسی اتنا ثواب ملتا ہے جتنا حضرت یونس کو ملا۔

وفي الليلة التاسعة فكان ما عبد الله سبحانه عبادة النبي عليه السلام وفي الليلة العاشرة يرقى الله خير الدنيا
والآخرة وفي الليلة الحادية عشرة يخرج من الدنيا كبير ولد من بطن أمه وفي الليلة الثانية عشرة جاء يوم القيامة
وجهه القبر في ليلة البدر وفي الليلة الثالثة عشرة جاء يوم القيامة أمنا من كل سوء وفي الليلة الرابعة عشرة
جاءت الملائكة يشهدون له أنه قد صلى التراويح فلا يحاسبه الله يوم القيامة وفي الليلة الخامسة عشرة غلب
عليه الملائكة وحلة العرش والكرسي وفي الليلة السادسة عشرة كتب الله له براءة الفجأة من النار وبراءة
الدخول في الجنة وفي الليلة السابعة عشرة يعطى مثل ثواب الأنبياء وفي الليلة الثامنة عشرة نادى ملك
يا عبد الله إن الله رضى عنك وعن والديك وفي الليلة التاسعة عشرة يرفع الله درجاته في
الفردوس وفي ليلة العشرين يعطى ثواب الشهداء والصالحين وفي الليلة الحادية والعشرين
بنى الله له بيتاً في الجنة فمن العبد من العود وفي الليلة الثانية والعشرين جاء
يوم القيامة أمنا من كل غم وهم في الليلة الثالثة والعشرين بنى الله له مدينة في الجنة وفي الليلة
الرابعة والعشرين كان له أربع وعشرون دعوة مستجابة وفي الليلة الخامسة والعشرين يرفع الله عنه عذاب القبر في الليلة
السادسة والعشرين يرفع الله ثوابه بعين عالم وفي الليلة السابعة والعشرين جاء يوم القيامة الصراط كالبرق الخاطف

تو اس رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ثواب ملتا ہے سو سو رات میں اللہ تعالیٰ فرمیں
و دنیا کی ہر شے غنایت کرتا ہے گیارہویں رات میں دنیا سے اس طرح الگ ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے
پیٹ سے پیدا ہوا ہے بارہویں رات میں یہ فضیلت ملتی ہے کہ اُس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں کے
چاند کو طرح روشن ہو گا تیرہویں رات کی برکت سے قیامت میں اُسے ہر طرح کی بُرائی سے امن ملے گا۔
چودھویں رات کی عبادت کے باعث فرشتے اُسکی تریاق کی گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے حساب
رہی کرے بچ پندرہویں رات میں فرشتے اور حاملان عرش و کرسی اس پر رحمت بھیجتے ہیں تو کوئی ہو جس رات میں
اللہ تعالیٰ درجہ سے آزادی اور جنت میں داخل ہونے کا پروانہ لکھ دیتا ہے سترہویں رات میں انبیاء
بارہویں رات میں اٹھارہویں رات میں ایک فرشتہ نذا کرتا ہے کہ اے خدا کے بندے تجھے اور تیرے ماں باپ کے
صاحب زادہ پر ہے انیسویں رات میں اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اُسکے درجے بلند کر دیتا ہے پچیسویں رات میں
شہیدوں اور صالحین کا اجر ملتا ہے اکیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت میں ایک محل تیار کرتا ہے
پچیسویں رات میں یہ برکت حاصل ہوتی ہے کہ وہ قیامت کے دن ہر طرح کے غم اور راند نشین سے محفوظ
رہے گا۔ بیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اُسکے لئے بہشت میں ایک شہر تیار کرتا ہے چوبیسویں رات میں میں
و عائن قبول ہوتی ہیں۔ پچیسویں رات میں اُس سے عذاب قہراً دیا جاتا ہے۔ پچیسویں رات
میں چوبیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ ستائیسویں رات کی فضیلت کے باعث وہ
پھر اہل پر سے کوئی نبی کی طرح گزر جاتا ہے

وفي ليلة الثامنة والعشرين يرفع الله له الف درجة في الجنة وفي الليلة التاسعة والعشرين أعطاه الله ثواب الف حجة مقبولة وفي ليلة الثلاثين يقول الله يا عبد كل من غار الحية فاعتزل من ماء السلسبيل واشرب من الكوشا نازلك وانت عبدك (رجالس) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال من اعتكف أياماً واحتمس بأغفر له ما تقدم من ذنبه ودخمه عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت كان النبي عليه السلام يعتكف العشر الأخير من رمضان حتى توفاه الله تعالى ثم اعتكف أزواجه بعده أي اعتكف في بيوتهن ولذا قال الفقهاء يستحب للنساء أن يعتكفن في مكاهن (شرح المشارق)

سورة

روى قال ابن ابي عمير روى عنى كيف شئى الموتى، انما سال ذلك ليصير علمه عيانا روى قال
اولو المؤمنين بانى قادر على الراحىاء باعادة التركيب والحياة (قال بلى ولكن ليظنن قلبي)
اى بلى امنت ولكن سالت لاذيد بصيرة وسكون قلب باضافة العيان الى الوحى والاستدلال
(قال فخذ اربعة من الطير) قيل طائسا وديكا وخرابا وحامة (فصهرن اليك) فامهمن
واضمهمن اليك لتعلمها وتعرف شأنها لثلاث تلتبس عليك بعد الراحىاء

اٹھائیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت میں ہزار درجے بلند کر دیتا ہے اٹھائیسویں رات میں ہزار مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اٹھائیسویں رات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے جنت کے میوے نوش کرو اور سیسبیل کے پانی سے نہماؤ اور آپ کو ثریٰ میں تیرا رب ہوں اور تو میرا بندہ (مجاہد) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ طلبِ ثواب کے لئے اعتکاف کیا اسکے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) نیز حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاروز و قات رمضان کے پچھلے عشرہ میں اعتکاف کرتے تھے۔ اسکے بعد آپ کے ازواجِ مطہرات نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا۔ اسی لئے فقہاء کا قول ہے کہ عورتوں کے لئے اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے (شرح المنار)

سوره بسم الله الرحمن الرحيم بقره

وَإِذَا قَالَ ابْنُ آدَمَ رَبِّ ارْزُقْنِي كَيْفَ أَخَذْتُ الْحَيَاةَ الَّتِي أُبْغِضُ بِهَا نَفْسِي قَالَ ابْنُ آدَمَ رَبِّ ارْزُقْنِي كَيْفَ أَخَذْتُ الْحَيَاةَ الَّتِي أُبْغِضُ بِهَا نَفْسِي قَالَ ابْنُ آدَمَ رَبِّ ارْزُقْنِي كَيْفَ أَخَذْتُ الْحَيَاةَ الَّتِي أُبْغِضُ بِهَا نَفْسِي

سروی انہ اللہ تعالیٰ لما اراد اللہ ان یخلق السموات والارض خلق جوہرۃ خطیلا اصغاف
السموات والارض ثم نظر الیہا نظراً عجباً قصارت ماء ثم نظر الی الماء فخلع وارفع منه
زبد ودرخان وبنار وارفع من خشیتہ اللہ فمن ثم یرتعد خلق الماء الی یوم الیقائم فخلق
من ذلك الدخان السماء وخلق من ذلك الزبد الارض ثم بعث اللہ ملکا من تحت العرش
فهبط الی الارض حتى دخل تحت الارضین السبع فوضع علی عانقہ احدی یدیه کانت بالشرق
والاخری کانت بالغرب باسطتین قابضتین علی الارضین السبع حتى ضبطها فلم یکن لقیامہ
موضع قرار فاهبط اللہ من الفردوس ثوراً له سبعون الف قرن واربعون الف قائمہ وجعل
قرار قدم الملك علی سنأمة فلم تستقر قدم ماء فاهبط اللہ یاقوتۃ خضراء من اعلی درجۃ
فی الجنة غلظها مسیرۃ خمساً مائۃ عام فوضع ہا بین سنأمة النثر الی ذنبہ فاستقرت علیہا قدامہ
وقرین ذلك الثور خارجۃ من اقطار الارض ولكن ذلك الثور فی البحر فهو یتنفس فی کل
یوم نفسین فاذا تنفس هذا البحر اذا امسک نفسه رجع فلم یکن لثور الثور موضع قرار
فخلق اللہ صخرۃ کغلظ سبع سموات وارضین فاستقرت ثور الثور علیہا ولم یکن للصخرۃ
مستقر فخلق اللہ نونا وهو الحوت العظیم اسمہ نون وکنیتہ یاموت ولقبہ یاموت

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آسمان وزمین پیدا کرنے کا قصد کیا تو پہلے سبز رنگ کا ایک جوہر پیدا کیا
جو آسمان وزمین سے دو چند تھا پھر اس پر اپنے جلال کی نظر ڈالی وہ کھیل کر پانی ہو گیا پھر پانی پر نظر کی فوراً
کھونٹے لگا اور اسیں جھاگ اور دھواں اٹھنا اور پانی بہت اٹھی پکپکا تھا یہ تھری تھری قیامت
تک پانی کی ذات میں موجود ہے گی پھر اس میں ہویں آسمان اور چراگ سے زمین بنائی بعد اللہ تعالیٰ
نے عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ زمین پر بھیجا جس نے ساتویں زمین کے نیچے جا کر زمین کو اپنے مذکور
پر رکھ لیا اس کا ایک ہاتھ مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس نے دواؤں کا پھیلا کر زمین کو اپنے قبضہ میں
کر رکھا ہے لیکن اس فرشتہ کے قدم کھٹنے کو کاؤ کی جگہ نہیں اللہ تعالیٰ نے فردوس سے ایک ہل بھیجا جس کے
ستر ہزار سنگ اور چالیس ہزار پانچویں فرشتے نے اس کی کوہان پر کھڑا ہونا چاہا مگر پاؤں ٹکے اسلئے اللہ تعالیٰ
نے جنت کے اعلیٰ درجہ سے سبز یاقوت کی ایک ہل بھیجی جس کا دل پانچ ہزار کی راہ کا ہی پانچ ہل کی کوہان
سے لیکر دم تک پچائی گئی اور فرشتے کے دو قدم پہنچ گئے اسلئے کہ سبکی زمین کے کناروں سے
باہر نکلے ہوئے ہیں اور یہ دریا ہل کے اطراف سے اور نہروں سے اسلئے سانس لیتے وقت دریا چڑھ جاتا ہے
اور رد دیکھتے وقت اتر جاتا ہے پھر پھر اسلئے کہ زمین کی ہر جگہ سے اسلئے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں
اور زمین کے درمیان کے ہر جگہ سے اسلئے کہ زمین کی ہر جگہ سے اسلئے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں
اور زمین کے درمیان کے ہر جگہ سے اسلئے کہ زمین کی ہر جگہ سے اسلئے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں

فوضم الصخرة على ظهره وسائر جسده خال فالحيات على البحر على متن الرميح والرميح على القدح
قال كعب الاحبار ان ابليس تغلغل الى الحوت الذي كان على ظهره الارض كلها والشجر والذواب
وغيرها وقال له اني عن ظهرك هؤلاء الاثقال اجمع قال فتم الحوت ان يفعل ذلك فبعث الله دابة
فدخلت مخفرة ووصلت الى دماغه فضمير الى الله تعالى منها فاذن الله لها فخرجت قال كعب ان ابليس
اليها ونظر اليه فانهم ينشق من ذلك عادت كما كانت وهذا الحوت هو الذي اقسام الله به فقال لئن
والقلبي وما يسطرون (تفسير تغلب) هذه كلها من قدرة الله العلية البديعة فمن لم يؤمن بها فهو
كافر بغير الله تعالى نوع اخر متعلق باحوال الدنيا والاخرة وذكر في الخبر عن النبي عليه الصلوة
والسلام انه قال من كانت له غيبة عنده مظلمة من عرض او مال فليطلب من المظلمين ان يبينها له
او يستغل منه او يقضي منه قبل ان ياخذ منه خصماؤه يوم لا يوجد دينار ولا درهم (حكاية)
ان صيادا في الزمان الاول اخذ سمكة فاخذها منه العوان وضربها فقال الصياد يا رب
خلقتني ضعيفا وخلقته قوي يا حقي ظلمتني سلط عليه خلقا من خلقك فاجعله عبرة للمسلمين
فلما ذهب العوان الى داره شوى السمكة فلما وضعها على مائدة دار احاد يتناول لثمة السمكة باذنه

وہ پھر اس چمپلی کی طرف پھینک دیا گیا۔ اور یہ چمپلی دریا پر دریا ہوا اس پشت پر اور
ہوا خدا کی قدرت اور اس کے حکم پر پھیری ہوئی ہے۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ شیطان نے ایک چمپلی کو
جسکی پشت پر زمین و درخت اور تمام چیزیں رکھے ہوئے ہیں کہ اگر یہ کہتا کہ اس پر جو کو اپنی پیٹھ پر سے
پھینک دے۔ چمپلی نے ابھی اس کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جانور پیدا کیا جو فوراً اس کے نچھنے میں
گھس کر دلغ میں جاؤں گا چمپلی نے نہایت دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے شکر ادا کیا۔ پتا چمچہ وہ دانی سے نکل آیا
کعب کا قول ہے چمپلی اسکی طرف اور وہ چمپلی کی طرف نہ نکلی۔ یہی دیکھ کر رہتا ہے۔ پھر چمپلی نے بڑا ارادہ کیا
اور صبر نہ نچھنے میں داخل ہوا۔ اور وہی چمپلی ہے جسکی زبان والکلم میں اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے
(تفسیر تغلب) یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف اور نہ درتہ کا یہ ہے جو شخص ایسے خدا پرستانوں کو کہ وہ
نمودہ بالہ کٹا کافر ہے۔ احوال دنیا و آخرت کے متعلق رسول خدا سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس نے اپنے
بھائی یا مسلمان کا کوئی حق یا مال ابا چا بھائی کا ہوا اس پر لازم ہے کہ قیمت میں بیعوں کے جہین لینے سے
پہلے یا تو خدا سے بخشو لے یا کسی صورت سے مباح کر لے یا اور ایسے کہ کچھ قبہ امس کے دن نہ ہوں۔ نیار
ملیگا۔ دوسرے حکایت کسی شکاری نے ایک چمپلی بچوی اس سے ایک عالم کو توں نے بڑا چہین لی۔ اور
چلتے بار خوب مارا شکاری نے بد دعا کی کہ اسی تو نے مجھے ناتواں اور اسے زبردست بنایا ہے اس نے
چمپلی پر ظلم کیا۔ تو اپنی مخلوق میں کیسے اس پر مسلط کرے تاکہ دیگر مسلمانوں کو عبرت ہو۔ کو توں نے چمپلی کو بھوک
دوسرے خواں پر رکھی۔ کھانے کے لئے ہات ڈالنا چاہتا تھا کہ خدا کے حکم سے چمپلی نے کاٹ کھ۔ یا

یغذب فیہ الی یوم القیامۃ فاذا کان یوم القیامۃ یدخل النار مع الداخلین رحیۃ القلوب حکى
ان الحسن البصری ومالك بن دینار وثابت البنانی دخلوا علی الرابعة العدویة فقال الحسن
البصری یا رابعة اختاری منا واحدا فان النکاح سنة النبی علیہ السلا فقلت لی مسائل مزاجها
زوجت نفسی منه فسالت الحسن اولها ما تقول حیث قال یوم الميثاق هؤلاء فی الجنة ولا یألی
وهؤلاء فی النار ولا یألی من ای صنف اكون فقال لا ادری فقلت حین صورنی الملائک
فی رحم ای هل کنت شقیة او سعیدة قال لا ادری قالت اذا قبل لواحد ان لا تخافوا
ولا تحزنوا ولو احد لا بشری نکر من ای صنف اكون قال لا ادری قالت القبر یكون روضة
من ریاض الجنان او حفرة من حفر النیران کیف یكون قبری قال لا ادری قالت یوم تبیض
وجوه وتسود وجوه کیف یكون وجهی قال لا ادری قالت اذا نادى المنادی یوم القیامۃ
الا ان فلان بن فلانة قد سعد سعادة وفلان بن فلانة قد شقی شقاوة فمن اكون انا قال
لا ادری فبکوا جمیعاً وخرجوا من عندها رجیة الا نوار (وحكى ابیضا) انه لما مات
مزوج رابعة العدویة استأذن فی الدخول علیها الحسن واصحابه فاذنت لھم
فی الدخول علیھا وارخت سترھا وجلست وراء الستر

اور قیامت تک عذاب ہوتا رہیگا۔ پھر قیامت کے دن جہنمیوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جائیگا (حیۃ القلوب)
روایت ہے کہ ایک دن حسن بصری انما لک بن دینار اور ثابت بنانی رابعہ عدویہ کے پاس گئے اور یہ کہا کہ آپ
ہم تینوں میں سے کسی کو پسند کر لیں کیونکہ کلح سنت نبوی ہے۔ رابعہ بولیں کہ جو شخص میرے چند سوا لوگوں کا جواب
ویدیکھا اُس سے کلح کر لوں گی چنانچہ پہلے حسن بصری سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ ميثاق کے دن فرما چکا ہے کہ یہ
مخلوق جنت کے لئے ہے اور یہ دوزخ کے لئے اور مجھے نہ اسکی پروا ہے نہ اُسکی اب یہ بتا دو کہ میں کون سے گروہ میں
ہوں حسن نے کہا میں نہیں جانتا دوسرا سوال کیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مان کے پہلے میں میری تصویر بنائی تھی تو
مجھے نیکبخت لکھا تھا یا بدبخت حسن بولے مجھے اسکا جواب نہیں آتا تبسرا سوال کیا کہ قبر یا جنت کے باخونین کا ایک
بلغ ہے یا دوزخ کے گروہ نہیں کا ایک گروہ میری قبر کیسی ہوگی حسن نے فرمایا مجھے معلوم نہیں چوتھا سوال کیا کہ
جسدن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے سیاہ ہو جائینگے اُس دن میرا چہرہ کیسا ہوگا حسن نے کہا مجھے خبر نہیں۔
پانچواں سوال کیا کہ جسدن ایک متنازعہ انداز رکھتا ہے کہ فلاں عورت کا بیٹا فلاں شخص
شقی اُس دن میں کن لوگوں میں ہوگی حسن بولے مجھے اسکا جواب نہیں آتا۔ اسکے بعد سب پڑے اور پھر رابعہ کے پاس
چلے گئے (حیۃ الانوار) حکایت دوم کہتے ہیں جب رابعہ بصریہ کے خاوند مر گئے تو حسن بصری اور انکے چند اصحاب
رابعہ کی خدمت میں گئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی انہوں نے اجازت دی اُس دن پر وہ ڈاکر اُسکے پیچھے
پیچھے گئیں حسن اور انکے اصحاب بولے کہ آپ کے پہلے خاوند مر چکے ہیں اب اور نیکاح کرنا چاہیے۔

فقال لها الحسن البصري واصحابه انه قد مات بعلك ولا بد لك منه فقالت نعم ولكن
من اعلمكم حق امر وجه نفسي فقالوا الحسن البصري فقالت ان اجبتني في اربع مسائل
فان لك فقال علي ان وفقني الله تعالى اجبتك قالت ما تقول لومت وخرجت من الدنيا
اخرج علي الايمان امر لا قال هذا غيب لا يعلم الغيب الا الله ثم قالت ما تقول لو وضعت
في القبر وسألني منك وسئلا قدر علي جوابهما امر لا قال هذا غيب لا يعلم الغيب الا الله قالت اذا
حشر الناس يوم القيامة وتطابرت الكتب اعطى كتابي بيمينتي امر يشألي فقال هذا غيب ايضا ثم قالت
اذا اودى للناس فريق في الجنة وفريق في السعير كون انا من اى الفريقين قال هذا
غيب ايضا قالت من كان له غم هذه الاربعة كيف يشتغل بالتزويج ثم قالت
يا احسن اخبرني كجزء خلق الله العقل قال عشرة اجزاء تسعة للرجال واحد للنساء
ثم قالت يا احسن كجزء خلق الله الشهوة قال عشرة اجزاء تسعة للنساء واحد للرجال
ثم قالت يا احسن انا اقدر علي حفظ تسعة اجزاء من الشهوة بجزء من العقل وانت لا تقدر علي
حفظ جزء واحد من الشهوة بتسعة اجزاء من العقل فبكي الحسن وخرج من عندها راضية

راہد بولیں ہاں ہاں ضرور مگر میں تم میں سب سے بڑے عالم سے نکاح کرونگی حاضرین کہا کہ ہم میں حسن سب سے
بڑے عالم ہیں۔ راہد نے کہا کہ اے حسن اگر تم میری چار باتوں کا جواب دیدو گے تو میں تمہاری چوٹی
حسن ہونے اگر توفیق آہی مثال حال رہی تو ضرور جواب دوں گا۔ راہد نے کہا اچھا (۱) یہ بتاؤ کہ میں جب
مر کر دنیا سے اٹھو گی تو ایمان کے ساتھ جاؤنگی یا نہیں حسن بولے کہ یہ تو غیب کی بات ہے جس کا حال غلام ہی
معلوم ہے۔ پہر بولیں (۲) قبر میں جب مگر نکیر سوال کرے گی تو میں اُنکے جواب پر قادر ہو سکوں گی یا نہیں۔
حسن نے کہا کہ غیب کی بات خدا ہی جانتا ہے۔ پہر فرمایا (۳) محشر میں جب نامہ اعمال اُسے جائے گی تمیر
اعمال نامہ محشرے بات میں ہو گی یا بات میں جس نے جواب دیا کہ یہ بھی غیب کی بات ہے۔ پہر بولیں (۴) پوچھا (۴)
پوچھا (۴) جس دن لوگوں میں یہ نزاد بچائے گی کہ آج ایک فرقتہ جنتی ہے اور ایک دوزخی۔ اُس دن میں کس نے
فریق میں ہوئی حسن نے فرمایا کہ۔ بھی خدا سے عالم الغیب ہے۔ کہہ جاؤ۔ پہر راہد نے کہا اچھا۔ حسن کو مخاطب
ساتھ یہ چار طرح کے غم گئے ہوتے ہوں گے۔ چہ کہ کیا۔ چہ کہ بہت بڑا۔ چہ کہ بڑا۔ چہ کہ بڑا۔ حسن کو مخاطب
کر کے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے کتنے عیسے کئے ہیں جس میں سے کہا۔ رن۔ دھڑ۔ دل کے لئے۔ ایک
سورنوں کے لئے۔ پھر پوچھا کہ شہوت کسے کتنے جتنے ہیں۔ جواب دیا کہ دس۔ تو سورنوں کے لئے۔ ایک
مرووں کے لئے۔ یہ سکر راہد نے کہا اے حسن میں باوجود ایک حصہ عقل رکھنے کے خواہش نفسانی
کے نوحہ۔ یہ حالت پر قدرت رکھتی ہوں اور تم نوحہ عقل رکھتے ہو مگر ایک حصہ خواہش کے
دیا۔ یہ روئے۔ راہد اس پر حسرت سے اور افسوس چلے گئے۔ مشکوٰۃ النوار

(مثل الذين ينفقون أموالهم في سبيل الله - أجابة) أي مثل نفقهم كمثل حبة التثام
 كمثل بأخر حبة على حرف مضاف (لأنبت سبع سنابل في - سنبله مائة حبة) استدراكاً لآيات
 إلى الحبة لما كانت من الأسباب كما يستدل إلى الأرض والماء والمنبت على الحقيقة هو الله تعالى
 والمعنى أنه يخرج منها ساق ينشعب منه سبع شعب لكل منها سنبله فيها مائة حبة وهو
 تمثيل لا يقتضى وقوعه وقد يكون في الذرة والدخن وفي البر في الأرض المغلة في بعض
 الأمراض (رواه أيضاً ع) لتلك المضاعفة (ومن يشاء) بفضله على حسب حال المنفق من
 إخلاصه وتعبه ومن أجل ذلك تقاوت الأعمال في مقادير الثواب (رواه وأسم) لا يضيف
 عليه ما يتفضل به من الزيادة (عليه) بنية المنفق وقد رافقه (قاضي أيضاً و) نزلت في شا
 عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وذلك أن رسول الله عليه الصلاة والسلام لما
 الناس على الصدقة حين أراد الخرج إلى غزوة تبوك جاء عبد الرحمن بأربعة أرواقهم
 فقال رسول الله كانت لي ثمانية أرواق منهم فأمسكت منها الخمسة وبعالي أربعة أرواق وأربعة أرواق فبقيت أربعة

بسم الله الرحمن الرحيم

مَثَلُ الَّذِينَ يُبْغُونَ أَمْوَالَهُمْ الْآيَةَ لِيُنْجُوْا بِهَا مِنْ غَمٍّ عَظِيمٍ
مثال ایسی ہے جیسا کھیتی کلاچ۔ یا خود انکی مثال ایسی ہے جیسا راج ڈولنے والا کسان اس تقییر پر صفات
محذوف ہے یعنی مثل فقہاء کو مثل حجة او مثلاً کو مثل باذرحجة انبتت سبع سنابل الاية
اُس بیج نے سات خوشے نکالے اور ہر خوشے میں سو دانے پیدا ہوئے چونکہ بیج خوشے اگنے کا سبب بنے
اگنا انکی طرف منسوب کروایا ہے جیسا کہ زمین اور پانی کی طرف منسوب کر دیا کرتے ہیں ورنہ فی الواقع اگانے والا
اللہ تعالیٰ ہے یہ مطلب آیت یہ کہ اول اُس بیج سے ایک تنہا پھر اس سے سات شاخیں پھوٹیں پھر ہر شاخ
میں ایک خوشہ آیا اور ہر خوشہ میں سو دانے پیدا ہوئے یہ مضمین تفسیر کے طور پر ہے جس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فی الواقع
ایسا ہی ہوتا ہوگا کہ کسی کھیتی پر سو دانے کی بیجیں اور سو بیجوں اور سو زمین میں جہاں نلکہ بکھرتی پیدا ہوتا ہے ایسا
اتفاق ہو جاتا ہے وَاللّٰهُ يُصَاۤءِفُ الْاٰیٰتِ اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صرف کرنے والے کے اخلاص اور
محنت مشقت کی کمائی کے باعث جسکے لئے چاہے اسکو دو گنا کما کر دیتا ہے اسی لئے ثواب کے انداز میں لوگوں کو
احمال متفاوت ہیں اور اللہ تعالیٰ کشائش فیئ والا اور صرف کرنے والے کی نیت کو جاننا ہر نیکیتوں پر اپنے فضل کی زیادتی
میں شک نہیں کرتے (قاضی بیضاوی) یہ آیت عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف کی شان میں نازل ہوئی ہے جبکہ
اتحضرتم معی اللہ فیہرسم نے غزوہ تبوک میں جانے کا ارادہ کیا اور عبدالرحمن بن عوف چار ہزار دم لیکر لئے اور
کہا کہ میرے پاس آٹھ ہزار دم تھے نہیں سے چار ہزار دم بلقیال کو نے آیا ہوں اور چار ہزار بطور فرض حسنہ خدا کو دیتا ہوں

فقال له رسول الله بأمر الله فكيف أمسكت وفيما أعطيت وقال عثمان بن عفان يا رسول
 الله علي بها من لا يجازله فنزلت هذه الآية (مثل الذين ينفقون الآية) (ابو الميث) قال
 الكلبي ومقاتل نزلت هذه الآية في شأن علي بن أبي طالب رضي الله عنه كانت له أربعة دهرهم
 ولم يملك غيرها فلما نزل التحريض على الصدقة تصدق بدهم بالليل وبدهم بالنهار وبدهم
 في السر وبدهم في العلانية فنزلت الآية (مثل الذين ينفقون الآية) (ابو الميث) قال عليه السلام من
 أدلى الناس بي يوم القيامة أكثرهم على صلاة) روى عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال قل
 عليه السلام ما من دعاء إلا بينه وبين الله تعالى حجاب حتى يصل صاحب على يمين عليه السلام فأكافأ
 فضل ذلك خرق الحجاب واستقيب له الدعاء (روعن) انس رضي الله عنه أنه قال قال عليه السلام
 لما خلق الله تعالى الأرض من تحركت خلق الجبال فوضعها عليها فاستقرت فتعجب الملائكة وقالوا
 يا رب هل من خلقك شيء أشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب هل من خلقك شيء أشد من الحديد
 قال نعم النار فقالوا يا رب هل من خلقك شيء أشد من النار قال نعم الماء فقالوا يا رب هل من خلقك
 شيء أشد من الماء قال نعم الرمي فقالوا يا رب هل من خلقك شيء أشد من الرمي قال نعم ابن آدم تصدق
 صدقة يمينه يخفيها عن مثاله فهو أشد منه لا موداحدها أن تخفي الصدقة كما قال الله تعالى

انحضرت نے فرمایا خداوندونہیں برکت دے اور عثمان نے فرمایا کہ یا رسول اللہ جس کیسے پاس جہاد کلسا
 نہ ہو اسکا میں ذمہ وار ہوں۔ اسوقت یہ آیت اتری مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ الآية (ابو الميث) کلبي اور
 مقاتل کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علی کی شان میں ہے جب صدقہ دینے کی ترغیب نازل ہوئی تو آپ کے
 پاس صرف چار دھرم تھے ایک دم دن میں خیرات کیا۔ ایک دم رات میں۔ ایک چھپا کر دیا ایک ظاہر کر کے تب آیات
 نازل ہوئی (ابو الميث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میرے قریب وہی شخص ہوگا جو
 مجھ پر کھنٹ درود بھیجے گا حضرت علی رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ بیک پیغمبر خدا پر درود بھیجا جائے ہندو
 کی دے ماہ اور اللہ تعالیٰ کے بائیں ایک پر وہ حامل رہتا ہے درود پڑھنے سے یہ پر وہ چاک اور دعا مستجاب ہو جاتی ہے
 انس سے مروی ہے کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو لزقی بھی اس پر
 پہاڑوں کو میخوں کی طرح ٹھوک دیا پھر گئی فرشتوں نے ازراہ تعجب عرض کیا کہ اتنی تیری مخلوق میں پہاڑوں سے
 زیادہ مضبوط بھی کوئی چیز ہے فرمایا۔ ہاں۔ تو ہاں فرشتوں نے کہا اچھا لوہے سے زیادہ حکم ہوا ہاں آگ فرشتے ہو
 کہ آگ سے زیادہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں پانی۔ ملائکہ نے التماس کیا کہ پانی سے زیادہ فرمایا ہاں ہوا فرشتوں
 نے کہا کہ اچھا ہوا سے زیادہ ارشاد ہوا کہ ہاں وہ ابن آدم جو ہنسنے بات سے خیرات کرتا ہوا اور بائیں کو خیر نہیں ہوتی
 فی الواقع صدقہ دینے والا ان سب سے زیادہ مضبوط ہے بشرطیکہ خیر امور کا سامنا کرے (۱) چہا کر
 صدقہ دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَخْفَوْا هَٰؤُلَاءِ فَوْزُهُمُ الْفَتْهُمُ الآية

و ان تحفظوها وتوكلوها الفقراء فهو خير لكم وهذا السبب بالغه السلف في اخطاء صدقاتهم
عن اعيان الناس حتى طلب بعضهم فقيرا اعلى لئلا يعلم من المتصدق وبعضهم ربط في ثوبه لفقير
نائما وبعضهم القى في طريق الفقراء لياخذوها والثاني ان تحذر من المن والاذى كما قال الله تعالى
يا ايها الذين امنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذى كالذي ينفق ماله رياء الناس الثالث ان
تخرجها من اطيب اموالك كما قال الله تعالى ولن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون حتى لا تكون
من قال الله تعالى فيهم رد ويعجلون لله ما يكرهون الآية ولذا قال رسول الله عليه الصلوة
والسلام ان الله طيب لا يقبل الا الطيب اى الحلال كما قال سفيان الثوري من انفق الحرام
في طاعات الله كان كمن طهر الثوب بالبول والثوب لا يطهر الا بالماء الطاهر الذنب لا يطهر
الا بالحلال والرابع ان تقطع بوجهه طليق مشتبش غير مستكره كما قال الله تعالى الذين ينفقون
اموالهم في سبيل الله ثم لا يتبعون ما انفقوا من اول اذى لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم
محزونون ولذا قال عليه السلام سبق دهرهم على مائة الف يعني ان دهرها واحد بالاستبشاد

یعنی اگر تم پہا کر فقیر و مکر و صدقہ دیا کرتو تمھارے حق میں بہتر ہے۔ اسی لئے بعض سلف کے لوگوں نے صدقہ کے اخفا میں بہت کوشش کی ہے بعض نے اندھے فقیر کو ٹھوٹا تاکہ غیروں سے قطع نظر خود لینے والے کو بھی نہیں والا معلوم نہ ہو بعض نے سوتے ہوئے محتاج کے آئینل میں کچھ باندھ دیا بعض حضرات فقیروں کے گزر گاہ میں کچھ ڈال جایا کرتے تھے (۲) صدقہ دیگر احسان جتانے اور محتاج کا دل فکھانے سے پرہیز کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ قُلُوبُكُمْ وَأَعْيُنُكُمْ وَأَلْسِنُكُمْ وَاللَّاتِيَةِ مِمَّا بَيْنَ يَدَيْكُمْ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ
سبب اپنی خیرات کا ثواب باطل نہ کرو اور اُس شخص کی طرح نہ بنو جو لوگوں کو دیکھائے کہ وہ اس کی خیرات کرنا ہی (۳) صدقہ حلال کی کمائی میں سے دیا کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ اَلَا تَبْتَغُوا لَهٗ فَمَنْ يَسْتَفِمْ اَلَا تَعْلَمُونَ
مکر و گے نیکی کے درجہ کو نہ پہنچ سکو گے آدمی بری جہلی چیز و غیر اس آیت کا مصداق نہ بنے وَيَتَجَاوَزُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُوْنَ
یعنی جس چیز کو خود مکر وہ جانتے ہیں اُسے خدا کے نام کی کر دیتے ہیں اسی لئے آنحضرت کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ خود پاک ہو اور پاک ہی چیز کو قبول کرتا ہے (پاک سے مراد حلال ہی) سنیان ثوری کہتے ہیں جس نے خدا کی راہ میں حرام کا مال خرچ کیا وہ گویا پاک کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا چاہتا ہے حالانکہ جس طرح کپڑا پاک پانی بغیر طہر نہیں ہو سکتا اسی طرح پاک کمائی میں سے خرچ کئے بغیر گناہ نہیں دُہل سکتے (۴) نہایت خوشی اور بشارتی کے ساتھ صدقہ دینا چاہئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ اَمْرَ اللّٰهِ حَتّٰى يَسْبِغَ لَہُمُ الْوَجْہُ
فَعَلًا يَسْبِغُوْنَ مَا اَنْفَقُوْا اَمَّا اَلَا تَبْتَغُوْنَ
اور ایذا نہیں پہنچاتے اُن کو خدا کے یہاں پورا ثواب ملے گا اور انہیں قیامت کے دن کسی طرح کا خوف اور غم نہ ہو گا۔ آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک درم ہزار درم سے بڑھ جاتا ہے یعنی خوشی سے ایک درم ہوتا

افضل من مائة الف مع الكراهة والخامس ان تقرى بصدقك محلا وتعطى العالم الفقير الذي
 يستعين بما على طاعة الله تعالى وتقواه والصالح المفلح لذلك قال الله تعالى انا الصدقات للفقراء والمساكين
 وروى عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال الصدقة اذا خرجت من يد صاحبها تكملت بمخس كما الاولى كنت
 ضعبة ففكرتني والثانية كنت حارس فاردت حارسك والثالثة كنت عدو فاحببتني والرابعة كنت
 فانية فابقيتني والخامسة كنت قليلة فكثرتني كما قال الله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر مثاها قال
 رسول الله عليه السلام من مسلم يطعم اخاه حتى يشبعه يسقيه حتى يرويه الا بعدة الله تعالى من النار
 وجعل بيننا وبينها سبعة خنادق بين كل خندقين خمسمائة عام وادت جهنم يارب اذن لي بالسجود
 شكر لك فقد اذنت ان تعتق احدا من امته محمد عليه السلام من عذابي لا في كنت اسقيته من عجل عليه السلام
 ان اذهب المتصدق من امته فلا بد لي من طاعتك ثم اراه تعالى ليدخل الجنة المتصدق بلفظة خبز
 او بقبضة قم (وقد حكى) انه كان في بنات ليل فخط شديدين متواليين وكان عندا امرأة لقمة من
 خبز فوضعتها في فمها لتأكلها فنادى السائل في الباب اعطيني الله لقمة فاخرجتها من فمها فودعها الى
 السائل ثم خرجت الى الصحراء من تحت طبع كان بها ابن صغير معها فيها فجاء الذي خبها فذهب
 اليه هزار دم سے افضل ہے جو بکراہت لیے جائیں (۵) صدقہ کے لئے نیک شخص تلاش کرنا چاہیے جسے کسی
 پر ہنر گار عالم کو دے تاکہ وہ طاعت الہی اور پرہیزگاری میں اس مال سے مدد دے سکے یا کسی مفلس شخص کو دیا کرے
 ایسی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صدقہ فقیروں اور مسکینوں کا حق ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صدقہ
 مالک کے ہات سے نکلنے وقت پہنچ جائے کہ جاتا ہے (۱) میں حیرت خیز تھا تو نے مجھے عظیم الشان بنا دیا (۲) پہلے تو میرا
 نگہبان تھا اب میں تیرا لڑپا بن ہوں (۳) میں غموں کو گونگونا پسند تھا تو نے مجھے محبوب کہا (۴) میں فانی حیرت خیز تھا تو نے مجھے
 بقا کا مرتبہ دیا (۵) میں قلیل حیرت خیز تھا تو نے مجھے بڑھا دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے جو ایک نیک کرک یا اسکو دس گنا ثواب
 دے گا رسول خدا فرماتے ہیں کہ جس نے کسی مسلمان کو بیٹ بھر کر کھلایا یا لایا اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے دور رکھے گا
 رؤسکے اور جہنم کے مابین چند ایسی خندقیں بنا دیں گی کہ ہر خندق میں پانچ سو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور جہنم سے
 آواز آئے گی کہ اتنی مجھے پسند ہے سجدہ شریک ازات ہے کہ تو نے امت محمدیہ کے ایک شخص کو میرے عذاب سے
 نجات دی کیونکہ مجھے محمد رسول اللہ سے شرم آتی ہے کہ انہی امت میں سے خیرات کرنے والے شخص کو عذاب
 ہوں مجھے تیری طاعت لازم ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد کرے گا کہ جس نے روٹی کا ایک نوالہ یا ایک ٹھٹی
 کھجوریں خیرات کی ہوں وہ جنت میں داخل ہو جائے حکایت بنی اسرائیل میں ایک بار متواہر چند سال تک
 شدید قحط پڑا ایک عورت جسکو ایک ہی نوالہ میسر آیا تھا اسے منہ میں ڈالنا چاہتی تھی کہ ایک سائل نے
 صدقہ اس نے وہ نوالہ اپنے منہ سے الگ کر کے سائل کو دیدیا اور اپنے منہ سے بچہ کو ساتھ
 لے کر جنگل میں لکڑیاں چنے چلی گئی۔ اتفاقاً بچہ کو بھیڑ یا اٹھا لے گیا

فوقعت الصیحة فذهبت الی فی الزلزال فبعث الله تعالی جبرائیل فأخرج الحیة من قعر
الذئب فدفعه الی امه وقال لها یا امة الله ارضیت لقیة بلقیة (کذا فی تفسیر حنفی) وکذا قالت
عائشة رضی الله عنها ان امرأة امت الی النبی علیه السلام وقد بیست یدها الی عنقه فقالت یا نبی الله
ادع الله حتی یصلم یدک فقال لها النبی علیه الصلوة والسلام والذی ایس یدک قالت رايت
فی المنام قد قامت القیامة والجحیم سعرت والجنة ازلفت فرايت فی نار جهنم والذی فی یدها
قطعة من الشجر و فی الاخری خرقة صغیرة تتقی هبما النار قلت مالک اذک فی هذا الوادی
و کنت مطیعة لربک وراضیا عنک فزوجک قالت یا ابنتی کنت فی الدنیا بخيلة وهذا
موضع للخلاء قلت لها وما هذه الشجرة والخرقة فی یدک قالت هما اللتان تصدقت بهما
فی الدنیا و ما تصدقت فی جمیع عمری الا بهما و قلت ابن ابی قالت هو سخی وهو فی ضیغ
الاسغیاء ثم رجعت الی الجنة و اذا والذی قاضی حوضک یسقی الناس یا رسول الله
فقلت یا ابی ان والذی کانت امراتک المطیعة لربها وانت راض عنها و هی فی نار جهنم
تخسرق وانت تسقی الناس من حوض النبی علیه السلام فاعطها شربة من الحوض فقال
یا ابنتی حرم الله تعالی علی الخلاء والمذنبین حوض النبی علیه السلام

ہاں تک پکار سکر ان اسکے پیچھے پیچھے گئی اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا کہ اس بچہ کو بھیڑیے کے منہ سے جبرائیل
اور یہ فرمایا کہ اسے اللہ کی ہندی تو کچھ خوش بھی ہوئی یہ نعمت اس نعمت کے بدلے میں ہو جو تو نے سائل کو
دیا تھا (تفسیر حنفی) اسی طرح حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت رسول خدا کے پاس آئی اسکا دہنہاٹ
رہی تھی گناہ تھا آنحضرت سے کہا کہ خدا سے دعا کیجئے تاکہ میرا ہاتھ درست ہو جائے آپ نے فرمایا کہ اس کے خشک
ہونے کی کیا سبب ہے وہ بولی کہ ایک بار میں خواب میں گیا دیکھتی ہوں کہ قیامت قائم ہے دوزخ کو بھیڑ کا لاجاتا
ہے اور جنت سامنے موجود ہے اور میری والدہ دوزخ میں ہے مگر اسکے ایک ہاتھ میں جبرئی کا کھڑا
اور دوسرے میں ایک کپڑا ہے جسے دوزخی آنچ روکتی ہے میں بول اٹھی کہ اچھے مان تم تو اپنے
خدا کی دعا کرتے تھیں رخصت ہو جاؤ۔ یہ سب کچھ کہہ کر میں نے بہت سوچا۔
جواب دیا کہ بیٹی بائیسہ میں بخیل تھی بخیلون کو دوزخ ہی میں لگانا تھا ہے پھر میں نے بوجھاکا تیرا
کھڑا اور کپڑا کہا میں نے ملا جواب دیا کہ میں نے زندگی بھر میں دنیا میں ہی دو چیزیں خیرات کی تھیں بچہ شیشہ اثر
باب کا حال پوچھا وہ بولیں کہ تیرا بچہ سخی تھا ایسوا ہنسا قہر تیرے بچے میں جنت کی طرف آئی اور اپنے آپ دوزخ
کہ تیرا پروردگار کو بھائی بنائے دیکھا میں اسے کہنے لگی کہ تمہاری بیوی اپنے خاں کی مطیع و فرمانبردار تھی اور تم اسے بہت
آخر میں مسخ فرمایا وہ دوزخ میں ہے اور تیرا سہیل گد کے حوض کوثر سے لوگوں کو پانی پلاؤ ایک گلاس لکھو
ایا دوسرے باپ سے حوا راہا بیٹی کوثر بھلاؤں اور کنہ کار کے لئے نہیں ہے اللہ نے حرام کر دیا ہے

تھم اخذت منه كاسا بلا اذن ابی فسقیت به اعی العطشتم ثم سمعت صوتا یقول اییس الله
تعالیٰ حیث سقیت العاصیة البغیلة من حوض النبی علیه السلام فانتبهت فاذا ینبغی قد بیست
قالت عائشة رضی الله عنها قلما سمع النبی علیه السلام قولها وضم عصاه علی یدها فقال لھی
بحی الرؤیا الیہ حکمت اصل یدها فصلحت یدها فصارت كما كانت قال النبی علیه السلام السقاء
شجرة فی الجنة اعضاؤها امتد لیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منها قاده الی الجنة والبخل شجرة فی الدنیا
اعضاؤها امتد لیات فی الدنیا فمن اخذ غصنا منها قاده الی النار وكذا قال علیه السلام السخی قریب
الی الحق والخلق والبخیل بعید من الحق والخلق كما قال علیه السلام البخیل لا یدخل الجنة ولو كان
زاهدا رحلی ان حذرة جاءت سلمان بن داود علیهما السلام فقالت ان رجلا له شجرة وانا
افرم علی تلك الشجرة وهو یرفع افرخی فدعا سلیمان علیه السلام صاحب الشجرة فنهض منه وقال
للسیطانین انی امر كما اذا كان العام القابل ورفعه هذا الرجل فرخ هذا الطیر فخذاه واجعله
نصفین وارمیا نصفه الی المشرق ونصفه الی المغرب فلما كان العام القابل نسى صاحب الشجرة
قول سلیمان علیه السلام واراد ان یصعد الشجرة وقد تضدق ببقعة فرفع فرخ الطیر فجاء الطیر الی
سلیمان علیه السلام وشكا من صاحب الشجرة

یہ سنکر بلا اجازت والدین سے خود ایک گلاس بھر اور اپنی پیاسی ماں کو پلا دیا پھر میں نے سنا کہ ایک طرف
نہ آئی۔ خدا کرے تیرا ہات سوک جائے کہ تو نے حوض کوثر کا پانی خدا کی نافرمانی میں عورت کو پلا دیا۔ اتنے میں
میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنا ہاتھ خشک پایا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خداؐ نے یہ سنکر اپنا عصا
اُسکے ہات پر رکھا اور دعا کی کہ اگلی اس خواب کے طفیل جو اسے بیان کیا ہے اسکے ہات کو درست کر دے
چنانچہ اُسکا ہات بالکل درست ہو گیا۔ رسول خداؐ فرماتے ہیں سخاوت کے درخت کی جڑ طہشت میں اور اُسکی
ٹہنیاں دنیا میں جھکی ہوئی ہیں۔ اسکی ایک ٹہنی بڑھیکو تو آدمی ٹہنیوں ٹہنیوں جنت میں پہنچ جائیگا اور کجوسی
کے درخت کی جڑ جہنم میں ہے اور اسکی شاخیں دنیا میں پھیل پڑیں ہیں ایک ہی ٹہنی سیدھی دوزخ
میں پہنچا دے گی۔ اور اے شاہو کہ سخی آدمی۔ اللہ تعالیٰ اور مخلوق دونوں سے قریب ہو۔ اور بخیل دونوں سے
دور۔ اسی طرح حضورؐ فرماتے ہیں کہ بخیل کیسا ہی عابد و زاہد ہو جنت میں داخل نہوگا حکایت سلیمان
علیہ السلام سے ایک جیل نے شکایت کی کہ میں ایک شخص کے درخت پر ٹھوٹا ہوا کچھ کھانا لائی کہ جیل میں لگ رہا ہوں ہمیشہ
میرے بچوں کو اُڑا رہا ہے۔ اپنے اُسے بلا کر اس حرکت سے منع کر دیا اور وجوہ کو بلا کر حکم دیا کہ آئندہ سال یہ
شخص اُسکے بچوں کو اُڑانا چاہے تو بچوں کو اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالنا اور آدھا دھڑلے مشرق میں پھینک دینا اور آدھا مغرب
میں چنانچہ آئندہ سال اس درخت والے کو سلیمان کا امتناعی حکم یاد نہ رہا اور بچے آتا ملا لگا کر اس سے پہلے یہ شخص
اُسی محل پر کوڑھ لکھ رہا تھا کہ وہ دیکھتا تھا چلنے سے جب اپنے بچے نہ لے تو پھر حضرت سلیمان سے شکایت کی

ہندو عساکر علیہ السلام الشیطانین فارادان یساعیہما وقال لہما کما یفعلان ما امرتہما
 فقالا لا یا خلیفۃ اللہ ان صاحب الشجرۃ لما اراد ان یسعد الشجرۃ قصدنا ان نأخذہ ولكن قصدت
 علیہ رجل مسلم وقطعہ فیز فیہ اللہ ملکین من السماء حتی اخذ اکل لہما من اورمیہ فرمی
 احدا الی المشرق والآخر الی المغرب وفعم شربنا عنہ بمرکہ صدقۃ (روحی) انه وقع القطع فی بنو اسرائیل
 فدخل فقیر علی باب غنی فقال تصدقوا بقطعة خبز لوجہ اللہ فقالوا خرجت الیہ ابنة الغنی خبز احدا فہنتہ
 الیہ وجاء الغنی الشوم دارہ فقطع ید بنتہ فحول اللہ حالہ واذهب الہ افتقر ومات فی حال ذلتہ وبنیت
 تدربین الابواب سائلة وكانت جمیلة فجاءت یوما الی باب غنی فخرجت والذی فقطعت الیہا وجالہا
 فادخلتہا الی بیتہا وقصتہ تزوجہا الی ابنہا فلما زوجتہا زینتہا وقد مت الیہا مائتہ باللیل فخرجت
 ہذہ الابنتہ الیہا لئلا تکل مم الغنی فقال لقد سمعت بأن الفقیر یكون قلیل الہدب خرج ید الیہی
 فخرجت ید الیہی مرۃ اخرى فز علیہا مات فہنتہا فہنتہا من زاویۃ البیت اخرج ید الیہی یا امی
 اعطیت الخبز لاجلنا ولعمر خطیبک ید فخرجت ید الیہی بالنیام بقدر اللہ فقالا کلت منہ وجہا فانتہز الیہا
 اولی الالبصار وانفقوا فی سبیل اللہ تعاقب حق تنالوا سعادۃ الدارین (کثافی زبدۃ الواعظین)

اپنے ان دونوں جو نکو بلا کر سر زمین کا ارادہ کیا کہ مجھے عدول بھی کیوں کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ اس
 شخص کے دخت پر چاہتے وقت ہمیں اس کی گرفتاری کا ارادہ کیا تھا لیکن روٹی کا ایک ٹکڑا خیرات کرنے کے لیے
 باعث خدا نے اس کی حفاظت کے لیے دوفرستے بھیج دیے انہوں نے ہم دونوں کو بچ لیا اور ایک کو مشرق میں
 پھینکا ایک کو مغرب میں اور یہ شخص اس اپنے صدقہ کی برکت کے باعث اسے شہر سے محفوظ رکھا کیست
 بنی اسرائیل میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا اس شخص میں ایک فقیر نے کسی دولت مند کے دروازہ پر صدقہ دی کہ اللہ کے نام
 روٹی کا ایک ٹکڑا بھائے اس دولت مند کی بیٹی نے گرام گرم ایک روٹی حوالے کر دی اتنے میں اسکا نہایت فخر ہوا
 اٹھلا اور اپنی بیٹی کا ہات کاٹ ڈالا خدا نے اسے تباہ کر دیا مال دولت سب جا کر ہار اور دانہ کو نہ ملایا ہرگز دولت
 کی حالتیں مر گیا اور وہ بھی لڑکی جو نہایت حسین تھی وروں کی بھیک مانگنے لگی اتفاقاً ایک کنک (کو) دولت مند کے دروازہ
 پر پہنچی اس شخص کی ماں نے لڑکی کا حسن و جمال دیکھ کر اسے اندر بلا لیا اور اس سے اپنے بیٹے کا نکاح کر دیا نکاح کی رات
 دولہا دس دن ایک دسترخوان پر ساتھ کھانے بیٹھے لڑکی نے ہایاں بات کھائی ایک طرف ہڑھایا بیان سے کہا بیٹے فقیر
 بے ادب ہو کر رہے ہیں اری نیچت دہنے ہات سے کھا کر وہاں تو سر سے دھنسا ہوا ہی نہ رہا تھا۔ لڑکی نے
 پھر باپس ہات سے نوالہ اٹھا ناچا ہا و خاوند نے پھر چھ پرکھا اسوقت گھر کے ایک کونے میں سے غیبی آواز آئی کہ اے
 ہاوی بھی ہندی دھنا ہات بڑا تو نے ہماری راہ میں روٹی دی تھی ہم تجھے تیرا ت غایت کرتے ہیں یہ سکر اسے بنا ہات
 پھر کھال تو خدا کی قدر سے بالکل صحیح سالم تھا چنانچہ دونوں میاں بیوی نے مل جل کر کھایا اور خدا کا شکر ادا کیا
 آنکھوں والو اس سے نصیحت بکرو۔ اور خدا کی راہ میں کچھ سے دیکر سعادت داریں حاصل کرو نہ غفلت

[illegible]

رسول خدا فرماتے ہیں کہ جس نے مہمان کی تعظیم کی اُس نے میری تعظیم کی اور جس نے میری تعظیم کی اُس نے خدا کی تعظیم کی اور جس نے مہمان کو نارااض کیا اُس نے مجھے نارااض کیا اور جس نے مجھے نارااض کیا اُس نے خدا کو نارااض کیا آپکا ارشاد ہے کہ مہمان مومن کے گھر میں ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں لیکر داخل ہوتا ہے (ابن ماجہ صحیح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مہمان کی تعظیم کرے اور جو کچھ میرے ہوائے آگے لاکھے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے جنت کا دروازہ کھول دے گا۔ اور جو اجڑی بستی کو آباد کرے یعنی ہونے کو بیٹھ بھر کے کھلائے اُس کیلئے جنت واجب ہو گئی ہے اور جو جھوکے سے کھانا روک کھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنا فضل روک کھینچا گا۔ گو وہ کیسا ہی مقرب الہی کیوں نہ ہو عذاب و دوزخ میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور محض خدا کی رضامندی کیلئے محتاج کو کھانا نہ دینے والا جنتی ہو گا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا کے پردہ پر تین عمل سب سے بہتر ہیں (۱) طلب علم (۲) جہاد (۳) کسب حلال طالب علم خدا کا حبیب اور خدا کو رکنے والا خدا کا ولی اور حلال کی کمائی کرنے والا خدا کے نزدیک بزرگ ہو۔ (رسول اللہ کا یہ ارشاد بالکل راست ہی) (دقائق الاخبار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدقہ کو اپنے اور دوزخ کے مابین آڑ بنالو اور کچھ نہ تو آدمی پاؤ کچھو رہی دیدار کرو کیونکہ سید رفق خاصہ کو بچو کے لئے تو یہ بھی بہت ہے۔ اسلئے صدقہ دینے والا یہ خیال ہرگز غم کے حقیر چیز کا کیا دینا۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے عبد بن حاتم سے روایت کیا ہے (کنز الدقائق جامع الصغیر) حاصل یہ ہے کہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بڑے ثواب اور دنیا و آخرت کی بلاؤں بختیوں اور خوفناک گھٹائیوں سے نجات پانے کا وسیلہ ہے چنانچہ خطیب النسخ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الصدق تنفع من عوام النوام البلاء من عوام الجوارم والبصر كذا في العالم الصغير
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** البقرة
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا أضعافاً مضاعفةً وما ذكرا لكل لانه اعظم مناهم المال ولا من
الربا شائع في المطعومات وهو زيادة في العمل بان يباع مطعوم بمطعوم او نقد بنقد الى اجل او العزم
بان يباع احدها بالآخر من جنس لا يقوون اذ اعتبر من قودهم الا كما هو الذي تحتفظ الشيطان
الوقايا كقمار المصارع وهو مارد على ما ينشأ من ان الشيطان يخط الانسان فيصير في الخطا صير من غير
استواء كخبط العشواء (من الكس) اى العيون وهذا ايضا من زعمائهم ان الجنة عسيرة فخط عقده فلذلك قيل
من الرجل هو متعلق بغيره يقول له لا يقولون من ليس للذي غير بسبب كل الربا او يقولون لا يخط فيكون
هو عظم وسقوطهم كالمصارعين لا اختلاف عقولهم ولكن كان الله اربى في بطونهم ما اكلوه من الربا فانقلب ذلك
يا اثموا قالوا انما البئس مثل الربا اى ذلك العقاب بسبب انهم نظمو الربا والبيع في سلك واحد

کہ صدقہ دینا ستر ملاؤں کو ثاں ہے ان میں سب سے اولے بدنام اور برص ہو (جامع صغیر)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** بقرہ
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا أضعافاً مضاعفةً ما ذكرا لكل لانه اعظم مناهم المال ولا من
الربا شائع في المطعومات وهو زيادة في العمل بان يباع مطعوم بمطعوم او نقد بنقد الى اجل او العزم
بان يباع احدها بالآخر من جنس لا يقوون اذ اعتبر من قودهم الا كما هو الذي تحتفظ الشيطان
الوقايا كقمار المصارع وهو مارد على ما ينشأ من ان الشيطان يخط الانسان فيصير في الخطا صير من غير
استواء كخبط العشواء (من الكس) اى العيون وهذا ايضا من زعمائهم ان الجنة عسيرة فخط عقده فلذلك قيل
من الرجل هو متعلق بغيره يقول له لا يقولون من ليس للذي غير بسبب كل الربا او يقولون لا يخط فيكون
هو عظم وسقوطهم كالمصارعين لا اختلاف عقولهم ولكن كان الله اربى في بطونهم ما اكلوه من الربا فانقلب ذلك
يا اثموا قالوا انما البئس مثل الربا اى ذلك العقاب بسبب انهم نظمو الربا والبيع في سلك واحد

کہ صدقہ دینا ستر ملاؤں کو ثاں ہے ان میں سب سے اولے بدنام اور برص ہو (جامع صغیر)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا أضعافاً مضاعفةً ما ذكرا لكل لانه اعظم مناهم المال ولا من
الربا شائع في المطعومات وهو زيادة في العمل بان يباع مطعوم بمطعوم او نقد بنقد الى اجل او العزم
بان يباع احدها بالآخر من جنس لا يقوون اذ اعتبر من قودهم الا كما هو الذي تحتفظ الشيطان
الوقايا كقمار المصارع وهو مارد على ما ينشأ من ان الشيطان يخط الانسان فيصير في الخطا صير من غير
استواء كخبط العشواء (من الكس) اى العيون وهذا ايضا من زعمائهم ان الجنة عسيرة فخط عقده فلذلك قيل
من الرجل هو متعلق بغيره يقول له لا يقولون من ليس للذي غير بسبب كل الربا او يقولون لا يخط فيكون
هو عظم وسقوطهم كالمصارعين لا اختلاف عقولهم ولكن كان الله اربى في بطونهم ما اكلوه من الربا فانقلب ذلك
يا اثموا قالوا انما البئس مثل الربا اى ذلك العقاب بسبب انهم نظمو الربا والبيع في سلك واحد

[illegible]

روى عن جابر بن مسعود رضي الله عنه ان قال النبي عليه السلام اني اراكم في النار وسعها الدنيا
مثل ان ينكم الرجل امرأه الحائرة وقال عليه السلام تصيبها الربا اعطى الله تعالى ثلث عقوبات
التي يوزنها الرجل في الاسلام وقال عليه السلام درهم ربا يأكله الرجل وهو يظن ان الله ميت وتلك
التي هي حياة القلوب من حاشية رضي الله عنها انها قالت قال رسول الله عليه السلام ان اباكم الرجل
الدرهم بالدينارين والدينار بالدينارين فاذ عمل شيئا من الحيلة فقد اوى خادم الله ربه
واثمن ايات الله عز وجل واخر موسى الكليم جابر بن عبد الله رضي الله عنه انه قال لعن رسول الله عليه
السلام كل الربا وموكله وكاتبه وشاهده وراه مسلم عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه قال قال
عليه السلام في قصة الاسير فاطلق في جمل ائمة عليه السلام الى رجال كثيرة كل رجل منهم بطن مثل بطن
البعير الضخم متعدين بعضهم على بعض على سائكة ال فرعون بطرهم الى فرعون يبرهنهم
على النار غدا واوعشيا يقبلون مثل الابل المنهومة اى مثل الابل التي صيم بها تجرد
سيداها او كذا في النهمة بالقرية انظر طي في الشهرة للطعام من الجوع يغبطون الحجابة
والشعر لا يسمعون ولا يعقلون فاذا احس بهم اصحاب تلك البطون قاموا فقتل بهم
بطون نهم فيصرعون ثم يقوم واحد منهم فيميل به بطنه فيصرعه

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا سو دکھانے میں تہتر گناہ ہیں سب سے اونے دھڑکا یہ ہے کہ گویا اس نے اپنی ماں سے زنا کیا (رواہ الاحکام) آپ کا ارشاد ہے کہ خدا کے نزدیک سو کا گناہ اسلامی حالت میں تینتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے اور جان بوجھ کر سو کا ایک دم کھانا چھتیس بار زنا کرنے سے بدتر ہے (رحمۃ القلوب) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جس نے ایک دم دو دھولوں یا ایک دینار دو دیناروں کے بدلے بچا اس نے سو دکھایا اور جس نے سو دھواری کا کوئی حیلہ کھڑا کر لیا اس نے سو دکھایا اور خدا کو دھوکا دیا اور خدا کی آیتوں کو ٹھٹھے میں اڑایا (فردوس اکبر) جابر بن عبداللہ آنحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ سو دکھانے والے کھلانے والے اس کا حساب و کتاب وغیرہ لکھنے والے اور اس کے گواہ پر رسول خدا نے لعنت بھیجی (مسلم) ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ آنسر و کائنات نے معراج کے تذکرہ میں فرمایا کہ جبریل علیہ السلام مجھے دیکھنے کے ایک برشے مجمع میں بیٹھے انہیں ہر شخص کا پیٹ موٹے تانے اور ڈک کے پیٹ کی راہ ہے یہ لوگ فرعون کے لشکر کی رُوندن میں لڑ لڑ پھرتے پڑے ہیں فرعونؑ کی لشکر جو صبح و شام دو رخ کی طرف ہٹایا جا رہا ہے آتے جاتے اُن کو پا مال کر رہا ہے یہ لشکر اُن کی طرف بوکھلائے ہوئے یا نہایت ہو کے اونٹوں کی طرح بڑھا چلا آ رہا ہے اس لشکر کے لوگ چہرہ ہوا و خست جو سامنے آتا ہے پیٹ میں بھرے چلے جاتے ہیں نہ خود کچھ سمجھتے ہیں اور نہ کسی کی سنتے ہیں اُن بڑھے برشے پیٹ والوں نے اس لشکر کی آمد و یکسر چل کھڑے ہونے کا ارادہ کیا مگر پیٹ کے بل بچھ کر گر پڑے۔

قلت الزيادة قلت يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اولى بك رضى الله عنه عن النبي عليه
 سلام الزائد والمستزيد في النار من مائة وذكر بعض العلماء الفرق بين البيع والربا فقال
 اذا باع رجل ثوبا بمائة عشرة بعضه من فقد حصل خلت القرب مقابل لا للمشتري فما حصل
 الغرض على هذا التقابل صار كل واحد منهما مقابلا للآخر في المالية عند ما لا يكون اخذ صاحبه
 شيئا بغير عوض اما اذا باع عشرة مائة بعضه من فقد اخذ العشرة الزائدة بغير عوض ولا يمكن
 ان يقال ان العوض هو الهمال في مدة الرهيل فان الهمال ليس مالا او شيئا اشار اليه حتى
 يجعل عوضا من العشرة الزائدة فقد ظهر الفرق بين الصورتين (حياة القلوب) وذكر في سبب تحريم
 الربا وجوه اربعة ان الربا يقتضي اخذ مال الغير بغير عوض لان من سيعم درهمين درهمين
 نقدا او شيئا فقد حصل له زيادة درهمين غير عوض فهو حرام الوجه الثاني انما حرم
 عقد الربا لانه يمنع الناس عن الاشتغال بالقارة لان صاحب الدرهم اذا تمكن من عقد
 الربا حفر عليه تحصيل الزيادة من غير تعب ولا مشقة فيفضي ذلك الى انقطاع منافع الناس بالقارة وطلب
 الربا به ، والوجه الثالث ان الربا هو سبيل الى انقطاع المعروف بين الناس من القرض فلما حرم الربا طابت
 بقرض الناس لاحتياج الاسترجاع مثلها لطلب الاجر من الله تعالى والوجه الرابع ان تحريم الربا قد ثبت بالنص

میں نے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ میں زیادتی کو آپ کیلئے مباح کرتا ہوں آپ نے رسول خدا سے روایت کیا کہ حدیث
 سنائی کہ زیادہ لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں (سوغتہ) بعض علما نے بیع اور سود کے فرق کی
 مثال لکھی ہے کہ جب کسی نے دس درم کی مالیت کا کپڑا بیس کو بیچا تو گویا کپڑا بیس ہی کے مقابلہ میں رہا
 اور جب بیع مشتری دونوں پر رضامند ہو گئے تو اپنے اپنے عندیہ میں مالیت کے اعتبار سے دونوں
 برابر ہو گئے نہ اسے بلا عوض اس کا کچھ لینا نہ اُسے اس کا لینا لیکن جب دس درم بیس کے مقابلہ میں نیچے گئے
 تو دوسرے دس درم بلا عوض حاصل کئے۔ یہاں یہ شبہ نہیں ہو سکتا کہ مہلت دس درم زائد کے بدلے
 میں ہی کیونکہ مہلت کوئی مال یا مٹاؤ الیہ چیز نہیں کہ ہم اسکو دس درم زائد کے مقابلہ میں فرض کر سکیں۔
 (حیات القلوب) سود کی حرمت کے متعلق علما نے چند وجوہ لکھے ہیں (۱) سود کا مقصد غلبہ ہو کہ آدمی بلا عوض
 پر اپنا مال مالے کیونکہ جس نے ایک درم دو درم کو بیچا (نقد ہو یا فرض) اُسے بلا عوض ایک درم حاصل کر لیا اسلئے سود
 حرام ہے (۲) سود کا رواج لوگوں کو تجارت کے مشغول سے روکتا ہے کیونکہ مالدار آدمی جب سود پر وہی
 چلانے لگے گا تو اسکو بلا محنت و مشقت بڑھتی دولت ملنے لگی گی اور اس سے تجارت کے باعث جو لوگوں کو
 نفع و نفع ہوا کرتا ہے منقطع ہو جائیگا (۳) فرض دام سے جو لوگوں کی کارروائی ہوتی ہے سود کے رواج
 سے بالکل بند ہو جائیگی اسلئے سود حرام ہو گیا کہ لوگ خوش ہو کر طلب ثواب کے لئے کسی ضرورت مند کو جس قدر
 روپہ قرض دیں اتنے کا اتنا ہی وصول کریں (۴) سود کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے

و لا يجب ان تكون حكمه جميع التكليف معلومة للخلق فوجب القلم بقهر الربا وان كنا
 لا نعلم وجه الحكمة في ذلك وهذا تصريح بان النص يبطل القياس لانه جعل تحليل الله
 وقهرية دليلا على بطلان قياسه روحياة القلوب (من عبادة بن الصامت رضي الله عنه
 انه قال عليه السلام لا تبيعوا الذهب بالذهب والورق بالورق والبر بالبر والشعير
 بالشعير ولا التمر بالتمر ولا الملح بالمح الا سواء يسوا عيننا بعين يدا بيد ولكن بيعوا الذهب
 بالورق والورق بالذهب والبر بالشعير والتمر بالملح يدا بيد كيف شئتم من التفاضل لان
 تفاضلها لا يكون دبالا لان الجنس معدوم فاحفظ ولا تكن من الغافلين وما نص على قهر
 الربا فيه كيلا فهو كيلي ابدأ كالبر والشعير والتمر ونص على قهرية وزنا فهو وزني ابدأ كالذهب
 والفضة ولتعودت بخلاف لان النص قاطع وهو اقوى من العرف والاعقوى لا يترك
 بالادنى وما لا نص فيه حل على العرف كغيد الستة المذكورة وهي قوله عليه السلام
 لا تبيعوا الذهب بالذهب الى آخره واعلم ان الحيل الشرعية للاحتراز عن الربا وان
 كانت جائزة عند بعض الفقهاء الا انها مكروهة عند البعض وهو الراجح صوحا
 رجل اراد ان يسقترض عشرة دراهم من اخرب عشرة ونصف مدة شهر

اور بر ورنہیں کہ جمیع احکام شرع کی حکمت یا مصلحت ہندو کو معلوم کرادو بجائے اسلئے گو وہ معلوم نہ ہو
 مگر سو کو قطعاً حرام جاننا چاہئے اس سے ثابت ہوا کہ نص قطعی قیاس کو باطل کر دیتی ہے (حاجۃ القلوب) عبادة
 ابن صامت پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا سونا سونے کے عوض چاندی چاندی کے عوض
 گیسوں گیسوں کے عوض جو جو کے عوض کھجور کھجور کے عوض نمک نمک کے عوض برابر سرابر دست بدست
 اور برہ اوہر وہ رکھ کر بچا کر لیکن سونا چاندی کے عوض یا چاندی سونے کے عوض یا گیسوں جو کے
 عوض یا کھجور نمک کے عوض بیچنا پنا تو دست بدست بیچو کی بیشی کا نہیں اختیار ہو کیونکہ اس صورت میں زیادتی
 سو دین داخل نہیں (لوگو اس مضمون کو یاد رکھو اور غافل نہ رہو) جن چیزوں میں گلیل (پہنا) کی رت سے سو
 کی تصریح آئی ہے وہ ہمیشہ کیسی ہی رہیں گی مثلاً گیسوں اور جو اور کھجوریں اور جن چیزوں میں تول کے لحاظ
 سے ربکی مراد ہے وہ قیامت تک وزنی ہی شمار کی جائیں گی ملکوں کا رواج اسکے خلاف ہو تو ہوا کرے
 کیونکہ نص قطعی ہے اور نص رواج و عرف سے قوی ہوا کرتی ہے اور قوی شے اپنے کے مقابلہ میں چھڑا
 نہیں کرنے ان چہ چیزوں کے سوا (جو حدیث میں مذکور ہیں) اور چیزیں جسکے متعلق کوئی نص وارد نہیں ہوا انہیں
 قیاس کی جائیگی واضح ہے کہ سود سے بچنے کیلئے کوئی حد کرنا اگرچہ بعض فقہاء کے نزدیک جائز ہو مگر بعض نے
 اسے مکروہ کہا ہے اور اسی پہلی بات کو ترجیح ہے جلد کی صورت یہ ہو کہ مثلاً زید خالد سے ایک مہینے کے
 عہد پر درس درم فرض لینے اور او کرتے وقت اسے ساٹھ درم دینے چاہئے ہے

امثل ان بیع الرجل ثوباً یسأوی عشرة بعترة الى اخو یسأله ویأخذ منه عشرة ثوبان یقول العربین المبیع
 ۱ بیع هذا الثوب بعترة ونصف ویشتري المستقرض منه بتلك القيمة بمدة معلومة الربائی هذه
 الصلوة مستندهم ولكن الاولی ان لا یفعل مثل هذا الخیلة لان التقوی خیر من الفتنی وان یعطی
 المقرض الى المستقرض ثوباً یسأوی اثنی عشرة وها بقیته فی مدة معلومة فی بیع المستقرض الى الاجنبی
 بعترة ثوباً الاجنبی الى البائت الاول وهو المقرض بعترة ایضاً ویقول له اعط العشرة الى فلان الذی اشتريت
 هذا الثوب منه فاذا اعط البائت الاول الذی هو المشتري من الاجنبی والمقرض من وجه عشرة دراهم
 الى المستقرض منه كان المستقرض مدیوناً له بأثنی عشر درهماً والزيادة ایضاً فی هذه الصلوة لیست
 بریاً ولكن ینبغی للمؤمن ان یحترز عن المعاملة فی الشریعة حتی لا یأخذ فی دار الآخرة وتفصیل هذا فی
 العلم الفقہیة فعلیک بما لعل اصل هذا المنقولة من الترجمة الى العربیة وادع لنا قلباً الحقیق بالروعیة
 الخیریة مثل انشاعة المصطفویة بحمل القسک بالسنۃ السنیة ولا تشکک فی نعم الله العلیة المفاضة علی
 العباد المذنبۃ حتی لا یخبر من السعادة السمردیة والبصرها احضرنک بأمعان النظریة قال النبی علیہ السلام
 لا هل الربا نور عا مجموعهم ولا بهاء ولا یجعل الله فی ارضاقهم بركة وهی عند الله ثمانین من الخیفة
 توزید یوں کرے کہ دس درم کی بایت کا ایک کپڑا خالد کے ہات دس ہی درم کو بیچے اور کپڑا دیگر اس
 سے دس درم وصول کرے پھر اسی مجلس میں خالد زید سے کہے کہ میں نے یہ کپڑا ساڑھے دس درم کو تیرے
 ہات بیچ دیا اور ایک مہینے کی مدت لگا کر ساڑھے دس درم کو خرید لے گا اس صورت میں بارہ مہینے تک اگر
 باہم ایسا صلہ کرنا ہی چاہیے کیونکہ فتوے فتوے سے بہتر ہے دوسری صورت یہ کہ خالد زید کو دس درم
 قرض دیکر دس کے بارہ لینے چاہتا ہے تو یہ کرے کہ ایک کپڑا جو بارہ درم کی بایت کا ہو زید کے ہات مدت
 مقرر کر کے بارہ ہی درم کو بیچے اور زید اس کپڑے کو (کسی غیر محسن مثلاً محمود کے ہات دس درم کو بیچ دے اور
 پھر محمود اسی خالد کے ہاتہ دس درم کو بیچ دے کہ اس کی قیمت (یعنی دس) دوواؤ تاکہ میں اپنے بائع یعنی زید کو
 دیدوں پس اگر خالد نے کپڑا لیکر دس درم محمود کو درجہ دے زید کو دیدے تو کو زید کے پنے دس ہی
 درم بڑے مگر سب سے پہلی بیع کے سبب خالد کے بارہ درم اسکے ذمہ قرض ہے اس صورت میں بھی لکھا ہے
 راہیں مگر مومن کو خلاف تربی سادات کرنے سے بہیز چاہیے نہ عقوبے میں پکڑ نہوا سکی تفصیل فقہ
 کی کتابوں میں ہے جنکا ہنسنے عربی میں ترجمہ کر دیا ہے انھیں مطالعہ کرنا چاہیے لوگو اسکے ناقل کے
 لئے دعلے خیر کرتے رہو انشاء اللہ تعالیٰ سنت مصطفوی پر چلنے سے تم شفاعت کبرے کے مستحق ہو جاؤ گے
 اور نہ انکی ٹی بڑی نعمتوں میں جو بندہ دیر مینہ کی طرح برس رہی ہیں مگر کو تک نہ کروا کہ سادات اہدی سے
 محمود نہ ہوا جو کچھ اس کتاب میں دلچ ہے اسے کہ می نظر سے دیکھو سپہ بند اسل اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 سوہ خواروئے پھر و پھر رونق اور نور نہیں برآ اور اللہ نے اسکی روزی میں برکت نہیں رکھی وہ نہ کہنے نزدیک مردے ہوتا

ولیس فی التاؤد اشد من اهل الریاء صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رقائق الاخبار قال
النبی علیہ السلام الدنیا سجن المؤمن والقبر حصن المؤمن والجنة ماواة والدنیا جنة الکافر والقبر سجنه النار
ماواة صدق رسول اللہ قال النبی علیہ السلام سیاق زمان علی امتی یکون امرؤهم علی الجبر والطمع
وعلمؤهم وعبادهم علی الریاء وتجارهم علی اکل الریاء ونسأؤهم علی نیتہ الدنیا صدق رسول اللہ فان الاخبار
سورة بسم الله الرحمن الرحيم البقرة

ان الذین امنوا بالله ورسوله وعبوا الصالحات واقاموا الصلوة واتوا الزکوة
عطفہما علی ما یحبہما لا ینافہما علی سائر الاعمال الصالحات لم اجرم عندہم ولا خوف
علیہم من ات ولا یمہم من نون علی فانتہی قاضی بیضاوی ہادی عن النبی علیہ السلام ان کان جالساً
فی المسجد فدخل علیہ شاب فعظہ واجلسہ بجانبہ فوق ابی بکر رضی اللہ عنہ ثم اعتذرا للنبی علیہ السلام
الیہ فقال یا ابا بکر اما جلستہ علی منک لانہ لیس فی الدنیا احد یصل علی اکثر منہ فاذہ یقول کل
غذاء وعشیة اللہم صل علی محمد بعدہ من صلی علیہ وصل علی محمد بعدہ من لم یصل علیہ وصل علی
محمد کما تحب ان یصل وصل علی محمد کما امرتنا بالصلوة وصل علی محمد کما تنبئی الصلوة علیہ
اور دوزخ میں سو خواہے زیادہ کسی پر عذاب نہ ہو گا بیشک رسول خدا کا فرمان برحق ہے (دقائق الاخبار) حضور
قول ہے کہ مومن کیلئے دنیا ایک قید خانہ اور قبر ایک قلعہ اور حشر نہایت اچھا ٹھکانہ ہے اور کافر کے لئے
دنیا ایک بہشت اور قبر ایک قید خانہ اور دوزخ بہت ہی بُرا مقام ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا)
اور حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کے بادشاہ اور حاکم
ظالم اور طاع علماء اور درویش ریاکار تاجر سودخوار اور عورتیں دنیا کے بناؤ سنگریں مصروف
رہنے والیاں ہوں گی (رسول خدا کا ارشاد بالکل درست ہے) (دقائق الاخبار)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم البقرة
ان الذین امنوا وعلیوا الصالحات واقاموا الصلوة واتوا الزکوة لہم اجرہم الایۃ یعنی جنہوں نے
خدا اور رسول اور شریعت کو مان لیا اور نیک عمل کو اور نماز پڑھی اور زکوٰۃ دی خدا کے ان انکو پوری مزدوری ملیگی اور
اپنے کسی آنے والی چیز کا خوف اور جانے والی چیز کا غم نہ ہو گا۔ گو نماز اور زکوٰۃ نیک عمل نہیں داخل ہے مگر انحصار
الحکماء نہ کرنا انکی زیادہ فضیلت کے باعث ہے (بیضاوی) روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص
آدمی آیا اپنے اسکی تعظیم کی اور اپنے پہلو میں حضرت ابو بکرؓ سے اونچی جگہ بٹھایا اور عز کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اے ابو بکر
میں نے اسکو پیر شہت میں اسنے ترجیح دی ہے کہ دنیا بھر میں کوئی شخص مجھ پر اس سے زیادہ درود نہیں بھیجتا۔ یہ
صبح شام پوچھ کر کرتا ہے اللہم صل علی محمد بعدہ من صلی علی محمد بعدہ من لم یصل علیہ وصل علی
محمد کما تحب ان یصل علی محمد کما امرتنا بالصلوة علیہ وصل علی محمد کما تنبئی الصلوة علیہ

فلن لك اجلسه على منكر (روى عن النبي عليه السلام من صلى صلاة الخمس مع الجماعة فله خمسة اشياء الاول لا يصيبه فقر في الدنيا والثاني يرفع الله تعالى عنه عذاب القبر والثالث يحط كتابه بعينه والرابع يمر على الصراط كالبرق الخاطف والخامس يدخله الله تعالى الجنة بلا حساب ولا عذاب (رمصاير) قال عليه السلام صلوة الرجل مع الجماعة خير من صلاة اربعين سنة في بيته منفردا (روى) ان الجماعة تفصل على المنقرديسيم وعشرين درجة وفي الخبر عن النبي عليه السلام انه قال اذا كان يوم القيامة يحشر الله قوما وجوههم كالكوكب فتقول لهم الملكة ما اعداكم فيقولون كنا اذا سمعنا الاذان قمنا الى الطهارة والوضوء وان شغل بغيره وقوما وجوههم كالنقر فيقال لهم ما اعداكم فيقولون كنا نتوضأ قبل الاذان وقوما وجوههم كالشمس فيقولون بعد السؤال كنا نسمع النداء في السجود (درۃ الواعظين) (روى عن النبي عليه السلام انه قال اذا كبر العبد للصلوة يقول الله تعالى للملائكة ارفعوا ذنوب عبدی عن رقبة حتى يعبد طاهرا فتأخذ الملائكة الذنوب كلها فاذا فرغ العبد من الصلوة تقول الملائكة يا ربنا انعيد هاعليد فيقول الله تعالى يا ملائكتي لا يليق بكمي الا العفو قد غفرت خطاياها عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال ان الله تعالى يحشر مساجد الدنيا يوم القيامة

اسنے میں اسکو تسے اونچی بلکہ چھایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ جو شخص پانچوں وقت کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے اسے پانچ طرح کی فضیلتیں ملتی ہیں (۱) دنیا میں کبھی محتاج نہ ہوگا (۲) اللہ تعالیٰ اس سے عذاب قبر اٹھا لیا (۳) نامہ اعمال دہنے ہات میں ملیگا (۴) کوئی بھی نہ ہوگی بھلی کی طرح پلے اسے گزریگا (۵) بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا (مصاحف) آپکا ارشاد ہے کہ جماعت سے ایک نماز پڑھنی گھر میں نہا ہو کر چالیس برس نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ جماعت کی نماز ایک پڑھنے سے ستائیس درجہ بڑھ کر ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا محشر میں بس آدمیوں کے چہرے ستاروں کی طرح دیچکر فرشتے پوچھیں گے کہ تھے ایسے کیا عمل کیتے تھے وہ جواب دیگے کہ ہم اذان سننے ہی طہارت اور وضو کیلئے کہٹے ہو جاتے اور رب کام چوڑھیتے تھے اور بعض آدمیوں کے چہرے چاند کی طرح روشن دیکھکر ملائکہ سوال کریگے کہ تھے کیا کیا تھا وہ کہیں گے کہ ہم اذان سے پہلے وضو کر لیا کرتے تھے اور بعض آدمیوں کے چہرے سورج کی طرح منور پاکو فرشتے دریافت کریگے کہ تمہارا نیک عمل کیا تھا جواب ملیگا کہ ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے (درۃ الواعظین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب آدمی نماز کیلئے اللہ آگاہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ میرے بندہ کے تمام گناہوں کا جوہر اٹھ کر دسے آمار دو تاکہ پاک صاف ہو کر میری عبادت کرے چنانچہ فرشتے اس کے تمام گناہ دور کر دیتے ہیں اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے اس کے گناہ پھر اس کے کندھ پر لا دیتے جہاں حکم ہوتا ہے کہ میرے کرم کے قابل تو یہی بات ہو کہ معاف کر دوں جاؤ پنے دیکے تمام گناہ بخش دیے رسول خدا فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن جو شخص

جمیع اجنتہ شرطاً وکلاً فتح جناحین قطم مسیر ثلاثۃ الارض سنۃ وکلاً مضم قطع مثل ذلک فطار علی
 هذا ثلاثۃ عامر فجز و نزل فی ظل شجرة و سبحن الله تعالی فقال فی سجدہ الی ہل بلغت نصفہا او ثلثہا
 او ربعہا فقال الله تعالی یا جبرائیل لو طرت ثلاثۃ عا و لو اعطینک قوۃ مثل قوتک واجنتہ مثل
 اجنتک فطرت مثل ما طرت لا تصل الی عشر من اعشائہا اعطینک لاقۃ ہن علیہ السلام فی مقابلۃ کثیر
 من صلاتہن (مشکوۃ الانوار) عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام من قال من صلی علی تعظیما ی جعل الله
 تعالی من تلك الصلوة صلیا لہ جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلا تحت الارض السابعة
 وعقده متصل بالعرش ویقول الله تعالی هذا الملك صل علی عبدی کما صل علی نبی ہن علیہ السلام
 فیصل علیہ الی یوم القیامۃ (زبدۃ الواعظین) قال رسول الله صلی علیہ وسلم فیما یروی عن الله
 تعالی ثلاث من حافظ علیہن فهو فی حقہا ومن ضیعہن فهو عدو لی حقایل یا رسول الله ما ہن
 قال الصلوۃ والصوم وغسل الجنابۃ قال ہن امانۃ بین الله و بین عبدہ امر بالہا فظنہ علیہن المراء
 منها اقامتہا فی اوقاھا مع اتقوا الفرائض والواجبات والسنن حتی ان الرجل اذا صلی فی غیرہا فقد
 ضیعہا علی ما روی الخیران النبی علیہ الصلوۃ والسلام قال لیلۃ امرت بی الی السماء رايت رجالا و نساء یضربون
 عنقہم فی سبیل من دعا غم کالمہم العظیم یقولون یا ویلہ و یا ویلہ و یا نبیہا فقلت یا جبرائیل من هؤلاء
 دو پر ویکے کھولنے اور علی ہذا القیاس لکے شکرے میں تین ہزار برس کا رستہ طے ہو جائے آپ اسی صورت سے تین سو
 برس تک اٹھے آخر تک کر ایک درخت کے سایہ میں آ کر پرے اور خدا کو سجدہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ اسی میں نے جن ملکوں
 کی آدمی یا تہائی یا چوتھائی مسافت طو کر لی ہے یا نہیں ارشاد ہوا کہ لے جبریل اگر تم تین سو برس تک اور آؤ اور ہم بھی
 اتنی ہی فوت اور اس قدر پر اور عنایت کر دیں تو جزۃ المائے کے دیویں جتھے کو بھی طے نہیں کر سکتے یہ جزۃ امت محمدیہ
 دو کہنتوں کے بدلے میں دی جائیگی (مشکوۃ الانوار) رسول خدا سے مروی ہے کہ اپنے فریاد جو شخص میری تعظیم کیلئے مجھ پر درود
 بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے ایک خرشہ پیدا کرتا ہے جسکے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور
 اُسکے بانو تحت الشرسے میں جا پہنچتے ہیں اور گردن خوش کے قریب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اسکو حکم دیتا ہے کہ جس نے
 میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تو قیامت تک اسکیلئے دعا کرتا رہ (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے تین چیزوں کی محافظت کرنے والا میرا سچا دوست اور کا ضائع کرنے والا
 میرا قطع دشمن ہے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا چیزیں ہیں فرمایا (۱) نماز (۲) روزہ (۳) غسل جنابت (۴) ہجرت مدینہ (۵) ہجرت
 گویا خدا کی امانتیں ہیں اسلئے خدا نے انکی محافظت کا حکم کیا ہے اور اس فرائض و واجبات و سنن کی رعایت رکھ کر نماز کا ادا
 کرنا اور ہے جو شخص وقت ٹال کر نماز پڑھتا ہے وہ فی الواقع اس امانت کا ضائع کرنے والا ہے کیونکہ نبی علیہ السلام
 نے فرمایا ہے کہ محلہ کی رات میں نے اکثر مردوں اور عورتوں کو دیکھا کہ انکے سر کھینچے جاتے ہیں اور انکے پیچھے بہ بہ کر
 ایک بڑی نہر جاری ہو گئی ہے اور وہ پیچھے چلاتے اور واویلہ کرتے ہیں میں نے پوچھا کہ جبریل یہ کون لوگ ہیں

قال الذین یصلون الصلوة فی غیر وقتها والدلیل علیہ قولہ تعالیٰ یختلف من بعدہم خلف
اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات الایہ وکذا اذا لم یصلها بالجماعة كما روی ان رجلا جاء الی النبی علیہ السلام
فقال انی رايت فی المنام ان فی یدک عشرين سارا فی الاخری اربعة فسقط العشرون من یدک واسمحت الاربعة
فقال علیہ السلام هل صلیت العشاء بالجماعة قال لا قال الساقط من یدک فضل الجماعة التي فانت له واما
الاربعة التي صلیت فی بیتک لم تقبل منك زهرة الیاض قال علیہ السلام من حافظ علی الصلوات كما
له نور او برهان او نجاة یوم القيامة ومن لم یحافظ علیها لم تکن له نور او برهان او نجاة وبتیین محاربا
قال علیہ السلام عشرة نفر لا یقبل الله صلواتهم رجل صلی وحیداً بغير قراءة ورجل صلی ولا یؤدی نكوة
ورجل یؤمر قوما وھولہ كارهون ورجل ملوک ابقی ورجل شارب الخمر مد منا و امرأة زوھا ساخط علیھا او
امرأة صلت بغير خمار و الامام الجابر الجعفی الثوري ورجل اكل الربا ورجل اکتھاہ صلواتہ عن الغشاء والمنکر قال علیہ
السلام من لم تنہہ صلواتہ عن الغشاء والمنکر لم تزدہ صلواتہ عند الله الامتقا وبعدا وقال الحسن اذا لم تقم
صلواتک عن الغشاء فلست بمصل ورددت صلواتک یوم القيامة علی وجهك کالحرقۃ الخبیثۃ (مکاشفة القلوب)

جواب ملا کہ یہ وقت ٹال کر نماز پڑھنے والے میں اور اس پر آیات وال ہے خلف من بعدہم خلف الایہ کہ ان کے
بعد داخل جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو عمل کر لیا اور اپنی خواہشوں کے تابع بن گئے اور یہی حال اسکا
ہے جو جماعت سے نہ پڑھے چنانچہ روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہو کر اپنا خواب بیان کیا کہ میرے ایک ہات میں بیس شرفیاں تھیں دوسرے میں چار اس ہات کی بیس گرگین
اور اس ہات کی چار شعلہ بگنیں حضور نے فرمایا کہ تو نے رات کو عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تھی؟ کہا نہیں
آپ نے ارشاد کیا کہ جو اشرفیاں تیرے ہات سے گر گئیں وہ جماعت کی فضیلت تھی اور جو شعلہ بگنیں وہ عشا کی
چار گرگین ہیں جو تو نے گھر میں پڑھی تھیں (زہرۃ الیاض) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو
نماز کو محافطت کرے گا تو نماز ہی اسکے لئے نور اور برہان اور حجت بن جائیگی اور جو محافطت نہ کرے گا اسکے لئے
نہ تو نور ہو گا نہ برہان نہ حجت (تبین محارم) پیغمبر خدا کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ دس طرح کے آدمیوں کی
نماز قبول نہیں کرتا (۱) جو بغیر قرأت کے تنہا نماز پڑھے (۲) جو نماز پڑھے اور کلمہ نہ دے (۳)
جس امام کو مقتدی بڑا جانتے ہوں (۴) جو غلام آقا کے پاس سے بھاگ گیا ہو (۵) جو ہمیشہ شراب
پیتا ہو (۶) جس عورت کا خاوند اس سے ناراض ہو (۷) جو عورت سے کھلے سر نماز پڑھے (۸)
جو شخص بادشاہ یا حاکم ہو کہ ظلم کرے (۹) جو سو دیکھا تا ہو (۱۰) جس کی نماز اسے بڑے کاموں سے
نہ روکتی ہو۔ آپ کا قول ہے کہ جس کی نماز نے اسے مجھے کاموں سے نہ روکا تو ایسی نماز خدا کے غصہ و عجز کی
کے سوا اور کسی چیز کو ترقی نہیں دے سکتی حسن کا قول ہے کہ اگر تیری نماز تجھے بڑے کاموں سے نہ روکے تو تو
نمازی ہی نہیں۔ ایسی نماز ٹال کے پڑانے محکوم کی صورت میں اسی منہ پر ماری جائیگی (مکاشفۃ القلوب)

عن معاذ بن جبل وجابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما انہما قالما عرض بالنبی علیہ السلام لیلہ المہراج
الی السموات رای فی السماء الاولی ملائکة یدن کرون اللہ تعالیٰ منہ خلقہم اللہ تعالیٰ فی الثانیة رای
ملائکة یرکعون اللہ تعالیٰ منہ خلقہم لا یرضون رؤسہم فی الثالثة رای ملائکة یسجدون للہ تعالیٰ
منہ خلقہم اللہ لا یرضون رؤسہم الراحین سلم علیہم نبینا ہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضوا رؤسہم
روحہ و اسلام النبی علیہ السلام ثم سجدوا ثانیاً الی یوم القیامة وذلک صارت السجدة اثنتین فی
المہرابعة رای ملائکة یتقہدون فی الخامسة رای ملائکة مسبحین فی السادسة رای
صلواتکے مکبرین ومہللین فی السابعة رای ملائکة مسلمین منہ خلقہم اللہ تعالیٰ فہم قلب
النبی علیہ السلام واشتہی ان یرکون لہ ولا متہ ہذہ العبادات کلہا فعل اللہ تعالیٰ ہمہ واشتاقہ
علیہ السلام فجمع عبادۃ ملائکة السموات السبع واکرم نبیہ علیہ السلام وقال من ادی الصلوات
الخمس نال عبادۃ ملائکة السموات السبع وروضۃ العلماء مروی عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام
قال الصلوۃ مرضاة الرب وسنة الانبیاء وحب الملائکة ونور المعرفة واصل الایمان
واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبرکۃ المال والکسب وسلام علی الاعداء وکرامۃ
الشیطان وشفیع بین صاحبہا و بین ملکت الموت

معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہو کہ رسول خدا کو جس رات معراج ہوئی آپ نے
پہلے آسمان میں فرشتوں کو ذکر آتی کرتے دیکھا یہ جبرائیلؑ پیدا ہوئے ہیں ذکر ہی میں مصروف ہیں علیٰ ہذا القیاس
دوسرے آسمان میں رکوع کرنے والے اور تمیز سے میں سجدہ کرنے والے فرشتے نظر پڑے یہ ابتداء کے پیرائے
سے رکوع میں جکے اور سجدے میں پڑے بتیج کر رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیکم
ان فرشتوں نے سراٹھایا اور علیکم السلام کہ مکر قیامت تک کیلئے پہر سجدے میں گر پڑے۔ اسیلئے
نماز میں دو سجدے مقرر ہوئے تو تھے آسمان میں ایسے فرشتے نظر پڑے جو تشریف میں تھے پانچویں میں بتیج
کرنے والے چپے میں تکبیر و تسلیل کہنے والے اور ساتویں میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے والے فرشتے
دکھائی دیے یہ جسد نئے پیدا ہوئے ہیں اپنی اپنی خاص عبادتوں میں مشغول ہیں اور قیامت تک رہینگے اس نظارہ
سے آپ کا دل چاہا کہ مجھ اور میری امت پر عبادت کے یہ مجموعہ ارکان مقرر کر دیے جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے آپ کا قصد اور اشتیاق دیکھ کر ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی عبادت کا مجموعہ سے آپ کو اور آپ کی
امت کو ممتاز فرمایا اسیلئے آپ کا ارشاد ہے کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے والے کو فرشتوں کی عبادت کا
ثواب ملتا ہے (روضة العلماء) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا نماز خدا کی رضامندی پیغمبروں کی سنت
فرشتوں کی محبت کا باعث معرفہ کا نور ایمان کی جڑ قبولیت دعا و اعمال کا سبب مال اور کمائی میں برکۃ
کا موجب خدا کے دشمنوں کے مقابلہ کا ہتھیار شیطان کے بیزا ہونے کی علت نمازی اور رکاب الموت

وسراج فی قبة الی یوم القیامة وظل علی راسه یوم القیامة وتکب علی راسه ولباس علی بدنہ قائم
بینہ و بین النار و حجة بین یدی الرب وثقل فی الیضان و جاز علی الصراط و معقام الجنة وقال
النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اذا کان یوم القیامة خرج شیء من جهنم اسمہ حریش من ولد العقراب
طوله مابین السماء والارض وعرضه من المشرق الی المغرب فیقول جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام
یا حریش الی ان تذهب فیقول الی العرصات فیقول جبرائیل علیہ السلام لمن تطلب فیقول خمسة
نفر الاول تارک الصلوة والثانی ما مع الزکوة والثالث عاق الوالدین والرابع شارب الخمر والخامس
المتکبر فی المسجد بکلام الدنیا فلذا قال اللہ تعالیٰ وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا
فاعتبروا یا اولی الابصار ولا تکنونوا من الغافلین (زبدۃ الراعیین) قال النبی علیہ السلام سبعا
زمان علی امتی یكون امرؤهم علی الجور والطعم وعلماؤهم وعبادهم علی الریا و تجارهم علی کل
الربا ونساءهم علی زینۃ الدنیا صدق رسول اللہ (دقائق الاخبار) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اظهار اللہ عبید خیر ازہدۃ فی الدنیا و رغیہ فی الآخرۃ وبصرہ عجیب نفسہ وکذا قال علیہ السلام
ازہد فی الدنیا یجبت اللہ وازہد فیما فی ید الناس یجبت الناس وقال علیہ السلام من اذنان
یوثیہ اللہ علما بغير تعلم وهدی بغير ہدایۃ فلینزہد فی الدنیا (موعظۃ)

کے ماہیں شیعہ قیامت تک قبر کا چراغ محشر کے دن سر کا سایہ اور تلخ بدن کا لباس نمازی اور دروغ میں
مضبوط آؤ خدا کے سامنے حجت ترازیوں پر بھل پھر اس سے گزر جائیگا باعث اور خیر کی تجھی ہے رسول خدا
کا قول ہے کہ قیامت کے دن ایک جانور حریش نام جو بچو کی نسل سے ہو جہنم سے نکلیگا اس کا طول آسمان
وزمین کے فاصلہ کی برابر اور عرض مشرق سے مغرب تک ہوگا جبریل علیہ السلام پوچھیں گے کہ حریش کہاں
کا ارادہ ہو جواب دیکھا میدان محشر کی طرف چیرول پوچھینگے کہ تجھے کسی تلاش ہے وہ کہے گا کہ پانچ طرح کے
آدمیوں کی (۱) بے نماز (۲) زکوٰۃ ندینے والا (۳) ماں باپ کا نافرمان (۴) شرابی (۵) مسجد میں دنیا
کی باتیں کرنے والا (۶) اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ مسجد میں خدا کے پیسے ہیں خدا کے ہونے اور کسی کو نہ پکارو
سکھ اہل بصیرۃ نصیحت پکڑو اور غافل نہ ہو (زبدۃ الراعیین) پھر علی علیہ السلام کا ارشاد ہو کہ میری امت
پر بیامانہ آئے۔ (۱) اسے کہ اچھے حاکم ظلم و طمع اور علما روز تار یا کاری اور سوداگر سود خوری اور عویش
و نیوی زینہ پر فریفتہ ہونگی (حضرت کا ارشاد صحیح ہے) (دقائق دنار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہو تو اسے دنیا سے منفر اور آخرت کا راغب بنا دیتا ہے اور
اسے اپنی عیب دیکھنے کی نگاہ عنایت فرماتا ہے اور اسی طرح آپ کا یا ارشاد ہو کہ اچھے شخص دنیا سے بیزار رہا کہ
خدا تجھے دوست رکھے گا اور لوگوں کے مال کی پروا نہ کر ساری دنیا تیری دوست بن جائیگی پھر علی علیہ السلام
کا قول ہو کہ جو شخص غیر سیکے علم دین اور بلا ہر نہایت حال کرنا چاہو اس سے کہد کہ دنیا سے منفر رہا کہ جو

آل عمران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة

رشدہد اللہ انہ (الہ الاہو) بین واحد ایتہ بنصب الدلائل الدالۃ علیہا وانزال الآیات
 الناطقة بہا (الملائکۃ) بالاقرار (واولوا العلم) بالایمان ہا والاختیار علیہا شبہ
 ذلک فی الیمان والکشف بشہادۃ الشاہد قائما بالنقط، مقیما للعدل فی قیامہ وحکمہ
 وانتصابہ علی الحال من اللہ وانما اجاز اقراۃ ہا ولیہ یجزاء زید وعمر وراکبا لعدم اللبس کقولہ
 تقاو وھبتالہ اسمعی ویعقوب نافذۃ او من ہو والعامل معنی الجملة ای تفرد قائما وواحدا
 لانما حال مؤكدة او علی المدح او الصفة للبنفہ وفیہ ضعف للفصل وهو متدرج فی
 الشہود بہ اذ جعلتہ صفة احوال من الضمیر وقرئی القائم بالنقط علی البدل من ہو
 او الخیر الخذوف (لا الہ الاہو) کمرۃ للتاکید ولزید الاعتناء بمعرفۃ ادلة التوجہد الحکم
 بہ بعد اقامۃ الحجۃ ولیبتنی علیہ قولہ (العزیز الحکیم) فیعلم انہ الموصوف بہا وقد مر
 العزیز لتقدم العلم بقدرتہ علی العلم بمکنہ ورفعہا علی البدل من الضمیر والصقۃ لتفاعل شہد

آل عمران

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة

شہد اللہ انہ لا الہ الاہو الآیۃ یعنی خدا خود گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں مطلق کہ
 دلائل قائم کرنے اور کملی آیتیں نازل فرمانے کے سبب اسے اپنی وحدانیت ظاہر کر دی ہو اور فرشتوں
 اقرار اور اہل علم نے ایمان اور سپر حجتین قائم کر کے اسکی بختانی کا اظہار کیا ہے اس آیت میں اظہار وحدانیت کو اس کے
 حکم کلام ہونے کے باعث گواہی سے تشبیہ دی ہے قائما بالنقط یعنی اللہ تعالیٰ ہر شے کی قسم اور اپنے حکم میں بقا
 کے ساتھ قائم ہو قائما لفظ اللہ سے حال واقع ہوئیے سبب منصوب ہو گو جہانیزید وعمر وراکبا کی ترکیب درست نہیں
 مگر آیت میں التیاس نہونیکے باعث افراد و احوال درست ہو جیسا کہ اس آیت میں وَهَذَا الَّذِي اَسْمَعُ وَيَعْقُوبُ نَافِلَةٌ یابہ
 سمجھئے کہ قائما لفظ ہوئے سے حال ہو اس صورت میں جملہ کے معنوں کو عامل قرار دینگے یعنی تفرد قائم الیں گے یا لفظ
 احقۃ کو عامل محذوف مانا جائیگا کیونکہ یہ حال ہو کہہ ہو یا نصب علی المدح کہیں گے یا اسے منفی (لفظ لا) کی صفت
 مائیں گے مگر یہ ضمیمہ وجہ ہو اور جب اسے صفت یا ضمیر سے حال قرار دینگے تو ظاہر ہے کہ یہ مشہود کے تحت ہوا
 داخل رہیگا بعض قرأت میں قائم بالنقط ہے اس صورت میں یا تو ہوئے سے بدل کہیں گے یا بعد محذوف
 کی خبر مائیں گے لا الہ الاہو اس کو تاکید اور دلائل معرفت کی پہچان کی بابت کوشش اور حجت قائم
 کرنے کے بعد توحید کا حکم لگانے کی غرض سے مکررات میں اور العزیز الحکیم اسی پر مبنی ہے لا الہ الاہو
 ظاہر ہوتا ہے کہ العزیز الحکیم اسی کی صفت ہو اور لفظ العزیز کو الحکیم پر ایسے مقدم کیا ہے کہ اسکی
 قدرت کا جاننا حکمت کے جاننے سے مقدم ہے۔ انکار نفع یا تو اس لئے ہے کہ ضمیر ہوئے سے بدل
 واقع ہوئے ہیں یا اسلیئے کہ فاعل شہد کی صفت ہیں

وقدر وی فی فضلہا انہ علیہ السلام قال یہاء بھا حیہا یوم القیامۃ فیقول اللہ ان لعبدی
 هذا عندی عهدا وانا احق من وفی بالہمد دخلوا عبدی البختۃ وہی دلیل علی فضل علم اصول
 الدین وشرافہ لان الدین عند اللہ الاسلام جملۃ مستأنفۃ مؤکدۃ لدولی ای لادین مرہی علیہ
 سنی الاسلام وہو التوحید التماس بالشرع الذی جاء بہ النبی علیہ السلام وروا اختلاف الذین اتوا
 الکتاب من الیوم والنصارۃ ومن ادبأب الکتاب المتقدمۃ فی دین الاسلام فقال قوم انہ حق وقال
 قوم انہ محض من بالرب نفاه آخرون مطلقا و فی التوحید فتلث النصارى وقالت الیہ عزیر
 ابن اللہ قیل ہم قوم موسی علیہ السلام اختلفوا بعدہ وقیل ہم النصارى اختلفوا فی امر عیسی علیہ السلام لا کفر
 بعد مجاء ہم العلم ای بعد ما علموا حقیقۃ الامر وتمکنوا من العلم بها بالایۃ والحدیث (بغیا بینہم حسد
 بینہم طلیا للریاستۃ لا لشبہ وخفاء فی الامر) ومن یکفر بایات اللہ فان اللہ سربہ الحسد) وعید
 لمن کفر منہم (قاضی بیضاوی) روى عن النبی علیہ السلام انہ قال اتانی جبرائیل اسرافیل عزرائیل و
 مکائیل علیہم السلام فقالوا جبرائیل علیہ السلام یا رسول اللہ من صلے علیک عشرۃ انا نأخذ بیدہ وامر علی الطر
 شہادت وحدانیت کی فضیلت کے متعلق پیغمبر خدا سے یہ حدیث مروی ہے کہ اپنے فرمایا قیامت کے دن مومن کو اپنے
 روبرو بلا کر اللہ تعالیٰ فرمایا گا کہ اپنے بندہ کیلئے ایک اقرار کر رکھا ہو اور میں سب بزرگوار پرور کرنے والا ہوں
 میرے بندہ کو بت میں داخل کر دو یہ حدیث علم ہولین اور اہل علم کی فضیلت پر دلالت کر رہی ہوں ان الذین عند
 اللہ کرمہ جملہ مستأنفہ ہوا واول حملہ کی تاکید کر رہا ہو یعنی اللہ کے نزدیک بجز اسلام کے اور کوئی سادین نہیں
 نہیں اسلام توحید الہی اور اس شریعت کی زہ پہننے کا نام ہو جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہو وما اختلف الذین
 الآیۃ یعنی اہل کتاب نے حقیقتہ حال جان لینے یا آیتوں اور محبتوں کے ساتھ اسکے سچان لینے کے بعد دین اسلام میں
 اختلاف کیا اس سے یا تو یہ دو نصاب سے مراد ہیں یا دیگر اہل کتاب جو اسے پہلے تھے ایک فرقہ کا قول ہے
 کہ اسلام بیشک برحق ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ دین صرف اہل عرب کے لئے مخصوص ہے تیسرا فرقہ ہے
 سے اس دین ہی کی نفی کرتا ہے۔ یا اختلاف سے توحید کا اختلاف مراد ہے نصابے تخلیث کے قابل ہیں
 اور یہ دوسرے کو خدا کا یہ شاکستہ ہیں بعض علما کے نزدیک اس حضرت موسیٰ کی قوم مراد ہے جنہوں نے
 آپ کی وفات کے بعد اختلاف کیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی بابت نصابے کا اختلاف مراد
 ہے بغیا بینہم یعنی یہ اختلاف ان کے باہمی حسد اور طلب ریاست کے باعث ہوا کسی شبہ اور
 حقیقت دین اسلام کے مخفی ہونے کی سبب نہیں ہوا ومن کفرہم باایات اللہ الآیۃ یعنی جو شخص خدا کی آیتوں
 کا انکار کرے خدا اس سے بہت جلد حساب لیگا۔ یہ کافروں کیلئے وعید ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبریل اسرافیل عزرائیل میکائیل چاروں مقرب فرشتے آئے
 جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس کا ہاتھ بڑھ کر اسے پھر اس سے آوارہ دوں گا

وقال مكاتيل عليه السلام ان اسقيه من حوضك وقال اسرائيل عليه السلام ان اسجد لله تعافا ارفع
راسي حتى يعفر الله له وقال عزرائيل عليه السلام ان اقض روحه كما قبضت ارواح الانبياء قيل معذ
شهادة الله حكم الله وقيل علم الله انه لا اله الا هو ذلك ببيان الدلائل حيث امكن التوصل الى معرفة
الاحاديثية فهو تعافا ارشاد عبادة الى معرفة توحيد (تفسير لبياب) قيل معنى شهادة الله الاخبار والاعاد
ومعنى شهادة الملائكة والمؤمنين الاقرار والاعتراف بوحدايئة تعالى اختلافوا في اولى العلم فقيل
هو الانبياء عليه السلام لانهم اعلموا بالله تعالى وقيل هم علماء اصحاب رسول الله عليه السلام من الجاهليين
والانصار وقيل هم علماء جميع المؤمنين (تفسير الخازن) وقال بعضهم ان في هذه الآية دليل على
فضل العلم وشرف العلماء فانه لو كان احدا شرف من العلماء لقرن الله اسمه باسم الملائكة
دون العلماء وعن البرزاني عن النبي عليه السلام انه قال نزل قوله تعالى ان الدين عند الله الاسلام
حين افتخروا المشركون باديانهم وقال كل فريق منهم راهبين الا ديننا وهو دين الله منذ بعث الله تعافا آدم
عليه السلام فكنتم الله تعالى بقوله ان الدين عند الله الاسلام الذي جاء به محمد عليه السلام وهو دين الحق
شيخ نزاده عن النبي عليه السلام انه قال لما نزل الحمد لله رب العالمين وآية الكرسي شهد الله انه لا اله الا هو
وقال اللهم فالتكامل الى قوله يغفر حساب تعلق بالعرش فقل يا ربنا انزلنا على قوم وعلمناهم محاصيل

ميكاتيل عليه السلام نے کہا میں آپ کے حوض کوثر سے اسکو پانی پلاؤ گا اسرائیل علیہ السلام نے کہا میں تمہارے سامنے سجدہ
کروں گا اور جو تک سکی مغفرت ہو جائیگی سجدہ سے سر نہ اٹھاؤ گا عزرائیل علیہ السلام نے کہا میں اکی روح اس طرح قبض
کروں گا جس طرح انبیاء کی بعض علماء نے شہدائے الایہ کے یہ معنی لکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی توحید کا حکم یا اسکا اعلان
کر دیا ہے یعنی ظاہری دلائل کو معرفت توحید کا وسیلہ بنا کر بندوں کو اسکی طرف رہبری کر چکا ہے (تفسیر لیباب) بعض کا قول
ہے کہ شہادت اتنی مجھے اطلاع و اعلام خداوندی اور شہادت ملائکہ و مؤمنین مجھے اقرار توحید ہو اور اہل علم سے
بعض نے انبیاء مراد لئے ہیں کیونکہ ان کو علم توحید و معرفت سب سے زیادہ ہوتا ہے اور بعض نے مہاجرین انصار
سے وہ صحابہ مراد لئے ہیں جو زبردست عالم تھے اور بعض کے نزدیک عموما مسلمان عالم اور ہیں (تفسیر خازن) بعض علماء
لکھتے ہیں کہ یہ آیت شرف علم و فضیلت علماء پر دال ہے کیلئے کہ اگر کوئی اور گروہ علماء سے زیادہ صاحب فضل ہوتا تو
علماء کو جو مرکز فرشتوں کے ساتھ اسی کا ذکر کیا جاتا ہر باری سچے خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آیت ان الذين عند الله
الا ملة انما نزل هو جیکہ مشرک اپنے دین پر فخر کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ میں بن تو ہوا ہے اور اسکا
آدم سے اسی ہمارے دین کو خدا نے پسند کیا ہے اللہ تعالیٰ نے انکو جہٹ دیا و فرما دیا کہ دین ہی ہو جسکو محمد رسول
صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس لیکر آئے ہیں (تفسیر زادہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے موی پر آچے فرمایا کہ سورۃ الحمد
اور آیت الکرسی اور شہدائے لا الہ الا هو اور قل اللہم ما کسبک یہ چاروں چیزیں نازل ہونے وقت عرش سے
پسٹ گئیں اور عرض کرنے لگیں کہ اسی تو ہم کو ایسی قوم پر کیوں نازل کرتا ہے جو تیری نافرمانی کرے گی

فقال الله تعالى وعزني وجلالي لا يتلوكن عبد عذو بكل صلوة مكتوبة الا عرفت له وامسكت
جنة الفردوس وانظر اليه كل يوم سبعين مرة واقضى له سبعين حاجة ادناها المغفرة وقدر هذه الآية
شهد الله انه لا اله الا هو الملائكة واولوا العلق قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم فقال وانا
على ذلك من الشاهدين لفظ الطبراني وانا اشهد انك لا اله الا انت العزيز الحكيم عن عبادة بن
الصامت ان النبي عليه السلام قال من شهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله حرم الله النار عليه (الدر
المستقى) الامام السيوطي عن النبي عليه السلام انه قال اذا قال العبد اللهم من لا اله الا الله محمد رسول الله
خرج من فيه ملك مثل طير اخضر له جناحان ايضا مكلان باللؤلؤ والياقوت احدهما بالشرق والاخر
بالمغرب اذا نشرهما تجاوزا المشرق والمغرب فيرتفع الى السما حتى ينتهي الى العرش وله حوى كدى
الفعل فيقول له حمل العرش اسكن بعرزة الله وعظمت فيقول له اسكن حتى يغفر الله لقاتله فيعطيه
الله سبعين الف لسان فتستغفر لصاحبه الى يوم القيامة فاذا كان يوم القيامة جاء ذلك
الملك فيأخذ بيد صاحبه فيجاء به الصراط ويدخله الجنة ردفة العلماء عن جابر بن
عبد الله عن النبي عليه السلام انه قال ليلة المعراج لما عرج بي الى السما ولانيت مدينة من
النور مثل الدنيا الف مرة معلقة بسلاسل من النور تحت عرش الله

جواب ملاک مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم فرض نماز کے بعد جو شخص تہماری تلاوت کرے گا میں اسے بخش دوں گا
اور جنت الفردوس میں ٹھکانا دوں گا اور اسپر دین میں ستر مرتبہ مہر کی نگاہ ڈالوں گا اور ستر حاجتیں پوری کر دوں گا جن میں
سب کے اوئے مغفرت ہو پھر آپ نے آیت شہد الله الى آخر پاڑی اور یہ فرمایا کہ میں اسپر گواہی دیتا ہوں طبرانی
کے یہ لفظ ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو سب غالب اور صاحب حکمت ہو عبادہ بن الصامت
سے روایت ہو کہ جس نے اشہدان لا اله الا الله محمد رسول الله کہا اللہ تعالیٰ اسپر دوزخ و حرام کر دیتا ہو اللہ الشہر
للہام السبطی) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا جو وقت میں لا اله الا الله محمد رسول الله کہتا ہو تو اس کے
منہ سے ایک سبز جانور نکلتا ہے جس کے بازو پر موتی اور یاقوت کے بڑے دو وسیفید پر ہوتے ہیں ایک پر مشرق میں
ہوتا ہے ایک مغرب میں یہ جب انہیں کہوتا ہے تو مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں اور آسمان پر چڑھ کر عرش
کے قریب پہنچ جاتا ہو۔ اس کی آواز میں شہد کی کھی کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے حاملان عرش اسے خدا کی عزت
اور عظمت کی قسم دیکر کہتے ہیں کہ میں ٹھکر جاؤں گا کہ جتنا کہ شہادت پڑھنے والے کی مغفرت ہو جائیگی میں ہرگز
نہ ٹھیکر دوں گا پھر اللہ تعالیٰ اسکو ستر ہزار بائین دیتا ہے اور وہ اسے اس کے لئے مغفرت چاہتا رہتا ہے قیامت
کون پہ فرشتہ آئے گا اور اس کا مات پکڑے گا پھر اسے گزرا کر جنت میں داخل کر دے گا (رد منہ العلماء) جابر بن عبد اللہ
پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ میں نے معراج کی رات نور کا ایک شہر دیکھا جو فرمایا ہے
ہزار رحمت بڑا اور عرش انہی کے نیچے نور کی زنجیروں میں لٹکا ہوا ہے

ولها امانه الف باب مستقر فی کل باب الله یستان مفروض برحمة الله فی کل بستان قصر من النور
 وفی کل قصر ارض النور وفی کل دار سبعون حجره من النور وفی کل حجره بیت من النور وفوق
 کل بیت خرفة من النور وکل خرفة اربعائة باب لكل باب مصراعان مصراع من النور ومصراع من
 مستقبل کل باب سریر من النور وعلی کل سریر فراش من النور وفوق کل فراش جاریة من النور
 العین لی بدلت واحدة خنصرها الی دار الدنیا الغلب نور خنصرها الشمس والقمر فقلت
 یا رب هذا للنیام لصدیق قال الله هذا للذکرین اناء اللیل واطراف النهار وان لهم
 عندی لمزید اوانا اوسع رتیب الغافلین عن النبی علیه الصلوٰۃ والسلام انه کان ذات
 یوم جالساً حزیناً فاتاه جبرائیل علیه السلام فقال یا اھم ما هذا الحزن اعطی الله تعالی
 لزمک خمسة اشیاء لم یعطها لاحد قبلك الاول قال الله تعالی انا عند ظن عبدي بی فی الیاف
 خلنہ والثانی من ستر علی فی الدنیا لا یفصحی یوم القیامة والثالث لم یغلظ علی لصلک باب التوبة ما
 لم یغفر واد الرابع من اتی بملء الارض خطیئة یغفرها بعد ان یقول لا اله الا الله محمد رسول الله
 والخامس یرفع العذاب عن الاموات بدعاء الایمیا (زهرة الریاض) قال ابن عباس رضی الله عنهما
 خلق الله تعالی الارواح قبل الاجساد باربعة الالف سنة خلق الارزاق قبل الارواح باربعة الالف سنة
 اور اسے ایک لاکھ دروازے ہیں ہر دروازہ میں ایک باغ ہے جس میں رحمت کا فرش بچھا ہوا ہے اور ہر باغ میں
 نور کا ایک قلعہ ہر قلعہ میں نو کا ایک گھر ہر گھر میں نور کے ستر کرے ہر کرے میں نور کی ایک کوٹھری اور ہر
 کوٹھری پر نور کا ایک بالاخانہ ہے ہر بالاخانہ کے چار سو دروازے اور ہر دروازے کا ایک کواڑ سونے کا ہے
 ایک چاندی کا ہر دروازہ کے سامنے نور کا ایک تخت ہر تخت پر نور کا فرش اور ہر فرش پر ایک حور مہرشی ہوئی
 ہے اگر دنیا میں وہ اپنی پہچان دیکھائے تو اسکی روشنی سے چاند سوچ ماند ہو جائیں۔ میں نے کہا کہ اتنی یہ کسی نبی
 کیلئے ہے یا عیدین کے جواب آیا کہ یہ انکے لئے ہے جو رات کی گھڑیوں اور دن کے گھنٹوں میں ذکر کرتی
 کیا کرتے ہیں اور میں نے انکے لئے کچھ اور زیادہ رکھ چھوڑا ہے کیونکہ میرا مات نہایت کشادہ ہو (تبیہ منافین
 روایت ہو کہ رسول خدا ایک دن علی بن ابی طالب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کچھ فکر نہ کریں اللہ تعالی
 نے آپکی امت کو پانچ چیزیں ایسی عنایت کی ہیں جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں ملیں (۱) انا عند ظن
 عبدي بی یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے اعتقاد کا ہمسایہ ہوں وہ جیسا مجھے اعتقاد رکھے گا
 میں ویسا ہی ہو گا (۲) دنیا میں جسکے عیب ڈھانکے گئے وہ قیامت میں بھی سرا ہو گا (۳) تمہاری امت
 کیلئے جا بھی کے وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا رہے گا (۴) کسی شخص نے جہان بھر کے گناہ کیونکر تو ہم لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ کے بعد سے بخشید گئے (۵) زندہ کی دعا کو سب مردوں کا عذاب دفع کروا جائیگا (زهرة الریاض) ابن عباس
 فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسو سے چار ہزار برس پہلے روحیں اور روحوں سے چار ہزار برس پہلے لوگوں کو دنیا میں پیدا کیا

فشهد الله لنفسه قبل ان يخلق الخلق حين كان ولم يكن سماء ولا ارض ولا بحر فقال
الله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو الى العزيز الحكيم (تفسير الخازن) عن سعيد بن جبیر انه قال كان
حول البيت ثلاثمائة وستون صفا فلما نزلت هذه الرواية الكريمة خروا سجدا وقيل نزلت في نصارى
نجران فيما ادعوا في عيسى عليه السلام و ابو السعدي وقال الكلبي قدم المدينة على النبي عليه السلام حمران
من احبار الشام فلما ابصر المدينة قال ما انشبه هذه المدينة بصفة مدينة النبي عليه السلام الذي يخرج
في اخر الزمان فلما دخل على النبي عليه السلام عرفاه بالصفة فقال له انت محمد قال عليه السلام نعم
وقال انت احمد قال انا محمد و احمد قال فانا نسألك عن شئ فان اخبرتنا به اماننا بك و صدقتك
قال عليه السلام فاسألا فقال اخبرنا عن اعظم شهادة في كتاب الله تعالى فانزل الله هذه الرواية
فاما و اسلم ابو السعدي عن ابی هريرة عن النبي عليه السلام انه قال تخرج الامم يوم القيامة
لحق لصاحبها وتنضم فتنج الصلوة وتقول يا رب انا الصلوة فيقول الله تعالى انك على خير فتجى الصدقة
فتقول يا رب انا الصدقة فيقول الله تعالى انك على خير فتجى الصيام فيقول يا رب انا الصيام
فيقول الله تعالى جئت على خير فتجى الاسلام فيقول يا رب انا الاسلام وانت السلام فيقول الله تعالى
جئت على خير بك اخذوك اعطى و انما يقول ذلك لان الاسلام جامع هذه الخصال كلها سناينة (نوع اخر

اور زمين آسمان جنگل دریا وغیرہ پیدا کرنے سے پہلے اپنی ذات پر خود شہادت دی اور یہ فرمایا شہد الله
ان لا اله الا هو الاية یعنی خدا گواہ ہے کہ اُسکے سوا اور کوئی معبود نہیں (تفسیر خازن) سعید بن جبیر سے
روایت ہے کہ ایام جاہلیت میں خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے جب آیت شہد الله
انہ الاية نازل ہوئی تو سب سجدہ میں گر پڑے اور بعض کا قول ہے کہ نجران کُن انصاء کی بابت نازل ہوئی
ہی جو حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا کرتے تھے (ابو السعد) کلبي کہتے ہیں کہ ملک شام سے دو عالم مدینہ میں آئے
اور یہ کہما کہ پیغمبر آخر الزمان جس شہر میں ہو گا اُنکی یہی فتح ہوگی جو اس مدینہ کی ہے پھر جب وہ رسول خدا کے پاس
آئے تو ابوبکرؓ بیان کیا اور یہ کہ کیا آپ محمدؐ میں حضورؐ فرمایا۔ ہاں پھر وہ بولے کیا آپ ہی کا نام احمد ہے۔
جواب ملا ہاں۔ انہوں نے کہا اگر آپ ہماری ایک بات کا جواب دیدینگے تو ہم آپ پر ایمان لے آئیں گے فرمایا
پوچھو۔ انہوں نے کہا کلام اسی میں سب بڑی شہادت کو نسی ہے اسی وقت یہ آیت نازل ہوئی شہد الله
انہ لا اله الا هو اے منکر وہ دو تون ایمان لے آئے (ابو السعد) ابو ہریرہؓ پیغمبر خدا سے روایت کرتے
ہیں کہ قیامت کے دن آدمی کے نیک اعمال اکی شفاعت کریں گے اور خدا سے جھگڑیں گے نماز روزہ صدقہ
حاضر ہو کر شریعت کے تحت رہے اعمال میں وہ اپنے سب کو یہ بواب ملیگا کہ تم بہت اچھے اور ہماری پسند کے قابل
پھر اس لئے کہ کسی میں اسلام ہوں و تیرا نام سلام ہے جواب ملیگا کہ تو سب بہتر ہے مواخذہ اور
عطا سب کچھ تر رہے یہ اس لئے کہ اسلام تمام عبادات و فضائل کا جامع ہے (سنائینہ) (نوع دیگر)

روى ان عيسى عليه السلام من قرية وفي تلك القرية قصر فقال اهل القرية لعيسى عليه السلام ان هذا القصر يعجب الماء ويصق فيه يد نساء فادع الله ان لا يردوه من حيث ذهب فقال عيسى عليه السلام اللهم ابعث اليه حية لا ترد حيا وكان القصر اذهب لقصر الثياب عند الماء ومعه ثلاثة ارغفة فلما استقر في موضع الماء نزل اليه عابد كان يقعد في جبل ثم فسلم وقال هل من شيء تطعمني او تريني حتى انظر اليه واشهر ربحه فاني لم اكل شيئا منذ كذا وكذا فاعطاه رغبيا فقال يا قصر اغفر الله ذنبك وطهر قلبك فاعطاه الثاني فقال يا قصر اغفر الله ما تقدم من ذنبك وما تاخر فاعطاه الثالث فقال يا قصر ادبني الله لك قصر في الجنة فرجع القصر الى القرية فقال اهل القرية لعيسى عليه السلام ان هذا القصر قد جهم فقال عيسى عليه السلام ادعوه الى فدعوه فتراته فقال عيسى عليه السلام يا قصر اذخري ما فعلت اليوم من الحسنة فاعلم قصة الماء والارغفة والملك التي عاها العابد فقال عيسى عليه السلام هات رزمتك فاناه بها ففتحتها فافاها حية سوداء ملجئة بلجام من حديد فقال عيسى عليه السلام يا سوداء فقالت لبيك يا نبي الله فقال لست بعت الى هذا قالت بل بعتك جلد السائل من ذلك الجبل واستطعمه فاطعمه فدعاه ثلاث دعوات وكان ملك قائم يقول امين فبعث الله الى ملكا فاجلسني بلجام من حديد

کہتے ہیں حضرت عیسیٰ ایک گاونہیں تشریف لگئے وہاں کے لوگوں نے شکایت کی کہ فلان دہوی ہانی میں تسکوتا اور اُسے گدلا کر دیتا ہے آپ بدماکرین کہ وہ جہان کہیں ہو ہلاک ہو جائے اپنے دعا کی کہ اتنی اسپر کسی ایسے سانپ کو مسلط کرے کہ پھر وہ جیتا گھر آسکے دہوی میں روٹیاں ساتھ لیکر کپڑے دہوتے گیا تھا جب پانی میں اتر ایک زاہد جو بہاڑی کو میں بیٹھ کر اکثر عبادت کیا کرتا تھا سامنے سے آیا اور سلام کر کے کہا میں نے کسی روٹی سے کچھ نہیں کھایا تو مجھے کچھ کھلایا روٹی کی صورت دکھانے تاکہ میں اُسے دیکھ لوں یا کسی خوشبو سوگندہ لوں دہوی نے ایک روٹی دی اُس نے کھا خداتیرے گناہ معاف کرے اور تیرا دل پاک کرے اُس نے دوسری روٹی دیدی زاہد نے کھا خداتیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کرے اُسے تیسری روٹی بھی انکی نذر کردی اُس نے کھائے قصر خدا تجھے قہر حنت عطا کرے شام کو دہوی صحیح سلامت بڑا گھرا گیا لوگوں نے حضرت عیسیٰ سے عرض کیا کہ حضور تو ہٹا کٹاؤ گھر میں بیٹھا ہو آپ نے اُسے بلوا کر پوچھا کہ آج تو نے کونسا نیک کام کیا ہے دہوی نے زاہد اور اسکور روٹی دیکر دعائیں لینے کا گوشہ واقفہ عرض کر دیا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اپنی لادوی کسول۔ اُس نے کہو لی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کالا سانپ بیٹھا ہے اور اسکے منہ میں لوہے کی لگام پڑی ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ او سانپ۔ کیا تو اس دہوی کو ڈسنے کے لئے مسلط نہیں ہو تھا۔ اس نے عرض کیا کہ ہاں مگر اُسے ایک سائل کو جو بہاڑے آیا تھا روٹیاں دیکر تین دماہیں لین اور ایک فرشتہ آئین کہتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیج کر میرے منہ میں لوہ کی لگام ڈال دی

فقال عیسیٰ علیہ السلام یا افسار اسد انزل العجل فقد ظهر امه لك ونبیہ العاقلین رحمتی ان
ابراہیم الواسطی رحمہ اللہ كان واقفا بصر فات وفي يديه سبعة ابحار فقال لها ايتها الاحبار ائمشكوا انی
اقول لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فنامت تلك الليلة فراى فى منامه ان القيامة قد قامت وانه
حوسب امره الى النار فذنبه الى باب من النار فاذا جهر من تلك الاحبار التي نفسها على النار فاجتمعت
ملائكة العذاب على رفعه فلم يقدر وانتهر ساقوه الى باب اخر من السبعة فلم يقدر وعلو رفعه حتى ساقوه
الى سبعة ابوابها وكان على كل باب حجر من تلك الاحبار وهم يقولون كلهم اشهاد انه شهد ان لا اله الا الله
وان محمدا رسول الله ثم ساقوه الى العرش فقال الرب تبارك وتعالى اشهدت الاحبار فلم يتصنعوا حقا
فكيف اضيع انا حقك وانا شاهد على شهادتك ثم قال الله تعالى ادخلوا الجنة فلما دنا من الجنان وجد
ابوابها مغلقة فجاءت شهادة ان لا اله الا الله وفقت الابواب كلها فدخل الرجل (كذا فى الموطا عظم)
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** ال عمران

والذين اذا فعلوا فاحشة عذبتهم بالغة فى القيمة كالزنى واطلوا وانفسهم بان اذنبوا الى ذنوبهم وقيل
الفاحشة الكبيرة وظلم النفس الصغيرة ولعل الفاحشة ما يمسك وظلموا النفس ما ليس كذلك (ذكر الله) تذكروا
وعيد او حكمة وحقه العظيم (فاستغفروا الذنوب) بالندم والتوبة رد من يعرف الذنوب (الاولى)

حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے دھوبی اب نیک عمل کیا کر کیونکہ تیرے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں (تبیہ لافتن)
حکایت ابراہیم واسطی اپنے ہاتھ میں سات کنکریاں لیے مقام عقابین کھڑے تھے اور کنکریاں پھینکتے جاتے
تھے کہ میرے لاله اللہ محمد رسول اللہ کی گواہ رہ انہوں نے راہ کو خواب میں دیکھا کیا قائم تھا کیا جا رہا
اور انکو دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہوا ہے چنانچہ جب فرشتے باب جہنم کے قریب لیگئے تو ایک کنکری پھینکا
کے منہ پر سب کی طرح ارگئی۔ عذاب کے فرشتوں نے بہت زور لگایا مگر اسے بال برابر نہ سرکاسکے علی ہذا
القیاس فرشتے انکو دوزخ کے ساتوں دروازوں پر لیگئے اور ہر دروازہ پر اسی طرح سب لڑی دیکھی ہیں
سلوں میں سے آواز آرہی تھی کہ ہم اسکے کلمہ شہادت پر گواہ ہیں پھر انکو عرش کے قریب لیگئے وہاں
ارشاد ہوا کہ جب کنکریاں گواہ بنکر تمہیں نہیں بولیں تو ہم کیونکر بول سکتے ہیں ہم خود تمہاری شہادت کے
گواہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے جنت میں لیجاؤ جب فرشتے قریب لیکر پہنچے تو تمام دروازے مقفل
پائے اسوقت پھر شہادت کلمہ توحید آمو جو ہوئی اور تمام دروازے کھل گئے اور جنت میں چاہنے (کنافى الموعظ)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** آل عمران
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَلَا يَتُوبُونَ لَهَا إِنَّ لَكُمْ لَوُجُوهَ كَثِيرَةً مَّا لَمْ تُتَابَعُوا كَذَلِكَ يَضِلُّ جُنُودٌ كَثِيرَةٌ
مَنْ كَرِهَتْهُمْ بَيْنَ (مُتَّازِنًا) یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (کوئی اور گناہ کر بیٹھتے ہیں) تو خدا اور اسکے احکام و وعید
کو یاد کر لیتے ہیں اور ندامت یا توبہ کے وسیلہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور (یہ جانتے ہیں کہ)
خدا کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔

استغفار بمعنی التوبۃ معترض بین المعطوفین والمربوبہ وحقیقۃ بسعة الرحمة وجموع المغفر والمحت
 علی الاستغفار والوعد بقبول التوبۃ ولم یصر واعلیٰ ما فعلوا ای ولم یقیض اعلیٰ ذنوبهم
 غیر مستغفرین لقوله علیہ السلام ما اصر من استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرة
 وهو یعلمون حال من لم یصر وای ولم یصر واعلیٰ غیر فعلیہ عالمین بہ (اولئک جزاؤہم
 مغفرة من ربہم وجنات تجری من تحتہا الانہار خالدين فیہا) خبر للذین ان ابتدأت بہ
 وجملۃ مستأنفة مبیینۃ لما قبلہا ان عطفتہ علی المتقین أو علی الذین ینفقون لا ینفون
 اعداد الجنة للستقین والتائبین جزاء لہم ان لا یدخلوا المصرون کمال یدل من اعداد
 النار للکافرین جزاء لہم ان لا یدخلوا غیرہم وفعلم اجر العالمین (لان المستدرک لتقصیر
 کالعامل لتفصیل بعض ما قوت علی نفسه وکبر بین المحسن والمندرک والمحبوب والحادی
 ولعل تبدیل لفظ الجزاء بالاجر لہذہ التکثرة والمخصوص بالمدرج عند وف تقدر بیدہ
 ونحو اجر العالمین ذلک یصح المغفرة والبرکات (قافضی بیضاوی)

اور جان بوجھ کر اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے یہی لوگ ہیں کہ جبکہ بارگاہی مغفرت اور ایسی مغفرتیں ہیں جسکے
 نیچے نہرین پڑی ہر دلی ہیں وہ ہمیشہ دین رہا کرتے گئے۔ بعض نے قاضی سے کہیں کہ اور ظلم نفس سے صغیرہ
 گناہ مراد لے ہیں اور بعض کی رائے ہو کہ قاضی متقدمی اور ظلم نفس لازمی گناہ ہیں آیت **وَمَنْ يَغْفِرْ لَذُنُوبِهِ**
مَعْلُوفٌ وَمَعْلُوفٌ عَلَيْهِ کے مابین جملہ معترضہ ہے اور تنہا نام مجھے نفی لیا گیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی
 وسعت رحمت عموم مغفرت۔ استغفار کی تحریریں اور وعدہ قبول توبہ کا اظہار مراد ہے اور گناہ پر اصرار کر کے کئے
 متعلق رسول خدا فرماتے ہیں کہ استغفار کرنے والا گناہ پر توبہ نہیں کرتا اور ایسا نہیں کرتا کہ اسے وہم
 یجلون لفظ لم یصر وای تفسیر سے حال وقع ہوا ہے **أُولَئِكَ جَزَاءُ هُمَا لَآئِي وَالَّذِينَ إِذَا أَفْعَلُوا كَلِمَةً**
بَشَرٍ لَّيْسَ بِتَدْرِئِمْ اور اگر اسے لفظ المتقین یا علی الذین ینفقون پر معطوف کیسے تو جملہ
 مستأنف ہوگا جنت کو متقین و نابین کے لئے انکے جرائم کے اعمال کے حد میں تیار کر نیسے یہ لازم نہیں آتا کہ گناہ پر اصرار
 کرنے والے ایسے ہیں داخل ہو سکتے ہیں جیسا کہ روز عکس کافرون کیلئے کئے اعمال کی تیار کر نیسے یہ لازم نہیں
 آتا کہ ان کے سوا اس میں کوئی اور ڈالای نہیں جاسکتا وفعلا جکر العالمین اور کام کرنے والوں کو
 بہت اچھا بدلہ ملے گا۔ کیونکہ اپنے گناہوں کا تدارک کرنے والا ضایع شدہ چیز کی تلافی کیلئے کوشش
 کرنے والے کی مانند ہے اور نیکو کار اور تدارک کرنے والے صاحب خانہ اور مزدور میں
 بہت بڑا فرق ہے اور شاید لفظ جزاء لفظ اجر سے تعبیر کرنے میں یہی نکتہ ہے
 نصر کا مخصوص بالمدرج عند وف ہے یعنی نعم اجر العالمین ذلک استغفار العالمین
 مغفرة اور حبشہ میں (قافضی بیضاوی)

وعن سعيد عن النبي عليه السلام انه قال لا يجلس قوم مجلسا لا يصلون فيه على النبي عليه السلام
الا كان عليهم حسرة وان دخلوا الجنة لم يبرون من الثواب روى ابو عيسى الترمذى عن بعض
اهل العلم انه قال اذا صلى الرجل على النبي عليه السلام صلوة في مجلس اجزأت مما كان في
ذلك المجلس (شفاء شريف) قبل فزلت هذه الآية في رجل تمارجعت امرأة تشتري منه تمرا
فاذخها في المحنوت وقبلها ثم ندم على ذلك فعلم كل من اذنب ذنبا وطلب التوبة اى الذين
فعلوا الكبائر من الزنا وغيره (قوله والذين عطفوا المتقين اى اعدت للمتقين والتائبين
وقوله اولئك اشارة الى الفريقين ويجوز ان يكون والذين مبتدأ خبره اولئك كشاف قوله
فاستغفر وافية تطيب لنعوس العباد وتنشيط وترغيب للتوبة وحث عليها ورمع عزاليما
والفقر طم منحة الله تعالى وان الذنوب وان جلت ذان عفوه اجل ذكراه اعظم (كشاف) قوله لذنوبهم يعني
لاجل ذنوبهم فتأبوا عنها واقبلوا عنها عارمين على ان لا يرجعوا اليها وهذه شرط التوبة المقبولة (تفسير خازن) قوله
دهم يعلمون قال ابن عباس هم يعلمون انهم معصية وقيل هم يعلمون ان الاضرار وقيل هم يعلمون ان الله تعالى
يملك مغفرة الذنوب وان لهم ربا يغفرها وقيل هم يعلمون ان الله تعالى لا يتعاطى العفو عن الذنوب ان كثرت

سید مجتہد سے روایت کرتے ہیں کہ جس مجلس کے لوگ اپنے نبی پر درود نہ بھیجیں گے قیامت کے دن ان پر
ندامت اور حسرت چھائی ہوئی ہوگی اگرچہ ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں تو ہوا کرین کیونکہ یہ درود پڑھنے
والو کو جو حد ثواب ملتا ویجھیں گے ابو عیسیٰ ترمذی نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اگر مجلس میں ایک شخص بھی حضرت پر
درود پڑھے گا تو تمام مجلس کافی ہوگا (شفاء شریف) بعض کا قول ہے کہ یہ آیت اس بارہ میں نازل ہوئی ہے کہ ایک
عورت کسی کج جوین بیچنے والے پاس کج جوین خریدو آئی اُسے دوکانین بجا کر لے خوب پیار کیا اور پھر اس گناہ
پر اذم ہوا اگر آیت کا حکم ہر توبہ کرنے والے گنہگار کیلئے عام ہو اور فاحشہ سے کبیرہ گناہ (زنا وغیرہ) مراد ہے
قوله والذين هم مطوفون یعنی اعدت للمتقين والتائبين اور اولئك فريقين کی طرف اشارہ کرنا
نیز ممکن ہے کہ والذين مبتدا ہوا اور اولئك خبر (کشاف) قوله فاستغفروا اس میں بندوں کے لئے ولی شادمانی
توبہ کی ترغیب اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونے پر تنبیہ کا اظہار ہے اور اسکا اعلام ہے کہ گناہ کیسا ہی بڑا ہو
نہ اس کا عفو و کرم سب سے بڑا ہے (کشاف) قوله لذنوبهم اس میں لام اجلیہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ
گناہ جن کے سبب توبہ کرتے ہیں اور ان سے الگ ہو کر پھر آلودہ ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ چنانچہ
نبی ہوا توبہ کر کے یہ شرط ہے (تفسیر خازن) قوله وَهُمْ يُعَذِّبُونَ ابن عباس فرماتے ہیں اس کی مطلب ہے
کہ توبہ کرنے والے کو بعض کا قول ہے کہ وہ توبہ کر کے پھر مضر سمجھتے ہیں بعض نے یہ تفسیر کی ہے
کہ وہ اللہ تعالیٰ کو مغفرت پر فدا و خیال کرتے اور یہ جانتے ہیں کہ غفاری ہمارے پروردگار کی خاص
صفت ہے بعض محققین نے یہ فرمایا ہے کہ وہ خدا کے عفو کو اپنے گناہوں سے بڑھ کر خیال کرتے ہیں

وقیل وہم یعلمون انما ان استغفر واغفر لہم تفسیر لیاب عن ابن عمر عن النبی علیہ السلام قال ان
 اللہ تعالیٰ یقبل توبۃ العبد ما لم یضمر (من المصائب) والغفرۃ تزداد الروح فی الخلق والمخفی ان توبۃ
 المذنب مقبولة ما لم یتلغ الروح الملقوم واذا عند الغفرۃ عائق ما یمید الیہ من رحمة او هول مضائق
 ولا یمتفعہ حیث ان توبۃ ولایا نہ لان شرط التوبۃ العزم علیہ تزلہ الذنب وعدہ المعاوذۃ الیہ
 او انما یحقق ذلک اذا امکن من التائب وهذا لا یحقق منہ لانہ لا یعدہ رجاس روحی عن علی
 ابن ابی طالب عن النبی علیہ السلام انہ قل مکتوب حول العرض قبل خلق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام
 باربعۃ الاف سنۃ وانی لغفائمن تاب وامن وعمل صالحا رتبعہ الغافلین) روى ابن جریر
 علیہ السلام جاء الی النبی علیہ السلام فقال یا محمد ان اللہ غفالی یقرئک السلام ویقول من
 تاب من امتک قبل موتہ بسنۃ قبلت توبتہ فقال النبی علیہ السلام یا جبرائیل سنۃ لا ممتی
 کثیرۃ لغلبۃ الغفلة وطول الامل فذهب جبرائیل علیہ السلام ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من
 تاب قبل موتہ بشہر قبلت توبتہ فقال علیہ السلام یا جبرائیل شہرا منی کنیز فذهب ثم رجع فقال
 یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موتہ بیوم قبلت توبتہ فقال علیہ السلام یا جبرائیل یوم لا ممتی کثیر
 فذهب جبرائیل علیہ السلام ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موتہ بساعۃ قبلت توبتہ

یا وہ اس بات کو جانتے ہیں کہ اگر ہم خدا سے مغفرت چاہیں گے تو وہ ہمارے لئے معاف کر دے گا تفسیر: اب ابن
 رسول خدا سے روایت کرتے ہیں ان اللہ تعالیٰ یقبل توبۃ العبد ما لم یضمر (من المصائب) والغفرۃ تزداد الروح فی الخلق والمخفی ان توبۃ
 بولنے سے پہلے توبہ قبول کر لیتا ہو (مصاحج) مغفرتہ روح کے حلقوم میں لٹکنے کو کہتے ہیں گنہگار کی توبہ روح حلق
 میں پہنچنے سے پہلے قبول ہو جاتی ہے نہ کہ اس وقت مرفوعہ عذاب ثواب کی کیفیت انکھون سے دیکھنے لگتے ہیں اسلئے
 توبہ اور ایمان منع نہیں دیکھو کیونکہ گناہ کا چوڑا دینا اور پھر اسکی طرف رجوع کرنا توبہ کی شرط میں داخل ہو اور
 یہ اسی وقت متحقق ہو سکتی ہے جبکہ تاب میں کسی قسم کی قدرت ہو حال تلک کے وقت مرنے والے میں کچھ بھی
 باقی نہیں رہتا (جالس روحی) علی بن ابی طالب پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ پیدائش آدم سے چار ہزار
 برس پہلے عرش کے گرد یہ آیت لکھی ہوئی تھی وانی لغفائمن تاب وامن وعمل صالحا میں توبہ کرنے والو
 مومن نیک عمل کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہوں (تنبیہ الغافلین) روایت ہے کہ جبرائیل نے رسول خدا کے
 پاس آکر یہ کہا اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہے کہ تمہاری امت کا جو شخص مرنے سے برس دن پہلے توبہ
 کر لے گا میں اسکی توبہ قبول کر لوں گا رسول خدا نے فرمایا ہے جبریل میری امت و رزی امید اور غفلت میں بڑی ہوتی
 ہوا کیلئے برس دن کی مدت بہت ہو جبرائیل چلے گئے اور پھر آکر یہ فرمایا کہ حضور کا ارشاد ہو کہ ہم مرنے سے دینا ہر
 پہلے توبہ قبول کر لیکن اپنے فرمایا کہ مہینا بھر بہت ہو حکم ہوا کہ موت سے ایک دن پہلے توبہ قبول کی جائیگی اپنے فرمایا
 کہ ایک دن کی مدت بہت ہے پھر ارشاد ہوا کہ ایک گھنٹہ پہلے توبہ قبول ہو جائے گی

يعني صادقين في التوبة ويقال تنصرون لله فيها اسئل عن هذا الخطاب عن التوبة النصوح فقال
هو الرجل يتوب من عمل السوء ولا يعود اليه ابدا روى عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهم ا في قوله
تعالى (توبوا الى الله توبة نصوحا) قال التوبة النصوح الدم بالقلب والاستغفار باللسان والاختار
ان لا يعود اليه ابدا كما روى عن النبي عليه السلام انه قال المستغفر باللسان والمصر على الذنب
كالمستهزئ به روى عنه العلماء عن ثابت البناني انه قال بلغني ان ابا بنيس عليه السلام تكلم حين نزلت
هذه الآية الكريمة (تفسير ليلاب) عن ابى بكر عن سفيان بن عيينة عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال لا يستغفر
فاكثر واهتمها فان ابليس عليه السلام قال لك نكاس بالمدنية ورواه ابن جرير في تفسيره قال الله لا الله
والاستغفار فلما رايت ذلك اهلكهم بالحق ورواه ابن جرير في تفسيره عن النبي عليه
السلام انه قال قال ابليس عليه اللعنة بارب وعزتك لا ازال اشعركم واداسوا واهجر في اجسادهم
فقال الله تعالى وعزني وجاهلي يا ملعون لا ازال اغفر لهن واما عبد الله بن عمر بن الخطاب عن عاصم بن خالد انه قال
بلغني انه لما نزل قوله تعالى ومن بغض ابليس ابدا ورواه ابن جرير في تفسيره عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال
اللعنة بمجنونة وحدث الدارقطني روى عن ابي عبد الله عليه السلام انه قال لا يغفر الله لهن ورواه ابن جرير في تفسيره
قال انه نزل في كتاب الله انما لمصر بعد ما احدث من بني ادريس قالوا واهي فانهم قالوا لا يغفر لهم ولا يغفر

[illegible]

افلا یتوبون ولا یستغفرون ویظنون انہم علی الحق فرضی بذلک (در منثور) عن انس بن مالک انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول قال اللہ تعالیٰ یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک ما کان منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک ولا ابالی یا ابن آدم لو اتقت بقرب الارض خطایا ثم لقیتنی عیان لا تشرب لی شیئا لا یتذک بقربا بها مغفرة (خرجه الترمذی) وقد جاء فی الخلد انہ علیہ السلام قال من لزم الاستغفار جعل لہ من کل ضیق عرجا ومن کل همز جوارق من حیث لا یحسب روفی خلد اخر انہ علیہ السلام قال واللہ انی لاستغفر اللہ واتوب الیہ فی الیوم الذی فیہ سبع مئة فی خلد اخر انہ علیہ السلام قال یا ایہا الناس توبوا الی اللہ فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مئة وفی خلد اخر انہ علیہ السلام قال کل بنی آدم خطاء وخیر الخاطئین التوابون وقد روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال علیہ السلام ہذا المسوفون والمسوف من یقول سوف اتوب وهو لا یتوب لانی یتوب الامر علی البقاء الذی لیس مفعولاً الیہ فاعلہ لا یبقی ومن بقی فأنہ کما لا یقدر علی ترک الذنوب الیوم لا یقدر علی ترکہ عند ان عجزہ عن التوب فی الحال لیس الا لغلبة الشهوة علیہ والشهوة لا تقارقه فذلک تصافہ وتاکد بالاعتقاد فلیست الشهوة التاکدھا الا انسان بالاعتقاد کالتی لہ تذکھا

اور وہ انہیں راہ حق پہنچ کر توبہ واستغفار کی طرف ہرگز متوجہ نہوسکیں گے البتہ یہ سکر نہایت خوش ہوا (در منثور) انس بن مالک کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے ابن آدم توجہتک امیدوار ہو کر مجھے دعا مانگا رہے گا میں تیرے سارے گناہ بخشا دوں گا کیونکہ میری ذات بے پروا ہے اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں اور ہر توجہ مجھے منحصر چاہے تو میں معاف کر دوں گا اے ابن آدم اگر تو زمین بھر گناہ لیکر میرے پاس آئے گا لیکن شرک نہ کرتا ہو گا تو میں اسی قدر مغفرت کے ساتھ تجھے لوں گا (رواہ الترمذی) حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص استغفار کثرت پڑھیں گا خدا اسکو ہر طرح کی تکلی سے رہائی اور ہر غم شادمانی کے ساتھ نجات اور ایسی جگہ سے روزی دیگا کہ جہاں اسکا گمان بھی نہو دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا میں ہر روز ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ استغفار کیا کرتا ہوں ایک اور حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ ہر دن آدم خطا کار ہے لیکن خطا کار نہیں توبہ کرنے والے سب سے بہتر ہیں ابن عباس مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ھٰذِلَکَ الْمُسْتَوْفُونَ یعنی یہ کہنے والے کہ ہم غم قریب توبہ کر لیں گے ہلاک ہو گئے کیونکہ اس ارادہ کا آدمی توبہ کو بقاء پر منحصر رکھتا ہے حالانکہ بقاء اسکے قبضہ سے باہر ہے ممکن ہے کہ وہ کل کو مر جائے اور اگر باقی ہے تو جس طرح قح ترک گناہ پر قادر نہیں ہوا کل بھی نہوسکیگا کیونکہ فی الحال ترک گناہ سے عاجز رہی خواہش بد کے غلبہ کے باعث ہے اور یہ خواہش جس طرح آج طبیعت سے جدا نہیں ہونی کئی بھی نہوگی بلکہ عادت میں داخل ہو کر زیادہ بڑھ جائے گی یہ اسلئے کہ جس بُری خواہش کو انسان باقی رہتے میں داخل کر لیتا ہے وہ جدید خواہش سے زیادہ مستحکم ہوتی ہے

فانظر وایا اهل المجلس وایا اهل الانصاف اذا كان النبي عليه السلام يستغفر ويتوب وقد غفر الله له
من ذنبه وما تأتوا لذي لم يظهر حاله اغفر له امره كيف لا يتوب الى الله تعالى في كل وقت ولا يجعل
لسانه ابدا مشغولا بالاستغفار وكيف لا يذکر الملك الغفار الذي هو المقبض من عذاب النار (هذا
مخلص من مجالس الابرار) قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله تعالى بعبده الخير عجل له
العقوبة في الدنيا وان اراد بعبده الشر اسلك عليه بن نبي حتى يوافيه يوم القيامة

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** آل عمران

رو سار عوا بادروا و اقبلوا الى مغفرة من ربكم الى ما يستحق به المغفرة كالاسلام والتوبة
والاخلاص ووجنة عرضها السموات والارض (ای عرضها کعرضها و ذکر العرض للبيان في وصفها
بالسعة على طريق التثليل لانه دون الطول وعن ابن عباس كسب سموات وسبع ارضين لو صل
بعضها ببعض (اعدت للمتقين) هيئت لهم وهو دليل على ان الجنة مخلوقة وانها
خارجة عن هذا العالم (رفاضى) و سار عوا قرا اهل المدينة والشام سار عوا
بلوا و قرا الفخرون بالواو الى مغفرة من ربكم ای بادروا و ساقبوا الى الاعمال
التي توجب المغفرة قال ابن عباس الى الاسلام

اے صاحبان بزم اور اے اہل انصاف! سپر غور کرنا چاہیے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بخشا
ہو کہ توبہ استغفار کیا کرتے تھے تو جب کو اپنی مغفرت ہونے نہونے کی کچھ خبر نہیں اُسے کیا ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ
کے روبرو ہر وقت توبہ نہیں کرتا اور اپنی زبان کو استغفار میں مصروف نہیں رکھتا اور دفن کے
عذاب سے نجات دینے والے مالک الملک اور غفار کا ذکر نہیں کرتا (خاصہ مجالس الابرار) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے ساتھ جب بھلائی کرنی چاہتا ہے تو دنیا میں اُسے
تکلیف پہنچایا کرتا ہے اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو تکلیفیں نہیں دیتا تاکہ قیامت کے دن پوری سزا
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** آل عمران

و سار عوا الى مغفرة الآية یعنی اُس چیز (مثلاً اسلام توبہ اخلاص) کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُس جنت
کی جانب دوڑو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہو عرض کا ذکر بطریق تمثیل جنت کی فراخی کا اظہار کرنا
کیونکہ عرض عموماً طویل سے کم ہوا کرتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر ساتون آسمان ساتون
زمینوں سے ملائیے جائیں تو جنت کے عرض کی برابر ہوں اَعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ یہ جنت پر بہر گاروں
کے لئے تیار کی گئی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس عالم سے عالم الہی میں
کسی اور جگہ ہے (بیضادی) اہل مدینہ اور اہل شام سار عوا بلاوا و اور باقی قرآن مع الواو پڑھتے ہیں
مطلب یہ کہ اُن اعمال کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو سید مغفرت ہیں ابن عباس نے اس سے اسلام اور

وہ روئے عنہ الی القویۃ وقال حکمۃ وعلی بن ابی طالب الی اداء الفرائض قال ابو العالیۃ
 الی الحجۃ وقال الضحاک الی الجہاد وقال مقاتل الی الاعمال الصالحۃ وروی عن انس بن
 مالک انہا التکیدۃ الاولی وجۃ ای والی جنت عرضہا السموات والارض ای عرضہا کعرض
 السموات والارض کما قال فی سورۃ الحديد وجنتہ عرضہا کعرض السماء والارض ای اسعتها
 وانما خص العرض علی المبالغۃ لان طول کل شیء فی الارض کما من عرضہ یقول ہذا نصفہ عرضہا
 فکیفہ طولہا قال الزہری اما سقۃ عرضہا فیہذا فاما طولہا فلا یعلمہ الا اللہ وہذا علی التقبیل
 لانہا کالسموات والارض لا عبر بمعناہ کعرض السموات والارضین السبع عند ظنکم کہ قولہ تعالیٰ
 خالدين فیہا مادامت السموات والارض یعنی عند ظنکم والافہما زائلتان وسئل انس بن
 مالک عن الجنت فی السماء ام فی الارض فقال فی الارض وسماء سبعۃ الجنت قبیل فابن ہی
 فقال فوق السموات السبع وان جہنم تحت الارضین السبع (معالم) عن عبد الرحمن
 ابن عوف عن النبی علیہ السلام قال جاء فی جبرائیل علیہ السلام وقال یا محمد لا یصل
 علیک احد الا یرسل علیہ سبعون الف مملک ومن صلی علیہ المائۃ رکعہ کار من اعمال الجنت

ایک روایت میں تو ہر اولی سب سے سترہ اور علی بن ابی طالب نے ادا کئے فرائض ابو العالیہ نے ہجرت صحابہ
 نے جہاد و مقاتل نے اعمال، امامت کے ساتھ تاویل کی ہے انس بن مالک تکبیر اولی کے قائل ہیں عرضہا
 السموات والارض کے یہ معنی ہیں کہ جنت کا چوڑا این آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جیسا کہ سورہ حدید
 میں فرمایا ہے وَجَنَّتْ عَرْضُهَا كَعَرْضِ الْمَنَافِی وَارْتَفَعَتْ عَرْضُهَا كَعَرْضِ الْمَنَافِی
 مبالغہ کیلئے ہے کیونکہ عموماً ہر شے کا طول عرض ہے بڑا ہو اگر تاسے مطلب یہ کہ جگہ جنت کا عرض اتنا
 بڑا ہے تو اس کا طول کس قدر ہوگا، بری کہتے ہیں کہ جنت کا عرض تو معلوم ہو گیا مگر طول کا حال خدا ہی
 معلوم ہے اور یہ بہترین تمثیل ہے تشبیہ میں جنت کے عرض کا قطعی اندازہ نہیں بیان کیا گیا ہے لوگوں کے
 گمان کے مطابق اس کا عرض آسمانوں اور زمین کے مطابق ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے وَخَلْدُونَ فِیْہَا
 مَا دَامَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ یعنی یہ تھے تمہارے گمان ہیں جس مدت تک زمین آسمان قائم رہیں گے
 مومنوں کا گھر جنت ہے اور کاربون کا ہکا نادر اور اگر یہ معنی نہ لئے جائیں تو ظاہر ہے زمین آسمان
 زائل ہونے والے ہیں حالانکہ جنتیوں اور دوزخیوں کو موت ہر روز الی ابن عباس سے سوال کیا
 کہ جنت میں زمین آسمان ہوں گے یا نہیں آپ نے فرمایا بے زمین و آسمان میں نہیں ہما سکتی سائل
 نے کہا جنت ہے کہاں فرمایا ساتھ آسمان کا ہونا کے اوپر اور دفع ساتوں زمین کے نیچے (معالم) عبد الرحمن بن
 عوف نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرائیل آئے اور یہ کہا کہ جو تمہارے درود
 بھیجتا ہے پھر تر از فرشتے جبرائیل بھیجتے ہیں اور جبرائیل فرشتہ رحمت بھیجتے ہیں وہ جنت کا مستحق ہو جاتا

ومن قسمة الدجال ومن صام سبعة ايام غفلت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام ثمانية ايام غفلت له ثمانية ابواب الجنة ومن صام عشرة ايام لم يسأل من الله شيئا الا اعطاه ومن صام خمسة عشر يوما غفر الله تعالى ذنوبه ما تقدم وبدو له بسبب ثباته حسنات ومن تراءى الله اجرة (زبدية) وروى عن النبي عليه السلام انه قال لمايت ليلة المعراج فراه ماؤه اهل من العسل واورد من الشليم والطيب من المسك فقلت لجبرائيل لمن هذا قال لمن صلي عليك في رجب ومن مقاتل رضي الله عنه انه قال ان في وراء جبل قاف ارضا ايضا تراهها كالفضة سعتها مثل الدنيا سبع مرات صلوة من الملائكة لو سقطت ابرة لسقطت عليهم وبيد كل منهم لواء مكتوب عليه لا اله الا الله محمد رسول الله يجتمعون كل ليلة جمعة من رجب حول جبل قاف ينتصرون بالسلامة لامة محمد عليه السلام ويقولون ربنا ارحمنا مهمل ولا تعذبنا وبيدك تستغفرون وينتصرون الى الصبح فيقول الله تعالى يا ملائكتي وعزتي وجلالي قد غفرت لهم رجاسات الابواب قيل ان في رجب ثلاثة احرف راؤه يدل على رحمة الله وجميعه يدل على جرم العبد وباقه يدل على براءه تعالى كانه يقول يا عبيدي جعلت جرمك وجنائيتك بين يدي ورحمتي فلا يبقى لك جرم ولا جناية بجرمة شهر رجب (عجاس الانوار)

اور جس نے سات روئے رکھے اسی طرف سے جہنم کے ساتوں دروازے بند ہو جاتے ہیں اور جس نے آٹھ روئے رکھے اسکے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں اور جس نے دس روئے رکھے وہ خدا سے منہ مانگی مراد پائیگا اور جس نے پندرہ روئے رکھے اللہ تعالیٰ اسکے گزشتہ گناہ معاف کرتا اور بدو کو نیکوئے بدلہ دیتا ہے اور جو اس زیادہ روزہ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ بہت زیادہ اجر دے گا (زبدية) رسول خدا فرماتے ہیں میں نے شب معراج میں ایک نہروں کی جھکا پانی شہر سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا بیشک سے زیادہ خوشبودار اور کچھ جبرائیل سے پوچھا کہ یہ کیسے لئے ہے کہا اسی لئے جو ہر رجب میں آپ پر مرد و بچے مخالف کا قول ہو کہ کوہ قاف پر ہے ایک سفید تیز جسکی چوٹی چاندی کے رنگ کی اور جو اس دنیا سے سات حصے بڑی ہے یہاں اس قدر فرشتے ہیں کہ سوئی پھینکو تو ان ہی پر گرے ہر فرشتہ کے ہاتھ میں ایک جھنڈا اور اس پر یہ لکھا ہوا ہے لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ یہ فرشتے ماہ رجب میں ہر جمعرات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہو کر امۃ محمدیہ کی سلامتی کے لئے بڑی عاجزی سے دعا مانگتے ہیں اور کہتے ہیں اے اسی امت محمدیہ پر رحم کر اور انکو عذاب سے بچا اسی طرح صبح تک دعا و استغفار کرتے رہتے ہیں اسکے بعد چارین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے ان کو بخش دیا (جاس الانوار) بعض علماء یہ قول ہے کہ ہر جمعرات میں چارین آسمان پر رحمت برحق جرم عید پر رب بر خداوندی پر ولایت کرتی ہے گویا اللہ تعالیٰ اتنا ہے کہ ہندوین نے تمہارے جرم و جنایت کو اپنی بڑو احسان اور رحمت کے سامنے رکھ دیا ہے

وقیل ان رجب بعد ما معنی یصل الی السماء فیقول الله تعالیٰ یا شهری هل یحبونک و یحفظونک
فیسکت ولا یتکلم حتی یسال ثانیاً و ثالثاً ثم یقول اهلی انت ستار العیوب امرت خلقک بان تستر
عیوب غیرهم و سمانی رسولک احم انا سمعت طاعتهم و لم اسمع معصیتهم فلذلک سئ الهم ثم
یقول الله تعالیٰ انت شهری معی احم و عبادی معیون قبلتهم مع عیوبهم و حرماتک کما قبلتک و انت معجب
و اغفر لهم بندامه واحدة فیک و لا تکتب لهم المعاصی فیک طریحین یوقیل سئ الهم لان الکرام الکاتبین
یکتوبون الحسنات و السیئات فی سائر الشهور و فی هذا الشهر یکتوبون الحسنات و لا یکتوبون السیئات
فلما سمعوا فیہ شراً حتی یکتب (مشکوۃ الانوار) و قال علیہ السلام ان رجب شهر الله و شعبان
شهری و رمضان شهر امتی و اخریم ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن ابن عباس رضی الله عنه
انه قال صوم اول یوم من رجب کفارة ثلاثین و الثانی کفارة ستین و الثالث کفارة سنة ثم کل
یوم کفارة شهر کما فی الجامع الصغیر قال ابو هریرة رضی الله عنه انه علیه السلام یوم بعد رمضان الارب رجب
و شعبان (اخریم البخاری و مسلم) انه قال علیہ السلام ان فی الجنة غراً یقال له رجب اشد بیاضاً من
اللبن و احل من العسل من صام یوماً من رجب سقاه الله تعالیٰ من ذلك النهر (اعرجیة)

بعض علما کہتے ہیں کہ رجب ختم ہونے کے بعد آسمان پر جا بڑھتا ہے اور اس وقت ندا ہوتی ہے کہ اے رجب کیا
میرے بندے تجھے دوست رکھتے اور تیری تعظیم کیا کرتے ہیں رجب خاموش رہیگا یہاں تک کہ تین بار یہی
سوال ہوگا اس وقت رجب عرض کرے گا اسی تو ستار العیوب ہے تو نے اپنی مخلوق کو عیب پوشی کا حکم دیا ہے
اور تیرے رسول نے میرا نام احم (بہرا) رکھا ہے میں نے لوگوں کی طاعتیں سنی ہیں انکے گناہ نہیں سنے (اسی طرح
نام احم ہے) جواب آیا کہ تو عیب دار مینا ہے میں نے احم اور میرے بندے بھی عیب دار ہیں مگر باوجود عیب میں نے
انکو تیری حرمت کے باعث قبول کر لیا جیسا باوصف عیب تجھ کو بڑا بدہ کر چکا ہوں میں انکو تیری ساتوں میں
گناہوں پر یکساں نام ہوئیے بخشد و گنا اور انکے گناہ نامہ اعمال میں درج نہ کرونگا (اعرجیہ) بعض علما نے رجب کو
احم کہنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ دیگر مہینوں میں کرنا کا تین نیکیاں اور بدیاں دونوں چیزیں لکھتے ہیں اور
رجب میں فقط نیکیاں درج کرتے ہیں بس تو گویا وہ بدیوں کو نہ لکھتے ہی نہیں کہ لکھنے کا موقع ملے (مشکوۃ الانوار)
پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ رجب اللہ کا شعبان میرا اور رمضان میری امہ کا مہینا ہے ابو محمد الخلال فضائل رجب میں
ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رجب کے پہلے دن کا روزہ تین برس کے اور دوسرے دن کا روزہ دو برس کے
اور تیسرے دن کا روزہ ایک برس کے گناہوں کا کفارہ ہے پھر ہر دن کا روزہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے
(جامع الصغیر) ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے رمضان کے بعد رجب اور شعبان ہی میں بحضرت رسول کریم کے
بخاری اور مسلم کی روایت ہو کہ رسول خدا نے فرمایا جنت میں ایک نہر کا نام رجب ہی اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید
اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اللہ تعالیٰ اس میں سے اُسے پلائے گا جس نے رجب میں ایک دن کبھی روزہ رکھا ہوگا (اعرجیہ)

و اما سہی رجب لان العرب ترجہ اے تعظیہ تقول رجب الشی اذا عظمتہ ومن تعظیہ ہر لہ
ان خدام الکعبۃ یفقدون باب الکعبۃ فی ہذا الشہر کلہ فی سائر الشہور لا یفقدون الا یوم الاثنين والخميس
ویقولون الشہر شہر اللہ والبیات بیت اللہ والعبد عبد اللہ فلا یمنع عبد اللہ من بیت اللہ فی شہر اللہ
اعرجیۃ حکمی ان امرأۃ فی بیت المقدس كانت عابدة اذا جاء رجب فقرأ کل یوم قل ہو اللہ احد
اثنتی عشرۃ مرۃ تعظیما لہ وكانت تنزع اللباس الا طلس وتلبس ثوب البیاس فرضت فی رجب
واوصت ابنہا بان یدفہا مع بلاسہا فکفہا ابنہا فی ثیاب حر تفتدیہا للناس فرآھا فی المنام
فقالت یا بنی لہم ناخذ وصیقی الی غیر راضیۃ عنک فانتبہ فرحاً ونیش قبرہا فلم یجدھا فی
قبرہا وخیر وبکی بکاء شدیداً فہم کذلک یقول اما علمت ان من عظم شہرنا رجب لا نترکہ فی
القبر فریداً وحیداً (زبدۃ الواعظین) روى عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ لہ قال لہم فی
ثلث اللیل من رجب فی اول جمعة لا تبقی ملائکۃ فی السموات ولا فی الارض الا ویحیی فی
فی الکعبۃ فینظر اللہ لہم ویقول یا لہم لکنی اسألوا ما شئتم فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر
لمن صام رجب فیقول اللہ تعالیٰ قد غفرت لہم

اسکو رجب اسلئے کہتے ہیں کہ اہل عرب اسکی تعظیم کرتے تھے (جب مجھے غلط ہے) مجھ کو تعظیم ایک بات یہ تھی کہ غنا کے
کے نام رجب کے سائے میں مین کعبہ کا دروازہ کھلا کھتے تھے اور دیگر مینوں میں صرف پر جمعات کو
کھلتا تھا اٹھا قول تھا کہ رجب کا مینا کعبہ خدا کا گھر اور انسان خدا کا بندہ ہے اسلئے خدا کے مینے میں خدا کو
بندوں کو خدا کے گھر سے روکا نہیں جاتا (اعرجیۃ) حکایت ایک عورت جو بیت المقدس میں عبادت کیا کرتی تھی
جب ماہ رجب سہ ماہ رجب کا دروازہ تعظیم اپنا ریشی لباس اتار کر موٹے کپڑے پہن سیتی اور ہر روز بارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد
پڑھا کرتی اتفاقاً بیمار ہو گئی اور اپنے بیٹے کو یہ وصیت کر کے مر گئے کہ مجھے انھی موٹے کپڑوں میں لپیٹ کر دفن کرو یا
مگر بیٹے نے ریاکاری کے باعث اسے بڑے نفیس کپڑے کا کفن دیا اسی رات کو خواب میں دیکھا کہ ان یہ کہہ رہی
کیوں بیٹا تو نے میری وصیت نہ مانی بہت میں تجھے ناراض ہوں اتنے میں اسکی آنکھ کھل گئی گھبرا کر اٹھا اور
قبر کو اٹھا کر دیکھا تو لاش نذر رہی ان ہوا اور بہت رو با اتنے میں غیب سے ندا آئی کہ تو نہیں جانتا
جو شخص ہمارے مینے میں رجب کی تعظیم کیا کرتا ہے ہم اسے قبر میں اکیلا نہیں چھوڑا کرتے (زبدۃ الواعظین)
ابو بکر صدیق سے روایت ہے کہ اپنے فرمایا کہ جب رجب کے پہلے جمعہ کی تہائی رات
گزر جاتی ہے تو آسمان و زمین کے تمام فرشتے خانہ کعبہ میں جمع ہوتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ
اسکی طرف دیکھ کر یہ فرماتا ہے اے فرشتو تمکو جو مطلوب ہو مجھے طلب کرو وہ کہتے ہیں
ہاں ہری تمنا تو یہ ہے کہ تو رجب میں روزے رکھتے والوں کے گناہ معاف کر دے اللہ تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے کہ باؤ مینے انہیں بخش دیا

ومن عاشقة رضى الله تعالى عنها قالت قال النبي عليه السلام كل الناس جيام يوم القيمة
الا الانبياء واهل بيرو وصاثر رجب وشعبان ورمضان فافهمو شعبان واجمعو لهم ولا عطش
من بدة الواظنين) روى في الخبر اذا كان يوم القيامة ينادى مناد بين الرجبين فخرج نور
فيتبع جبرائيل عليه السلام وميكائيل عليه السلام ذلك النور ويتبع الرجبون ثم يمرون على
الصراط كالبرق الخاطف ثم يسجدون لله تعالى شكرا وتقوا وهم الصراط فيقول الله تعالى ايها
الرجبيون ارفعوا رؤسكم اليوم قد قضيتهم السجود في الدنيا في شهرى ارتحلوا الى منازلهم
رروني الجالس) حكى عن ثوبان انه قال كنا مع النبي عليه السلام فمر بنا بمقبرة فوقف عليه
السلام فبكى بكاء شديدا ثم دعا الله فقلت لم يكيت يا رسول الله فقال يا ثوبان هؤلاء يعدون
في قبورهم ودعوت لهم فخفض الله عنهم العذاب ثم قال عليه السلام يا ثوبان لو صام هؤلاء يوما
من رجب وما نأمو ليلة منه ما عدلوا في قبورهم فقلت يا رسول الله احصوهم يوم وقيام ليلة منه
يمنع عذاب القبر قال عليه السلام يا ثوبان والذي بعثني بالحق نبيا ما من مسلم مسلمة يصوم يوما
وعقب ليلة من رجب يريد بها وجه الله تعالى الا كتب الله له عبادة سنة صام غداها وقام ليلا ليها
(من بدة الواظنين) قالوا الاحاديث الواردة في صفات الرغائب موضوعات والمهتم بوضعها ابن الجهم

عاشق فرمائی ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگ بھوکے ہونگے مگر انبیاء اور ان کے تابع اور رجب
شعبان ورمضان کے روزے رکھنے والے کہ ان کو نہ بھوک ہوگی نہ پیاس (زبدۃ الواعظین) حدیث شریف میں ہے
کی قیامت کے دن ایک متانداز کہ گناہ رجب کے روزے رکھنے والے کہاں ہیں پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوا
کہ جبرائیل اور میکائیل اس کے پیچھے پیچھے چلے گئے اور رجب کے روزہ داران فرشتوں کی پیروی کر گئے اور
برق کی طرح پھر اس سے گزر کر سجدہ منکروں پر ہلائی گئے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمایا گا کہ اے رجب والو سجدہ سے
اپنے سر اٹھاؤ کیونکہ تم رجب کے مہینے میں بہت سجدے کر چکے ہو اور اپنے مقام یعنی جنت میں چلے جاؤ
(یعنی الجالس) ثوبان سے روایت ہے کہ ہم پیغمبر خدا کے ہمراہ ایک مقبرہ میں گئے حضور دیاں ٹھہر کر بہت
روئے پھر دعا کی مینے عرض کیا کہ آپ کے رونے کا کیا باعث فرمایا ان لوگوں کو قبر و زمین عذاب ہوا تھا
میری دعا کے سبب اللہ تعالیٰ نے تخفیف کر دی پھر فرمایا کہ اے ثوبان اگر یہ رجب میں ایک روزہ رکھ لیا
کرتے اور ایک رات عبادت میں صبح تک جاگتے رہتے تو قبر کا عذاب نہ ہوتا مینے عرض کیا کہ ایک دن کا روزہ
اور ایک رات کا جاگنا عذاب قبر کو دفع کر سکتا ہے جواب دیا اے ثوبان اس کی قسم جس نے مجھ کو حق نبی
پنا کر بھیجا ہے رجب میں خالصا و بواحد ایک دن کا روزہ اور ایک رات کا جاگنا برسوں کے روزوں
اور اس کی راتوں کی عبادت کے برابر ہے یعنی اللہ تعالیٰ پورے ایک سال کا ثواب لکھتا ہے (زبدۃ الواعظین) علماء کا
قول ہے کہ صلوة الرغائب کے متعلق تمام چیزیں مومنوں میں ان کی فصیح کا الزام ابن الجهم پر لگایا جاتا ہے

وبعد هذا التصريح الاعتداد بكونها مذكورة في بعض الكتب والمسائل لا نأخذ من امر الدين وحصول الثواب والعقاب من الشارع لعدم استقلال العقل فيه فتلك الصلوة في هذه الليلة لم يصلها النبي عليه السلام ولا أحد من أصحابه ولم يبحث عليها فلا يحصل فيها الثواب بل يكون فعلها مبتاغيًا منه العقاب (روى) قال لما دعى في الرقعة يسقط صوم رجب وشعبان وأما الصلوة فلم يثبت فيه صلوة مخصوصة تختص به فعلى هذا ينبغي لمن له ديانة وادعان أن لا يلتفت إلى الكتب عليه الناس في هذا الزمان ولا يغتر بشيوعه في دار السلام وكثرة وقوعه في البلاد العظام من صلوة الرقائب في ليلة الجمعة الأولى منه لما روى أنه عليه السلام قال إياكم ومحدثات الأمور فإن كل بدعة ضلالة فكل محدثة ضلالة وفي حديث آخر أنه عليه السلام قال شر الأمور محدثاتها وكل من هذين الحديثين يدل على كون تلك الصلوة في هذه الليلة بدعة وضلالة لكونها من محدثات الأمور لعدم وقوعها في عصر الصحابة والتابعين وفي عهد الأئمة المجتهدين بل حدثت بعد المائة الرابعة من الهجرة النبوية ولذلك لم يجر فيها المتقدمون ولم يتكلموا فيها وقد ذمها العلماء من أعيان المتأخرين وصرحوا بأنها بدعة قبيحة مشقة على منكرات فأتوا هذا واعتصموا بالطاعات حتى تجل الجنات العاليات وعلو المراتب والدرجات (رجال الروي) كما قال صاحب مجمع البحرين في شرحه أن رجلاً يوم العيد في الجبانة أراد أن يصلي قبل صلوة العيد فنهاه على كمر الله وجهه فقال الرجل

اس تخرج کے بعد بعض کتابوں یا رسالوں میں ایسی حدیثوں کا ہونا ہے سند بات ہے کہ کیونکہ کہنے امر دین اور حصول عذاب و ثواب کو شرع سے معلوم کیا ہو اس میں عقل کو دخل نہیں صلوة الرقاب رسول خدا نے پڑھی اور نہ کسی صحابی نے اور نہ کہنے اسکی ترغیب دی اسلئے اس میں ثواب نہیں ملتا بلکہ ایک فعل عبث ہے جس سے الٹا عذاب کا خوف ہو (رومی) ماوردی اپنی کتاب (انعام) میں لکھتے ہیں جرب اور شہان کے رونے مستحب ہیں لیکن ان میں کوئی خاص نماز ثابت نہیں ہوئی اسلئے ویدار آدمی کو چاہئے کہ صلوة الرقاب کی طرف جو اچکل دار الاسلام اور اسکے بڑے بڑے شہر دین مروج ہو اور جہر لوگ بڑے شوق سے گرے پڑتے ہیں ہرگز متوجہ نہ ہو کیونکہ رسول خدا کا قول ہے کہ جدید باتوں سے بچتے رہو ہر بدعت ضلالت اور ہر جدید بات گمراہی ہے دوسری حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ جدید کلمی ہونی باتیں سب باتوں سے بُری ہیں یہ دونوں حدیثیں صلوة الرقاب کے بدعت ضلالت ہونے پر دال ہیں کیونکہ یہ نماز بالکل نئی چیز ہے صحابہ تابعین اور ائمہ مجتہدین کے وقت میں کبھی نہیں پڑھی گئی بلکہ پھر کئی چوتھی صدی کے بعد کلمی ہی ایسے متقدمین نے کمین اسکا ذکر نہیں کیا اور نہ اسکے بارہ میں کچھ کہا سنا اور علمائے متاخرین نے اسکی مذمت بیان کی اور تصریح کر دی کہ یہ نہایت قبیح بدعت ہے جس میں منکرات شامل ہیں بس تو اے مسلمان اسے چھوڑا اور طاعات الہی کو مضبوطی سے تھام تاکہ بہشت برین اور عالی مرتبہ نصیب ہوں (جس الروی) صاحب مجمع البحرين اپنی شرح میں لکھتے ہیں کہ عید کے دن ایک شخص نے نماز عید سے پہلے نفل پڑھنے کا راہ کیا اسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روکا اُس نے کہا

یا امیر المؤمنین اے احقران! لا یغضب علی الصلوة فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانی احقر فی اللہ
تعالیٰ لا یتیب علی فعل حق یفعله رسول اللہ علیہ السلام وبحث علیہ فیکون صلاتک مستأ
والعبث حرام فلعلہ تعالیٰ یغذ بک بہ لحا الفتک لرسولہ خذ ما حررتہ ولا تکن من المشتبہین
رمن بجالس روی مختصاً و فی خبر عن النبی علیہ السلام انہ قال خلق اللہ تعالیٰ وجوہ الخمر من
اربعة الوان ابيض واخضر واصفر واحمر وخلق بدنها من الزعفران والمسک والعنبر والکافور وشمہا
من القرنفل فمن اصابع رجلها الی ركبتهما من الزعفران الطیب ومن ركبتهما الی سرةهما من المسک
ومن سرةهما الی عنقها من العنبر ومن عنقها الی راسها من الکافور ولوبصقت بصقة فی الدنیا
اصارت مسکاً مکتوب فی صدرها اسمہ ورجلها اسم من اسماء اللہ تعالیٰ ما بین منکبها فرسخ
فی کل ید من یدھا عشرة اسوۃ من ذهب و فی اصابعها عشرة خواتیم و فی رجلها خلخل

من الجواهر واللؤلؤ وقائق الخبیاء

سورة بسم الله الرحمن الرحيم النساء

الرجال قوامون على النساء يقومون عليهم قيام الولاة على الرعية وعلى ذلك باهرين وهو كسبه فقال ما فضل
بعضهم على بعض بسبب تفضيل الرجال قوامون على النساء بكمال العقل وحسن التدبير في القوة في الاعمال والاطاعة

اے امیر المؤمنین مجھے معلوم ہے کہ نماز کے پڑھنے میں عذاب نوکا اپنے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ کسی فعل کے بجا لانے
پر ثواب نیک کا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود نہ کیا ہو یا کسی ترغیب نہ دی ہو اس لئے تیری نماز فعل عبث ہو
او فعل عبث حرام ہو اگر تاہے کیا محجب اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مخالفت کے باعث تجھے عذاب ہے (ہماری
اس تحریر کو دیکھو ویشی نہیں) (خلاصہ مجالس دینی پیغمبر خدا سے روایت ہو کہ اپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حوروں کے
پہرے سرخ سفید زرد سبز چار طرح کے رنگ سے اور ان کے بدن زعفران مشک عنبر کافور چار طرح کی
خوشبودن سے اور بال کونگون سے پیدا کئے پھر انگو پاؤں کی انگلیوں سے لیکر گھٹنوں تک زعفران سے گھٹنوں
تک مشک سے ناف سے گردن تک عنبر سرگردن سے سر تک کافور سے بنایا اگر ایک حور دنیا میں ہو کہ
تو سارا جہان مشک سے لبریز ہو جائے ہر ایک کے سینہ پر اساتے آسمان میں سے ایک اور اس کے خاوند کا نام
لکھا ہوا ہے اس موندٹے سے اس موندٹے تک تین میل کا فاصلہ ہے ایک ایک ہاتھ میں سونے کے
دس دس کنگن انگلیوں میں دس انگوٹھیاں اور ہاتھوں میں موتی اور جواہر کی پانچین پڑی ہوئی ہیں (تفہیم القرآن)

سورة

بسم الله الرحمن الرحيم

اَلَيْسَ كَالَّذِي نَادَىٰ عَالِيَةَ السَّجَّادَةِ الْآيَةُ یعنی مرد عورتوں پر اس طرح حاکم ہیں جس طرح بادشاہ رعیت پر اللہ تعالیٰ
نے اسکی دو جہین بیان فرمائی ہیں (۱) وہی اسکی طرف بِأَفْضَلِ اللہ تعالیٰ میں اشارہ کیا گیا ہو یعنی
مرد ہماری بزرگی دینے کے سبب جو کمال عقل حسن تدبیر مزید قوت کثرت نعمات و اعمال کی ملت ہے

ولذلك خصوصاً بالنبوة والامامة والولاية واقامة الشعار والشهادة في مجامع القضايا ووجوب الجهاد والجهة
وغوها والتعصية لزيادة المهور في الميراث والاستيلاء بالعراق وما انفقوا من اموالهم في نكاحهن كالمهر النفقة
مرى ان سعد بن الربيع احد نقباء الانصار نشر في عليه امرته حبيبة بنت زيد بن ابى نهير فاطمة فانطلق بها
اجوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكا فقال عليه الصلوة والسلام منعتك من فذللت فقال ارجمنا امرأ
واراد الله امر الذي اراد الله خيره فالصالحات قانتات مطيعات قانتات بحق الامور ما حفظت للغيب
لما وجب الغيب اي يخفون في غيبة الامور ما يجب حفظه في النفس للمال بما حفظ الله بحفظ الله اياهن بالامر
على حفظ الغيب الحث عليه بالوعيد والتوفيق له او بالذي حفظه الله لهن عليه من المهر والنفقة ليقا
بحفظهن والذب عنهن وقرئ بما حفظ الله بالنصب على ان ما موصولة فانها لو كانت مصدرية لم يكن لفظ
فاعل والمعنى بالامر الذي حفظ حق الله او طاعته فهو التعفف والشفقة على الرجال (قاضي) نزلت

في سعد بن الربيع الانصاري لطم امرأت بنت محمد بن مسلمة

عورتوں پر جاہل بنائے گئے ہیں ایسی تہمت امانت ولایت حدود وغیرہ کی اقامت عدالتوں میں تہادت
جہاد کی مشقت جہد اور جماعت وغیرہ مردوں ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور یہی باعث ہے کہ مرد و عصبہ بنجنا
اور لیس میراث میں عورت سے زیادہ حصہ ملتا ہے اور عورت بغیر اس کی مرضی کے چھٹ نہیں سکتی (۲)
کسی اس کی طرف ویکاً تَفَقُّوا الآية میں ایسا ہوا ہے یعنی دوسری وجہ فضیلت کی یہ ہے کہ مردوں نے
عورتوں سے نکاح کرنے میں اپنا مال بچھ کیا ہے مہر دیا ہے روٹی کپڑے کا ذمہ کر لیا ہے روایت ہے کہ
نقبائے انصار میں سے سعد بن ربیع کی بیوی حبیبة بنت زید بن ابی نھیر اپنے خاوند سے لڑ بھینچیں انھوں نے
مٹ پر لٹا پچھ مارا زید اپنی بیٹی کو رسول خدا کے پاس لگئے اور سعد کی شکایت کی آپ نے فرمایا ہم سے حد سے
اس کا بدلہ لینگے اتنے میں یہ آیت اتری آپ نے فرمایا ہمارا ارادہ کچھ اور تھا اللہ کا ارادہ کچھ اور ہے اور
اوسی کا ارادہ سب سے بہتر ہے فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ ۖ لَا تَبْغِيْنَ ۖ وَالَّذِيْنَ يَبْغِيْنَ ۖ فَانْتَبِ ۖ عَنِ عَوْتِ ۖ مِّنْ خُدَا ۖ فَرَا ۖ وَارْوَ ۖ خَاوِدُو ۖ
حق ادا کرنے پر قائم ہیں اور خاوندوں کی غیبت میں اپنے نفس اور ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں یہ اسلئے
کہ خدائے انکو حفاظت کا ضم اور انسی تو سن دی ہے اور وہ وہ و عید فرما کر عورتوں کو اسپر برا بھلا کہہ کر
یا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے خاوند پر ضرور نفع لازم کر کے انکی حفاظت کی ہے اور خاوند کو انکے حقوق کا
نگہبان اور ان سے مضرت نہ کرنے والا بنا دیا ہے بعض قرأتوں میں بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ (نصب اسم) آیا ہے
اس صورت میں وَاَمْرٌ مَّوْلٰہُ لِمَا لَمْ يَكُنْ لَهَا مَوْلٰہُ مَرَّةً مَّرَّةً کہہ کر خاوند کو کافی عیب اندر ہوتا ہے اب یہ معنی ہوئے
کہ جبکہ یہ بنی اس میں بہت سے عیب تھے اور ان کے خاوند کو ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی
خبر کی بنا پر ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی
ار میں بتایا ہے کہ یہ عیب تھے اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی اور ان کے عیب سے خبر نہ تھی

وإن قالت في أول اليوم الحمد لله على كل حال واستغفر الله من كل ذنب كتب الله تعالى لها بركة من النار وجواز أعلى الصراط ولما نأمن العذاب ورضع الله لها بكل يوم دليلاً درجة أربعين شهيداً إذا كانت ذاكراً لله تعالى في حوضها وقال الحسن البصري هذه النساء الصالحات المطيعات الزوجات في الأمور الشرعية حتى أن رجلاً في عهد النبي عليه السلام خرج فأنزى فقال له امرأتك لا تخرجي من هذا البيت حتى أرجع إليك فرض أبوها فأرسلت رسولاً إلى رسول الله فقال عليه السلام لطبيعي زوجها وكذا مرة بعد مرة فاطاعت زوجها ولم تخرج من البيت فمات أبوها ولم تثره فصبرت على ذلك حتى رجع زوجها إليها فادعى الله إلى النبي عليه السلام أن الله تعالى قد غفر لها بل طاعة زوجها وهي عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أنه عليه السلام قال إذا نزلت المرأة ثياب زوجها كتبت لها ألف حسنة وغفر لها ألف خطيئة واستغفر لها كل شيء طلعت عليه الشمس ورضع لها ألف درجة (رواه أبو منصور في مسند الفردوس) وأما ذمهن فردى عن علي رضي الله تعالى عنه أنه قال دخلت أنا وفاطمة على رسول الله عليه السلام فوجدناه باكية فقلنا ماذا يبكيك يا رسول الله فقال بايت النساء ليلتهن إلى السماء في شدة عذاب فذكرت شأهن وبكيت قلت يا رسول الله عا الذي لايت

ذکر الکر تے ہوئے صبح کے وقت یہ کہہ لیا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ تَوَلَّی اللّٰہُ دوزخ سے آزادی کا پروانہ لکھ دیتا ہے پھر اس سے گزرتا آسان کر دیتا ہے عذاب سے امان دیتا ہے اور اُسے ہر دن رات میں چالیس شہیدوں کا درجہ ملتا ہے حسن کہتے ہیں کہ یہ فضیلت نیک اور امور شرعی میں خاندن کی فرمانبرداریوں کے لئے ہے حکایت پیغمبر خدا کے عہد میں ایک شخص جو امین جاتے وقت اپنی بیوی سے یہ کہہ گیا کہ جب تک میں نہ آؤں گھر سے باہر نہ نکلتا اتفاقاً عورت کا باپ بیمار پڑ گیا اُسے رسول خدا سے کئی بار اجازت چاہی آپ نے ہی فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر چنانچہ وہ بیچخت گھر سے نہ نکلی یہاں تک کہ اُس کا باپ مر گیا اُسے اس پر بھی صبر کیا اور باپ کی آخری زیارت سے محروم رہی ایک عرصہ کے بعد خاوند آیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر وحی نازل کی کہ خاوند کی اطاعت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اُسکے تمام گناہ معاف کر دیئے ہیں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہو کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے کپڑے دھوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہزار نیکیاں لکھتا اور دوسرا خطائیں معاف کرتا اور ہزار درجے بلند کر دیتا ہے اور دنیا کی ہر چیز اسکے لئے مغفرت چاہتی ہے (اسے ابو منصور نے مسند الفردوس میں روایت کیا ہے۔ اب عورتوں کی بُرائیاں سنیں حضرت علیؑ کہتے ہیں کہ میں اور حضرت فاطمہؑ دونوں مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گئے دیکھا تو آپ زار و قطار رو رہے ہیں عرض کیا کہ حضور یہی گریہ کیا سبب ہو فرمایا میں نے شب معراج میں بہت سی عورتوں کو سخت عذاب میں گرفتار دیکھا ہے انکی حالت یاد کر کے رو رہا ہوں میں نے عرض کیا کہ آپ نے کیا دیکھا تھا

قال رايت امرأة معلقة من شعرها ويخيل دماغ راسها ورايت امرأة معلقة بلسانها
قد اخرجت يدها من ظهرها والقطران يصصب من حلقها ورايت امرأة معلقة
بشد يديها من وراء ظهرها والنز قوم يصب في حلقها ورايت امرأة معلقة قد شدت وعلامها
يديها الى ناصيتها وقد سلطت عليها حيات وعقارب ولايت امرأة تاكل جسد ها والنار
توقد من تحتها ورايت امرأة يقطع جسد ها بمقراض من النار ولايت امرأة مسومة الوجه
وتاكل امعاء ها ورايت امرأة صماء عمياء خرساء في تابوت من نار يخرج دماغها من
مخزها وابدنها من البرص والجذام ورايت امرأة راسها كراس الخنزير وابدنها
كبدن الحمار لها الف الف نوع من العذاب ورايت امرأة على صورة الكلب تدخل العقارب
والحيات من قبلها او من فيها وتخرج من دبرها والملائكة يضربون على راسها بمقامع من
نار فقامت فاطمة وقالت يا ابي ويا قرّة عيني اخبرني ما كان اعمال هذه النسوة فقال
عليه السلام يا فاطمة اما المعلقة بشعرها فكانت لا تكثر شعرها من الرجال واما
المعلقة بلسانها فكانت تؤذي زوجها بلسانها

فرمایا میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ پیشیا کے بل ٹھکی ہوئی ہے اور اسکا بھیجا کھد رکھ دیا رہا ہے اور ایک
عورت کو دیکھا کہ زبان کے بل ٹھکی ہوئی ہے اور اُس کا ہات پشت کو چیر کر باہر نکالا گیا ہے اور مگر م کی ہوئی
بدبودار رال اُس کے حلق سے نکل رہی ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ چھاتی کے بل ٹھکی ہوئی ہے اُس کی
دونوں پھیائیاں پس پشت نکالی گئی ہیں اور اس کے حلق میں نز قوم پکایا جاتا ہے اور ایک عورت کو
اس طرح لٹکے ہوئے دیکھا کہ اُس کے چاروں بان پاؤں پیشانی سے بندھے ہوئے ہیں اور باپ
بچہ و اُس پر مسلط ہیں اور ایک عورت کو دیکھا کہ آپ اپنی بوٹیاں نوج نوج کر کھا رہی ہے اور اُس کے پیچھے
اگ بھڑک رہی ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اسکا بدن آگ کی مقراض سے کاتا جا رہا ہے اور
ایک عورت کو دیکھا جسکا منہ کالا ہے اور اپنی اتریاں آپ کھا رہی ہے اور ایک اندھی بہری گونگی عورت
کو دیکھا جو دونوں کے قابو میں مفید ہے اس کا بھیجا تھنوں سے نکل رہا ہے اور اسکا بدن کوڑھی
جذامی کے جسم سے زیادہ بدبودار ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اسکا سر سورکا اور بدن گدھے کا سا
ہے اور اس پر ہزار طرح کے عذاب ہوئے ہیں اور ایک عورت کو دیکھا جو کتے کی صورت میں ہے

اور سانپ بھی اُس کے شوگاہ یا منہ کی طرف سے گتے اور میرز کی طرف سے گتے ہیں اور فرشتے و فرخ
کے مرزا اس کے سپرد مار رہے ہیں حضرت فاطمہ فرماتی ہیں جیسے سنکر عرض کیا کہ
حضور یقیناً میں ان عورتوں نے ایسے کیا عمل کیئے تھے اپنے فرمایا وہ جو پیشیا کے بل ٹھک رہی ہیں مردوں کے
اپنے بال نہیں چھپایا کرتی تھی اور وہ جو زبان کے بل ٹھک رہی ہے اپنے خاوند کو زبان و رانسی کے سپرد

نفر قال عليه السلام واما من امرأة تؤذى زوجها بلسانها الا جعل الله لسانها يوم القيامة سبعين ذراعا ثم عقد خلف عنقها وروى عن ابى بكر الصديق رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ يقول ايما امرأة عذبت زوجها بلسانها فمضى في لعنة الله وسخطه ولعنة الملائكة والناس اجمعين وروى عن عثمان رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ يقول ما من امرأة قالت لزوجها ما رايت منك خيرا الا احبط الله عليها سبعين سنة ولو كانت تصور النهار وتقوم الليل واما المتعلقة بشد يمينها فكانت ترضع اطفال الخلق من غير امر زوجها واما المتعلقة برجلها فكانت امرأة فخر من بيتها بغير اذن الزوج ولا تغتسل من الحيض والنفاس واما التي تاكل جسد زوجها فكانت تنزبن للرجال وتغتلب الناس واما التي يقطع جسد ها بمقراض من النار فكانت تشتم نفسها للناس يعني لا يراي ذنبتها وتجب كل من يراها بهذه الزينة من الرجال واما التي شد رجلها مع يديها الى ناصيتها وسلطت عليها الحيات والعقارب فكانت تقدر على الصلوة والصيام ولم تتوضأ ولم تغسل من الجنابة واما التي راسها كراس الخنزير وبدنها كبدن الحمار فكانت غمامة وكاذبة واما التي على صورة الكلب فكانت فتانة تبغض زوجها

ترجمہ: میری تھی پھر آپ نے فرمایا جو عورت خاوند کو اپنی زبان سے تکلیف دیگی قیامت کے دن اسکی زبان تیرات
کی ہو کر کدسی کے پیچھے لگ جائے گی ابو بکر صدیق فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا جو عورت
خاوند کو اپنی زبان و درازی کے باعث ستا لگی وہ خدا کی لعنت اس کے غضب اور تمام فرشتوں کی
نست اور آدمیوں کی بھٹکا میں گرفتار رہے گی حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا سے سنا
کہ جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہہ کر کہ میں نے تمھارے گھر میں کچھ نہیں دیکھا یا تم سے کوئی بھلائی
مجھے نہیں ملی۔ اس کے ستر برس کے عمل نابود ہو جاتے ہیں خواہ وہ تمام عمر روزے رکھتی اور ساری
رات عبادت ہی کیوں نہ کرتی ہو پھر فرمایا وہ جو چچا تیوں کے بل ٹاک رہی ہے خاوند کی بلا اجازت
غیر واپس کیے بچوں کو دودھ پلایا کرتی تھی اور جس کے ہاتھ پاؤں جکڑے ہوئے ہیں بلا اجازت شوہر گھر سے
باہر نکلتا تو وحش و فتناس سے غسل نہیں کرتی تھی اور وہ جو اپنی بوٹیاں دکھا رہی ہے وہ غیر
مردوں کے لئے بنتی سنورتی اور لوگوں کی غیبت کیا کرتی تھی اور جب کا بدن اگ کی مقرر اس سے
کا نا جا رہا ہے وہ لوگ جن میں مشہور ہونے اور مردوں کو اپنا عاشق بنانے کے لئے زینت کیا کرتی تھی
اور جسکے ہاتھ پاؤں پٹیاں تھیں نہ ہتھ نہ سہ مین راز پھر سانپ کچھو سلطان وہ باوجود قدرت
رطاعت روزہ نماز و نوا اور غسل بنایت نہیں کرتی تھی اور جب کام نہ سورا اور بدن گدھے کا سا ہو
دو چنگیز راہ جہد ہی ایسا عورت تھی اور جو گتے کی صورت میں ہی وہ فتنہ انگیز اور خاوند کو ناراض کیا کرتی تھی

وروی عن ابی ذر انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ایما امرأۃ قالت لزوجہا
 علیک لعنة اللہ وہی ظالمة لعنہا اللہ تعالیٰ من فوق سبع سموات وکل شیء خلقہ اللہ تعالیٰ
 الا الثقلین ای الزنس والجن وروی عبد الرحمن بن عوف انہ قال سمعت رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم یقول ایما امرأۃ ادخلت علی زوجہا الغری فی امر النفقة او کلقتہ ما
 لا یطیقہ لا یقبل اللہ منها صر فاولادہ لا وروی عن عبد اللہ بن عمر انہ قال سمعت رسول اللہ
 علیہ السلام یقول لو کان جمیع ما فی الارض ذهباً وفضۃ وحملت امرأۃ الی بیت زوجہا شر
 فخرت علیہ یوماً من الایام یقولہا من انت انما المال لی ولا مال لک احبط اللہ عملہا ولو کان
 کثیراً وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ایما امرأۃ
 نخرت من بیت زوجہا بغير اذنہ لعنہا کل شیء طلعت علیہ الشمس والقمر حتی توجع بیت زوجہا وروی ابن
 عباس رضی اللہ عنہما انہ علیہ السلام قال المرأة اذا خرجت من باب اہل منیۃ ومعطرۃ بالطیب والزور
 بذلک راض بغیاہا کل قدم بیت فی النار نعذ باللہ الملك الجبار وروی عن طلحۃ بن عیینہ رضی اللہ عنہ
 قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول ایما امرأۃ کلعت فی وجہ زوجہا فتدخل علیہ الغم فی فی خط اللہ
 الی ان تفنک فی وجہ زوجہا فتدخل علیہ السرد وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ابو ذر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خداؐ سے سنا جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہے کہ تجھے خدا کی لعنت حالانکہ
 زیادتی عورت ہی کی ہو تو اللہ تعالیٰ ساتون آسمانوں کے اوپر سے اُس پر لعنت بھیجتا ہے اور جن انسان
 کے سوا اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق اُس پر پھینکا کر ڈالتی ہے عبد الرحمن بن عوف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جس عورت نے نفقہ لینے کے باعث اپنے خاوند کو بیخ و غم میں ڈالایا
 اس کی طاقت سے زیادہ مانگا اللہ تعالیٰ اس کے نہ فرض قبول کرتا ہے نہ نفل عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں
 میں نے رسول خداؐ سے سنا اگر زمین کی تمام چیرمیں سونے چاندی کی بجائیں اور عورت اُس کو اپنے خاوند کے گھر
 پہنچائے پھر ازراہ فخر ایک دن یہ بول اُٹھے کہ تو کون ہے مال تو سارا میرا ہی ہے تیرے پاس کیا کچا ہی
 اُس کے نیک عمل اللہ تعالیٰ نابود کر دیتا ہے خواہ کیسے ہی زیادہ سے زیادہ کیوں نہوں آبن عباس
 فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا جو عورت خاوند کی بلا اجازت اپنے گھر سے نکلتی ہے اُس پر
 جب تک واپس نہ آجائے دنیا کی ہر چیز لعنت کرتی رہتی ہے اور ابن عباس ہی سے روایت ہے کہ رسول خداؐ
 نے فرمایا جو عورت بن سنور کے قطر لگا کر خاوند کے گھر سے نکلتی ہے اور وہ اس فعل سے رضامند نہ رہتا
 تو عورت کے ہر قدم پر خاوند کے لئے دوزخ میں ایک گھر بنتا جاتا ہے (نور باللہ الملك الجبار) طلحہ
 بن عبد اللہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو عورت ترش رو ہو کر اپنے خاوند
 کو رنجیدہ کو لگی وہ جب تک اُسے ہنس ہنسا کر خوش نہ کرے گی خدا کے غضب میں ہر گز آہر ہوگا روایت ہے

انہ قال قال علیہ السلام اذا دعا الرجل امراته الى فراشه قامت تحت فبات الزوج غضبان علیہا لعنتہا الملائكة حتى تصیر رواہ البخاری ومسلم وغيرہما وروی عن سلمان الفارسی انہ قال دخلت فاطمة رضی اللہ عنہا علی رسول اللہ فلما نظرت الیہ دمعت عیناها وتغیر لونها فقال علیہ السلام مالک یا بنیق قالت یا رسول اللہ کان بنی ثیین علی البارحة مزاح وانشأ من الکلام ان غضب علی بکلمة خرجت من فی فلما رأیت ان علیاً قد غضب نذمت وغنمت فقلت له یا حبیبی ارض عنی وطفقت حول اثنتین وسبعین مرة حتى رضی عنی وضحک فی وجہی مع الرضی وانا خائفة من ربی فقال لها النبی علیہ السلام یا بنیق والذی بعثنی بالحق نبیا انک لومت قبل ان ترضی علیاً لاصل علیک ثم قال لستی اما علمت ان رضی الزوج هو رضی اللہ وغضب الزوج هو غضب اللہ یا بنت ایما امرأة عیدت کعبادة مریض بنت عمران ثم لیرض عنہا زوجها لیرض اللہ تعالیٰ منہا یا بنت افضل اعمال النساء طاعة الزوج وبعده لیس لہا عمل افضل من الغزل یا بنت جلوس ساعة عند الغزل خیر لہن من عبادة سنة ویکتب لہن بكل طاعة ای بكل نوع من الثیاب من غزل لہن ثواب شہید یا بنت ان المرأة

گو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے اور خاوند اس سے غضبناک ہو کر رات گزارے تو ایسی عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں (بخاری سلم وغیرہ) سلمان فارسی روایت کرتے ہیں کہ ایک وقت حضرت فاطمہؓ رسول خدا کے پاس آئیں اور روئے مبارک دیکھی ہی رو پڑیں حضور نے فرمایا بیٹا کیوں روتی ہو آپ بولیں کہ رات کو حضرت علیؓ کی خوشطبعی کرتے کرتے میری زبان سے ایک ایسا کلمہ نکل گیا کہ حضرت علیؓ ناراض ہو گئے میں اس پر ناوم اور غمگین ہوئی اور بہتر مرتبہ اپنے خاوند کے گرد بچھ کر یہ کہا کہ خدا کے لئے تم مجھے رضا مند ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ خوش ہو کر منہ پرٹے تاہم میں اپنے پروردگار سے ڈرتی ہوں اپنے فرمایا اے فاطمہ انکی قسم جس نے مجھ پر حق بنی بنا کر بھیجا ہے اگر تو علیؓ کو رضا مند کرنے سے پہلے مر جاتی تو میں تیرے جنازہ کی نماز نہ پڑھتا کیانتھے معلوم نہیں خاوند کی رضا مندی خدا کی رضا مندی اور خاوند کی ناراضی خدا کی ناراضی کا باعث ہو جاتی ہے اے فاطمہ اگر کوئی عورت مریم بنت عمران کی طرح عبادت کرے اور اس کا خاوند ناراض ہو تو اللہ تعالیٰ ایسی عبادت کو قبول نہیں کرتا اے فاطمہ عورتوں کی سب سے افضل طاعت خاوند کی اطاعت ہو اور اسکے بعد سوت کا تنا سب سے افضل ہے اے فاطمہ گھڑی بھر سوت کا تنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اس کتے ہوئے سوت کے ہر کپڑے کے بدلے میں ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اے فاطمہ جس کو

اذا غزلت حتى تكسني وجها وصبيانا وجبت لها الجنة واعطاهما الله بكل تسربل من اثوابها من بيت
 في الجنة قال النبي عليه السلام ما اجل كان له امرأتان فلم يعد بينهما في النفقة ولم يسو بينهما في المصنوع
 والمطعم للشرب فهو يرى مني وانا يرى مني مني ولا نصيب له في شفاعتي الا ان يتوب قال عليه السلام من كان له
 امرأتان قال لي احداهما دون الاخرى في رزاية ولم يعد بينهما جلد يوم القيامة واحد شقيقه ما مثل
 كذا في مرشد التاهلين قال النبي عليه السلام امرأة صالحه خير عند الله تعالى من الف رجل ايما امرأه خلت
 نزعها سبعة ايام مرضى عنها زوجها اغلق الله تعالى عنها سبعة ابواب النار وفتح الله تعالى لها ثمانية ابواب الجنة
 فتدخلها من اى باب شلت بل وحساب في عذاب ردقات الفخار وقال النبي عليه السلام اذا كان
 في البلدة رجل صالح وامرأة صالحه فم الله تعالى عنها البلاء ودين علماء ايها صادق رسول الله وقال النبي عليه السلام
 من اكرم جاره وجبت له الجنة ومن اذى جاره لعن الله والملائكة والناس اجمعين صدق رسول الله (ردقات الفخار)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** النساء

روا عبد الله ولا تشركوا به شيئا بصفا او غيره او شيئا من الاشراك جليا او خفيا او بارا او دين
 احسانا، ولمحسنوا بها احسانا، وبذي القربى وصاحب القرابة (واليتيم والمساكين)
 سوت کات کر اپنے خاوند اور بچوں کے کپڑے بنائے اُس سے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اگر
 ہر تہ بند کے بدلے اسکو جنت میں ایک شہر عطا کرے گا پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جس کے پاس
 دو بیویاں ہوں اور وہ انکے حق سونے پیکھنے کھانے پینے میں انصاف بکرتا ہو ایسا آدمی
 مجھے الگ ہے اور میں اُس سے بیزار ہوں پیغمبر تو یہ اسکو میری شفاعت نصیب نہو گی دوسری
 روایت ہے کہ جسکے پاس دو عورتیں ہوں اور وہ ایک کی طرف جھک پڑے یا انہیں انصاف بکرتے
 تو قیامت کے دن آدھا شہر گھسٹتا ہوا آئیگا (مرشد التامین) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک نیک
 عورت بیزار مردوں سے بہتر ہے اور جو عورت سات روز اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے اور اسکو
 رضا مند رکھتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسپر دوزخ کے ساتوں دروازے بند کرتا اور بہشت کے آٹھوں دروازے
 کھول دیتا ہے وہ جس مردوں سے چاہے گی بلا حساب عذاب جنت میں داخل ہو جائیگی (ردقات الفخار)
 رسول خدا فرماتے ہیں کہ جس شہر میں کوئی نیک مرد یا نیک عورت رہتی ہے اللہ تعالیٰ اسکی دس سال
 شہر والو میں بلائیں مالدیتا ہے حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہم سایہ کی عزت کرتا ہے اسکی جنت
 واجب ہو جاتی ہے اور جو اسے ستا یا جو خدا و فرشتے اور تمام آدمی اسپر لعنت بھیجتے رہیں (رسول الشریع فرمایا)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** النساء

وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا الْآيَةُ یعنی خدا کی بندگی کرو اور کسی بت وغیرہ کو اسکا شریک
 نہ ٹھہرو یا شرک جلی و خفی سے بچتے رہو اور ماں باپ اور قریب کے رشتہ دار اور یتیم اور مسکین اور

والجار ذی القربی، الذی قرب جوارہ وقیل الذی له مع الجوار قرب واتصال بنسب او دین
 وقرئ بالنصب علی الاختصاص تعظیماً لحفظه والجار المجنب البعید والذی لا قرابة له
 وعنه علیہ الصلوٰۃ والسلام الجیران ثلاثۃ یجار له ثلاثۃ حقوق حق الجوار وحق القرابة وحق
 الاسلام وجار له حقان حق الجوار وحق الاسلام وجار له حق واحد حق الجوار وهو المشرک
 من اهل الکتاب والصاحب بالمجنب الرفیق فی امر حسن کتعلم ونصر وصناعة او سفر فانه
 حصیک وحصل یجنبک وقیل المرأة روا بن السبیل، المسافر والضعیف (وما ملکت ایمانکم)
 العبد والامانہ (ان الله لا یحب من کان عتلاً) یأنف عن اقراره وجہلہ واهلیہ ولا یلتفت
 الیہم (فخولاً) یتفاخر علیہم (قاضی بیضاوی) وعن عامر بن ربیعۃ انه قال سمعت رسول الله
 علیہ السلام یقول من صل علی صلوٰۃ صلت علیہ الملائکۃ کما صل علی فلیقل من ذلک
 العبد ولکن شفاء شریف قال الله تعالی وقضی ربک ای امر امر مقطوعا بہ ان لا تعبد الا ایاہ
 قریب کے ہمسایے اور دور کے پڑوسی اور رفیق اور مسافر اور اپنے لوہی غلاموں کے ساتھ نیک سلو
 کرتے ہو اس آیت میں و الجار ذی القربی سے بعض علماء نے وہ شخص مراد لیا ہے جو باوجود ہمسائیگی
 رشتہ میں قرابت اور نسب یا دین میں اتصال رکھتا ہو بعض قرأتوں میں و الجار المجنب البعید بالنصب
 آیا ہے اس صورت میں نصب علی وجہ الاختصاص ہوگا اور اس سے اُس کے حق کی تعظیم مقصود ہے
 اور جار المجنب سے وہ شخص مراد ہے جو بجز ہمسائیگی کے کچھ قرابت نہ رکھتا ہو پیغمبر خدا سے روایت
 کہ ہمسایے تین طرح کے ہوتے ہیں ایک ہمسایہ ایسا ہے کہ اُس کے تین طرح کے حق ہیں (۱) حق
 ہمسائیگی (۲) حق قرابت (۳) حق اسلام دوسرے ہمسایے کے دو حق ہیں (۱) حق ہمسائیگی (۲)
 حق اسلام تیسرے ہمسایے کا فقط ایک حق ہوتا ہے یعنی صرف حق ہمسائیگی مثلاً ہمسایہ مشرک اہل کتاب
 ہو و الصاحب بالمجنب سے وہ شخص مراد ہے جو نیک کاموں مثلاً تعلیم علوم یا تجارت و صنعت
 یا سفر میں رفیق ہو کیونکہ ایسا شخص ہم صحبت اور سداوقات پہلو میں ہوا کرتا ہے اور بعض علماء نے
 اس سے بیوی مراد لی ہے و ابن السبیل سے مہمان یا مسافر مراد ہے و ما ملکت ایمانکم سے لونڈی
 غلام مراد ہیں ان الله لا یحب من کان عتلاً الا یہیئہ الله تعالی اس تکبر کو دوست نہیں کہتا
 جو اپنے یگانوں دوستوں اور ہمسایوں سے ناک چڑھائے اور اپنے آپ کو بطور فخر بڑائی لگائے
 (قاضی بیضاوی) عامر بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں پیغمبر علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی مجبور و مدبھیجما ہے
 فرشتے اسی طرح اس پر رحمت بھیجتے رہتے ہیں اب اسے اختیار ہے چاہے کم بھیجے یا زیادہ
 (شفاء شریف) الله تعالی فرماتا ہے وقضی ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ یعنی تیرے پروردگار
 نے قطعاً حکم کر دیا ہے کہ اُس کے سوا اور کسی بندگی نہ کرو۔

اور باحوال دین احساناً بان تحسنوا بالوالدین لہما السبب الظاہر للوجود والتجسس فی الباطن
 عندک اکبر احدہما او کلہما فلا تقل لہما ان، فلا تغیر ما یستقل منها ویستقل من موثقیہما
 وهو صمد یدل علی تغیر ولہتمہما، ولا تغیرہما عما یرجیہما با غلاظ وقل لہما قولاً کریماً جمیل
 واخفض لہما جناح الذل وتذل لہما وتواضع مہما من الرحمة من فرط رحمتک علیہما لا فتقارہما
 الی من کان افقر خلق اللہ الیہما، وقل رب ارحمہما وادع اللہ تعالیٰ بان یرحمہما برحمۃ الباقیۃ
 کما ربیانی صغیراً، رحمۃ مثل رحمۃما علی وتریتہما وارشادہما لی فی حال صغری (قاضی) عن
 ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال عبد الرحمن ای افرادۃ بالعبادۃ لان
 المستغنی للعبادۃ هو اللہ تعالیٰ فمن اشرک فی عبادۃ ربہ شیئاً لا یقبل منه عملہ وهو فی الذفیرۃ
 من الخاصمین کما قال اللہ تعالیٰ **لئن اشرکت لیعبطن عملک ولتونی من الخاصمین فعلى العاقل**
ان یخلص فی عبادۃ ربہ کما قال اللہ تعالیٰ فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عمل صالح ولا یشترک
 بعبادۃ ربہ احداً (زبدۃ الواعظین) یقال للوالد علی الولد عشرۃ حقوق الطعام ان احتاج الخدمۃ
 ان احتاج والواجبۃ ان دعا والاطاعۃ ان امر بہ معصیۃ والتکلم معہ باللین والغلظۃ
 اور مان باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو کیونکہ وہ وجود اور زندگی کا ظاہری سبب ہیں اگر ان میں سے ایک یا
 دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اُن مہر و معینے انکی کوئی بُرائی دیکھ کر اور انکی خدمت کو گران سمجھ کر
 وہ نہ مارو اُن ایک آواز ہے جو ہر کی ہر دلالت کرتی ہو ولا تَنْتَهِئَا اور اگر ان کا کوئی فعل تجھے اچھا معلوم ہو تو اوپر
 سخت سست نہ کہہ اور ڈانٹ نہ بتا اور دُکلی بھرائی کے ساتھ تواضع کو ملحوظ رکھ کر اُن کے اپنی خاکساری کا بازو جکھا
 کیونکہ اب وہ اُس شخص کے محتاج ہیں جو کسی زمانہ میں ساری خدائی سے زیادہ اُن کا محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ سے
 دعا کر کہ اسی اپنی ابدی رحمت کے ساتھ انکی حالت پر رحم فرما یہ رحمت ایسی ہو جیسی الرکین کی حالتیں میری پرورش
 اور تعلیم وغیرہ کے متعلق انہوں نے مجھ پر ہندول کی تھی (قاضی) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اجدد والرحمن یعنی صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو کیونکہ عبادت کے قابل ہی ہو جو کوئی
 اُس کی عبادت میں کیونکہ شریک کرے گا اُس کا کوئی عمل قبول نہو گا اور وہ آخرت میں زیان کار رہے گا۔ چنانچہ
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **لئن اشرکت لیجقطع عملک الا یہ یعنی اگر تو شریک کرے گا تو تیرے عمل**
 نابود ہو جائیں گے اور تو نقصان اٹھائے گا دوسری آیت ہے **فمن کان یرجو لقاء ربہ** لایہ یعنی
 جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اُس کو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی بندگی
 میں کیونکہ شریک نہ ٹھہرائے (زبدۃ الواعظین) علماء کا قول ہے کہ باپ کے بیٹے پر دس حق ہیں (۱) محتاج
 ہو تو کھانا پانا (۲) ضرورت ہو تو خدمت کرنا (۳) پکارتے وقت فوراً جواب دینا (۴) جائز
 کاموں میں اُس کا کمانا (۵) سختی جوڑ کر نرمی سے کلام کرنا

وان احتاج الى الكسوة كساء ان قدر عليها والمشى خلفه والارضاء له بما رضى لنفسه والارواح له بما يكره لنفسه والدعاء له بالمغفرة كلما دعا لنفسه (تنبيه الغافلين) عن الفقيه انه قال سئل عن الوالد بن اذا ماتنا ساخطين على الولد هل يمكن ان يرضيهما بعد وفاتهما قبل يمكن بثلاثة اشياء اولها ان يكون صالحا والثاني ان يصل قرابتهما واصداقهما والثالث ان يستغفر لهما ويدعو لهما ويتصدق لهما (تنبيه الغافلين) عن انس بن مالك ان النبي عليه السلام قال لا يستقيم ايمان العبد حتى يستقيم قلبه ولا يستقيم قلبه حتى يستقيم لسانه ولا يدخل المؤمن الجنة حتى يامن جارة من لسانه وقال عليه السلام من اكرم جارة وجبت له الجنة ومن اذى جارة لعن الله والملائكة والناس اجمعون (حياة القلوب) عن النبي عليه السلام انه قال من انفق على الضيف درهم فاكنا انفق الف درهم في سبيل الله وقال النبي عليه السلام ما من احد يا تيه الضيف فاكرمه الا فخر الله له بابا من الجنة حكى ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه كان اذا جاءه ضيف قام بنفسه يخدمه فقيل له في ذلك فقال سمعت رسول الله عليه السلام يقول الملائكة يقولون في منزل فيه ضيف فانا استغنى ان اجلس والملائكة قائمون (اعرجية)

(۶۱) محتاج ہو تو کو پڑا پہنا تا بشرطیکہ بیٹے کو میسر ہو (۶۲) رستمین باپ کے پیچھے پیچھے چلنا (۸۱) اپنی پسند کی چیز کو اسکے لئے پسند کرنا (۹۱) جس چیز کو خود برا جانے اُسے اسکے حق میں برا جاننا (۱۰۱) جب اپنے لئے دعا کرے تو اسکیلئے بھی دعائے مغفرت کرنا (تنبيه الغافلين) فقیہ ابو اللیث سے کسی نے پوچھا کہ والدین ناخوش ہو کر وفات پا جائیں تو بیٹا انکو کس طرح رخصت کر سکتا ہے اپنے فرمایا تین طرح (۱) بیٹا خود صالح ہو (۲) والدین کے رشتہ داروں اور دوستوں سے احسان کرتا ہے (۳) انکیلئے دعا اور استغفار کرے اور صدقہ اور خیرات دے (تنبيه الغافلين) انس بن مالک سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کا جب تک دل درست نہیں ہوتا ایمان درست نہیں ہوتا اور دل کی درستی ایمان کی درستی پر موقوف ہے جب تک ہمسایہ زبانی ایذا سے امن میں سرین مومن جنت میں داخل نہوسکیں حضور کا ارشاد ہے کہ جس نے ہمسایہ کی عزت کی اسکیلئے جنت واجب ہے اور جس نے پڑوسی کو ستایا اسپر خدا اور فرشتے اور تمام آدمیوں کی لعنت ہے (حياة القلوب) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اپنے فرمایا جس نے مہمان کی تواضع میں ایک درم خرچ کر دیا وہ ایسا ہو گیا خدا کی راہ میں ہزار درم فیہ اور ارشاد ہے کہ جس کیلئے گھر مہمان آئے اور وہ اسکی تعظیم کرے تو خدا اسکیلئے جنت کا دروازہ کھول دیتا ہے حکایت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بذات خود مہمان کی خدمت کیلئے کھڑے رہا کرتا تھے لوگوں نے اس کا سبب پوچھا آپ نے فرمایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوں فرشتے اُس گھر میں کھڑے رہتے ہیں جہاں مہمان اُترا ہوا ہو ایسے مجھے شرم آتی ہے کہ فرشتے کھڑے ہوں اور میں ہمیشہ جاؤں (اعرجیہ)

عن النبی علیہ السلامانہ قال اخبرنی فی جبرائیل علیہ السلامانہ قال ان الضیف اذا دخل علی
 اخیه المسلم دخلت معہ الف بركة والف رحمة وغفر الله ذنوب اهل ذلک البیت لو کان
 ذنوبہم اکثر من زبد البحر وورق الاشجار واعطاه الله تعالى ثواب الف شهید وکتب لہ بكل
 لقمة اکلها الضیف ثواب حجة مبرورة وعمره مقبولة وبقي الله له مدينة فی الجنة ومن
 اکرم ضیفا فکانما اکرم سبعین نبیا (کنز الاخبار) مروی عن ابی ہریرۃ عن النبی علیہ السلام
 انہ قال اذا مات ابن آدم انقطع عملہ الا من ثلاث صدقة جاریة وولد صالح یدعو لہ
 بالمغفرة وعلم ینتفع بہ بعدہ (تنبیہ الغافلین) قال علیہ السلام تصد قوافل الصدقة
 فکالک من النار وروی عن بعض اهل العلم انہ قال افضل الاعمال اجاعة بطن شعبان
 بالصیام اخلص الخالصۃ ان رسول الله لما حث الناس علی الصدقة حین اراد الخرج ورجی
 غزوة تبوک جاء عبد الرحمن بن عوف بأربعة آلاف درهم فقال یا رسول الله کان لی ثمانية آلاف درهم
 فامسکت منها لنفسی وعیالی اربعة آلاف درهم واقترضت منها لربی اربعة آلاف درهم فقال علیہ السلام یا
 عبد الرحمن بارک الله فیما امسکت وفیما اعطیت وقال عثمان بن عفان یا رسول الله علی جهاز من یجھز لہ فزنت
 هذه الاربۃ فثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل الله مثل حجة ابنت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائة حبة والله ینصلمن یشاء الله ^{علیہ}

پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا جبریل نے مجھ کو خبر دی ہے جب کسی مسلمان کے ہاں کوئی مہمان آتا ہے
 تو اُس کے ساتھ ہزار رحمتیں اور ہزار برکتیں گھر میں نازل ہوتی ہیں اور کل گھر والوں کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ
 وہ دریا کے چھاگوں اور درختوں کے پتوں سے بھی زیادہ کیوں نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ اُسے ہزار شہیدوں کا ثواب دیتا ہو
 مہمان کے ہر لقمہ کے بدلے ایک مقبول حج اور مقبول عمر کا اجر لکھ دیتا ہو اور حجت میں اکیلے ایک شہر تعمیر کر دیتا ہو
 اور جس نے مہمان کی تعظیم کی اُس نے گویا ستر پیغمبر و نبی تواضع کی (کنز الاخبار) ابو ہریرہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں
 کہ آپ نے فرمایا جب آدمی مہمان کو اپنے گھر میں لے کر آئے تو اُس کے سارے عمل مستقطع ہو جاتے ہیں مگر تین باتیں باقی رہتی ہیں (۱) صدقہ جاریہ
 (۲) نیک اولاد جو ماں باپ کیلئے دعا کرتی ہے (۳) علم جو اُس کے بعد لوگوں کو نفع دے (تنبیہ الغافلین) رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو صدقہ خیرات کیا کرو کیونکہ صدقہ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے بعض اہل علم کا قول ہے کہ بھرے ہوئے
 پیٹ کو روڑے رکھ کر بھوکا رکھنا سب عملوں سے افضل ہے روایت ہو کہ جب پیغمبر علیہ السلام نے غزوہ تبوک کا ارادہ
 کیا تو عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درم لیکر حاضر خدمت ہوئے اور یہ کہما کہ میرے پاس آٹھ ہزار درم تھے ان میں سے
 چار ہزار اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لئے اور چار ہزار اللہ تعالیٰ کو بطور قرض حسنہ دیتا ہوں حضور نے فرمایا کہ
 خدا تیرے رکھ چھوڑنے میں بھی برکت دے اور دے ڈالے میں بھی اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
 فرمایا جس کسی کے پاس ہوا کا سامان نہ ہو میں اُس کا کفیل ہوں اس وقت یہ آیت نازل ہوئی مَثَلُ الَّذِینَ یَنْفِقُوْا
 اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ اَلَا یَ (اس آیت کا مطلب سورہ بقرہ میں بیان ہو چکا ہے)

قال الفقیہ المتصدق کمثل الزم اعم فان کان الزم حادقا فی عمله ویكون البذر جیدا
ویكون الارض عاملة یكون الزرع طیبا کثیرا فکذلک اذا کان المتصدق صالحا واما مال
طیبا حلالا ووضع موضعه فیکون الثواب اکثر شفاء اندوی ووقال الفقیہ
ابواللیث قد ذکر الله تعالی فی التورہ والا انجیل والزبور والقرآن وجميع کتبه وامر
فی جمیعها وادعی الی جمیع رسله یجعل رضاه فی رضی الوالدین وسخطه فی سخط الوالدین
وسئل النبی علیه السلام رای العمل افضل فقال علیه السلام الصلاة فی وقتها ثم
بر الوالدین ثم الجهاد فی سبیل الله (کذا فی التنبیہ الغافلین) ویقال ثلاث آیات نزلت معقولة
بثلاث لا تقبل واحدة منها بغير الاخری الاولی قوله تعالی (اقیموا الصلوة واتوا الزکوة
فمن صلی الصلوة ولم یؤد الزکوة لا تقبل الصلوة منه والثانیة قوله تعالی اطیعوا
الله واطیعوا الرسول فمن اطاع الله تعالی ولم یطع الرسول لا تقبل اطاعته الله والثالثة
قوله تعالی ان اشکرکم ولوالدیک فمن شکر الله تعالی ولم یشکر لوالدیہ لا یقبل شکره
الله تعالی والدلیل علی ذلک قول النبی علیه السلام من ارضی والدیہ فقد ارضی
خالقه ومن اسخط والدیہ فقد اسخط خالقه (تنبیہ الغافلین)

فقیه ابواللیث کہتے ہیں کہ صدقہ دینے والا ایسا ہے جیسا کاشتکار اگر وہ کھیتی کے کام سے واقف ہے
بیج بھی قسم کا ڈالا ہے زمین طاقتور ہے تو کھیتی نہایت سرسبز اور غلہ بکثرت ہوگا اسی طرح اگر صدقہ
دینے والا ایک کمائی حلال اور صرف ٹھیک ہو تو بہت زیادہ ثواب کی توقع ہے (شفاء اندوی)
فقیه ابواللیث فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے توریت انجیل زبور فرقان اور ان کے علاوہ دیگر کتابوں
میں ارشاد فرمایا ہے اور کل غیر ہنر اس مضمون کی وحی نازل کی ہو کہ خدا کا نصیب والدین کی ناراضی میں
اور خدا کی خوشنودی والدین کی رضامندی میں پہنان ہو رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ سب سے افضل
کو فرمایا عمل ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پھر والدین کے ساتھ سلوک پھر خدا کی راہ میں جہاد (کذا فی
تنبیہ الغافلین) بعض علما کا قول ہے کہ تین آیتیں تین چیزوں کے ساتھ ملکر نازل ہوئی ہیں ایک پر عمل
اور ایک پر نہ تو قبول نہیں ہوتا (۱) اَقِمْوُ الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (نماز پڑھو اور زکوۃ دو) پس جو نمازی
باوجود معذرت زکوۃ نہیں دیتا اسکی نماز قبول نہیں ہوتی (۲) اَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ (خدا
اور رسول کی اطاعت کرتے رہو) پس تو بلا اطاعت رسول خدا کی اطاعت نامقبول ہے (۳) اِنْ اَشْكُرْ
قَوْلَ الْاٰلِیْنِکَ (میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر) اس سے یہ ثابت ہوا کہ جب تک مان باپ کا شکریہ ادا نہ کرے
خدا کا شکریہ ادا نہ ہوگا۔ اسکی دلیل غیر علیہ سلام کا یہ قول ہے کہ جس نے مان باپ کو خوش رکھا اُس نے
خدا کو رضا مند رکھا اور جس نے والدین کو ناراض کیا اُس نے خدا کو ناراض کر لیا (تنبیہ الغافلین)

مروی ان سلیمان علیہ السلام مکان یسیر بین السماء والارض حتی بلغ بحراً حسیقاً
 خراى فی موضع الجھر وجاهاً ثلاثاً فامر الریح ان تسکن فسكنت الريح فامر حفريت بان
 یغوص فی الجھر فغاص الحفريت فلما بلغ قعره رأى قبة من درة بیضاء لا ثقب لها
 فاخرجها ووضعها بین یدى سلیمان علیہ السلام فتعجب من ذلك فدعا الله فانفتح
 باب القبة فاذا فیها شاب ساجد فقال سلیمان علیہ السلام من انت انت امن الملائكة
 امر من الجن امر من الانس قال بل انا من الانس فقال سلیمان علیہ السلام راي سبب
 نلت هذه الکرامة قال ببر الوالدین لما کانت والدتی عجوزاً کنت احملها علی ظهري وكان
 دعاء وهالی اللهم ارزقه القناعة واجعل مکانه بعد وفاتی فی موضع لا فی الارض
 ولا فی السماء ولما توفیت کنت ادور علی ساحل الجھر فرأیت فیہ قبة من درة فقربت
 الیها فانفتحت القبة لدی فدخلت فیها فانطبقت القبة بأذن الله تعالى فکنت لا ادري
 انی الهواء انا امر فی الارض ورزقنی الله فیها فقال سلیمان علیہ السلام کیف یرزقک
 الله فیها قال اذا جعت خلق الله فیها شجرة وعليها ثمر فزرقتی منه واذا عطشت ینب منها ماء
 اشد بياضاً من اللبن واحلى من العسل وابد من الثیء فقال سلیمان علیہ السلام کیف تعلم اللیل والنهار فیها
 حکایت حضرت سلیمان کا تخت ہوا پر اڑتا اڑتا ایک گہرے دریا کے کنارے جا اڑا اپنے ہولناک موجیں
 ویکر ہوا کو حکم دیا کہ ٹہر جا۔ فوراً ٹھہر گئی پھر ایک جن کو دریا میں غوطہ لگانے کے لئے فرمایا اُس نے غوطہ
 لگایا۔ دریا کی تھامیں اُسے سفید موتی کا ایک ایسا قہ نظر پڑا جس میں دروازہ یا کہین سوراخ تھا تاکہ
 حضرت سلیمان کے روبرو لا رکھا آپ کو تعجب ہوا۔ اللہ سے دعا کی فوراً قہ کا دروازہ کھلیا دیکھتے کیا بین
 کہ قہ میں ایک نوجوان آدمی سر بسجده عبادت اتنی میں مصروف ہو حضرت سلیمان بولے کہ تو فرشتہ
 ہو یا جن یا آدمی جواب دیا۔ آدمی۔ پھر اپنے فرمایا کہ تجھے یہ رتبہ کیونکر ملائے کہا والدین کے ساتھ سلوک
 کرنے سے جب میری والدہ بڑھیا ہو گئیں تو میں انکو اپنی پیٹھ پر بٹھائے بٹھائے پھر انہوں نے ایک دن یہ
 دعا دی کہ اتنی اسے قناعت نصیب کر اور میرے مرنے کے بعد اسے ایسے گھر میں رکھ کہ جو نہ زمین میں ہو
 نہ آسمان میں جب وہ مر گئیں تو میں اس دریا کے کنارے گشت لگاتا رہا ایک دن میں سفید موتی کا ایک
 قہ دیکھا اور اسکی طرف بڑھا۔ میرے لئے اُس کا دروازہ کھلیا اور میرے داخل ہونے کے بعد پھر اُسی طرح
 بند ہو گیا اب مجھے معلوم نہیں کہ میں آسمان میں ہوں یا زمین میں خدا اسی قہ میں مجکو رزق پہنچاتا ہو سلیمان
 علیہ السلام نے فرمایا۔ کیونکہ اُس نے کہا کہ جب مجکو بھوک لگتی ہے اللہ تعالیٰ اس میں ایک میوہ دار درخت پیدا
 کر دیتا ہو۔ جب پیاسا ہوتا ہوں اسی میں پانی اُبلنے لگتا ہو جو دو دھ سے سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا
 برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے پھر اپنے پوچھا کہ تجھے دن۔ رات کی شناخت کس طرح ہوتی ہے

قال اذا انفجر الصبح ابيضت القبة فاعترف ان المنهار واذا غربت الشمس تكون القبة في الظلام فاعترف انه الليل فدعا الله تعالى فانطبقت القبة وهويها كما كانت (جمع اللطائف) حكى ان موسى عليه السلام قال الهی ارنی جلیسی فی الجنة فقال الله تعالى اذهب الی البلد الفلانی الی السوق الفلانی فهناک رجل قصاب وجهه کذا فهو جلیسک فی الجنة فذهب موسی علیه السلام الی ذلک الدکان فوقف هناك الی وقت الغروب فاخذ القصاب قطعة لحم وطرحها فی زنبیل فلما انصرف قال موسی علیه السلام هل لک فی الضیف قال نعم فمضى معه حتی دخل ارضه فقام الرجل وطبخ من ذلک اللحم مرقة طيبة ثم اخرج من دارة زنبیل فيه عجوة ضعيفة کأنها فرخ حمامة فاخرجها منه فاخذ ملعقة وکان یضع الطعام فی فیها حتی شبع وغسل ثوبها وجففه والبسها ثم وضعها فی الزنبیل فخرکت العجوة شفتیها قال موسی علیه السلام قد رأیت شفیتها قالت اللهم اجعل ابنی جلیس موسی فی الجنة ثم اخذها الرجل فعلقها علی الود فقال موسی علیه السلام ما الذی صنعت قال ان هذه والدتی قد ضعفت حتی لا تقدر علی القعود

جواب دیا کہ فجر ہوتے ہی یہ قبر روشن ہو جاتا ہے میں جان لیسا ہوں کہ دن نکل آیا اور شام کے وقت میں اندھیرا سا چھا جاتا ہے میں خیال کر لیتا ہوں کہ رات آگئی پھر اُس نے خدا سے دعا کی اور دروازہ بند ہونے کے بعد قبر اسی طرح دریا میں چلا گیا (جمع اللطائف) حکایت موسیٰ علیہ السلام نے ایک بار دعا کی۔ اسی لمحے اُس شخص سے ملائے جو جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ حکم ہوا کہ تم فلاں شہر کے فلاں بازار میں جاؤ وہاں ایسے چہرے ایسے حلیہ کا ایک قصاب ملیگا جو جنت میں تمہارا رفیق ہونے والا ہے موسیٰ اُسکی دکان پر پہنچے اور مغرب کے وقت تک کھڑے رہے اسوقت قصاب نے ایک گوشت کا ٹکڑا لے کر زنبیل میں ڈال دیا اور اپنے گھر جانے لگا موسیٰ نے فرمایا کیا تم کسی مہمان کو رکھ سکتے ہو جواب دیا ہاں سر آنکھوں پر۔ حضرت موسیٰ اُسکے ساتھ ہوئے جب یہ دونوں مکان میں پہنچکے تو قصاب نے گوشت پکایا اور گھر میں سے ایک زنبیل نکال لایا اور اس میں سے ایک نہایت بڑی عورت کو نکالا جو فرط ضعف کے باعث کمبورت کا نیا کھلا ہوا بچہ معلوم ہوتی تھی قصاب نے ایک چچی میں شہد باندھ کر اُسے خوب پیٹ بھر کے بلایا پھر اُسے کپڑے دہوئے اور کھا کر پہنا دیے بعدہ پھر زنبیل میں امانت کی طرح رکھ دیا بڑھیا نے ہونٹوں ہونٹوں میں کچھ دعا دی حضرت موسیٰ فرما رہے ہیں کہ میں نے اسے ہونٹ پٹے ہوئے دیکھے۔ وہ کہہ رہی تھی۔ اسی میں سے بیٹے کو جنت میں حضرت موسیٰ کا رفیق بنائے بعدہ قصاب نے زنبیل کو کھوٹٹی پر لٹکا دیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے اُس نے عرض کیا کہ یہ میری ماں ہے جو ضعف کے باعث بیٹھ اٹھ نہیں سکتی

فقال موسى عليه السلام ملك البشارة أنا موسى وأنت جليسى في الجنة ليس لها الله
 بحرمة اسمائه الطيبة وحرمة من هو افضل للبيرة هذه حكاية لطيفة في الزبدة فعلیہا
 بالصدق والعدۃ حکى ان عیسیا بنی ابراهیم علیہ السلام فاستضافہ فقال لہ ابراهیم
 علیہ السلام ما اضعفک حتى تخرج عن دینک وتترك المجوسیة فقال لا وانصر فاوحى الیہ
 یا ابراهیم ما تضیف حتى تخرج عن دینہ ما ضرتک لى اضعفتہ هذه اللیلة ونحن نطمع ونسقیہ
 سبعین سنة وهو یكفر بنا فلما اصبح ابراهیم علیہ السلام طلب المجوسی فوجده فحلف علیہ
 فقال لہ المجوسی ما اعجب امرک بالامس تطردنی والیوم تطلبنی فاحذر ابراهیم علیہ السلام
 ان الله تعا اوحى الی فی امرک کذا وکذا فقال المجوسی ایا عاقل رب الارباب بهذه المعاملة وانا
 اکفرہ امد دیک اشهد ان لا اله الا الله واناک رسول الله کذا فی بعض کتب المعظۃ و ذکرہ
 ایضاً الشیخ سعید رحمۃ الله علیہ فی بستانہ وقال النبی صلی الله تعالی علیہ وسلم ان فی الصدقات
 خمس خصال الاولی تریدہم فی اموالہم والثانیۃ دولہ للرض والثالثۃ یرفع الله تعالی عنہم البلاد
 والرابعۃ یمیزن علی الصراط کالبرق الخاطف والخامسۃ یدخلون الجنة بغير حساب ولا عدل بصدق رسول الله تعالی
 النبی علیہ السلام افضل الاعمال الصلوات الخمس وافضل الاخلاق التواضع صدق رسول الله (وقالت الامم)
 آپنے فرمایا کہ تجکو مبارکباد میں موسی ہوں اور تجبت میں میرا رفیق ہو اور تعالی اپنے اسمائے پاک کی برکت اور
 فضل مخلوقات (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل ہم حضرت کا رستہ آسان کرے (یہ لطیف اور منتخب حکایت زبدۃ
 الوافلین میں ہے) حکایت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک مجوسی آیا اور اس نے کھانا مانگا آپنے فرمایا جب تک
 تو اپنے دین میں جو بیت کو نحوڑیگا میں تجکو کھانا نہیں کھلا سکتا وہ پیارہ مایوس ہو کر چلا گیا حضرت ابراہیم علیہ
 پر اس وقت وحی اتری کہ تم اسکو جب تک اپنا دین نحوڑوے ایک وقت کھانا نہ دیسکے رات کی رات مکان رکھ
 لیتے تو کیا نقصان تھا ہم ستر برس سے کھلا پلا رہے ہیں حالانکہ وہ برابر کفر کر رہا ہے صبح اٹھا کہ اپنے اسکو
 بڑی تلاش کے بعد پایا اور قسم دیکر اپنے ہمراہ لیکئے مجوسی نے کہا کہ آپ کی باتیں کچھ عجیب و غریب ہیں کل
 مجھے دھکے دلوایے اور آج خود وہ ہونڈتے پھرے حضرت ابراہیم نے وحی کے منمونی کی خبر دی اس نے کہا
 افسوس خدا تو مجھے ایسا معاملہ کرے اور میں کافر بنا رہوں اپنا مات پھیلایے اشہد ان لا اله الا الله انک
 رسول الله صدق دل سے مسلمان ہو گیا یہ حکایت نصیحت کی بعض کتابوں میں ہے اور شیخ سعدی نے اپنی
 بوستان میں بھی اس کا ذکر کیا ہے یہی خبر خدا کا قول ہو کہ صدقینے میں پانچ خوبیاں ہیں ۱۱ مال کی یاد دہانی
 دو اور مرض (۳) حکم اتنی دفع بلا ہم پلاط سے کو نڈی ہوئی بھی کی طرح گزر جائیگا وسیلہ ۱۵ جنت میں بادشاہ
 و کتاب داخل ہو جائیگا سبب (حضور کا ارشاد باطل سچ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پانچ وقت
 کی نماز سب عملوں سے اور تواضع تمام اخلاق سے افضل ہے (بیشک رسول خدا نے سچ فرمایا) ۱۰ قاتل رجا

ومن یطع الله والرسول فاولئک مع الذین انعم الله علیہم فرید تزئیب فی الطاعة
بالوعد علیہا بمرافقة اکرم الخلائق واعظم قدرہ من النبیین والصدیقین والشہد
والصالحین و بیان للذین حال متہ او من ضمیمہ قسمہم اربعۃ اقسام بحسب منازلہم
فی العلم والعمل وحث کافة الناس علی ان لا یتاخر واعنہم وہم الانبیاء الفاضلون
یکمال العلم والعمل المتجاوزون حد الکمال الی درجۃ التکمیل ثم الصدیقون الذین صعدت
نفوسہم تارة بمراتی النظر فی الحج والایات واخری بمعادج التصفیة والریاضات
الی اوج العرفان حتی اطلعوا علی الاشیاء واخبروا عنہا علی ما ہی علیہ ثم الشہداء الذین
آدابہم الحرص علی الطاعة والمجد فی اظهار الحق حتی بذلوا معبہم فی اداء کلمۃ الله
تعالی ثم الصالحون الذین صرفوا اعمارہم فی طاعته واموالہم فی مرضاتہ وحسن
اولئک رفیقاء فی معنی التعجب ورفیقاً نصب علی القییز والحال ولہم جہنم لانه
یقال للواحد والجمع کالصدیق اولانہ ارید وحسن کل واحد منهم رفیقاً راقضی بیضائی

نساء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورہ

وَمَنْ یُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْآيَةُ یعنی جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت
کرے گا وہ ان لوگوں کے ساتھ ہونگا جو خدا کی مہربانی ہے۔ وہ کون بنی اور صدیق اور شہید اور نیک
بندے اس میں بہترین خلائی اور عالی درجہ لوگوں کی رفاقت و معیت کا وعدہ و یہ طاعت پر ترغیب لائی
گئی ہے مِنَ النَّبِیِّنَ الْآیَةُ الذین کا بیان اور اُس سے یا اس کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے اللہ تعالیٰ
نے علم و عمل میں اختلاف مدارج کے سبب نیک لوگوں کی چار قسمیں کر دی ہیں اور لوگوں کو ابھارا
کوتیجھے رکھ کر ان سے الگ نہو جائیں (۱) ابھیاب جو کمال علم و عمل کے باعث حد کمال سے تجاوز کر کے تکمیل
کے درجہ تک پہنچ گئے ہیں (۲) صدیق جسکے نفس کبھی جھوٹوں اور آیتوں پر نظر ڈالنے اور کبھی تصفیہ
باطن اور ریاضت کی سیڑھیوں پر چڑھنے کے سبب اوج معرفت تک جا پہنچے ہیں یہاں تک کہ ان کو
تمام شہداء کی خبر مل گئی اور انہیں جون کی تون ہر چیز کی حقیقت بتا دی گئی (۳) شہید کہ طاعت
پر حرص اور اظہار حق میں کوشش کرنا ان کا طریق ہو گیا ہے یہاں تک کہ انھوں نے اعلائے کلمۃ اللہ میں
اپنی جانیں دے ڈالیں (۴) نیک بندے جنہوں نے اپنی عمریں طاعت میں اور اپنے مال مرضی الہی میں
صرف کر دیئے ہیں وَحَسَنَ اُولَٰئِكَ رَفِیْقًا اور یہ لوگ بڑے اچھے رفیق ہیں تعجب کے معنوں میں ہوا اور رفیق کا
نصب یا تیز واقع ہونے کی وجہ سے ہوا حال ہونے کی جمع کا صیغہ اسلئے نہیں لایا گیا کہ یہ واحد و جمع
دونوں پر بولا جاتا ہے جیسا کہ صدیق یا اس سے یہ مراد ہو کہ ان میں کا ہر شخص سب سے اچھا رفیق ہو گا تا نبی

مروئی عن النبی علیہ السلام انه قال من صلی علی عشاء اذا اصبح وعشاء اذا امسى **الحمد لله**
 من الغرۃ الاکبر یوم القیامۃ وكان مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین
 (ردۃ الواعظین) من النبیین بیان المنعم علیہم والتعرض لمعین سائر الانبیاء علیہم السلام
 والسلام مع ان الکلام فی بیان حکم طاعة نبینا علیہ السلام لجریان ذکرہم فی سبب
 النزول مع ما فیہ من الاشارة الی ان طاعة علیہ السلام متضمنة لطاعتہم لا شتغال
 شریعتہ علی شرائعہم التي لا تغیر بتغیر الاعصار (ابو السعد) والصالحین الصادقین اعمارہم
 فی طاعة واموالہم فی مرضاتہ ولس المراد بالمعین الاتحاد فی الدرجة ولا مطلق
 الاشتراک فی دخول الجنة بل کونہم فیہا بحیث الخ (ابو السعد) عن انس بن مالک
 رضی اللہ عنہ انه قال ان هذه الآية نزلت فی حق ثوبان مولى رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم وكان شدید الحب لرسول اللہ علیہ السلام قلیل الصبر علی
 مفارقتہ فاتی النبی علیہ السلام یوما وقد تغیر وجهہ وغل جسمہ وعرف الحزن
 فی وجهہ فسالہ رسول اللہ علیہ السلام عن حالہ فقال یا رسول اللہ ما بی من وجع
 ولا مرض غیر انی اذا المراد استوحشت وحشة شدیدة حتی القات

رسول خدا سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا جو شخص صبح کو چہرہ دس بار درود بھیجتا ہو اور پھر شام کو دس بار درود بھیجتا ہو
 اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن بڑی سخت گھبراہٹ سے محفوظ رکھے گا اور وہ پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں
 اور نیک بندوں کے ساتھ ہوگا (ردۃ الواعظین) من النبیین انعم اللہ علیہم کا بیان اور تمام انبیاء علیہم السلام
 کی معیت کی طرف اشارہ ہے حالانکہ بحث نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے متعلق ہے اس کی
 سبب یہ ہے کہ آیت کی شان نزول میں تمام پیغمبروں کا تذکرہ کیا گیا تھا اور اوپر بھی اشارہ ہے کہ حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گویا تمام پیغمبروں کی اطاعت ہے کیونکہ آپ کی شریعت تمام انبیاء کی
 شریعتوں کو اس طرح حاوی ہے کہ زمانہ کے انقلاب سے کبھی تغیر نہ ہوگی (ابو السعد) صالحین وہ لوگ ہیں جو
 طاعت الہی میں اپنی عمر اور اس کی رضا جوئی میں اپنا مال صرف کرتے ہیں پیغمبروں اور صدیقوں کی ہمراہی کا
 یہ مطلب نہیں کہ مطیعوں کا گروہ درجہ میں ان کے برابر داخل حجت میں آجائے شریعت ہمسہ ہوگا بلکہ حجت
 جیسے وسیع مکان میں ملکر رہنا مقصود ہے (ابو السعد) انس بن مالک سے روایت ہے کہ اپنے فرمایا یہ آیت
 پیغمبر علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان کے حق میں نازل ہوئی ہے ثوبان آپسے ایک طرح کا
 عشق رکھتے تھے اور آپ کی جدائی کو گوارا نہ کر سکتے تھے ایک دن حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کا چہرہ
 متغیر بدن نہایت لاغر اور چہرے سے رنج و غم ظاہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیفیت عرض کی پوچھی انہیں
 عرض کیا کہ مجھ کو کیا بات ہے انہیں مگر یہ ضرور ہے کہ جب آپ کو نہیں دیکھا طبیعت بولا لا لگتی ہے اور تار وقت یار تیرا نہ سہا ہوا

فلذکرت الآخرة تخفت أن لا أراك هناك لا في عرفات أنك ترفع مع النبيين وأن دخلت الجنة كنت في منزل دون منزل وان لم ادخل فلا أراك ابدا فكيف يكون فيها حالی
فلذلت هذه الآية ومن يطعم الله والرسول الآية (تفسير) عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت
من أحب الله تعالى ذكره وقرئته ان يذكرك الله في رحمة وغفرانه ويدخله الجنة مع انبياءه اوليا
ويكرم برؤيته جماله ومن أحب النبي عليه السلام أكثر من الصلوة عليه وقرئته الوصول إلى شفاعة
وصحبته في الجنة (كذا في الجامع الصغير) عن انس رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال من
أحب سنتي فقد أحبني ومن أحبني كان معي في الجنة فمن اراد ان ينال رؤية النبي عليه السلام
فليحب جاشدا او علامة الحب المطاعة في سنت السنينة واكثر الصلوة عليه لان النبي
عليه السلام قال من أحب شيئا أكثر من ذكره رواه في الفردوس هقا عن عمر بن مرة الجهني
رضي الله عنه انه قال جاء رجل من قضاعة الى النبي عليه السلام فقال يا رسول الله ارأيت اني
ان شئت ان لا اله الا الله وانك رسول الله صليت الصلوات الخمس وصمت رمضان وقت ليا ليله اوديت
الزكاة فمن انما فقال النبي عليه السلام له من كنت على هذا كان مع النبيين والصدقيين والشهداء يوم القيامة

اسمين مجھے آخرت کا دو جہان آیا اور یہ خوف ہوا کہ شاید وہاں زیارت سے مشرف نہ ہو سکوں کیونکہ میں جانتا ہوں
آپ پیغمبرؐ کے ہمراہ ہوں گے اگر میں جنت میں داخل بھی ہو گیا تو آپ سے الگ خدا جانے کون سے اونے درجن
ہو گا اور اگر جنت نصیب نہ ہوئی تو بدالآباد تک دیدار سراپا انوار سے محروم رہوں گا اس وقت میرا کیا حال ہو گا چنانچہ اُنشت
یہ آیت نازل ہوئی وَمَنْ يَظْمِرْ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ الْآيَةَ (تفسیر) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جو شخص خدا سے محبت رکھے
اسکو چاہیے کہ ذکر الہی زیادہ کیا کرے اسکا شمر یہ ہو کہ خدا اسکو اپنی محبت و مغفرت کیسے یاد کرے انبیاء و اولیا کو ہمراہ
جنت میں داخل کر دیا اور اپنا جمال پاک لکھا اگر کسی عزت بڑھائیگا اور جو شخص رسول کو دوست سمجھے اُس سے کدو کہ
بکثرت درو پڑھا کرے اسکا شمر یہ ہو کہ اپنی شفاعت اور بہشت میں حضور کی صحبت نصیب ہوگی (جامع صغیر)
انسؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنت کا دوست رکھنے والا گویا میرا دوست
ہو اور میرا دوست جنت میں میرے ساتھ ہے گا پس جو شخص حضور کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہے
اُس کو چاہیے کہ آپ سے عشق پیدا کرے آپ کی سنت پر عمل کرنا اور بکثرت درو پڑھنا اس عشق کی علامت
ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص کسی کو چاہتا ہے اُس کا ذکر اکثر کیا کرے (رواہ فی الفردوس)
عمر بن مرة ابجہنی سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں بنی قضا عہ میں سے ایک شخص نے حاضر
ہو کر عرض کیا کہ یہ بتائیے اگر میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہوں یا پھر وقت کی نماز پڑھوں رمضان کے
روئے رکھوں راتوں کو عبادت کروں زکوٰۃ دیتا رہوں تو کون لوگوں میں شمار کیا جاؤں گا۔ آپ نے
ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسی حالت پر رہے گا تو قیامت کے دن پیغمبرؐ و ان کے صدیقوں کے ساتھ ہوگا۔

هكذا ونصب اصبعيه مالم يصدق والديه لان عاق الوالدين جيد من الرحمن (مشكوة الانوار)
عن عائشة رضي الله عنها عن النبي عليه السلام انه قال اذا اراد الله تعالى ان يدخل المؤمن الجنة
بعث اليهم ملكا ومعه هدية وكسوة من الجنة فاذا اراد والد دخول قال لهم الملك قفوا
فان معي هدية من رب العالمين فقالوا ما تلك الهدية فيقول الملك هي عشرة خواتم مكتوب
ر في احدها سلام عليكم طبرتم فادخلوها خالدين (وفي الثاني) ادخلوها بسلام امنين
(وفي الثالث) اذهبتم عنكم الاحزان والهمم (وفي الرابع) البسناكم المحلل (وفي الخامس) وزوجناكم
بجود عين (وفي السادس) اني جزيتهم اليوم بما صبروا وانهم هم الفائزون (وفي السابع) صومتم
شبابا لا تهرمون ابدا (وفي الثامن) صومتم امنين لا تخافون ابدا (وفي التاسع) ورفيقكم
الانبياء والصديقون والشهداء والصالحون (وفي العاشرة) كنتم في جوار الرحمن ذي العرش
الكريم العظيم فيدخلون الجنة فيقولون الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور
شكور (سفينة الابرار) حق عن ابن عباس رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال من

يهرأني ودائمي ان لا يهرأني (مگر اسکے ساتھ یہ شرط ہو کہ والدین کا نافرمان نہ ہو کیونکہ ایسا آدمی خدا کی رحمت سے
دور رہتا ہے) (مشکوة الانوار) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمان کو جنت
میں داخل کرنا ارادہ کرے گا تو ایک طرف ایک فرشتے کو بھیجے گا اس کے پاس جنت کے ہرے اور خلعت ہر کوئی جنت
میں داخل ہوتا ہے ان کے تھوہ آواز سے کیسے ابھی ذرا ٹھہراؤ میں خدا کی طرف سے ہرے لایا ہوں وہ کیسے کیا فرشتہ
جو ابھی کہ جس کو ٹھیکان ایک میں نقش ہو سلام علیکم کیسے کیسے فادخلوها خالدين (تیسرا سلام تم بھی جنت میں
ہمیشہ ہمیشہ کیسے داخل ہو جاؤ) دوسری میں اذخلوها بسلام امنين (جنت میں سلامی کیساتھ امن سے داخل ہو جاؤ)
تیسری میں اذهبتم عنكم الاحزان والهموم (میں تمہارے سب غم و غم کر دے) چوتھی میں البسناكم المحلل (میں
تمہیں جنت کے خلع پہنا دے) پانچویں میں وزناكم بخير عين (بہتر بین آنکھوں والی جو دے میں تمہارے کھل کر دے)
چھٹی میں اني جزيتهم اليوم بما صبرتم انتم هم الفائزون (میں آج انکو انکو صبر کی بجزا دی کہ وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے)
ساتویں میں صومتم شبابا لا تهرمون ابدا (تم ایسے نوجوان بن گئے ہو کہ اب کبھی بوڑھے نہ ہو گے) آٹھویں میں صومتم
امين لا تخافون ابدا (تم امن میں آ گئے ہو اب کبھی کسی بات کا خوف نہ ہوگا) نوین میں رفیقکم الانبياء
والصدیقون والشهداء والصالحون (پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیک بندگان کے ساتھ رہیں) دسویں میں
كنتم في جوار الرحمن ذي العرش الكریم (تم اس خدا سے قربان کی ہمسائی میں ہو جو بہت بڑے اور بزرگ
عرش کا مالک ہے) اس کے بعد لوگ جنت میں داخل ہو کر یہ کہیں گے الحمد لله الذي اذهب عنا الحزن
الا یہ (سب تعریف اس خدا کے لیے ہے جس نے ہم سے ہر غم و غم کو دفع کر دیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بخشنے والا اور
قدر دان ہے) (سفينة الابرار) ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری امت سے

تسلك بسنن طهر نسأد اقمی قله لعمامة شهید رت) عن زید بن طلحة عن ابیه عن جدہ عن
النبی علیہ السلام انه قال ان الدین بدأ غریباً وسیر جہراً یأطوب للفر باء الذین یصلحون
ما انفک الناس من بعد من سنن الطریقة المحمدیة قال مقاتل عشرة من الحیوانات
یدخلون الجنة عمل ابراهیم وکبش اسمعیل وناقۃ صالح وحوت یونس وبقرة موسی وحمار
عزیر وفلة سلیمان وهد بلقیس وکلب اصحاب الکھف وناقۃ هیم علیہم السلام
فکلمهم یحبرون علی صلیة الکبش فخر یقضى بین العباد فلا یمقی یومئذ ملک ولا یفی
مرسل ولا شهید الوطن ان لا یغنی لما یرى من شدۃ العذاب والحساب الا من عصمه الله
وشکوة الاغلام من المحسن البصری رحمۃ الله علیہ انه قال رایت جہراً العجی یومئذ من الیام
ینبش المقابر ویأخذ رؤس الموتی ویطعن بالعصا فی ثقب الاذن فان نقدت عصاه
من ثقب الاذن الى الثقب الاخر فمى ذلك الراس وان لم تنفذ رماہ ابضا وان قربت وضع
الداغ قبله ودفنه فسا لئذ عن ذلك فقال اما الذی تنفذ فیہ العصا من الاذن الى الاذن الاخر فمى
الذی سہم النبیعة والقلب المتحی فخذ فی اذن وخرجا من الاذن الاخری ولم یقر بها فی الدماغ ولم یأخذ بها

سورة الناصحین
حدیث براق
علیہم السلام
وینظر له ۱۲

یگانے وقت میرے طریقہ کو تمام لیگا اُسے سو شہید و نجات اب لیگا (ت) زید بن طلحہ اپنے باپ سے اور
یہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دین ابتدا میں بھی غریب تھا ابتدا
میں بھی غریب ہو جائیگا اُن غریب کو مبارکباد ہو میری اس سنت کی اصلاح کریں گے جس میں لوگوں نے گناہ
ڈال رکھا ہو گا (الطریقة المحمدیة) مقاتل کہہ کہ آدمی شوق نظر کر کے دس جانور بھی جنت میں داخل ہو گا (۱)
حضرة ابراہیم کا بچہ (۲) حضرت اسمعیل کا دبا (۳) حضرت صالح کی اونی (۴) حضرت یونس کی مچھلی (۵) حضرت موسی
کی گائے (۶) حضرت عزیر کا گدھا (۷) حضرت سلیمان کی چوٹی (۸) بلقیس کا ہند (۹) احماد کت کا کتا (۱۰) حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نادر یا براق یہ سب کے سب نبی کی شکل ہو جائیں گے پھر بدن کے قصے فیصل
کیے جائیں گے اس وقت ہر شخص کو (خواہ بادشاہ ہو یا پیغمبر یا شہید) یہی گمان ہو گا کہ اب نجات نہیں کیونکہ عذاب اور
حساب کی شدت آنکھوں سے نظر آئیگی ہاں جس کو خدا ہر بلا سے محفوظ رکھیں گا وہ بچا رہیگا (مشکوۃ الانوار ج ۱ ص ۱۲)
فرماتے ہیں میں نے ایک وقت بہرام عجمی کو دیکھا کہ قبر میں اُٹھا رہا ہے اور مردوں کے سر پڑ پڑ کے کان کے
سورخ میں لکڑی چھبوتا جاتا ہے اگر لکڑی اس کان میں داخل ہو کر دوسرے کان سے نکل جاتی ہے تو
اس سر کو باہر پھینک دیتا ہے اور اگر بالکل ہی نہیں جاتی تو بھی بلا دماغے چھوڑ دیتا ہے اور اگر لکڑی دماغ
تک پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے تو اس سر کو چومتا اور دفن کر دیتا ہے میں نے اُس سے اس کا سبب پوچھا جو ایسا
کہ جس کے کان میں لکڑی ادھر سے ادھر وار رہا ہو جاتی ہے وہ میرے گمان میں ایسا شخص تھا کہ جس نے
نصیحت اور حجت بات کو اس کان سنا اور اس کان اُڑا دیا اسنے حجت بات کو اپنے دماغ میں جکڑ دی اور نصیحت پر عمل نہ کیا

واما الذی لا تتفقد قیادہ فلا یزال یبصر ما لا یبصر لیس یبصر ما لا یبصر لیس یبصر ما لا یبصر
الذی قرأت العصافی دماغہ فہو الذی اخذ النسیجۃ والقول الحق وثبتا فی دماغہ فہو القلب
عند اللہ فاقبلہ وادفنه (حیاء القلوب) رہی احمد والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجہ
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کما فی جامع الصغیر قال علیہ السلام قال اللہ تعالیٰ اعدت ای
ہبتات فیہ دلیل علی ان الجنة مخلوقة الا ان کذا قالہ المناوی لعبادہ الصالحین لیس لقاہم
بما وجب علیہم من حق الحق والخلق ما لا عین رأت ای ما لا رأت العین کلہا فان العین فی
سیاق النفیہ تفید الاستغراق ومثله قوله ولا اذن سمعت بتنبؤین عین واذن وروی
بفقتہما ولا خطر علی قلب بشر معناه ان اللہ تعالیٰ ادخر فی الجنة من النعم والخیرات والذات
ما لم یظلم علیہ احد من الخلق بطریق من الطرق کذا ذکرہ المناوی اعلم ان للعبد ثلاثۃ امور
اصناف حسناۃ احدہا علی قلبہ وهو التصدیق وهو لا یرى وهو لا یسمع بل یعلم علی لسانہ وهو یسمع
وعلى اعضائہ وهو یرى فاذا فی العبد ہذا الاشیاء علما صالحا یجعل اللہ لمسمعی ما لا اذن سمعت

اور جس کے کان میں لکڑی داخل ہی نہیں ہوتی اُس نے اپنے نفس کے ارادوں اور بچاؤ خواہشوں میں مصروف
ہو کر گویا حق اور نصیحت کو سننا ہی نہیں اسی لیے اُن میں کوئی بھلائی معلوم نہیں ہوتی اور جس کے دماغ
میں لکڑی پہنچ کر ٹھہر جاتی ہے اُس نے گویا نصیحت اور قول حق کو سننا اور دماغ میں اُتار لیا ایسا شخص
عند اللہ مقبول ہے میں اُسے بوسہ دیکر دفن کر دیتا ہوں (حیاء القلوب) احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ
نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے نیز جامع صغیر میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے
اعدت لعبادہ الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنی میں نے
اپنے اُن نیک بندوں کے لئے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے رہتے تھے ایسی چیز تیار کر رکھی
ہے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھی نہ سننے والے نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گزر سکتا
معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور یہی قول مناوی کا لفظ عین اور اذن سیاق نفی میں واقع ہونے
کے سبب مفید استغراق ہے اور بعض نے عین اور اذن بالتقوین کو بفتح روایت کیا ہے مطلب
حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نیک بندوں کے لئے جنت میں ایسی نرالی نعمتیں اور لذتیں تیار
کر رکھی ہیں کہ بشر کسی طریقے سے اُن پر مطلع نہیں ہو سکتا (کذا ذکرہ المناوی) واضح ہے کہ بندہ کے
لئے تین باتیں اقسام حسنات میں سے ہیں (۱) دل کا فعل مثلاً تصدیق کہ لے نہ آنکھیں دیکھ سکتی
ہیں نہ کان سن سکتے ہیں (۲) زبان کا فعل جسے کان سن سکتے ہیں (۳) ہات پاؤ کا فعل یہ آنکھوں سے
نظر آ سکتا ہے جس جیکہ بندہ ان تینوں چیزوں سے نیک عمل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسکے زبانی عمل کے صلہ
میں ایسی شے عنایت کرے گا جو کسی نے کان سے نہیں سنی اور ہات پاؤں کی نیکیوں کے بدلے وہ چیز عطا

ولم یثب ما لا یمن رات ولعل قلبه ما لا یخطر علی قلب بشر فیصل العبدان یواظب علی الطاعات
لان الله لا ینقص شیئاً من اجور الحسنات بل یعطى الجنة والدرجات (سنائیہ) روى
عن حاتم الزاهدی انه قال من ادعی حب صلاہ من غیر ورع فهو کذاب ومن ادعی دخول
الجنة من غیر اتفاق مال فهو کذاب ومن ادعی حب النبی علیہ السلام من غیر اتباع السنة
فهو کذاب ومن ادعی حب الدرجات من غیر صحبتہ مع الفقراء والمساکین فهو کذاب (رتبہ
الغافلین) وعن سعید المجنون انه کان یکتب فی کفہ الله فقال له السری السقط ما تصنع
یا مجنون فقال انا احب الله تعالی وقد کتبت اسم ربی فی قلبی حق لا یسکت غیرہ
وکتبتہ علی لسانی حق لا ینکر غیرہ والا ان کتبتہ علی کفی حق انظر الیہ بعینہ فیکون
نظری مشغولاً بہ (مشکوۃ الانوار) حکى ان سمون تزوج بامرأة فی آخر عمرہ فولدت بنتاً
فلما بلغت ثلاث سنین وجد فی قلبہ تعلقاً بها فرأى فی منامہ کان القیامۃ قد
قامت ونصبت علائق کل بنی وولی ووراءہم علماء رفیعاً نوراً قد سد الافق فسأل عنہ
فقالوا هو علیہم المحبین الخالصین فرأى سمون نفسه بینہم فجاء واحد من الملائکۃ فاخرجه من بینہم

جو کسی نے آنکھ سے نہیں دیکھی اور قلبی اعمال کی جزا وہ شے ہوگی جس کا خطرہ کسی بشر کے دل پر نہیں
گزرا اسلئے بندہ پر واجب ہو کہ ہمیشہ طاعات میں مصروف رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نیکوئی مزدوری کا ثاب
نہیں بلکہ جنت اور بلند مرتبہ عطا فرماتا ہے (سنائیہ) حاتم زاہدی کا قول ہے کہ جو شخص بلا پرہیز گاری
محبت الہی کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور جو خدا کی راہ میں بغیر مال خرچ کیے جنت کا مدعی ہو وہ جھوٹا اور
جو بلا اتباع سنت بغیر علیہ السلام کی ودیہ کا دم بھرے وہ جھوٹا اور جو فقیر و مسکینوں کی محبت میں
میٹھے بغیر بلند مرتبہ چاہے وہ جھوٹا (نسبہ الغافلین) روایت ہو کہ سعید مجنون نے اپنی بتیلی میں اللہ رکھ
رکھا تھا ایک دن حضرت سرہی قطی نے پوچھا کہ میان سعید مجنون تم نے یہ کیا لکھ رکھا ہے جواب دیا کہ میں
خدا سے محبت رکھتا ہوں میں نے اُس کا نام دل پر لکھ رکھا ہے تاکہ غیر کی گنجائش ہی نہ رہے نہ باطن
لکھ رکھا ہے تاکہ اُس کے سوا کوئی یا دہی نہ آئے اب بتیلی پر لکھ لیا ہے تاکہ اپنی آنکھوں سے دیکھتا
رہوں اور میری نظر اس میں مصروف ہے (مشکوۃ الانوار) حکایت سمون نے بڑا پے میں نکاح کیا
ایک لڑکی پیدا ہوئی اور جب وہ تین برس کی ہو گئی تو باپ کے دل میں محبت سی آنے لگی ایک رات
خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ہر ایک نبی و ولی کے لیے اونچے اونچے نورانی جھنڈے
نصب کیے گئے میں انھوں نے کیفیت پوچھی جواب ملا کہ یہ خدا کے خالص دوستوں کا جھنڈا ہے
سنون کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو ان ہی خالص دوستوں میں دیکھا اتنے میں ایک فرشتہ نے مجھ پر چڑھ کر
اگ کر دیا میں نے کہا کہ یہاں مجھ ان ہی کے جھنڈے گرے ہوئے ہیں اور میں ان ہی میں داخل ہوں مجھ کو کون لگا لگا

اور ان کے سوا ایک اور اور بھی ہوتا ہے جس کے لئے تمام آسمان گہرے کیسا

فقال سمعون انا نعبد الله تعالى وهذا علم الهين فلم نخر حتى فقال نعم انت من الهين الله تعالى
فما احلت محبتك لولدك في قلبك هوذا اسمك من الهين الله تعالى سمعون وتضرع في نوحه الى
ان كان الولد ما تعالى عنك فارفعه عنى حتى اقرب اليك بلطفك وكرمك فسم صاغيا يقول لولده
فانتبه فقال ما هذه الصبيحة قالوا ان بنتك سقطت من السطح فانت فقال الهربه الذي اذهب
المانع عنى (مشكوة الانوار) وعن ذى النون المصري انه قال رايت رجلا في الهواء جالسا متراجعا
وهو يقول الله فقلت من انت قال انا عبد من عباد الله فقلت بم وجدت هذه الكلمة قال تركت
هوى الهواه فاجلسنى الله تعالى على الهواه وكذا روى عن سمعون المجنون انه كان مشهورا بحبة
مولاة وكانوا يسمونه سمعون المجنون وسماه الخواص سمون الحب هو يبي نفسه سمون الكذاب فارفقوا
على المنه بل يعط الناس فلم يلتفتوا الى قوله فترك الناس الالتفات الى قتاديل المسجد فقال السمع
انت يا قتاديل خيرا عجيبا عن لسان سمعون فراء وان القتاديل قد دخلوا في الرقص وتقطعوا
وتساقطوا لتأثير كلام المجنون (كذا في زبدة الواعظين) فالماصل ان الطاعة لله تعالى ورسوله
سبب لمرافقة النبيين والاولياء والصلحين عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه انه قال جاء رجل
الى النبي عليه السلام فقال يا رسول الله كيف تقول في رجل

اس نے کہا ہاں تم خدا کے دوستوں میں ضرور شامل تھے لیکن جب سے بچہ کی محبت دل میں آگئی ہو تمہارا
نام جہان الہی کے دفتر سے کاٹ دیا گیا ہے سمون یہ دیکھ کر نہایت عاجزی کے ساتھ خواب ہی میں بیٹھے
اور یہ کہا کہ اتنی اگر بچہ تیری محبت سے روکتا ہے تو اسے اٹھالے تاکہ میں تیرے لطف و کرم سے تیرا مقرب
بندہ بن جاؤں تنہ میں رونے پٹھنے کی آواز سن کر اچھی آنکھ کھل گئی اور اس کا سبب پوچھا لوگوں نے کہا کہ آپکی
دریگی کو ٹھوسے کر کر مگئی فرمایا اسچھو لہذا اس نے ایسی چیز کو جو مانع تقرب تھی مجھ سے دور کر دیا (مشکوة الانوار)
ذو اتون مصری کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین سے اڑا اور ادھر میں پہنچ کر چار زنون
ہو کے بیٹھ گیا میں نے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا خدا کا ادا نے بندہ میں نے عرض کیا کہ تمہیں یہ کراست
کیونکر حاصل ہوئی اس نے کہا میں نے خدا کی محبت میں اپنی ہوائ ہوس کو چھوڑ دیا تھا خدا نے مجھے ادھر پہنچا دیا
بجھا دیا اسی طرح یہ روایت ہے کہ سمون مشہور عاشق الہی تھے ان کو عام لوگ سمون المجنون اور خواص
سمون الحب اور یہ خود اپنے آپ کو سمون الکذاب کہا کرتے تھے ایک دن لوگوں کو وعظ سننے کے
لئے ممبر پر چڑھے مگر سامعین متوجہ نہ ہوئے انہوں نے سب کو چھوڑ کر مسجد کی قندیلوں کو مخاطب
بنایا اور یہ کہا کہ اے قندیلو سمون کی زبان سے ایک عجیب بات سنو یہ اتنا ہی کہتے پائے تھے کہ لوگوں
نے دیکھا سمون کے کلام کی تاثیر سے تمام قندیلین وجد کرنے لگیں اور توٹ بھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو کر
گر پڑیں (زبدة الواعظین) حال کلام یہ ہے کہ خدا اور رسول کی اطاعت انبیاء و اولیاء و صالحین کی طاقت و وسعت
کافریہ ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہو کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس آدمی

اَحَبُّ قَوْمٍ اِلَيْهِ قَوْمٌ قَالُوا عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَرْغُوبُ مِنْ اَحَبِّ دُنَايَ الْمَصَابِيحُ فَمَنْ اَحَبُّ اِلَيْهِ
تَعَالَى اَكْثَرُ ذِكْرِهِ فَقُرْتُمْ اَنْ يَذْكُرَهُ اَللَّهُ تَعَالَى بِرَحْمَتِهِ وَغُفْرَانِهِ وَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ
مَعَ اَنْبِيَائِهِ وَاَوْلِيَائِهِ وَيَكْرِهُ بِرُؤْيَا جَمَالِهِ وَمَنْ اَحَبُّ اِلَيْهِ صَلَّى اَللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقُرْتُمْ اِلَى الْوَصُولِ اِلَى شَفَاعَتِهِ وَصَحْبَتِهِ فِي الْجَنَّةِ سَنَانِيهِ

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ النساء

رواذا حیث تم ترقیہ ففیہا باحسن منها اور دوا (الجمہور علیہ) فی السلام
ویدل علی وجوب الجواب اما باحسن منه وهو ان یزید علیہ ورحمة اللہ فان قالہ
المسلمون اذ وبرکاتہ وہی النہایۃ واما یرد مثله ما روی ان رجلا قال لرسول اللہ
علیہ السلام السلام علیک فقال وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ وقال اخ
السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیک فقال
الرجل نقصنی فاین ما قال اللہ تعالیٰ مثله الا یدفع فقال علیہ السلام انک لیتذکر فضلہ
فخرجت علیک مثله فذلک لاستیعابہ اقسام المطالب اسلامہ من المفسد حصول المنافع

بارہ میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم کو دوست رکھتا ہو کیا وہ اُسی کے ہمراہ ہیگا اپنے جواب میں ارشاد فرما
کہ آدمی کا شتر اُسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ دوست رکھے (کذا فی المصابیح) نتیجہ یہ ہے کہ جو اللہ کو دوست
رکھے وہ ذکر اُسی زیادہ کیا کرے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ خدا اسکو اپنی رحمت اور مغفرت کے ساتھ یاد کرے گا
اور نبیا و اولیا کے ہمراہ جنت میں داخل کر دے گا اور اپنا جمال پاک دکھا کر اس کی عزت بڑھائے گا اور جو نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھے وہ بکثرت درود پڑھا کرے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ اپنی شفاعت اور جنت میں ہمراہی نصیب ہوگی

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ النساء

وَلَاذَّ اَحِبِّیْمُ مُحَمَّدٌ وَآلِہٖ (یعنی جب کوئی کسی طرح کی دعا سے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا اسی کو پلٹ دو) جمہور
کا قول ہے کہ یہ آیت سلام کے بارہ میں ہے اور اس پر دلالت کرتی ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے
اچھا جواب یہ ہو کہ وعلیک السلام پر ورحمة اللہ زیادہ کرے اور اگر سلام کرنے والا ورحمة اللہ بھی کہے تو جواب
یعنی والا اس پر برکاتہ بڑھائے اور یہ آیت جواب ہو اور مطلق جواب یہ ہو کہ حضرت وعلیکم السلام کہہ کر روایت ہو کہ ایک شخص
رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا السلام علیک آپ نے فرمایا وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
پھر دوسرے شخص نے کہا السلام علیک ورحمة اللہ وبرکاتہ آپ نے فرمایا وعلیک اس نے عرض کیا
کہ اللہ تعالیٰ کا تو یہ ارشاد ہے وَلَاذَّ اَحِبِّیْمُ مُحَمَّدٌ وَآلِہٖ پھر آپ نے مجھے مختصر سے لفظ میں جواب کیوں
دیا رسول خدا نے فرمایا کہ تو نے کوئی فضیلت باقی نہیں چھوڑی تھی اسلئے میں نے وعلیک کہہ کر گویا
اُنہی الفاظ کو پلٹ دیا ہے سلام کی فضیلت اسلئے ہے کہ یہ مفاسد سے سلامتی اور حصول منافع

و ثباتها ومنه قبل اول التردید بین ان یحیی المسلم ببعض التقیة و بین ان یحیی ببقاها
و هذا الوجوب علی الکفاية و حیث السلام مشروع فلا یرح فی الخطبة و قرأة القرآن و فی
الحمام و عند قضاء الحاجة و نحوها ان الله کان علی کل شیء حسیبا یحاسبکم علی التقیة
و غیرها (قاضی) روی عن سعید عن النبی علیه السلام انه قال لا یجلس قوم و یجلسوا
لا یصلون علی الاکان علیهم حسرة و ان دخلوا الجنة لما یرون من الثواب رشقا (شریف)
و حق عبد الله بن مسعود رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال السلام اسم من
اسماء الله فاخشوه بینکم و فی رواية اذا سلم المسلم علی المسلم فرد علیه صلت علیه
الملائكة سبعین مرة فان لم یرد علیه رد علیه من هم معه ثم یلعنونه سبعین مرة و کان
ابو مسلم الخولانی رحمه الله علیه یر علی قوم فلا یسلم علیهم ف یقول لا یمنعنی من السلام
علیهم الا انی اخشى ان لا یردوا علی فتلعنهم الملائكة ثم من بحر العلوم و ذکر فی بستان العارفین
اذا مررتهم یقوم فسلموا علیهم فاذا سلمتم علیهم وجب علیهم الرد و قال یسلم الماشی
علی القاعد و الصغیر علی الکبیر و الراكب علی الماشی و الراكب الفرس علی ذاکب الحمار
اور ثبات فوائد غیر بہت سے مفید مطالب کا جامع کلمہ ہے آیہ میں لفظ اَوْ استباح کی تردید کیلئے ہے کہ
مسلمان جواب میں خواہ تحیہ کے بعض لفظ کے خواہ پورا تحیہ اور اگر نہ جواب سلام کا وجوب بطریق کفایہ ہو اور
اُسی موقع پر واجب ہوتا ہو جان سلام مشروع ہو ایسی خطبہ اور قرآءہ قرآن کی حالت میں اور حجام میں اور قضاے
حاجہ وغیرہ کے وقت جواب نہ دینا چاہیے اِنَّ اللهَ كَانَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ حَسِيبًا یعنی اللہ تعالیٰ ہر شے کو کھنڈتا
ہے والا ہے وہ تم سے تحیہ وغیرہ کی بابت محاسبہ کرے گا (بہنادی) سعید بنی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
کہ جو قوم مجلس نہ کر بیٹھے اور مجھ پر درود نہ بھیجے قیامت کے دن اُس پر حسرت چھائی ہوئی ہوگی خواہ وہ جنتی ہی ہو
نہ کوئی نہ کہ وہ درود بھیجنے والوں کو بہت بڑا ثواب ملے گا و یکمین گے (شہناہ شریف) عبد اللہ بن مسعود و یحییٰ بن علی
علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اسلام اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اس کو آپس میں واجب
دو ایک روایت میں ہے کہ جب مسلمان مسلمان سے سلام علیک کرتا ہے اور یہ اس کا جواب دیدیتا ہو تو اس
جواب دینے والے پر فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں اور اگر یہ جواب نہیں دیتا تو کراہا جائے گا تبین فرمائیے ہیں
اور اس پر ستر مرتبہ لعنت بھیجتے ہیں ابو مسلم خولانی کسی محفل میں جا کر سلام ہمیں کیا کرتے تھے اُن کا قول تھا
کہ مجھے سلام کرنے سے صرف استباح کا خوف مانع آجاتا ہے کہ کہیں ایسا سنو نوگ میرے سلام کا جواب
نہ دیں اور فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں (بحر العلوم) بستان العارفین میں مذکور ہے کہ لو کہ جب تم کسی قوم پر
گزار کر دو تو سلام کیا کرو تھے جان سلام کہا اُس پر جواب واجب ہو گیا اور یہ بھی ہے کہ چلنے والا بیٹھے ہوئے سے
چھوٹا بڑے سے سوا پیدل سے گھڑ سے کاسوار گدھے کے سوار سے پہلے سلام کرے

و یسلم الذی یتیک من خلفک ویسلم الواجب لہ لانہ اذا لم یسلم لم یکن جواباً ویسلم
 علی اہل بیتہ حین یدخلہ فان دخل بیتا لیس فیہ احد فلیقل السلام علینا وعلی عباد اللہ
 الصالحین فان الملائکۃ یردون سلامہ فقص تلك البرکۃ ازید واتم واختلف العلماء
 فی التسلیم علی الصبیان فقال بعضهم یسلم علیہم وقال بعضهم لا یسلم علیہم وقال
 بعضهم التسلیم افضل من ترکہ وبہ نأخذ وفي زبدۃ المسائل ان قال رجل السلام علیک
 یا زید فرد علیہ عمر ولا یسقط عن زید وفي روضة العلماء اذا استقبل واحد لواحد
 اختلف الفقهاء قال بعضهم یسلم الذی جاء من المصر علی الذی جاء من القرية لانہ جاء من
 الرومان فیسلم علی الذی جاء من القرية لیکون اخا لہ من سلافة حال المصر قال بعضهم یسلم
 الذی جاء من القرية علی الذی جاء من المصر لان الذی من جاء من المصر جاء من افضل المواضع
 وکفہ بهذا ھادیا ان کنت من القائم وانشربین الناس ضیاء لطالم وکن تخوف العلماء بالسيف
 اللامع (شرح) وقال علیہ السلام من صلی علی فی کتاب لہ تزل الملائکۃ یتستغفرون لہ ودام
 اسمہ فی ذلک الکتاب قیل ان الابتداء بالسلام قبل الکلام والحاجة سنة مستقیمۃ لیس یوجب
 امر جو پس پشت سے آئے اسے پہلے سلام کرنا چاہئے جواب نہیں دے پر واجب ہو کہ ذرا اور سے
 جواب دے کیونکہ اگر سلام کرنے والے تک آواز نہ گئی تو یہ جواب فی الواقع جواب نہوگا اور گھر میں داخل
 ہونے کے وقت گھر والوں کو سلام کرے لیکن اگر اس گھر میں کوئی نہ ہو تو یہ کہے السلام علینا وعلی
 عباد اللہ الصالحین لہذا کہ اس سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس سے بہت بڑی برکت حاصل ہوتی ہے
 ترکوں سے سلام کرنے میں علماء کا اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ بعض کہتے ہیں نہ کرے اور بعض کا
 قول ہے کہ نہ کرنے سے کرنا اچھا ہے ہمارا عمل اسی پر ہے زبدۃ المسائل میں اگر کسی نے یہ کہا کہ لے زید
 سلام علیک اسکے جواب میں غم کرنے کہا وعلیک السلام تو زید کے ذمہ سے جواب ساقط نہوگا ورنہ
 العلماء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی کسی کا استقبال کرے تو ابتداء سے سلام کہہ دے ہو یا میں فقہاء کا اختلاف
 ہو بعض کا قول ہو کہ شہر سے آنے والا گانو کے آنے والے سے سلام کرے کیونکہ شہر والا امن کی جگہ
 سے آیا ہے اس لیے اسکا گانو والے کو سلام کرنا گویا شہر والوں کے حال کی سلامتی سے آگاہی دینی ہو
 اور بعض کا قول ہے کہ گانو والا سلام کرے کیونکہ شہر والا اضیاء کی جگہ سے آیا ہے شہر بہ نسبت
 گانو کے بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر تو قاف سے تو ہدایت کے لئے اسے قدر بیان کافی ہے۔ دیکھنے والے
 کے لئے جہان میں روشنی پھیلا اور علماء کی چلتی ہوئی کوار سے ڈرنا رہ (شرح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے فرمایا جو شخص میرے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کہہ دیتا ہے تو جب تک یہ تحریر باقی رہتی ہو
 دشتے اس پر جنت بھیجتے رہتے ہیں علماء کا قول ہے کہ کلام باظہار دعا سے پہلے سلام کرنا سنت یا مستحب واجب

واسقاعہ مستحب بل واجب علی الصمیم وهو سنة علی الکفایۃ ورجہ فرض کفایۃ فان کانوا
جماعۃ فسلم واحد منهم کیف عن جمیعہم وسلام کلہم افضل واكمل وکذا مرہ واجب بحیث لا یستلزم
لا یسقط عنه هذا الفرض حتی قیل لو کان المسلم علیہ اصم یحب علی الرادان یحرم شقیۃ یرید
بحیث لو لم یکن اصم لسمعہ انتہی وقیل اذا قال الرجل السلام علیک بالافراء فقل وعلیکم
السلام یا لجمہ لان المؤمن لا یتکلم وحده بل معہ الملت فلا ینبغی ان یقول المسلم علیک
بالافراء لانه اذا قال ذلك فقد حرم الملائکۃ وحرم نفسه من جواب الملائکۃ وان کانوا مستغنین
عن تسلیمنا فقلت بمستغن عن جواهرہم بالرحمة واما صفة الرد فالافضل ان یقول وعلیکم السلام
بالعلاء وقلوحدن فہا جاز وکان تارکالا افضل من اراد ان یسلم ان شاء یسلم بالتعریف وان شاء
بالتنکیر واما فی سلام الصاۃ والتعریف ویشرط ان یتکلم علی الفراء فان لخرہ شرعہ لم یعد حیاً
وکان انما یترک الرد لان فی ترکہ اہانتہ للمسلم ولواق سلام من غائب مع رسولہ اوفی وقرۃ وجب
الرد علی الفراء ولا سلام علی اهل البیت والکفر واللعب لاختلاف العلماء فی رد السلام علی الکفار وابتدأہم
بہ فذہبنا تحریراً بتدائہم وجوب ردہ علیہم بان یقول علیک بلا وواو علیک مثله فقد ورد

مکر سلام کا سننا مستحب بلکہ صحیح مذہب کے مطابق واجب یا سنت علی الکفایۃ اور جواب دینا فرض علی الکفایۃ ہے
اگر ایک جماعۃ میں صرف ایک شخص نے سلام کیا تو سب کی طرف سے کافی ہوگا اگرچہ افضل اور اولی یہ ہے کہ
ساری جماعۃ سلام کرے اور اسی طرح جواب دینا واجب اور یہ وجوب سلام کے نہ سننے سے بھی ساقط نہیں ہوتا
یہاں تک کہ اگر کسی نے بھرے آدمی کو سلام کیا تو اس پر واجب ہو کہ اپنے ہونٹ ہا کر سلام کرنے والے کو جواب
دے اگر میں پیرانہ تو اس کو جواب دیتا (سننے) علماء کا قول ہو کہ اگر کوئی السلام علیک (ضمیر واحد کے ساتھ) کہو
تو تم وعلیکم السلام (ضمیر جمع کے ساتھ) جواب دو کیونکہ مسلمان تنہا نہیں ہوتا بلکہ اس کے ساتھ فرشتے ہوتے
ہیں تو مسلمان کو السلام علیک (ضمیر واحد کے ساتھ) کہنا لایق نہیں اس لیے کہ جس نے ضمیر واحد کے ساتھ کہا اس نے
فرشتوں کو سلام سے اور اپنے نفس کو فرشتوں کے جواب سے محروم رکھا یہ مانا کہ فرشتے ہم سے سلام سے پہلے
پرودہ ہیں مگر ہم تو ان کے جواب رحمت سے بے پروا نہیں ہو سکتے جواب دینے وقت افضل یہ ہے کہ وعلیکم السلام
(بلادۃ) کہے اگرچہ حذف بھی جائز ہے لیکن ترک اولی ہے سلام کرنے والے کو اختیار ہے خواہ المسلم علیکم
(مصرف کے ساتھ) کہے یا سلام علیکم (مکرہ کے ساتھ) لیکن نماز کے سلام میں محض شرط ہے سلام کا جواب
فی الفور دینا چاہیے اور اگر فراموش کر دیا تو یہ جواب جواب نہ ہوگا اور یہ شخص گنہگار ہو جائے گا کیونکہ سلام کا
جواب نہ دینا مسلمان کی اہانت ہے اور اگر خط میں یا قاصد کی زبانی کسی غائب کا سلام آیا تو فوراً جواب دے
دینا واجب ہے اور بدعتیوں کا فرون کھیل میں مشغول ہونے والوں سے سلام نہ کرے کافروں کے سلام کا
جواب نہ دے اور انہیں ابتداء سلام کرنے میں علماء کا اختلاف ہے ہم سے مذہب اثنین سلام کرنا حرام ہے
ان کے سلام کا جواب دینا واجب ہے جواب صرف علیہ یک بلا واد کہے اچھو علیک کسی بھی جائز ہے

دلیلنا فی عدم الابدال قولہ علیہ السلام لا یتبدل الیہم والنصارى بالسلام واذا القیم
احدہم فی الطريق فاضطررہ الی منہ لان الابدال بالسلام امر ازہم ولا یجوز
الاعزاز للكفار وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال علیہ السلام لا تدخلون الجنة
حتى تؤمنوا ایمانا کاملوا ولا تؤمنون حتى تحابوا الا ادکم علی شیء اذا فعلتمہ تحاببتہم افشوا
السلام بینکم رواہ مسلم وابو داؤد وفيہ الحث العظیم علی افشاء السلام وبذلہ للمسلمین
کلہم من عرفہ ومن لم تعرف انتہی قال فی التاتاریخانیۃ ویکرمہم یاعد قرأۃ القرآن
جہر الکن یرجوا بہ نیکہ فادمل علی تحصیل فضیلتی القرآن ورد السلام وعلی مستقیم القرآن
وکذا عند مذاکرۃ العلم ولا یسلم علی احد من ذاکر والدائم ان سلم علیہم انہم وکذا عند
الرد فی الزاۃ واصحیحہ انہ لا یورد السلام ایضا فی ہذہ المواضع وان کان ہذا رخصاء انتہی مروی
عن اس بن ساد رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال حدّ رسول اللہ عشر سنین فلم یقل فی الشیء فعلتہ
لم یغلّہ ولا سئ لم یضلّہم لم یفعلہ قال یا انس اوصیک بصبیۃ فاحفظہا اکثر الصلوٰۃ فی اللیل تعبہ الخفۃ
واذا دخلت علی اہلک فسلم علیہم یرزق اللہ بک انک اذا استطعت ان لا تأوی الی فراشک الا علی طہارتہ فافعل فانک ان
کنّا کہ ابتداء سلام کر نیکی متعلق بہاری ولیل انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ یہود و نصاریٰ سے ابتدا
سلام نہ کیا کرو اور اگر ان میں سے کوئی رستہ میں مجھ یا کرے تو اُسے ایک طرف ہو جانے پر مجبور کیا کرو کیونکہ
ابتداء سلام اغراض اور کافراں سے اور ان کا مستحق نہیں ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبرؐ نے فرمایا لوگو
جب تک تم کامل مومن نہ بن جاؤ گے جنت میں نہ جاسکو گے اور جب تک باہم محبت نہ کرو گے کامل مومن نہیں بنو گے
اور میں تم کو ایک ایسی چیز بتاؤں کہ اس پر عمل کرنے سے تم میں باہم محبت پیدا ہو جائیگی وہ یہ کہ باہم سلام کو
رواج دو (سلم بوداؤ) اس میں افشاء سلام کی ترغیب اور ہر مسلمان کو سلام کر نیکی ہدایت ہے خواہ جان چھوڑ
ہو یا نہ ہو (انتہی) تا تاتاریخانیہ میں ہے کہ آواز سے قرآن پڑھتے یا سنتے وقت سلام کرنا مکروہ تحریمی ہے
لیکن اگر کوئی اور سلام کرے تو جواب دینا درست ہے کیونکہ یہ شخص مومن و نون فضیلتین (قرآن اور جواب سلام)
حاصل کرنے پر قادر ہے اسی طرح علم دین کی درس تدریس کے وقت ان لوگوں سے جو مشغول درس میں
سلام کرے اگر کرے گا تو گنہگار ہو گا۔ یہی حکم اذان اور تکبیر کے وقت کا ہے اور صحیح یہ ہے کہ ان موقعوں پر
اجواب بھی نہ دے اگرچہ شک کے ساتھ کیوں نہ ہو (انتہی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں دس برس تک رسول اللہ
کی خدمت میں رہا اپنے میرے کسی کام پر کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تونے یہ کیوں کیا اور کبھی بچان دیکھ کر نہیں
نہایا کہ تونے یہ کیوں نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ اے انس میں تجھ ایک وصیت کرتا ہوں اُسے یاد رکھنا کہ لو
مجھ پر درود یا دہجیا کر فرشتے تیرے دوست بن جائیں گے کھڑے ہو جاتے وقت سلام کیا کہ اللہ تعالیٰ
تجھ کو برکت دیگا و حتی الامکان اپنے بستر پر پاک صاف با وضو لیٹا کر اسحاتین اگر تو مر گیا تو شہید ہو کر مرے گا

من مت شہیداً و اذا خرجت من عند اهلك فسلم على من لقيت يزود الله حسنا لك ووقركم
 المسلمين وادم صغيرهم اكن انا وانت في الجنة كهاتين وشيك بين السباة والوسيط واعلم ان
 ان الله يرضى عن العبد القلة ياكلها فيحمر الله عليها والشرية من ماله يشربها فيحمر الله تعالى الخشوع
 ابن سلام رضي الله تعالى عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايها الناس افشوا السلام
 واطعموا الطعام وصلوا بالليل والناس نيام تَدْخُلُوا الجنة وروى عن رسول الله انه قال ان في
 الجنة عر فامن الوان كلها يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها فيها من النعيم لا يحصى
 ذات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر قالوا يا رسول الله لمن تلك الغرث قال لمن افشى
 السلام واطعم الطعام وادام الصيام وصل بالليل والناس نيام قلنا ومن يطيق ذلك
 يا رسول الله قال ساخبركم عن ذلك من لقي اخاه وسلم عليه فقد افشى السلام ومن
 اطعم اهله وعياله من الطعام حتى يشبعهم فقد اطعم الطعام ومن صام رمضان وستا
 من شوال فقد ادام الصيام ومن صلى العشاء الاخرة والغداة اى الفجر مع جماعة فقد
 صلى بالليل والناس نيام وهم اليهود والنصارى والمجوس كما صرح به الامام

۱۔ جب تو گھر سے چلے تو راستہ میں منے والوں سے سلام کیا کر خدا تیری نیکیاں بڑھا دے گا بڑے بڑے
 مسلمانوں کی توقیر اور چوٹوں پر رحم کیا کر میں اور توجہ میں اس طرح اکٹھے ہو کر رہینگے (اس وقت رسول خدا
 کلمے اور پج کی انگلی کو لایا) اے انس تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ سے رضا مند ہوتا ہے جو ایک
 رقمہ کھائے اور اس کا شکر ادا کرے ایک گھونٹ پانی پیے اور شکر ادا نہ بھیجے (صحیح) ابن سلام کہتے
 کہ میں نے رسول خدا سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے لوگو سلام کا رواج دو ہو کون کو کہلاؤ اور
 جبکہ لوگ پڑے سوتے ہوں راتوں کو نماز پڑھو جنت میں داخل ہو جاؤ گے نبی علیہ السلام سے روایت ہے
 کہ اپنے فرمایا جنت میں رنگ برنگے بالانا نے ہیں اور دعائی کے باعث انکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا
 حصہ باہر سے نظر آتا ہے انہیں ایسی انوکھی نعمتیں مہیا ہیں کہ جو کسی آنکھ نے دیکھیں نہ کان نے سنیں اور
 کسی بشر کے دل میں آنکا خطرہ گزرا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ وہ بالانا نے کسکے لئے ہیں فرمایا کہ لئے
 جو سلام کو رواج دے تب جو کون کو کھانا کھلائے ہمیشہ روزے رکھے اور جبکہ لوگ پڑے سوتے ہوں
 راتوں کو نماز پڑھے ہمیں التماس کیا کہ حضور ان اعمال کے بجالانے کی طاقت کون رکھتا ہے فرمایا انکو
 بتائے دیتا ہوں جس نے اپنے بھائی مسلمان سے ملکر سلام کیا اس نے گویا سلام کو رواج دیا اور
 جس نے اپنے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر کہلایا اس نے گویا محتاجوں کو کہلانا دیا اور جس نے پوئے رمضان
 اور چہرہ شوال کے روزے رکھ لیے اس نے گویا بارہ مہینے روزے رکھے اور جس نے عشاء اور فجر کی نماز
 جماعت سے پڑھ لی اس نے گویا ساری مات عبادت کی جیکہ لوگ پڑے سوئے تھے (حسب تقریر امام)

الاندلسی رحمہ اللہ انتہی ویکرمہ السلام عندہ وایۃ الحدیث وعند الاذان وعند
الرقامة اذا كان القوم مشغولين ببناء الاذان والرقامة والمسلم ياثم ولكن يردون
جوابه وعلى من كان في الخلاء فعند أبي حنيفة رحمة الله عليه يردده بقلبه لا بلسانه
وقال ابو يوسف لا يردده مطلقا وعند محمد يردده بعد الفراغ من الحاجة وعلى
المصلحة والمسلم ياثم ولا يرد جوابه وعلى السائل وان سلم السائل فلا يجب
رده وعلى القاضي في المحكمة ولا يجب الرد عليه وعلى استاذة عند المدرس ولو سلم لا يجب
رده وعلى لا عب الشطرنج وعلى لا عب النرد وغيره وعلى المبتدعة وعلى الملاحدة
وعلى الزناقة وعلى المغنيك وعلى قارئ القصة الكاذبة وعلى اهل الغش على
اهل السب وعلى اهل الهجو وعلى القاعد على رؤس الطريق لينظر الى المرأة الحسناء
او الى الامرد الصبيح وعلى العريان سواء كان في الحمام او غيره وعلى الممازح وعلى
الكداب وعلى من يسب الناس وعلى المشتغل في السوق وعلى اكل الطعام في
السوق او على الدكان والناس ينظرون وعلى المغني وعلى مطبخ الحمام وعلى الكافر قاله
ابن کمال باشا بسم الله ما شافى شرح الحديث السلام قبل الكلام وقال النبي عليه

السلام منى سنے والوں سے یہود فقار مراد ہیں انتہی حدیث کی روایت اور اذان واقامت کے وقت سلام کرنا
مکروہ ہے بشرطیکہ لوگ اذان واقامت کے کلمات دہرانے میں مصروف ہوں اس وقت سلام کرنا
گنہگار ہو گا لیکن ان لوگوں کو جواب دینا درست ہے اسی طرح پانچاں میں بیٹھنے والے سے سلام کرنا جائز ہے
پھر اگر کسی نے کر لیا تو ابو حنیفہ کے نزدیک زبان سے نہیں بلکہ دل سے جواب دے ابو یوسف کا قول
ہے کہ مطلق جواب نہ دے امام محمد کہتے ہیں کہ فراغت کے بعد جواب دینا لازم ہے علیٰ ہذا القیاس سلمان
کسی ایسے شخص کو جو نماز پڑھ رہا ہے سلام کرنا گنہگار ہوتا ہے اسکے ذمہ اس کا جواب لازم نہیں۔
اسی طرح بھیک مانگنے والے کو سلام نہ کرے اور اگر وہ کر لے تو جواب واجب نہیں ہوتا دارالعدالت میں
قاضی کو اور پڑھاتے وقت استاذ کو سلام کرنا چاہیے اور اگر کسی نے کر لیا تو پھر جواب لازم نہیں
شطرنج چوسر وغیرہ کھیلنے والے۔ بدعتی۔ تہذیب۔ نقلین کر کے ہنسانے والے۔ داستان گو۔ لغو کام کرنے
والے صحابہ کو برا کہنے والے۔ لوگوں کی ہجو کرنے والے۔ عورتوں یا خولہ بورت لونڈوں کو تانے کیلئے
شارع عام پر بیٹھنے والے حمام وغیرہ میں غیروں کے سامنے ننگا ہو جانے والے ہنسی مذاق کرنے والے
جھوٹے۔ لوگوں کو گالیوں میں دینے والے بازار میں خرید و فروخت میں مصروف ہونے والے۔ لوگوں کے
سامنے مازار یا دکان میں کھانے والے۔ گانے بجانے والے۔ کبوتر باز۔ اور کافر کو سلام کرنا
مکروہ نہیں (چنانچہ شرح حدیث السلام قبل الكلام میں ابن کمال باشا نے یہی تصریح کی ہے) چنانچہ خدا کا قول

من تكفيل السلام فلا تجيبوه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه ان ابليس عليه اللعنة يبكي عند سلام المؤمن ويقول واويله لا يفترق هذان المؤمنان حتى يغفر لهما الحديث قالوا تحية النصراري وضع اليد على الفم وتحية اليهود الاشارة بالاصبع وتحية المجوس الاغتساء وتحية العرب جيات الله وتحية المسلمين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وهي اشر التحيات من المنقولات وعن عمران بن الحصين رضي الله تعالى عنه ان رجلا جاء الى النبي عليه السلام فقال السلام عليكم فرد عليه فقال لك عشر حسنات ودخل اخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فقال لك ثلاثون حسنة ثم اتي اخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فرد عليه فقال لك اربعون حسنة ركن في مشكاة المصابيح

سورة بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ المائدة

اليوم اكملت لكم دينكم بالنصر والظهار على الاديان كلها وبالالتصميم على قواعد العقائد والتوفيق على اصول الشرائع وقوانين الاجتهاد واتممت عليكم نعمتي بالهداية والتوفيق والكمال للدين والبرهان ملكه وهدم مناد الجاهلية ورضيتكم الاسلام فخرته لكم ديناً من بين الاديان وهو الذي عند الله لا غير قاضيه

کہ جو سلام سے پہلے کام کرے اسے جواب دو ابن عباس سے روایت ہو کہ جب سلمان سے مسلمان سلام کرتا ہے تو شیطان رو کر یہ کہتا ہے صد حیف یہ دونوں شخص جدا ہو گئے ہیں پہلے بخشہ دے جائیگا محققین کا قول ہو کہ منہ پر ہات رکھ لینا نصاریٰ کا انگلی سے اشارہ کرتا یہود کا جو کہ بنانا مجوس کا اور نوحیہ کا لہذا خدا تجھے زندہ رکھے عرب کا سلام ہے اور مسلمانوں کا تحیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہو جو ان تمام تحیوں سے افضل ہے عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ جواب دے کہ فرمایا کہ تیرے لئے دس نیکیاں ہیں پھر دوسرے نے آکر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ جواب دیکر فرمایا تیرے لئے بیس نیکیاں ہیں پھر تیسرے نے حاضر ہو کر عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ جواب دیکر فرمایا کہ تیرے لئے تیس نیکیاں ہیں پھر چوتھے نے اس طرح سلام کیا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ جواب دیکر فرمایا کہ تیرے لئے چالیس نیکیاں ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ یعنی تمہاری سداوت تمہارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے یا قواعد عقائد کی تصریح اور اصول شریعت و قوانین اجتہاد کی توفیق دینے کے باعث آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي اور میں نے ہدایت و توفیق یا تکمیل دین یا فتح مکہ اور کفر کی بنیاد دھنسانے کے سبب تمہاری نعمت تمام کر دی اور تمام دینوں میں سے دین اسلام کو تمہارے لئے منتخب کر لیا ہے کیونکہ دین خدا کے نزدیک اسلام ہی کا نام ہے (قاضی بیاضی)

وروی عن النبی علیہ السلام انه قال قال جبرائیل یا محمد ان الله تعالى خلق جبر من
 ورا جبریل قاف وفي الجبر سمک بجعل عليك فمن اخذ منه سكت ييسر يداه وتقدير
 السمكة من جملة الامجاد هذا اشارة الى ان العبد اذا صلى على محمد وصلى الصلوات الخمس
 بالجماعة ينجو من ايدي الزبانية ومن عذاب النار ويضمن له ما نزلت هذه الآية بكي عمر رضي الله
 عنه فقال له النبي عليه السلام ما يبكيك يا عمر قال ابكيت لما كنا في زيادة من ديننا
 فاذا اكمل فانه لا يكمل شيء الا نقص فقال عليه السلام صدقت (ابو السعود)
 قوله اليوم الامم للعهد والتمها الزمان الحاضر وما يتصل به من الزمنة
 الماضية والارثية وقد روي ان هذه الآية نزلت بعد عصر يوم الجمعة بعرفات في
 حجة الوداع والنبي عليه السلام واقف بعرفة على الابل ولهم ينزل بعد هاشم من
 الغرائض فحين نزلت لم يطبق النبي عليه السلام احتمال معانيها فانها كما على ناقته
 فبركت الناقة فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال يا محمد قد تم اليوم امر دينكم
 وانقطع ما امرت ربك وما فعلك فاجمع اصحابك واخبرهم بما في

پیغمبر خدا سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا جبریل مجھ سے کہ گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کوہ قاف کے پرے
 ایک دریا اور دریا میں ایسی مچھلیاں پیدا کی ہیں جو تپ پور و دبیمتی ہیں جو شخص اس دریا کی
 مچھلی پکڑ لیتا ہے اس کے دونوں ہاتھ سوکھ جاتے ہیں اور مچھلی فوراً پتھر کا ٹکڑا بن جاتی ہے اس میں دھیر
 اشارہ ہے کہ جو پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجتا اور پانچ وقت کی نماز جماعت سے ادا کر لے سکا وہ
 مذاب کے فرشتوں اور دوزخ کی آنچ سے نجات پا جائیگا۔ روایت ہو کہ جب یہ آیت اُتری حضرت
 عمرؓ بہت روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رونے کا سبب پوچھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا
 کہ کامل ہوئی ہے پہلے ہم اپنے دین میں ترقی کرتے جاتے تھے اب دین کے کامل ہوئی ہے مجھے ایسے
 منہج ہوا کہ کامل ہونے کے بعد ہر چیز ناقص ہونی شروع ہو جاتی ہے (ہر کمالے رازولے) آپ نے فرمایا
 کہ تیرا خیال درست ہو (ابو السعود) اليوم میں لام عہد کا ہے اور اس سے زمانہ حاضر اور اس سے
 متصل زمانہ ماضی مستقبل مراد ہے روایت ہو کہ یہ آیت حجة الوداع کے موقع پر عرفات میں جمعہ کے
 دن عصر کے بعد نازل ہوئی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اونٹ پر کھڑے تھے
 اس کے بعد کوئی فرض نازل نہیں ہوا اور جب یہ نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام میں اس کے مطالب
 بیان کرنے کی طاقت نہ رہی آپ نے اونٹ پر تکیہ لگایا اونٹ فوراً ایٹھ گیا اتنے میں حضرت جبریلؑ
 نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج تمہارے دین کے تمام معاملات پورے ہو گئے
 اور تمہارے پروردگار کے ادا و نواہی ختم ہو چکے اپنے احباب کو جمع کیجئے اور انکو اطلاع دیجئے کہ

انزال علیک بعد هذا الیوم فرجع النبی علیہ السلام من حکہ والی للذنیۃ فجمع اصحابہ
 وقرأ علیہم الایۃ وخبیرہم بما قال جبرائیل علیہ السلام ففرح اصحابہ وقالوا قد تم دیننا الہ
 ابا بکر رضی اللہ عنہ فأنه قد غنموا والی منزلہ وغلقت الاباب واشتغل بالبعاء فی اللیل والنهار فضع
 الہ اصحاب ذلک فاجتمعوا واتوا منزل ابی بکر رضی اللہ عنہ وقالوا یا ابا بکر لربک فی موضع
 الفرح والسرور ان اللہ تعالیٰ قد اتہم دیننا فقال یا اصحاب انتم لا تعلمون ما یشیکم من المصائب
 اما سمعتم انہ اذا تم امر بدأ نقض وھذا الایۃ تنقذ عن افتراقنا وعن کون الحسن والحسین
 یتیمین وعن کون ازواج النبی علیہ السلام ارا مل فوقہم الصلح بین الہ اصحاب ویکو اجمعیا
 وسمع غیرہم البعاء من حجرۃ ابی بکر رضی اللہ عنہ وجاؤا الی النبی علیہ السلام وقالوا یا رسول
 اللہ لا ندری ما حال الہ اصحاب غیرنا سمعنا بکاءہم وصرخہم فتغیر لون النبی علیہ السلام
 وقام مسرعاً حتی انتہی الی الہ اصحاب فرأہم فی ذلک الحال فقال ما یشیکم فقال علی رضی اللہ عنہ
 ان ابا بکر یقول انی شمتت من ھذہ الرئیۃ رائحۃ وفاتۃ رسول اللہ وھل یستدل بھذہ
 الرئیۃ علی وفاتک فقال النبی علیہ السلام صدق ابو بکر فیما قال وقد قرب ارتحالی

آجکے بعد آپ پر نازل نہون گا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ سے مدینہ میں تشریف لائے اور صحابہ
 کو جمع کر کے آیت مذکور پڑھی پھر چہرے پر مل کا مقولہ سنایا۔ تمام صحابہ نے خوش ہو کر کہا کہ شکر ہے آج
 ہمارا دین کامل ہو گیا لیکن حضرت ابو بکر صدیق نہایت غمگین ہوئے اور اپنے گھر کر دروازہ بند کر لیا انھو
 دن رات رونے سے کام تھا۔ صحابہ نے جب یہ واقعہ سنا۔ اکھٹے ہو کر ابو بکر صدیق کے مکان پر آئے اور
 یہ کہا کہ آپ خوشی کے موقع پر روتے کیوں ہیں اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو کامل کر دیا حضرت ابو بکر
 نے فرمایا لوگو۔ تم ان صیبتوں سے واقف نہیں جو تم پر پڑنے والی ہیں کیا تم نے نہیں سنا کہ جب کوئی
 شے کامل ہو جایا کرتی ہے تو ناقص ہونے لگتی ہے یہ آیت ہمارے متفرق ہونے حسن حسین کے یتیم
 رہ جانے ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوہ ہو جانے کی خبر دی رہی ہے اسوقت تمام
 صحابہ میں دھماکی پڑ گئی سب کے سب رو پڑے جب او لوگوں نے ابو بکر صدیق کے حجرہ سے گریہ زاری
 کی آواز سنی تو رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ خدا جانے صحابہ کا کیا حال ہے ہم
 ان کے رونے اور چیخنے چلانے کی آواز سننے کے علاوہ اور کچھ نہیں جانتے یہ سکر رسول خدا کے چہرہ مبارک کا رنگ
 متغیر ہو گیا اور جلدی سے اٹھ کر صحابہ کے پاس آئے اور ان کو روتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ تمکو کس چیز پر
 رولار کھا ہے اسکے جواب میں علیؑ نے کہا کہ ابو بکر صدیق کہتے ہیں میں اس آیت سے دفاتہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو پاتا ہوں کیا اس سے فی الواقع آپ کی وفات پر استدل لال ہو سکتا ہو رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر اپنی بات میں کچھ ہیں تمہارے پاس سے میرے کوچ کرنے کا وقت

من بینکم وحان وقت فراقی منکم وھذا اشارۃ الی ان ابابکر اعلم الصحابۃ فلما سمع ابو بکر
صاح صیغۃ وغرم غشیاً علیہ وارعد علیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واهتز الی اصحابہ خافوا باجمہم
وبکوا بکاء شدیداً حتی بکت الجبال والاحجار معہم والاملائکۃ فی السموات وبکت الارض والعیون
فی البراری والبحار ثم صاغر النبی علیہ السلام کل واحد من الاصحاب وودعہم وبکی ووصی
لہم ثم عاش بعد نزول ھذہ الایۃ احداً وثمانین یوماً وقیل لما نزل قولہ تعالیٰ ریسفتونک
قل اللہ ینفیکم فی الکلالۃ الایۃ عاش بعد ھا خمسین یوماً ولما نزل قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول
من انفسکم عاش بعد ھا خمسۃ وثلاثین یوماً ولما نزل قولہ تعالیٰ واتقوا یوماً ترجعوز فیہ
الی اللہ عاش بعد ھا احداً وعشرین یوماً وھذہ الایۃ آخر ما نزل من القرآن وكان رسول اللہ
علیہ السلام بعد نزولھا بعد یوماً المنبر فخطب خطبۃ فبکت منها العین وجلبت منها القلب
واقشعرت منها الابدان وانقطعت منها الاجساد وینثر واندثر قال ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ
عندہ لما ذنا فراق النبی علیہ السلام جعلنا فی بیت امناء عائشۃ رضی اللہ عنہا ثم نظر الینافذت عینا قال
مرحباً بکرمحمد اللہ تعالیٰ او صیغۃ بتقوی اللہ وطاعۃ قد ذنا الفراق وقرب القلب الی اللہ تعالیٰ والی الجنة الماوی

اور تم سے جدا ہو جائیگا زمانہ قریب آگیا ہے لاسمین ابو بکر صدیق کے تمام صحابہ سے زیادہ عالم ہونے کی طرف
اشارہ ہے (حضرت ابو بکر نے یہ سنکر ایک چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے حضرت علیؓ کانپ گئے اور تمام
صحابہ لرز اٹھے پھر سب کے سب خوف زدہ ہو کر استدر روئے کہ ان کے ساتھ پہاڑ پھرا آسمانوں کے
فرشتے جنگلون اور دیوؤں کے حیوانات اور کیڑے مکوڑے سب رو پڑے پھر رسول خدا نے کل صحابہ
سے مصافحہ کیا اور ان کو نصحت فرمادیا اور روئے اور وصیت کی اور آپ اس آیت کے نازل ہونے
کے بعد کل اکیاسی دن زندہ رہے بعض علماء کا قول ہے کہ جب آیہ یَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ یَفْتِیْکُمْ فِی الْاَشْکٰہِ
نازل ہوئی تو اس کے بعد اکیاون روز اور جب آیہ لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُولٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ نازل ہوئی تو
اسکے بعد پینیس دن اور جب آیہ وَاتَّقُوا یَوْمًا تُجْعَلُونَ فِیْہِ الْاِلٰہُ نازل ہوئی تو اسکے بعد صرف کثیر
روز رسول خدا علیہ السلام دنیا میں زندہ ہے ہیں یہ وہ آیت ہے جو قرآن مجید میں سب سے پہلے نازل
ہوئی ہے رسول خدا اس کے نزول کے بعد ایک دن ممبر پر چڑھے اور ایسا مونثر خطبہ فرمایا کہ آنحضورؐ کی مجلس
دل ڈر گئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے اجسام کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے اس خطبہ میں آپ نے
بشارت بھی دی اور ڈرا بھی دیا ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب آپؐ کی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو ہم اُم
المومنین عائشہؓ کے گھر میں جمع ہوئے آپؐ کی طرف دیکھا فوراً دونوں آنکھوں سے آنسو نکل گئے
پھر آپؐ نے فرمایا تمکو مرحبا خدا تمہرے مہربان ہو میں تمہیں خوف خدا اور اس کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں
فراق کا زمانہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور حینت المائے کی جانب کوچ کرنے کا وقت قریب ہے

فلیتسلفی علی و یصیب الماء ابن عباس و اسامة بن زید یضییہما و کفونی فی ثیابی ہذا
 عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما قرب وفاة النبی علیہ السلام بلال ان ینادی الناس
 للصلاة فنادی فاجتمع المہجرون والانصار الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلى کثیرا
 خفیفین بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ واثفی علیہ فخطب خطبة بلیغة و جلّت منها القلوب
 و بکت منها العین فو قال یا معاشر المسلمین انی کنت لکم نبیا و ناصحا و داعیا الی اللہ باذنه
 و کنت لکم کلامہ المشفق والاب الرحیم من کانت لہ مظلمة فلیقمہ و لیقتص منی قبل القضا
 فی القیامة فلم یقم لہ احد حتی قال ثانیاً و ثالثاً فقام رجل یقال لہ عکاشة بن محصن فوقف بزییدی
 النبی علیہ السلام فقال فذلک ابی و ابی یا رسول اللہ لولا انک ناشدتنا مرة بعد مرة ما کنت اقدم علی شیء
 من ذلک و لقد کنت معک فی غزوة بدر حاذت ناکتی ناکتک فذلک عن الناکة و دونت منک حتی
 اقبل فخذک فرفعت القضیب الذی تضرب بہ الناکة و الفرس للسرعة فی المشی فصریت بہ ظہرہ فادری
 اعمل کان منک یا رسول اللہ امر حرج بہ ضرب ناکتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عکاشہ ان
 یتم لہ رسول اللہ بالضرب فقال النبی علیہ السلام لیلال یا بلال انطلق الی منزل فاطمة فائتہ بقضیب
 جھک علی شخصین اولہ ابن عباس باپی و الین اور اسامہ بن زید ان دونوں کا ہاتھ بٹانے میں تم لوگ مجھے امین کہہ دو
 و فی کریمان ابن عباس مروی ہے کہ جب رسول خدا کی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ
 لوگوں کو نماز کیلئے بلائیں (اذان دین) چنانچہ ان کی اذان سے تمام مہاجر اور انصار مسجد نبوی میں جمع
 ہو گئے آپ نے ہلکی ہلکی دو رکعتیں پڑھیں پھر میر پر چڑھے خدا کی حمد و ثنایاں کی اور ایسا مبلغ خطبہ فرمایا
 کہ اس سے دل ڈر گئے اور آنکھیں بہ نکلیں۔ پھر فرمایا کہ اسے جماعۃ مسلمین میں تمہارا بی اور ناصح اور حکم
 اتھی تمکو خدا کی طرف بلانے والا ہوں میں تمہارے حق میں مہربان بھائی اور رحم دل باپ کی مانند ہوں
 میں جس کسی پر کوئی زیادتی کی ہو وہ کہہ کر اہو جائے اور جڑائے حشر سے پہلے آج اپنا بدلہ لے لے مگر جب
 کوئی کھڑا نہوا تو اپنے پھر اسی بات کو دو تین مرتبہ دہرایا اسوقت عکاشہ بن محصن نامی ایک شخص اٹھا
 اور آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ آپ پر میرے مان باپ قربان اگر حضور بار بار تاکید فرماتے
 تو ہرگز اس امر پر اقدام نہ کرتا اور کبھی کھڑا نہوتا (سنئے) میں جنگ بدر میں آپ کے ہمراہ تھا اتفاقاً قیل
 اونٹ آپ کے اونٹ کے برابر آگیا میں اپنے اونٹ سے اتر کر آپ کے قریب آیا تاکہ رگڑ لگوانے
 کے خیال سے آپ کی ران کو بوسہ دوں آپ نے وہ قمیج جس سے اونٹ اور گھوڑے کو تیز رفتاری کے
 لئے ہانکا جاتا ہے اٹھا کر میری کونکھ میں ماری اب میں نہیں جانتا کہ آپ نے قصد اٹھے مارا تھا یا
 اونٹ کو ہنکایا تھا یہ سکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لے عکاشہ حاشا لہ یہ غیر کسی قصد
 نہیں مارا کرتے پھر بلال کو حکم دیا کہ حضرت فاطمہ کے پاس جاؤ اور میری قمیج لے آؤ بلال سر پر ہات کچے

فخرج بلال من المسجد ويده على راسه فقال هذا رسول الله اعطى القصاص من نفسه
فخرج باب فاطمة فقالت من هو على الباب فقال جئت لك لقضيب رسول الله فقالت فاطمة يا بلال
ما يصنع بك يا لقضيب وليس وقت الحج والغزاة فقال يا فاطمة ما اغفلت ان يا لك مفارق الدنيا
ويعطى القصاص من نفسه فقالت فاطمة يا بلال من الذى يطيب قلبه ان يقتص من رسول
الله فاحذ بلال القضيبي ودخل المسجد فوقف القضيبي الى رسول الله والرسول دفع الى
عكاشة فلما نظر ابو بكر وعمر قاما فقالا يا عكاشة نحن بين يديك فاقص منا ولا تقتص من
النبي عليه السلام فقال رسول الله اصدقا قد عرف الله مكانكم افقام على رضى الله عنه فقال يا عكاشة
انا في الحياة بين يدي النبي عليه السلام لا يطيب قلبى ان تقتص من رسول الله عليه السلام هذا
ظهيرى ويطفى فاقص منى بيدك واجلدى بيدى فقال عليه السلام يا بلال قد عرف الله مكانك
وينتكت فقاما الحسن والحسين فقالا يا عكاشة الست انت تعرفنا انا سبطا رسول الله
والقصاص منا كالقصاص من رسول الله فقال صلى الله تعالى عليه وسلم لهما اعدا يا قرينين
ثم قال النبي عليه السلام يا عكاشة اضرب ان كنت ضاربا فقال

مسجد سے باہر نکلے اور یہ کہہ کر پیغمبر خداؐ سے اپنی ذات سے قصاص دینا چاہتے ہیں قصہ بلالؓ نے
حضرت فاطمہؓ کا دروازہ جاکر کھٹکھٹایا آپ اندر سے بولیں۔ کون۔ بلال نے کہا میں آپ کے پاس
پیغمبر خداؐ کی بیٹی لیئے آیا ہوں حضرت فاطمہؓ نے فرمایا اے بلال حج کا موسم نہ جماد کا موقع میرے
والد ماجدؐ کی منگا کر کیا کر گئے بلال نے کہا آپ کو خبر نہیں کہ آپ کے والد ماجد دنیا کو چھوڑنے
والے ہیں۔ بہین نصرت کر چکے ہیں اور اپنی ذات سے لوگوں کو قصاص دینا چاہتے ہیں حضرت
فاطمہؓ نے فرمایا وہ کون ہے رحم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصاص لیکر خوش ہوگا مگر
بلالؓ کی بیکار رہنے گئے اور مسجد میں آکر پیغمبر خداؐ کو دیدی پھر حضورؐ نے عکاشہ کے حوالے کر دی یہ دیکھ کر
حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ رضی اللہ عنہما کھڑے ہو گئے اور عکاشہ سے کہا کہ ہم موجود ہیں ہم سے قصاص لے لے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دعویٰ نہ کر پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ تم دونوں بیٹھے جاؤ خداؐ نے تمہارا مرتبہ
معلوم کر لیا پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ لے عکاشہ میں رسول خداؐ کے سامنے زندہ موجود ہوں میرا دل
نہیں چاہتا کہ تو حضورؐ سے قصاص لے یہ میری کمر ہے یہ میرا شکم مجھے قصاص لے اور اپنے ہاتھ سے
کوٹے مار رسول خداؐ نے فرمایا اے علیؓ اللہ تعالیٰ کو تیرا مرتبہ اور نیت معلوم ہے۔ پھر حسنؓ و حسینؓ رضی
اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور یہ کہہ کر لے عکاشہ تو جانتا ہے ہم رسول خداؐ کے نواسے ہیں تو ہم سے قصاص
لے لے کیونکہ ہم سے بدلہ لینا گویا حضورؐ سے قصاص لینے کے برابر ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا۔ میرے
قرۃ العینؓ بیٹھے جاؤ۔ اس کے بعد عکاشہ کو خطاب کیا کہ اگر تو چہان مارنی چاہتا ہے تو مار۔ عکاشہ نے کہا

یا رسول اللہ صوبتی وانا عاز عن ثوبی فکشف رسول اللہ عن ثوبہ فصاح المسلمون بالبکاء فلما
نظر عکاشۃ الی بیاض بطن رسول اللہ انکب علیہ وقیل بطنہ وقال فلذلك روحی یا رسول اللہ من
یطیب قلبہ ان یقتبس منک فقال علیہ السلام یا عکاشۃ اما ان تضرب واما ان تعفونی فقتل
عفوت عنک رجاء ان یعفو اللہ عنی فثوبی یوم القیامۃ قال علیہ السلام اما ان یحییٰ بنظر الی رفیق
فی الجنۃ فلینظر الی هذا الشخص فقام المسلمون یقبلون بین عینیہ یقولون طوبی لک ثلث الدرجات
العلیٰ ومرافقۃ ھن علیہ السلام فی الجنۃ اتمی اللہم لیسر لنا شفاعتہ بجزتک وجلالتک ومن
الموعظۃ الحسنۃ قال ابن مسعود لما ذاق اراق النبی علیہ السلام جمعنا فی بیت امانا عکاشۃ ثم
نظر الینا فدمعت عیناہ وقال مرhabا بکم رحمکم اللہ اوصیکم بتقوی اللہ وطاعنتہ قد ذاق الفراق
وقرب القلب الی اللہ تعالیٰ والی جنۃ الماویٰ فلیخسلن علیہ ویصل للماء بن عباس واسامۃ
ابن زید عینیہما وکف ثوبی فی ثیابی ان شدتم او حلة یمانیۃ بیضاء فاذا غسلتونی ضعونی علی سیرک
فی بیتی هذا علی شفیر لحدی ثم اخرجرا عنی ساعۃ فاول من یصل علی اللہ عز وجل توجیر ایل ثم
میکائیل ثم اسرافیل ثم فک الموت مع جنۃ ثم سائر الملائکۃ ثم ادخلوا علی فوجا فوجا واصلوا علی فلما سمعوا
آپ نے تو میرے شکے بدن پر قمی ماری تھی یہ سکر حضور نے کپڑے اتار دیے اسوقت تمام مسلمان چلا کر
و پڑے عکاشہ نے جب اپنی سیٹ پر سفیدی دیکھی تو جھک کر بوسہ دیا اور یہ کہا میری جان آپ پر قربان
آپ سے قصاص لیکر کس کا دل خوش ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ اے عکاشہ یا اپنا بدلے یا مجھے معافی
نے عکاشہ نے کہا میں نے معاف کیا شاید قیامت کے دن خدا میرے گناہ معاف کرے اسوقت پیغمبر
نے فرمایا کہ جو شخص حبت میں میرے رفیق کو دیکھنا چاہے وہ عکاشہ کو دیکھ لے یہ سکر تمام مسلمان کہہ کر
ہو گئے سب نے عکاشہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ کہا کہ مبارکباد تجکو بلند مرتبے اور جنت میں
پیغمبر خدا کی رفاقت نصیب ہوئی (اسی اپنے عزت و جلال کے طفیل شفاعت پیغمبری نصیب کر آئین موعظۃ حسنہ)
ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت نزدیک آگیا تو ہم سب
آئم المؤمنین عائشہ کے مکان میں جمع ہوئے اپنے ہمین دیکھا اور رو پڑے پھر فرمایا تمکو مرhabا خدا تم پر
مرہبان ہو میں تمکو خوف الہی اور اسکی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں تم سے جدا فی اور اللہ تعالیٰ اور جنت
الماویٰ کی طرف رجوع کر جانے کا زمانہ قریب ہے۔ اسوقت علیؑ مجھے غسل دین ابن عباسؓ یا فی ڈالین
اور اسامہؓ ان دونوں کو دین اگر تمہاری خوشی ہو تو مجھے میرے انہیں کپڑے دکا کفن دینا یا میں سفید
حلتے لینا اور جب غسل دے چکو میرے جنازہ کو میرے اسی گھر میں لحد کے کنارہ پر رکھ دینا اور گھڑی
کیلئے بکے سب باہر چلے جانا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر رحمت نازل کر گچھا پھر جبریلؑ کا
اسرافیلؑ عزرائیلؑ اور تمام ملائکہ نماز ادا کریں گے۔ پھر تم سب اکٹھے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھنا۔ لوگوں نے

خلفاء النبی علیہ السلام صاحبوا بکوا وقالوا یا رسول اللہ انت رسولنا وشمم جہنم ولسطان امرنا
اذا ذهب عنا فالی من نرجع قال علیہ السلام من ترککم علی الحجۃ والطریقۃ البیضاء و ترککم
واعظین ناطقوا وصامتاً فالناطق القنار والواہما الموت اذا اشک علیکم امر فارجعوا الی القرآن والسنۃ واذا
قست قلوبکم فلیتوبوا بالاعتبار باحوال الموت فرض رسول اللہ علیہ السلام فی اخر شہر صفر وکان مرضہ
ثمانیۃ عشر یوماً یصح الناس لکان ابتداء مرضہ الذی مات فیہ صدا عارض لہ علیہ السلام وبعث علیہ
السلام و عمر الاثنین وفات فیہ فلما کان یوم الاثنين ثقل مرضہ فاذن بلال اذان الصبح وقام باب
رسول اللہ فقال السلام علیک یا رسول اللہ فقالت فاطمۃ ان رسول اللہ مشغول بنفسہ فدخل
بلال المسجد لم یفہم کلامہا فلما اسفر الصبح جاء بلال ثانیاً وقام بالباب فقال کذلک فسمی رسول اللہ
صوته فقال ادخل یا بلال انی مشغول بنفسی وثقل علی مرضی یا بلال فما بالک ان یصلی بالناس فخرج بلال
بأثیابہ ووضع یدہ علی راسہ وھو ینادی امصیبتاہ وانقطاع رجاءہ وانکساظرہا یراہ الیتیمی لم تلتک امی قد خل
المسجد فقال یا ابا بکر ان رسول اللہ علیہ السلام یأمر ان نقصہ بالناس ھو مشغول بنفسہ فلما نادى
ابو بکر محراب رسول اللہ خالیاً عنہ لم یتمالك نفسہ فصرخ صراخاً وغمغشیاً علیہ ففزع المسلمون معہ

جب یہ سنا چلا اٹھے رو پڑے اور یہ کہا کہ آپ ہمارے رسول ہماری محفل کے شمع ہمارے معاملات کے حاکم
ہیں آپ کے بعد ہم کس کی طرف رجوع کریں گے۔ فرمایا میں نے تو بالکل صاف اور سیدھے رستہ پر چھوڑ دیا
اور اپنے بعد دو واعظ چوڑے جاتا ہوں ایک بولنے والا ایک خاموش۔ بولنے والا واعظ قرآن پڑھ
اور خاموش واعظ موت جب کوئی مشکل آئے تو قرآن حدیث کی طرف رجوع کرنا اور جب تمہارے دل پتھر
ہو جائیں تو موت کے احوال سے عبرت حاصل کر کے انکو نرم کر لینا۔ اس کے بعد پیغمبرؐ نے آخر
مہینے میں بیمار پڑے تھا دونوں ایسے مریض تھے کہ لوگ عیادت کو آیا کرتے تھے مرض سے شروع ہوا آپؐ پر کئی دن
تحت رسالت پایا۔ اور اسی دن وفات ہو گئی۔ پیر کے دن آپ کا مرض بڑھ گیا حضرت بلال نے صبح کی اذان
دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیک یا رسول اللہ حضرت
فاطمہ بولیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکلیف میں ہیں۔ بلال نے اسکا مطلب نہ سمجا اور واپس مسجد
میں چلے گئے پھر جب اچھی طرح صبح ہو گئی بلال دوسری مرتبہ آئے اور پیغمبرؐ خدا کو اپنی آواز سنائی اپنے
اندر ہلکا کر فرمایا کہ میں اپنی حالت میں مصروف ہوں مرض کی شدت ہوئے بلال ابو بکرؓ سے کہہ دو کہ
ناز پر ہائیں۔ بلال سر پر ہاتھ رکھے روتے ہوئے نکلے اور یہ کہا کہ ہائے مصیبت ہائے امید
ہائے میری کمر ٹوٹ گئی۔ کاش میرا مان تجھے نہ جنتی۔ بعد مسجد میں آکر حضرت ابو بکرؓ سے کہا کہ
پیغمبرؐ نے آپ کو ناز پڑانے کے لئے حکم دیا ہے اور خود نہایت تکلیف میں ہیں ابو بکرؓ آپ کی محراب خالی
دیکھ کر ضبط نہ کر سکے ایک چوچ نکلی اور غش کہا کہ گر پڑے اور ان کے ساتھ تمام مسلمان رونے لگے

فسمعہم علیہ السلام فجمعہم فقال یا فاطمة ما هذا الصیاح والضعیف فقالت رحمہم اللہ فقال
 منہم فذاع علیا وابن عباس رضی اللہ عنہما واتکا علیہما فخرجا الی المسجد وصیحا یومر کہ تعقی الفجر من یوم
 الاثنين ثم ولی یوجہ الی الناس فقال یا معشر المسلمین انتم فی وداع اللہ وکنفہ ان ابابکر رضی
 تعالیٰ عنہ خلیفتی من بعدکم علیکم بتقوا اللہ وطاعتہ فانی مفارق الدنیا وهذا اول یومی من
 الاخرة وأخر یومی من الدنیا فقام وذهب الی بیتہ فاوحی الی اللہ تعالیٰ ملک المتان اہبط الی حیبر
 باحسن صوۃ وارفق بہ فی قبض روحہ فان اذن لك ان تدخل فادخل وان لم یأذن فلا تدخل
 وارجع فہبط ملک الموت علی صوۃ اعرابی فقال السلام علیکم یا اہل بیت النبوة ومعدن
 الرسالۃ ادخل فخرجت فاطمة فقالت یا عبد اللہ ان رسول اللہ مشغول بنفسہ فنخلت
 فاطمة ثم نادى الثانیۃ فقال السلام علیکم یا رسول اللہ وی اہل بیت النبوة ادخل
 ولا بدلی من الدخول فسمع علیہ السلام صوۃ فقال یا فاطمة من علی الباب فقالت
 رجل اعرابی نادى فقلت ان رسول اللہ مشغول بنفسہ ثم نادى الثانیۃ والثالثۃ
 فقلت مثله فنظر الی فطرۃ فانتشر جلدی وخاف قلبی وارعدت فرائضی

رسول خدا نے رونے و ہونے کی آواز سن کر حفرة فاطمہ سے فرمایا کہ یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں۔ بولیں
 آپ کے نہونے سے مسلمانوں پر گریہ و زاری غالب ہو گئی ہے آپ نے علی اور ابن عباس کو بلایا اور
 ان کے سہارے سے مسجد میں جا کر پیر کے دن فجر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر لوگوں کی طرف متوجہ
 ہو کر فرمایا اے جماعت اسلام تمہیں خدا کو سونپنا تمہیں اللہ کی آمان۔ میرے بعد ابوبکر میرے خلیفہ
 ہیں۔ تم خوف اتھی اور اسکی اطاعت کو اپنے ذمہ لازم کر لو۔ میں دنیا کو چھوڑنے والا ہوں آج کا
 دن میری آخرت کا پہلا اور دنیا کا بچھلا دن ہے یہ فرما کر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر تشریف
 لے گئے اسوقت اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم کیا کہ اچھی صورت میں میرے حبیب کے پاس
 جاؤ اور آسانی سے ان کی روح قبض کرو۔ وہ اگر تنکھو اپنے پاس آنے کی اجازت دین تو جانا اور نہ
 واپس چلے آنا۔ ملک الموت ایک اعرابی (دہقانی) کی صورت میں آئے اور یہ کہا کہ لے اہل بیت
 نبوة اور معدن رسالت تم پر سلام۔ کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہو حفرة فاطمہ نے جواب دیا کہ اے
 بندہ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف میں مبتلا ہیں۔ ملک الموت نے پھر کہا کہ لے پیغمبر خدا
 لے اہل بیت نبوة تم پر سلام کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہو کیونکہ میرا اندر آنا ضروری بات ہو۔ رسول خدا
 نے یہ آواز سن کر فرمایا لے فاطمہ دروازہ پر کون ہے جواب دیا کہ ایک اعرابی آواز دے رہا ہے میں
 پہلے جواب دیجی ہوں کہ رسول خدا تکلیف میں ہیں مگر وہ آواز برآواز دے چلا جاتا ہے۔ یہ سن کر رسول خدا
 نے کچھ اس طرح میری طرف دیکھا کہ تیرن کے رونگٹے گھرے ہو گئے دل لرزنے اور شانیا کا گوشت

وتغیر یوں فقال علیه السلام اتذین من هو یا فاطمة قالت لا قال علیه السلام هو وہا
الذات وقاطع الشہوات ومفرق الجماعات وغرب الدور ومعبر القبر فبکت فاطمة
رضی اللہ عنہا بکاء شدیداً فقالت ولیلناہ لموت خاتر الانبیاء وامصیبتاہ لمات خیر الاولیاء
واخیبتاہ لا نقطاع سید الارصیفاء وحسرتاہ لا نقطاع الوحی من السماء فقد حرمت الیوم من
کلامک ولا اسم بعد الیوم سلامک فقال علیه السلام لا تنبکی فانک اول اہل الحقابی ثم
قال علیه السلام ادخل یا مملک الموت فدخل فقال السلام علیک یا رسول اللہ فقال علیہ السلام
وعلیک السلام یا مملک الموت اجنت زائراً امر قابضاً فقال جنت زائراً وقابضاً انزلت
لی وارہم فقال یا مملک الموت امین ترکت جبرائیل فقال ترکته فی سماء الدنیا
والملکۃ یسزینہ فاحی یلیث ساعة حق حبط جبرائیل علیہ السلام وجلس عند اسم
فقال علیہ السلام المرء یعلم ان الزمر قد قرب فقال بلے یا رسول اللہ قال علیہ السلام بشر
ما لی عند اللہ من الکرامۃ فقال ان ابواب السماء قد فتحت والملائکۃ صفوا صفوفاً
یستظرون فی السماء لم وحک وابواب الجنان قد فتحت الخوض کلہا قد تزینت

پھر کہنے لگا۔ چہ بکار گشت خیر ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم اسے جانتی ہو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نہیں حضور
ارشاد کیا کہ یہ لذتوں کو مٹانے خواہش کو قطع کرنے سے ہو دیکھو جدا کر ڈالنے کے طور پر کو اجارٹے آؤ
قبروں کو آباد کرنے والا ہے اس وقت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے روئیں اور یہ کہا کہ خاتم الانبیاء کی موت
افسوس خیر الاولیاء کی وفات پر افسوس سید الاحقیار کی رحلت فرمانے پر افسوس۔ آسمانی
وحی کے موقوف ہو جانے پر افسوس میں آجکے بعد آپ کے کلام و سلام سننے سے محروم ہو گئی
اسکے جواب میں پیغمبر خدا نے فرمایا کہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کیون ہو سب سے پہلے تمہیں مجھے آلو گی اس کے بعد
آپ نے فرمایا اے ملک الموت آجا۔ ملک الموت نے داخل ہوتے وقت کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ
آپ نے فرمایا وعلیک السلام۔ تم زیارت کرنے آئے ہو یا جان قبض کرنے ملک الموت نے کہا
دونوں کام کرنے۔ مگر آپ اجازت دیں گے تو جان قبض کروں گا ورنہ واپس چلا جاؤں گا آپ نے فرمایا
جبرئیل کو کہان چھوڑا۔ جواب دیا کہ وہ آسمان دنیا پر ہیں اور دیگر فرشتے انکی تعزیت کر رہے ہیں تھوڑی
دیر تک رہی تھی کہ جبرئیل تشریف لا کر آپ کے سر ہانے بیٹھ گئے اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ وقت قریب آگیا ہے جواب دیا۔ ہاں معلوم ہے پھر آپ نے فرمایا مجھے اس
بات کی خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے لئے کیا تیاریاں کی ہیں جبرئیل نے فرمایا۔ آسمان کے
دروازے کھل گئے ہیں اور فرشتے آسمانوں میں صفیں باندھ باندھ کر استقبال کے لیے آپ کی روح کا
انتظار کر رہے ہیں۔ اسی طرح جنت کے دروازے کشادہ ہیں اور جبرئیل بن سنور کی روح مبارک کا

یفتظرون لروحک فقال علیه السلام الحمد لله ثم قال بشرنی یا جبرائیل کیف یکون
 حال امتی یوم القیامة قال ابشرك ان الله تعالى قال انی حرمت الجنة علی سائر الانبیاء
 حتی تدخلها انت وحرمتها علی سائر الامم حتی تدخلها امتک فقال علیه السلام الا ان
 طاب قلبی وزال غمی ثم قال علیه السلام یرامک الموت اذن منی قد نایع بالقبض
 مرحمه فلما بلغ الروح منه السر قال علیه السلام یراجع ائیل ما اشد مرارة الموت فوالی
 جبرائیل وجهه عنه فقال علیه السلام یراجع ائیل اکرهت النظر الی وجهی فقل
 یا حبیب الله من یطیق قلبه ان ینظر الی وجهک وانت فی سكرات الموت قال انس بن
 مالک رضی الله عنه کان روح النبی علیه السلام فی صدره وهو یقول اوصیکم بالصلوٰة
 واما ملکت ایمانکم فابرح یوصی بهما حتی انقطع کلامه وقال علی رضی الله تعالی
 عنه ان رسول الله علیه السلام فی آخر نفسه حرك شفتیه مرتین فالقیته سمعی فسمعت
 یقول خفیة امتی امتی فقبض رسول الله علیه السلام یرام الاثنین من شهر ربیع الاول
 بیت فلو كانت الدنیا تدور لواءا لکان رسول الله فیها غلدا وروی ان علیا وضع
 رسول الله علیه السلام علی السریر لیغسله فاذاها تف یهتف من ذل ویتة البیت باعلی صوته
 انتظا کر بی بن اپنے فرمایا احمسہ پھر ارشاد کیا کر مجھے اس بات کی خوشخبری سناؤ کہ قیامت کے دن میری امت کا
 کیا حال ہوگا جواب دیا میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے جب تک آپ داخل نہویں گے
 میں جنت کو تمام پیغمبروں پر حرام کر دوں گا اور جب تک آپ کی امت داخل بہشت نہو چکی گی و پھر تمام امتیں
 اس سے محروم ہوں گی آپ نے فرمایا کہ اب میرا دل خوش ہو گا اور نبی و پیغمبر سب جاتا رہا پھر ارشاد کیا کہ اے
 ملک الموت قریب آجا ملک الموت نے قریب آکر جان قبض کر فی شرمع کر دی پھر جب روح ناف تک
 آگئی تو اپنے فرمایا اے جبریل موت کس قدر کڑی چیز ہے جبریل نے آپ کی طرف سے منہ پھیر لیا پیغمبر خدا نے فرمایا
 کیا تم میرا منہ دیکھنا نہیں چاہتے حضرت جبریل نے جواب دیا کوئی ایسا دل کہاں سے لائے کہ نزع کے وقت آپ کے
 چہرہ مبارک کو دیکھ سکے انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منہ کھینچ کر سید
 ملک آگئی تھی مگر اس حالت میں بھی آپ یہ فرماتے تھے کہ میں تکون نماز اور لو نہ می غلامہ بن کی حفاظت کے متعلق
 وصیت کرتا ہوں حتی کہ جب تک زبان الٹ سکی آپ یہی فرماتے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہو کہ پیغمبر خدا
 نے دم واپسین دو مرتبہ اپنے ہونٹ ہائے میں جو کان رکھ کر سنا تو یہ فرمایا ہے تھے امتی امتی (انس بن علی)
 پر رحم کریری امت پر رحم کر) الغرض سبج الاول کے مینے میں بیر کے دن آپ کی وفات ہو گئی سچ ہے اگر
 دنیا میں کوئی ہمیشہ رہنے کیلئے آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابد الابد تک یہیں رہتے روایت ہے
 کہ جب حضرت علی نے غسل کے لئے آپ کو تختہ پر لٹا دیا تو کسی نے گھر کے ایک کونے میں سے آواز دی

انھیں سلاھا کہ انہ طاهر مطہر فرمیں فی نفسہ شے نہ لے فقال علی من لمت فان
النجار یأیدک فاذا جہاقت آخرینا ہی یا علی غسلہ فان الجہاقت الاول کان ابلیس علی اللعنة
مصدق ہما وقصد ان لا یدخل عن قبرہ مغسلہ فقال علی جزاک اللہ خیرا فخرتہ فی ان ذلک
ابلیس علی اللعنة فمن انت قال انا الخضر حضرت جنازہ میں علیہ السلام فرمے غسلہ علی رضی اللہ
وصب الماء فضل بن عباس واسامہ بن زید رضی اللہ عنہما وجمیعین وجبرائیل علیہ السلام جاء
بخط من الجنة وكفتوه ودفنوه فی حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایملہ الاربعاء وسط الیل وقیل
لیلة الثلاثاء وہی قائمۃ علی قبر النبی علیہ السلام وتقول یا من لم یلبس الحویر ولم ینزع علی الفرش
الوثیر یا من خرج من الدنیا ولم یشبع بطنہ من خبز الشعیر یا من اختار المحصیر علی السریب یا من
لم ینر طول الیالی من خوف السعیر روی انہم جعلوا فسانتہ علیہ السلام فی اربع قواریر
فاخذ جبرائیل علیہ السلام قارورة واسرائیل علیہ السلام قارورة ومیکائیل علیہ السلام
قارورة وعزرائیل علیہ السلام قارورة فعزرائیل علیہ السلام یقطر منها وقت التزم علی
اقواء المؤمنین فتسہل علیہم سكرات الموت ومیکائیل علیہ السلام یقطر منها علی الفواہم
وقت السؤال فیسہل علیہم جواب منکر ونذیر واسرائیل علیہ السلام یقطر منها یوم القیامة
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل ندو کیونکہ وہ خود طاهر و مطہر ہیں اس سے حضرت علی کے دل میں ایک خیال سا
پیدا ہو گیا اور آپ نے کہا کہ کون پیغمبر خدا نے خود ہکو غسل دینے کا ارشاد فرمایا ہے اتنے میں دوسری آواز
آئی کہ اے علی پیغمبر خدا کو غسل دو۔ پہلا آواز دینے والا شیطان ملعون تھا اس نے ازراہ حسد یہ ارادہ کیا تھا
کہ پیغمبر خدا کو غسل نہ دیا جائے اور آپ اسی طرح مدفون ہوں حجرہ علی نے فرمایا ہر اک اندھیرا تم نے مجھے
اسکے ابلیس ہونے کی اطلاع دی مگر یہ بتاؤ کہ تم کون ہو جواب آیا کہ میں خضر ہوں پیغمبر خدا کے جنازہ پر آیا ہوں
چنانچہ حجرہ علی نے غسل دیا اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے پانی ڈلوایا اور جبرائیل
جنت کی خوشبو لائے پھر آپ کو کفن کر بندہ کی رات کو ادھی بجے حضرت عائشہ کے حجرہ میں دفن کر دیا بعض
نے مشکل کی رات بیان کی ہے۔ اس وقت حضرت عائشہ نے قبر مبارک پر کھڑے ہو کر فرمایا آپ وہ ہیں کہ
جس نے کبھی ریشمی لباس پہنا کبھی قیمتی بستر پر سوئے دنیا سے جاتے وقت تک کبھی جو کی روٹی پر پیٹ
بھر کر نہ کھائی آپ نے ہمیشہ دیر سے کو تخت پر ترجیح دی دوزخ کے ڈر سے کبھی رات بھر آرام فرمایا۔
روایت ہے کہ آپ کے غسل کا پانی چار شیشوں میں بھر کر ایک شیشہ حجرہ جبرائیل نے لیا ایک میکائیل
نے ایک اسرائیل نے ایک عزرائیل نے۔ عزرائیل نزع کے وقت مومنوں کے منہ میں اُسکین سے ایک
قطرہ ٹپکا دیتے ہیں اس سے موت کی سختی میں آسانی ہو جاتی ہے میکائیل منکر نکیر کے سوال کے
وقت ایک قطرہ ڈال دیتے ہیں اس سے جواب میں سہولت ہو جاتی ہے اسرائیل قیامت کے دن ایک قطرہ

علیٰ قولہم فی امنیٰ وجبرائیل علیہ السلام یقطر منہا فی وقت رؤیة الملک الغفار علی
عبودہم فی ہر روز و ہر میلہ کیف اللہم اکر منا بشفا عنہ فی العقبہ کما اکر متنا بشرفہ
وسنتہ فی الدنیا آمین یا ارحم الراحمین وسلا علی المرسلین والحمد لله رب العالمین
سورۃ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** المائدۃ

(یا ایہا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانساب) ای الاصلہ امر اللہ فی نصبت
للعبادۃ (والا زکام) سبق تفسیرہ فی اول السورۃ (رجس) قدر تعاف
منہ العقول واخرادہ لانہ خبر للخمر وخبر المعطوفات عند وف او خبر
لمضاف عند وف کانہ قال انما تعاطی الخمر والمیسر (من عمل الشیطان) لانہ
مسبب عن تسویلہ وتنزیہہ (فاجتنبوہ) الضمیر للرجس اولما ذکر اول التعاطی
لعلکم تفعلون لکی تفعلوا باراجتناب عنہ واعلم انہ تعالیٰ اکر تفریر الخمر
والمیسر فی ہذہ الایۃ بان صدر الجملة بانما

چہرہ پر چھڑک دین گے اس سے اہوال قیامت سے امن ملیگا اور جبریل ویدار اتنی موت وقت
ایک قطرہ آنکھوں پر ڈال دین گے اس سے مومن کی آنکھوں کو جمال بلا کیف اور دیدار خداوندی کے
مشاہدہ کی طاقت حاصل ہو جائیگی اتنی جسطرح تو نے ہکو دنیا میں پیغمبر آخر الزمان کی شہادت
اور سنت کی طرف رہبری فرما کر ممتاز کیا ہے اسی طرح عقبہ میں اُن کی شفاعت سے
معزز کر آئیں۔ یا ارحم الراحمین وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

سورۃ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** مائدہ
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَذْلَامُ رَجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
مسلمانو شراب اور خمر اور بتوں کے تھان جو پوجا کے لئے قائم کیے جاتے ہیں اور قال یعنی کے تیر
نا پاک شیطانی کام ہیں جن سے عقل پر ہیز کرتی ہے۔ ازلام کی تفسیر ابتدائے سورہ میں گزر گئی لفظ
رجس سلسلے مفرد آیا ہے کہ الحکم کی خبر ہے اور باقی معطوفات کی خبر محذوف ہے یا یہ کہیے کہ
رجس مفاد محذوف کی خبر ہے گویا اس طرح فرمایا گیا ہے انما تعاطی الخمر والمیسر یعنی
شراب پینا اور جو اکیلنا ناپاک فعل ہے اور چونکہ شیطان ان افعال کو بنا سنوار کر لوگوں کے
سامنے لانے کا سبب ہے لہذا اُن کو شیطانی کام فرمایا ہے فاجتنبوہ لعلکم تفعلون پس تم
اس سے بچتے رہو تاکہ اپنی پرہیزگاری کے باعث مراد کو پہنچو مفر و فطرس کی طرف بلانے
یا مذکور کی طرف یا تعاطی کی طرف یہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں شراب اور جوئے
کی حرمت کو کئی قسم کی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے (۱) جملہ کو لفظ انما سے شروع کیا مگر کافائدہ و بنا

وقرئهما بالانصاب والازلام وسماهما رجسا وجعلهما من على الشيطان نهيها على ان
لا تشتغال بهما شربت او غالب ولم يلا اجتناب عن عينها وجعله سببا يرجي منه القاهر
ثم قرئ ذلك بان بين ما فيها من المفاسد النبوية والدينية المغتصبة للقرآن (قاضي) روى عن
ابي هريرة رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام اذا صلى المؤمن على قبض الملك المتواتر الصلوة
باذن الله وبلغها الى قبره فيقول الملك يا هylan فلان بن فلان من امتك صلى عليك فاقول
بلغه مني عشر صلوات وقل له حلت شفاعة لك ثم يصعد الملك حتى ينتهي الى العرش فيقول يا رب
فلان بن فلان صلى على جيبك همل عليه السلام مرة فيقول الله تعالى بلغه مني عشر صلوات ثم خلق الله
تعالى من صلواته بكل حرف ملكا له ثلاثا وستون راسا وفي كل راس ثلثائة وستون وجها
وفي كل وجه ثلثائة وستون فدا وفي كل فير ثلثائة وستون لسانا يتكلم بكل لسان ويثني
على الله تعالى بثلثائة وستين نوحا فيكتب ثوابك للمصلي على النبي عليه السلام الى يوم القيمة
وفي رواية ان نوحا عليه السلام لما عرض الكرمه ولم تقض جاءه ابليس عليه اللعنة
فقال يا بنى الله ان اردت ان تخضر الكرمه فدعني اذبح عليها سبعة اشياء

(۲) ان دونون كوالصاف وازلام كساته ذكر كيا (۳) ان كوجسم ناپاك فرمايا (۴) انيز
شيطاني كام بتايا۔ يه اسبات پر تنبيه كرهين مشغول هوناسر اسر براني هه يا براني زياده هه بجلاني
بهت كم هه (۵) ان سے اجتناب كا حكم فرمايا اور اسے نجات كا سبب قرار ديا (۶) پھر انكي
وینی مژبی خلیان بیان کین جو حرمت كا تقاضا کرتی ہین (قاضي بیضادی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ
پیغمبر خدا نے فرمایا جب کوئی مومن مجھ پر درود بھیجتا ہے ملک الموت اُسے میری قبر کے پاس لا کر
یہ کہتے ہین کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلان شخص کے بیٹے فلان شخص نے جو آپ کی اُمت میں ہے
آپ پر درود بھیجا ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میری طرف سے اُس پر دس رحمتیں بھیج کر یہ کہو کہ تو
اپنے پیغمبر کی شفاعت کا مستحق ہو گیا ہو پھر فرشتہ اوپر چڑھ کر اسکو عرش تک لے پہنچتا ہے اور یہ
عرض کرتا ہے اسی فلان بن فلان نے آپ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا ہے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری طرف سے اُس پر دس رحمتیں بھیجو پھر اللہ تعالیٰ اس درود کے ہر حرف
سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین سو ساٹھ سر ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہر چہرے
میں تین سو ساٹھ منہ ہر منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہین یہ فرشتہ ہر زبان سے کلام اور تین سو
ساٹھ طرح اللہ تعالیٰ کی تعریف کیا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ثواب قیامت تک درود بھیجنے
والے کے نامہ اعمال میں لکھتا رہتا ہے ایک روایت میں ہے کہ حفرة نوح نے جب انکو کا دخت بویا
اور وہ سر سبز نہوا تو شیطان نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ اسکی جڑ میں سات جانور فرج کروں

فقال افعل اسدا و دبا و غرا و ابن اوی و کلبا و دیکا و ثعلبا و صب دما و عانی اصل الکرمۃ
فاخضرت من ساعتها و حلت الکرمۃ من العنب سبعین لونا و كانت تحمل من قبل لونا و احدا فلذ
کان شارب الخمر شجاعا کالاسد قویا کالدب غضبان کالفر و محدثا کابن اوی و مقاتلا کالکلب
و منتقما کالثعلب مصوتا کالدیک (حیاء القلوب) و عن ابی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ان رسول
اللہ علیہ السلام قال لا یزنی الزانی حین یزنی و هو مؤمن و لا یرقی السارق حین یرسق
و هو مؤمن و لا یشرب شارب الخمر حین یشرب و هو مؤمن رواہ البخاری قوله هو مؤمن بالوہد و الحال
تقدیرہ ہو حال کو نہ شارب الخمر لیس بمؤمن عند الشافعی لان العمل جزء من الایمان الکامل عنده
و عندنا لیس بمجزء فی مطلق الایمان و لا من الایمان الکامل فلذلک کان تارک العمل مؤمنا عندنا
لانہ سئل رسول اللہ عن قوله لا یشرب شارب الخمر حین یشربا و هو مؤمن فاذا رد اثرہ و اسعة
فی الارض فادار فی وسط الدائرۃ دائرۃ اخرى فقال لدائرۃ الاولی الاسلام دائرۃ الثانیۃ الايمان
فان شرب العبد و زنی او سرق خورج من دائرۃ الایمان الی اثرۃ الاسلام و لا یخرج من دائرۃ الاسلام
الا بشربہ و غف بآلہ تعالیٰ اعلموا انہا الاخوان ان الایمان و الاسلام واحد عندنا بادل قوله تعالیٰ

آپ نے اجازت دیدی شیطان نے شیر بچھ چیتا گیدڑ کتا مرغ۔ لوٹری قج کر کے ان کا خون
اُس کی جڑ میں ڈالا۔ درخت فی الفور سرسبز ہو گیا۔ اور سترنگ کے انگور پھلے۔ حالانکہ اس سے پہلے
صرف ایک ہی رنگ کے پھل آتے تھے۔ یہی سبب ہے کہ شراب پینے والا شیر کی طرح شجاع۔ بچھ
کی طرح قوی جیتے کی طرح غصیل۔ گیدڑ کی طرح ناپاک کتے کی طرح لڑاکا لوٹری کی طرح بد لینے
والا اور مرغ کی طرح چھینے چلانے والا ہوا کرتا ہے (حیاء القلوب) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا
نے فرمایا لا یزنی الزانی حین یزنی و هو مؤمن الحدیث زنا کار زنا کرتے وقت چور چوری کرتے وقت
شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا لفظ و هو مؤمن میں دو احوال یہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ
زانی چور شرابخوار اپنا فحل کرنے کی حالت میں مومن نہیں رہتے امام شافعیؒ نے حدیث کے یہی
معنی لئے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک عمل ایمان کا لکڑی کا ہے لیکن ہمارے لئے حقیقہ کے
مزدیک عمل مطلق ایمان کا جزو قرار دیا گیا ہے نہ کامل ایمان کا اسیلے تارک عمل ہمارے نزدیک مومن ہوتا
پیغمبر خدا سے جب اس حدیث کے معنی پوچھے گئے تو اپنے زمین پر ایک بڑا سا دائرہ کھینچا پھر
اس دائرے میں ایک اور دائرہ بنایا اور یہ فرمایا کہ پہلا دائرہ اسلام کا ہے اور دوسرا ایمان کا۔ اومی
جب زنا یا چوری کرتا یا شراب پیتا ہے تو دائرہ ایمانی سے نکل کر دائرہ اسلام میں آجاتا ہے اور
دائرہ اسلام سے بجز شرک کے اور کسی گناہ تک باعث نہیں نکل سکتا (فتاویٰ ہند) لیکن بھلا
یہ معلوم ہے کہ ہمارے نزدیک ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہے اور اسکی دلیل جو آیت ہے

رومن یتیم غیر الاسلام دینا قلن یقبل منه وهو فی الاخرة من الناس مع ای من المعنویین
 لایه اختار منزلة الناری بدل منزلة الجنة وروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أنه قال قال رسول اللہ
 علیہ السلام من کان یتق من بالله والیوم الاخر فلا یجلس علی فائدة یشرب علیہا الخمر واه الطبری مرثو
 عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انه قال قال رسول اللہ علیہ السلام اذا ذنی العبد وشرب الخمر نزع اللہ عنہ
 الایمان کما یغلم الانسان النقیص من رأسہ رواہ الحاکم وروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 قال قال علیہ السلام اذا ذنی العبد وشرب الخمر خرج منه الایمان فکان فوق رأسہ کالظلة فاذا فرغ
 من ذلك العمل رجع الیہ الایمان رواہ البخاری قال الفقیہ ابو اللیث ایاک وشرب الخمر فان فی شربہا
 عشر خصال مذمومة اولها انه اذا شرب الخمر یصد من منزلة الجنۃ فیصیر ضحکۃ للعصیان ومذمومہا
 عند العقلاء الثانیۃ انها مذہب للعقل ومتلفۃ للمال والثالثۃ ان شربہا سبب للعدو وربعین الرغوان
 والاصدقاء والاربعة ان شربہا یمنع عن ذکر اللہ وعن الصلوة والخاصۃ ان شربہا یجلب علی الزنا والارذل اذا شرب
 الخمر تطلق امرأۃ وهو کیشہم والسادسۃ انها مفتاح کل شر لانہ اذا شرب الخمر سهل علیہ جمیع المعاصی السابعة
 انه یؤذی حفظۃ بادرخالہم فی مجلس الفسق والثامنة انه وجب علیہ الحد ثمانین جلدۃ
 وَمَنْ شَرِبَ خَمْرًا اَوْ سَمًّا مِمَّا قُلْنَا فَيَقْبَلُ مِنْهُ الْاِیۡمَٰنُ یَعْنِیْ جَوَ تَخْصُ سَجَرَ اِسْلَامٍ کَمَنْ شَرِبَ
 تَوَاسَّ کَاوْنِیْ عَلٰی ہَرَزْ قَبُولِ خَمْرٍ کَاوْرُوہِ اَوْ خَمْرٍ نَقْصَانِ اُتْحَا یَکَا کَاوْنِکَ اُسْ نَعْنِیْ جَنَّتْ کَمَنْ شَرِبَ
 کَاوْرُوہِ اَوْ خَمْرٍ نَقْصَانِ اُتْحَا یَکَا کَاوْنِکَ اُسْ نَعْنِیْ جَنَّتْ کَمَنْ شَرِبَ
 کا گھر اختیار کر لیا ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور قیامت
 پر ایمان رکھتا ہو اسکو چاہیے کہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب موجود ہو اور طہرائی ابو ہریرہ سے روایت
 کہ رسول خدا فرماتے ہیں جب بندہ زنا کرے یا شراب پیتا ہے تو اسکا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے
 جس طرح انسان اپنا کرتا اٹھاڑتا ہے (رواہ الحاکم) ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا جب
 بندہ زنا کرے یا شراب پیتا ہے تو اسکا ایمان دل سے نکل کر سانپان کی طرح سر پر آجاتا ہے پھر جب وہ
 اپنی بد فعلی سے الگ ہو جاتا ہے تو ایمان رجوع کرتا ہے (بخاری) فقیہ ابو اللیث کا قول ہو کہ شراب
 قطعاً پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسکے پینے میں دل طرح کی خرابیاں ہیں (۱) آدمی پاگل سا ہو جاتا ہے اسلئے
 ارعک اس پر نہتے اور عقلمند لے کر اجالتے ہیں (۲) شراب عقل کو زائل مال کو ضائع کر دینے والی چیز ہے
 (۳) اسکے پینے سے بھائیوں اور دوستوں میں عداوت قائم ہو جاتی ہے (۴) شراب ذکر الہی اور
 نماز سے روکتی ہے (۵) زنا کی طرف برا لگھنہ کرتی ہے کیونکہ بسا اوقات شرابی نشہ کی حالت میں
 اپنی گھروالی کو طلاق دیدیتا ہے اور اسے خبر بھی نہیں ہوتی (۶) شراب تمام گناہوں کی کنجی ہے
 کیونکہ شراب پینے والا تمام گناہوں کو آسان سمجھا کرتا ہے (۷) شرابی کراہتیں کو گناہ کی محفل
 میں شامل کرنے کے باعث انہیں ایذا دیا کرتا ہے (۸) اُس پر بطور نیراستہی گوشے لگانے چاہئیں

وان لم یضرب فی الدنیا یضرب فی الآخرة بسوط من نار علی رؤس الناس ینظر الیہ الارباع
والاصدقاء والتاسعة انه غلق باب السماء علی نفسه لانه لم یرفع حسناته ولا دعاؤه
اربعین یوما والعاشرة انه عاظر علی انه یخاف علیہ ان ینزع منه الایمان عند موته
فهذه العقوبات فی الدنیا قبل موته وقبل ان ینتهی الی عقوبات الآخرة فلا ینبغ للعاقل
ان یختار لذة قليلة علی لذة طويلة وروی عن ابی امامة عن النبی علیہ السلام انه قال ثلاثه
لا یدخلون الجنة مد من الخمر وقاطم الرحم ومصدق السحر ومن مات مد من الخمر سقاہ الله تعالی
من نهر العوطه وهو نهر یجری من فرج الذانیات یتؤذى اهل النار من نقر ریحہ واه احمد
وابن عدی وروی عن عائشة رضی الله عنہا انها قالت قال رسول الله علیہ السلام من
شرب الخمر فلا تزوجه وان مرض فلا تعویجہ وان مات فلا تصلوا علیہ فوالذی بعثنی
بالحق نبیا ما شرب الخمر الا ملعون فی النار والانیل والنابور والفرقان ومن اطعم
لقمة سلط الله علی جسده حبیة وعقر باومن قضی حاجتہ فقد اعانہ علی هدم الاسلام ومن
اقرضه فقد اعانہ علی قتل مؤمن ومن جالس حشره الله یوم القیامة اعمی لاجلہ الحد وقیل الکبائر
اگر دنیا میں صد نہ لگی تو بروز قیامت لوگوں کے سامنے آگ کے کوٹھے لگائے جائیں گے انکے پاؤں اور
دوست آشناسب تماشا دیکھتے ہوں گے (۹) شرابی کیلئے آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہیں کہ
چالیس دن تک نہ اُسکی کوئی نیکی اور چالیس دنہما قبول ہو (۱۰) اُس سے مرتے وقت ایمان جاتے
رہنے کا اندیشہ ہے۔ یہ فریسیہ پہلے دنیوی عذاب ہیں جو عذاب آخرت سے قبل ہونے لگتے ہیں
پس عقلمند کی یہ شان نہیں کہ دائمی لذتوں کے سامنے اس تھوڑی سی دیر کے بے مزہ لطف کو
اختیار کرے ابی امامہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تین طرح کے آدمی جنت میں داخل نہوں گے
(۱) عمر بھر کا شرابی (۲) قطع رحمی کرنے والا (۳) جادو ڈونے کو اچھا سمجھنے والا جو شخص عمر بھر شراب
پیتے پیتے مر جائیگا اُسے اللہ تعالیٰ نہرِ حقو طہ کا پانی پلائیگا یہ نہر زنا کار عورتوں کی شرمگاہ سے جاری ہوئی
اُسکی بد بوسے تمام اہل وزخو تکلیف پہنچی (رواہ احمد وابن عدی) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر شراب
کو پیٹی نہ دو۔ وہ بیمار پڑ جائے تو اُسکی عیادت نہ کرو اور مر جائے تو اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑ ہو۔ اُس خدا
کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے شرابی کے حق میں تو ریت انجیل زبور فرقان میں لعنت
اُترتی ہے جو شخص اُسے ایک لقمہ کھلائے گا خدا اُسکے بدن پر سانپ بچھو مسلط کر دیگا اور جس نے اُسکی
کوئی ضرورت پوری کر دی گویا اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور جس نے اُسے قرض دیا گویا
کسی مسلمان کے قتل پر اُس کا مددگار بنا اور جو اُس کا ہنشین رہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسکو
اندھا کر کے اٹھائے گا کہ اُسکے پاس کوئی حجت نہ ہوگی (احمدی) علماء کا قول ہے کہ کبیرہ گناہ یہ ہیں

اور شراب باہ و قتل النفس بغير حق و شرب الخمر والزنا واللواطہ و قذف المحصنین
والمحصنات بالزنا و عقوق الوالدین المسلمین بقول او بفعل مالم یفرار من الزحف من
رجل واحد و رجلین فی الحرب اکل مال الیتیم ظلماً و شهادة الزور و اکل الربا و شهر رمضان
غارا بغير عذر عامداً و مقاطعة الرحم والیمن الفاجرة و اکل اموال الناس ظلماً و النقص
فی الکیل والمیزان و تقدیر الصلوة علی وقتها و ضرب المسلم بغير حق و شتم النبی علیہ
السلام و الکذب علی النبی متعمداً و کتمان الشهادة بلا عذر و اخذ الرشوة و قتل
نفسه او قطع عضو من اعضائه و الدیاسة و السعاية بین الرجل والمرأة و السعاية عند
الظالم و السحر و منع الزکوة و لادھر بالمنکر والنهی عن المعروف و الوقیعة فی اهل العلم لخرق
الحیوان بالکفر و امتناع المرأة من زوجها بلا سبب فکلمها کبائر و روی عن عثمان بن
عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت النبی علیہ السلام یقول اجتنبوا الخمر فانها امر
الجباث فانہ کان رجل من کان قبلکم یتعبد و یعتزل الناس فخلقت امرأة سوء
فارسلت الیہ خادماً فقال اناندعولہ للشهادة فدخل فطفت کلما دخل باباً اغلقته دونہ

(۱) شرک (۲) قتل ناحق (۳) شر بخوارى (۴) زنا (۵) اغلام (۶) مسلمان مرد و عورت پر
زنا کاری کی تمہمت (۷) مسلمان والدین کی نافرمانی قول میں یا فعل میں (۸) جہاد میں ایک یا دو میں
کے مقابلہ سے بھاگ جانا (۹) یتیم کا مال زبردستی کھا جانا (۱۰) جھوٹی گواہی (۱۱) سود کھانا (۱۲)
بلا عذر رمضان میں دنگو دانستہ کھانا پینا (۱۳) قطع رحمی (۱۴) جھوٹی قسم کھانا (۱۵) ظلم سے لوگوں کا
مال غنیمت کر جانا (۱۶) ناپ تول میں کمی کرنا (۱۷) وقت سے پہلے نماز پڑھنا (۱۸) مسلمان کو ناحق مارنا
(۱۹) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنا (۲۰) رسول خدا پر قصداً جھوٹ باندھنا (۲۱) بلا عذر گواہی کا
چھپانا (۲۲) رشوة لینا (۲۳) خود کشی (۲۴) اپنا کوئی عضو کاٹ ڈالنا (۲۵) ہجر کی راہ سے حکومت
جٹانا (۲۶) میان بیوی میں جھلی کھا کر لڑائی ڈلوانا (۲۷) کسی ظالم سے کسی کی جھلی کھانا (۲۸) جادو
کرنا (۲۹) زکوة نہ دینا (۳۰) بری باتوں کا حکم کرنا (۳۱) نیک کاموں سے روکنا (۳۲) اہل علم
میں لڑائی ڈلوانا (۳۳) کسی جانور کو آگ میں جلا نا (۳۴) بلا سبب بیوی کو خاوند کے پاس جانے
سے روکنا یہ سب کبیرہ گناہ ہیں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا سے
سنائے فرماتے تھے شراب سے بچتے رہو کیونکہ یہ تمام برائیوں کی جڑ ہے تم سے پہلے (نبی سر زل) میں ایک
عابد تھا جو لوگوں سے الگ رہا کرتا تھا ایک بد عورت اُسکے پیچھے لپٹ گئی اور ایک دن یہ پیغام دیکر اپنے
خاوند کو اُسکے پاس بھیجا کہ ہم آپ کو ایک امر کی گواہی کے لیے بلا رہے ہیں عابد بچا رہا سیدھا سادہ اُسکے
ساتھ ہولیا اور جب گھر میں داخل ہوا تو دمر نے فوراً دروازہ کی زنجیر لگا دی پھر جن جس دروازہ سے

حق ادا اقصیٰ ای بلذخ الی امرۃ جالسة وعندها غلام ورجلۃ فیہا خمر فقالت لئلا یرد علی
 للشہادۃ ولکن ندعولہ لقتل هذا الغلام وتقم علی او تشرب کاسا من الخمر فان ابیت صحت
 بک وفضحتک قال فلما رای أنه لا یدلہ من ذلك قال اسقنی کاسا من الخمر فسقته
 کاسا من الخمر فزال عقله حتی وقع علیہا ای جامعہا وقتل الغلام فاجتنبوا الخمر
 فأنه لا یجتمع ایمان وادمان الخمر فی صدر الرجل ابد الا و یوشک احدہما ان
 ینخرج صاحبہ رواہ ابن حبان فی صحیحہ اما سمعت قصۃ برصیصا عن ای بعد
 عن رحمۃ اللہ بسبب شرب الخمر وذلك ان برصیصا عبد اللہ مائتین وعشرین
 سنۃ لم یعص اللہ فیہا طرۃ عین وکان لہ ستون الفان تلامیذہ یشون فی
 الهواء بمرکۃ عبادتہ حتی تعجب الملائکۃ من عبادتہ قال اللہ تعالیٰ ما تعجبون منہ
 انی اعلم ما لا تعلمون ان برصیصا فی علی یکفر ویدخل النار ابد الا یدین بشرب
 الخمر فسمع ابلیس علیہ اللعنة ذلك القول فعلن ان ہلاکہ فی یدہ فجاء الی صومعتہ
 علی صولۃ عابد قد لبس المسح فناداہ فقال لہ برصیصا من انت وما ترید قال انا عابد
 یہ گزرتا رہا وہ تابکار قتل کند ہی چڑتی چلی گئی یہاں تک کہ عابد نے سب سے آخر کے درجہ میں پہنچ کر دیکھا کہ ایک
 عورت بیٹھی ہے اس کے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک شیشہ میں شراب بھری رکھی ہے اس عورت نے
 عابد سے کہا کہ آپ کو گواہی کیلئے نہیں بلایا بلکہ اسلئے طلب کیا ہے کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کر دیا جائے
 ہمبستر ہو جاوے یا ایک گلاس شراب پی لو اگر انکار کر گئے تو میں جیون کی چلاؤں گی تمہاری نفیختی کر کے
 رکھ دوں گی عابد نے جب یہ دیکھا کہ بڑے پھنسے تو عورت سے کہا اچھا مجھے تم شراب کا گلاس دیدو عورت
 نے دیدیا غٹ غٹ اٹار گئے تھوڑی دیر میں عقل جاتی رہی عورت سے ہمبستر ہونا پڑا اور لڑکے کو
 قتل کر دیا۔ اسلئے شراب سے پرہیز چاہیے۔ لوگوں کے سینہ میں ایمان اور شراب کا دائمی شغل کبھی جمع
 نہیں ہوتا بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرتا ہے (اے ابن جان نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے) شاید تم برصیصا
 کا قصہ نہیں سنا جو شرابخواری کے باعث ملعون ہوا اور رحمت الہی سے دور رہا (سنئے) برصیصا ایک بڑا
 عابد آدمی تھا اس نے دو سو بیس برس تک خدا کی ایسی عبادت کی کہ ایک لمحہ کیلئے بھی کسی گناہ کی طرف
 متوجہ نہیں ہوا اسکی عبادت کی برکت سے اس کے ساتھ ہزار مرید ہوا پڑا کرتے تھے جسے کہ جب فرشتوں کو
 اسکی عبادت سے تعجب ہوا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تعجب نہ کرو جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے میرے
 علم میں برصیصا شرابخواری کے سبب کافر ہو کر ہمیشہ کیلئے جہنم میں جاوے گا شیطان نے یہ گفتگو سکر سمجھ لیا
 کہ برصیصا میرے ہات سے تباہ ہو گا چنانچہ عابد وہی صورت بنا کر کٹل پوش بن کر برصیصا کے عبادت خانہ
 میں آ موجود ہوا اس نے پوچھا کہ تم کون ہو کس ارادہ سے آئے ہو شیطان نے جواب دیا میں عابد ہوں

جنت الیك لا ینعون علی عبادك لله تعالی فقال من اراد عبادة الله تعالی
فانه یكف صاحبها فقار ابلیس یعبده الله تعالی ثلاثۃ ايام لم یشر ولم یأكل ولم یشر
قال برصیصا انا افطر وانا مواراكل واشرب وانت لا تأكل ولا تشرب وانی عبدت
مائتین وعشرین سنة ولم اقدر علی توك الا كل والشرب قال ابلیس انا اذبت ذنبا
فنتی ذكرتہ سقط عني النور والا كل والشرب قال برصیصا ما حلتی حتی اكون مثلك
قال اذهب فاعص الله ثم تب الیه فانه رحیم حتی تجد حلاوة الطاعة قال ای شیء افضل
قال الزنا قال لا افضلہ قال اقتل مؤمنا قال لا افضلہ قال اشرب الخمر المسكر فانه
اهون وخصلك الله قال این اجدہ قال اذهب الی قریة كذا فذهب فرأى امرأة جمیلة
فاشتوی منها الخمر فشرب وسكر ورنی فدخل علیها زوجها فضر به قتله شران ابلیس قتل
فی صورة انسان وسع به الی السلطان فاخذوه وجلده للخمر ثمانین جلد ولزنا مائة جلد
وامر به بالصلب لجل الذل فلما صلیه ابلیس الی برصیصا فی تلك الصلوة قال کیف حاله قال طامع فی السوء
اور اسلیے آیا ہوں کہ ہم تم مل جل کر عبادت الہی کیا کریں تو اچھا ہو برصیصا نے کہا بہت اچھا اللہ تعالیٰ
اپنے عابد کو کاخ و کفیل ہو جاتا ہے شیطان برابر تین روز تک عبادت میں کھڑا رہا کھانا پینا سونا
سب چھوڑ دیا برصیصا نے کہا میں روزہ افطار کرتا ہوں کھانا پیتا ہوں سورتا ہوں مگر تم ان سب
الگ ہو۔ دوسویس برس عبادت میں گزر گئے ہیں مگر اب تک کھانا پینا ترک کر دینے کی قدرت حاصل
نہیں ہوئی شیطان نے کہا مجھے ایک گناہ سز د ہو گیا ہے جب وہ یاد آ جاتا ہے بھوک پیاس پیئد ب
جاتی رہتی ہے برصیصا نے کہا مجھے بھی کوئی ترکیب بتا کر اپنا جیسا بنا لو شیطان بولا کہ تم عبادت خانہ سے
نکل کر کوئی سا گناہ کر کے توبہ کر لینا۔ خدا غفور رحیم ہے پھر وہ کہنا کہ عبادت میں کیسا مزہ آتا ہے برصیصا
پوچھا اچھا کونسا گناہ کروں۔ جواب دیا۔ زنا۔ کہا یہ تو مجھے نہ ہو سکیگا شیطان بولا۔ خیر کسی مسلمان
کو جان سے مار ڈالنا برصیصا نے اس سے بھی انکار کر دیا شیطان نے کہا بسکو جانے دو توڑی سے
شراب پی لینا سب سہل نکلا ہے اللہ تعالیٰ معاف کرے گا برصیصا نے کہا شراب کہاں بچی ہو شیطان
بولا فلا گا تو میں جب پنچہ برصیصا چند یا اور اس گا تو میں جا کر دیکھا کہ ایک نہایت حسین عورت شراب
میں پیتی ہے۔ خرمیں اور ڈنڈا گاکے چڑھائی تھوڑی دیر میں نشہ کا بھوت آچڑھا عورت سے زنا کیا اتفاقاً
اس کا اندازہ کیا پسند سے مار پیٹ رہی اور آخر کار برصیصا نے اس فعل انداز کو جان سے مار ڈالا یہ دیکھ کر
شیطان نے آدمی کی عورت میں ہو کر حاکم وقت سے مخبری کر دی برصیصا گرفتار ہو گیا پہلے اس کی کوٹے
شراب کیے اور سووٹے زنا کی تعزیر میں لگے پھر خون کے قصاص میں سولی کا حکم ہوا جب سولی تیار
ہو گئی شیطان عابر کی صورت میں سامنے آیا اور حال پوچھنے لگا۔ برصیصا نے کہا بڑے دوستوں کی

خجراؤ وہ حکم اقال ابلیس کنت فی بلائک مائتین وعشرین سنۃ حتی صلیبتک فلو
اخرجت انزلتک قال اریید واعطیت ماترید قال اسجد لی سجدة واحدة قال لمر اقد ان
اسجد لک علی الخشب قال اسجد بالایمہ فسجد وکفر بالله وخروج من الدنیا بلا ایمان
نحوہ باللہ تعالیٰ (حیاء القلوب) مروی ان عبد الرحمن بن عوف صنع طعاما وشرابا
فدعا نقر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین كانت الخمر مباحة فاکملوا
وشربوا فلما ثملوا ای سکر وواجاء وقت صلوة المغرب قد مواحد ہر لیصلی ہم فقرا
قل یا ایہا الکافرون اعبدوا ما تعبدون وانتم عابدون ما اعبد فنزلت لا تقربوا الصلوة
وانتم سکارى الا بية ثم کانوا لا یشربون فی اوقات الصلوة فاذا صلوا العشاء یشربوا
فلا یصبحون الا وقد ذهب عنهم السکر وعلما ما یقولون ثم نزل تحريمها بقوله
انما الخمر والمیسر الا بية ومعنی لا تقربوا الصلوة لا تغشوها ولا تقوموا الیہا
واجتنبوها کقوله علیہ السلام مرجعوا عن مساجدکم صبیبا نکم وجماعیہکم
(کشاف) وقیل لما نزل تحريم الخمر قالت الصحابة یا رسول اللہ

صلاح ومشورہ ماننے والوں کو ایسی ہی سزا ملے گی ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ میں دو سو بیس برس
سے تیرے فکر میں تھا آج بڑی مشکل سے یہاں تک نوبت پہنچی ہے اگر تو کہے تو میں تجھے سولی سے
اُتار سکتا ہوں برصیصانے کہا میں تو دل و جان سے یہی چاہتا ہوں اس کے صلہ میں جو تم کو وہ گرز رو
شیطان کہا ایک بار مجھے سجدہ کر لے برصیصانے کہا میں سولی کے تختہ پر کس طرح سجدہ کر سکتا ہوں
شیطان بولا اشارہ ہی سے سہی چنانچہ ادھر اُس نے سجدہ کیا ادھر سولی مل گئی اور برصیصا کفر کی حالت
میں بے ایمان ہو کر دنیا سے گیا۔ نحو فی الدنۃ (حیاء القلوب) روایت ہو کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف نے ایک بار
کھانا پکوا یا شراب میاں کی اور رسول خدا کے چند صحابیوں کو بلایا چنانچہ سب کھانا کھا کر شراب کا شغل
کیا کیونکہ اُس وقت شراب حلال تھی ادھر بیٹے والوں کو نشہ ہوا ادھر مغرب کی نماز کا وقت آ گیا ایک شخص
نماز پڑھانے کھڑے ہوئے اور سورۃ اس طرح پڑھی قل لا یأثم الکفرؤن اعبدوا ما تعبدون وانتم عابدون
ما اعبدون (کہہ دے کہ لے کافرو میں اسکو پوجتا ہوں جسکو تم پوجتے ہو اور تم اسکو پوجتے ہو جسکو میں پوجتا ہوں) چنانچہ
اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ لا تقربوا الصلوة وانتم سکارى (نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نہ جاؤ) بعد
کو کون نے نماز کے وقت نہیں پینا پلانا ترک کر دیا عشاء کی نماز کے بعد پیتے تھے اور صبح تک نشہ اُتر
جاتا تھا اور اپنی بات سمجھنے لگتے تھے اسکے بعد شراب کی حرمت میں یہ آیت اُتری ایما الخمر والمیسر الا بية
لا تقربوا الصلوة کے یہ معنی ہیں کہ نماز نہ پڑھو اس کیلئے کھڑے نہ ہونے نشہ کی حالت میں اُس سے الگ
(تفسیر کشاف) روایت ہو کہ جب شراب کی حرمت نازل ہوئی بعض صحابہ نے پیچیدہ خدا سے عرض کیا کہ ہماری

فكيف ياخواننا الذين ماتوا وهم يشربون الخمر ويأكلون مال الميسر فنزلت اذا ما اتقوا وامنوا شئرا تقوا وامنوا شئرا تقوا واحسنوا الآية يعنى ان المؤمنين لا جناح عليهم فى اى شئ طعمه من المباحات اذا اتقوا المحارم ثم اتقوا وامنوا شئرا تقوا واحسنوا على معنى ان اولئك كانوا على هذه الصفة ثناء عليهم وحمد الاحوالهم فى الايمان والتقوى والاحسان ومثاله ان يقال لك هل على زيد فيما فعل جناح وقد علمت ان ذلك امر مباح فنقول ليس على احد جناح فى المباح اذا اتقى المحارم وكان مؤثما فحسنات زيدان زيد اتقى مؤثما محسن وانه غير مواخذ فيما فعل (تفسير كشف مخلصا)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم المائدة

روا تل عليهم نبا ابى آدم قابيل وهابيل اوحى الله تعالى الى آدم عليه السلام ان يزوج كل واحد منهما تمام الارض فخط منه قابيل لان نواحه كانت اجل فقال لهما آدم عليه السلام قربا قربا فان ايكما قبل تن وجها فقبل قربان هابيل بان نزلت نار فاكلته فاذا د قابيل سخطا وفعل ما فعل بالحق صفة مصدر محذوف

ان سلمان بجا بوجا كيا حال هو كا جو شراب پڑ پیتے اور جوے كا مال كھاتے كھاتے مرگے ہن اسكے جواب میں یہ آیت آئی اذا ما اتقوا وامنوا شئرا تقوا واحسنوا الآية یعنی مباح چیز کے كھانے پینے كا مومن پر ایكہ گناہ نہیں بشرطيكہ حرام اشیا سے بچیں خدا سے ڈریں اور ایمان لائیں پھر خدا سے ڈریں اور نیکیاں كرتے ہن آمین ان مومنوں كی جوزا نہ لیا تہ میں شراب پیکر مرگے ہن ایمان اور تقوى اور احسان كے متعلق تعریف ثابت ہوتی ہے یعنی ان كی ہى حالت تھی جو آیت میں بیان ہوئی ہے اسكی مثال یہ ہے كہ كوئی یون كے کیون كی كسى مباح كام كرنیسے زید پر كوئی گناہ لازم آجاتا ہے۔ تم یہ جواب دو كے كہ مباح میں كوئی گناہ نہیں بشرطيكہ حرام سے بچتا ہے اور نيك كار مومن ہوتما ہے اس جواب كا یہ مطلب ہے كہ زید پر پزیرگار اور نيك مومن ہے مباح فعل پر اس سے مواخذہ نہوگا (كشاف)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم مائدہ

روا تل علیہم نبا ابی آدم بالحق یعنی اے پیغمبر لوگوں كو حضرة آدم كے دو بیٹوں كی بھی خبر سنا دو نہیں اكہ كا تمام قابیل تھا دوسر كا ہابیل۔ آدم كو حكم دیا كیا تھا كہ قابیل كا كاخ اس روكی سے جو ہابیل كے ساتھ رہا ہابیل كا اس سے حق قابیل كے ساتھ جوڑ دالں پیدا ہوئی سب كرو پاچائے قابیل اس سے ایكہ گناہ نہیں بشرطيكہ اسكے ساتھ كی جوڑوان روكی نہایت حسین تھی آدم نے فرمایا كہ تم دونوں قربانی كرو قربانی قبول ہوئی كی اسكے ساتھ كاخ ہو كا چنانچہ ہابیل كی قربانی قبول ہوئی كہ اسے آگ اتر كر جلائی۔ قابیل كو اور زیادہ غصہ آیا اور اسے ہابیل كو قتل كر دیا بالحق مصدر محذوف كی صفت ہے

ای تلاوۃ ملتبسۃ بالحق احوال من ضعیف اتل او من نبأ ابنی آدم ای ملتبساً بالصفاً موافقاً لما فی کتب اولین (اذقرباً قرآناً) ظرف لنبأ احوال منه او بدل علی حذف المضاف ای اتل علیہم نبأہا انہ ذلک الوقت قبیل کان قابیل صاحب زہرہ و قرب ارجہا فمر عندہ و ہابیل صاحب ضرع و قرب جملہ سمیناء فتقبل من احدہما ولم یقبل من الآخر لانه سخط حکم اللہ تعالیٰ ولم یخلص النیۃ فی قربانہ و قصد ہابیل الی احسن ما عندہ (ر قال لا تقتلک) توعده بالقتل لفرط الحسد لہ علی تقبیل قربانہ و لذلک (ر قال) انما یتقبل اللہ من المتقین فی جوابہ ای انما اثبت من قبل نفسك بذلک التقوی لا من قبلی فلم تقتلنی و فیہ اشارۃ الی ان الحاسد ینبغی ان یری حرمانہ من تقصیدہ و یجتہد فی تحصیل ما بہ صار المحسوس معظوظا لہ فی ازالۃ حظہ فان ذلک مما یضرہ و لا ینفعہ و ان الطاعة لا تقبل الا من مو من منق رقاضی بیض وی عن عبد الرحمن بن عوف عن النبی علیہ السلام انہ قال لقیث جابر اثیر علیہ السلام فقال انی بئرتک

یعنی تلاوۃ متلبسۃ بالحق یا ضمیر اتل یا نبأ ابنی آدم سے حال واقع ہوا ہے یعنی ان کو ایسی خبر سنا دو جو صدق سے ہم پہلو اور پہلی کتابوں کے مطابق ہو اذقرباً قرآناً الایۃ یعنی جب انہوں نے قربانی کی تو ایک کی قبول ہوئی ایک کی نہ ہوئی۔ اذقرباً الایۃ نبأ کا ظرف یا اُس سے حال واقع ہوا ہے یا اُس سے بدل ہوا اس صورت میں مضاف محذوف اننا پڑھنا گئے و اتل علیہم نبأہا نبأ ذلک الوقت علماء کا قول ہے کہ قابیل ایک زمیندار تھا اُس نے ردی گیسو میں پیش کیے اور ہابیل مویشی رکھتا تھا اس نے ایک تازہ اونٹ قربانی میں دیا اس لیے اس کی قربانی قبول ہوئی اور اس کی نہ ہوئی کیونکہ وہ حکم آسمی سے ناراض رہا اور قربانی میں خالص نیت نہ رکھی اس کے خلاف ہابیل نے قیمتی اونٹ قربان کیا جو اس کے نزدیک سب سے بہتر تھا قال لا تقتلک اُس نے کہا میں تجھ کو قتل کر ڈالوں گا یعنی قابیل نے اس فرط حسد کے باعث کہ اس کی قربانی قبول کیوں ہو گئی ہابیل کو قتل سے ڈرایا اسی لیے ہابیل نے یہ جواب دیا انما یتقبل اللہ من المتقین خدا تو پر ہمیز گاؤں کی چیز قبول کرتا ہے یعنی تو نے اپنے نفس کی شامت کے باعث تقویٰ سے چور کر ردی قربانی پیش کی اس میں میرا کیا قصور پھر میرے قتل پر کیوں آمادہ ہے؟ اس میں ادھر اشارہ ہے کہ حاسد اپنی ہی تعصیب پر اپنی محرومی کا باعث سمجھا کرے اور محسود جن فضائل کے سبب معظوظ ہو ان کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اُس کا زوال نہ چاہے کیونکہ اُس سے حاسد کو نفع کے بدلے ضرر پہنچے گا اور اس طرف بھی زیار ہے کہ طاعت اُس کی قبول ہوتی ہے جو پرہیزگار اور مومن ہو (رقاضی بیضاء ہی مسجد الرحمن بن عوف پر غیر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے جبرائیل نے مکرہ کہا میں آپ کو بشارت دیتا ہوں

ان الله تعالى يقول من سلم عليك سلمت عليه ومن صلى عليك صليت عليه وقال عليه السلام من قال اللهم صل على محمد وانزله المنزل المقرب عندك يوم القيمة وجبت له شفاعتي يوم القيامة شفاء شريف قوله ابني آدم قيل لم يرد بها ابني آدم لصلبه انما هارجلان من بني اسرائيل ولذا قيل في حقهم من اجل ذلك نبتنا على بني اسرائيل انه من قتل الایة لكن الصیبر صاذهب اليه جمهور المفسرين من انهما من صلبه يدل عليه قوله تعالى فبعث الله عزرا بالایة لان القتال لم يرد وما يصنع بالمقتول حتى تعلم ان فعل الغراب (تفسیر خازن) قیل عدها بیل الى کبش بنحسب ما فيه غناه فقر به واضمر في نفسه رضى الله تعا وقابيل قرب اراد اقم عند فوضعا قربا عدا على جبل شرعا آدم عليه السلام فنزلت من السماء نار فاكلت قربان هابيل ولم تاكل قربان قابيل فغضب قابيل على هابيل واخذ من اخيه الحسد الى ان اتى آدم عليه السلام الى مكة لزيارة البيت وغاب عنهما فقصد قابيل هابيل وهو في غناه وقال لا تقتلك قال هابيل لا تقتلني قال ان الله قبل قربانك وقرباني وتريد ان تنكم اخي الحسنة انكم اخذك الذميمة فيقتدث الناس که الله تعالى فرماتا ہے جو آپ پر سلام بھیجا میں آپ پر سلامتی نازل کروں گا اور جو آپ پر درود پڑھے گا میں آپ پر رحمت اُتاروں گا حضور فرماتے ہیں کہ جس نے یہ کہا اللہ صلی علی محمد وانزلہ المنزل المقرب عندک یوم القيمة (لئے اللہ صلی علیہ وسلم پر رحمت نازل کروں گا اور ان کو قیامت کے روز اپنے پاس مقام قرب میں جگہ دے) اسکی شفاعت مجھ پر واجب ہو گئی (شفاء شریف) بعض علماء کا قول ہے کہ ابني آدم سے حفرة آدم کے دو صلبی بیٹے مراد نہیں بلکہ یہ بنی اسرائیل کے دو آدمیہ کا قصہ ہے اور اسی لیے ان کے حقین فرمایا ہے من اجل ذلك کتبنا علی بنی اسرائیل انه من قتل الایة مگر صحیح مذہب وہی ہے جو جمهور مفسرين کا ہے کہ یہ دونوں حفرة آدم کے صلبی بیٹے تھے اور فَبَعَثَ اللّٰهُ عَزْرًا الْاٰیَةَ اسکی واضح دلیل ہے کیونکہ قاتل کو اب تک یہی معلوم نہ تھا کہ مقتول کو کیا کرے یہاں تک کہ کوئے کے فعل سے اُس نے فتن کرنے کا سبق لیا (تفسیر خازن) بعض علماء کا قول ہے کہ ہابیل نے اپنے ریوڑ میں سے نہایت اچھا ونبہ چھانٹ کر قربانی کیلئے پیش کیا اور دل سے خدا کی رضامندی کا طالب رہا اور قابیل نہایت دبی گیسوں لایا پھر دونوں نے اپنی قربانی پہاڑ پر رکھ دی حضرت آدم کی دعا کے باعث آسمان سے آگ اُتری اور ہابیل کی قربانی کو کھا گئی قابیل کی قبول نہوئی اسلئے اُسے ہابیل پر غصہ آیا اور اسکا دلی دشمن بن گیا یہاں تک کہ ایک وقت حفرة آدم انہیں چھوڑ کر خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے قابیل نے ہابیل سے جبکہ وہ اپنے ریوڑ میں تھا یہ کہا کہ میں تجکو قتل کرنے آیا ہوں ہابیل نے کہا کیوں جواب دیا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قربانی قبول کی اور میری رد کر دی نیز تو یہ چاہتا ہے کہ میری حسین بہن کو نکاح کر لے اور اپنی بد صورت بہن میرے حوالے کر دے اس سے لوگوں میں تیری خوبیاں مشہور ہو جائیں

انک خیر منی و یغفر ولدک علی ولدی (تفسیر خازن) وقال محمد بن اسحق عن بعض اهل العلم بالکتاب الاول ان آدم علیه السلام کان تغشی حواء فی الجنة قبل ان یصیب الخطیئة فخلعت یقابیل و اخته ولم یجد علیها و حواء و صبا و اولادها و لم یجد حواء وقت الولادة فلما هبط الی الارض تغشاه فخلعت بهابیل و توامه فوجدت اللحم و العصب و الطلق و الدم و کان الرجل منهن یزوج ابنته لای اخوتها شاء غیر توامها التي ولدت معه فلما کبر قابیل و هابیل و کان بینهما استئذان امر الله تعالی آدم علیه السلام ان یزوج قابیل لیوذا و یزوج هابیل اقلیمیا اخت قابیل و كانت اقلیمیا احسن من لیوذا فذكر آدم علیه السلام ذلك و رضی هابیل و سخط قابیل و قال هی اختی و انا احق بها و نحن من اولاد الجنة و هما من اولاد الارض الی آخر القصة (تفسیر الخازن) ذکر فی الاخبار ان حواء كانت تلد لآدم علیه السلام کل بطن غلاما و جارية فكان جمیع ما ولدته اربعین ولدا فی عشرين بطنا و لهم قابیل و توامته اقلیمیا و اخرهم عبد المعبث و توامته امه المعبث ثم یاریک الله تعالی نسل آدم علیه السلام و قال ابن عباس لم یمت آدم علیه السلام حتی بلغ ولده و ولد له اربعین الفا و اختلفوا فی مولد قابیل و هابیل

اور تیری اولاد میری اولاد کے سامنے فخر کرتی ہے (تفسیر خازن) محمد بن اسحق بعض علماء اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں کہ آدمؑ کیوں کھانیسے پہلے جنت میں حواء سے ہمبستر ہوئے قابیل اور اسکی بہن ہیریٹ میں پڑے اس سے حضرت حواء کو کسی قسم کی بد مزگی کسی طرح کا دکھ یا درد نہ نہیں ہوا اور نہ خون نفاس آیا پھر جب آدمؑ زمین پر آتا ہے گئے اور ہمبستری کا اتفاق ہوا تو ہابیل اور اسکی بہن ہیریٹ میں پڑے اسوقت حواء کو بد مزگی دکھ اور درد نہ کی تکلیف ہوئی اور ولادت کے حسب معمول خون نفاس بھی آیا اور آدمؑ اپنی بیٹی کا نکاح غیر ہیریٹ کے بھائی سے کر دیا کرتے تھے جب قابیل و ہابیل جن میں دو برس کی چھٹائی بڑائی تھی جوان ہو گئے اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو حکم دیا کہ قابیل کا لیوذا سے اور ہابیل کا اقلیمیا سے نکاح کر دو اقلیمیا لیوذا سے زیادہ حسین تھی اسلیئے عفرۃ آدمؑ کے اطلاق دینے پر ہابیل رضامند ہو گیا اور قابیل نے ناراض ہو کر کہا کہ اقلیمیا میری بہن ہے میں ہی سکا مستحق ہوں کیونکہ ہم دونو جنت کی پیدائش میں اور وہ دونوں زمین کی بیائیک کہ اس حسد کے باعث اپنے قابیل کو قتل کر دیا۔ اہل آخر القصة (تفسیر خازن) بعض روایات میں ہو کہ حواء حضرت آدمؑ سے ہیریٹ میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی تو آدمؑ جنار کرتی تھیں تمام اولاد کی تعداد چالیس تھی یہ سب نپٹے میں مرتبے میں ہوئے تھے سب سے بڑا قابیل اور اسکی بہن اقلیمیا تھی اور سب سے چھوٹا عبد المعبث اور اسکی بہن امۃ المعبث پھر اللہ تعالیٰ نے نسل آدمؑ میں برکت دی ابن عباس فرماتے ہیں کہ عفرۃ آدمؑ نے چالیس ہزار بیٹے پوتوں کو اپنی آنکھ سے دیکھ کر انتقال فرمایا ہے قابیل و ہابیل کی

فقال بھتم غشی وعلیہ السلام حواء بعد ما طعمہا الی الارض مائة سنة فقلت له
قایل و توامہ اقیما فی بطن ثرہایل و توامہ لیوہ فی بطن (تفسیر خازن) قال ہر
جریمہا قصد قایل قتل ہایل لہد رکیف یقتلہ فقتلہ ابلیس علیہ اللعنة وقد
اخذ طیار فوضع داسہ علی حجر واسقط حجر اخر علیہ وقایل ینظرہ فعلہ القتل ففعل مثلہ قبل
فعلہ و ہایل فاشترکوا فی موضع قتله فقال ابن عباس خلیہ تعافیا علی جبل ثور
وقیل عند عقبہ جبل حرار وقیل بالبصرة فی موضع المسجد الاعظم (تفسیر الخازن) فاما قتله
احمر من النادمین علی قتله لما کان فیہ من الخیر فی امرہ وحملہ علی رقبتہ سنة او اکثر
علی ما قیل ولتعملہ من الغراب اسود لونه وتبدل ابوہ منه اخر وی انہ لما قتله اسود
جسدہ فسالہ آدم علیہ السلام عن اخیه فقال ما کنت علیہ وکیلا قال بل قتلته فلذلك
اسود جسدک وتبدل آمنہ ومکث بعد ذلك مائة سنة لا یضعک وعدم الظفر بما فعلہ من
اجلہ (قاضی) قیل ہرب بعدہ الی عدن من ارض الیمین فاتاہ ابلیس علیہ اللعنة فقال انما
اکلت التادقہ بان ہایل لانه یبعد النار فاصنعہ انت مثل ذلك ففعل

میں اختلاف ہو بعض کہتے ہیں کہ زمین پر اترنے کے سو برس بعد آدم حواء سے ہمبستر ہوئے اس مرتبہ
قایل اور اقیما پھر دوسرے پٹ سے ہایل اور لیوہ پیدا ہوئے (تفسیر خازن) ابن جریر کا قول ہے
کہ جب قایل نے ہایل کے قتل کا ارادہ کیا تو مار ڈالنے کی ترکیب میں آئی شیطان نے ایک پرند پرچر کے
اُس کا سر پتھر پر رکھا اور دوسرے پتھر سے کچل دیا قایل تماشا دیکھتا رہا اور شیطان سے تعلیم پا کر ہایل کو
اسی ترکیب سے مار ڈالا بعض کا قول ہے کہ اُس نے ہایل کو سوتے میں پتھر سے کچلا ہے علیہ السلام
موضع قتل میں اختلاف ہے ابن عباس فرماتے ہیں جبل ثور پر بعض کہتے ہیں جبل حرار کی گھاٹی میں بعض
کا قول ہے کہ بصرہ میں جہان اب مسجد اعظم موجود ہو (تفسیر خازن) قایل بھائی کو قتل کر کے پشیمان ہوا
کیونکہ اُس کو عرصہ تک اس سے حیرت رہی اور ایک برس یا کچھ زیادہ مدت تک اُسکی لاش کندھے پر
لئے پتھر اچھر کوٹے سے دفن کر کے ترکیب دیکھنے کے باعث اُس کا رنگ کالا پڑ گیا اس سے حضرت آدم
نہایت ہزار ہوئے روایت ہے کہ قتل کرنے کے بعد قایل کا تمام بدن کالا ہو گیا تھا حضرت آدم نے
ہایل کا حال پوچھا اُس نے کہا میں اُس کا چوکیدار نہیں ہوں آدم بولے کہ تو ضرور اُسے قتل کر چکا ہے
اسی لیے تیرا بدن سیاہ ہے چنانچہ آپ قایل سے ہزار ہوئے اور اس رنج کے باعث سو برس تک اُنکو
ہنسی نہیں آئی اور قایل نے جس مراد کے لئے ہایل کو مارا تھا اس پر کامیاب نہوسکا (قاضی رضادی) بعض
کا قول ہے کہ قایل قتل کے بعد علاقہ میں مین عدن کی طرف بھاگ گیا یہاں شیطان نے بہکایا کہ ہایل
کی قربانی کو آگ اسیلئے کھا گئی کہ وہ آتش پرست تھا تو بھی آگ کی پوجا کیا کر قایل نے ایسا ہی کیا

ہو اول اخذ الات اللہ و انتم فی المعاصی من شرب الخمر و عبادة الاوثان والزنا وغیرہا من الفواحش حتی اغرقہم اللہ بالطوفان فی ایام نوح علیہ السلام ومن امر تکب مثل تلك الافعال حشر مع قابیل واولادہ یوم القیامة (رونی الجالس) و فی الحدیث لا یصل نفس ظم الا و علی قابیل کفل ای تصیب من دمہا فانه اول من صبی القتل کذا یقول ان اول من حسد فی السموات کان ابلیس علیہ اللعنة فجری علیہ ماجری واول من حسد فی الارض کان قابیل حیث حسداخاہ ہابیل فجری علیہ ماجری ویکفی فی النصیحة للمعاقل حالہا قال علیہ السلام ان لعنہ تعالیٰ اعدا قیل من ہم یار رسول اللہ قال الذین یحسدون الناس علی ما اناہم اللہ من فضله قال بعض الحكماء امہات الخطایا ثلاثہ الحسد والحوص والکبر اما الکبر فکان اصلہ من ابلیس حیث تکبر وابی من السجدة فلعن واما الحوص فکان اصلہ من آدم علیہ السلام حیث قیل لہ ابجنت کما مباح لك الا هذه الشجرة فحملہ الحوص فاخرج منها واما الحسد فکان اصلہ من قابیل حیث قتل اخاہ ہابیل فصار کافرا بسبب حسدہ وکذا قال الفقیہ ابو اللیث ثلثۃ لاستہجاب دعوتہم اکل الحرام وکفار النبیۃ ومن کان فی قلبہ غل وحسد لسلیم

اور سب سے پہلے اسی نے کھیل کود اور گانے بجانے کے آلات وضع کئے شرابخواری بت پرستی زنا وغیرہ کبیرہ گناہوں میں ڈوبارہا یا تنگ کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اور اسکی اتباع کو طوفان نوح میں غرق کر دیا ایسے افعال کا مرکب قیامت کے دن قابیل اور اسکی اولاد کیساتھ اٹھایا جائیگا (رونی الجالس) حدیث شریف میں ہے کہ قتل ناحق چاہے کہیں ہو مگر ایک خون قابیل کی گردن پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ یہ اُسی کی ایجاد ہے۔ آسمان میں سب سے پہلا حاسد شیطان ہے سو اُسکے ملعون ہونے کا حالی سب کو معلوم ہے اور زمین میں سب سے پہلا حاسد قابیل تھا سو اس کا انجام ظاہر ہے عقلمندان دونوں کے حالات سے بہت کچھ نصیحت حاصل کر سکتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدا کی نعمتوں کے بہت سے دشمن ہیں لوگوں نے عرض کیا وہ کون فرمایا جو لوگ فضل الہی کے عطیہ پر لوگوں سے حسد رکھتے ہیں۔ بعض حکما کا قول ہے کہ گناہوں کی جڑ تین چیزیں ہیں (۱) حسد (۲) حرص (۳) تجر۔ تجر کی ابتدا شیطان سے ہوئی کیونکہ اُس نے اپنی بڑائی میں اگر آدم کو سجدہ نہ کیا اور ملعون ہوا۔ حرص کی ابتدا آدم سے ہے کیونکہ اُنکو سجود یا گیا تھا کہ پھر اس گہیوں کے درخت کے ساری جنت آپ کے لئے مباح ہے مگر اُنہوں نے ازراہ حرص نہ کھا لیا اور وہاں سے نکلے گئے اور حسد کی ابتدا قابیل سے ہے جو اپنے بھائی ہابیل کو حسد کے باعث قتل کر کے کافر ہو گیا اسی طرح فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی (۱) حرام کا مال کھانے والا (۲) بکثرت غیبت کرنے والا (۳) جسکے دل میں مسلمانوں کا کینہ یا حسد ہو

وعن عطیة بن عمرو السعدی أنه قال قال رسول الله عليه السلام إن الغضب من الشيطان والشيطان خلق من النار وإنما تطفأ النار بالماء فإذا غضب أحدكم فليتوضأ وقال عليه السلام إن فيكم من يكون سريع الغضب سريع الفی وفيكم من يكون سريع الغضب بطی الفی فغيركم من يكون بطی الغضب سريع الفی وبشركم من كان سريع الغضب بطی الفی (من بدلة التواضعین) اعلو ان للحاسد ثمانی آفات الآولی افساد الطاعة روى عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تأکل النار الحطب والعشب أو قادیة الی الکفر والثانیة الافشاء الی فعل المعاصی اذ الحاسد لا یضلو عن الغیبة وکنزها والسب والثالثة عادة (طب) عن ضمیر بن ثعلبة انه قال ینال الناس غیره عالم یقاسم اول الثانی حول الشفاعة (طب) عن عبد الله بن بشر عن النبی علیه السلام انه قال لیس فی وحسد ولا ذنوبیة ولا ذنوب کفارة ولا انما تشر فلا علیه السلام هذه الایة والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغير ما اکتسبوا فقد احمقوا اجمعتا فاما ما بیننا) والرابعة دخول النار (دیلمی) عن ابن عمر وارض بن مالک عن غیره انه عنهما انه قال علیه السلام ستة یدخلون النار قبل الحساب بستة قیل منهم یأمر رسول الله قال لا امرء بالجو عطیة بن عمرو السعدی روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا غصہ شیطانی حرکت ہو اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے آگ کو پانی سے بجایا کرتے ہیں جب کسی کو غصہ آیا کرے اسکو چاہیے کہ وضو کر ڈالے پھر علیہ السلام کا قول ہے کہ تم میں بعض آدمیوں کو غصہ بھی جلدی سے آجاتا ہے اور وہ جلدی سے مل بھی جاتے ہیں اور بعض کو غصہ تو جلدی سے آجاتا ہی مگر ملتے دیر میں ہیں پس توبہ سے بہتر وہ ہے جسکو غصہ دیر میں آئے اور رضا مند جلدی سے ہو جائے اور سب بڑا وہ ہے جسکو غصہ جلد ہی آئے اور ملنے میں بہت دیر لگائے (زبدۃ الواعظین) معلوم ہے کہ حاسد کیلئے آٹھ طرح کی آفتیں ہیں (۱) طاعت کا ضائع ہونا کیونکہ ابھر رہے سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لوگو حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی یا خشک گھاس کو اور حاسد کو کفر تک پہنچا دیتا ہے (۲) حسد دیگر گناہوں تک پہنچا دیتا ہے کیونکہ حاسد قیامت جھوٹ گالی اور دوسروں کی برائی سے عادیہ پر بہر نہیں کر سکتا (طبرانی) ضمیر بن ثعلبہ سے روایت ہے کہ لوگ جب تک باہم حسد نہ کریں گے اچھے رہیں گے (۳) شفاعت سے محروم رہنا (طبرانی) عبد الدین بشر رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا حاسد جلیخ را در کاہن مجھے کسی طرح کا علاقہ نہیں رکھتا اور نہ میں اس سے کچھ سروکار رکھوں پھر اپنے یہ آیت پڑھی وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بغير ما اکتسبوا اور صریح گناہ اپنے سر لیتے ہیں (۴) دوزخ میں پڑنا (دیلمی) ابن عمر اور انس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا چھ طرح کے آدمی چھ خصلتوں کے باعث حساب پہلے دوزخ میں جائیں گے (۱) حاکم ظلم کے باعث

والعرب بالعصبية واليهاتون بالكبر والتهار بالخيانة واهل الرسايق بالجهل بالعلم
 بالحسد والخامسة الرفقاء الى اخرها الفير فلذا امر الله تعالى بالاستعاذة من شر الحاسد
 كما امرنا بالاستعاذة من شر الشيطان الرجيم حيث قال ومن شر حاسد اذا حسد وقال
 النبي عليه السلام استعينوا على قضاء الحوائج بالكتمان فان كل خي نعمة محسوبة والساسة
 التعب والهم من غير فائدة بل مع ضرر ومعصية قال ابن السكاة لمر ظالمنا اشبه بالظلم
 من الحاسد تعب دائر وعقل هائر وغمر لازم والسابعة عي القلب حتى يكاد لا يفر
 حكما من احكام الله تعالى قال سفيان لا تكن حاسدا تكن سريع الفهم والنامنة الحوران
 والمخذلان فلا يكاد يظفر بمراد ويتصر على عدو فلذا قيل بالحسد لا بغيره (طريقة محمدية)
 سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** المائدة

واذا اوحيت الى الحواريين اي امرتم على السنة رسلي بان آمنوا بي ورسولي فيجبوا
 ان تكون مصدريه وان تكون مفسرة (قالوا آمنوا واشهد باننا مسلمون) مخلصون
 (اذ قال الحواريون يا عيسى ابن مريم)

(۲) عرب بجا حمایت قوم کے باعث (۳) زمیندار کجبر کے باعث (۴) تاجر خیانت کے باعث
 (۵) گنوار جہل کے باعث (۶) علماء حسد کے باعث (۷) اور ردن کو ضرر دینا اسلئے اللہ تعالیٰ نے
 جس طرح شیطان کی شر سے پناہ مانگئے کا حکم کیا ہے اسی طرح حاسد کی شر سے استعاذہ کا ارشاد ہوا
 ہے **وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ** صریح آیت ہو پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ سب چھپا کر لوگوں کی حاجتیں
 پوری کیا کرو کیونکہ اکثر منعمون سے لوگ حسد رکھنا کرتے ہیں (۶) بلا فائدہ رنج و غم اٹھانا بلکہ گناہ کا وجہ
 سر پر لینا ابن الساک کا قول ہو کہ میں نے حاسد سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا جو ظالم ہو کر مظلوم نہا ہو کیونکہ
 یہ دائمی رنج پریشانی عقل اور لازمی غم میں گرفتار رہتا ہے (۷) دل کا اندھا ہو جانا۔ یہاں تک کہ خدا کے
 احکام میں سے کسی حکم کو نہیں پہچان سکتا۔ سفيان کا قول ہے کہ اگر تجھے سریع الفہم ہنما منظور ہے تو
 حاسد بن (۸) محرومی و پشیمانی۔ اسکو کبھی دلی مراد نہیں ملتی اور نہ دشمن پر فتح پاتا ہے اسی
 واسطے کہا گیا ہے کہ حاسد کسی قوم کا سردار نہیں بنا کرتا (طریقہ محمدیہ)

سورہ **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** مائدہ

واذا اوحيت الى الحواريين الآية یعنی جب میں نے اپنے رسولوں کی زبانی حواریوں کو حکم دیا کہ مجھ پر میرے
 رسول پر ایمان لے آؤ ان احوال میں لفظ ان مصدر یہ بھی ہو سکتا ہو مفسر بھی قالوا آمنوا الآية جواب میں حواریوں
 نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ رہ کہ ہم خالص سمان ہیں اذ قال الحواريون يا عيسى ابن مريم الآية
 لفظ اذ... یا تو اذ کہ محذوف کے سبب محذوف ہے یا قالوا کا ظرف یہ یعنی جب حواریوں نے کہا اے عیسیٰ بن مریم

نصوب باذکر او ظرف لقاوا فیکون تنبیہا علی ان ادعاءہم از غلو من قولہم
 ہل یتستطیع ربک ان ینزل علینا ما نؤدّ من السماء لریکن بعد عن تحقیق واستحکام
 معرفۃ وقیل هذه الاستطاعة علی ما تقتضیہ الحکمة والارادة لا علی ما تقتضیہ
 القدرة وقیل المعنی ہل یتستطیع ربک ای ہل یحبیبک واستطاع بمعنی اطاع
 کاستجاب واجاب (قال اتقوا الله) من امثال هذا السؤال (ان کنتم مؤمنین)
 بکمال قدرته وصحة نبوتی اوصد قیتم فی ادعاء الايمان (قالوا نؤید ان ناکلھما)
 تمھید عنہ و بیان لما دعاہم الی السؤال (ونظمتین قلوبنا) بانضمام علم انشاہد
 الی علم الاستدلال بکمال قدرته (ونعلم ان قد صدقتنا) فی ادعاء النبوة وانہ
 یحبیب دعوتنا (ونکون علیہا من الشاہدین) اذا استشهدتنا او من الشاہدین
 للعبین ذون السامعین الخیر قال عیسیٰ ابن مریم اللہم ربنا انزل علینا ما نؤدّ من السماء
 فکون لنا عیداً ای بکون یوم نزولہا عید انعظمہ وقیل العید السمر العائد لذلک
 معنی یوم العید عیداً (لاولنا واخرنا) بدل من لنا باعادة العادل

کیا تیرا رب ہم پر آسمان سے مادہ نازل کر سکتا ہے اس پر اشارہ ہے کہ باوجود اس قول کے کہ یہاں
 تیرے رب میں مادہ نازل کرنے کی طاقت ہے اسلام و اخلاص کے متعلق حواریوں کا دعویٰ تحقیق
 اور استحکام محض کیساتھ تھا بعض کا قول ہے کہ ہل یتستطیع میں مقتضای حکمت اور ارادہ الہی کے
 مطابق استطاعت مراد ہو نہ کہ مقتضائے قدرت کے مطابق۔ اور بعض نے یتستطیع بمعنی یحبیبات
 لیا ہے یعنی اے عیسیٰ کیا تیرا رب مادہ آسمان کے متعلق تیری دعا قبول کرے گا۔ محاورہ میں
 استطاع بمعنی اطاع اکثر آتا ہے جیسا کہ استجاب بمعنی اجاب قال اتقوا الله الایہ عیسیٰ نے کہا
 کہ اگر تم اس کے کمال، قدرۃ اور میری نبوت کی صداقت یا دعویٰ ایمان میں شک ہو تو ایسے سوال کرنے
 سے خدا کا خوف کرو قالوا نؤید انہم نے کہا ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ اُسے کھائیں (یہ حواریوں کے
 عذر کی تمہید اور منشاء سوال کا بیان ہے) اور ہمارے حل مطمئن ہو جائیں یعنی ہم کمال قدرۃ
 کی بابت علم استدلالی کے ساتھ علم مشاہدہ کو شامل کر لیں اور یہ بھی جان لیں کہ تم دعویٰ نبوت میں شک ہو
 اور اس کا بھی علم ہو جائے کہ خدا ہماری دعا قبول کر دیتا ہو اور جب آپ شہادت طلب کریں ہم اسپر گواہی
 دیتے کو موجود ہو جائیں یا سنی سنائی خبر سے قطع نظر اپنی آنکھوں سے کمال قدرۃ کا مشاہدہ کر لیں قال
 عیسیٰ ابن مریم اللہم الایہ عیسیٰ بن مریم نے کہا اے میرا رب مادہ نازل کر دے کہ اُسے اترنے کا دن اپنی عظمت
 کے باعث ہمارے پہون پچھلون کیلئے عید کا دن ہو جائے بعض نے کہا ہر عید سے وہ مسرت مراد ہو جاوے
 بار حال ہو چنانچہ یوم عید کو اسلئے عید کہتے ہیں لاوانا واخرنا باعادة عامل لفظ لنا سے بدل واقع ہوا ہے

ای عید المتقدّمینا و متاخرینا آیۃ ہم عطفہ علی عید (منک) صفت لہا ای آیۃ خیر الرزقین
 ہوالہ علی کمال قدرتک وصحة نبوتی (وارزقنا) المائدة والشکر علیہا (وانت خیر الرزقین)
 ای خیر من یرزق لہ خالق الرزق (قال اللہ انی منزلہا علیکم) اجابہ الی سؤالکم عن
 یکفر بعد منکم فانی اعد بہ عذابا ای تعدیبا لا اعد بہ احد ابدا الضمیر للمصل اولی العنا
 (من العالمین) ای عالمی زمانہم والعالملین مطلقا (قاضی بیضاوی) روی فی الاختیار
 اشیاء لا تزن عند اللہ تعالیٰ جناح یعوضہ أحدہا الصلاۃ بلا خضوع وخشوع والنشأ فی
 الذکر بالغفلة لان اللہ تعالیٰ لا یستہیب دعاء قلب غافل والثالث الصلاۃ علی النیب
 علیہ السلام من غیر حرمۃ و نية کما قال علیہ السلام انما الاعمال بالنیات (زبدۃ) روی
 عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عیسیٰ علیہ السلام قال لہم صوموا ثلثین یوما ثم
 سلوا اللہ ما شئتم یربطکم فصا موا فلما فرغوا قالوا لولعلنا لا حد فقفینا لا طعمنا سلوا اللہ
 فتم المائدة فاقبلت الملائکۃ بمائدة یصلونہا علیہا سبعۃ ارجفۃ وسبعۃ احوات حتی وضعتہا
 بین ایدیمو فاکل منها آخر الناس کما اکل اولہم وقال کعب بن لؤی منکوسۃ تطیر بہا الملائکۃ
 اول سے متقدّمین مراد ہیں اور آخر سے متاخرین آیۃ عید پر معطوف ہو اور منک اسکی صفت یعنی ماندہ کا
 نزول تیری طرف سے ایک ایسی آیت ہو جو تیرے کمال قدرۃ اور میری نبوت کی صحت پر دلالت کرے اور کہو
 ماندہ نصیب کر اور سپر شکر کی توفیق دے۔ اور تو تمام روزی دینے والا نہ سے بہتر ہے کیونکہ رزق کو تیری
 اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے سوال کو منظور فرما کر تمہارا ماندہ نازل کر سکتا ہوں لیکن اسکے بعد تمہیں
 جو کافر ہو گا اسے ایسی سخت سزا دوں گا کہ سامنے جہان میں کہیں کو نہ ہو گی۔ ہذا بمعنی ہذا ہے۔
 لا اعد بہ کی ضمیر اعدیب کی طرف راجع ہے یا عذاب کی طرف اور سارے جہان سے یا اس زمانہ کے
 لوگ مراد ہیں یا مطلق جہان (قاضی بیضاوی) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین چیزیں چھ سے بازو
 برابر بھی رتبہ نہیں رکھتیں (۱) ناز جو بلا خشوع و خضوع ہو (۲) ذکر الہی جو ولی غفلت کے ساتھ ہو کیونکہ
 اللہ تعالیٰ قلب غافل کی دعا قبول نہیں کرتا (۳) درود جس میں رسول خدا کی عظمت کا حیاں اور عبادت
 نیت نہ ہو۔ کیونکہ پیغمبر خدا کا ارشاد ہے کہ تمام کام نیتوں پر منحصر ہیں (زبدۃ) ابن عباس سے روایت ہے
 کہ حفصہ عیسیٰ ان سے فرمایا۔ تم تین روزے رکھلو۔ پھر خدا سے جو مانگو گے مجھے کچھ نہ دے گا۔
 روئے پوئے کر چکے تو یہ کہا کہ اگر ہم کیا کام کرتے تو وہ کھانا کھلاتا اسلئے اللہ تعالیٰ سے مانگو۔
 (کھانے کا خوان) طلب کیا۔ چنانچہ فرشتے ماندہ لیکر اترے اس میں سات روٹیاں و سات
 چھلیاں تھیں۔ جب یہ ان کے آگے رکھا گیا تو اول سے آخر تک سب نے خوب کھایا اور کھانا تمام
 نہوا۔ کعب کا قول ہے کہ اس خوان کو اندھا کیے ہوئے فرشتے

پس آسمان الارض علیہا کل الطامرات الخمر وقال خذہ کان علیہا من انوار الجنة وقال
علیہ العونی نزلت من السماء سمکتہ فیہا طعمر کل شئی واختلقت فی ان عیسیٰ علیہ السلام
سال المائدۃ لنفسہ او سالہا القومۃ وان کان اضافہا الی نفسہ فی الظاہر لکن
کلاہما یحتمل طلب نزولہا (نیشاپوری) قیل لما سمعوا ہذا الوعد الشدید
وهو قوله تعالیٰ (فمن یکفر بعد منکرم فانی اخذ بہ الایۃ) خافوا ان یکفر بعضهم
فاستغفروا وقالوا لا نرید ہا فلم تنزل وبہ قال مجاہد والحسن والصمیم الذی علیہ
جمہیر الامۃ ومشاہیر الائمة انها قد نزلت کما روی ان عیسیٰ علیہ السلام اقتبس
ولبس صوفاً وصلی رکعتین فطأ رأسہ وغض بصرہ ثم دعا بمادعا واجیب بہا
اجیب واذا اسفرتہ حمراء نزلت بین خمائنین غمامۃ فوقہا وغمامۃ تحتہا وهم
ینظرون الیہا حتی سقطت بین یدینہم فکی عیسیٰ علیہ السلام وقال للہم اجعلنی
من الشاکرین للہم اجعلہا رحمة للعالمین ولا تجعلہا مثلاً وعقوبۃ ثم قام وقوضاً
وصلی وبکی ثم قال لہم لیقم احسنکم علماً یکشف عنہا ویدکر اسم اللہ علیہا ویأکل
منہا فقال شمعون رئیس الحواریین انت اولی بذلک فقام عیسیٰ علیہ السلام وقوضاً

زمین و آسمان کے مابین اڑتے نظر آیا کرتے تھے آہن گوشت کے سوا ہر طرح کا کھانا ہوتا تھا قماہ کہتے ہیں
جنت کے پھل ہوتے تھے عیسیٰ العونی کا مقولہ ہے آسمان سے ایک پھلی اترتی تھی جس میں ہر طرح کے کھانے کی
کیفیت موجود تھی۔ اس میں اختلاف ہو کہ حضرت عیسیٰ نے مادہ اپنے لئے طلب کیا تھا یا اپنی قوم کیلئے طلب کر کے
بظاہر اپنی طرف مضاف کر لیا تھا۔ آیت میں طلب نزول کے متعلق دو نواح محال ہیں (نیشاپوری) بعض
محققین کا قول ہو کہ جب انہوں نے آیت میں فانی اخذ بہ الایۃ کی وعید شدید کو سنا تو خوف کفر کے
باعث معافی چاہی اور یہ کہا کہ ہم نزول مادہ نہیں چاہتے اسلئے وہ نازل ہی نہیں ہوا یہی قول مجاہد
اور حسن کا ہے مگر جمہور امۃ اور مشہور ائمہ کا صحیح قول ہے کہ مادہ ضرور نازل ہوا چنانچہ روایت ہو کہ حضرت عیسیٰ نے
غسل کر کے کبلی پہنی اور دو گانہ ادا کر کے سر جھکایا آنکھیں بند کر لیں پھر دعا کی جو فوراً قبول ہوئی۔ دو
ہا دونوں کے مابین (کہ ایک اوپر تھا ایک نیچے) لوگوں کو ایک سرخ رنگ کا دسترخوان نظر آیا جو بادل
میں سے ٹپک کر اُٹنے آگے بچھ گیا اسے دیکھ کر عیسیٰ رو پڑے اور یہ کہا کہ اتنی فوج کو شکر گزار و نہیں شامل
کرتے اور اس خوان غیبی کو جہان کے لئے باعث رحمۃ بنائے کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگوں کے منہخ غذا
کا سبب بنجائے۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے۔ وضو کیا۔ نماز پڑھی اور سو دیئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ لوگو!
تم میں کانیک پرہیزگار آدمی اُٹھ کر اس خوان کو کھولے۔ اس وقت رئیس الحواریین شمعون نے
عرض کیا کہ آپ ہی سب سے افضل اور اس کام کے لائق ہیں چنانچہ حضرت عیسیٰ اُٹھے۔ وضو کیا

وصلى على نوح كشف للسنديل قال بسم الله خير الرازقين فاذا جاء مشوية من أطول من لسان
 قسطنطين واما ما علم وعند ذنبها حل وحولها من الوان يقول ما حل الكرات
 واذا خمسة اربعة على واحد منها نيتون وعلى الثاني غسل وعلى الثالث من وعلى
 الرابع جين وعلى الخامس قديد فقال شمعون يا رب ارحم الله امن طعام الدنيا المصطفى
 الاخوة قال ليس منها ولكن شئ اختره الله بالقدر العاليه كلوا ما سالتموا واشكروا نعمه
 الله ويزدكم من فضله فقال الحواريون يا رب ارحم الله لو اسرنا من هذه الالية آية اخرى فقال
 ياسمكة ايجي باذن الله تعالى فاضطربت ثرقا لواء عوى كما كنت فعادت مشوية ثم
 طارت المائدة ثم عصا بعد ما فسفوا فرقة وخنازير وقيل كانت ثلثة مزارعين يومها
 يقيم عليهم الفقراء والارغنياء والصغار والكبار ياكلون حتى اذا افاء الفى طامروا وهو
 ينظرون فى ظلها ولم ياكل منها فقيرا لا غنى مدة عمره ولا مريض الا برئى ولن يمرض
 ابد انما روى الله تعالى الى عيسى عليه السلام ان اجعل مائدتى فى الفقراء والمريض والارغنياء
 والاصحاء فاضطرب الناس لذلك ففسد منهم من فسد فاصبوا خنازير سبعون فى الطرقات والكناسات
 نماز پڑھی اور روز پھر دسترخوان کو کھڑا کیا بسم اللہ غیر الازمین خوان میں بیٹھ کھڑے اور نہ کھڑے کی ایک بھنی ہوئی چلی
 تھی جسکے چار طرف چکناچی پڑی یہی تھی اسکے سر کے قریب تک بقم کے پاس سر کر اور گرد گرد گندنی کوسا اور سب
 ترکاریاں رکھی ہوئی تھیں اور پانچ روٹیاں تھیں ایک پر رغن تون تھا دوسری پر شہد سمیری پر گھی چوتھی پر پنیر
 پانچویں پر خشک گوشت شمعون نے پوچھا کہ اے روح اللہ دنیا کاکھانا ہو یا آخرت کا آؤ فرمایا یہ ہونہ بلکہ اللہ
 تعالیٰ نے اپنی کمال قدرت کے ایک نئی حیر عطا فرمائی ہے جو تم نے مانگا تھا ملیا۔ لو آؤ کھاؤ اور پھر کرو خدا تمہاری مدد
 کرے گا اور اپنے فضل سے ترقی دیگا۔ حواریوں نے کہا اے روح اللہ آپ اس معجزہ میں سے ہمیں ایک اور معجزہ
 دکھائیں تو اچھا ہو حضرت عیسیٰ نے فرمایا اسے چھلی خدا کے حکم سے زندہ ہو جا۔ چھلی فوراً اصلی صوت میں ہو کر تڑپ
 لگی پھر آپ نے فرمایا کہ جیسی تھی ویسی ہو جا چنانچہ وہ پھر اسی طرح بھنی ہوئی چھلی بگئی۔ پھر خوان اوپر کی طرف اڑ گیا۔
 اور لوگوں نے نافرمانی کی جب تک نتیجہ یہ ہوا کہ ہندرون اور سورون کی صورت میں مسخ ہو گئے۔ بعض کا تول
 ہے کہ مادہ ایک دن بیچ کر کے چالیس روز تک اترتا رہا فقیر اور غنی چوٹے اور بڑے سب ملکر کھایا کرتے
 تھے اور جب کھا کر سب ہٹ جاتے تھے تو خوان اوپر اڑ جاتا تھا لوگ اس کے بادل میں چلے جائیکو چشم خود
 دیکھا کرتے تھے اس کھانے کا اثر تھا کہ فقیر ایک بار کھا کر تمام عمر کے لئے غنی اور بہار ہمیشہ کیلئے ندرت ہو جاتا
 تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو حکم دیا کہ مادہ صرف فقیروں اور بیماروں کو کھلا کر دے غنی اور ندرت
 اس سے الگ رہیں۔ لوگ اس حکم کی برداشت نہ کر سکے اور مسخ ہو کر سور بنائے گئے کہ رستون اور
 کوڑیوں پر پڑے پھرتے اور پاخانوں میں جا کر نجاست کھایا کرتے تھے

وہا کلون العذر فی الخشوش فلما ارأى الناس ان فرما الى عيسى وبكوا على المستوحين فلما ابصر الخنازير
عيسى عليه السلام ميكت وجعلت تطيف به عليه السلام وجعل يدعوه واسماهم واحدا بعد واحد
فيكون ويشير من برؤ سهم ولا يقدر من على الكرام فعاشوا ثلاثة ايام ثم هلكوا (قصه عجيبه)
يا ايها الاخوان سال قوم عيسى من عيسى عليه السلام طعاما فاسالوا عقيب صومكم رحمة الله تعالى
ومغفرته وانما سأل العيد عيد الا انه يعود في السنة مرتين ولهذا ارى عن ابن مسعود رضي
الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صاموا شهر رمضان وخرجوا
الى عيدهم يقول الله تعالى الى الملائكة يا ملائكتي ان كل حامل يطلب اجره وعبادى الذين
صاموا شهرهم وخرجوا الى عيدهم يطوبون اجرهم واشهدوا انى قد غفرت لهم فينادى الملاك
يا امة هذا خرجوا الى منازلكم فقد بدلت سبائكم بالحسنات من فضل الله تعالى كما قال عليه السلام اذا
كان يوم الفطر ونوح الناس الى المصلى وسجدوا لله يقول الله تعالى يا عبادى صمتوا لى افطروا لى صليتم فقولوا
استغفروا لى انتم قد صمتوا ما تخوفوا لى النبى صلى الله تعالى عليه اجتمعوا لى الفطر والصدقة والى الخبز والبر والصدقة
والزكاة واكثر السبب التهنيل فانه اليوم الذى يغفر الله فيه ذنوبكم ويستجيب عاءكم فينظر اليكم بالرحمة والمغفرة قال

لوگون نے بب یہ دیجھا تو گھر اگر حضرت عیسیٰ کے پاس گئے اور مسخ شدہ لوگون کی حالت پر گریہ و زاری کرے
گئے مسخ شدہ خنازیر جب حضرت عیسیٰ کو دیکھتے تھے تو بہت روتے اور ان کے گرد پھر کرتے تھے جب حجرہ
ہیستے ایک ایک کا نام بیکر پکارتے تو اور زیادہ روتے اور اپنی تختہ بندیوں سے اشارہ کرتے مگر بات کر سکی
بجال تھی۔ یہ لوگ تین روز مسخ شدہ رہ کر سب کے سب ہلاک ہو گئے (قصہ عجیب) بھائیو۔ قوم نے حضرت
عیسیٰ سے کہا نا طلب کیا مگر تم روزہ رکھنے کے بعد خدا کی رحمت اور مغفرت کے طالب بنو۔ عید کو اس لئے
عید کہتے ہیں کہ ایک سال میں دوبارہ عود کرتی ہے اور اس لئے بن مسعود سے روایت ہو کہ پیغمبر خدا
فرماتے ہیں جب لوگ رمضان کے پورے روزے رکھ کر عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو
نظام کرتا۔ ہر مزدور اپنی مزدوری مانگا کرتا ہے میرے روزہ دار بندے عید گاہ کی طرف اپنی مزدوری
منگتے ہیں۔ تم ہر جو اپنے ان سب کو بخش دیا۔ پھر ایک متناوند اگر تا ہے کہ لے امت محمدیہ اپنے
گھر چلے جاؤ۔ بفضلہ تعالیٰ تمہارے گناہ نیکوں سے بدل دیئے گئے۔ چنانچہ ایک اور روایت ہو کہ پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ روزہ کے دن جب کہ غیر گناہ کی طرف جاتے اور اپنے خدا کو سجدہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے میرے بندو تمہارے میرے پیارے روزے۔ گئے۔ میرے لئے افطار کیے اور میرے لئے نماز پڑھی
اب اس اب اللہ جہاؤ تمہارے پیارے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے پیغمبر خدا کا ارشاد ہے کہ عید کے دن صحت
دینے اور نیک اعمال بجالانے مثلاً نماز اور زکوٰۃ ادا کرنے اور تسبیح و تہلیل کرنے میں زیادہ کوشش کیا کرو
کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دن تمہارے گناہ معاف اور قبول کیا کرتا ہے اور تمکو رحمت و مغفرت کی نظر فرماتا ہے

وہب بن منبہ مجنون ابلیس فی کل عید فیبقم عندہ الا بالسة فیقولون یا سیدنا من اغضبہ
من السماء والارض حتی نکسہ فیقول لا وکن اللہ غفر لہ ذہ الامۃ فی ہذا الیوم فلیکم
ان تشغلوہم بالکذات المخطورات وشرب الخمر حتی ینضموا لہ فیعد بہم کذا فی
الزبدۃ وعلیک بالحدۃ فتخرج من اداء العہدۃ وقد خل فی سریر لجنۃ

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** الانعام

(من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) ای عشر حسنات امثالها فاضلا من اللہ تعالیٰ وقرأ یعقوب
عشر بالتثنية وامثالها بالرفع علی لوصف وهذا اما وعد من الاضداد وقد جاء الوعد سبعة
وسبعمائة وبغير حساب لذلك قيل المراد بال عشرة الكثرة دون العدد ومن جاء بالسيرة فلا
يجزي الا مثلاً قضية للعدل (وهو لا يظلمون) بنقص الثواب زيادة العقاب (قاضي بضم
روى عن النبي عليه السلام انه قال من صلى على يوم الجمعة مائة مرة جاء يوم القيامة معه نور
لوقفة ذلك النور بين الخلائق كلهم لو سمعوا وقال عليه السلام من صلى على مرة او ذنب
ذمرة ولا حجة (زبدۃ الواعظین) اخرج عن ابی ہريرة وابی ایوب

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ عید کے دن شیطان نہایت تمکین ہوتا ہے ایسے تمام شیاطین اُس کے آس پاس
جمع ہو کر کہتے ہیں کہ اے ہمارے سرلج آسمان زمین میں وہ ایسی کیا چیز ہے جس نے تجھے تمکین وغضبناک کر رکھا ہوتا
کہ ہم اسے ریزہ ریزہ کر دین شیطان جواب دیتا ہو کہ ایسی کوئی چیز نہیں صرف اس کا غم ہو کہ آج کے دن امت محمدیہ تمام گناہ
ہوگو تمپر لازم ہے کہ انکو ناجائز لذتوں اور شرانجاری میں مشغول کر دو تاکہ آج صبح ناراض ہو کر عذاب میں مبتلا نہ کرے (کنز الدقائق)
اس قابل قبول نصیحت کو گرہ میں باندھ لو اور برائی کے عمدہ سے الگ ہو کر سر حیرت حاصل کر لو

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** الانعام

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امِّثَالِهَا یعنی جو شخص ایک نیکی کرے گا اسکو ایک ہزار فیصل آئی دس نیکیاں ملیں گی
یعنی عشر بالتثنية اور امثالها بالرفع پڑھا ہے اس صورت میں امثال عشر کی صفت ہو اور یہ وعدہ اٹھ
کی ایک صورت ہے۔ یہ بڑھوتری کا وعدہ ستر۔ اور سات سو تک بھی آیا ہے اور بغیر حساب بھی۔ ایسے بعض
کا قول ہو کہ دس سے عدم و ادنیٰ بلکہ کثرت مقصود ہے وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَالْآيَةُ اور جو بدی کرے گا تو
اتنے کا آئنا ہی بدلہ ملے گا۔ کیونکہ مقتضائے عدل ہی ہے اور ثواب کم کرنے یا عذاب بڑھانے میں کسی
ظلم نہ ہوگا (قاضي ہیناوی) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن چھپڑ سو مرتبہ درود
بھیجے گا قیامت کے دن اس کے ہمراہ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو
سب کو کافی ہو۔ آپ کا قول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ درود پڑھتا ہے اُس پر ایک ذرہ بلکہ تل برابر
بھی گناہ نہیں رہتا (زبدۃ الواعظین) ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہو کہ

فکنت حال العبد فی رمضان یسارع الی الصوم والصلوة والخیرات سراجاً لقبولها ببرکة رمضان
فعلامة قبولها ان یشعر العبد بعد رمضان علی الطاعات والعبادات (حياة القلوب) وعن
سفیان الثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال کنت بمكة ثلاث سنین کان رجل من اهل مكة
یحیی الی البیت الحرام کل یوم عند الظهر ویطوف بالبیت ویصلی ثم یسلم علی یرجم حتی
الفت به والفتی فرفض یوما ودعانی وقال لی اذمت فاغسلنی بنفسک وصل علی اذ فنی
وله تنزکنی فی ثلاث الیلة فربدا فی قبری ولقی التوحید عندی حین سؤل منکر وکیفر فضعفت
لہ فلما فعلت ما امرنی بہ وبت عند قبرہ فکنت بین النور والیقظة اذ سمعت منادیا یاسفیان
فلما حان الی حفظک وتلقیتک فقلت بما اذ قال بصیتر رمضان واتباعہ مستامن شوال فاستیقظت
فلما اراد احد فتوات صلیت حتی غمت ثم رایت ذلک ثلاث مرات ففرت اذ من الرحمن لا من
الشیطان الرجیم فانصرفت من عند قبرہ وانا قول للمهر وفقی لصلیام رمضان واتباعہ
مستامن شوال فوفقی اللہ الکبیر المتعال (بدر الدرر) عن ابن عباس عن النبی
علیہ السلام انه قال الصائم بعد رمضان کالکافر بعد الغرام

رمضان میں ہی حال بندہ کا ہو جائے کہ وہ بکرت رمضان قبولیت کی امید پر صوم و خیرات کی طرف دوڑتا ہو
اور قبولیت کی علامت یہ ہو کہ بندہ بعد رمضان بھی طاعات و عبادات میں معروف رہے حیة القلوب (سفیان الثوری)
سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا میں کہ میں تین سال رہا اہل مکہ میں سے ایک شخص ہر روز نذر کے وقت حرم میں اگر
خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا تھا اور نماز پڑھنے کے بعد مجھے سلام علیک کر کے چاچا جاتا تھا یہاں تک کہ مجھے اس سے
اور اسے مجھ سے ایک طرح کی الفت ہو گئی۔ اتفاقاً وہ ایک دن بیمار ہو گیا اور مجھے بلا بھیجا اور یہ کہا کہ جو وقت میں
مرا جاؤں تو تم اپنے ہاتھ سے نہلا کر میرے جنازہ کی نماز پڑھنا اور دفن کرو دینا اور انکی بات مجھ قہر میں
تہا چوڑ کر کہیں چلے نہانا بلکہ منکر نکیر کے سوال کے وقت کلمہ توحید تلقین کرتے رہنا سفیان الثوری کہتے ہیں
کہ میں اس کے پاس آیا اور جب انکی وصیت پوری کر چکا تو انکو قبر کے پاس لیٹ رہا ابھی غلوگی ہی میں تھا کہ کسی
شخص کو یہ کہتے سنا اسے سفیان اسے تیری حفاظت اور تلقین کی کچھ حاجت نہیں۔ بیٹے کہا کیوں۔ جواب ملا
کہ پورے رمضان اور چھ شوال کے روزوں کے باعث۔ انھکر دیکھتا ہوں تو کوئی بھی نہ بچتا بیٹھے وغو کیا
اور نماز پڑھتا ہے کہ میں یہ بھی کیا۔ اچھا دیکھا۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ رحمن کی طرف سے
ہے۔ شیطاں کی طرف سے نہیں۔ میں اسکی قبر کے پاس سے یہ کہتا ہوا ہٹ گیا۔ اور مجھے چورستہ
رمضان اور چھ شوال کے روزوں کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو نذرانہ باندھ کر مجھ سے
ان روزوں کی توفیق دی (بدر الدرر) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا نماز
بعد روزہ رکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ بھاگے کے بعد جہاد میں پھر واپس آیا

ای من فرم من الصوم فترجم الیہ یحییٰ : ہر پندہ من القتال فترجم الیہ المراد ان یصوم ستامہ
 شوال لہذا کان شجعی یقول صوم یوم بعد رمضان احب الی من صوم الدرہ کلہ (منادی)
 من عبد الوہاب انہ قال السرفی مشرعۃ الصوم فی ہذہ الا یلزم ان النفس بما قبلت بہمتہا
 علی الشہوات فی یوم العید وحصل لہا فیہ شیء من الغفلۃ والحجاب فکانت ہذہ الستۃ کانہا
 جوارہا نقص من الراء والحلل فی صوم رمضان کالسنن التابعۃ للفرائض أو السجود لیس بکیفیتہا
 انہا متوالیۃ وقد قال بعض العلماء الحقین وزمرۃ الواصلین الا فضل ان یکون صیام الستۃ متوالی
 غیر متفق لان للتوالی اقرب فی جلاء الباطن من المتفرق ولذا قال سیدی علی مرادہ ینبغی فی صوم ہذہ
 الستۃ ما ینبغی فی صوم رمضان بل ہی اشد منہ لانہا جوارہ والکلام فی افضلیتہ فان فرقہا واخوفا
 عن وائل الشہر حصلت لہ فضیلۃ الاتباع (سط) عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال قال علیہ السلام
 صام رمضان ثم تبعہ ستام شوال خیر من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ (کن فی الترغیب والترہیب) غلغ
 الاجبار انہ قال مرخت فاطمۃ رضی اللہ تعالی عنہا فجاء علی رضی اللہ عنہا فقال یا فاطمۃ ما
 یرید قلبک من حلاوات الدنیا فقالت یا علی رضی اللہ عنہ اشتهی رمضان

لیجوز رمضان کے روزوں سے فارغ ہو کر پھر روزے رکھنے لگے تو ایسا ہو گا جیسا لڑائی سے بھاگ کر
 پھر واپس آگیا اس سے شوال کے چہ روزے مراد ہیں اسیلئے شجعی کا قول ہے کہ بعد رمضان ایک
 روزہ رکھنا میرے نزدیک ساری عمر کے روزوں سے افضل ہے (منادی) عبد الوہاب سے روایت ہے
 کہ ان دنوں میں روزہ کی مشروعیت کا سبب یہ ہے کہ عید کے دن نفس اپنی خواہشوں کی طرف متوجہ
 ہو جاتا ہے اور کس قدر غفلت کا پردہ بڑھتا ہے اسیلئے شوال کے چہ روزے مسنون ہو گئے۔ گو یا یہ روزہ
 بطور جبر نقصان رمضان کے روزوں کے خلل کا ازالہ کرنے والے ہیں یہ ایسے ہیں جیسے فرض کی سنتیں
 یا بحدہ سہو اور ان کی کیفیت یہ ہے کہ پے درپے ہونے چاہئیں۔ چنانچہ بعض علمائے محققین اور جماعت
 واصلین نے اسی کو افضل کہا ہے کیونکہ پے درپے روزے رکھنے متفرق کی نسبت تصفیۃ قلب میں
 زیادہ اثر رکھتے ہیں اسیلئے سیدی علی زادہ کا قول ہے کہ شوال کے روزوں میں وہی احتیاط لازم
 ہے جو رمضان کے روزوں میں بلکہ اس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ روزے جبر نقصان کے لیے ہیں۔
 البتہ ان کی اخصیت میں کلام ہے اگر ان روزوں کو متفرق طور پر رکھا یا شوال کے اوسط یا اخیر میں چہ
 پورے کر لیے تو اتباع کی فضیلت حاصل ہوتی ہے (سط) ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا
 جس نے رمضان کے بعد شوال کے چہ روزے رکھ لیے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے مان
 کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے (الترغیب والترہیب) کتب اجبار سے روایت ہے کہ ایک وقت فاطمہ رضی اللہ تعالی
 عنہا بیمار ہو گئیں حضرت علیؑ نے انکے گھر کو پوچھا کہ دنیا کی چیز زمین سے آپ کا دل کا سیکو چاہتا ہے جو اب دینا انار کو

تفکر بساعتہ لانه ما كان معه شئ ثم قام وذهب الى السوق واستقرض درهمًا واشتري به درهمًا فخرج
اليها فرائى شخصًا مريضًا مطروحًا على قارعة الطريق فوقف على فقال له ما يريد قلبك يا شيخ فقال يا شيخ
خمسة ايام هنا وانا مطروح واما الناس على ولم يلتفت احد الى يدي قلبى لمانا تفكر فى نفسه ساعة
فقال لنفسه اشتريت رمانة واحدة لاجل فاطمة فان اعطيتها لهذا السائل بقيت فاطمة محرومة
وان لم اعطه خالفت قوله تعالى واما السائل فلا تنهر والنبي عليه السلام قال لا تردوا السائل ولو كان
على فرس فكسر الرمانة فاطعم الشيع ففعل في الساعة وعوضت فاطمة مرضى الله تعالى عنها وجاء على هو
مستحي فلما رأت فاطمة مرضى الله عنها قامت اليه وضمته الى صدرها فقالت اما انتك مغصوم فوعظ الله
تعالى وجلاله انتك لما اطعمت ذلك الشيخ الرمانة زال عن قلبى اشتهاى الرومان ففرح على بكلامها
فاقضى رجل فقرم الباب فقال على من انت فقال انا سلمان الفارسي اقبل الباب فقام على فتم البنا
ورمى سلمان الفارسي وبيده طبق مغطى برأسه بمنديل فوضعه بين يديه فقال على من هذا
يا سلمان فقال من الله الى الرسول ومن الرسول اليك فكشف الغطاء فاذا فيه تسع رمانات
فقال يا سلمان لو كان هذا الى لكان عشرة

حضرت علی تھوڑی دیر متفکر رہے کیونکہ اُن کے پاس کوڑی پسیا کچھ نہ تھا۔ پھر بازار میں آئے اور ایک دم
قرض لیکر انار خریدے۔ اور گھر کی طرف چلے۔ رستہ میں ایک مرہیں سڑک پر پڑا دیکھا۔ آپ ٹھہر گئے اور
اُس سے پوچھا کہ تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے اُس نے کہا اے علی میں پانچ دن سے یہاں پڑا ہوں۔
بہت سے آدمی میرے پاس سے گزر گئے مگر کوئی مجھ پر مہمت نہیں ہوا۔ میرا دل انار کو چاہتا ہے حضرت علی
تھوڑی دیر متفکر ہو کر اپنے دل میں کہنے لگے کہ میں نے فاطمہ کے لئے ایک انار خریدا ہے۔ اگر اس سائل کو
دیتا ہوں تو وہ محروم رہی جاتی ہیں، اور اگر نہیں دیتا تو آیت **وَامَّا السَّائِلُ فَلَا تَنْهَوْهُ** (سائل کو نہ بھڑک
کی مخالفت ہوتی ہے، نیز پیغمبر خدا کا قول ہے کہ سائل خواہ گھوڑے کا سوار ہی کیوں نہ ہو مگر اُس کا مال
رد نہ کر دینا چاہئے) انار توڑ کر اُس بیمار کو کھلایا اور وہ اسوقت تندرست ہو کر اُٹھ بیٹھا اور ہر عدد کی برکت سے
حضرت فاطمہ کو صحت حاصل ہو گئی حضرت علی شرانے شرانے گھر میں آئے حضرت فاطمہ انہیں دیکھ کر کھڑکی کھینچ
اور اُنہار محبت کے بعد فرمایا کہ آپ نگلین کیوں ہو اللہ تعالیٰ کے عزت و جلال کی قسم ادھر آپ نے اُس بیمار کو
انار کھلایا اور میرے دل سے اُسکی خواہش جاتی رہی حضرت علی اس بات سے خوش ہوئے۔ اتھوڑے میں ایک شخص
نے بڑی لکھنڈائی حضرت علی نے فرمایا کہ اُن جو اب یا کہ سلمان فارسی۔ ذرا دروازہ کھول کر اپنے کھول دیا اور یہ دیکھا کہ
سلمان کے ہات میں کپڑے سے دھکا ہوا ایک طبق ہے سلمان نے یہ طبق حضرت علی کے آگے رکھ دیا آپ نے فرمایا
یہ کمان سے آیا ہے سلمان نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول کو اور رسول کی طرف سے آپ کو یہ بھیجا گیا
پھر اُٹھا کر دیکھا تو نو انار تھے اسوقت حضرت علی نے فرمایا کہ اگر یہ ہدیہ مجھے بھیجا جاتا تو دس انار ہوتے

بقولہ تعالیٰ من جاء بالحسنة فله عشر مثا احصت سلمان فاخرج رمانہ من کما فوضعہ بالی الطبر
 فقال یا علی اللہ کانت عشر ولكن ارجوت بذلك ان احرکت (ردۃ المتقین) والحکمة فی تصاعف
 حسنا هذه الامة ثلاثة اشياء: ا) احدا حادہ کان اعمالا مع الماضیة طويلة وطاعة سکر کثیرة واعمال
 هذا الامة تصیقة فکانت طاعتہ وقبيلة ففضل الله هذا الامة علی الامة السالفة بتضعیف الاعمال
 وتفضیل الاوقات وليلة القدر یبتکون طاعة لکثیر من طاعات الامة الماضیة کما امری ان موسی علیه السلام
 قال لرب انی وجد فی التوراة امة تکتب حسنا ثم عشر وسیئاتهم مثلا فاجعلهم امتی فقال الله تعالی یا موسی
 تلك امة هم تجبی فی اخر الزمان: والثانی البتة تجب طاعة خالصة من غیر تقصیر طاعة هذا الامة
 مع التقصیر فوضع الله تعالی اضعافا من فضلہ وکرمہ لیکون تقصیر طاعة هذا الامة کما لا بالوضع
 حتی یعلموا انهم یدخلون الجنة بلا اضعاف والثالث وضع الازعاف فان اخصاء یوم القیامة
 یتعلقون بخصومهم فیدھون باعمالهم فیبقى لهم الازعاف فیقول انخصم یا رب اعطنی
 من اضعافه فیقول الله تعالی انما لیست من فعله بل هی رحمتی وانا لا اقبض منه رحمتی بل
 اعطیتک فعله ربنا اتنا فی الدنيا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار (ردۃ العلماء)

کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ جو ایک نیکی کرتا ہے اس کو دس ملاکرتی ہیں۔ سلمان یہ بتا رہے ہیں کہ اس میں
 سے انار کا لکڑی بن کر دیا اور یہ کہ اسے علی خدا کی قسم انار تو دس ہی تھے لیکن میں نے آپ کا امتحان کرنے کی نیت کی
 ایک چھپا لیا تھا (ردۃ المتقین) اس امت کی نیکیاں بڑھا دینے میں تین حکمتیں ہیں (۱) کہ ہشتہ امتوں کی عمریں
 بہت اور طاعتیں بکثرت ہو کر تھیں اس امت کی عمر میں کم اور طاعتیں قلیل ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے نیکیاں
 بڑھانے اور فضیلت اوقات اور لیلۃ القدر کے باعث اس امت کو دیگر امتوں پر فضیلت دی ہو تاکہ ان کی طاعت
 پہلوں سے بڑھ جائے جیسا کہ روایت ہے کہ ایک وقت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے نبی تو میری ایک ایسی
 اُمت کا حال لکھا پاتا ہوں جس کی نیکیاں ایک کی دس لکھی جاتی ہیں اور بدی ایک کی ایک۔ اس اُمت کو میری اُمت
 کر دے حکم ہوا کہ اے موسیٰ یہ محمد کی اُمت ہے جو آخر زمانہ میں پیدا ہوگی (۲) جنت خالص اور بغیر تقصیر طاعت
 کے باعث ملاکرتی ہے اور اس امت کی طاعت میں قصور ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ثواب کی
 مقدار بڑھا دی ہے تاکہ تقصیر طاعت کا جبر نقصان ہو جائے اور یہ امت تعداد میں بہت زیادہ ہو کر جنت میں
 داخل ہو (۳) ثواب کی زیادتی اس لیے ہو کہ قیامت کے دن مدعی یا صاحب حق اپنے مدعا علیہ سے لپٹ
 پڑے گا اور جبر زیادتی ثواب کے دیگر تمام اعمال چھین لیٹے۔ اس وقت مدعی کہیگا اے نبی یہ زیادتی مجھے
 ملے جو اب آئے گا کہ یہ اس کا فعل نہیں بلکہ ہماری رحمت ہے۔ میں اس سے اپنی رحمت کو واپس
 نہیں لیتا۔ ہاں اس کے اعمال مجھے دیے دیتا ہوں۔ اسی میں دین و دنیا کی نیکی عنایت کر اور دوزخ
 کے عذاب سے بچا (ردۃ العلماء)

حکایت قال عبد الله بن المبارك سمعت من السنين فقلت من السنين في حجر اسماعيل عليه السلام
 رقت فيه فرايت في المنام رسول الله عليه السلام فقال اذا رجعت الى بغداد فاقض في محله كذا واطلب
 بهرام المجوسي اقرأ عليه مني السلام وقل ان الله تعالى علمك راض فاستبشرت وقلت لا حول الا قوة الله
 بالله العلي العظيم هذا ثم قرأ من الشيطان فتوضأت فتوضأت بالكعبة ما شاء الله تعالى فغلبتني
 النوم كذلك فرايت ثلاث مرات فلما انما رجعت الى بغداد دخلت تلك الحلة فطلبته بهرام المجوسي
 فوجدته فيها كبير فقلت انت بهرام المجوسي قال نعم قلت هل لك عند الله خير قال نعم سلفت الناس
 جديدين بين الناس وهذا عندى خير فقلت هذا حرام عند محمد عليه الصلاة والسلام فقلت هل
 خير غير ذلك قال نعم كان لي امر بعبادات واربعة بنين فزوجتهم من ابنائى فقلت هذا ايضا
 حرام ثم قلت هل عندك خير غير ذلك قال نعم جعلت لية للمجوسى فتزوج بها بنات ابنائى فقلت هذا ايضا
 حرام فقلت هل عندك خير غير ذلك قال نعم كان عندى بنت من اجل النساء ما وجد لها كفوا فزوجتها من نفسى جعلت
 وليمة تلك اليلة وكان في تلك اليلة من المجوسى اكثر من الالف فقلت هذا ايضا حرام هل عندك غير ذلك قال
 نعم ليلة من الليالى وطئت ابنتى على فراشى فجاءت امرأتى مسلمة من اهل دينك فخرج من سرايى

حکایت عبد الله بن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ایک سال حج کیا اور رات کو حجر اسماعیل کے قریب سو رہا
 خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ جب تو واپس بغداد جائے تو فلان محل میں بہرام
 نام مجوسی کو تلاش کر کے ہمارا سلام کہنا اور بشارت دینا کہ اللہ تعالیٰ تجھے رضا مند ہے اتنے میں میری
 آنکھ کھل گئی اور لا حول و نہ کم دل میں کہا کہ یہ شیطانی خواب و خیال ہے اس کے بعد میں نے وضو کر کے خانہ
 کعبہ کا طواف کیا اور پھر سو گیا۔ چنانچہ یہی واقعہ تین مرتبہ دیکھا۔ پھر جب حج ہو چکا اور میں بغداد آیا تو
 اُس محلہ میں گیا اور بہرام مجوسی کو ڈھونڈ نکالا۔ نہایت بوڑھا آدمی تھا۔ میں نے کہا کیا بہرام مجوسی تھی ہو اس نے
 کہا ہاں۔ میں نے کہا تم نے خدا کے لئے کبھی کوئی نیک کام بھی کیا ہے اُس نے جواب دیا ہاں میں لوگوں کو سود
 پر دہیہ قرض دیا کرتا ہوں اور یہ میرے نزدیک نیک کام ہے۔ میں نے کہا یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے
 نزدیک حرام ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ اسکے سوا کوئی اور۔ اُس نے کہا ہاں میرے چار بیٹے اور چار
 بیٹی ہیں۔ چاروں نکاح چاروں بیٹوں سے کر دیئے ہیں کما یہ بھی حرام ہے اسکے سوا کچھ
 اور۔ اُس نے کہا ہاں میری ایک نہایت حسین بیٹی ہے جب کہیں برادری میں اُسے بر نکلا تو
 میں نے اپنے سے نکاح کر لیا آج اُس کا ولیہ تھا اور اس رات ہزار سے زیادہ مجوسی جمع تھے
 میں نے کہا یہ بھی حرام ہے اسکے سوا کچھ اور۔ اس نے کہا ہاں۔ ایک رات میں اپنی بیٹی کے
 ساتھ ہمبستر تھا۔ اتفاقاً تمہارے دین کی ایک سدان عورت آئی اور میرے چراغ سے
 اپنا چراغ جلا کر چلی۔

فاوقدت السراہم فخرجت واطفأت السراہم ثم دخلت ثانیاً واوقدت السراہم وخرجت ثم اطفأت فقلت
 فی نفسی لعل هذا جاسوسۃ اللصوص فخرجت خلفہا فدخلت منزلہا فایت لمہا اربع بنات فلما دخلت
 قلت لہا یا امہا هل جئت لنا بشئ فانه لربیع لنا طاقۃ وصبر علی الجوع فدمعت عینہا وقالت
 لمن استعیت من ربی ان اسال شیئاً من احد وئہ واطلب حاجۃ من عند اللہ تعالیٰ هو عجوبی
 قال بہرام فلما سمعت کلامہا رجعت الی امری فالتذت طبفاً وجعلتہ ملان من کل شیء فذهبت بہ
 بنفسی الی امرہا واعطیتہا ایاہ ففرحت قال عبد اللہ بن المبارک مرحۃ اللہ علیہ قلت هذا خیر والہ
 البشارۃ وبشرتہ بالروایۃ الی الیہا وقصصت علیہ الروایۃ قال بہرام الجوسی اشہد ان لا الہ الا
 اللہ واشہد ان محمد عبیدہ ورسولہ فخر من ساعۃ ومات فلما ابرح حتی غسلتہ وكفنتہ وعلیت
 علیہ کان عبد اللہ بن المبارک یقول عبائ اللہ استعمال السفاوۃ مع خلق اللہ تکافؤ فیقل الاعداء الی مرحۃ
 الاحیاء لہ الملك فی الارض والسما غفر اللہ لنا بحق اعظم الاسماء ومحرمۃ معاشر الانبیاء
 بزیدۃ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا احسن احدکم اسلامہ فکل حسنة یعملہا تکتب
 بعشرۃ امثالہا الی سبعمائۃ ضعف وکل سیئۃ یعملہا تکتب بمثلہا حتی یبلغ اللہ عز وجل

اور جب باہر نکلی تو اسے گل کر دیا۔ دوسری مرتبہ پھر آئی اور چراغ جلا کر نکلی اور پھر بچھا دیا۔ میں
 اس خیال سے کہ شاید یہ چور دن کی جاسوس ہے مجھے پچھتے پچھتے چلا اور اس کے گھر جا کر دیکھا
 کہ بیچاری چار بڑکیاں رکھتی ہے جب وہ اپنے گھر آئی تو لڑکیوں نے کہا۔ ارے بی اما جان ہمارے
 لئے کچھ لائیں۔ تو فاقہ کی طاقت اور بھوک پر صبر نہیں رہا۔ یہ سنکر وہ عورت رو پڑی اور یہ کہا
 کہ مجھے تو خدا کے سوا اور کسی سے کچھ مانگنے شرم آتی ہے اور پھر مانگتی بھی کس سے۔ اُس خدا کے دشمن
 جوسی سے۔ بہرام کا قول ہے کہ میں یہ باتیں سنکر لٹے پاؤں اپنے گھر چلا آیا۔ اور ایک طبق میں
 کھانے پینے کی اکثر چیزیں بھر کر خود اس کے گھر لے گیا اور طبق اُس کے حوالے کیا۔ بیچاری بہت
 خوش ہوئی۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ بیشک یہ نیک کام ہے میں تجھے بشارت دیتا ہوں چنانچہ

پھر اسے خواب کا واقعہ سنایا۔ بہرام نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمد عبیدہ ورسولہ
 اور پھر اس وقت گر پڑا اور مر گیا۔ یہاں تک کہ بیٹے اسے غسل دیا اور کفنا کر جنازہ کی نماز پڑھی عبد اللہ
 ابن مبارک فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے بند و مخلوق کیساتھ سخاوت کیا کہو کیونکہ سخاوت خدا کے دشمنوں کو
 دوستوں کے درجہ میں پہنچا دیتی ہے اور زمین و آسمان میں خدا ہی کی بادشاہت ہو اللہ تعالیٰ اپنے
 سہا، بنیلم از نبیاء اکرم کے طفیل ہمارے گناہ معاف فرمائے (دوبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 کہ جب آدمی اپنے اسلام کو درست کر لیتا ہے تو اس کی ایک سیکی کی دس لکھی جاتی ہیں حتیٰ کہ سات سو
 تک بڑھ جاتی ہیں اور ہر ایک کی ایک درجہ ہوتی ہے یہاں تک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہو

الاعراف

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة

(ادعوا ربكم تضرعاً وخفية) ای ذوی تضرع و خفیه فان الازفاء دلیل علی الاخلاص
(انه لا یجب المعتدین) المجاوزین ما امروا به فی الدعاء و غیره نبه به علی ان الداعی یتنبی
ان لا یطلب ما لا یتلق به کونبة الانبیاء والصعود الی السماء وقیل هو الصیاح فی الدعاء
والاسهاب فیه وعن النبی صلی الله تعالی علیه وسلم سیکون قوم یتحدون فی الدعاء وحسب
المرأ ان یقول اللهم انی اسألك الجنة وما قرب الیهما من قول وعمل واعوذک من النار فما قرأ
الیها من قول وعمل ثقرأ انه لا یجب المعتدین (قاضی بیضاوی) وعن امیة بن خالد بن
عبد الله بن اسد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یتستغفم ای یطلب الغفم والظفر
علی الکفار من الله تعالی بصعالبک المهاجرین ای بفقر انهم یعنی ببرکة دعائهم ان یتقوا
اللهم انصرنا علی الاعداء بحرمة عبادک الفقراء المهاجرین وهذا یدل علی تعظیم الفقراء
والرغبة فی دعائهم والتبرک بوجودهم (من حسان المصابیح) وقم فی ترغیبات الامراء قوام
الدنیا باریعة اشیاء بعلم العلماء وبعذل الامراء وبخاوة الاغنیاء وبعناء الفقراء
ولولا العلماء لهلک الجاهل ولولا عدل الامراء لکل الناس بعضهم بعضاً كما یأکل الذئب الغنم

اعراف

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة

ادعوا ربکم تضرعاً وخفیه یعنی اپنے خدا کو عاجزی کے ساتھ آہستہ آہستہ پکارا کرو۔ کیونکہ آہستگی اخلاص
کی دلیل ہے یہ اسلیے کہ خدا ان لوگوں کو جو دعائیں حکم الہی کی حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں پسند نہیں کرتا
اسمین اوجہ تنبیہ ہے کہ دعا کرنے والو کو ایسی چیز نہ مانگی چاہیے جو اس کے مرتبہ کے لائق نہ ہو۔ مثلاً رتبہ انبیاء یا
آسمان پر چڑھ جانے کا سوال نازیبا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے دعا کرتے ہیں چھینا چلا نامراد پوچھتے ہیں
سے روایت ہو کہ آئندہ بعض قوانین دعا مانگنے میں حد سے تجاوز کر جائیگی آدمی کیلئے یہ دعا کافی ہو اللہ
انفی استئذک الی آخر یا یعنی ائی میں تجھ سے جنت اور ایسے اقوال افعال کا طالب ہوں جو اس سے قریب
کردین اور درج اور ایسے اقوال افعال سے پناہ مانگتا ہوں جو اس سے قریب کردین پھر اپنے یہ آیت پڑھی
انکہ لا یجیب المعتدین یعنی خدا حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا (قاضی بیضاوی) امیر بن خالد
بن عبد اللہ بن اسد سے روایت ہو کہ رسول خدا فقیر مسلمانوں کی عاکی برکت سے کفار پر فتح مانگا کرتے
تھے اور یہ فرماتے تھے ائی اپنے فقیر بندوں یعنی مہاجرین کے طفیل و شہنوں کے مقابلہ میں ہماری مدد کریں حدیث
فقراء کی تعظیم ائی دعا کی طرف رغبت اور ان سے برکت حاصل کرنے پر دلالت کرتی ہے (حسان المصابیح) ترغیبات
میں لکھا ہو کہ دنیا چار چیزوں کے سبب قائم ہے (۱) علماء کا علم (۲) امراء کا عدل (۳) انبیاء کی سخاوت (۴)
فقراء کی دعا۔ علماء نہوں تو جاہل ہلاک ہو جائیں۔ امراء نہوں تو آدمی کو آدمی اس طرح کہ جس طرح بیٹھڑا ہو

ولولا سخاوة الاخفاء لهلك الفقراء ولولا دعاء الفقراء لحوت السموات الارض (موعظة) وعن
ابن هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ثلاث دعوات مستجابة
لو شئت فيمن دعوة الوالد لولده ودعوة المسافر ودعوة المظلوم حتى روى عن النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم اننى دعوة المظلوم فانه ليس بيننا وبين الله حجاب الحديث (يرفعها الله فوق الغمام
ويقسم لها ابواب السماء يقول الرب وعزنى لا نصرفك ولو بعد حين) يعنى لا اضيع حقك ولا
ارحم دعاءك ولو مضى زمان طويل لا فى حليم ولا اهل عقوبة العباد فلعلهم يرجعون عن الظلم
والذنوب الى امرضاء الخصوم والتوبة (بحال) قيل فى فضيلة الدعاء ان منصور بن عمار كان
يخط الناس فقام سائل فطلب امربعة دراهم فقال منصور من يعطينى ما سأل حتى اذعوله
امربع دعوات فكان مملوك اسود فى طرف المسجد كان سيده يهوديا وكان معه امربعة دراهم
جمعها فقام وقال لىما الشيخ انا اعطيه امربعة دراهم على شرط ان تدعولى امربع دعوات كما
اقول واريد فقال نعم فاعطاه وقال يا شيخ انا مملوك فادع لى بالحق ومولاى يهودى فادع لى
بالاسلام وانا فقير فادع لى بالحق حتى يغنيى الله من فضله عن خلقه وادع الله لى ان يغفر لى خيبرى

عنى لوگ سخاوت بخیرین توقیر پاک ہو جائیں اور فقیر دعا کرتے رہیں تو آسمان وزمین برباد ہو جائیں (موعظہ)
ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول خدا فرماتے ہیں تین طرح کی دعائیں بیشک مستجاب ہوتی ہیں (۱) بیٹے کے حق میں
باپ کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔ یہاں تک غیر خدا سے مروی ہو کہ اسے شخص مظلوم کی بددعا سے
بچتا رہے کیونکہ انہیں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔ خدا اس کو بدلو پر اٹھا لیتا ہو اور اسکے لئے آسمان
دروائے کھلتا ہے میں اور اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہو کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ضرورتی مدد کر دے گا۔ گودیرہی میں ہی
مطلب یہ کہ تیرا حق ضائع نہ ہو اور تیری دعا نہ ہوگی گو اسپر ایک دراز زمانہ گزر جائے کیونکہ میں حلیم ہوں
بند و پیر عذاب نازل کرنے میں جلدی نہیں کیا کرتا۔ کیا تجب ظالم لوگ اپنے ظلم اور گناہوں سے توبہ
اور صاحب حق کے رضامند کرنے کی طرف رجوع کر آئیں (بحال) فضیلت دعا کی بابت بعض کا قول ہو کہ
منصور بن عمار وعظ کہا کرتے تھے ایک دن اثنائے وعظ میں ایک سائل نے کھڑے ہو کر چار درم مانگے منصور
نے کہا کوئی ہے کہ اس کو چار درم دے اور میں اسکے لئے چار دعائیں کروں اتفاقاً کسی یہودی کا ایک بھتیخ غلام
مسجد میں موجود تھا اور اسکے پاس چار درم جمع تھے اُسے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اس سائل کو چار درم دے دیتا ہوں
بشرطیکہ آپ میری گمن اور منشائے مطابقت مجھے چار دعائیں دین میں تصور بولے ہاں ہاں بہت اچھا۔
اُسے چار درم سائل کو دیر سے اور یہ کہہا کہ اسے شیخ (۱) میں غلام ہوں دعا کیجئے کہ مولانا مجھے آزاد کرے
(۲) میرا مولا یہودی ہے دعا کیجئے کہ مسلمان ہو جائے (۳) میں محتاج آدمی ہوں دعا کیجئے کہ غنی ہو جاؤں
اور خدا اپنے فضل کے باعث تمام مخلوق سے بے پروا کرے (۴) یہ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ میرا تمام گناہ بخشا کرے

قد عاذا فلما رجاہ رای مولاہ فاخبرہ بالقصة فاستجاب الیہ فحیی لک قال قد اعتقک من مالی والی
 الان کنت مولا لہ فانت الیوم مولا ی وقال لشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محل جہاد ویرسلو
 وقد شارکتک فی جمیع مالی واما الحاجة الرابعة اعنی الغفران فہو لیس من عندی والا کنت
 اغفر البجیہ فسمع ہاتفا یقول من السماء من زاویة البیت قد اعتقکما من النار وغفرت لکما
 ولمنصور معکما (رونق الجاس) قیل لدعاء من اقوی الاستیاقی رفع المکر وہ وحصول المراد لک
 قد یحقق اثرہ اما لضعفہ لنفسہ بان یکون دعاء لہ یجیبہ اللہ تعالیٰ لما فیہ من الختان واما
 لضعف القلب عدم اقبالہ علی اللہ تعالیٰ وجمعیۃ علیہ قت الدعاء واما حصول المانہ من الارجاء
 من اکل الخمر والظاہر من ین الذنوب علی القلوب استیلاء الخفلة والسمیۃ الہوی کما مر علی النبی
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال اعلما ان اللہ تعالیٰ لا یقبل دعاء من قلبہ غافل (من الماہب) قال النبی صلی
 تعالیٰ علیہ وسلم ارجۃ اشیاء تزیل العز الاول) تزوج الایکام (والثانی) النور علی شغال (والثالث) الاکث
 بالماء الجاری (والرابع) اکل التفاح بالاسحار صدیق القائل الذی ہو حبیب القماصل علیہ باللیل
 والنہار قد نزل الجنة التي تجری من تحتها الونہار وتکن بین الغلمان والولدان والا حواس

چنانچہ منصور نے اُسکے لیے دعا کی۔ غلام اپنے گھر چلا آیا اور اپنے مولا سے تمام واقعہ کہہ دیا۔ یہودی اس سے
 بہت خوش ہوا اور یہ کہا کہ میں نے تجھ کو اپنے مال سے آزاد کروا دیا اب تک میں تیرا مولا تھا اگر آج سے تو میرا مولا ہو اور
 اسی وقت اشہدان لا الہ الا اللہ و اشہدان محل جہاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آج سے تمام مال میں
 تو میرا شریک ہو۔ البتہ تیری جو بھی غروت (گناہوں کی معافی) میرے قابو سے باہر بات ہو ورنہ میں تمام گناہ بخش دیتا
 تھے میں نے گوشہ مکان سے ہاتھ نہیں اٹھایا اور اسی نے آواز دی کہ میں نے تم دونوں کو دوزخ سے آزاد کر دیا اور تمہارے زیر ہمارے
 ساتھ منصور کے تمام گناہ معاف کر دیئے (رونق الجاس) دعا برائے یوں کے دفعیہ اور مرادین جان بونیکا سب
 زبردست وسیلہ ہیں لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دعا اثر سے خالی رہتی ہے اسکا سبب یہ کہ یا تو خود دعا
 ہی میں فتور ہوتا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مستجاب نہیں ہوتی کیونکہ دعا مانگنے والا حد سے تجاوز کر جاتا ہے
 یا یہ کہ دعا کے وقت دلی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں ہوتی یا یہ کہ دعا کرنے والے میں وہ اوصاف پاسے
 جاتے ہیں جو مانع قبولیت ہیں مثلاً حرام کاکھانا۔ ظلم۔ گناہوں سے دلی محبت غفلت۔ یہو اور بیجا خواہشیں
 غلبہ۔ چنانچہ پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا تم کو یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ اس عا کو قبول نہیں کرتا
 جو غافل کے دل سے بھلی ہو (مواہب) رسول خدا فرماتے ہیں چار چیزیں عمر کو بڑھاتی ہیں (۱) باکرہ عورت
 اکل کرنا (۲) بائین کروٹ پر سونا (۳) بپتے پانی سے نہانا (۴) نہار منہ سیب کھانا حبیب الہی
 جناب رسالت پناہی نے سچ فرمایا۔ اسے شخص دن رات اپیر دو دو بھجواتا رہے تاکہ تو ان بہشتوں میں
 داخل ہو جائے جسکی نیچے نہرین بہ رہی ہیں اور حور و غلمان کے مجمع میں رہ کر چین کیا کرے

اور حکم) کہ کہانہ رجل من الصالحین قد ضاق حاله من القویۃ النفقة وكانت له امرأۃ فقالت لرجلها
 ادم الله تعالى یوسع علینا الدنیا فذاع الرجل فدخلت المرأة الدار فرأت فی النراویۃ لیثۃ من ذهب
 فاخذتها فقال الرجل انفقی کیف شئت فرائی الرجل فی نومانه دخل الجنة فرائی قصر قد نقص
 بمقدار لیثۃ قال لمن هذا فقیل لك فقال ابن هذه اللیثۃ قیل یسئها الیک فانتبه الرجل فقال للمرأة
 هات الیثۃ فاخذها ووضعها عند اسمہ وعاقل الیثۃ قد ددتها الیک فخذها الله تعالی موضعها وکذا
 قال علیہ السلام واماخذ احد النعمۃ من الدنیا الا وقد نقص الله تعالی حصته من الاخرۃ كما قال الله تعالی
 کان یرید حرث الاخرۃ فزادله فی حرثه ومن کان یرید حرث الدنیا فزادته منها واما فی الاخرۃ من نصیب
 قال عمر رضی الله تعالی عنہ رايت رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم فاذا هو مضطجع علی رمال حصیر قد
 اثر الهمال فی جنبیه قلت یا رسول الله ادم الله فلیسمع الدنیا علی امتک فان فارس والروم قد وسع
 علیہم وهو لا یعبدون الله فقال قد اذخر هذا لنا یا ابن الخطاب هؤلاء قوم عجلت لهم طیبا فحور
 فی الدنیا وفی رزائیۃ اما ترضی ان تكون لهم الدنیا ولنا الاخرۃ وعن عمر بن شعیب انه قال
 قال رسول الله صلی الله تعالی علیہ وسلم حصلتان من کانتا فیہ کتبہ الله تعالی شاکرا صابرا

حکایت ایک نیک آدمی افلاس سے بہت تنگ تھے۔ ایک دن انکی گھر والی نے کہا کہ خدا سے فراموشی کی نما
 بیچے انہوں نے دعا کی عورت نے کوٹھڑی کے ایک کونے میں سوئے کی اینٹ دیکھی اور اسے اٹھا لیا۔ خاوند
 کہا کہ اسے جس طرح چاہو بیچ کر دو۔ اسکے بعد اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں اور ایک ایسی
 محل میں داخل ہوں کہ جس کی دیوار کی ایک اینٹ نہ ارد ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے۔ جواب ملا تیرا
 پھر میں نے کہا اسکی ایک اینٹ کیا ہوئی۔ ارشاد ہوا ہم دنیا میں تجھے دیکھے۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی اور عورت
 سے کہا کہ وہ اینٹ ادھر لے آ۔ چنانچہ اُس نے دیدی۔ انہوں نے اپنے سر کے پاس رکھ کر دعا کی کہ
 اتنی میں اسے تیری طرف واپس کرنا ہوں۔ چنانچہ اینٹ فوراً غائب ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنے
 موقع پر پہنچا دیا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ کوئی شخص دنیا کا خواہ ایک ہی نعم حاصل
 کرے مگر اُسے یکے برابر آخرت کا حصہ کم ہو جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو آخرت کی کھیتی کرنی چاہتا
 ہے ہم اکی کھیتی بڑھا دیا کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم دنیا سے ڈالتے ہیں مگر اُسے آخرت کا حصہ
 نہیں ملتا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں رسول خدا کو بٹے ہوئے بویے پر بیٹھ دیکھا آپ کو دونوں پہلووں پر گڑا
 نشان بڑھے تھے میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ آپ کی امت پر دنیا فرخ ہو جائے فارس اور روم والی
 حالانکہ مشرکین مگر بڑی کشمکش اور آرمینین آپ نے فرمایا ہے ابن الخطاب ہمارے لئے آخرت میں فی خیرہ موجود ہے اور
 انجو سارے گمراہ دنیا ہی میں مل گئی ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ کیا تجھے پسند نہیں کہ انجیلے دنیا ہو اور سچا گمراہ
 عمر بن شعیب روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حسین و خصلتین من اللہ تعالیٰ صابرین شاکرین میں لکھتا ہوں

من نظري في هذه المنهوقه فاعتدى به ومن نظري في دنياه الى من هو دونه فحمل به تقاعصه على الفضل الذي
عليه كما قال الله تعا ولا تمنوا ما فضل الله به بعضكم على بعض للرجال نصيب مما اكتسبوا وللنساء نصيب مما
اكتسبن واسئلكم الله من فضله ان الله كان بكل شيء عليما وعن شقيق الزاهد كرم الله عليه انه قال اختار
الفقر ثلاثه اشياء واختار الاغنياء ثلاثه اشياء اختار الفقراء راحة النفس فراغ القلب خفة
الحساب اختار الاغنياء ثقل النفس شغل القلب شدة الحسرة (كنافي زبدة الواعظين)

سورة
بسم الله الرحمن الرحيم
الانفال

أما المؤمنون (أى الكاملون فى الإيمان) الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم فرغعت لذكره استطاعوا
لدهقها من جلالة وقيل هو الرجل هو معصية فيقال لائق الله فينزع عنها خوفا من عقابه فترى جلته
بالفتح وهو لغة فرغت أى خافت (وإذا أتيت عليهم الآية نزلت أميانيا) لزيادة المؤمن به ولا طمينا
النفس من سوء اليقين بتظاهر الدلائل أو بالعل بوجيها وهو قول من قال إيمان يزيد بالطاعة ينقص
بالمعصية بناء على أن العلاج أخل فيه (وعلى بهم يتوكلون) يفوضون إليه أمورهم ولا ينجشون
ولا يرحون إلا آية (الذين يقيمون الصلاة ومما رزقناهم ينفقون)

اولئک هم المؤمنون حقاً) (مؤمنان ایمان لہذا کے ساتھ ہیں کہ ان کے اعمال کا مقصد صرف اللہ کی رضا و الاضلاع
والتوکل و حسن افعال الجوارح النعمانی علیہا بالصلاۃ و الصدقة و حقا صفة مصداقہ فی ای
ایمان حقاً و مصداقہ مؤکد کقولہ ہو عبد اللہ حقاً ای حق ذلک حقاً لہم درجات عندہم و کرامات
و علو منزلہ و قیل درجات الجنة ترتقونہا باعمالہم و مغفرة لما فرط منہم و مر فی کرامہم اعداہم فی الجنة
و ینقطع عدوہ و لا یتقی ابدلاً (قاضی بیضاوی) عن ایہم بویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ الہ وسلم انہ قال
من صلی علی فی کتاب لہ تزلزل الملائکۃ تستغفر لہ ما بقی اسمی فی ذلک الکتاب (شفاء شریف) عن
الحسن البصری انہ قال رايت ابا عصمة فی المنام فقلت ما فعل اللہ بک فقال غفر لی ربی فقلت
یہر قال ما ذکرک حدیثاً الا صلیت علی النبی علیہ السلام (زبدۃ) قولہ انما ینبذ الحصر المعنی لیس المؤمنون
الذین یخالعون اللہ ورسولہ انما المؤمنون الصادقون فی ایمانہم اذ ذکر اللہ و جلّت قلوبہم (تفسیر خازن)
قولہ و جلّت قلوبہم ای خافت قال اهل الحق الخوف علی قسمن خوف العقاب ہو خوف العصاة
و خوف المہیبة و العظمتہ و هو خوف الخواص لانہم یعلیون عظمتہ تعالیٰ فیخافون عقابہ فاللؤمنون
اذ ذکر اللہ و جلّ قلبہ علی قدر مرتبہ فی ذکر اللہ تعالیٰ (تفسیر خازن)

اولئک هم المؤمنون حقاً الآیہ صحیحہ میں ایسے ہی ہوا کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے اعمال مثلاً خوف و اخلاص اور
یہ وہی افعال (جو کہ لکھنا چاہئے) کی کوئی چیز (مثلاً ناصدقات وغیرہ) کو ایمان کے ساتھ شامل کر کے اسے مضبوط
کر لیا ہے حقاً مصداقہ محذوف کی صفت ہے یعنی ایماناً حقاً یا خود مصداقہ مؤکد ہے جس طرح ہو عبد اللہ حقاً خدا
واقعی خدا کا بندہ ہے اسے حق ذلک حقاً یعنی یہ مضمون بالکل سچی ہو کہ خود درجۂ جنت کے نزدیک ان کے بڑے درجے
اور اونچے اونچے مرتبے ہیں یا اس سے جنت کے زینے مراد ہیں کہ جنہ وہ اپنے اعمال کے مطابق چڑھتے چلے جائینگے
و مغفیراً قال اللہ اور تفسیرات کی مغفرت ہے اور جنت میں عزت کی روزی تیار رکھی ہو کہ نہ اس کے اقسام کی شمار ہو سکے
اور نہ انتہا ہو (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص میرا نام لکھ کر اس کے آگے
صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دیتا ہے جب تک یہ تحریر باقی رہی گی فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں گے (شفاء شریف) حسن
بصری کہتے ہیں کہ میں نے ابو عصمہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا کہ کو اللہ تعالیٰ نے تم سے کیا معاملہ کیا جواب ملا کہ مجھ پر
میں نے کھاسکی وجہ وہ بولے اسلئے کہ میں ہر حدیث بیان کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا
(زبدہ) لفظ انما حصر کا فائدہ دیتا ہے مطلب کہ جو لوگ خدا و رسول کے مخالف ہیں وہ ہرگز مومن نہیں بلکہ کچھ
مومن وہی ہیں کہ جب غضب کا ذکر آتا ہو ان کے دل ٹرجلتے ہیں (تفسیر خازن) و جلّت بمعنی خافت ہے اہل حق نے
خوف کی دو قسمیں بیان کی ہیں (۱) خوف عذاب یہ خوف گنہگاروں کو ہوا کرتا ہے (۲) خوف عظمت جلال
اسی یہ خوف خواص کا حصہ ہے کیونکہ وہ اس کی عظمت سمجھتے اور اس کے عذاب ڈرتے ہیں حاصل کلام یہ ہے
کہ ذکر الہی سنگرمؤمنون کے دل علی قدر مرتبہ ڈرجایا کرتے ہیں (تفسیر خازن)

قولہ زاد ثم ایمانا المعنی انہ کما جاء ہر شیئی من عند اللہ من اذینہ بئذ ان ایمانا و تصدیقہ ان
 لم یادقا الایمان بزیادۃ وذلک علی جمیعین (الاول) هو الذی علیہ عائد اهل العلم علی احکامہ و الوحد
 انہ قال کما کانت الدلائل اکثر وقری کان ایمانہ ازید لانہ عند حصول کثرۃ الدلائل یخرج اذین وقری
 یزول الشک وبقوی البقیۃ فتکون معرفۃ باللہ اقوی فیزداد ایمانہ (الثانی) انہ یحید قلوب کل من یستنبی
 علیہ من عند اللہ ولما کانت التکالیف متوالیۃ فی زمان رسول اللہ علیہ السلام کما تجدد تکلیفہ فی
 بد فیزدادون بئذ انہ لا قرار تصدیقا وایمانا (تفسیر غررین) قولہ اولئک ہر المؤمنون حقایقہ دلیل علی انہ
 لا یجوز ان یصف احد نفسه بكونه مؤمنا حظا لان اللہ تعالیٰ انما وصف بئذ انہ اقواما معصومین علی انہ
 معصومة وکل واحد لا یتحقق وجودہ وذلک الا وضافۃ هذا یتعلق بمسئلۃ اصولیۃ وھی ان العلماء الفقہاء
 علی انہ یجوز للرجل ان یقول انا مؤمن وایمانہ یجوز لہ ان یقول انا مؤمن حقا واولا فقال انما
 المحققۃ الاولی ان یقول انا مؤمن حقا ولا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ واستدلوا علی صحتہ
 هذا القول بجمیعین (الاول) ان للقول لا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ کذا القول فی القائم و
 القاعد فکذلک هذه المسئلۃ یجب فیہا ان یقول المؤمن انا مؤمن حقا ولا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ
 ثم زاد ثم ایمانا کایہ مطلب سے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایہ اترتی ہو تو اسے مان لیں اس کے ساتھ ایمان تصدیق و قبول
 بڑھ جائے میں کیونکہ ایمان کی زیادتی آیات کی زیادتی پر منحصر ہے اور یہ زیادتی دو وجہ سے ہو (۱) حسب روایت
 امام واحدی اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ جب لائل بکثرت اور قوی ہونگے تو ہمیں شک نہیں کہ ایمان بھی بڑھ جائیگا
 اسلئے کہ جب کثرت سے دلائل معلوم ہونگے تو ایمان کو زیادتی حاصل ہوگی اور اسکی قوت شک کو زائل اویقین کو
 قوی کر دیگی اسلئے معرفۃ آتی مضبوط ہو جائیگی اور ایمان پہلی حالت سے بڑھ جائیگا (۲) وجہ یہ ہو کہ وہ ہر آیت
 کی جو حد کی طرف سے انھو سنانی جاتی ہے تصدیق کرتے ہیں اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں
 احکام شرع متواتر نازل ہوتے تھے اور سننے والے ہر نئے حکم کو ماننے جاتے تھے اسلئے اس امر سے انکی
 تصدیق اور ایمان بڑھتا رہتا تھا (تفسیر غررین) اُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا اور اشارہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو
 مؤمن برحق نہیں کہہ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس صفت کے ساتھ ایک خاص قوم کو موصوف کیا ہے جو خاص امتنا
 رکھتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک میں وہ مضمتین نہیں پائی جاتیں یہ بحث اصول کے مسئلہ سے متعلق ہے اور
 وہ یہ ہو کہ علماء اہل حق ہیں کہ آدمی اپنے آپ کو یہ تو کہہ سکتا ہو کہ میں مؤمن ہوں مگر مومن برحق بھی کہہ سکتا ہو کیا ہے
 ایمان اختلاف ہو جائے حنفیہ حضرات فرماتے ہیں کہ کہہ سکتا ہے البتہ یہ کہنا کہ انشاء اللہ میں مومن ہوں
 ناجائز ہے اور پہلے قول کی صحت پر دو دلیلیں بیان کی گئی ہیں (۱) ایک شخص جو مستحکم یا قائم یا قاعد ہے
 یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں انشاء اللہ مستحکم یا قائم یا قاعد ہوں بلکہ ایسا ہی اس مسئلہ کو سمجھنا چاہیے مومن پر واجب
 ہو کہ اپنے آپ کو مومن برحق کہے اور یہ نہ کہے کہ میں انشاء اللہ مومن ہوں —

والثانی ان الله تعالى قال اولئك هم المؤمنون خافوا الله وكانوا على حق فلهذا ان
 مؤمن ان شاء الله شك فيما قطع الله به وذلك لا يجوز (تفسیر الخازن) قوله وهما من الذين يتفقون
 ابن ماله عن النبي عليه السلام انه قال الصدقة سبعين نوعا من انواع البلاء يا اهل البصر
 قوله لهم درجات يعني مراتب بعضها اعلی من بعض لان المؤمنين تتفاوت احوالهم في اخذ بتلك
 الارض المذكورة فبهذا تتفاوت مراتبهم في الجنة لان درجات الجنة على قدر الاعمال (وقال عظمی
 درجات الجنة يتوزعون فيها باعمالهم) عن ابی هريرة عن النبي عليه السلام انه قال ان في الجنة
 درجاتها مائة الف درجة مائة عام وعن سعيد عن النبي عليه السلام انه قال ان في الجنة مائة درجة
 لوان العالمين اجتمعوا في احد من لوسعتهم (تفسیر الخازن) عن ابی الداء عن النبي عليه السلام انه قال
 الا انبئكم بغير اعمالكم وانما كانا عندنا فليكنكم وانما في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب الفضة
 وخير لكم من ان تلقوا عدوا فقتلوه وخير لكم من ان تلقوا عدوا فقتلوه وخير لكم من ان تلقوا عدوا فقتلوه
 (مصباح) قيل انما كان ذكر الله تعالى ارفع من سائر العبادات كلها لان سائر العبادات سبيلة
 الى ذكر الله فكان ذكر الله هو المطلب الاعلى والمقصود الاقصى الا انه يفتسم الى قسمين

(۳) الله تعالى فرماتا ہوا اولئك هم المؤمنون حقا وتوجب الله تعالى ان تكون مؤمن بہی کہما پھر میں انشاء اللہ
 مؤمن ہوں شک کے طور پر کہنا اس یقین کے خلاف ہو جو اللہ تعالیٰ نے دلایا ہے اور یہ قطعاً ناجائز ہے اور شیطان
 و مکار یفتنون (وہ ہمارے لیے ہیں کہ بھری کر ڈالتے ہیں) کے متعلق اس سے روایت ہے کہ رسول خدا
 فرماتا ہیں کہ صدقہ شریک و کوفہ کر دیتا ہے انہیں سب سے ہلکی بلا کوڑہ کا مرض ہے لہذا درجۃ جنت یعنی ان کے درجہ متفاوت
 ہیں بعض اون ہیں اور بعض اعلیٰ کیونکہ نیک صفات حاصل کرنے میں بھی مومنوں کے حالات مختلف تھے اس لیے
 جنت میں الگ الگ درجہ ہیں گے کیونکہ جنت کے درجہ بقدر اعمال مقرر ہیں عطاء کا قول ہے کہ درجات سے
 جنت کے درجہ مراد ہیں جو مومنوں کو حسب اعمال نصیب ہوگی (تفسیر) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
 نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر درجہ میں سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور سعید انسور کا نعت علیہ
 سے روایت کرتے ہیں کہ جنت کے سو درجہ اس قدر روشن ہیں کہ اگر ایک شخص ایک درجہ میں جمع
 ہو جائے تو فراخی کے ساتھ سما سکتی ہے (تفسیر) ابو الدرداء نے رسول مقبول سے روایت کی ہے کہ
 آپ نے فرمایا کیا میں تم کو ایسی چیز کی خبر دوں جو تمہارے تمام عملوں سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت
 پاک پسندیدہ اور جنت میں تمہارا مرتبہ بلند کر نیوالی اور سونا چاندی خرچنے سے افضل اور اس گہنہ ہر ہو کہ تم
 جہاد میں ایڑھیں منوں سے جا بھر دوہ کر مکتول کریں اور تم انکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ خود بیان فرما
 فرمایا وہ چیز ذکر الہی ہے (صالح) بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر الہی اس لیے تمام عبادتوں سے افضل ہے کہ عبادت میں
 ذکر الہی کا وسیلہ ہونے میں بڑا مطلب اعلیٰ درجہ کا مقصد صرف ذکر ہی ہے مگر ذکر کی دو قسمیں ہیں

بما ذكر بالثناء والأخر ذكر بالجنان فهو غير محفوظ بالثناء ولا ميسر بالآذان بل هو تفكر
ملاحظة قلبه على مراتب الذكر لما جاء في الخبر تفكر ساعة خير من عبادة سبعين سنة وهو
(ويحصل الأبدان والذكر بالثناء مع حضور القلب حتى يتمكن الذكر في قلبه فيحصل المص من غير
بالمسعى) روى عن النبي عليه السلام أنه قال لو وزن إيمان أبي بكر مع إيمان أمي لفرح إيمان أبي بكر
وكذلك روى عن أبي هريرة وأنس بن مالك وأبي سعيد الخدري قالوا عن النبي عليه السلام أنه
قال يخرج من النار من كان في قلبه خرق من الإيمان وهذا يدل على أن الإيمان يزيد وينقص مجتبا
أن الإيمان عبارة عن التصديق لما ذكرنا من الدلائل وهو لا يقبل الزيادة والنقصان وأما
قوله تعالى في سورة الفم ليرد أدا وإيمانا مع إيمانهم فقلنا ذلك في حق الصحابة لأن القرآن كان
ينزل في كل وقت فيؤمنون فيكون نقص يقرب قلبه بزيادة على الأول أما في حقنا فلا والله لقلنا
الوحي وأما قوله تعالى إنما المؤمنون الذين إذا ذكر الله وجلت قلوبهم فقلنا ذلك صفة المؤمنين
والمؤمنون في الطاعات متفاوتون أما في الإيمان فلا وأما قوله تعالى نراد إيماننا فالمراد
منه اليقين لا نفس الإيمان وأما حديث أبي بكر فقلنا كان نزجا في الشاب لأنه سابق في الإيمان وقد قال عليه

(۱) ذکر سانی (۲) ذکر قلبی۔ یہ دوسری قسم کا ذکر زبان سے تعلق رکھنے کا فن ہے۔ کانوں سے سنا جائے بلکہ ایک طرح کا فکر اور ملاحظہ قلب ہوا رہے ذکر کا اعلیٰ مرتبہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہر ایک ساعت فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے مگر مرتبہ فکر فقیہ حاصل ہوتا ہے کہ زبان حضور قلب کے ساتھ ذکر اتنی بین تر ہے اس سے مرتبہ ذکر قلبی اور اعراض عما سواہ جمل ہو جاتا ہے (مجالس نبوی) رسول خداؐ سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا اگر ابو بکر کا ایمان ایک پڑے میں رکھا جائے اور میری تمام امت کا دوسرے پڑے میں تو ابو بکر کا پڑہ جبک جائیگا اسی طرح ابو ہریرہ اور انس بن مالکؓ اور ابو سعید خدریؓ انحضرتؐ سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو گا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس سے ظاہر ہو گیا کہ ایمان کم و بیش ہوا کرنا ہے ہماری دلیل ہے کہ ایمان تصدیق کا نام ہے چنانچہ اسکی دلیلین اوپر بیان ہو چکی ہیں اور تصدیق کی پیشی کو قبول نہیں کر سکتی۔ یہی سورۃ النحلہ کی یہ آیت رِزْدُكَ ذُوْا اَيْمَانًا فَاِذَا رَئَتْهُمْ فَاِنْجُزْهُمْ جِزًّا سے ایمان کی زیادتی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اس کلمہ جواب دیتے ہیں کہ آیت صحابہ کے حق میں ہے کیونکہ انؓ مانہ میں قرآن مجید وقتاً فوقتاً نازل ہو رہا تھا اور وہ اس پر ایمان لائے ہوئے تھے لہذا پہلی حالت کی نسبت انکی دلی تصدیق بڑھتی جاتی تھی یہ زیادتی ہمارے حق میں ناممکن ہے کیونکہ وہی اترتی موقوف ہو گئی اور یہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ الْاَلٰہِ کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ مومنوں کی صفت ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک طاعات و عزائم کے درجہ متعلق ہیں لیکن یہ نہیں تفاوت نہیں اور نہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ الْاَلٰہِ سے غرض اور نہ باوقعتین سے نفس ایمان کی زیادتی مراد نہیں ہو سکتی اور ابو بکرؓ کی صریح سے ثواب کی یادتی مقصود ہے کیونکہ آپ کا نور ہے

الدلیل علی الخیر کمالہ واما قوله علیہ السلام فیخرج من النار من کان فی قلبہ شجر من الایمان فقد ابرأ
 فی بعض الروایات یخرج من النار من کان فی قلبہ مشقال خیر من الایمان فیجب حملہ علی هذا بما ذکرنا
 من الدلائل (کن فی بحر الکلام) وعن الحسن ان رجلاً سألہ المؤمن انت امر لا قال الایمان ایمان فان
 تسألنی عن الایمان بالله وملائکته وکتابہ ورسولہ والیوم الآخر والجنة والنار البعث والحساب
 فانما مؤمن وان کنت تسألنی عن قوله انما المؤمنون فوالله لا ادری امنہم انا ام لا وعن الثوری منہم
 بلہم مؤمن بالله حقاً ثم لہ شہدائہ من اهل الجنة فقد امن بنصف الایۃ وهذا المرہم منہ یجی کما لا یحکم
 بانہ من اهل ثواب المؤمنین حقاً فلا یقطع بانہ مؤمن حقاً واما تعلق من یدستقی فی الایمان کما
 ابو حنیفہ من لا یدستقی فیہ وحکی عنہ انہ قال لقتادہ لمر تستثنی فی ایمانک قال اتباعا لابرارہم
 علیہ السلام فی قوله والذی اطعم ان یغفر لی فقال لہ ہلا اقتدیت بفی قوله اولم تؤمن قال بلی
 (کشاف) واعلم انہم اختلفوا فی جواز الاستثناء فی الایمان فذهب الشافعی واصحابہ الی
 الجواز وان یقول انا مؤمن ان شاء الله کما مر هذا الاختلاف فیما سبق

نیک راہ بتانے والے کو کر نیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رہا آپ کا یہ قول کہ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا
 وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس حدیث کو نہ کورہ بالا دلائل پر لحاظ کر کے انہیں توجیہات پر محمول
 کر سکتے ہیں (بحر الکلام) حسن بصری سے مروی ہے کہ کسی نے اُسے پوچھا کہ آپ مومن ہیں یا نہیں
 جواب دیا کہ ایمان دو طرح کے ہیں اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں۔ کتابوں۔ رسولوں۔ قیامت
 جنت و دوزخ۔ جحش اور حساب پر ایمان لانے سے سوال کرتے ہو تو اس اعتبار سے میں بیشک مؤمن
 ہوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے قول انما المؤمنون الایۃ کے لحاظ سے پوچھتے ہو تو خدا کی قسم میں نہیں
 جانتا کہ ان میں داخل ہوں یا نہیں سیفیان ثوری سے مروی ہے کہ جس نے مومن برحق ہونیکا دعویٰ کیا
 اور اپنے جنتی ہونے کے گواہ پیش نہ کر سکا تو وہ قطعی طور پر مومن برحق نہیں ہو سکتا۔ یہ سیفیان کی
 طرف سے اس بات پر الزام ہے کہ جس طرح قطعی طور پر کسی کو مومن جیسے ثواب ملے گا حکم نہیں دیا
 جاسکتا اسی طرح کسی کی نسبت مومن برحق ہی نہیں کہا جاسکتا ایمان کے متعلق انشاء اللہ کہنا اسی
 بحث سے تعلق رکھتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اس میں انشاء اللہ کے قائل نہیں ہیں چنانچہ ایک وقت
 اپنے قنادہ سے پوچھا کہ تم ایمان کے ساتھ انشاء اللہ کے قائل کیوں ہو جواب دیا کہ میں حضرت ابراہیم
 کا اتباع کرتا ہوں جنہوں نے کہا تھا اٰطعْ اَنْ یَغْفِرَ لَیْ (میں امید رکھتا ہوں کہ میری خطائیں بخشدیگا)
 امام صاحب نے جواب میں فرمایا کہ تم نے اس آیت میں حضرت ابراہیم کا اقتدا کیوں نہ کیا قَالَ اَوْ لَوْ تَوَدَّ
قَالَ بَلٰی۔ (ابراہیم کیا تم پر ایمان نہیں رکھتے فرمایا ہاں ضرور رکھتا ہوں (کشاف) ایمان کیساتھ انشاء اللہ
کہنے میں اختلاف ہے امام شافعی اور ائمہ اصحاب جواز کے قائل ہیں اکثر نزدیک میں انشاء اللہ مومن ہوں کہہ سکتے ہیں اسکا بیان پر گزرجائے

اور اعتقاد بقول الثوری فاذ الحیث قطع بالایمان جائز ان یقول هذا الصائم لو كان المراد بالایمان
فی الایۃ مجرد الایمان وليس كذلك بل المراد بالایمان الایمان الكامل لان قوله انما المؤمنون الذین
یفید الحصر کذا قوله ولکن هم المؤمنون حقا کما سبق تفصیلهما فلو کان المراد مجرد الایمان یلزم
من انتفاء احدی الصفات انتفاء الایمان وليس مراد الحس من الایمانین الوجود الایمان والایمان
الکامل فقد ظہر ان لا تغلق لمسئلة الاستثناء بالافیۃ اصلا ولجوئنا ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ
الاستثناء لانه یوجب الشک فیما فی الایمان الذی هو البیقین وقد حمل علی التبرک کقولہ تعالیٰ
(لقد خلعن المسیح الحرام ان شاء اللہ) والله تعالیٰ منزه عن الشک والایمان فی المال عند الموت
وحاصل هذا التزام ان الایمان لو اريد به التصديق والعمل جائز الاستثناء بجواز الشک فی
الایمان بالعمل الصالح والشک فی الجزء مستلزم للشک فی کل ولان اريد به مجرد التصديق
فان کان المراد بالاستثناء الشک ليجوز ان کان المراد غیر نجافان هذا التزام لفظی وقوله اتباع الایمان
یعنی ابراهیم کما المغفۃ ولجوئنا ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ من عدم القطع بالمغفۃ لایق
عدم القطع بالایمان کما فی کلام الثوری اما قوله علی فی وجوب الایمان کن فی حاشیۃ الکشاف
ان لو یون نے سفیان ثوری کا قول لیا ہوا علیہ حبیبی کہ کو قطع ہو من کنا جاہز نہ تو انشاء اللہ کما درست ہو گیا
مگر یہ طلب یوقت پر ہو سکتا ہے کہ آیت میں ایمان سے محض ایمان مراد لیا جاگا لاکہ یہ نہیں ہے بلکہ ایمان کا کل قصہ ہو کہ وہ
کلمہ لفظا اور ہم المؤمنون حقا صریح ہے چنانچہ اسکی تفصیل بیان ہو چکی ہے خلاصہ یہ کہ اگر آیت میں ایمان محض
ایمان مراد ہو تا تو اسکی ایک صفت زائل ہو جیسے ایمان کی نفی لازم آجاتی دوسرے ایمانوں سے حسن بصری کی
مراد یہ کہ ایک محض ایمان ہو اور ایک ایمان کامل اس تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ مسئلہ انشاء اللہ کو آیت سے کوئی
تعلق نہیں اور امام ابو حنیفہ سے جائز نہیں رکھتے کیونکہ یہ کلمہ ہمارے تقیینی ایمان میں شک پیدا کرتا ہے لکن جلی
الشیخ کا حکم (تم غور مجرم میں اعل ہو گے) میں انشاء اللہ تبرکافر یا ہو ورنہ اللہ تعالیٰ شک سے پاک ہے
اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم انجام کار موت کے وقت کسی مومن کو مومن کہیں اس نزاع کا حاصل یہ ہو کہ اگر
ایمان سے تصدیق اور عمل مراد ہو تو انشاء اللہ کنا جاہز ہے کیونکہ تمام عمر نیک عمل بجالانے میں شک ہے
اور نیز میں شک ہوا تو کل میں بالاولی ہوا اور اگر ایمان محض تصدیق کے معنوں میں ہو تا اسکی دو صورتیں ہیں (۱)
یہ کہ اگر انشاء اللہ سے مراد شک ہو تو یہ کلمہ کنا جاہز نہیں اگر اسے سوا تبرک کا کہا جائے تو درست ہے بیس تو اختلاف
محض نزاع لفظی ہے سفیان ثوری کا یہ قول کہ میں حضرت ابراہیم کا اتباع کیا ہوا اسکے معنی میں کہ اپنے مغفرت
کی صرف امید ظاہر کی ہے قطعی طور پر نہیں کہا اس سے انشاء اللہ جواز نکلتا ہے مگر ہم اسے تسلیم نہیں کرتے
کیونکہ قطعی طور پر مغفرت کا یقین نہ کرنے سے قطعی طور پر ایمان کی نفی لازم نہیں آتی جیسا کہ ثوری کے کلام
میں گزر چکا ہے لیکن اوکو تو مومن کے جواب میں حضرت ابراہیم کا نبی کہہ دینا ایمان کے تقیینی معنی پر درات کرنا ہوا محض

حلیک بطل الغیا لیس فی قولنا الخوف عن شقیق البخی انه قال کان ابراہیم بن ادہم رجلاً عیشی
فی اسواق البصرۃ فاجتمع الناس لہ فقاؤا لہ یا ابا اسحق قال لہ تعالیٰ فی کتابہ ادعونی استجب لکم
وعن مذہم ندعوا فلا یتجیب لہ قال یا اهل البصرۃ ماتت قلوبکم فی عشرۃ اشیاء کیف یتجاب
دعائکم (الاول) عرفتم اللہ تعالیٰ ولم توفوہ حقہ (والثانی) قرأتم القرآن ولم تعملوا بہ (والثالث)
ادعیتم صلاۃ الشیطان واطعمتمہ ووافقتمہ (والرابع) تقولون انکم من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
تعملون بسنتہ (الخامس) ادعیتم دخول الجنة ولم تعملوا لہا (والسادس) ادعیتم النجاۃ من النار ولم یتوفوا
انفسکم (السابع) قتلتم ان الموت حق ولم تعدوا لہ (الثامن) اشتغلتم بعباد الخوا نکلو الناسم اکلم
نعمۃ ربکم فلم تشکروا لہ (والعاشر) دفنتم امرا نکرو لم تعتبروا بہم (حیاۃ القلوب)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الانفال

(یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ والرسول) بتعطیل الفرائض والسنن اوبان تضموا
خلاف ما تظہرون اویالغلول فی الغنائم (وتقونوا) اما ناکفہ فیما بینکم وهو مخزوم بالطف
على الاول او منصوب علی الجواب بالاول (وانتم تعلمون) انکم تقونون

تم اس حاشیہ کا مطالعہ کرو گے تو ہمارے قول میں انحراف نہ پاؤ گے شقیق بخئی سے روایت ہو کہ ایک وقت ابراہیم بن ادہم
بصرہ کے بازار میں چلے جا رہی تھے۔ لوگ انکو دیکھ کر اکٹھے ہو گئے اور یہ کہا کہ لے ابو اسحق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا
ہے ادعونی استجب لکم (مجھے دعا مانگو میں قبول کر دوں گا) ہم برسوں سے دعا کر رہے ہیں مگر قبول نہیں ہوتی۔
ابراہیم بن ادہم نے جواب دیا کہ لے بصرہ والو وہ چیزوں کے باعث تمہارے دل مردہ ہو گئے ہیں پھر دعا
کیونکر قبول ہو (۱) تم نے خدا کو پچانا مگر اس کے حقوق ادا نہ کیے (۲) قرآن پڑھا مگر عمل نہ کیا (۳) شیطان کی فریاد
کا دعویٰ کیا مگر اس کے فرمانبردار نہ ہو اور اس کی راہ پر چلے (۴) اُمت محمدی ہوئے کا دعویٰ کرتے ہو مگر سنت
پر عمل نہیں کرتے (۵) دخول جنت کے معنی اور عمل ندارد (۶) دوزخ سے نجات ملنے کا دعویٰ کرتے ہو اور
خود ایمن گرے جاتے ہو (۷) موت کو برحق جانتے ہو لیکن اس کیلئے تیاری نہیں کرتے (۸) اپنے بھائی
مسلمانوں کے عیب تلاش کرنے میں مشغول ہو (۹) خدا کی دی ہوئی نعمتوں کے مکرر اڑاؤ ہو لیکن اس کا
شکر یاد انہیں کرتے (۱۰) منے اپنے ہاتوں سے کروٹوں میں دفن کر دینے مگر مکروراً عبرت نہ ہوئی (حیاۃ القلوب)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الانفال

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ فرض اور سنتیں چھوڑ کر اللہ اور
رسول کی خیانت کرو یا یہ کہ باطن کو ظاہر کے خلاف نہ کھو یا غنیمت کا مال نہ چھپاؤ۔ اور یا ہم امانتوں
میں خیانت نہ کرو (تقونوا) محلاً مجزوم اور اول پر معطوف ہے یا منصوب اور واو کے ساتھ بطور
جواب نہیں وارد ہے وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ حالانکہ تم اپنی خیانتوں کا حال جانو ہو

اول تو علماء تمیز من المحسن من القیم (واعلموا انما امرکم واولادکم فتنہ) لانہم سبب الوقوع
فی النار وافی الطغاب وافی عنتہ من اللہ لیبیلوکم فیہ فلا یحسبناکم جہم علی انجیانہ کافی لبابہ
(وان اللہ عندہ اجر عظیم) لمن ائثر فی اللہ علیہم وراعی حد وودہ فیہم فانیطواہم کوہم
یؤدیکم الی المقاضی ہر ہی فی سبب نزول ہذا الایۃ ان النبی علیہ السلام حاضر ہونی قرظیہ
احدی وعشرین لیلة فسالوا الصلح کما صالح اخوانہم ہونی المنضیر علی ان یصبروا الی اخر
واسر جاء من امض الشام فانی علیہ السلام را ان یزولوا علی حکم سعد بن معاذ فابوا
وقالوا ارسل الینا بالبایۃ مروان بن المنذر کان مناصحا لہم ولان عیالہ ومالہ فی
ایدہم فبعثہ الیہم فقالوا لہ ماتری هل نزل علی حکم سعد فاشار الی حلقۃ انہ الذی قال
ابو لبابہ فما نزلت قد ما ی حتی علت الی فخت اللہ ورسولہ فنزلت الایۃ فشد نفسه علی
ساریۃ من سوارى المسجد وقال اللہ لا اذوق طعاما ولا شربا بحتہ اموت او یتوب اللہ
علی فمکث سبعة ايام حتی خرم غشیبا علیہ ثم قال اللہ عبد فقبل لہ قد یتیب علیک فخل
نفسک فقال لا وادعک احلما بحتہ یتوب رسول اللہ اللہ الذی یجلی فی جماعہ علیہ السلام فخل

یابہ کہ ہر شے کے حسن قبح سے واقف ہو وَاَعْتَمُوا اَنَّمَا اَمُوْا اَلَا یَہْدٰی اللّٰہُ اَوَّیْحٰنَ لَوْ کُنتُمْ تَعْلَمُوْنَ اور یہ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد و فتنہ
کیونکہ تمہارے گناہ عذاب یا امتحان آنی میں پڑنے کا سبب ہیں اللہ تعالیٰ آگاہ یا کر تیار کہیں انکی محبت کے
مائے خیانت نہ کر بیٹھنا جس طرح ابو لبابہ نے کی تھی اور خدا کے ہاں بہت بڑا ثواب اکیلی ہے جس نے خدا کی
مرضی کو مال و اولاد کی محبت پر مقدم رکھا اور اسکی حدود کی حفاظت کی تہ اپنی ہمتوں کو اس سے بڑھ کر رکھا جو خدا کا
پہنچا ہے (قاضی بیضاوی) اس آیت کے شان نزول کی بابت یہ روایت ہو کہ رسول اللہ علیہ السلام نے جب کہیں
تک پہنچے قرظیہ کا محاصرہ رکھا تو وہ اپنی قوم بنی نضیر کی طرح صلح کے طالب ہوئے اور یہ شرط کی کہ ملک شام کی
زمیندار سی اور دیگر منافع ہمارے ہاتھ میں رہیں انہرور کائنات نے اس شرط کو منظور فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ تم سعد
معاذ کو بیچ مقرر کر لو اسے یہود نے نما اور یہ عرض کیا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ مروان بن المنذر کو بھیجئے ابو لبابہ
اس وجہ سے کہ انکے بال بچے یہود کے قبضہ میں تھے انکی خیر خواہی کہتے تھے جب رسول خدا نے انکو مسجد یا تو
یہود نے پوچھا کہ سعد کا حکم مان لینا ہمارے حق میں کیسا ہو انہوں نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ
اچھا حکم تمہارا کچھ کیے جائیگے متعلق ہوگا ابو لبابہ کہتے ہیں اسوقت قدم اٹھانیسے پہلے غم محنوم ہو گیا کہ بیٹے خدا کی
کی خیانت کی ہو یہاں تک کہ یہ آیت اتاری و بیٹے اپنے آپ کو مسجد نبوی کا ایک ستون سمجھنا باندھ دیا اور یہ کہا کہ خدا کی قسم
نہ کھانا کھاؤں نہ پانی پیوں نہ بیکٹاؤں نہ رہوں یا اللہ کی قسم میری توبہ قبول کر لو چنانچہ بیات روزگاری طرح بندھ رہا تھا
کہ غش کھا کر گر پڑے پھر اللہ نے اپنی رحمت کی اور اسے کہا گیا کہ اپنے آپکو ستون کھول دو تمہاری توبہ قبول ہوگئی اسوں کہا
جب تک رسول اللہ اپنی بات سے کھو لیگے میں اسی طرح بندھ رہا ہوں گا چنانچہ آپ شریف لائے اور اپنے چارک اتار کے کھڑے ہوئے

فقال ان من تمام توفی ان اجد ارقوی التي اصببت فيها الذنب ان انظلم من علی فقال علی السلام
 یونثک التلث ای بان تصدق به وتعطیل السنة التریة قال علیہ السلام علیکم بسنتی وسنة
 الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ قال علیہ السلام لیأتی علی الناس من مات
 تخلق سنتی فیہ کما یخلق الثوب علی الابدان وتحدث البدعة فمن اتبع سنتی یومئذ صابر
 غریباً وبقی وحیداً ومن اتبع بدعة الناس جحدت حسین صاحباً او اکثر فقالوا یا رسول اللہ
 هل بعدنا احداً فضل منا قال بلی قالوا فیرثک یا رسول اللہ قال لا قالوا هل یبذل علیہم
 الریح قال لا قالوا کیف یكون فیہ قال کالماء فی الماء تذوب قلوبہم کما یدوب الملم فی الماء
 قالوا کیف یعبشون فی ذلک الزمان قال کالدوفی الخلل قالوا کیف یحفظون دینہم قال کالمیر
 فی الیدان وضعہ طفی وان امسکہ وعصرہ احرق الید فاعتبروا یا اولی الالبصا بقول رسول اللہ
 الملك الغفار قال علیہ السلام من تمسک بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید وقال علیہ
 السلام عشرة مما علمتہن وعمل بہن ابو کھر ابراہیم خمس فی الرأس وخمس فی الجسد اما النبی
 فی الرأس فالسواء والمفضضة والارستقضا وقص لشارب اعفاء الحجة

اسوقت انہوں نے کہا کہ میری توبہ کا ٹھکانہ یہ کہ اپنی قوم کے اس گھر سے ہجرت کر جاؤں جس گھر میں مجھے یہ
 خطا سرزد ہوئی ہے اور اپنا سارا مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا کہ خیرات کے لیے تہائی بہت ہو اور ترک
 سنت اس لیے مذموم ہے کہ آپ فرما چکے ہیں میری اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو اور ان کے طریقہ کو دانستون
 سے بڑھو۔ نیز آپ کا قول ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئیگا جس میں میری سنت پہنے ہوئے کپڑے کی طرح
 پرانی اور بدعت نئی ہو جائیگی۔ اس دن میری محنت پر عمل کرنے والا بیکس اور تنہا رہا جائیگا اور بدعتی کے پچکار
 بلکہ اس سے زیادہ ساتھی ہو جائینگے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے بعد کوئی ہم سے افضل ہوگا
 فرمایا ہاں پھر عرض کیا کہ کیا وہ اپنی زیارت سے مشرف ہوں گے فرمایا نہیں۔ پوچھا کہ ان پر وحی آتی ہوگی۔ فرمایا
 ہرگز نہیں۔ پھر عرض کیا کہ وہ ایسے زمانہ میں کیونکر رہیں گے فرمایا جس طرح پانی میں نمک ان کے دل اس طرح
 پگھلائیگی جس طرح پانی میں نمک گھل جاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ زندگی کیونکر بسر کریں گے۔ فرمایا جس طرح سرزمین
 کیرا پھر بوجھ کر وہ اپنا دین کیونکر سنبھالیں گے۔ فرمایا جس طرح ہتیلی میں انگارہ کہ رکھ دو تو جبہ جاتا ہے اور
 لیٹے رہتے تو ہتیلی کو چھوٹ کر دیتا ہے۔ اے عقلمند و رسول خدا کے قول سے ہجرت حاصل کرو۔ نیز آنسو دکانا
 فرماتے ہیں کہ جو میری امت کے خراب ہونے کے وقت میرے طریقہ پر چلیگا اسے سوشید و نجات و ابلیگا پیچھے
 علیہ السلام کا قول ہے کہ دس چیزیں ایسی ہیں جن میں بھی عمل کرتا ہوں اور تمھارے باپ ابراہیم بھی عمل کیا ہے
 پانچ سرزمین ہیں اور پانچ دیگر بدن میں سر کی پانچ چیزیں یہ ہیں (۱) مسواک کرنا (۲) کلی کرنا (۳) ناک میں
 پانی دینا (۴) موچین کتر دانا (۵) ڈاڑھی بڑھانا۔ اور دیگر بدن کی پانچ یہ ہیں

واما التي في الجسد والحنان والاستعداد وتنت الاطراف وقص الاظفار وكل من عباد الله حتى الخلد
 للذكر قال له تعالى لا ادر عليه السلام الى عرضت الامانه عليهم فلم تطفئوا نيرانها انت اخذها بل اياها
 قال يا رب ما فيها قال ان احسنت جوديت وان اسأت عوقبت فحسبها آدم عليه السلام فقال
 تعالى ان حملت فاعينك اجعل بصرك حجابا فاذا خشيت ان تنظر الى ما لا يحل لك فانقص حجاب
 عينيك خوفا من عقابي واجعل لسانك بابا بمصر عين فاذا خشيت ان تسكر النفس فاطبق باب
 لسانك خوفا من عقابي واجعل لك اذنين فاذا خشيت ان تسمع الكلام الذي لا يحل لك استماعه
 فاحفظ اذنيك من الاستماع واجعل لفرجك لباسا فاذا خشيت ان تكشفه فاستتره خوفا
 من عقابي وكف يديك عن الحوامر ورجليك عن المشي الى ما لا يحل لك فاذا كره عقابي هذه الامور
 كلها امانة الله تعالى (موعظة) وقال وهب بن منبه لما ذهب الدرهم والدنيا رحلما ابلت عليه
 اللعنة وقبلهما ووضعها على عينيه وقال الوليل لمن احبهما من حلال والويل للويل لمن احبهما
 من حرام قيل ان رجلا جاء الى النبي عليه السلام من امرض فساله عن سعة امرضه فاخبره بسعة اخرضه
 وكثرة النعم فيها فقال عليه السلام له كيف تفعلون قال فانتخذنا الوان من الطعنا فاكلها ثم قال قصير له اذا

(۱) ختنہ کرنا (۲) استرہ لینا (۳) بغلون کے بال دور کرنا (۴) ناخن کترنا (۵) میل چکیل سے پاک رہنا
 ہر عضو کی ایک عبادت ہو یا تاکہ مخصوص خاص کی عبادت ختنہ ہو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے فرمایا کہ میں نے زمین
 آسمان کو اپنی ایک امانت دینی چاہی مگر وہ اُسکی برداشت نہ کر کے لے لوم کیا تم اسکو مع انکے لوازم کے لے سکتے ہو
 آدم نے کہا اہی وہ اور اُسکے لوازم کیا ہیں فرمایا اگر تم انکو بھی طرح بجا لاؤ گے تو جہنم لے گی درہ سبز پاؤ گے
 چنانچہ آدم نے اس امانت کو لے لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تو نے اسے لے لیا تو میں تیرا مددگار ہوں میں تیری
 آنکھوں کے سامنے ایک پردہ کھڑا کر دوں گا اگر تجھے یہ خوف ہو کہ میں حرام چیز کی طرف مذکور سے عذاب دے
 سے اپنی آنکھوں کے آگے پردہ چھو لینا اور میں تیری زبان کے آگے دو کوڑو نکال دیا ہوں اگر تجھکو
 فحش بچنے سے خوف ہو تو میرے عذاب کچھ ٹھہرے اس دروازہ کو بند کر لینا اور میں تجھے دوکان عنایت کرتا ہوں اگر
 تجھے لغو کلام سننے کا اندیشہ ہو تو ان کا قانون کی حفاظت کرنا اور میں تیری شرمگاہ کے لئے لباس بنایا ہوں اگر
 کھیلانے کا خوف ہو تو میرے عذاب کے ڈر سے اُسے ڈھانچے رہنا اپنے قانون کو حرام سے اور پاؤ کو حرام کی طرف
 چلنے سے روک اور میرے عذاب کو یاد کرنا۔ مذکورہ بالا تمام چیزیں خدا کی امانت ہیں (موعظہ) و سب بن منیبہ کا قول ہے
 اگرچہ تیار دردم ڈھال گئے تو شیطان نے انکو پورے یا اور کچھ پیہر رکھ لیا اور یہ کہا کہ جو تم دونوں کو حلال کہو مجھ کو دوست
 رکھے آپس افسوس اور جو حرام کہو مجھ کو دوست بنائے آپس افسوس روایت ہو کہ ایک شخص پیہر علیہ السلام کے پاس آیا پیشتر
 اُسکے ملک کی دست اور زمین کی سرسبزی کا حال بھیچا اس نے اپنی زمین کی دست اور جانور کی کثرت بیان کی آپ نے فرمایا کہ تم
 خدا کی نعمتوں کا استعمال کیونکر کیا کرتے ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ رنگ برنگ کے کھانے پکوانے کرتے ہیں

قال لی ما تعلم یا رسول اللہ بیعتی تصیری ولا غناط افعال علیہ السلام کنک مثلاً لک من شیء من کل
 وقال اللہ تعالیٰ اسئلہ فی ما یسئلون من العبد ملو اهل السموات والارض فیما صیبا اهل السموات والارض
 ثم لری فی قلبہ مقدار فرقة من حب الدنیا لم یستہموا من بیتہا الا ویا وری فی فہی (موعظة) قال عبد اللہ بن
 عمر بن العاص ول ما خلق اللہ من الاشیاء فرجة قال هذه امانة استودعکمها قال فرج امانة من الرجل امانة
 والید امانة واللسان امانة والبعین امانة والاذن امانة والایمان لا امانة له فخرزل اللہ هذا الامانة علی اعیان
 السموات والارض اجمال لقوله تعالیٰ (انا نعینہم الامانة علی السموات والارض اجمال) قال لمن تحمل هذه
 بما فیها قلن عافیا قال ان احسنن جوہرین وان عصیتن عوقبتن قلن یا رب نحن مصفحات لک امرک لا نؤید
 ثواباً ولا عقاباً قلن ذلك خوفاً وخشية وتعظيماً لدين الله ان لا یقفوا ولا مخالفة لہم (فابین ان یحلفن
 واشفقن منها وعلما الا فسان انہ کان ظلو ما جمولاً) (الایة) قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلج علیہ من احببہ
 اخر باخوة ومن احب اخرہ اخر بدینہ فأتوا ما یبقی علی ما یفنی ومزی اللہ علیہ السلام جلس ما یجد احباً فیکو
 غیرہ من بنی تریہ فقال لشکو الیہ یا رسول اللہ فسوق قلبی فضع علیہ السلام یدہ علی صدرہ ثم قال اخرج یا عبد اللہ فیکو
 آپ نے فرمایا ان کھا تو کھا انجام کیا ہو تا تو اس نے کہا اچکھ معلوم ہی ہے بیٹے پیشاپہ پاخانہ فرمایا دنیا کی ہر شے
 یہ روایت بالکل سچی ہے اللہ تعالیٰ نے اسرار وحی میں فرمایا ہے کہ اے احمد اگر آدمی تمام اہل آسمان زمین کو
 برابر نماز پڑھے اور انہیں کھربہ بردہ دے رکھے اور میں اس کے دل میں ایک ذرہ کی برابر جہنم یا ریاست و زمین کی
 تمام دولتیں تمیر گھر میں یا میری عساکری میں نہیں دے سکیگا (موعظہ) عبد اللہ بن عمر بن العاص کا قول ہر کہ اللہ تعالیٰ نے
 سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ کو پیدا کیا اور یہ فرمایا کہ میں تم کو یہ امانت سونپتا ہوں حال کلام یہ ہر کہ شرمگاہ ہات پاؤں
 زبان آنکھیں کان سب خدا کی امانت ہیں اور جو امانت میں خیانت کرے وہ مومن نہیں اللہ تعالیٰ نے یہ امانتیں
 آسمان زمین اور بہاروں کے روبرو پیش کیں کیونکہ وہ خود فرماتا ہے انا نعینہم الامانة الا یہ اور ان سے
 فرمایا کہ تم اپنی برداشت کر سکتے ہو اگر انہیں اچھی طرح رکھو گے تو جزا ملیگی ورنہ سزا پائو گے ان سب شے عرض کیا
 کہ ہمتو میرے حکم کے بندے ہیں ہر کوئی ثواب چاہیے نہ عذاب یہ قول صرف خوف اور دین انہی کی عظمت کی وجہ
 سے تھا حکم کی مخالفت تھی فانہن ان تخطئنا الا یہ ان سب چیزوں نے اس امانت کے لینے سے انکار کیا اور
 ڈر گئیں اور اللہ نے اسے یہ ایسا بیشک یہ بڑا ہی ظالم اور جال ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہر کہ دنیا کو محبوب
 رکھنے والا بنے یہ کہ نہ پوچھا کرتا ہے اور دین کو دوست رکھنے والا اپنی دنیا کو نقصان دیا کرتا ہے
 اسے شخص فانی کہہ دیتے ہاں کہ خستہ ہار کرے آنسو در کائنات سے مروی ہے کہ ایک وقت آپ صحابہ سے
 باتیں کر رہے تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اسامہ کے ساتھ ہر روپے اسامہ نے عرض کیا کہ
 حضور میں آپ سے پہلے مجھے کئی شکیات کرتا ہوں آپ نے پڑنا ہاتھ ان کے سینہ پر رکھ کر فرمایا کہ
 لے دین خدا الگ ہو اسامہ اس وقت روپے

(خدا و مامانے بکزنون) ای و بال کز کز او مانکزن و نه (قاضی) عن انس بن مالک انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من عندي جبرائيل انفا فاجزني عن رب عز وجل انه قال اي مسلو صليت مرة واحدة الا صليت انا و ملائكتي عليه عشا فاكثروا على الصلاة يوم الجمعة فاذا صليتم فصلوا على تعظيما الحديث عن ابي هريرة عن النبي عليه السلام انه قال من اتاه الله مالا ولم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا أقرع، وهي الحية التي لا شعر براسها اي قشر جلد راسها من كثرة سمنها و لها تقطان سودا و ان فوق عينيه يطق ذلك الشجاع طوقا في عنقه فخذ به عذبا تشديدا و يقول انا مالک الذي كثرته و لم تؤد زكاته كما قال الله تعالى (ولا يحسبن الذين يخفون بما آتاهم الله من فضله هو خير لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به) مشکوة (عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي عليه السلام انه قال من آتاه الله مالا و لم يؤد زكاته اذا كان يوم القيامة صغیرا من الناس فاسحق حليماتي نار جهنم فتعرق بها اي بتلك الاموال جهنم و جنباه و ظهره و كلبا بدت اعين له في يومه كان مقدرا الفسنة كما قال الله تعالى (وان يومئذ يفتكروا كالفسنة مما تعدون) حتى يقض بين العباد يرى سبيله اما الى الجنة و اما الى النار (زبدة الواعظین)

اب اپنے جمع کرنے کا عذاب چکاسو یا اپنی جمع سنبھال (قاضی بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جبریل ابھی میرے پاس سے گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے خبر دی گئی ہے کہ جو مسلمان آپ پر ایجا کر دو روپیہ بھیج گئے ہیں اور میرے تمام فرشتے اُس پر دس بار رحمت بھیجیں گے۔ تم مجھ پر جمع کے دن بکثرت درود بھیجا کرو اور جب درود بھیجو تعظیم کے ساتھ (الحديث) ابو ہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس سیکو مال دیا اور اُس نے زکوٰۃ ندی اس کا مال قیامت کے دن گننے سانپ کی صورت میں ہو گا (کثرت زہر کے باعث جس سانپ کے سر کے بال اڑ جاتے ہیں وہ گنچہ کہلاتا ہے) اور اسی آنکھوں کے اوپر کی جانب دو سیماہ نقطے ہوں گے یہ سانپ اُسکے گلے کا ہار ہو کر نہایت تکلیف پہنچائے گا اور یہ کہیگا کہ میں تیرا وہی مال ہوں جسے تو نے جمع کیا اور زکوٰۃ ندی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ ﴿يَعْلَمُونَ الَّذِيْنَ يَخْلُقُونَ الْآيَاتِ يَسْتَعِجِلُونَ لَهَا فَيَنْفَعُهَا لَوْ كَانَتْ فِيْ رِجْلِ امْرِئٍ مِّنْهُمْ سَوْءٌ﴾ بلکہ بدتر ہو گا مال قیامت کے دن اُسکے گلے کا طوق ہو جائیگا (مشکوٰۃ) ابو ہریرہ پیغمبر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خدا جس کو مال دے اور وہ اُسکی زکوٰۃ ادا کرے قیامت کے دن اُسکیلے آگ کے تختے پھمائے جائیں گے اور اُسے دو زنجیریں تیار پیشانی پہلو اور پیٹ پر دلخ دیئے جائیں گے جب ٹھنڈا ہو جائیگا پھر تپا جائیگا اور اُسکے ساتھ قیامت کے دن جو ہزار برس کا ہو گا یہی معاملہ ہوتا رہیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ خدا کو نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے مطابق ہزار برس کا ہو گا بند کا انصاف ہو گا اور پھر یا جنت کی طرف ہانکے جائیں گے یا دوزخ کی طرف (زبدۃ الواعظین)

یقال ان الله قرن الصلوة بالزكاة في كتابه فقال اقيموا الصلوة واتقوا الزكاة ووجه
الانظمة ما ان الصلوة حق الله تعالى والزكاة حق العباد فالواجب مراعاة كليهما باكمل
تعالى و مرجع جميع العبادات الى هذين فالصلوة عبادة بدنية والزكاة عبادة مالية
وجميع العبادات ينقسم اليهما ولذا اثارت آيات نزلت مقرونة بثلوث لا يقبل الله
واحدة منهما بغير اخرى اولها (قوله تعالى اقيموا الصلوة واتقوا الزكاة) فمن صلى الصلوة
ولم يؤد الزكاة لا يقبل منه الصلوة. والثانية قوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول
فمن اطاع الله ولم يطع الرسول لا يقبل منه اطاعة الله تعالى والثالثة قوله تعالى (ان اشكر
ولو الدريك) فمن شكر الله تعالى ولم يشكر لوالديه لا يقبل منه شكر الله تعالى (تبيين الغافلين)
عن النبي عليه السلام انه قال من منع نفسه عن خمس منع الله عنه خمس الاول من منع الزكاة
من ماله منع الله حفظ ماله من الزواني الثاني من منع العشر ما يخرج من الارض منع الله
تعالى البركة من كل كسبه والثالث من منع الصدقة منع الله تعالى عنه العافية
والرابع من منع الدعاء لنفسه منع الله عنه الاجابة والخامس من منع المحضوم
مع الجماعة منع الله عنه كمال الايمان فلا يكون ايمانه كاملا (زبد الواعظين)

بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں زکوٰۃ کو نماز کے متصل بیان فرمایا ہے مثلاً اَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ
اس ارتباط کی وجہ یہ ہے کہ نماز حق العباد اس لیے امر الہی کے باعث دونوں کی مراعات واجب ہو
اور تمام عبادتوں کا مرجع انہی دونوں کی جانب ہے۔ نماز عبادت بدنی ہے۔ اور زکوٰۃ عبادت مالی دیگر تمام امر الہی جو مجموعہ
منقسم ہیں اس لیے تین آیتیں تین چیزوں سے ملی ہوئی نازل ہوئی ہیں خدا ان میں سے ایک کو بغیر دوسرے پر
عمل کیے قبول نہیں کرتا (۱) اَقِمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ (نماز پڑھو اور زکوٰۃ دے) جس کو نماز پڑھنے والا زکوٰۃ نہ دے گا
تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی (۲) اَطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ (خدا کی اطاعت کرو اور رسول کا کہنا مانو) نتیجہ یہ
کہ جس نے صرف خدا کی اطاعت کی اور رسول کا کہنا مانا اس کی اطاعت نامقبول ہے (۳) اِنْ اَشْكُرْ لِي وَلِاٰلِهَةٍ
(میر اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر) حال یہ کہ جس نے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور والدین کا بھی تو اس کا شکر لایق
قبول نہ ہوگا (تبیہ الغافلين) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص پانچ چیزیں روکے گا خدا اس سے پانچ چیزیں روک
ے گا (۱) جو زکوٰۃ کو روکے گا اللہ تعالیٰ آفتوں سے اُس کے مال کی حفاظت کو روکے گا (۲) جو زمین کی
پیداوار کا عشر (دسواں حصہ) روک لے گا اللہ تعالیٰ اس کی تمام کمائی سے برکت کو روکے گا (۳) جو صدقہ
کو روکے گا خدا اُس کی عافیت کو روک لے گا (۴) جو صرف اپنے نفس کے لیے دعا کو روکے گا اللہ تعالیٰ
اُس سے قبولیت کو روک لے گا (۵) جو نماز کے لیے جماعت میں حاضر ہونے سے روکے گا اللہ تعالیٰ
اُس سے کمال ایمان کو روک دے گا (۶) جو نماز کے لیے اس کا ایمان کامل نہ ہوگا زبدہ الواعظین

عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال حصنوا اموالکم بالزکاة وادوا امرضاکم بالصدقة واستقبلوا
افواق البلا بایاد الہم والتضرع صدق رسول اللہ فیما قال وروی الحسن عن النبی علیہ السلام
انہ کان یعد هذا الحدیث لاصحابہ فیصلی فیسمع هذا الحدیث فذهب وادی نہ کانتہ وکان
لہ مشربک عرج للبخارة الی مصر فقال ان کان محمد صادقاً فی قوله فلیبر صدقہ ویصیر الی مع
شریکي حصنا واسلموا ومن بہ وان ظہر کذبہ اخرج علیہ بالسیف فاقتلہ فاذا قد مر من
القافلة مکتوب ان اللصوص قد قطعوا علینا الطريق وسلبوا اموالنا ولباسنا وکل شیء منا فجمع
النصرانی بذلک فقال انہ کاذب فیما قال فخرج علیہ بالسیف بنینۃ القتل واذ قد مر مکتوب من شریک
ان لا تمزقن ولا تہتمرن انکنت فی خلل القافلة فوقہ علیہم اللصوص انا فی السلامة ومعہ جمیع مالنا
فاما قرأ النصرانی مکتوبہ قال نہ صادق ونبی حق فجاء الیہ فقال یا رسول اللہ اعرض علیا لاسلام
فامن وتشریف بشرف الاسلام ورضۃ العلماء عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان یوم القیامۃ
خرج شیء من جہنم اسمہ جہنم من ولدا العقب طولہ ما بین السماء والارض عرضہ من المغرب الی المشرق
فیقول جبریل علیہ السلام الی ابن تہذیب اخرج فیقول الی العربۃ فیقول لمن تطلب فیقول اطلب خستہ نفیر

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ زکوۃ دیکر اپنے مالوں کی حفاظت کرو اور صدقہ دیکر اپنی بیماروں کی دوا کرو اور دعا
و تضرع کیساتھ بلاؤں کا مقابلہ کرتے رہو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا حسن پیغمبر علیہ السلام
سے روایت کرتے ہیں کہ جو وقت آپ صحابہ کو یہ حدیث سنا رہے تھے اتفاقاً ایک نصرانی آنکلا اور اس نے
یہ سنکر اپنے مال کی زکوۃ نکالی اسکا ایک شریک تجارت کیلئے مصر کی طرف گیا ہوا تھا۔ اس نصرانی نے اپنے
دل میں کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول میں سچے ہیں تو اسکا صدق ظاہر ہو جائیگا یعنی میرا مال اور شریک
دونوں محفوظ رہیں گے پھر میں مسلمان ہو جاؤں گا اور آپ پر ایمان آؤں گا اور اگر جوٹ ظاہر ہو تو توار لیکر نکالوں
اور انہیں (نعرۃ بالہ) قتل کر ڈالوں گا اسی عرض میں قافلہ سے ایک خط آیا کہ ہم ڈاکہ بڑا اور ہزینوں نے تمام مال لے
چین لیا اس نصرانی نے یہ مضمون سنکر کہا کہ محمد (نعرۃ بالہ) اپنی بات میں ہوتے ہیں اور توار لیکر آپ کے قتل کے ارادہ
باہر لیا تھے میں اسے شریک کا خط لکھا کہ تم کسی طرح کاربجہ او کسی قسم کا فکر نہ کرنا میں قافلہ کے پیچھے تھا اگلوں نے ڈاکہ بڑا
اور میں جمیع مال استبا کے صحیح سلامت رہا نصرانی نے خط پڑھ کر کہا کہ بیشک یہ نبی صادق اور برحق ہے
چنانچہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے اسلام کی تلقین فرمائے اپنے کلمہ توحید
پڑھایا اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گیا (روضۃ العلماء) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قیامت
کے دن دوزخ سے ایک جانور حریش نامی نکلیگا جو پھوگی نسل سے ہوگا اس کا طول زمین سے
آسمان تک اور عرض مشرق سے مغرب تک ہو جبریل فرمائیں گے کہ اے حریش تو کمان جانا چاہتا ہے
جواب لگا۔ میدان محشر میں پھر دوچین گئے کسکے لیے کہ گاہ بایچ طرح کے لوگوں کی تلاش کے لئے

(الاول) قارۃ الصلوة (والثانی) مانع الزکاة (والثالث) حاق الوالدین (والرابع) شارب الخمر (والخامس) الکفر فی المسجد کما قال اللہ تعالیٰ وَاَنْ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَتَدْعُوْهُمْ لِهَيْبِہٖ اَحَدًا (زبدۃ الواعظین) وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ اذ قال لان ادفع من فوق قصر فانکسر احب الی من مجالسۃ الغنی لانی سمعت رسول اللہ یقول ایاکم و مجالسۃ الموق قبل یاہ رسول اللہ ومن الموق قال الازغنیاء وکن اقال علیہ السلام اطلعت علی الجنت فرایت اکثر اہلہا الفقراء واطلعت علی النار فرایت اکثر اہلہا الازغنیاء کما قالت عائشہ رضی اللہ عنہا قتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رايت الجنة فرایت الفقراء المهاجرین والسبلین ینزلون الجنة سبعیا ولما رمن الازغنیاء من ینخلہا معہم الازعبدالرحمن بن عوف وہو من العشرة المبشرة بالجنة والعشرة المبشرة بالجنة ابوبکر وعمر عثمان وعلی وطلحہ والزبیر وعبدالرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص سعید بن زید وابوعبیدۃ بن الجراح رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اذ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ینزل الازغنیاء من الفقراء یوم القیامة یقولون ربنا ظلمونا حقونا الی فرضت علیہم

(۱) بے نماز (۲) زکوۃ ندین والا (۳) والدین کا نافرمان (۴) شرابخوار (۵) مسجد میں نیکی باتیں کرنے والا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجد میں خدا کے لئے اپنی اس کے ساتھ اور کسی کو لاکر نہ پکارو زبۃ الازغنیاء ابوالدرداء سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میرے نزدیک کسی اونٹنے کے محل سے گر کر ہٹو گا چورا چورا ہو جانا وہ ہٹنے سے پاس میں بیٹھنے سے اچھا ہے کیونکہ میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا ہے۔ لوگو۔ مردوں کی صحبت میں بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور مردوں سے کیا مروت فرمایا۔ دو تہند۔ اسی طرح پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ میں جنت کو جاکر دیکھا تو اس میں اکثر فقیروں کو آباد پایا اور دوزخ کو جاکر دیکھا تو اکثر لادار جلتے جھٹتے نظر آئے چنانچہ حضرت عائشہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے جنت کو اس حالت میں دیکھا کہ اکثر فقراء و مہاجرین اور مسلمان و کافر و کراہین داخل ہو رہے ہیں اور اللہ ان میں سے ہر عبد الرحمن بن عوف کے اور کوئی نہیں جاتا چیل اللہ صحابی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور وہ کراہی جاکو جیتے جی جنت کی بشارت دینگے ہے مندرجہ ذیل ہیں (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۵) طلحہ (۶) زبیر (۷) عبدالرحمن بن عوف (۸) سعید بن ابی وقاص (۹) سعید بن زید (۱۰) ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ انس بن مالک پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن فقیروں کی جانب سے دو تہندوں کو نہایت درجہ افسوس کرنا پڑے گا کیونکہ فقراء یہ کہیں گے کہ اسے رب انہوں نے وہ حق جو تو نے فرض کیا تھا ادا نہ کر کے ہم پر ظلم کیا

لی وغزنی وجلالی (لا بد کہ وہ قریب کو بلا رسول اللہ و فی موالہم حتی معلیٰ منہا
والحرور ورحی) اذ قیل بعض اہل المعرفۃ کہ جب من الزکاۃ فی مائتی درہم قال اما علی العوام عام
الشرع علی کل مائتین خمسۃ واما عن فحب علیا بذل جمیع المال لقولہ تنجوا وافتقروا ما راہ قرا کہ
وسئل الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ فقیل ما الفرائض قال عینہ اللہ قیل ما السنن قال تریہ الذنا قیل
وما مقدار الزکاۃ قال بذل بحکم فقیل الیس خمسۃ درہم من مائتی درہم قال خلک علی
الغلو قال لہ السائل من امامک فی هذا المذهب قال یوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ حیث
قصہ باریعین الف دینار و جلس فی کساء حتی جاء جبرائیل کساء مثله فقال لہ السائل اهل
حجۃ فی القرآن قال نعم ہی قوله تعالیٰ ان الله اشترى من المؤمنین انفسهم و اموالہم
الذیۃ ومن باع ماله فعليه تسليمه والا موال سمر عام (حک) ان قارہ بن یسہر بن فاضل
ابن لاوی بن یعقوب بن اسحق بن ابراہیم علیہ السلام کان ابن عم موسیٰ کان یقرئ التورۃ عن
قلیہ لکن ینافی لموسیٰ علیہ السلام کما نافی السامری لہ وکان عاملا لفرعون و یؤتی موسیٰ
علیہ السلام کل وقت و هو دیناریہ لقراۃتہ فلما نزلت آیۃ الزکاۃ صلح من کل الف دینار
علی دینار و من الف درہم علی درہم

اللہ تعالیٰ فرمایا کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم اُن کو دہشکا دو گا اور کمر قریب کر لوں گا۔ پھر آپ نے یہ آیت
پڑھی وَفِیْ اَمْوَالِہِمْ لَکُم مِّنْ سَاسٍ وَالْحُزْنُ مِمَّنْ اُنْ کَے مال میں لگنے والے اور ناکھنے والے دونوں کا حق ہو
حکایت بعض اہل معرفت سے کہنے زکوۃ کا حساب پوچھا جواب دیا کہ عند الشرع دو سو درہم میں سے پانچ
مگر سب کا سب کو انا واجب کیونکہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہر ہر دیناری ہوئی روزی میں سے خرچ کرتے رہا کرو
شبلی سے فرائض کی بابت سوال کیا گیا فرمایا خدا کی محبت۔ پھر سنتوں کا حال پوچھا جواب دیا۔ ترک دنیا۔ بعد
مقدار زکوۃ کا سوال ہوا کہما کہ سب کچھ بے ڈالنا۔ سائل نے کہا کہ عند الشرع دو سو درہم میں سے پانچ درہم ہیں
فرمایا یہ مقدار بخیلون کے لیے ہو۔ سائل نے عرض کیا کہ اس مذہب میں آپ کا پیشوا کون ہے۔ فرمایا حضرت ابو بکر صدیق
کہ چالیس ہزار دینار خدا کی راہ میں دے ڈالو اور خود کم لی اور دھ کر بیٹھ ہے یہاں تک کہ انہیں کی طرح جبریل نے بھی
کم لی اور دھ لی سائل نے کہا اس مسئلہ پر کوئی قرآنی حجت قائم ہے آپ نے یہ آیت پڑھ دی اِنَّ اللہَ اشْتَرٰ مِنْہِ
الْمُؤْمِنِیْنَ بِیْنِہِ اللہ تعالیٰ نے جنت کے بدلے مومنوں کی جان و مال کو خرید لیا ہے۔ مال بیچنے والے پر اسکی
سپردگی لازم ہو اور لفظ مال عام ہے حکایت قارون بن یسہر بن فاضل بن لاوی بن یعقوب بن اسحق بن
ابراہیم حضرت موسیٰ کا چچر اچانی اور توریت کا حافظ تھا۔ مگر موسیٰ سے سامری کی طرح نفاق رکھتا تھا اور فرعون
کا عامل تھا یہ ہر وقت موسیٰ علیہ السلام کو اذیت دیا کرتا اور آپ قربت کے باعث ہلکی دارت کیا کرتے جب کہ قادی
آیت اتری تو حضرت موسیٰ نے اُس پر ہزار دینار میں سے ایک دینار اور ہزار درہم میں سے ایک درہم مقرر کیا

حال ان الزکوة علیہ رکعت آخر ہر ربع المال خمسہ اصدات کا اعلیٰ قراہہ اکثر فی منہما
 ی اعلیٰ و لد اقل کان یصل مغالہ خزائنه سنون بفلان خزائنه مفتاحہ و یرید الیہم
 علی اصبع فقال بنی اسرائیل ان موسیٰ یرید ان یأخذ أموالکم فقالوا انت کبیر باعنا شئت
 فقال بنونی بضرۃ الزانیۃ حتی ترمیہ بنفسہا فاقوا بہا فجعل قارون لہا الف دینار وقال لہا
 قولی لموسیٰ لہ و طشیٰ انما حامل منہ فجمع قارن النامع کان الیوم عید لہم و فقال قارن لموسیٰ
 علیہ السلام عظنا و اوجز فرع عظم موسیٰ علیہ السلام فقال فی اثنا کلہم من سرق قطعنا یدہ من قد
 جلدناہ و من زنی و هو محصن رجسناہ فقال قارون وان کنت انت فقال وان کنت انا فاقام
 وقال ان بنی اسرائیل یرغبون انک ترزیت بضرۃ فقال ادعہا فاحضرت و حلفہا موسیٰ علیہ السلام فقال
 بالذی خلقت و خلق البع و انزل التورۃ ان تصدقی فتدکر لہا اللہ تعالیٰ و وقفہا فقالت یا موسیٰ
 علیہ السلام انت بریٰ مما یقولون ان قارن جعل لی الف و بینا علی ان اقد فک بنفسی لہا
 من اللہ تعالیٰ ان اقد ف رسولہ فخر موسیٰ سا جلد لہا فیکر فقال یا رب ان کنت نبیک حقا
 فاغثنی فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یا موسیٰ انی جعلت الارض فی امرک فصرہا ما شئت

حالاکہ عوڈا زکوۃ میں چھٹائی مال کالئے کا حکم تھا۔ قارون نے جب اُسے جمع کیا تو بڑے ادب کے شیلے کی برابر نظر آیا
 کیجا بدل گیا اور بنی نے زکوۃ ادا کرنے دی مشہور ہے کہ اسکے خزانوں کی کنیاں ساتھ بھرون پر لدتی تھیں ہر خزانہ
 کی ایک کنجی اور کوئی کنجی ایک انگل سے زیادہ تھی اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ تمہارا مال لینا چاہتے ہیں اسون سے کہا
 کہ تو ہمارا بڑا ہے جو حکم ہو وہ کریں قارون نے کہا اچھا فلاں کا عورت کو میرے پاس لاؤ تاکہ موسیٰ کو اپنی ذات
 سے تہمت لگائے چنانچہ وہ آئی قارون نے ہزار دینار دیکر اس پر رضامند کر لیا کہ تو یہ کہ حضرت موسیٰ نے انکو پاس
 مجھے صحبت کی ہے اب میں حالہ ہوں قارون نے عید کے دن بہت سے لوگوں کو جمع کر کے حضرت موسیٰ سے کہا
 کہ آپ ہمیں مختصر سا وعظ سنائیے آپنے اثنائے کلام میں فرمایا کہ جو چوری کرے گا ہم اُس کا ہاتھ کاٹیں گے اور جو کسی کو
 تہمت لگایا گا ہم اُسے کوٹے لگائیں گے اور جو کتھا ہو کر زنا کرے گا ہم اُسے سنگسار کریں گے۔ قارون بول پڑا کہ اگر آپ
 سے یہ فعل سرزد ہو تو بھی فرمایا ہاں قارون کٹا ہو گیا اور یہ کہا کہ بنی اسرائیل کا گمان اس طرف ہو کہ تم نے
 فلاں عورت سے زنا کیا ہو آپ نے فرمایا کہ اُس عورت کو بلاؤ۔ فوراً حاضر کی گئی آپنے اُسے اس طرح حلف
 دی کہ جس نے تجھے اور دریا کو پید کیا اور توریت اتاری اُسکی قسم کہا کہ سچ بویو۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو
 سنبھال لیا اور اُس نے یہ کہا کہ اے موسیٰ تم بالکل بری ہو قارون نے ہزار دینار دیکر مجھے آمادہ کیا تھا
 کہ آپ کو اپنی ذات سے تہمت لگاؤں مگر میں رسول کو تہمت لگاتے خدا سے ڈرتی ہوں حضرت موسیٰ
 سجدہ میں گر پڑے اور رو کر فرمایا کہ اے اے اگر میں تیرا بھیجا ہوں تو میری مدد کر۔ جواب آیا
 کہ اے موسیٰ ہم نے زمین تمہارے حکم میں کر دی ہے جو حکم کر دے بجالائے گی

فقال موسى عليه السلام من كان مع قارون فليست معه ومن كان معي فليحترقني عنه فاعتزل
الناس كلهم الا ارجلين فقال يا ارض خذي مني فاذني لي ركبتي فقال ثانيا خذي مني فاذني لي
اوسا طمحوه يتضرعون الى موسى عليه السلام ثم قال ثالثا خذي مني فاذني لي اذناتي ثم هم يتضرعون
اليه موسى عليه السلام ولا يلتفت اليه ولشد غضبه فقال رابعا خذي مني فانطبقت الارض عليه
فاصبح بنو اسرائيل يتناجون بينهم فقالوا انما عاد موسى على قارون ليوت امره وكونه فيهم
موسى عليه السلام فذلك قد والله تعالى حتى خسف بدله واوله كما قال الله تعالى فنفخنا به بدله الارض
فموتوا ويذهب كل يوم مقدار قامة رجل حتى اذا بلغ قعر الارض لا سفل بقي الى يوم ينفخ
في الصور (مشكوة) قيل كان قارون يخرج في زينة على بخله يبضاء عليه اسرج من ذهب معه امرجة
الاف فاربع على زينة وقيل عليه من علي خيلهم والديار (الاحمر) عن عيينة ثلثمائة غلام وعن يسكا ثلثمائة
جارية مبض عليه من الحلي والديار فذكر على موسى عليه السلام يتكلم به في الفة امر فحسف الله به بدله
الارض (ومعظم) قال عليه السلام مرايت ليلة المعراج في وراد جبل قاف مدينة معلومة من بني
حضرت موسى لفرمايكه جو كوفي قارون كاسا تهنه ده ايكه همراه ربه اور جو ميراسا تهنه ده اس سے اگ
ہو جائے چنانچہ دو کے سوا اور تمام حاضرین قارون سے اگ ہو گئے اسوقت حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے زمین انکو
دھنسا لے زمین نے ان کو گھٹنوں تک لے لیا اپنے دوبارہ فرمایا کہ اے زمین انکو پکڑ لے اس مرتبہ دھنسا
دھنس گئے اور حضرت موسیٰ کے سامنے عاجزی کرنے لگے اپنے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ اے زمین انکو دھنسا
چنانچہ وہ گردن تک دھنس گئے اور نہایت عجز کیساتھ متضرع ہوئے مگر شدہ غضب میں حضرت موسیٰ نے
کہہ کر توجہ فرمائی اور جو بھی مرتبہ پھر زمین سے خطاب کیا کہ انکو پکڑ لے اس نے دفعہ بالکل انکار کیا اور زمین ہوا
ہو گئی بنی اسرائیل صبح کو مصلحت کرنے لگے کہ قارون کے گھر بار اور خزانہ قبضہ کرنے کی نیت سے حضرت
موسیٰ نے بددعا کی ہر حضرت موسیٰ نے یہ مضمون سکر پھر دعا کی اور اسکے تمام مال خزانے زمین میں دھنس گئے
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا ہو غسفنا به ویدار الارض یعنی زمین قارون کو اسکے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا
عنا قارون ہر روز بچے کی طرف آتا اور قدام میں دھنسا رہتا یہاں تک کہ جب بن کی تہ میں پہنچ جائیگا تو نفخ
صوت تک وہیں ٹھہرا بیگا (مشکوة) کہتے ہیں قارون بن ثمن کر سفید رنگ کے شجر پر سنہری چار جامہ ڈال کر نکلا
کرتا تھا چار ہزار راستہ سوار رکاب میں ہوا کرتے تھے انکی وردیاں اور گھوڑوں کے چار جامے سرخ
ہوتے تھے جلوس میں تین سو غلام وہی طرف ہوتے تھے اور تین سو سرخ سفید رنگ کی لونڈیاں
زرد و جاہر اور ریشمی لباس سے آراستہ و پیراستہ بائیں طرف ہوتی تھیں اس سے اس نے ازراہ کبر
حضرت موسیٰ کی تکذیب اور مخالفت کی اللہ تعالیٰ نے مع گھر بار زمین میں دھنسا دیا (ومعظم) بیغیر علیہ السلام
کا قول ہے کہ میں معراج کی رات کوہ قاف سے پرے بنی آدم سے لبریز ایک شہر دیکھا۔

والمعنی ان هذا امر ثابت فی نفس الامر من خلق الله الامور والامر منہ (منہا امر بضم الميم) واحد فرد وهو جبر وثلاثة سرودھی ذوالنقد وذوالحجة والحرور (ذلت الدین القیم) ای تحریر الاشهر الاربعة هو الدین القیمین ابراہیم واسمعیل وكانت العرب قد تسکت به وراثة منہما فكانوا یعظمون الاشهر الحور ویمجرون القتال فیہا حتی لو لقی الرجل قاتل ابيه واخیه لم یجھد (فلا تظالموا فیمن فی الحور انفسکم) ای ہمتک حرمتہا و امر تکاب حرامہا والجمہور علی ان حرمة المقاتلة فیہا منسوخة واولوا الظلم یأمر تکاب المعاصی فیہن فانه اعظم وشر کاتر تکابہا فی الحور و حال الاحرام وعن عطاء انه لا یجعل للناس ان یغزو فی الحور والا شہر الحور الا ان یقاتلوا ویؤید الاول ما روی انه علیہ السلام حاصرا لطائف وغزاهوا زن مجنن فی شوال وذی القعدة (وقاتلوا المشرکین کافة کما یقاتلونکم کافة) جمیعاً وھی مصدر کف عن الشئ فان یجیر مکفوف عن الزیادة وقم موقع الحال (واعلموا ان الله مع المتقین) شہادة وضمان لہم بالنصرة بسبب تقواہم (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انه قال رايت ليلة المعراج نمر اماؤه احمل من العسل وابرد من البیاض واظیب من المسک

اور مطلب یہ ہے کہ یہ امر واقعی طور پر اس دن سے ثابت ہے کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے احرام اور ظانون کو پیدا کیا ہے انہیں چار مہینے ادب اور حرمت کے ہیں۔ ایک الگ ہے یعنی جب دو تین ملے ہوئے ہیں یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم ان چاروں مہینوں کی حرمت محکم طریقہ ہے یعنی ابراہیم اور اسمعیل کا دین ہے اہل عرب نے ان دونوں پیغمبروں سے وراثہ اسس طریقہ کو لے رکھا تھا ان مہینوں کی تعظیم کرتے اور انہیں لڑائی بہرائی کو حرام جانتے تھے یہاں تک کہ اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے بھی ان دونوں میں کوئی نہ ہو بولتا تھا فلا تظالموا الایہ ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ توڑو یعنی ہتک حرمت اور ارتکاب حرام سے بچو یہو جمہور کا قول ہے کہ ان مہینوں میں مقاتلہ کی حرمت منسوخ ہے انہوں نے ظلم سے معاصی مراد لیے ہیں کیونکہ ان دونوں گناہ کرنا نہایت سخت اور جرم یا حالت احرام میں گناہ کرنے کے برابر ہے عطا سے روایت ہے کہ لوگوں کو حرم شریف یا ان مہینوں میں جہاد کرنا جائز نہیں ہاں جب کافر مقابلہ میں آجائیں تو مجبوری ہے اور اسی کی تائید میں یہ روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام شوال اور ذیقعدہ میں طائف کا محاصرہ کیا اور ہوازن پر جنگ حنین میں چڑھائی کی وقاتلوا المشرکین کافة اور مشرکوں سے اکٹھے ہو کر لڑو جیساکہ تم سب سے ہو کر لڑتے ہیں کافہ بعضہ جمیعاً مصدر سے گفت عن الشئ سے لیا گیا ہے کیونکہ جہات دشمن کی یا دنی سے محفوظ رہتی ہے اور مقام حال میں وقوع ہے واعلموا الایہ اور یہ جان رکھو کہ خدا پرست گارون کے ساتھ یہ تقویٰ کے باعث متقیوں کیلئے شہادت اور امداد غیبی کی ضمانت ہے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام مروی ہے کہ آپؐ فرمایا میں نے شب معراج میں ایک نمر دیکھی جس کا پانی شہد زیادہ ٹیٹھا برکت زیادہ سنہلہ تھا کہ جس کو وہ خوشبو دار تھا

فقلت یحیر ائیل من هذا قال لمن صلی علیک فی رجب قال علیہ السلام انیبوا
 الی ربکم واستغفروا من ذنوبکم واجتنبوا المعاصی فی الشهر الحرام وهو رجب كما قال الله
 تعالیٰ (یستأذنک عن الشهر الحرام قتال فیہ قل قتال فیہ) (الآیۃ فیہ تقدیم و تاخیر)
 یعنی یسألونک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم عن القتال فی الشهر الحرام هل یجوز او لا یجوز
 قتال فیہ کبیرا والظلم فیہ اقم محرمته عند الله كما ان الطاعة مضاعفة وسماها حراما
 لتحریم القتال ثم حریم تحریم القتال فیمین بقول الله تعالیٰ (فاقتلوه و حیث ثقفتوه)
 والحرمۃ باقیۃ والذنوب مغفورة والطاعة مقبولة وثوابها مضاعف فی الشهر الحرام لان
 الحسنۃ الواحدة فی سائر الشهور بعشر كما قال الله تعالیٰ (من جاء بالحسنة فله عشر مثلها)
 الآیۃ وفی رجب سبعین وفی شعبان سبع مائة وفی رمضان بالف ولیس أضعا الحسنۃ
 الا لہذا الایۃ خاصۃ (خزینۃ العلماء) قال النبی علیہ السلام ان امرأۃ تملک الرأۃ وقت الموت من
 العطش والخروج مع الایمان والنجاة من الشیطان فاحترموا هذه الشہر کما بابکثرة
 الصیاء والندم علی ما سلف من الاثم واذکر وإخالی انی انما تدخلوا جنة ربکم بسلام (نہرۃ الایمان)
 پوچھا کہ اے جبریل کن کے لیے یہ فرمایا اے نبیؐ جو ماہ رجب میں آپ پر درود بھیجیں حضور فرماتے ہیں کہ اپنے
 رب کی طرف رجوع کرو گناہوں کی بخشش چاہو اور آپ کے مہینے یعنی رجب میں معاصی سے پرہیز کرو چنانچہ
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَسْتَأْذِنُکَ عَنِ الشَّہْرِ الْحَرَامِ الْآیۃ یعنی اے نبیؐ تم سے ادب کے مہینوں کی بابت
 لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہ کہ ان میں اثرنا کبیرہ گناہ ہے آیۃ میں تقدیم و تاخیر ہے اور مطلب یہ کہ اے محمدؐ
 تم سے آپ کے مہینے میں قتال کی بابت پوچھتے ہیں کہ جائز ہے یا نہیں ان سے کہہ دو کہ اس مہینے میں اثرنا
 خدا کے نزدیک بڑا گناہ ہے اور ان میں ظلم کرنا نہایت پیچیدہ ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت و حرمت کے مہینے ہیں
 اسلئے ان میں طاعت کا دو ثواب ہے لڑائی کے حرام ہونیکے باعث ان کا نام شہر الحرام رکھا گیا ہے مگر پھر اس
 آیت سے فَاَقْتُلُوا الْمُشْکِرِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ (مشرکوں کو جہاں پاؤ مار ڈالو) حرمت قتال منسوخ ہوگئی
 البتہ ان مہینوں کی عظمت اسی طرح باقی ہے ان میں گناہ بخشے جاتے ہیں طاعتیں قبول ہوتی ہیں سیکھوں کا
 ثواب دو ملتا ہے کیونکہ جب اور دنوں میں ایک کی دس سیکھیاں لکھی جاتی ہیں تو ان دنوں میں اور زیادہ ترقی
 ہونی چاہیئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتِنَالِہَا یعنی ایک نیکی کرنیوالے کو دس ملین گی رجب میں
 ایک کی ستر شعبان میں سات سو اور رمضان میں ہزار ہو جاتی ہیں ایک نیکی کا اس درجہ ترقی کہ جو با نعرہ اسی
 ائمہ کا خاصہ ہے (خزینۃ العلماء) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم مرتے دم پر اس سے راحت پائے اور ایمان
 کیساتھ دنیا سے جانے اور شیطان کے پیچھے سے نجات حاصل کر لیا اور وہ کہتے ہو تو آپ کے تمام مہینوں کی عزت کرو ان میں
 بہتر تر روڈ رکھو گزشتہ گناہوں پر مدام رہو اور ذکر اتنی زیادہ کیا کرو جنت میں داخل ہو جاؤ گے (نہرۃ الایمان)

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ اذ قال لقيت معاذ بن جبل رضي الله عنه فقلت له من اين جئت يا معاذ قال جئت من عند النبي عليه السلام فقلت ما سمعت منه قال سمعت من قال لا اله الا الله خالصا مخلصا دخل الجنة ومن صام يوما من رجب يعني به وجه الله دخل الجنة ثم دخلت عند رسول الله فقلت يا رسول الله ان معاذ اخبرني بكذ افقال عليه السلام صدق معاذ انا قلت ذلك ثلاثا (نزهة الى رياض) واعلم ان ما سبقتلي من القصص اللطيفة والخواص الشريف عن خاتم النبوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطبة يوم الفجر في حجة الوداع ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلاثة منوالية ذوالقعدة وذوالحجة والحرم وواحد فرد وهو شهر رجب مضر الذي بين جمادى وشعب والمعنى رجعت الاربعة اشهر الى ما كانت عليه حاد الحج في ذي الحجة يعني ان الزمان الذي انقضى له الشهور والاعوام عاد الى ما كان عليه رجعت السنة الى اصل الحسنة الذي اختاره الله تعالى يوم خلق السموات والارض في حاد الحج الى ذي الحجة بعد ما كان اهل الجاهلية انزلوه من محله بالنسبة الذي احد ثوه وهو النسبي الذي ذكره الله تعالى في كتابه قال (انا النسبة من زيادة في الكرم) وكانت سنة رجب شهر الى شهر اخر انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک وقت معاذ بن جبل سے ملکر میں نے یہ پوچھا کہ تم کہاں سے آئے ہو جو باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے میں نے کہا کہ آج کیا سنا کہنے لگے یہ سنا کہ حضور نے فرمایا ہے سچے دلسے لا الہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے اور خدا کے لئے رجب میں ایک روزہ رکھنے والا جنتی ہے پھر میں نے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آج معاذ نے مجھے یہ حدیث سنا ہے آپ نے فرمایا معاذ پچھتے ہیں یہ میری قول ہے آپ نے تین مرتبہ اسکی تصدیق کی (نہجۃ الرایض) یہ ایک لطیف واقعہ اور قابل قدر کلام جو ابھی درج ہو گا خاتم النبیین کی زبان فیض رحمان کا فرمودہ ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع میں دو سو تین تاریخ خطبہ فرمایا جسکا مضمون یہ ہو کہ زمانہ اپنی اُمّی پہلی رفتار پر رجوع کر آیا ہے جو زمین و آسمان کی پیدائش کے دن تھی ایک سال بارہ مہینے کا ہے ان میں چار مہینے ادب اور عزت کے ہیں تین مہینے ہوئے یعنی ذیقعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک الگ مہینے رجب جسکو رجب مضر کہتے ہیں اچھو چلا دی الاخری اور شعبان کے مابین ہے مطلب یہ کہ مہینے اپنی پہلی صورت کی طرف پھر آئے ہیں اور حج نے ذی الحجہ کی جانب معاودت کی خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حسب دستور قدیم زمانہ سالوں اور مہینوں پر منقسم ہو گیا ہے اور سال اسی اصل حاد کی طرف رجوع کر آیا ہے جسکو زمین و آسمان کی پیدائش کے دن اللہ تعالیٰ نے پسند کیا تھا اور حج ذی الحجہ میں مقرر ہو گیا ہے گو اہل جاہلیت ایک منکھڑت تاخیر کے باعث اسکو اپنے محل سے الگ کر دیتے تھے اس تاخیر کو نسبی کہتے ہیں جس کے متعلق قرآن مجید میں یہ آیت ہے وَمَا النَّسَبُ زیادۃ فی الکفر یعنی ادب و عزت کے کسی مہینے کو دوسرے مہینے تک ہٹا دینا لغوی زیادتی ہے

فانہم فی الجاہلیۃ کانوا یعظمون الاشہر الحرم وراثۃ من ابراہیم واسمعیل علیہما السلام
فکانوا یحرمون فیہا القتال حتی احدثوا النسئ فغیروا القریب لانہم کانوا اصحاب حروب و
غارات فاذا جاء اشہر الحرم وہم محاربون شق علیہم تولد المحاربة فیصلونہ ویحرمون مکانہ
شہراً اخر حتى رافضوا تخصیص الاشہر الحرم بالقریب فکانوا یحرمون من شہور الثمانیۃ
اشہر وذلک قوله تعالیٰ (لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ) ای لیواطئوا العدۃ التی ہی الا ربعة
ولایغالفوها وقد خالفوا التخصیص الذی ہوا احد الواجبین ویربما تراودوا فی عدۃ الشہور
فیصلونہا ثلاثۃ عشر واربعة عشر شہراً ویروی انہ احدث ذلک فی کنانہ لانہم کانوا
فقراء محاربین الی الغارات وکان جنادة بن عوف الکنانی مطاعاً فی الجاہلیۃ فکان یقوم
علی جمل فی الموسم فیقول باعلی صورۃ ان الہنک قد احلت لکم الحرم فاحلوه ثم یقوم فی
القابل فیقول ان الہنک قد حرمت علیکم المحلل فحرموه جعل النسئ زیادۃ فی الکفر
لان الکافر کما احدث معصیۃ انہ اذا کفر افراد فہم رجسا الی رجسہم کما ان
المؤمن اذا احدث طاعة انہ اذا ایماناً فزادتمہ ایماناً وہم یستبشرون (کشاف)

زمانہ جاہلیت میں عرب کے لوگ حفرة ابراہیم و اسمعیل کا ورثہ سمجھ کر آپ کے مہینوں کی تعظیم کرتے اور ان میں جنگ جمل
کو حرام جانتے تھے لیکن انہوں نے تقدیم و تاخیر کی بدعت نکال کر ان مہینوں میں عزت کو متغیر کر دیا تھا کیونکہ
یہ لوگ فطرتاً جنگ اور لڑنے سے تھے مصروفیت جنگ کی حالت میں شہر حرام آجاتا تو اپنی نہایت شاق گزرتا
اسلئے اس مہینے میں لڑائی حلال سمجھ کر کسی اور مہینے کو اس کی جگہ شہر حرام قرار دے لیتے تھے یہاں تک خالص ان محرم
مہینوں کی تعظیم بالکل چھوڑ بیٹھے اور اس کی بدلے ہر برس بلا تخصیص چار مہینوں کو محترم سمجھنے لگے چنانچہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ یعنی یہ تقدیم و تاخیر اسلئے بھی کہ ان چار مہینوں کی گنتی پوری کر دین
جنگو اللہ تعالیٰ نے محترم کیا تھا اور حکم الہی کی مخالفت نہ کریں حالانکہ وہ تخصیص شہور کی مخالفت کرتے
تھے جو دو وجوہ میں ایک ہو اور بسا اوقات مہینوں کی تعداد بڑھا کر ایک سال کے تیرہ یا چودہ مہینے
خیر لیتے تھے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یہ بدعت قبیلہ کنانہ میں پیدا ہوئی کیونکہ یہ لوگ مطلقاً اور بوقت
کے زیادہ حاجت مند تھے جنادہ بن عوف کنانی جو ایام جاہلیت میں سردار قوم تھا موسم حج میں اونٹ پر
کھڑا ہو کر باوازی بند کمد یا کرتا تھا کہ تمہارے محبوبوں نے محرم کو تمہارے لیے حلال کر دیا اب اسے حلال
سمجھو اور دوسرے سال یہ منادی کر دیتا تھا کہ تمہارے محبوبوں نے اس سال حلال مہینوں کو حرام کر دیا یہ تم کو حرام
خیل کرو اس تاخیر کو کفر کی زیادتی اسلئے فرمایا کہ کافر جب کوئی بدعت نکالتا ہے تو اس کا گناہ بڑھ جاتا ہو لہذا ناپاکی میں
ناپاکی ملکر اور زیادہ ہو جاتی ہے اسی طرح مومن جب کوئی نئی طاعت بجالاتا ہو تو اس کا ایمان تازہ ہو جاتا
ہو اور اہل ایمان اپنے کامل یقین کے باعث نہایت خوش ہوا کرتے ہیں (کشاف)

لیتسم لہم الوقت ولذلك ورد التخصیص علی الحدیث فی القرآن والحديث أما القرآن فاسبق انذ
 وهو قوله تعالى ان عدة الشہور الہیة واما الحدیث فانه علیہ السلام ین فیہ ان السنة اثنا عشر
 شہرا وانما ہی اشہر مقدرة بسم الشمس کما یفعلہ اہل لکناب من ہذا الشہر القمریۃ اربعۃ
 حرور ثلثہ منہا متوالیات وہی ذو القعدة وذو الحجة والحرم وواحد فرہ وهو شہر رجب وانما
 اضعیف الی مضر فیما سبق فی الحدیث لان قبیلۃ كانت تزیید فی تعظیہ واحترامہ لذلک
 فسب الیہم وقد کان فیہ لاهل الجاہلیۃ احکام متما انہم کانوا یحرمون فیہ القتال علی ما سبق
 فکان تحویہ جار فی ابتداء الاسلام واختلف العلماء فی بقاءہ وذهب الیہم الی النسخ واستدلوا علیہ
 بان الصحابة اشتغلوا بعد النبی علیہ السلام بفتح البلاد ومواصلة القتال لاجل ما یقتل عن واحدہم
 انہ توقف عن القتال فی شئ من الاشہر الحرم وهذا یدل علی جاحمہ علی نسخہا انہم کانوا فی الجاہلیۃ
 ینہجون فیہ بیعة فیہم مناعتہ و باختلاف العلماء فی حکمہا بعد الاسلام فالاکثرون علی ان
 الاسلام باطلہا لما ثبت فی الصحیحین عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ لا فرح ولا عتیرۃ والفرح
 بقتلین اول ولد تلذذ الناکۃ فکان اہل الجاہلیۃ ینہجون لہم فی الجاہلیۃ یتبرکون بہ العتیرۃ ذبیحۃ کما
 تذبح فی العشر الاول من رجب تسمی بعبیہ وکما یتقرہا اہل الجاہلیۃ فی الجاہلیۃ واهل الاسلام کما

برسن کے بارہ مہینے اسلئے ہن کہ لوگوں کو وسعت اوقات معلوم رہو اسلئے قرآن حدیث میں مہینوں کی تعداد بالیم
 وارد ہوئی ہو قرآن مجید میں ان عدة الشہور الایہ مذکور ہو اور احادیث میں یہ مضمون موجود ہو کہ آنحضرت علیہ السلام نے
 صاف صاف فرمایا کہ برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے مہینوں کا اندازہ حسب کتاب اہل کتاب گردش آفتاب کی جاکتا ہے لیکن قمری
 مہینوں میں چار مہینے محترم ہن جنہن ذی الحجہ محرم ہے ہوسے ہن اور رجب اسے الگ ہے رجب کو رجب مضر
 اسلئے کہتے ہن کہ قبیلہ مضر اسکی زیادہ تعظیم کیا کرتا تھا جہاں قتال حرام جانتا تھا فرموا اہل جاہلیت نے اسکے
 متعلق بہت سے احکام گھڑ رکھے تھے چنانچہ حرمت قتال انہن میں کا ایک حکم ہے چنانچہ اسکی حرمت ابتدا سے
 اسلام میں اسی طرح جاری رہی البتہ بقائے حرمت میں اختلاف ہے جمہور کا قول ہے کہ منسوخ ہو گئی اور انکے
 لئے حجت یہ ہے کہ بعد وفات آنحضرت علیہ السلام صحابہ رضی اللہ عنہم متواتر کفار سے لڑتے اور ملک فتح کرتے ہو
 مگر کہیں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان باحرمہ مہینوں میں انہن نے جہاد و قتال موقوف رکھا ہو اس سے
 معلوم ہوا کہ اس حرمت کے منسوخ ہونے پر اجماع ہو چکا ہے دوسرا حکم جاہلیت یہ تھا کہ وہ رجب میں قربانی
 کیا کرتے تھے اور اس کا نام عتیرہ تھا اسلام کے بعد اس حکم میں علماء کا اختلاف ہے اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے کہ اسلام
 نے عتیرہ کو باطل کر دیا چنانچہ صحیحین میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ قوت او عتیرہ کوئی چیز نہیں فرما بقیۃ
 ناقہ کا پہلا بچہ جب کو اہل جاہلیت تبرکائے مہودوں کیلئے بیچ گیا کرتے تھے او عتیرہ رجب کے پہلے عتیرہ
 میں فرج کیا جاتا تھا اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے اس قربانی کو اہل جاہلیت اور ابتدا میں اہل اسلام باعث ثواب

[illegible]

وما فیہا من النفاۃ اما الصوفیہ فقد رحم فیہا حدیث من جملۃ ما امر بہ البیہقی رضی فی شعب الایمان عن ائمتہ
رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام قال فی الحجۃ نہ یقال لہ حرجب اشدد یا ضامن اللہن واحلی من الصل من صما
یوما من حرجب سقاء اللہ تعالیٰ من ذلک النہر هذا فی صیام بعضہ اما صیام کلہ فالصوم فیہ مخصوصہ شی
عن النبی علیہ السلام ولا عن اصحابہ وانما وجہ فی صیام الاشہر الحکمہ وکما وجہ احد فی لزوم ان لا یمنی عن
صومہ وقدرہ من ابی قلابہ رضی اللہ عنہ انہ قال فی الحجۃ قصر لصوم حرجب قال البیہقی ان ابی
قلا بہ رضی اللہ عنہ من کبار التابعین ولا یقول مثله الا عن بلاغ عن فوقہ من لیسع عن النبی علیہ
السلام نہ یقولہ روى عن ابن عباس انہ کما ان یصام حرجب کلہ وکرمہ الا ما احدا یصا و قال یفطر
من یوما یومین حکماہ عن عمر بن عباس رضی اللہ عنہما لکن نزول کراہیۃ صومہ بان یصوم معہ شہر اخر
لوقد قال لما ورجی فی الارقام یتصح صوم حرجب شجبان واما الصلاۃ فیہ فلم یتثبت فیہا لیمختص بہ
کما ذکرنا تفصیلہ فیما سبقت (من مجالس الروی) وقال ابن المہارجۃ اللہ علیہ ما تردد من العبادات بین
الوجوب البدنی وتوئی بہ احتیاطا وما تردد بین السنۃ والبدنۃ یتزلزل (ان تزلزل البدنۃ لارہم واداء السنۃ غیر لازم
فتلك الصلاۃ ما تردد بین السنۃ والبدنۃ فتعین ترکہا ولا یجوز لاحد فعلہا لا منفردا ولا
جماعۃ (ان الجماعۃ فیہا بدعۃ ایضا (وهذا من مجالس الروی فی موضع آخر)

حجبتین روزہ رکھنے کی بابت بکثرت حدیثین موجود ہیں چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں انس سے روایت کی کہ
پسینہ خد افراتے ہیں جنت میں حرجب نام ایک نہر کا ہو جس کا پانی دودھ کی زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو جس سے حرجب
میں ایک روزہ رکھ لیا ہو گا اللہ تعالیٰ اسے اس نہر کا پانی پلائے گا یہ حدیث حرجب کے بعض روزوں کی نسبت ہو البتہ
اسے حرجب کے روزوں کی بابت نہ رسول خدا سے کوئی روایت نہ صحابہ سے ہاں اشہر الحکم کہ روزوں کی بابت حدیث جو
ہو اور چونکہ حرجب انہی مہینوں میں داخل ہے اسلئے اس مہینے میں روزہ رکھنے کی مانعت ثابت نہیں ہوتی ابوقلابہ سے مروی
ہو کہ بہشت میں ایک محل حرجب کے روزہ داروں کیلئے مخصوص ہو بیہقی کا قول ہو کہ ابوقلابہ شے درجہ کے تابع ہیں
انہوں نے یہ بات ضرور کسی اپنے مافوق صحابی اور انہوں نے رسول خدا سے سن کر کہی ہوگی ہاں ابن عباس سے
مروی ہو کہ وہ اسی طرح امام احمد سے حرجب کے روزوں کو کہتے ایک دن افطار کر لینا چاہیے امام احمد نے
حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ نے اسی طرح روایت کیا ہو لیکن ساری حرجب کے روزوں کی گراہت اس طرح زائل ہو سکتی
ہو کہ اس کے ساتھ ایک اور مہینے کے روزے رکھ لے ماوردی کہتے ہیں جب او شجبان کے روزے مستحب ہیں البتہ جب
میں کوئی خاص نماز ثابت نہیں چنانچہ ہم اسے مفصلاً ذکر کر چکے ہیں (مجالس رومی) ابن ہمام فرماتے ہیں کہ جو فعل واجب
اور بدعت کے مابین اگر ہو احتیاطاً اسے بجا لانا چاہیے اور جو سنت و بدعت کے مابین ہو اگر ہو اسے جوڑ دینا چاہیے کہ نہ بدعت
بدعت لازم ہو اور اُسے سنت غیر لازم جس حرجب کی نماز سنت و بدعت کے مابین دائرہ ہے اسلئے اس کا ترک ہی لازم ہو
جماعت سے یا بلا جماعت کسی طرح اور اگر نجا کر نہیں کہو نہ اس کا جماعت سے پڑھنا دوسری بدعت (مجالس رومی)

مروی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما کہ قال اذا مضی ثلث اللیل من رجب فی اول الجمعة
 لا یبقی ملائکة فی السموات ولا فی الارض الا یجتمعون فی الکعبة فینظر الله تعالی لیسر یقول یا رب
 اسالو انی استغفر فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لک صاخر جیب فیقول الله تعالی قد غفرت لکم عن کثائر
 رضی الله عنها انما قالت قال النبی علیہ السلام کل الناس یوم القیامة الا الانیاء واهل بیت صاخر
 رجب شعبان رمضان فانهم قسبوا لاجلهم لعلهم لا یعطش (زبدۃ الواعظین) حکایا امرأۃ فی بیت
 المقدس كانت عابدة فاذا جاء رجب تقرا کل یوم قل هو الله احدی عشرة مرة تعظیمه وکانت تنزع
 اللباس الا طلس فتلبس لثیابا لیلہا ستة فیضت فی رجب واوصت ابنها بان یدفنها فی ثیاب بلاة
 فکفنها بثیاب مرتفعة بریاء للناس فرأها فی النوم فقالت یا بنی لم تأخذ وصیتی وانا عنک غیر
 سراضیة فانیتہ فزعا ونش قبرها فخرعیدها فی قبرها وتخیرونی بکاء شدیدا فسمع نداء
 یقول اما علمت ان من عظم شہرنا رجب لم ینزل فی القبر فردا وحیدا (زبدۃ الواعظین)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ

التوبة

ومنہم من عاہد الله لئن آتانا من فضله لنصدقن ولنكونن من الصالحین (نزلت فی شعبان)
 حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ جب رجب کے اول جمعہ کی تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان زمین کے
 تمام فرشتے کعبہ میں اکٹھے ہوتے ہیں اسوقت اللہ تعالیٰ بنظر رحمت انسے یہ فرماتا ہے میرے فرشتو کیا جانتے ہو
 وہ جواب دیتے ہیں کہ اتنی رجب کے روزہ دار کو بخش دے حکم ہوتا ہے اچھا اپنے انہی مغفرت کی حفرۃ کثرت
 فرماتی ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بچہ پیغمبروں اور انکے تابعوں اور رجب شعبان
 رمضان کے روزہ داروں کے اور تمام مخلوق بھوک پیاسی ہوگی البتہ ان روزہ داروں کو نہ بھوک
 ہوگی نہ پیاس (زبدۃ الواعظین) حکایت بیت المقدس میں ایک عابدہ عورت رجب کے مہینے میں روزہ
 گیارہ بار قل ہو اللہ احد پڑھ لیا کرتی تھی اور تعظیم رجب کے لئے اپنے ریشمی کپڑے اتار کر موٹے کپڑے
 پہنا کرتی تھی اتفاقاً رجب کے مہینے میں بیمار پڑی اور اپنے بیٹے کو وصیت کی تو مجھے انہیں موٹے کپڑے پہنا کر
 دفن کر دینا بیٹے نے بطور ریا پریش قیمت گفن دیا پھر ایک رات خواب میں اپنی ماں کو یہ کہتے دیکھا کہ بیٹا اس
 تو نے میری وصیت پر عمل کیا چاہے بہت میں تجھے ناراض ہوں یہ ہڑ بڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور کسی قبیلہ کا
 دیکھا تو لاش نثار رہا حیران ہوا اور بہت رویا سننے میں غیب سے آواز آئی کہ تجھے معلوم نہیں جو شخص
 ہمارے مہینے یعنی رجب کی تعظیم کیا کرتا ہے ہم اسے قبر میں نہا نہیں چھوڑا کرتے (زبدۃ الواعظین)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورۃ

التوبة

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا لِيْ اٰمَنَآ اِلٰی اٰخِرَآلَاہِ (انہیں کے بعض آدمی خدا سے اُحد کرتے ہیں کہ اگر وہ ہم کو اپنے فضل سے
 فرمائی دے گا تو ہم صدقہ دیا کریں گے) اور ایک لوگوں میں شامل ہو جائیں گے)۔ آیت ثعلبہ بن حاطب کی شان میں نازل ہوئی

الحی النبی علیہ السلام و قال ادع الله لی ان یرزقنی مالا فقال علیہ السلام ان ثعلبہ قلیل تو میری
 شکریہ میں کثیر لا تطیعہ فراموش نہ کرنا کہ جس نے اللہ سے دعا کی کہ اسے مال دے دے تو اسے مال دے دے
 قد حالہ فاتخذ غما فمقت کما یقول الدوحی ضاقت بہا المدینۃ فنزل اودیاء وانقطع عن الجحاش
 والجمعة فسال عنہ النبی علیہ السلام فقیل کثر مالہ حتی لا یسعہ وادفقال یا ویر ثعلبہ
 فبحث علیہ السلام وصدقین لاخذ الصدقات فاستقبلہما الناس بصدقاتہم وورث ثعلبہ
 فسالہ الصدقة وافرأہ الكتاب الذی فیہ الفرائض فقال ما ہذا الا جزیۃ او ما ہذا
 الا اخذ الجزیۃ فارجا حق امری رأی فنزلت فجاء ثعلبہ با الصدقة فقال النبی علیہ السلام
 ان الله منعنی ان اقبل منک فجعل یجتو التراب علی رأسہ فقال ہذا جزاء عملک قد امرتک
 فلم تطعنی فقبض رسول الله علیہ السلام فجاء بہا الی ابی بکر فلم یقبلہا ثم جاء بہا الی عمر فقبضہا
 فلم یقبلہا وھلک فی زمن عثمان فلما ان اھم من فضلہ بخلوا بہ منعوا حق الله منہ (وتولوا) عن عطاء
 الله (وھو معوضون) وھو قوم عادتموا الاعتراض عنہا (قاضی بیضاوی) مروی عن النبی علیہ
 السلام انہ قال لحائشۃ رضى الله تعالی عنہا یا عائشۃ لا تمناعی حتی تعملی اربعۃ اشیاء
 انہوں نے رسول خدا سے عرض کیا تھا کہ میرے لیے ترقی مال کی دعا فرمائیے اپنے فرمایا کہ اے ثعلبہ تم تھوڑے سے مال پھر
 اس کا شکر یاد کرو تو اس ستر پر کہ کثرت مال میں اس کے حقوق ادا کر سکو لیکن ثعلبہ نے پھر دعا کی کہ عرض کیا اور یہ کہا کہ اس
 خدا کی قسم جس نے انکو بھی نبی بنا کر بھیجا ہو اگر خدا مجھ مال عنایت کرے گا تو میں ہر حق کے حقوق کی حفاظت کروں گا
 اپنے دعا کی ثعلبہ نے بحر یانین اور انکی نسل ٹٹی دل ہو گئی یہاں تک کہ مدینہ میں نہ سما سکی ثعلبہ نے جنگل میں
 رہنا اختیار کر لیا جماعت اور جمعہ کی حاضری سب جاتی ہی رسول خدا نے انکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا کہ حضور
 انکے مویشی اس کثرت سے ہو گئے ہے کہ جنگل میں نہیں سما تی اپنے فرمایا ثعلبہ کے حال پر افسوس بھرا اور زکوۃ لینی
 کیلئے دعا مانگی پھر لوگوں نے بڑی خوشی سے انکا استقبال کیا اور زکوۃ ادا کر دی بعدہ دونوں ثعلبہ کے پاس
 پہنچے اور حضور کا وہ مکتوب پڑھا جس میں نصاً زکوۃ کا ذکر تھا ثعلبہ نے کہا یہ تو جزیہ یا پھر لیکھا جاتی ہے تو تم چلے جاؤ
 یقین سوچو کہ جو بدہ لکھا چنانچہ اس وقت آیہ مذکور بالا نازل ہوئی انکے بعد ثعلبہ زکوۃ لیکر آئے رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ
 نے مجھے تمہاری زکوۃ لینے سے منع فرما دیا ہو ثعلبہ پسند کر اپنے سر میں خاک ڈالنے لگے آپ نے کہا کہ یہ میرے بڑے
 فعل کی جزا ہے افسوس تو میرا قول نہ مانا چنانچہ رسول خدا کی فات ہو گئی ثعلبہ حضرت ابوبکر صدیق کی خدمت میں آکر اپنی دعا
 کے بعد حضرت عمر کے پاس زکوۃ لیکر آئے مگر دونوں صاحبوں نے قبول کر نیسے انکار فرمایا پھر حضرت عثمان کے زمانہ میں
 استعمال کر گئے فلما آتاھذین فضلیہ الایہ یعنی اللہ تعالیٰ نے جیسا پڑ فضل سے انکو فراموشی دی تو بخیر کرنے اور حق
 اللہ کو روکنے کے اور طاعت الہیہ کو گردان ہو کر پھر گئے گویا گردانی اس قوم کی عادت میں پڑی ہوئی ہے پھر حضرت
 روایت ہے کہ رسول خدا نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ کو حکم دیا کہ سونے سے پہلے چار کام ضرور کر لیا کرنا

حتی تحتی القرآن وحتی تجلی الانبیاء لك شفعا يوم القيامة وحتی تجلی المسلمین راضین عندك
وحتی تجلی حجة وعمره قد دخل علیه السلام فی الصلاة فبقیت علی قرائش حتی اتم الصلاة فلما
اتمها قالت یا رسول الله فذلك ابی وای امرتني بأربعة أشياء لا أقدر فی هذه الساعة ان
افعلها فنبسم رسول الله وقال اذا قرأت قل هو الله أحد ثلاثا فكانت ختمت القرآن واذا
صلیت علی علی الانبیاء من قبلی فقد صرت لك شفيعا يوم القيامة واذا استغفرت للمؤمنین
فكلهم راضون عندك واذا قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر فقد حججت
واعقرت بئر (تفسیر حقی) مروی عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه فی سبب نزول هذه الآية
ان ثعلبة بن حاطب الانصاری کان ملازمہ المسجد رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلہ ونا
وكانت جبهته كركبة البعير من كثرة السجود علی الارض والحجارة فيوما من الايام خرج
من المسجد من غير لبث واشتغل بالدمع والصلاة فقال له النبي علیه السلام وذاك فعل
علی المنافقین بتجلیل الخروج فقال یا رسول الله خرجت بحیث لی امر امرأتی ثوب واحد
وهو الذي علی خانا اصلی فیہ وهی عریانة فی البیت ثم اعود الیهما فانزعجه وهی تنبسه فتصلی فیہ
فلو الله ان یبرز قنی ما لا فقال علیه السلام ویا ثعلبة قليل تؤدی شکره خیر من کثیر لا نظیة

(۱) ختم قرآن (۲) قیامت کے دن انبیاء کو اپنا شفیع (۳) مسلمانوں کو اپنے سے رضامند (۴) حج اور عمرہ
یہ فرما کر آپ نماز کیلئے تشریف لیکے محضرہ عائشہ اپنے بستر پر رہ گئیں نماز کے بعد فرمائے لیکن کہ آپ پر میرے ماں باپ
قربان میں اس وقت ان چاروں چیزوں کو ادائیگی کر سکتی اپنے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے تین بار قرائت ہو
پڑھی تو گویا ایک قرآن تمام کر لیا اور جب مجھ پر انبیاء پروردگار بھیجا تو گویا سب کچھ قیامت میں اپنا شفیع بنایا اور
جب مؤمنوں کے لئے استغفار چاہی تو تم سے مسلمان رضامند ہو گئے اور جب سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
والله أكبر کو پوس حج اور عمرہ کا ثواب لکھا (تفسیر حقی) اس آیت کی شان نزول میں ابوہامہ باہلی سے یہ روایت
ہو کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری دن رات مسجد نبوی میں پڑے رہا کرتے تھے اور زمین یا پتھر دن پر بکثرت
سجدے کرنے سے ان کی پیشانی ایسی ہو گئی تھے گویا اونٹ کا گھٹنا ایک دن ثعلبہ نماز و دعا سے فارغ ہو کر جلدی
مسجد سے نکل گئے رسول خدا نے فرمایا ثعلبہ یہ کیا تم منافقوں کے کام کرنے لگے مسجد سے نکلنے میں
جلدی کیوں کی۔ ثعلبہ نے عرض کیا جلدی کا یہ سبب ہو کہ میرے اور میری گھر والی کے پاس ہی ایک
کپڑا ہے جو میں اوڑھ رہا ہوں میں نے اسے پہنکر یہاں نماز پڑھی ہے وہ کھڑک میں تنگی بیٹھے ہے اب میں
گھر جا کر اسے اتار دوں گا تب وہ نماز پڑھے گی آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تمہارے مجھے مال عنایت کرے
آپ نے فرمایا اے ثعلبہ تم تھوڑے سے مال پر شکر اُتھی بجا لاؤ تو اس سے بہتر ہے کہ مال دار
ہو کر حقوق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھ سکے

قرآنہ بعد از آنکہ فرمایا یا رسول اللہ اذ علم ان یرزقنی مالاً فقال علیہ السلام
 اماک فی رسول اللہ اسوة حسنة والذی نفسی بیده لو ارجعت ان تفسیر الجبال معی فیها
 وفیہ لسا رب قرآنہ بعد از آنکہ فرمایا یا رسول اللہ اذ علم ان یرزقنی مالاً والذی یعیش
 بالمحی نبی اللہ یرزقنی مالاً و اعطین کل فی حق حقہ فدعا علیہ السلام وقال اللهم ارزق
 ثعلبہ ما لا یأخذ غنائم کما ینوال الذی حتی ضاقت بہا المذینۃ ففتی عنہا فنزل اذ یامن اودیتہا
 وہی تقو کما ینوال الذی و هو کان یصلی معہ علیہ السلام الظهر والعصر ویصلی سائر الصلوات فی
 غفۃ ثم کثرت وفی حق تباعد ہما عن المذینۃ فصار لا یشہد الا الجمعة ثم کثرت قباعد
 ابیضا حتی کان لا یشہد جمعة ولا جمعة واذا کان یوم الجمعة خرج یتلقى الناس فی سائر المہاجر
 فذکرہ رسول اللہ علیہ السلام ذات یوم فقال ما فعل ثعلبہ قالوا یا رسول اللہ اتخذ ثعلبہ غنا
 یسہما واد فقال ویح ثعلبہ فانزل اللہ تعالیٰ آیۃ الصدقات فبعث رسول اللہ رجلین لا یخذ
 الصدقات فاستقبلہما الناس بصدقاتہما حتی اتیا ثعلبہ فطلبامنہ الصدقة واقرأ
 کتاب رسول اللہ الذی فیہ الفرائض فلم یعطہا وقال ما ہذا الا جزئیہ او اخت الجزئیہ
 ثعلبہ نے یہ سن کر پھر دعا کیلئے عرض کیا آپ نے فرمایا کیا تم اپنے رسول کی پیروی نہیں کرتے اس خدا کی قسم جسے
 قبضہ میں میری جان ہو اگر میں یہ چاہتا کہ سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ چلا کر آں تو ضرور ساتھ چلا کر آؤں
 ثعلبہ کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئے اور پھر دعا کیلئے التماس کیا اور یہ کہا کہ مجھے اس خدا کی قسم جس نے
 آپ کو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اگر نہ اچھے مال عطا فرمایا گا تو ہر شخص کا واجب حق ادا کر دوں گا رسول خدا نے
 ان کے لئے دعا کی ثعلبہ پھر بکریاں پالیں اور وہ چند روز میں کھڑوں طرح بڑھ گئے لیکن ثعلبہ صرف ظہر و عصر
 رسول خدا کے ساتھ پڑھتے اور باقی نمازین اپنی ڈیوٹی میں ادا کر لیتے تھے تو بڑے عرصہ میں ان کے ریوڑ
 استدر بڑھ گئے کہ مدینہ میں نہ ساسکے اور ثعلبہ کو مدینہ چھوڑ کر ان کی حفاظت کے لئے جنگل میں رہنا پڑا اور یہ
 آٹھویں دن صرف جمعہ ادا کرنے کیلئے مدینہ آنے لگے اسکے بعد انکے مویشی کی تعداد حسب حساب سے باہر
 ہو گئی اور انہیں مدینہ سے بہت دور جنگلوں میں اقامت کرنی پڑی جمہ اور جماعت کی حاضری بالکل
 بات سے جاتی رہی فقط اتنا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن آنے جانے والوں سے حالات سن لیا کرتے تھے
 ایک دن رسول خدا نے انکو یاد فرمایا لوگوں نے عرض کیا کہ حضور وہ اپنے اس مال مویشی کی حفاظت
 میں مصروف ہیں کہ جسے جنگل کے جنگل پہ پڑے ہیں اپنے فرمایا ثعلبہ کی حالت پر افسوس اسکے بعد اللہ کے
 نے آیت صدقات نازل فرمائی اور رسول خدا نے دو آدمیوں کو تحصیل کے لئے بھیجا۔ لوگوں نے اپنی
 زکوٰۃ ادا کر دی پھر جب وہ ثعلبہ کے پاس آئے اور ان سے زکوٰۃ طلب کی اور رسول خدا کا مکتوب پڑھ کر
 سنایا تو ثعلبہ نے کچھ نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ یہ تو ایک جزئیہ یا جزئیہ کا بجائی ہے

وقال ارجا حتى ارى رائي واتفكر تفكري فلما رجعا الى النبي عليه السلام قال لهما رسول الله
 قبل ان يكلماه يا ويح ثعلبة من تين ثم انزل الله تعالى هذه الآية في سورة التوبة وعند علي
 السلام رجل من اقارب ثعلبة فسمعه ذلك فخرج حتى اقامه فقال ويحك يا ثعلبة لقد انزل
 عليك كذا او كن اخرج حتى اتى النبي عليه السلام وجاءه بالصدقة فقال عليه السلام ان الله
 ان اقبل منك صدقة فاجعل يجثوا التراب على اسفه فقال هذا عملك قد امرتك فلم تطعني
 فقبض رسول الله عليه السلام فجاء به الى بكر حتى اقبل صدقتي فغضب ابو بكر
 رضي الله عنه وقال لم يقبلها منك رسول الله عليه السلام وانا اقبلها ولم يقبلها فاجاء به الى عمر
 رضي الله عنه في خلافة فقال اقبل صدقتي فقال لم يقبلها منك وانا اقبلها ولم يقبلها فامر
 جاء به الى عثمان ذي النورين رضي الله عنه فقال اقبل صدقتي فقال لم يقبلها منك وانا
 اقبلها فلم يقبل هلك ثعلبة في خلافة عثمان رضي الله عنه وكل هذه العقوبة من اجل حب المال وترك
 الزكاة ومن اجل ان خلق الوعد سبب للنفاق جعل خلف الوعد ثلث النفاق وهذا الشارة الى ان آية للثبات
 ثلاث اذا حدث كذب اذا وعد خلف اذا اؤتمن خاى ابن كمال باشا وحياة القلوب مروي عن رسول الله
 عليه السلام انه سئل فقالوا يا رسول الله اذا اخوت من اذنبيا فظمرا الارض خير لنا ام يطن الارض

ابو تم حلي جاو من اسكے متعلق كچھ سوچ سمجھكر جواب دو كجايہ دونوں عالجب واليس كے تو كجیوں سے پہلے ہی
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبار فرمایا کہ ثعلبہ افسوس ثعلبہ افسوس بھر سورہ توبہ میں یہ آیت نازل ہوئی
 اسوقت رسول خدا كے پاس ثعلبہ كے ایک رشتہ دار بیٹھا تھا اسنے سب سال سكر ثعلبہ سے جا كہا ثعلبہ فوراً اپنی زکوٰۃ كہا
 رسول خدا كی خدمت میں حاضر ہوا اپنے فرمایا كہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اسكے قبول كرنے سے منع فرمایا یہ ثعلبہ اپنے
 سر پہ خاک ڈالنے لگے آخر فرمایا كہ تیرے عمل كہا یہ افسوس تو نے میرے حكم كی تعمیل كی پھر رسول خدا كی وفات
 ہو گئی اور ثعلبہ خلیفہ وقت حضرت ابو بکر كے پاس اپنی زکوٰۃ لائے انہوں نے غصہ سے فرمایا كہ جس چیز كہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں كین اسے میں كیونكر لے لون پھر ثعلبہ خلیفہ وقت حضرت عمر كے پاس لائے اور یہ كہا
 كہ میرا صدقہ قبول فرمائیجے اپنے فرمایا كہ جب ان دونوں نے نہیں قبول كیا تو میں بھی نہیں لے سكتا پھر یہ حضرت
 عثمان كے پاس لائے انہوں نے بھی جواب دیا كہ جب رسول خدا اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے تمہارا صدقہ منظور
 نہیں كیا تو میں كیونكر كیوں چنانچہ ثعلبہ حضرت عثمان كی خلافت میں انتقال كرتے اور یہ ساری برائی سخی محبت
 اور ترك زکوٰۃ كے باعث لاحق ہوئی اور چونكہ عدہ خلافتی نفاق كا سبب ہوا اسلیئے اسے تہائی نفاق كہا گیا
 اور یہ اس حدیث كی طرف اشارہ ہوكہ منافق كی تین علامتیں ہیں (۱) جو طبولنا (۲) وعدہ خلافتی (۳)
 امانت میں خیانت (ابن كمال باشا وحياة القلوب) رسول خدا اسے مروی ہوكہ آپ سوال كیا كہ حضور جب
 آپ دنیا سے تشریف لیجا چكیے گے تو ہمارا رو كے زمین پر رہنا بہتر ہے یا قبروں میں چلا جانا۔

قال عليه السلام اذا كان امرؤكم خيبركم واغنياكم استغنياكم وامرؤكم شوري بينكم فظنوا انهم
 خيركم من بطنها واذا كان امرؤكم شراركم واغنياكم فظنوا انهم شراركم من بطنها فظنوا انهم
 من بطنها (وعظة) عن عائشة رضي الله عنها عن النبي عليه السلام انه قال الدنيا شجرة اصلها
 في الجنة واعصانها متدليات في الدنيا فمن تعلق بغصن منها ادة الى الجنة والنجاة شجرة
 اصلها في النار واعصانها متدليات في الدنيا فمن تعلق بغصن منها ادة الى النار وقال عليه السلام
 تصدقوا عن انفسكم وعن موتاكم ولو بشربة ماء فان لم تقدر على ذلك فباية من كتاب الله
 فان تعلموا شيئا من كتاب الله فادعوا بالمعروف والنهي عن المنكر وعلموا بالاجابة (حياة القلوب)
 عن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام من تصدق بعدل تقرة من كسب طيب لا
 يقبل الله الا الطيب فان الله يقبل ما يبينه ثم يريه بالصاحب كما يري احدكم فلو هو خفي بكم
 الجبل المراد بذلك يعظم ذاتها ويبارك فيها ويزيدها من فضله حتى تنقل الى الميزان مصداق
 هذا الحديث في سورة البقرة (يحيى الله اربا) اي يذهب الله بركة ويمسك المال الذي يدخل فيه الربا
 ولا يقبل منه فعل الخير (وبقي الصدقات) اي يزيدها ويباركها في الخيرات (التي تبارك الله بها) اي يبارك الله بها
 فرأيا جبروتك تبارك الله الذي لا يورثكم من رزقكم باهي شوره سے کام کرتے رہو تو قرین جائیسے
 تمہارا روئے زمین پر رہنا بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شرع اور والد النجیل میں جائیں اور عورتیں تمہاری حاکم بن جائیں
 تو قرین چلا جائے اور زمین پر رہنے سے اچھا ہے (سوطم) حقہ عائشہ رسول خدا سے روایت کرتی ہیں کہ اپنے
 فرمایا سخاوت کے وقت کی ہر طہنت میں ہے اور اسکی شہینان دنیا کی طرف جہکی ہوئی ہیں جو کوئی اسکی کسی شے کی
 تمام لیگا جنت میں پہنچ جائیگا اور محل کے وقت کی ہر طرف میں ہے اور اسکی شہینان دنیا کی طرف جہکی ہوئی
 ہیں جو کوئی اسکی کسی شے کو تمام لیگا سیدھا دوزخ میں پہنچ جائیگا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اپنی اور اپنے
 مومن کی طرف سے صدقہ دیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہ ہو اور اگر یہ بھی میسر نہ ہو تو قرآن مجید
 کی ایک آیت سکھا دیا کرو اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو منقصر اور رحمت کی دعا مانگا کرو کیونکہ خدا نے قبولیت کا
 وعدہ فرمایا ہے (حماۃ القلوب) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو کوئی حلال کی کمائی
 سے آدھی کج رو خیرات کرے تاہو اللہ تعالیٰ اسکو دینے بات میں لے لیتا ہے اور پھر اسے اس طرح بڑھاتا
 ہے جس طرح کوئی اپنے پیچھے کے کو پال پال کر ڈھالیا کرے چنانچہ وہ آدھی گھجور پہاڑ کی برابر ہو جاتی ہے
 اس سے صدقہ کی تقسیم اور اسکی برکت مراد ہے اس کے فضل سے صدقہ ترازوئے اعمال میں منتقل ہونے تک
 بڑھتا رہتا ہے اس حدیث کی تصدیق سورہ بقرہ کی اس آیت سے ہوتی ہے یحییٰ اللہ الیک ویرثی الصدقات یعنی
 اللہ تعالیٰ سود کی برکت کو کھوتا اور جس مال میں سودی لین دین ہوا اسکو ہلاک کر دیتا ہے اور اسکی کوئی شے قبول نہیں
 فرماتا اور صدقات کو زیادہ کر کے دنیا میں برکت دیتا اور آخرت میں ثواب دو چند کر دیتا ہے

(سوال) اچھل ثواب الصدقہ افضل من ساکن الازمال جواب) لان اعظم المال لشدة الحاجة اليه من ساکن الازمال کل عمل محبته اکثر ثمره لانه لا یزول عن النبی علیہ السلام (افضل الازمال امرها) كما قال الله تعالى فی آل عمران لن تمناوا الدرای لن تبخلوا حقیقة البذر حتی تنفقوا ما تحبون ای حتی تنصدقوا من اموالکم التي تحبون لعلکم تنفقوا من خیر فان الله به علیکم ای الله تعالی علیکم علیہ اخرجہم عن جابر رضی اللہ عنہ انه قال خطبنا رسول الله علیہ السلام وقال یا ایہا الناس قبلوا قبل ان تموتوا وبادر اباہم الازمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا واصلوا الذی بینکم و بین ربکم بکثرة ذکرکم لعلکم تكثر الصدقۃ فی السمر العارنیۃ تنزقوا و تنصروا و تجبروا (خادمی) عن النبی علیہ السلام الصدقۃ قسد سبعین بابا (من السمر) الصدقۃ علی ربعة اوجہ الواحدۃ عشر الواحدۃ جبعین والواحدۃ بسبعائہ والواحدۃ بسبعۃ آلاف اما الواحدۃ بعشر فیوان یدفعها الی الفقراء واما الواحدۃ جبعین فیوان یدفعها الی ذی الرحم واما الواحدۃ بسبعائہ فیوان یدفعها الی الاخوان واما الواحدۃ بسبعۃ آلاف فیوان یدفعها الی طالب العلم ویزید هذا قوله تعالی فی سورۃ البقرۃ (مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ)

اکمل حجة انبتت سبع سنابل فی سبیلہ مائۃ حبة واللہ یضاعف لمن یشاء واللہ اعلم علیہ (سوال) صدقے کا ثواب تمام اعمال سے زیادہ کیوں ہے (جواب) اسلئے کہ دیگر اعمال کی نسبت خدا کی راہ میں مال دینا فاضل کو نہایت ناگوار ہوتا ہو اور یہ ظاہر ہے کہ جس چیز کی محبت زیادہ ہو اسکے دین میں ثواب زیادہ ہے کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ افضل دہی عمل ہے جس میں مشقت زیادہ ہو اسی طرح سورۃ آل عمران میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لن تمناوا الاثر الا یہ یعنی تم نیکی کی حقیقت کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک خدا کی راہ میں وہ چیز نہ دو گے یا اپنے وہ پسندیدہ مال خیرات نہ کرو گے جبکہ محبوبہ کہتے ہو اور جو مال تم خرچتے ہو خدا اسے خوب جانتا ہے اسیکے مطابق جزا دیگا بخاری و مسلم نے جابر سے روایت کی کہ رسول خدا نے ایک مرتبہ خطبہ میں یہ فرمایا لوگو مرنے سے پہلے خدا کی طرف رجوع اور مصروفیت سے پہلے نیک کاموں میں جلدی کرو اور اس محبت کو جو تمہارے اور خدا کے مابین ہے ذکر اسی سے بڑھاؤ اور ظاہر و باطن خیرات بکثرت کیا کرو۔ تمہیں غیب سے روزی ملی گی تمہاری مدد کی جائی گی تمہیں نقصان کا بدلہ ملیگا (خادمی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صدقہ رانی کے ستر دروائے بند کر دیتا ہے صدقہ چار طرح کا ہے ایک کے بدلے دس گنا ملتا ہے دوسرے کے بدلے ستر چھتے تیسرے کے بدلے سات سو چھتے چوتھے کے بدلے سات ہزار۔ پہلا صدقہ یہ ہے کہ فقروں کو کچھ دیدیا جائے دوسرا یہ کہ اپنے رشتہ دار محتاج کو دے۔ تیسرا یہ کہ اپنے محتاج بھائی کو دے۔ چوتھا یہ کہ طالب علم کی نذر کرے اسکی تاسید سورۃ بقرہ کی اس آیت سے ہوتی ہے مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حجة حجة الا یہ (اس آیت کی تفسیر اور دیگر مطالب سابق مفضلہ درج ہو چکے ہیں)

عن انس رضی اللہ عنہ اذ قال قال علیہ السلام من کان له مال فلیتصدق بماله ومن کان عمل فلیتصدق بعلمه ومن کان له قوۃ فلیتصدق بقوۃ رجاۃ الیہم (جامع الاحادیث) وعن انس رضی اللہ عنہ اذ قال قال رسول اللہ علیہ السلام اخلق اللہ تعالیٰ الارض تحریک ما تخلق الجبال فوضعہا علیہا فاستقرت فنجبت الملائکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب هل من خلقت شیئاً اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب هل من خلقت شیئاً اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب هل من خلقت شیئاً اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب هل من خلقت شیئاً اشد من الماء قال نعم الريح فقالوا یا رب هل من خلقت شیئاً اشد من الريح قال نعم ان آدم یتصدق صدقة یہین ینفیہا من شمالہ فهو اشد منه وانما كانت الصدقة الموصوفۃ اشد من الريح الا اشد مما قبلہ لان صدقة السر تطفی غضب الرب الذی لا یقالہ شیئاً کما قال اللہ تعالیٰ وان تنفقوا و توتوا الفقراء فمخیر لکم و هذا السبب بالنسب السلفۃ اخفاء صدقہم عن اعین الناس حتی یتطلب بعضہم فقیراً لئلا یعلموا حد من المتصدق وبعضہم یطہق ثوباً لفقیراً لئلا یبصر بعضہم لعلہا فی طریق الفقیر لیاخذہا (موعظۃ) حکى انہ وقع المقطع فی بنی اسرائیل فدخل فقیر علی باب غنی

انس سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جبکہ پاس مال ہو وہ اپنے مال کا اور جبکہ علم دیا گیا ہو وہ اپنے علم کا اور جبکہ طاقت ملی ہو وہ اپنی طاقت کا صدقہ اسی میں سے دیا کرے (جامع الاحادیث) انس سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب زمین کو پیدا کیا تو پہلے اور سرنگی لگی اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کیے اور انکو میخ کی طرح زمین پر بٹھو کہ یا۔ ٹھیر گئی۔ فرشتوں کو پہاڑوں کی عظمت اور مضبوطی سے حیرت ہوئی سوال کیا کہ اتنی تیری مخلوق میں پہاڑ سے زیادہ بھی کوئی سخت چیز ہے یا نہیں جواب ملا ہاں۔ تو ہا اُنہوں نے عرض کیا اچھا لوہے سے زیادہ؟ ارشاد ہوا ہاں آگ۔ اچھا آگ سے زیادہ؟ فرمایا ہاں پانی۔ پھر پوچھا کہ پانی سے زیادہ؟ حکم ہوا ہاں ہوا۔ اچھا ہوا سے زیادہ جواب ملا ہاں ابن آدم جو اس طرح چپا کر خیرات کرے کہ دہننا ہاتھ لے اور بائیں کو خیر نہو۔ اور ایسا آدمی سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ صدقہ کو ہوا وغیرہ تمام چیزوں سے زیادہ اشد اسلئے کہا گیا ہے کہ پوشیدہ صدقہ دینا غضب الہی کی اس آگ کو بجھا دیتا ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی چیز نہیں کر سکتی چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے **وَ اَنْ تَخْشَوْهَا و تَوْ تَوْهَا الْفُقَرَاءُ** الا یہ یعنی اگر چپا کر فقیروں کو صدقہ دیا کرو تو تمہارے حق میں بہتر ہے اسلئے متقرین صدقہ دینے میں پوشیدہ رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے بعض نے اندھے فقیروں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر دیا ہے تاکہ دینے والا معلوم نہو بعض نے سوتے ہوئے محتاج کے پتے میں باندھ دیا ہے اور بعض نے فقیر کے رستہ میں والدین ہے (موعظہ) حکایت بنی اسرائیل میں ایک مرتبہ تھپڑا۔ مخلوق بھوک مرنے لگی۔ کسی فقیر نے ایک ٹھیل مالدار کے دروازہ پر جا کر سوال کیا

المعنى النمرود امره بطريق من تحت ليلته وادخله ماله وادخله ماله في حالته وبنه
 اندوردين الوداب سائلة وكانت حياة فجاءت يوما الى باب منى فخرجت والدرة الفضة فظن
 اليها والى جليلها واخذها بيدها فقصدها فزويجها اليها فلما تزوجها ذهبت او قد من اليها ما كان
 بالليل فاخرجت هذه الزينة بيدها اليسرى لما كل مع الفضة فقال لقد عصمت بان الفقير يكون
 قليل الادب اخبرني بذلك الفضة فاخرجت بيدها اليسرى مرة اخرى فردد عليها امر ان تب فوعدت
 هانف من زاوية البيت اخبرني بذلك المعنى يا امته لقد اعطيت الخبز لاهلنا ولا جرم تعطيك
 يدك فاخرجت يدك اليسرى بالنسيان فقدر الله تعالى انك تاكلت مع زوجها ورجلها انه كان في نسيان
 فحشا يد سنين متواليه وكان عندما مرأة لقمة من خبز فوضعتها في فمها لئلا ياكلها فانادى لها
 في الباب به لقمة فاخرجتها من فمها فدفعتها الى السائل فخرجت الى الصعراء لان تختطب
 وكان لها ابن صغير معها فبها فجاء الذئب فعمله وذهب فوقعت الصبيحة فذهبت الام في
 اثر الذئب فبعث الله تعالى جبرا ئيل فاخرج الصبي من فم الذئب فدفعه الى امه

اور یہ کہنا کہ خدا کے نام پر وہی کا ایک ٹکڑا اٹھ ڈالو اس نخل کی لڑکی نے فوڑا ایک گرم روٹی خیرات کر دی اتھوین
 اس کا نخل پاپ آگیا اور اس سخاوت کے جرم میں لڑکی کا ہات کاٹ ڈالا خدا نے اسکی حالت بدل دی سب
 مال متاع برباد کر دیا اور وہ نہایت فلاس میں مبتلا ہو کر مر گیا اسکی بیٹی گھر گھر بھیک مانگتی پھرنے لگی ایک روز
 کسی مالدار کے دروازہ پر سوال کر رہی تھی کہ گھر والے کی مان باہر نکل آئی اس لڑکی کے حسن جمال کو دیکھ کر
 گھر میں بلا لیا اور اس سے اپنے بیٹے کو کاح کی ٹھان کر چند روز کے بعد کاح کر دی دیا رات کے وقت میان
 بیوی کو ایک جگہ بٹھایا اور دسترخوان بچھا کر طرح طرح کے کھانے چنے لڑکی نے کھائے کیلئے اپنا بیان ہات
 نکالا شوہر نے کہا میں پہلے ہی سے شن رکھا ہے کہ فقیر و غنیم ادب قاعدہ نہیں ہوتا تم کھانے کیلئے اپنا
 دسنا ہات نکالو۔ لڑکی نے پھر وہی بیان ہات نکالا شوہر نے کئی بار جھڑکا کر دیا تو وہ سنا ہات ہی نہارد تھا
 آخر گھر کے ایک گوشہ سے ہانف نے آواز دی کہ اے میری بندی دسنا ہات نکال تو نے ہمارے لئے روٹی
 دی تھی ہم اس کے صلہ میں تجھے ہات عنایت کرتے ہیں اس نے خدا کی قدرت سے اپنا دسنا ہات نکالا جو بالکل صحیح
 سالم تھا اور میان کے ساتھ خوشی خوشی کہتا کہ کیا احکامیت ایک مرتبہ نبی اسلام میں کئی سال تک متواتر
 قہار ہا کسی عورت کے پاس روٹی کا حرف ایک ٹکڑا تھا اور اس بچاری منہ میں ڈالا ہی تھا کہ ایک سال نے
 کہہ نکالائے وہ ٹکڑا اپن منہ سے نکال کر اُسے دیدیا پھر یہ عورت اپنے منہ سے بچہ کو دیکر جنگل میں لڑکیاں چیتے
 گئی یہ اور مستحول ہی اور پھر بچہ را بچہ کو اٹھا لیا یہ بچاری جتنی چاہتی بھڑیے کے پیچھے ہوئی اتنے میں اللہ کا
 نے حضرت جبرائیل کو بھیجا انہوں نے بھڑیے کے منہ سے بچہ چٹا کر اسکی مان کے حوالہ کر دیا۔

وقال لها يا امنه اسم امرئيت لقمه بلقمة اف تفسد الحنفى ففهم الله عن ابليس والجنس وانطق

سورۃ بسم الله الرحمن الرحيم هود

وما من دابة في الارض الا على الله رزقها غذاؤها ومعاشها التكملة اياه تفضل هو رحمة
وانما اتى بلفظ الوجوب تحقيقا لوصوله وحرا على التوكل فيه روي عن مستقرها ومستودعها
اما كنهها في الحيوة والمات الا اصاب والارض كما هو مساكتهما من الارض حين وجدت بالفعل فيهما
من العواد والمقادير كانت بعد بالقوة لكل واحد من الدواب واحوالها (في كتاب
مبين) مذکور فی اللوح المحفوظ وكانه امر يد بالارضية بيان كونه عالما بالمعلومات كلها وبدي
بعد هابيان كونه قادرا على الممكنات باسرها تقربا للتوحيد ولما سبق من الوعد الوعيد
(قاضي) وفي الحديث الا صلاة لمن لم يصل على قال ابن القصار معناه كاطلة، ولكن لم يصل على مرة
في عمره وفي حديث ابى جعفر عن ابن مسعود عن النبي عليه السلام من صلى صلاة لم يصل فيها
على وعلى اهل بيته لو تقبل منه قال الدارقطني الصواب انه من قول ابى جعفر محمد بن علي بن
الحسين لو صليت صلاة في الدنيا فيها على النبي عليه السلام روي عن ابن ابي عمير انهم (شفاة شريف)

اور فرمايا کہ خدا کی بندی کیا تو اس سے خوش ہوئی کھدائے اس لقمہ کے بدلے تجھے یہ نعمہ عنایت کیا (تفسیر حنفی)

سورۃ بسم الله الرحمن الرحيم هود

وما من دابة في الارض الا على الله رزقها غذاؤها ومعاشها التكملة اياه تفضل هو رحمة
وانما اتى بلفظ الوجوب تحقيقا لوصوله وحرا على التوكل فيه روي عن مستقرها ومستودعها
اما كنهها في الحيوة والمات الا اصاب والارض كما هو مساكتهما من الارض حين وجدت بالفعل فيهما
من العواد والمقادير كانت بعد بالقوة لكل واحد من الدواب واحوالها (في كتاب
مبين) مذکور فی اللوح المحفوظ وكانه امر يد بالارضية بيان كونه عالما بالمعلومات كلها وبدي
بعد هابيان كونه قادرا على الممكنات باسرها تقربا للتوحيد ولما سبق من الوعد الوعيد
(قاضي) وفي الحديث الا صلاة لمن لم يصل على قال ابن القصار معناه كاطلة، ولكن لم يصل على مرة
في عمره وفي حديث ابى جعفر عن ابن مسعود عن النبي عليه السلام من صلى صلاة لم يصل فيها
على وعلى اهل بيته لو تقبل منه قال الدارقطني الصواب انه من قول ابى جعفر محمد بن علي بن
الحسين لو صليت صلاة في الدنيا فيها على النبي عليه السلام روي عن ابن ابي عمير انهم (شفاة شريف)

قال الشيخ الاستاذ الامام احمد بن حنبل عليه السلام من وجع بامرأة وزفرها الى بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وجع اصحابه في حارة وكان الطعام قليلا وكانوا يلحسونه لانه كان ما يعامن قلة الدقيق فيقذف كل واحد منهم شيئا والنبي عليه السلام يصلي فلما فرغ قال فيهم انتم تقذفون قالوا في باب الرزق فقال عليه السلام الا واحد فكم يجد شيئا حتى يجر ائبل عليه السلام فقالوا يا رسول الله نعم قال عليه السلام وجدته جبر ائبل ان اخي سليمان عليه السلام كان يصلي على شاطئ البحر فرأى غلة تصير في فمها حتى تصير فصاحت على شاطئ البحر فخرج صفد وحملها على ظمرة وخص بها ثم بعد ساعة علت الغلة فوق الماء وجاءت فقال سليمان اخبرني بالقصة فقالت في اسفل هذا البحر صخرة صماء في وسطها دودة قد جعل الله رزقها الى كل يوم اهل ما رزقها الله تعالى اليها مذبذب وخلق لي في هذا البحر ملكا على صورة صفد فيعملني فيغوص في البحر حتى يضعني على تلك الصخرة فتشني حتى تخرج تلك الدودة منها فاطعمها بما يكون معي ثم يعملني الصفد الى رأس الماء فكلما أكلت الدودة رزقها قالت سبحان الذي خلقني وفي البحر صيرني ولم يسنني بالرزق أفينسي أمه محمد عليه السلام بالرحمة ومن يتوكل على الله فهو حسبه (مروني الجالس)

شیخ استاد امام احمد فرماتے ہیں کہ رسول خدا نے ایک عورت سے محل کیا اور انکو گھر لجانیکے بعد میرے کی دعوت کی صحابہ جمع ہوئے کھانا تھوڑا اور آٹے کی قلم کے باعث پتلا حریہ سا تھا لوگ چائے اور باتیں کرتے جاتے تھے اور حضور نماز پڑھ رہے تھے وہ فرما رہے ہونیکے بعد فرمایا کہ تم کیا کہہ رہے تھے عرض کیا کہ ہم رزق کی بات کہہ لنگو کر رہے تھے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ تم سے وہ حدیث بیان کروں جو حضرت جبریل جیسے کہ گئے ہیں عرض کیا ہاں ایشا فرمائیے فرمایا جبریل فرمائے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کسی دریا کے کنارے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چوٹی کو منہ میں سنبھتی لئے دیکھا جو دریا کے کنارے ٹھہر کر چلا رہی ہے اسنے میں دریا سے ایک میندک نکلا اور چوٹی کو اپنی پشت پر بٹھا کر غوطہ مار گیا تھوڑی دیر کے بعد چوٹی پانی پر تیرتی ہوئی چلی آئی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اپنے آنے جلنے کی کیفیت بیان کر اس نے کہا کہ اس دریا کی تہ میں ایک بڑا پتھر اور اس کے نیچوں بیچ ایک چھوٹا سا کیرا ہی خدا نے اسکا رزق میرے سپرد کر رکھا ہے مجھے جو کچھ میسر آتا ہوں دن میں تھوڑے اسکے لئے لیجاتی ہوں میری امداد کیلئے اس دریا میں میندک کی صورت ایک خرشہ معین ہے جو مجھ پر پشت بٹھا کر غوطہ لگاتا ہوا اس پتھر تک پہنچا دیتا ہوں اسوقت پتھر بیچ سے پھینکا کیرا باہر نکل آتا ہوں میں جو کچھ پاس ہوتا ہوں اسے کھلاتی ہوں اور میندک بھی مجھے پانی پر تیرا دیتا ہے دو کیرے ایسے بھرنے کے بعد یہ کہا کرتا ہے سبحان الذي خلقني وفي البحر صيرني ولم ينسني بالرزق خليف نبي الله محمد بالرحمة ومن يتوكل على الله فهو حسبه (یعنے میں اس خدا کی تسبیح کرتا ہوں جس نے مجھے یہ کیا اور دریا میں رکھا اور میرے رزق کو نہ بھولا نہ امانہ نہ بدست کو نہ گریہ نہ بھوسے نہ اندر دکل کرنے انون کو خدا کا فی ہوں (مرونی الجالس)

مرئی ان الامام الزاہدی امدان یتیقن یقینا فی الرزق فخرج الی بصریہ وقصد جبارا فدخل فی غار
فی نزویۃ الغار قال وکنت انظر کیف یرزق ہنا ربی فخلعت قافلہ من طریقہا لاجاء المطر علیہم
اکثافا یدخلونہا فدخلوا الغار الذی کان فیہ قراۃ فقالوا یا عبد اللہ فلم یجیبہم فقالوا ربما وجدنا لیرد
فلم یقدر علی الکلام فاوقدوا النار بقرہ حتی دفنہ وکلموہ فلم یجیبہم فقالوا ربما جاء اللقیۃ فعدا
الیہ سفرۃ فاشارہ الیہ فلم یتناول منہا شیئا قالوا هذا من مدۃ مدینۃ لم یجد شیئا فاطعموا لہ لیسنا
جبارا حتی یاکلہ فعدلوا فالردجا من السکر وقد ہوا الیہ فلم یتلفت الیہ فقالوا قد اشتبکت سننہ
فقام من جملتہم رجلا وَاخذوا سکینا الیہ فقامہ وطرحا اللقیۃ فی فہہ فذمک فقالوا لہ انت ہون
فقال لا وکن احدث ان اجرب ربی فی رزقی فعلمت انہ یرزقنی ویزق عبدہ حیث کان واین
کان وکیف کان (رہنق الجاس) حکایۃ ابراہیم بن ادرہ کان سبب توبتہ انہ کان یوما من
الایام قد خرج الی الحید فازل منزلہ ووسط السفر لیا کل الطعام فیہ ما ہو کذلک اذا جاء غراب
واخذہ منہا خبز بنفۃ ارام وطار فجب من ذلک فرب فوسہ وذهب خلق الغراب البجل وغاب عنہ
فصعد ابراہیم بن ادرہ البجل لطلبہ فزلی من بعد ذلک الغراب فلما دنا ابراہیم طار الغراب

اولیٰ کہ امام زاہدی نے ایک رزق نبی بابت یقینی تجربہ حاصل کرنا چاہا جگل کی طرف نکل گئے وہاں ایک
پہاڑ میں پہاڑ کے ایک غار میں غار کے ایک کونے میں چھپکڑ بیٹھ رہے اور یہ کہا دیکھو بیان خدا رزق کیونکر
پہنچاتا ہو اتفاقا ایک قافلہ رستہ بدل گیا اور انکو مینہ نے ایسا لوگ امن کا کوٹا دھونے لگے اس غار میں جگل بھی آئے
نے امام زاہدی کو دیکھ کر کہا کہ خدا کے بندے تو کون؟ وہاں سے کچھ جواب نہ ملا فائدہ والوں نے جانا کہ شاید یہ حق
سردی کے مائے اثر گیا ہو اسلئے کلام نہیں کر سکتا چنانچہ آگ جلائی اور انکو خوب سینکا اور بھر کلام کیا لیکن
کچھ جواب نہ ملا انہوں نے خیال کیا کہ شاید کوئی بھوکا محتاج ہو چنانچہ انہی آگے دسترخوان بچھایا اور کمانکے لئے کہا
مگر امام نے کچھ نہ کیا آخر سب فرسورہ کر کے یہ رائے نکالی کہ اس شخص کو ایک عرصہ سے کچھ میسر نہیں ہوا کہ اسکی
عادت چوٹ گئی اسلئے گرم و دودھ پلانا چاہیے چنانچہ میٹھا فائو تیار کیا گیا اور انکے سامنے لائے امام نے توبہ
نفرانی قافلہ والوں نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہوں کہے دانت جڑے رہئے ہیں کچھ علاج کرنا چاہئے چنانچہ
دو شخص چاقو لیکر آئے اور منہ کھوکھو کر قلم دیدیا امام زاہدی ہنس پڑے انہوں نے کہا کہ شاید تم کوئی پاگل
آؤمی ہو؟ فرمایا نہیں۔ بیٹے چاہتا تھا کہ رزق کا یقینی تجربہ حاصل کروں پس معلوم ہو گیا کہ وہ مجھے اپنے
بندوں کو ہر حال میں رزق دیتا ہو چاہے وہ کہیں اور کسی حال میں ہوں (رہنق الجاس) حکایت ابراہیم
ادہم کی تو کہ سببت تھا کہ ایک دن شکار کے لئے نکلے اور کھانا کھانے کے لئے دسترخوان بچھایا ایک کوٹا چور
میں ایک روٹی نے اڑا آپ کو تعجب ہوا اور گھوٹے پر چڑھ کر کوٹے کے پیچھے ہوئے کوٹے پہاڑ کے چکر چکر
ظہروں سے ناسب لگ گیا یہ پہاڑ پر چڑھے اور کوٹے کو دور سے دیکھ کر اسکی طرف چل کر قریب پہنچے تو کوٹا اڑ گیا

ورأى دجرا مشدودا اليه والرجل مضطجعا على قفاه فلما رأى ابراهيم ذلك الرجل على هذه الحالة نزل عن فرسه وحل عقده وسال عن حاله وقصته فقال الرجل اني كنت تاجرا فاخذت قطعا من الطريق واخذت اموالا كان معي من المال وما اقلوني ولكن شددوني وظر حوفي في هذا الموضع سبعة ايام فصارت كل يوم ينجي الغراب بالخبز ويجلس على صدره في يكسر الخبز بفمقارة ويضعه في فمي وما تركني الله تعالى جائعا في تلك الايام فركب ابراهيم وارتفع خلفه فجاء به الى الموضع الذي كان نزل فيه فتاب ابراهيم بن ادهم ونزع ثياب المفارقة ولبس الصوف واعتق عبيدة ووقف عقارة واملاكه واخذ بيده عصا وتوجه الى مكة تبارك مناد ولا مرحلة وتوكل على الله تعالى ولم يهتكم بالزاد فلم يبق جائعا حتى دخل الكعبة وشكر الله تعالى (حديث اربعين) قال حاتم الاصل المتوكل على اربعة اوجه توكل على الخلق وتوكل على المال وتوكل على النفس وتوكل على الرب فالمتوكل على الخلق يقول مساد امر فان فلا هم في المتوكل على المال يقول ماد امر مالي كثير فلا يضرب في شئ والمتوكل على النفس يقول ماد امر جسدي صحيحا فلا يتقص مني شئ فمذه الشراثة توكل الجاهلين والمتوكل على الرب يقول لا ابلال اصبحت غنيا ام فقيرا فان معي ربي يسكنني كيف شاء (حديث اربعين)

قال الله تعالى (كلوا من رزقي) والله (الذي) حقيقة المشكوك ان لا تقعين بنعمته على احد
وان تستعمل كل عضو فيما خلق له من الطاعات فتصون الجوارح السبع من الحركات
والمكروهات لتخلق عندك ابواب جنود السبعة طاعات الله بركات فاذا استفدت منها كلها خلقت
للمن العبادات والطاعات بحضور الرئيس وهو مضغة القلب بالاعراض فتحت لك ابواب
الجنة الثمانية (شرح مصابيح) واذا علمت ان من توكل على الله لا يبقى جانعا ورنق كل حيوان على
الله تعالى كما ورد النص في كتابه العظيم فاعلم ان ما سبقت على عليك من الاحاديث الواردة عن عائشة
النبوة في جواز السؤال وعدمه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال الرجل يسأل الناس حتى
يأتي يوم القيامة ليس في وجهه منعة كحمة اذ ابن عمر المراد بعد يوم القيامة في وجه السائل
ما يلحق في الاخرة من الغضبة والهوان لان السؤال حرام في الاصل ولا يباح الا عند الضرورة
وانما كان الاصل فيه الحزمة لانه لا ينفك عن عدة امور الاول اظهار الشكوى من الله فكما ان
العبد المملوك اذا كان سؤاله شنيعا على مولاه فكذلك سؤال العبد يكون شنيعا على الله هذا
يقضي ان يحرم السؤال ولا يعل الا عند الضرورة كما لا يعل اكل الميتة الا عند الضرورة
الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
حقيقة هي ان كل نعمتون من نعمتهون برزق الله به من رزقي رزقي كما وادركا شرا وادركا شرا
هو ان الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
سألت شيتي من حبس ثم ان اعفاه من رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
ان الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
بوكيا كذا يدبر بحسب رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
خداك ومنه هو ان الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
او ناجا من رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
لأنه كما ان الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
قيامت من رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
جائز من رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
جس طرح غلام كاسوال كذا ان الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
كي شكايته ظاهر كذا ان الله تعالى فرمات يا محمد ان رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
ناجاة من رزقي رزقي واشكر الله على نعمته خذ كل ذي مولى كما وادركا شرا وادركا شرا
كو سبغت يا سبغت

والثانی اذ لا نفس غیر لله وليس له من ان يذل نفسه بحيلة الله تعالى والثالث ان الله المستقل
غالب لا ذر بهما تشبه نفسه بالبذل ويستحق ان يذل بالتم في صورة البذل في البذل تقضاها له
وفي المنع نقصا جاحدا بكل منها يحصل الا ذی وهو حرام لا یجوز الا عند الضرورة فانه ان بذل
لا یبذل له الا حیاء او ریاء فیخرج عن الرفض انما اذا فتمت هذه المخطورات فتمت قوله عليه السلام
مما له من الفواحش وما احل من الفواحش غیر فانظر کیف سماه فاحشة ولا خفاء ان الفاحشة
لا یتباسر الا عند الضرورة واختلف العلماء فی ای وقت یحل السؤال فقال بعضهم من وجوبه بعد اربعین
وعشاء لیلته لا یجوز له السؤال قال بعضهم قد روي على الکسب لیس ان یسأل الا اذا استغفر
او قاته لطلب العلم وقال بعضهم لیس لنا وضع المقادیر بل نستدرک ذلك بالتوقیف وقد ورد
فی الحدیث انه علیه السلام قال استغفروا بغتة لله تتعاقبوا وما هو یام رسول الله قال غدا یوم
وعشاء لیلته وفي حدیث اخر انه علیه السلام قال من سأل وله خمسون درهما او عدلها من الذهب
فقد سأل الحاقا فوفی لفظ اخر اربعون واختلاف الروایات فی المقادیر ان یلزم ان یجوز علی الدوام
مختلفة فیها یحتاج الیه السائل فی الحال من طعام یوفیه لیلته ولباس یلبسه ما یرى یدیه فلا مشقة فی

(۳) سوال کرنا غیر اللہ کے سامنے پتو آپ کو ذلیل کرنا ہے حالانکہ مومن کو یہ شایان نہیں کہ بجز خدا اور سیکے
انگے پتو کو ذلیل کیا کرے (۴) سوال کرنے میں جس سے مانگا جائے انکی ایذا متصور ہے کیونکہ بسا اوقات آدمی سخت
کرنہیں دیر کرے یا پتو کو اپنے آپکو بخلو کی صورت میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا اب اگر کچھ دیا تو مال کا نقصان ہو
اور نہ یا تو آبرو کا دونوں صورتوں میں گویا سائل نے اسے ایذا دی اور کیونکہ بلا ضرورت ایذا نہ شرعاً حرام ہے پھر اگر دینے
والے نے شرعاً یا بکاری سے دیا تو سائل کو لینا درست نہیں جب تم اسے سمجھ گئے ہو تو رسول خدا کے
اس قول کے معنی اچھی طرح سمجھ لو گے کہ سوال ایک قسم کی ایسی بیجائی ہے کہ اسکے سوا اور کوئی بیجائی شرعاً
جائز نہیں رکھی گئی پیغمبر علیہ السلام نے سوال کو بیجائی فرمایا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اظہار بیجائی جب تک سخت
ضرورت نہ ہو جائز نہیں علمائے امین اختلاف کیا ہے کہ سوال کس وقت حلال ہو جاتا ہے بعض کا قول ہے کہ جس کے
پاس صبح شام کالکھانا موجود ہو مانگنا جائز نہیں بعض کی رائے ہے کہ جو شخص کمائی کر سکے وہ سوال نہیں کر سکتا
ہاں مگر ضروریات طلب ہو تو جائز ہے بعض نے یہ کہا ہے کہ ہم سوال کے متعلق کوئی اندازہ مقرر نہیں کر سکتے کیونکہ ہم ہر
اس کا علم تو یقینی طور پر ہوا ہے حدیث شریفین وارد ہے کہ اپنے فرمایا لوگو خدا کی دی ہوئی تو کھری غنی رہا کرو ورنہ
کیا گیا کہ ضرور وہ کیا ارشاد ہو کہ صبح شام کالکھانا دوسری حدیث میں آیا ارشاد ہے کہ جس نے پچاس درم یا اسکی قیمت
کا سونا پاس رکھا سوال کیا تو گویا اس نے پیٹ کر مانگا کہ جو شرعاً ناجائز ہے ایک اور حدیث میں پچاس کی جگہ چالیس
درم آئے ہیں روایات میں اختلاف مقدار یہ چاہتا ہے کہ حدیث میں مختلف احوال پر محمول کی جائیں پس تو سائل
صبح شام کے کھانے یا لباس مکان کے متعلق جن چیزوں کا فی الحال حاجت مند ہے بیشک انکا سوال جائز ہے

واما سوالہ المستقبل فله فيه ثلاث درجات احدها ما يحتاج اليه غدا والثاني ما يحتاج اليه
 بعد اربعين يوما والثالث يومنا والثالث ما يحتاج اليه بعد السنة فمقطع ان من معه ما يكفي
 يكفي عياله سنة فسواله حرام لان ذلك غاية الغنى فان كان يحتاج اليه قبل السنة لم يكن
 على السؤال في ذلك الوقت ولا يفوته فرصة السؤال لا يعمل له السؤال لانه مستغن عن السؤال
 في الحال وبما لا يعيش الى القدر فيكون قد سال ما لا يحتاج اذا وجد عنده ما يكفي من غدا
 يومه وحشاء ليلته وان كان يفوته فرصة السؤال ولا يجد من يعطيه لواخر السؤال مباح له
 السؤال لان البقاء الى السنة غير بعيد وهو يتاخر السؤال يخاف ان يبقى مضطرا عاجزا
 عما يقنيه وتراخي المدة التي يحتاج فيها الى السؤال لا يقبل الضبط وهو منوط باجتهاده ونظر
 لنفسه فيستفتي قلبه ويعمل به ولا يصغي الى تخويف الشيطان (لا نبي بعد الفقر وباهر بالفحشاء)
 التي ايجت للنصرة فان من عجز عن الكسب واشتد جوعه وخاف على نفسه يلزمه السؤال لان
 السؤال نوع اكتساب لما روي انه عليه السلام قال السؤال اخر الكسب فان تولد السؤال في ذلك
 الحالة حتى مات ياتر لانه التي نفسه الى التملك

البتہ آئندہ کے لئے سوال کرنے میں تین حالتیں ہیں (۱) اس چیز کا سوال جس کی احتیاج کل ہوگی (۲)
 اس چیز کا سوال جس کی احتیاج چالیس یا پچاس دن کے بعد ہوگی (۳) اس چیز کا سوال جس کی
 احتیاج ایک برس کے بعد ہوگی اسکے متعلق قطعی حکم یہ ہے کہ جس کے پاس برس دن کے کھانے
 پینے کا اس قدر سامان موجود ہو کہ تمام اہل و عیال کو کافی ہو سکے اُسے سوال کرنا حرام ہے کیونکہ یہ انتہائی
 غنا ہے پس اگر ایسا شخص برس دن کے پہلے محتاجی کا اندیشہ کرے لیکن ساتھ ہی یہ بھی سمجھتا ہو کہ میں احتیاج
 کے وقت سوال کر سکو گا اور اس وقت سوال کا موقع ہاتھ سے بچا گیا اس صورت میں بھی سوال جائز نہیں کیونکہ
 وہ بالفعل سوال سے مستغنی ہو اور زندگی کا بھر دسہ کل تک ہو نہیں بس تو آج کا کھانا اپنا موجود ہوتے غیر
 محتاج المیر کو مانگنا شرعاً ناجائز ہو اور اگر یہ سمجھے کہ اس وقت سوال کا موقع جا مارے گا اور تاخیر سوال کے باعث
 درخوالا پھر ندی سیکر گا تو سوال جائز ہے کیونکہ برس دن تک زندہ رہنا کوئی غیر ممکن بات نہیں اور وہ تاخیر
 سوال کے باعث اپنی محتاج رہنے کا اندیشہ کر رہا ہو۔ بالکل جس مدت کے بعد سوال کی احتیاج ہو وہ ملو
 قاعدہ کلیہ مضبوط نہیں ہو سکتی بلکہ اسکی بابت انسان نہایت درجہ غور و فکر کے بعد اپنی ذاتی حالت پر نظر ڈالی اور
 اپنے دل کو فتوے پر عمل کرے اور شیطان کے ڈراوے پر کان نہ دھرے کہ جو محتاجی اور سحابی کا وعدہ دیا کرتا ہو
 جو شخص کمائی سے عاجز ہو کہ بھوک کی حالت میں مر رہے کا اندیشہ کرتا ہو اُسے سوال کرنا مباح کیا بلکہ لازم ہے کیونکہ
 سوال بھی ایک طرح کی کمائی ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ سوال سب سے ہلکے درجہ کی کمائی ہے ایسی
 حالتیں ترک سوال کے باعث جو شخص بھوکا مرے گا وہ ضرور گناہگار ہوگا کیونکہ اسنے گواہی دے دیا کہ اسنے اپنی کمائی

اذا كان السؤال بوجه الى ما يقيد نفسه فاستدل في تلك الحالة بالكتاب الاول في السؤال في تلك الحالة وانما الذل اذا سال من غير حجة قل من ملك قوت يومه لا يصلح له السؤال لانه يدين نفسه من غير ضرورة وهو مخالف للحديث السابق (من مجالس الرومي مخلصا)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم هود

(ولا تكونوا الذين ظلموا) (وتكلموا اليه سرا في ميل لان الركون هو الميل اليسير كالغزيرين يزيهرو وتغطيهم ذكرهم) (ففسدكم النار) يركركم اليه سر اذا كان الركون الى من وجد منه ما يسي ظلماً كذلك فما ظنك بالركون الى الظالمين اي الموسومين بالظلمة ثم بالميل اليهم كل الميل ثم بالظلمة نفسه والاول وهما لك فيه ولعل الآية ابلغ ما يتصور في النهي عن الظلم والتمديد عليه وخطاب الى رسول ومن معه من المؤمنين بها للتثبيت على الاستقامة التي هي العدل فان الزوال عنها بالميل الى احد طرفي الافراط والتفريط ظلم على نفسه وغير بل ظلم في نفسه وقرئ تركوا بكسر التاء على لغة تسيرو تركوا على البناء للمفعول من امر بكنة (وما لكم من دون الله من اولياء) من انصار يمينون العذاب عنكم والواو المحال

سوال کرنے سے جب آدمی کی جان بچ سکے تو ایسی حالت میں مانگ لینا بمنزرا کسب حلال ہو اور ایسے وقت سوال کرنے میں ذرا بھی ذلت نہیں البتہ بلا ضرورت یا گناہات ذلیل حرکت ہو جس کے پاس کہیں کھانا موجود ہو اُسے سوال کرنا حلال نہیں کیونکہ اس میں بلا ضرورت اپنے نفس کو ذلت میں ڈالنا ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف ہو (مجالس آدمی خلاصا)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم هود

ولا تكونوا الذين ظلموا الآية یعنی ظالموں کی طرف ذرا بھی میل نہ کرو ان کی سی طرح وضع نہ بناؤ تعظیم سے ان کا ذکر کرو (رکون تھوڑے سے جبک جانے کو کہتے ہیں) ورنہ تم کو دوزخ کی آگ لپٹ پڑے گی یہ یاد رہے کہ جب مطلق ظالم کی طرف ذرا سے میلان خاطر کی نسبت اس قدر وعید ہے تو لوگ صفت ظلم میں مشہور ہیں ان کی طرف غبت کرنا سقد خطرناک امر ہے پھر ظالموں سے پورا پورا میل ملاپ کیسی بُری بات ہو اور پھر خود ظلم کرنا کسی جو وعید شدید اور عذاب الیم کا باعث ہو ظلم سے روکنے اور اُس پر تہدید کر نیکی متعلق زیات نہایت درجہ بلاغت کا اظہار کر رہی ہے اور اس میں پیغمبر علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے مومنین کو خطاب ہو تاکہ استقامت یعنی عدل پر ثابت قدم رہیں کیونکہ عدل سے الگ ہو کر افراط و تفریط کی طرف جھک جانا یا تو اپنی جان پر ظلم کرنا ہے یا غیر پر بلکہ یہ سمجھئے کہ ایسا کرنا فی نفسہ ظلم ہو ایک قرآن میں ترکوا لغتہ بنی تمیم کے مطابق بکسر التاء اور ایک میں ترکوا بصیغہ مجہول آیا ہے اس وقت ادکنتہ سے مشتق ہو گا اور خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں کہ اُس کے عذاب سے بچا سکے اس میں واو حاصل ہے

نصرہ آیا ہو وقد اوعده من العذاب عليه واجبه له وهو يجوز ان يكون من غير ان يقر له ان الله تعالى ان يعذبه وان غير لا يقدر على نصره مما في ذلك
انهم لا يصرون اصلا (قاضي) عن ابی طلحة رضى الله عنه ان رسول الله عليه السلام مر على ابي
يوم والسرور يري في وجهه فقالوا يا رسول الله اننا نرى السرور في وجهك فقال انه اتاني الملك
فقال يا هذا ما يرضيك ان ربك عز وجل يقول انه لا يصطلي عليك احد من امتك الا صليت
عليه عشرة ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرة قال قلت بلى ربه احمد بن حنبل
وغیر صحابی ان ظالم من الظلمة قصد ان يزور عالما زاهدا فلما قرب الظالم من الزاهد سمعه
فاستعذ به منه وقال ان والدي مرض مرضا شديدا فاستر وجهي لذلك فقال الشيخ الزاهد له
ليس لي مرض ولا وجه ولكن ارحمت ان لا انظر وجهك فخرج الظالم تائبا ومستغفرا فغفر الله تعالى
لهما اما الشيخ فلعدم نظره الى وجه الظالم واما الظالم فلتوبته من ظلمه هكذا سمعت من استاذي
عليه رحمة الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا للظالم بالبقاء فقد احب ان يصطلي الله في اخره

نصرہ آیا ہو قد اوعده من العذاب عليه واجبه له وهو يجوز ان يكون من غير ان يقر له ان الله تعالى ان يعذبه وان غير لا يقدر على نصره مما في ذلك
انهم لا يصرون اصلا (قاضي) عن ابی طلحة رضى الله عنه ان رسول الله عليه السلام مر على ابي
يوم والسرور يري في وجهه فقالوا يا رسول الله اننا نرى السرور في وجهك فقال انه اتاني الملك
فقال يا هذا ما يرضيك ان ربك عز وجل يقول انه لا يصطلي عليك احد من امتك الا صليت
عليه عشرة ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرة قال قلت بلى ربه احمد بن حنبل
وغیر صحابی ان ظالم من الظلمة قصد ان يزور عالما زاهدا فلما قرب الظالم من الزاهد سمعه
فاستعذ به منه وقال ان والدي مرض مرضا شديدا فاستر وجهي لذلك فقال الشيخ الزاهد له
ليس لي مرض ولا وجه ولكن ارحمت ان لا انظر وجهك فخرج الظالم تائبا ومستغفرا فغفر الله تعالى
لهما اما الشيخ فلعدم نظره الى وجه الظالم واما الظالم فلتوبته من ظلمه هكذا سمعت من استاذي
عليه رحمة الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا للظالم بالبقاء فقد احب ان يصطلي الله في اخره

نصرہ آیا ہو قد اوعده من العذاب عليه واجبه له وهو يجوز ان يكون من غير ان يقر له ان الله تعالى ان يعذبه وان غير لا يقدر على نصره مما في ذلك
انهم لا يصرون اصلا (قاضي) عن ابی طلحة رضى الله عنه ان رسول الله عليه السلام مر على ابي
يوم والسرور يري في وجهه فقالوا يا رسول الله اننا نرى السرور في وجهك فقال انه اتاني الملك
فقال يا هذا ما يرضيك ان ربك عز وجل يقول انه لا يصطلي عليك احد من امتك الا صليت
عليه عشرة ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرة قال قلت بلى ربه احمد بن حنبل
وغیر صحابی ان ظالم من الظلمة قصد ان يزور عالما زاهدا فلما قرب الظالم من الزاهد سمعه
فاستعذ به منه وقال ان والدي مرض مرضا شديدا فاستر وجهي لذلك فقال الشيخ الزاهد له
ليس لي مرض ولا وجه ولكن ارحمت ان لا انظر وجهك فخرج الظالم تائبا ومستغفرا فغفر الله تعالى
لهما اما الشيخ فلعدم نظره الى وجه الظالم واما الظالم فلتوبته من ظلمه هكذا سمعت من استاذي
عليه رحمة الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا للظالم بالبقاء فقد احب ان يصطلي الله في اخره

(یعنی اپنے استاد رحمہ اللہ سے اسی طرح سنائی)

ولقد سئل سفيان عن ظالم اشرف على الملوك في بركة هل يسقى شربة ماء فقال لا قيل له يموت
 فقال دعه يموت (كذا في الرجعية) ومن ميعون بن مهران انه قال في صحبة السلطان خطراً
 ان اطعته خاطرت بدنيك وان عصيته خاطرت بنفسك والسلامة ان لا تعرفه ولا يعرّفك
 (تنبيه الغافلین) حکى ان ظالماً كان يظلم على ضعيف اعواماً فلما طال ظلمه قال المظلوم للظالم
 يرمي ان ظلمك على قد طاب باربعة اشياء هي ان الموت يمجنا والقيم يغمنا والقيامة تهجمنا
 والديان يحكم بيننا من اخلص الخالصنة وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سن
 سنة حسنة يعني في الاسلام وهو مقتدى به في هذه السنة فله اجرها واجرم من عمل بها يعني ان كل
 من اتى بعد هذه السنة يكتب له اجرها واجرم من عمل بها ومن سن سنة سيئة وهو مقتدى به
 في هذه السنة فعليه نذر هاو نذر ومن عمل بها يعني ان كل من اتى بهذه السنة السيئة يكتب عليه
 نذر هاو نذر من عمل بها (من احاديث الفخرى ومسلم) عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه انه قال سئل
 النبي عليه الصلوة والسلام عن احب العباد الى الله تعالى فقال انفع الناس للناس عن اضلال
 الاعمال فقال ادخال السرور على قلب المؤمن بطرد عنه جوراً او يكشف عنه كرباً ويقضي له ديناً
 رسول خدا فرماتے ہیں کہ جو ظالم کی بقا رکھی دعا کیا کرتا ہے وہ زمین میں خدا کی نافرمانی کو دوست کہتا
 ہو سفيان ثوري سے کسی نے پوچھا کہ کوئی ظالم جنگل میں بجائت خرچ پایا جائے تو اسے پانی دینا
 چاہیے یا نہیں فرمایا نہیں۔ لوگوں نے کہا کہ حضرت وہ تو مر جائیگا۔ فرمایا مرنے دو (كذا في الرجعية)
 میمون بن مهران کہتے ہیں کہ بادشاہوں کی صحبت میں دو خوف ہیں ان کی اطاعت کرو تو دین
 کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہو اور نکر و توجان جانے کا سلامتی اسی میں ہے کہ وہ تمہیں نہ جانیں اور تم
 انہیں نہ پہچانو (تنبيه الغافلین) ایک ظالم کسی غریب پر برسوں ظلم کرتا رہا ایک دن اس مظلوم نے مرنے
 ظلم اٹھانے کے بعد یہ کہا کہ میں چار چیزوں کے باعث تیرے ظلم کو گوارا کر رہا ہوں (۱) مرنے کا مجھے بھی ہے
 مجھے بھی (۲) قبر میں تو بھی جائیگا میں بھی (۳) محشر میں تو بھی موجود ہو گا میں بھی (۴) ایک زبردست
 دیانت دار حاکم میرا تیرا فیصلہ کریگا (اخلص الخالصہ) رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے اسلام میں کوئی نیک طریقہ
 نکالا اور اسکی پیروی کی گئی تو اسے اس جاری کرنیکا ثواب الگ ہو گا اور سپر عمل کرنیوالو کا ثواب الگ مطلب کہ اسے
 دوبرہنہ اور ثواب ملتا رہیگا اور جس نے کوئی برا رویہ ایجاد کیا اس پر اس ایجاد کا گناہ الگ رہیگا اور اس پر عمل
 کرنیوالو کا گناہ الگ یعنی ایسے شخص کی گردن پر دوہرے دوہرے گناہوں کا بوجھ رہیگا (بخاری ومسلم)
 حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب بندہ
 کون ہے فرمایا کہ جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچائے پھر پوچھا گیا کہ سب افضل عمل کونسا ہے فرمایا
 کسی مسلمان کے دل کو خوش کر دینا اسکی بھوک پیاس کو دفع کرنا اسکی مصیبت میں کام آنا اس کا قرض ادا کر دینا

ومن مشی مع مسلم في حاجته له كان كصيام شهر واحكامه ومن مشى مع مظلوم يعينه ثبت الله
 قدميه على الصراط يوم تزل الاقدام ومن كف غضبه ستر الله عورته وان الخلق السيئ يفسد
 الايمان كما يفسد الخل الحسل فلو من هذا الحديث ان احب العباد الى الله تعالى من ينفع الناس
 وان افضل الاعمال ادخال السرور على قلب المؤمن بان يدفع عنه الجوع او يكشف عنه الكرب
 او يقضي دينه ومن مشى مع اخيه المسلم في حاجة له كان كصيام شهر مع احكامه ومن مشى مع
 مظلوم يعينه ثبت الله قدميه على الصراط كما مر انفا ورواه ما روى عن انس بن مالك رضي الله
 عنه انه قال قال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من اعان مظلوما حزننا مطروحا كتب الله له
 ثلثا وسبعين مغفرة واحدة منها اصلها امره في الدنيا واثنان وسبعون درجات في
 العقبى وعنه ايضا انه قال قال رسول الله عليه السلام من اصبح لا يتوى الظلم على احد
 غفر له ما جنى ومن اصبح يتوى فضر المظلوم وقضاء حاجة المسلم كانت له كما جرحته مبررة
 وكن امرؤى عن ابى هريرة رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام من فرج عن مسلم كربة في
 الدنيا فرج الله عنه كربة من كرب يوم القيامة والله في عون العبد ما دام العبد في عون اخيه
 جو شخص کسی ضرورت میں کسی مسلمان کے ہمراہ رستہ چلیگا اسکو ایک مہینے کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب
 ملے گا اور جو مظلوم کے ہمراہ رہے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا اور
 جو غصہ کو روکے گا خدا اسے عیب ڈھانکے گا بد اخلاقی ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جس طرح سرکہ
 شہد کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں کو نفع پہنچانے والا بندہ خدا کا محبوب ہے اور بھوک پیاس یا
 کسی مصیبت کو دفع کرنا یا اس کا قرض ادا کر کے مسلمان کا دل خوش کر دینا سب افضل عمل ہے اور
 کسی ضرورت میں مسلمان کے ہمراہ رستہ چلنے والے کو ایک مہینے کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب
 ملتا ہے اور مظلوم کی اعانت کرنے والا پل صراط پر ثابت قدم رہے گا چنانچہ یہ حدیث گزر چکی ہے اسکی
 تائید میں انس سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص کسی غمگین و ذلیل مظلوم کی اعانت
 کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں تہتر مغفرتیں لکھ دیتا ہے انہیں سے ایک درجہ دنیا میں ہے
 اور بہتر درجہ آخرت میں نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 قول ہے جو شخص صبح اٹھ کر اپنے کسی بھائی مسلمان کے ظلم کی نیت نہ رکھے اس کے تمام گناہ معاف کر دیے
 جاتے ہیں اور جو صبح اٹھ کر مظلوم کی مدد اور مسلمان کی حاجت روائی کی نیت کرے اسے مقبول حج کا
 ثواب ملتا ہے اسی طرح ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص دنیا میں کسی
 مسلمان کی مشکل آسان کرے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکی مشکلیں آسان کر دیگا اور جب تک بندہ
 اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے

وکن اروی عن النبی علیہ السلام انه قال من امان مظلوما احاد الله يوم القيامة في الجوار على الصراط
 وادخل الجنة ومن رأى مظلوما فاستغاث به فلم يقمته ضرب في القبر عانة مسوط من النار (مجلس
 البصري) وجاء في الاملايين ان المنادي يوم القيامة اثنون فيقولون فيقول به على رأسه قلنسة
 من النار لا يساقيها من قطران راكبا على خنزير ثم ينادي ابن الجحيم من المتكبرون فيقولون
 وينطلق بهم الى النار اما هم فيقولون ثم ينادي ابن قاييل فيقول به كذلك ثم ينادي ابن الحسنات
 فيقول بهموا هم اليه فانما هم فيسوقهم ومعهم الى النار ثم ينادي ابن كعب بن الاشرف رئيس
 علماء اليهود كما جاء في الخبر لو امن كل من جميع اليهود فيقول به كذلك ثم ينادي ابن الذين كذبوا
 فيقول بهم فيسوقهم معه الى النار ثم ينادي ابن ابي بل فيقول به كذلك ثم ينادي ابن الذين كذبوا
 على الله ويرسله فيكون اما هم الى النار ثم ينادي ابن الوليد بن المغيرة فيقول به كذلك ثم ينادي ابن السنان
 بن قرقاء المسلمين فاما هم الى النار ثم ينادي ابن ابي جندة قوم لوط الذي رسوا لوطا فيقول به

اسی طرح رسول مقبول سے ایک اور روایت ہے کہ جو شخص کسی مظلوم کی اعانت کرے گا اللہ تعالیٰ پھر اسے
 سلامت گزارے اور داخل جنت ہونے کی بابت اُسکی مدد فرمایا گا اور جس نے کسی مظلوم کو فریاد کرتے
 دیکھا اور اُسکی مدد نہ کی ایسے سنگدل کے بدن پر قبرین و وزخ کی آگ کے سو کوٹے لگائے جائیں گے
 (مجلس البصری) بعض آثار میں یہ روایت آئی ہے کہ قیامت کے دن مذاہوگی فرشتہ فرعون کو
 میرے سامنے لے آؤ چنانچہ وہ سر پر آگ کی ٹوپی بدن میں آگ کا کرتا پہنے ایک خنزیر پر سوار
 ہو کر حاضر ہو گا۔ پھر مذاہوگی کہ آج ظالم و تکبر کمان میں چنانچہ سب کے سب حاضر کیے جائیں گے
 اور فرعون کی پیشانی میں آگ کے وزخ کی طرف دیکھل دیا جائے گا۔ پھر مذاہوگی کہ قایل کمان
 ہے چنانچہ وہ بھی اسی صورت سے سامنے ہو گا اور تمام حاسدون کو ہمراہ لیکر جہنم میں جا کر لگا۔ پھر مذاہوگی
 کہ علماء یهود کا افسر کعب بن اشرف مدینہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مارا تو کل یوں
 مسلمان ہو جائے کمان ہے چنانچہ فوراً حاضر کیا جائے گا۔ پھر مذاہوگی کہ حق اور علم دین کی باتوں
 کو چھپانے والے کمان ہیں۔ سب موجود ہو جائیں گے اور کعب بن اشرف اُن کا امام بن کر سب کو
 جہنم میں لے جائے گا۔ پھر مذاہوگی کہ ابو جہل کمان ہے چنانچہ اُس وقت حاضر کیا جائے گا پھر پکارا
 جائے گا کہ خدا و رسول کے ذمہ جھوٹ لگائے والے کمان ہیں۔ سب موجود ہوں گے اور ابو جہل
 اُن کا پیشہ انکار و وزخ میں جا دے گا پھر مذاہوگی کہ ولید بن مغیرہ کمان ہے چنانچہ فوراً
 آئے گا۔ پھر پکارا جائے گا کہ فقیر و ناتوان مسلمانوں کو غیبت میں آڑا لے کر کمان ہیں
 ولید بن مغیرہ اُن سب کا امام بن کر وزخ میں جا دے گا۔ پھر مذاہوگی کہ قوم لوط کا افسر
 نامی جس نے رسول لوط بناری کہ نبی کمان ہے فوراً حاضر ہو گا

فيقال انطلقوا مع نبيكم الى الجنة ثم يوثق باؤهم عليه السلام وعلى رأسه تاج من نور وبين
 يديه ثمانية آلاف علم فيقال اين الذين حجروا واعتمروا فأحمد عليه السلام امامهم الى الجنة
 ثم يوثق بابراهم عليه السلام كذلك بين يديه عشرون الف علم ثم يقال اين الذين عيّنوا
 الاضياف ويهرون الغرباء فأبراهيم عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يوثق بيوسف عليه
 السلام كذلك بين يديه عشرة آلاف علم ثم يقال اين الذين تركوا اهلوا وانفسهم حين
 قدر يوسف عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يوثق بيعقوب عليه السلام كذلك ثم
 يقال اين الذين يحسنون الى جيرانهم فيعقوب عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يوثق بموسى
 عليه السلام ثم ينادى اين الذين قالوا الحق لوجه الله تعالى فموسى عليه السلام امامهم الى
 الجنة ثم يوثق بهرون عليه السلام ثم يقال اين الذين عدلوا في خلافهم فهارون عليه
 السلام امامهم الى الجنة ثم يوثق بياقوب عليه السلام ثم يقال اين الذين صبروا في امر ارضهم
 وبزعمهم فياقوب عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يوثق بابي بكر الصديق رضي الله عنه وعلى
 رأسه تاج من نور لا جسام من سند واستبرق فينادى مناد اين الصديقون فأبو بكر امامهم الى الجنة

ان سے کہدو کہ اپنے نبی کے ہمراہ جنت کی طرف روانہ ہو جائیں پھر آدم کو بلایا جائیگا ان کے سر پر نور کا تاج
 اور آگے آگے آٹھ ہزار علم ہوں گے پھر پکارا جائے گا کہ حج اور عمرہ کرنے والے کہاں ہیں چنانچہ آدم
 ان کے امام بنکر جنت میں داخل ہو جائینگے پھر اسی طرح حضرت ابراہیم کو بلایا جائیگا ان کے آگے آٹھ
 ہزار علم ہوں گے پھر پکارا جائیگا کہ مہمانوں کو دوست رکھنے اور غریبوں کے ساتھ احسان کرنے والے کہاں
 ہیں چنانچہ ابراہیم پیشوا بنکر انھیں جنت میں لے جائیں گے پھر اسی طرح یوسف کو بلایا جائے گا ان کے
 آگے دس ہزار علم ہوں گے پھر پکارا جائے گا کہ قدرت پاکر اپنی نفسانی خواہشوں کو چھوڑنے والے کہاں
 ہیں چنانچہ سب کے سب یوسف کی پیشوائی میں داخل ہوتے ہو جائیں گے پھر اسی طرح یعقوب علیہ
 السلام کو بلایا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ ہمایوں کے ساتھ نیکی کرنے والے کہاں ہیں آج
 یعقوب جنت میں داخل ہونیکے لئے آئے ہیں پھر موسیٰ علیہ السلام کو بلا کر یہ ندا ہوگی کہ صرف
 اللہ کیلئے حق بات کہنے والے کہاں ہیں آج موسیٰ جنت میں لے جائیں گے اور امام ہیں
 پھر ہارون علیہ السلام کو بلا کر یہ ندا ہوگی کہ حکومت و سلطنت میں عدل کرنے والا کہاں ہیں چنانچہ
 ہارون آئے گا امام ہو کر سبکو جنت میں لے جائیں گے۔ پھر یاقوب کو بلایا جائے گا اور اسی کے ساتھ ندا ہوگی
 کہ بیمار یوں اور بلاؤں پر صبر کرنے والے کہاں ہیں چنانچہ سب حاضر ہو جائیں گے اور یاقوب ان کے امام
 بنکر داخل غلہ کر دیں گے پھر حضرت ابو بکر صدیق نور کا تاج اور سند من استبرق کا لباس پہنے تشریف لائیں گے
 اسوقت ندا ہوگی کہ صدیقین کہاں ہیں چنانچہ حضرت ابو بکر کی پیشوائی میں سب داخل جنت ہو جائیں گے

ثبوتی بمصر رضی اللہ عنہ ثریقال ابن النعمان بالمعروف والنہی عن المنکر فہما مامہر
الی الجنة ثریوقی عثمان رضی اللہ عنہ وعلیہ لباس الحیاء ثریقال ابن الذین ترکوا المصالح
حیاء من اللہ تعالیٰ عثمان امام مہرالی الجنة ثریوقی بعلی رضی اللہ عنہ ثریقال ابن الغازی
فوسیل اللہ علی امام مہرالی الجنة ثریوقی بالحسن والحسین رضی اللہ عنہما ثریقال ابن المظاہر
والمقتولون فی طاعة اللہ فہما امام مہرالی الجنة ثریوقی بمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ثریقال
ابن الفقہاء فہو امام مہرالی الجنة ثریوقی ببلاول الحبشی رضی اللہ عنہ ثریقال ابن النور
فہو امام مہرالی الجنة (تفسیر تسبیح) وفی الحدیث من اذی مؤمنافقد اذا فی ومن اذی
فقد اذی اللہ تعالیٰ ومن اذی اللہ تعالیٰ فلیتبنوا مقعد من النار یعنی ببلاول مکانہ
من الجنة الی النار واذا کان یوم القیامۃ ینتعلی المظلوم بالظالم ویاخصم بالخصم
ویقول بیٹی وبینک العادل فی حکمہ یعلم الظالمون ماذ ینفعل بہم حین یؤخذ
من حسناتہم ویدفع الی مظلومیہم (کنافی زبدۃ الواعظین) حکمی عن بلاول رضی اللہ
عنہ قال کنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی منزل ابی بکر الصدیق بمکہ ففہم البنا

پھر حضرت عمرؓ کو بلایا جائے گا اور ان کی ہمرابی میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والوں کو بہشت
میں پہنچا دیا جائے گا پھر حضرت عثمانؓ لباس حیا پہنکر تشریف لائیں گے اور وہ لوگ جنہوں نے غیرت
انہی سے شرم کر گناہ چھوڑ دیے تھے ان کی امامت میں داخل بہشت ہوں گے پھر حضرت علیؓ
آئیں گے اور غازیوں کو اپنے ہمراہ لیکر جنت میں چلے جائیں گے پھر حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو
بلایا جائے گا اور وہ لوگ کہ جو طاعت انہی میں مظلوم یا مقتول ہوئے ہیں طلب کیے جائیں گے
اور ان دونوں اماموں کے ہمراہ جنت کی طرف چلے جائیں گے پھر معاذ بن جبلؓ چائے جائیں گے
اور تمام فقہا ان کے ہمراہ ہو کر داخل جنت ہو جائیں گے پھر حضرت بلاولؓ طلب ہوں گے اور
تمام مؤمنوں کے امام ہو کر سب کو جنت میں لے جائیں گے (تفسیر تسبیح) حدیث شریف میں ہے
کہ جس نے کسی مؤمن کو ایذا دی اُس نے گویا مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اُس نے گویا اللہ تعالیٰ
کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اُس سے کمد و کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے یعنی
جنت سے ٹھکر دوزخ میں گھر لے لے قیامت کے دن مظلوم ظالم کو اور سچا مدعی اپنے مدعا علیہ
کو پٹ پٹے گا اور یہ کہے گا کہ آج میرے تمہارے مابین ایک حاکم عادل فیصلہ کرے گا اس وقت
ظالم معلوم کریں گے کہ آپر کیسی بُری بنی کیونکہ اُن کی نیکیاں چھین چھین کر مظلوموں کو دلا دی
جائیں گے (زبدۃ الواعظین) حضرت بلاولؓ کہتے ہیں کہ ایک روز ہم کہ میں رسول خدا کیساتھ ابو بکر صدیقؓ
کے گھر میں بیٹھے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

ابو جہل نے فرمایا کہ میں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عبد المطلب کو قتل کیا ہے یا رسول اللہ فقال یا جہل بن سلمہ
 انک رسول الله فان انت کذا حقاً فانصر فی علی من ظننی قال علیہ السلام ورسول الله
 قال ابو جہل بن ہشام اخذ ماله فقام علیہ السلام وذلك عند الهاجرة قال بلول قلنا
 یا رسول الله انه الا في القيلولة فيشقى علیہ ذلك ونخاف ان يغضب علیک ویؤذیک
 فلم یسمع كلامنا فذهب الی ابی جہل وقوم علیہ الباب مغضبا فخرج ابو جہل بالغضب
 فاذا هو رسول الله قائما فقال ادعنا هلا امرسلت الی فاتیک فقال علیہ السلام
 اخذت مال هذا النصرانی رد علیہ ماله فقال ابو جہل هذا اجنت فلو بعنت الی
 احد الردة علیہ فقال علیہ السلام ولا تطول ولكن ادفع ماله الیه فقال لغلامه
 اخرج جميع ما اخذ منه وردہ علیہ وقال علیہ السلام یا رجل هل وصل الیک مالک
 فقال نصرانی اسلة واحدة فقال علیہ السلام لا بی جہل اخرجها فظلمها فی بیت فلم
 یجد ما قد فزع ابو جہل الیہ بدلا خیرا منها فقاتلت امرأة ابی جہل والله لقد تواضعت لیتیم
 الی طالب کل التواضع والتذلل فقال ابو جہل لو ماریت لو تقولی هکذا قالت ما ماریت
 میں نے بہر تکلمہ دیکھا کہ ایک نصرانی آدمی یہ کہہ رہا ہے کیا محمد بن عبد اللہ یہاں تشریف رکھتے ہیں؟
 میں نے اندر لے آیا اُس نے کہا کیا آپ رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اچھا اگر یہ دعویٰ سچا
 ہو تو ایک غلام کے مقابلہ میں میری مدد کیجئے رسول خدا نے فرمایا کہ تجھ پر کس نے ظلم کیا اُس نے
 عرض کیا کہ ابو جہل بن ہشام نے میرا مال چھین لیا رسول خدا فوراً اٹھ کھڑے ہو گئے بدلہ لینے چلے گئے
 یہ ٹھیک دو پہر کا وقت تھا میں نے عرض کیا کہ حضور ابو جہل اس وقت سو رہا ہوگا ایسا نہ ہو کہ جگنا اُس سے جڑا ہوگا
 ہو اور آپ پر غضبناک ہو کر کچھ کہنے سننے یا ستانے لگے مگر آپ نے ہماری ایک سنی اور غصہ سے ابو جہل
 کے گھر کا دروازہ جاکھٹکھٹایا وہ ناک بھون چڑھا سنے نکلا اور رسول خدا کو دیکھ کر کہنے لگا اندر چلیے
 اپنے کوئی آدمی کیوں نہ بھیجے یا میں خود حاضر ہوتا اپنے فرمایا کیا تو نے اس نصرانی کا مال چھین لیا ہے
 اگر یہ سچ ہے تو دیدے ابو جہل نے کہا کیا آپ ایسے تشریف لائے ہیں آپ کا کوئی آدمی آتا تو میں
 اسکا مال پس کر دیتا اپنے فرمایا بس زیادہ بک بک کر اور اسکا مال ویدال ابو جہل نے اپنے غلام کو
 حکم دیا کہ اس نصرانی سے جو کچھ لیا گیا ہو واپس کرے چنانچہ جب اُس سب پر لایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا
 کہ تجھے تیرا سب لے لیا گیا ہے اور باقی جو عرض کیا ہاں ایک ٹوکرا اور جو بی بی ابو جہل سے فرمایا کہ ٹوکرا بھی دلو اور
 چنانچہ گھر میں ڈھونڈا گیا مگر کہیں نہ ملا ابو جہل نے اُسکے بدلے میں اور اچھا ٹوکرا دلو اور اس وقت ابو جہل کی گھر والی
 بول اٹھی کہ ابو جہل کے پیٹم روکے کی اتنی خاطر داری اور یہ عاجزی تو یہ ابو جہل نے جواب دیا کہ اگر تجھے بھی یہی
 نظر آتا ہو میں دیکھ رہا ہوں تو تو ہرگز ایسا نہ کہتی وہ بولی کہ بھلا تمہیں کیا نظر آ رہا ہے

فَالْقَاسِمِينَ فِي قَوْمِي يَا أَيُّهَا الْمَكِيدُ لَسْتُ بِكَ أَقْبَلُ وَأَنْتَ أَقْبَلُ
لَقَدْ لَكَ تَأْذِيرٌ تَأْذِيرٌ فَلَمَّا رَأَى النَّصْرَ لِي مَلَائِي مِنْ رَجُلٍ قَالَ يَا هَذَا كَيْفَ هَذَا
وَدِينُكَ حَقٌّ فَاسْلُوهُ حَسَنَ اسْلَامِهِ هَذِهِ بَيْنُكَ أَمَانَةٌ الْمَظْلُومُ (زبدۃ الواعظین)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وَأَنْذِرِ النَّاسَ) یا اچھ (یومر یا تمہارا عذاب) یعنی یوم القیمۃ (اویومر الموت) فائدہ اول
ایام عذاب ہمیشہ وہ مفعول ثانی لا نذر (فیقول الذین ظلموا) یا لشركہ والتکذیب (یہنا)
آخرنا الی اجل قریب) آخر العذاب عنا و مردنا الی الدنیا و امهلنا الی حد من الزمان
قریب (وآخر اجلنا و ابقنا مقدر ما لو من بک و نجیب دعوتک (نجیب دعوتک و یتبہم

(الرسول) جواب للامر و نظیرہ (لولا اخرتني الی اجل قریب فاصدق و اکن من الصالحین)
اولہ تکنونا اقسمتہم من قبل ما لکم من زوال (علی ارادۃ القول و مالک جواب القسم
جاء بلفظ الخطاب علی المطابقة دون الحکایۃ والمعنی اقسمتہم انکریا قون فی الدنیا لقرن لوزیلت

کہا تم مجھے میری قوم میں رسوا کرنا۔ سنو۔ مچلو ان کے کندھوں پر دو شیر میٹھے نظر آرہے ہیں جب
میں یہ ارادہ کرتا ہوں کہ اس کا مال ندون تو وہ پھاڑ کھانے کو دوڑتے ہیں میری فروتنی کا
یہی سبب ہے۔ بلال کہتے ہیں کہ اس نصرانی نے جب یہ معرکہ دیکھ لیا تو فوراً اقرار کیا کہ بیشک
آپ رسول اللہ ہیں اور آپ کا دین برحق ہے چنانچہ اسلام لے آیا اور نیک مسلمان ہو کر رہا۔
یہ سب اعانۃ مظلوم کی برکت تھی (زبدۃ الواعظین)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ الْعَذَابُ یعنی لے محمد کو عذاب آنے کے دن سے فدا و اس سے
یا تو قیامت کا دن مراوے یا موت کا کیونکہ موت کا دن انکے عذاب کا پہلا دن ہے لفظ یوم
أَنْذِرُ کا دوسرا مفعول ہے فیقول الذین ظلموا الآية اسدن وہ لوگ جہنوں نے شرک و تکذیب کے
باعث اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے یہ کہیں گے کہ اتنی ہمیں چند روز کی مہلت اور دیے یعنی عذاب موقوف
رکھ دینا میں بھیج اور تھوڑی سی مہلت دے یا ساعت موت کو ٹال دے اور اتنی مہلت دے کہ ہم
نجیب دعوتک انہ تیری دعوت قبول کریں اور تیرے رسول کی پیروی ہو جائیں نجیب دعوتک الآية امر
کا جواب ہو اور اس کی نظیر یہ آیت (لولا اخرتني الی اجل الآیہ یعنی اتنی تو نے مجھے اور چند روز مہلت کیوں نہی
تاکر میں حد تو تیا اور نیکو بن شامل ہو جاتا) اولہ تکنونا اقسمتہم الآية یعنی اس وقت اللہ تعالیٰ فرمایا گیا کہ اس
پہلے تم قسم نہیں کھا چکے تھے کہ ہمیں کبھی زوال نہوگا لفظ ما لکم جواب قسم ہو جو بطور مطابقت قسم کو بطور دعا
بصیغۃ خطاب صادر ہوا ہے مطلب کہ تم دنیا میں باقی رہ کر کسی قسم کھا کر یہ کہہ چکے تھے کہ موت کی مہین آخرت میں نہوگی

وسکتے تھے مساکین الذین ظلموا انفسہم بالکفر والمعاصی کما کہ وہ خود و قریبین کو کفر کی بات
 نصرتا ہم عاتقنا ہون فی منازعہ ہم من انما ہا کزل ہما و ما تو اتر عند کہون اخبار ہر خبر ہا
 لکھ لہ امثال من احوالہم اری بینا لکھ انکھ مثلمہ فی الکفر واستحقاق العذاب اوصفات ثانی
 و فضل ہما الی ہی فی الخرابۃ کالامثال المضربۃ (قاضی) عن انس رضی اللہ عنہ انا قال رسول اللہ
 علیہ السلام من صلی علی صلاۃ صلی اللہ علیہ عشرۃ ومن صلی علی عشرۃ صلی اللہ علیہ مائۃ ومن صلی
 علی مائۃ کتب اللہ بین جنبہ براءتین براءۃ من النفاق وبراءۃ من النار اسکت اللہ تعالیم
 القيامة مع الشہداء (حیاء القلوب) روى عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انا قال رسول اللہ
 علیہ السلام یوم القيامة یوم الثلثۃ اصناف صنف مشاة وصنف مرکبان وصنف
 مشاة علی وجوہہم قبل یارسول اللہ کیف یمشون علی وجوہہم قال ان الذی امشاه علی اقل
 قادر علی ان یمشی علی وجوہہم اما انہم یمشون بوجوہہم کل حدب شولہ وراۃ الذمۃ
 اما المشاة فالمنہون من المؤمنین واما المركبان فالمنفقون السابقون الذین لا خوف علیہم
 ولا یمضون واما المشاة علی وجوہہم فالحکماء قد یحتمل ان یکونوا ثلثۃ اصناف صنف من المسیر

وسکتے تھے مساکین الذین ظلموا انفسہم بالکفر والمعاصی کما کہ وہ خود و قریبین نے کفر و معاصی
 کے باعث اپنی جانوں پر ظلم کیا و تبین لکھ الایہ اور ہمیں معلوم ہے کہ ہم نے اُن کے ساتھ کیا کیا کیونکہ
 تم اُن کے مکانات وغیرہ دیکھ کر اُن عذابات کے آثار معلوم کیجئے جو اپنے نازل ہوئے اور بطور تواتر
 تمکو اُن کی خبریں مل چکی ہیں و ضربنا لکھ الامثال اور ہم تمہارے لئے مثالیں بیان کر چکے ہیں یعنی
 یہ ظاہر کر دیا ہے کہ تم کفر اور استحقاق عذاب میں اُن کی مثال ہو یا یہ مطلب ہو کہ ہم نے اُن کے افعال
 اور اپنے عذاب اُن کی حقیقت بیان کر دی ہے جو اپنی ندرت کے باعث ضرب المش کی مانند ہے
 (قاضی بیضاوی) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایجا ر درود بھیجا تو
 خدا اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو دس بار درود بھیجتا ہے اُس پر سو رحمتیں اور جو سو بار درود بھیجتا ہے
 اُسکی دونوں آنکھوں کے مابین اللہ تعالیٰ دو طرح کی برائتیں لکھ دیتا ہے (۱) برارۃ از تفیق (۲)
 برارۃ از دوزخ اور اُسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھیں گے (حیاء القلوب) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ رسول خدا نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین طرح ہوگا (۱) پیدل (۲) سوار (۳) منہ کے بل
 گھستے ہوئے عرض کیا گیا کہ حضور لوگ منہ کے بل کس طرح چلیں گے فرمایا جس نے قدموں کے بل چلایا تھا تو
 منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہو بیشک وہ دشوار گزار اور پر خارشہ منہ ہی کے بل طے کریں گے (ترمذی) پیدل
 چلنے والا گناہگار مومن میں اور سوار وہ لوگ ہیں جو سب پہلے خدا کی راہ میں مال صرف کر دیں ان پر نہ کسی طرح کا
 خوف ہوگا اور نہ یہ نگلیں ہوں گے اور منہ کے بل چلنے والے کفار ہوں گے یہ بھی احتمال ہوگا ان تینوں قسم میں ایک قسم مومن بھی ہو

موجود کیاں وصفتان من الکفار احدھا المتکبر المتعبر بالقرم الذي لا يقبل للمعصية ولا لا
 بمشرون على وجوههم وانا علمهم فيشرون الحديث قوله عليه السلام راغبين راغبين فہما سید
 عوام المؤمنین الذین خلطوا علما صالحا واخر سئیا لعلہما اصحاب المعصية وھما الصنف الاول
 والصنف الثانی الرکبان المسرعون الی ما اعد لہم فی الجنان وھما الذین اجتنبوا الصیبات
 لعلہما السائقون (من ابن ملک) اتفقوا علی روایۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ یحشر الناس
 علی ثلاثۃ طرائق راغبین وراغبین واثنان علی بعیر وثلاثۃ علی بعیر واربعة علی بعیر
 وعشرۃ علی بعیر وھذہ الاعداد تفصیل لمراتبہم علی سبیل الکنايۃ والتثلیل فمن کان
 علی مرتبۃ کان اقل شریکۃ واشد سمرۃ واكثر سباقا فان قلت مرکوب الاربین واخواتہ
 اب طریق الاجتماع ام لا اعتقاب قلت بطریق الاعتقاب لکن الاولی ان یحمل علی وجہ
 الاجتماع لان فی الاعتقاب لا یكون الاثنان ولا الثلاثۃ علی بعیر واحد حقیقۃ وانما
 اقتصر علی ذکر العشرۃ اشارۃ الی انها غایۃ عدد الرکبیین علی بعیر ذلک البعیر المتقل العشرۃ
 من بدائۃ فطرۃ اللہ تعالیٰ ککفۃ صاعہ حیث قویۃ علی مالا یقوی علیہ غیرھا من النوق

بے سوار اور دو قسم کافروں کی یعنی متکبر جاہل اور سرکش کافر جو کسی طرح نصیحت نہیں ملتے منہ کے
 بل گھسیٹنے اور ان کے پیرو پیدل چلین گئے (الحديث) رسول خدا کے قول راغبین راغبین سے
 (جو اگلی حدیث میں آتا ہے) عوام مومنین مراد ہیں جنہوں نے کوئی کام اچھا کیا کوئی برا شاید یہ گناہگار
 لوگ ہیں جو قسم اول میں داخل ہیں دوسری قسم میں وہ سوار داخل ہیں جو جنت کو سامان کوئی طرف دیگر
 یہ شبہات سے بچنے والے لوگ ہیں جو سابقین میں داخل ہیں (ابن مالک) ابو ہریرہ سے متفق روایت
 ہے کہ لوگوں کا حشر تین طریقہ سے ہوگا ان میں بعض راغب ہوں گے اور بعض خوفناک اور کسی اونٹ
 پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس آدمی سوار ہوں گے یہ کناپے اور ٹھیل کے طور پر لوگوں کے
 مرتبوں کی تفصیل ہے جس کا مرتبہ اعلیٰ ہوگا اس کے اونٹ پر شریک کم ہوں گے اور وہ اونٹ تیز
 رفتار اور سریع السیر ہوگا اب اگر تم کہو کہ ایک اونٹ پر دو یا چار یا دس آدمیوں کا سوار ہونا
 بطریق اجتماع ہوگا یا ایک کے پیچھے دوسرا اسی اونٹ پر سوار ہو کر جائے گا۔ میں جواب دیتا ہوں
 کہ اجتماع مراد نہیں بلکہ ایک کے پیچھے دوسرا سوار ہوگا لیکن بہتر یہ ہے کہ حدیث کو طرز اجتماع
 ہی پر محمول کیا جائے اس لیے کہ ایک کے پیچھے دوسرے کے سوار ہونے میں دو ہی شخص مقصور
 ہو سکتے ہیں فی الحقیقہ ایک اونٹ پر تین سوار نہیں ہو سکتے اور دس آدمیوں پر اس لیے اقتصار ہوا ہے
 کہ یہ عدد راکبیین کی انتہا ہے دس سواروں کو اٹھانے والا اونٹ اللہ تعالیٰ کی عجائب الخفوات
 کا نمونہ ہوگا اس میں ناقہ صلح کی طرح وہ قوت ہوگی جو دیگر اونٹوں میں نہیں پائی جاتی۔

والا لریک الحسنة والحسنة وقیمها الى العشرة الا ربعاً ولم یذكر ايضا في السابقين من تقیر
منه ویرکوب یحیر لان المراد من الناس غیر الخواص ولعل ذلك یكون مرقة الانبیاء الذین
وتحشر یقیناً سائر الناس وهو الفرقة الثالثة تقیل معهم حیث قالوا من القیلولة وهی النوم فی القبر
وقدین معهم حیث بانوا وتصلب معهم حیث اصبحوا ونفسی معهم حیث امنسوا یعنی ان الناس
تلازم هذه الفرقة فی جمیع احوالهم وهو الکفار قال بعض الشراة هذا الحشر یكون قبل
القیامة احياء الى الشام یقریة قیلولة تمرد وبتوتة تمرد لان هذه الاحوال انما تكون فی الدنیا
ولان الناس یبعثون من القبور حفرة غیر موصوفین بالمرکوب والتعاقب وهذا آخر اشرار ط
الساعة كما جاء فی حدیث آخر و آخر ذلك ناس تخرج من قبر عدن نظروا الناس الى عشره هرقا
بعضهم یكون بعد البعث لان الحشر اذ ذکر مطلقاً یصفر الى ما بعد الموت هو المختار للعام التوفیقی
لما فی عن ابی هريرة من الحدیث المقدس الحشر الناس ثم القیامة على ثلاثة اصناف الى آخر الحدیث واما
الظاهر فعن ابی هريرة عن النبی صلی الله علیه وسلم فیما یروی عن ربہ تعالیٰ انه قال
یا عبادی انی حرمت الظلم علی نفسی وعلی عبادی الا فراقاً تظلموا (مرواه مسلم والترمذی)

پانچ سے لے کر نو تک کا ذکر اختصار کے لئے نہیں کیا گیا اور سابقین میں اس شخص کا ذکر بھی نہیں
آیا جو ایک اونٹ پر ایک سو اسی سو گاہ کیونکہ لوگوں سے غیر خواص مراد ہیں شاید یہ انبیاء اور اولیاء
کام تہہ ہوگا اور باقی کو آگ اکٹھا کر لے گی یہ تیسرا فرقہ ہے کہ جس جگہ یہ دو پہر کو سوئیں گے آگ اسی
جگہ ٹھہر جائے گی اور ہاں رات گزاریں گے آگ وہیں شب باش ہوگی اور صبح ہو یا شام ہر وقت
اُن کے ساتھ اور ہر حال میں اُن کے گرد گرد رہے گی یہ لوگ کفار ہوں گے بعض شارحین کا قول
ہے کہ یہ حشر قیامت سے پہلے زندہ لوگوں کے ساتھ ملک شام کی طرف ہوگا کیونکہ دو پہر کو سونا
اور رات گزارنا اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ احوال دنیا میں ہو کر تے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگ
قبروں سے نکلے پانچ اوٹھ کر حشر کی طرف چلیں گے وہاں سوار یاں کہاں البتہ اس طرح کی آگ کا ظہور
قیامت کی سب سے پہلی علامت ہو چنانچہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پہلے قعر
عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو حشر کی طرف ہسکا لے جائے گی بعض علماء کا قول ہے کہ یہ آگ
قبروں سے اُٹھنے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ لفظ حشر جب مطلق بولا جاتا ہے تو زمانہ ما بعد الموت
مراد ہو کر تا ہے امام توربشتی نے اسکو پسند کیا ہے کیونکہ ابو ہریرہ سے گزشتہ حدیث میں یہ روایت
آچکی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین طرح ہوگا (الی آخر الحدیث) ظالم کے بارہ میں ابو ہریرہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اللہ تعالیٰ سے بطور حدیث قدسی روایت فرماتے ہیں کہ
میرے بندو! میں نے اپنی اور تمہاری ذات پر ظلم کرنا ہر کام کر دیا ہوں خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا (مسلم و ترمذی)

فمنی عند الحدیث فقد مت وقبالت عن الظلم ومن جاوره من الله تعالى عنه اذ عليه السلام قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة واتقوا الشتم فان الشتم اصلك من كان قبلكم وعلی علیہ السلام ان سفکوا دماءهم واستحلوا امهارة نسائهم قال القاضي عیاض وهو علی ظاهره فیكون الظلم ظلمات علی صاحبہ لا یمتدی یوم القيامة سببها حیث یمشی نور المؤمن بین ایدیہم ویا یمینہم ویمخل ان الظلمات ہما الشدائد وقوله فان الشتم اهلك من كان قبلكم یقتل ان هذا الهلاك هو الهلاك الذي اخبر عنه فی الدنيا حتی الاخرة وقال جما الشتم البخل وقيل الشتم المحرص علی ما ليس عنده والبخل بما عنده وعن ابی ہريرة رضى الله عنه عن النبی علیہ السلام انه قال من كانت عنده مظلمة لأخيه من عرضة او من شیء اخر فلیستقلله الیوم قبل ان لا یكون دینا له ولا دهره ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر المظلمة وان لم یکن له حسنات اخذت من سیئات صاحبه وعلیت علیہ (رواه الطنابری والترمذی) فان قلت هذا یمانی قوله تعالی (ولا تزمنوا من ذنوبهم ولا تزرئوہا فخری) قلت الظالم فی

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم ظلم سے الگ اور اُس سے بچو رہو جابر سے مروی ہے در رسول خدا فرما ہیں لوگو! ظلم سے پرہیز کرو کیونکہ ظلم قیامت کا اندھیرا ہے اور بخل سے بچتے رہو کیونکہ بخل نے پہلی قوموں کو ہلاک کیا اور غور زری پر ابھارا اور اسی بخل کے باعث انہوں نے حرام کو اپنے لئے حلال کر لیا قاضی عیاض کہتے ہیں کہ حدیث ظاہر معنویہ محمول ہے کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا بنکر ظلم کے سامنے آجائے گا کہ اُسے کہیں رسۂ نیلکہ جبکہ مومنوں کا نور اُن کے آگے اور دہنی طرف موجود ہوگا اور یہ بھی احتمال ہے کہ اندھیروں سے سختیاں مراد ہوں اور اس قول میں کہ بخل نے تیسے پہلی قوموں کو ہلاک کیا یہ احتمال ہے کہ اس سے وہ ہلاک مراد ہے جسکی دنیا و آخرت میں خیر نہ گئی ہے لفظ شتم جو اس حدیث میں بعض کے نزدیک بمعنی بخل ہے اور بعض کے نزدیک غیر کے مال کی حرص اور اپنے مال پر بخل کو شتم کہتے ہیں ابو ہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا جس کسی کے ذمہ اپنے بھائی مسلمان کا آبرو یا مال وغیرہ کے متعلق کوئی حق ہو اُسے چاہیے کہ آج معاف کرالے کیونکہ قیامت کے دن اُس کے پاس دشوینار ہوگا نہ درہم البتہ اُسکے پاس اگر کوئی عمل صالح ہوگا تو چھین کر بقدر حق مظلوم کو دلایا جائے گا اور اگر نیکیاں نہوں گی تو مظلوم کی برائیاں اس پر لا دی جائیں گی (بخاری ترمذی) اگر تم یہ کہو کہ یہ آیت ولا تزمنوا من ذنوبهم ولا تزرئوہا فخری (کوئی شخص کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا) کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ میں جواب دو دن گا کہ فی الواقع ظالم کو اُسکے ظلم کے مطابق سزا دی جائیگی اور پھر مظلوم کی برائیاں نہ مظلوم اور ثبات عمل کیلئے لا دی جائیگی

فمحق الایة ان واحد الوقال لاخر اصل عنك ونزلک لا یؤاخذ به فی الاخرة قال الفقہاء
شیء من الذنوب اعظم من الظلم لان الذنب اذا کان فیما بیئک و بین الله تعالی فان الله تعالی
کریم ان یجازی عنک وان کانت الذنوب بینک و بین العباد فلا هیلة لک سوى امرضاء
الخصم فینبغی للظالم ان یتوب من الظلم ویستعمل من المظلوم فی الدنيا فاذا لم یقدر علیہ
یینبغی ان یستغفر لہ ویدعوه فانه یرجى ان یحله بذلک عن میمون بن مهران ان الرجل
اذا ظلم انسانا فان اراد ان یقبل منه ففاته ولم یقدر علیہ فاستغفر لہ فی ذر کل صلاة
خرج من مظلّمته قال بعض اهل المعرفة الظلم ثلاثة اوجه ظلم یغفره الله تعالی وظلم لا یغفره
الله تعالی وظلم یفرض الله تعالی فیہ فاما الظلم الذی یغفره الله فهو ظلم فیما بینہ و بین سواہ
من ترک الصلاة والصوم والزکاة والحج وفعل الحارم واما الظلم الذی لا یغفره الله فهو الشریک
قال الله تعالی فی سورة النساء (ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء) وفی هذه
الایة دلیل علی ان صاحب البکیرة اذا مات من غیر توبة فانه فی خطر المشیئة ان شاء عفاہ
وادخلہ الجنة بفضلہ وکرمہ وان شاء عذبہ بالنار ثم یدخلہ الجنة برحمته واحسانہ

آیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے یہ کہے کہ تیرے گناہ کا بوجھ میرے ذمے تو آخرت کے
محاسب سے اس بات کا اعتبار نہو گا فقہ ابو اللیث کا قول ہے کہ کوئی گناہ ظلم سے بڑھ کر نہیں ہے کیونکہ اگر
خدا کا گناہ کیا جائیگا تو اُسکی ذات کریم ہے کیا تعجب درگزر ہو جائے اور اگر بندے کا گناہ ہو گا تو صاحب
حق کو رضامند کرنے کے سوا اُسکی معافی کا اور کوئی طریقہ نظر نہیں آتا اسلیئے ظالم پر فرض ہے کہ ظلم
سے توبہ کرے اور مظلوم سے دنیا میں معاف کر لے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو اسکے لئے استغفار اور
دعا کرے تو یہ ہے کہ معافی بچائے گی میمون بن مهران سے روایت ہو کہ آدمی کسی پر ظلم کر کے
معاف کرنا چاہتا ہو لیکن اس کا موقع بات سے نکل جائے اور قابو نہ چل سکے تو ہر نماز کے بعد
اُس کے لئے استغفار کرے معاف ہو جائے گا بعض اہل معرفت کا قول ہے کہ ظلم کی تین قسمیں ہیں
(۱) وہ ظلم کہ خدا اسکو معاف کر دے گا (۲) وہ ظلم کہ اللہ تعالیٰ اُسے نہ بخشے گا (۳) وہ ظلم
کہ اللہ تعالیٰ اس کی بابت فیصلہ کرے گا جس ظلم کو اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا وہ خدا کا گناہ ہے
مثلاً ترک صوم و صلوٰۃ و حج و زکوة اور ارتکاب محرمات اور جس ظلم کو خدا نہ بخشے گا وہ شرک ہو چنانچہ
خود سورۃ نسا میں فرماتا ہے **اِنَّ اللهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یَّشْرَکَ بِهِ** (یعنی بیشک اللہ تعالیٰ شرک کو بخشے گا
اور اسکے سوا اور گناہ تو جس چاہے گا معاف فرما دے گا) اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا
مہربان اگر بے توبہ مر گیا تو مشیت الہی کے ماتحت رہتا ہے وہ چاہے اپنے فضل و کرم سے معاف
فرما کر جنت میں بھیج دے چاہے دوزخ میں ڈال کر عذاب دے اور پھر اپنی رحمت احسان کر باعث بہشت میں داخل کرے

ہوئے اسے تعالیٰ وعدہ المعقرۃ الملوون الشربۃ فان مات علی الشربۃ فہو عند فی النار واما الظلم
الذی یقضى الله تعالیٰ فیہ قضاء فظلم العباد فیما بینہم کالتغیبة والبرستان والقیمۃ وقتل
النفس بغير حق واکل المال الحرام والضرب والشتہ وغیرہ ذلک من حقوق العباد (موعظہ
حسنہ) (حک) انہ کان لحداد ابنان احدهما شداد والآخر شدید ملکاً قہراً فمات شدید
وملک شداد وحده الدنیا وکان یقرأ الکتاب فسمعه ذکر الجنة فقال احسنم فی الدنیا مثل
الجنة جنة علی وجه الارض فتناور الملوون فقال انی امرید ان ابنی الجنة التي وصفها الله
تعالیٰ فی کتابہ فقالوا لا امر الیک والدنیا کلها فی حکمتک فامر بان یجوعوا ذہبا وفضة من
المشرق والمغرب ثم جمعوا ابنائین واختاروا منہم ثلاثۃ رجل تحت ید کل رجل الف رجل
فطافوا عشر سنین ووجدوا امراضاً طیبة فیہا الاشجار والانهار فبدوا لبناء الجنة فرموا فی قریض
لبنة من ذهب ولبنة من فضة فلما قریناؤها اجروا فیہا انهاراً وغرسوا فیہا اشجاراً جذا
من فضة وقرعها من ذهب وبنوا فیہا قصوراً من یاقوت احمر وبلور ابيض وعلقوا الدنیر
الیاقوت علی اعضاء الاشجار والقوا الجواهر والمولود فی لادھار

کیونکہ اُس نے بجز شرک کے دیگر تمام گناہوں کی بخشش کا وعدہ کر لیا ہے البتہ جو شرک ہو کر مریگا وہ لایا
نہیں ہوگا جس ظلم کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ کرے گا وہ بندوں کے باہمی گناہ ہیں مثلاً ایک بیت بستان چل
خوری قتل ناحق حرام کامل کھانا مارنا گالیان دینا اور علی ہذا القیاس دیگر حقوق العباد (موعظہ حسنہ)
حکایت عاد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد و دوسرے کا شدید دونوں زبردستی بادشاہ
بنو یثعب چند روز کے بعد شدید مر گیا اور اکیلا شداد سا رہ گیا کا مالک۔۔۔ اچھے بکھر گئے ہیں دیکھا کرتا
تھا ایک دن جنت کا ذکر سنا اور یہ کہا کہ میں آسمانی جنت کی طرح زمین پر ایک جنت بناؤں گا چنانچہ
اس میں دیگر بادشاہوں سے مشورہ کیا اور یہ کہا کہ میں اُسی طرح کی ایک جنت بنانی چاہتا ہوں
جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابوں میں بیان فرمائی ہے انہو انہ کہنا کہ آپ کا ملک
دنیا آپ کا بشارت ملے حکم دیا کہ مشرق سے لیکر مغرب تک جہاں کہیں سونا ہے وہ سب ہوسب
جمع کر لیا جائے پھر سہارا بنائے گئے اور ان میں سے تین سو ایسے کا ریہ منتخب ہوئے تھے کہ تھے
ہزار ہزار دیگر معمار تھے یہ لوگ دس برس تک مکہ کو پہنچاتے پھر اسے آخر یکہ ایسی نقطہ زمین کو
منتخب کیا جس میں سرسبز درخت بہت تھے اور یہاں تین میل مربع ایک بلخ کی
بنیاد ڈالی جس کی ایک اینٹ سونے کی تھی ایک چاندی کی سب یہ بنکر تھوٹے تھے تین سو تین چابی
کین اور ایسے مصنوعی درخت لگائے جسے تھے چاندی کے اور شاخیں اور پتے تھے شاخوں میں موتی اور
یاقوت جڑے گئے اس بلخ میں یاقوت اور بلور کے محل تیار ہوئے تھو تھو موتی اور دیگر جواہر ڈالے گئے

والمسك والعنبر فيا بين الالهة والاشقياء فلما اتموا ما هموا به اسلموا الى شداد واخبروه
بما راى الجنة فسار اليها باهل مملكته فكان الملوك والاعوان ياخذون الذهب والفضة
ظلموا فلحق ببق شئ منهما الا مقدار درهمين في عنق صبي يتيم فاخذوه منه فرفع الصبي وجهه
الى السماء فقال الهى انت تعلم بما يعمل هذا الظلم لربك واداءك وامالك فاعتنا يا غياث
المستغيثين فامن ملائكة السماء على دعاء الصبي فارسل الله تعالى جبرائيل عليه السلام فلما
كان منها مسيرة يوم وليلة صاح جبرائيل عليه السلام من السماء فملكوا جميعا قبل الدخول في
الجنة فلحق ببق منهم عني ولا فقير ولا مملوك بسبب دعاء الصبي المظلوم (مسألة الواعظين) اءى ابا
العزير وما قلنا لك واياك والمشي الى باب السلطين فانه من غير ضرر ولا ظلم . اقتراؤه . - - -
فان المستر نراة . - - - اكرام لمروق . - - - امر الله تعالى بالاعراض عنهم بقرينة اذ اعرض عنهم تولى عن
ذكرنا ولم يرد الا الحجة الدنيا وهو تكثير لسوادهم اعانة لهم على ظلمهم . - - - - -
طلب ما لهم فوسعى الى حرام وقد قال النبي عليه السلام من تراضع لغنى الناس فليس له نصيب
هذا في غنى صاحبه فما ظنك بالغنى لغيره وانما قال ذلك لان المرء بقلبه لسانه ونفسه

اور انہار و شجار میں مشغول رہنے پر کیا کیا نہ ہوگا۔ بلکہ ان کے بعد شداد و تکلیفیں بلوغت کی خبر دینی چاہیے۔ وہ
معہ اراکین سہولت الٰہی میں سہیلہ کا ہونا۔ سے بچے روئے سے تمام زمانہ کا سونا چاندی کی علامت چھین لیا تھا
ایک یتیم لڑکے کے گھر میں بقدرہ و درم چاندی کی کوئی چیز تھی جس پر چھپتی گئی تو لڑکے نے آسمان کی
طرف دیکھ کر کہا کہ الٰہی اس غلام کے فضل سے آگاہ ہے کہ تیری مخلوق سے کیا کر رہا ہے۔ ستر یا دوس
ہماری مدد کر چاہیے لڑکے کی دعا پر فرشتوں نے آمین کہی اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا اور جب ایک را
ون کی مسافت رہ گئی تو جبریل نے سچے باری اور شداد وغیرہ اس باغ میں داخل ہوئے پہنچے ہاتھ ہو گئے
اور اس لڑکے کی بددعا کے باعث کوئی فقیر یا مالدار یا بادشاہ جاہل نہ ہو سکا (زبدۃ العقبین) اسے عزت ہماری
نصیحت کو یاد رکھ اور سلاطین و امرا کی مصاحبت سے بچنا کہ یہ مصاحبت با ضرورت ہر تو ظلم اور
اکتساب محصیت ہو کیونکہ اس میں امر کی تواضع اور انکار کا ام پایا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں
انفس اعراض کا حکم فرمایا ہے فَاَعْرِضْ عَنْ نَوْلَى الْاٰیۃ یعنی جس نے ہماری یاد سے منہ نہ پھریں وہ ہم سے
مقصود صرف دنیاوی زندگی ہو اُس سے اعراض کر دو۔ امر کے پاس جانا کی بھیج دے۔ اور ہم پر کی غفلت
کرنا ہے اور اگر یہ مصاحبت مال حاصل کرنے کے لئے ہے تو حرام ہے کی بابت کوشتہ علیہ السلام رسول خدا
فرماتے ہیں کہ جو شخص مال کے باعث کسی مالدار کی تواضع کرنا ہے اُس کا دوتہائی دین جائز رہتا ہے یہ کیسے بخت
مالدار کی بابت ہو اب تمہیں بتاؤ کہ غلام و مددگار کی نسبت کیا۔ نہ کرنا چاہیے۔ مالدار کی تواضع سے
دو تہائی دین جوتے ہیں یہ سبب ہے کہ دل ریزان و رنفل کے مجموعہ کا دوتہائی دین

فاذا تواضع لغيره بنفسه ولسانه ذهب ثلثا دينه فلو اعتدل فضله بقلب كما تواضع لربنا
ونفسه ذهب دينه كله وعلى الجهالة فخر كائنات وسكناتك باعضائك محصورة عليك فلا تفر
شيئا منها في معصية الله أصلا واستعملها في طاعة الله واعلم أنك ان قصرت في المراقبة
فعلبك يرجع وباله اي عقابه وان شمرت فاليك تعود ثمرته وثوابه والله غني عنك وعن عملك وانما
كل نفس بما كسبت رهينة وایاها ان تقول ان الله كبرير رحيم يخفف ذنوب العصاة فان هذه
كلمة حق لا يجوز ان يرد بها باطل ومحاب هذا القول اذ اليرقل هذا من حقيقة حاله ملقب
بالخافق من تيب رسول الله حيث قال الكيسر ای العاق الحاذق من دان نفسه في ذل على
ما يصح الموت والحق من ابق نفسه هو اهاشموته ما وتقى على الله الاما في اي الرجاء بله على
واعلم ان قوله هذا يشبه قول من يريد ان يصير فقيها عالما في علوم الدين فاشتغل بالباطل وكفول من
ماله فينزل له انواراثة والفقارة والكسب (مداينة الهداية للامام الغزالي رحمه الله عليه)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الحجر

ربی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی هو العذاب الالیم فذلک ما سبق من الوعد الوعیث تقریر
جب نفس نے کسی مالدار کی تواضع کی اور زبان نے اچھا کہا تو دو تہائی دین جاتا رہا اور اگر نفس زبان کی
طرح دل سے بھی اُسکی بزرگی کو مان لیا تو سائے کا سارا دین تباہ و برباد ہو گیا حاصل کلام یہ ہے کہ اے
انسان تیرے تمام حرکات و سکنات کا حساب لیا جائے گا اپنی کسی عضو کو معصیت اتنی بیش لگا
بلکہ طاعت میں صرف کتر نہیں یہ معلوم رہے کہ اگر تم مراقبہ میں قصور کرو گے تو اُس کا وبال تم پر
پڑے گا اور اگر اُسکے لئے تیار رہو گے تو اس کا پھل ملے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہارے علموں سے نیاز
ہو کہ ہر شے اپنے اعمال کے ساتھ متعلق ہے ہاں یہ ہرگز نہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہو
بندوں کے لئے سناہ بخشد گیا کیونکہ اس کلمہ حق سے ارادہ باطل نکلنا چاہیے اس قول کا قائل جب
حقیقہ محال کے مطابق اسے نہ کہے گا تو حماقت کے اُس لقب کا مستحق ہو گا جو رسول خدا نے دیا ہے کیونکہ
اُس فرما سے میں وانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور با بعد موت کے لئے عمل کرے اور حق
وہ جو اپنے نفس کو بری خواہشوں کے پیچھے لگائے اور باطل اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی آرزو رکھے
یہ بھی بیان لیا چاہئے کہ اس قول کی ایسی مثال ہو جیسے کوئی شخص فقیہ علوم دینی کا عالم ہو نہ چاہے اور باطل
مشغول اختیار کر لے یا اصل کر نیکا ارادہ رکھے اور کھیتی تجارت یا کسب مزہ کو چھوڑ دے یا ایسا کرے کہ غفلت و غفلت

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة الحجر
ربی عبادی انی انا الغفور الرحیم وان عذابی هو العذاب الالیم فذلک ما سبق من الوعد الوعیث تقریر
جب نفس نے کسی مالدار کی تواضع کی اور زبان نے اچھا کہا تو دو تہائی دین جاتا رہا اور اگر نفس زبان کی
طرح دل سے بھی اُسکی بزرگی کو مان لیا تو سائے کا سارا دین تباہ و برباد ہو گیا حاصل کلام یہ ہے کہ اے
انسان تیرے تمام حرکات و سکنات کا حساب لیا جائے گا اپنی کسی عضو کو معصیت اتنی بیش لگا
بلکہ طاعت میں صرف کتر نہیں یہ معلوم رہے کہ اگر تم مراقبہ میں قصور کرو گے تو اُس کا وبال تم پر
پڑے گا اور اگر اُسکے لئے تیار رہو گے تو اس کا پھل ملے گا حالانکہ اللہ تعالیٰ تم سے اور تمہارے علموں سے نیاز
ہو کہ ہر شے اپنے اعمال کے ساتھ متعلق ہے ہاں یہ ہرگز نہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہو
بندوں کے لئے سناہ بخشد گیا کیونکہ اس کلمہ حق سے ارادہ باطل نکلنا چاہیے اس قول کا قائل جب
حقیقہ محال کے مطابق اسے نہ کہے گا تو حماقت کے اُس لقب کا مستحق ہو گا جو رسول خدا نے دیا ہے کیونکہ
اُس فرما سے میں وانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور با بعد موت کے لئے عمل کرے اور حق
وہ جو اپنے نفس کو بری خواہشوں کے پیچھے لگائے اور باطل اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی آرزو رکھے
یہ بھی بیان لیا چاہئے کہ اس قول کی ایسی مثال ہو جیسے کوئی شخص فقیہ علوم دینی کا عالم ہو نہ چاہے اور باطل
مشغول اختیار کر لے یا اصل کر نیکا ارادہ رکھے اور کھیتی تجارت یا کسب مزہ کو چھوڑ دے یا ایسا کرے کہ غفلت و غفلت

وفی ذکر المغفرة حلیل علی انه لم یرد بالتقین من یتقی الذنوب باسمها کما هو وصیها
وفی توصیف ذاته بالغفران والرحمة دون التغذیب ترجیحاً لوعده تأکیداً (قاضی) سبب
نزول هذه الآية ان النبی علیه السلام خرج علی اصحابه وهم یضعون فقال تصفکون
وبین یدیکم النار فجاء جبرائیل علیه السلام فقال یقول لک ربک یا محمد لا تقطع عبادی
فانی فخور ان فیهود وحمیر (عیون) قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لا
الیتکم باجل البلاء الا انیتکم باعجز الناس ای عن طلب الرحمة والمغفرة بالصلاة علی
صلی الله علیه وسلم عند ذکر اسمہ الشریف بین یدیه مر ذکرت عند قلہ یصل علی اللہم
صل علی محمد وعلی جمیع الرسلین وعلی آل محمد وصحبہ واهل بیتہ وسلم فاعلم من هذا
الحديث ان لا یتم الصلوة علیہ الا ما ذکر اسمہ الا عاجز هو ومن الخیر قال رسول الله صلی
علیه وسلم لو یعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طعم احد فیہ بیان كثرة عقوبته کیلا یزید
مؤمن برحمته فیامن من عذابه لو علم الکافر ما عند الله من الرحمة ای من غیر التقاط العقوبة
ما قنط من رحمة احد فیہ بیان كثرة رحمة کیلا یخاف کافر من الا ایمان بعد سنین کثیرة فی

۱۔ مغفرت کا ذکر اس بات کی دلیل ہے کہ تقین سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو کبیرہ وصغیرہ تمام گناہوں
سے کثرت پر تیز کرتے ہوں اور اپنی ذات کو تعذیب سے قطع نظر غفران رحمت کے ساتھ موصوف کرتے
ہیں۔ اشارت کی ترجیح اور تاکید ہے (قاضی بیضاوی) اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ کہ ایک
رسول نے یہ کہہ کر اپنے آپ کو اور انہیں ہنستے دیکھ کر فرمایا کہ افسوس تم دونوں کے موجود ہوتے ہنس رہے ہو
اسٹن میں جہنم آئے اور یہ کہ کہ آپ کا پروردگار ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندوں کو ناامید نہ ہو میں ان کے
گناہوں کا بخشنے والا اور ان پر مہربان ہوں (عیون) رسول خدا نے فرمایا کہ کیا میں تمکو بخیلوں کے بھیل
اور نہایت ازگمی کی خبر دوں اعجاز سے مراد وہ شخص ہے جس کے رب و رسول خدا کا مبارک
نام نہ لیا جائے اور نہ اس پر درود نہ بھیجنے کے باعث رحمت و مغفرت حاصل کرنے سے محروم رہے
اس لئے کہ اسے سنا ہے یہ تذکرہ ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل و اصحاب اور اہلبیت پر رحمت اور سلام نازل فرما) پس
جو شخص یہ ظاہر ہوا کہ رسول خدا کا مبارک نام سننے کے بعد تارک درود نہایت درجہ کا محروم شخص
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مسلمان عقوبت الہی سے واقف ہو جائے تو کبھی
کو بخیر نہ منع ہوگا۔ رہن کثرت عذاب کی طرف اشارہ ہے تاکہ آدمی رحمت کے دہوکے میں عذاب
سی سے خوف نہ ہو جائے اور اگر کافر کو عذاب سے قطع نظر اس کی رحمت کا حال معلوم ہو جائے تو جنت سے
کسی کو ناامیدی نہ ہو اس میں کثرت رحمت کا ذکر ہے تاکہ کافر برسون حالہ میں ایمان لائے خوف نہ ہو

تجلی اللہ تعالیٰ ان یکن خائفاً من اللہ تعالیٰ لان الخوف والرجاء کالبصاحین للہ من لہ یصل
 بہما الی ما یرجو من اللہ تعالیٰ ویؤمن علی خائفہ وقال لقمان لابنہ یا بنی امر اللہ رجاءاً ولا تم
 فیہ من مکرہ وتخت اللہ خوفاً لا تیأس فیہ من مرہنتہ قال الفقیہ ابوالملیح رحمہ اللہ تعالیٰ
 علامۃ الخوف تتبین فی شایئہ اشیاء اولہا ان تتبین فی لسانہ فیسمع لسانہ من الکذب
 والغیبۃ وکلام الفضول ویجعل لسانہ مشغولاً بذكر اللہ وتلاوۃ القرآن ومن ذکر اللہ
 والثانی ان یخاف فی امر بطنہ فلا یدخل بطنہ الا حلالاً وقلیلاً ویاکل من الحلال بقدر حاجتہ
 والثالث ان یخاف فی امر بصرہ فلا ینظر الی الحرام ولا الی الدنیا یعین الرغبة ولا غایکون
 نظرہ علی وجہ العبرۃ والاربع ان یخاف فی امر یدہ فلا یدیدہ الی الحرام وانما یدیدہ
 الی ما فیہ الطاعة والخامس ان یخاف فی امر قدمیہ فلا یشی فی معصیۃ اللہ تعالیٰ وانما
 یشی فی طاعة اللہ تعالیٰ والسادس ان یخاف فی امر قلبہ فینزع من العداوۃ والبغضاء وحسد
 الارخوان ویدخل فیہ النصیحة وشفقة المسلمین والسابع ان یكون خائفاً فی
 امر طاعنتہ فیجعل طاعنتہ خالصة لوجه اللہ تعالیٰ وخیاف الریاء والنفاق والثامن
 ان یخاف فی امر السمع فلا یسمع الا الحق (سنائیہ)

بندے کا فرض ہے کہ خدا سے ہر وقت ڈرتا رہے کیونکہ خوف ورجاء تو من کے لئے گویا دو پرہیز جن کے وسیلے
 اپنی امیدوں کی طرف پہنچ جائے گا اور خوف سے امن میں رہیگا۔ لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کی
 کہ خدا سے امید رکھنے میں اس کے عذاب سے ڈر اور خوف کرنے میں اس کی رحمت سے یلوس نہ ہو۔ نصیہ
 ابوالملیح کا قول ہے کہ خوف الہی کی علامت آٹھ چیزوں میں ظاہر ہو ا کرتی ہے (۱) زبان میں ایسا
 زبان کو چھوٹ غیبت اور فضول بکواس سے روک کر ذکر الہی تذکرہ علم اور تلاوت قرآن میں مشغول رکھنا
 چاہیے (۲) کھانے پینے کے متعلق احتیاط رکھنے میں ایسے سپٹ کو بقدر حاجت حلال کی روٹی دینی
 چاہیے خواہ تھوڑی ہی کیون نہ ہو (۳) دیکھنے کے متعلق احتیاط میں ایسے محرمات اور دنیا کو رغبت
 کی نگاہ سے ہرگز نہ دیکھے بلکہ اسپر بنظر عبرت نگاہ ڈالنی چاہیے (۴) ہاتوں کے متعلق احتیاط رکھنے
 میں ایسے ہاتوں کو حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ طاعت الہی کی طرف ورازا کرے (۵)
 پاؤں کے متعلق احتیاط رکھنے میں اس لئے طریق معصیت کو چھوڑ کر طاعت کے رستہ میں قدم
 بڑھانا چاہیے (۶) دل کے احتیاط رکھنے میں ایسے غم و غم سے دل سے عداوت بغض اور
 - مد کو الکر اس میں نصیحت اور شفقت اہل اسلام کو جگہ دے (۷) طاعت کے متعلق احتیاط رکھنے
 میں ایسے فرض ہے کہ طاعت صرف اللہ کے لئے ہو یا اور نفاق سے ہمیشہ ڈرتا رہے (۸) سنتے کے
 متعلق احتیاط رکھنے میں ایسے غم و غم سے دل سے عداوت بغض اور

قال الامام القشيري قدس الله سره لما ذكر حديث المتقين في الآية التي قبل هذه
الآية بقوله ان المتقين في جنات وعيون الاربعة وما لهم من رفيع المنزلة علم انفسار
قلوب العاصيين فقال لنبيه اخير عبادي العاصيين اني انا الغفور الرحيم اي ان كنت الشكوا
الكريم لطبعين فاني انا الغفور الرحيم للعاصيين وجاء في الخبر مسند الى رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال ان رجلا يومر به الى النار فاذا ابلغ ثلث الطريق التفت واذا ابلغ نصف الطريق
التفت واذا ابلغ ثلثي الطريق التفت فيقول الله تكلم به ويقول له التفت فيقول يا رب
لما بلغت ثلث الطريق تذكرت قولك (وربك الغفور ذو الرحمة) فقلت لعنك تغفر لي فلما بلغت
نصف الطريق تذكرت قولك (ومن يغفر الذنوب الا الله) فقلت لعنك تغفر لي ولما بلغت ثلثي الطريق
تذكرت قولك (قل يا عبادي الذين اسرفوا على انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله) فانردت طمعا فيقول
الله تعالى اذهب فقد غفرت لك فلهذا العاقل ان يسأل من الله تكلم بالمغفرة لذنوبه وبسبب من خشية
الله تعالى ويعترف بتقصيراته ويتوب الى الله تعالى انه تعالى تواب ابلود التائب خاتما من باب

امام قشيري کہتے ہیں کہ چونکہ اس سے پہلی آیت میں پرہیزگاروں کی نسبت یہ فرمایا گیا کہ متقی جنبتوں
اور حشمتوں میں رہیں گے اور انکو بڑے بڑے درجے ملیں گے تو اس سے کیسے قدر گنہگاروں کی دشمنی
پائی گئی اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی بنی کو حکم دیا کہ میرے گنہگار بندہ کو بخیر کر دو کہ میں مغفرت کر دوں اور اللہ تعالیٰ
ہوں یعنی اگر نیکوں کا بڑا قدر دان ہوں تو گنہگاروں پر نہایت مہربان ہوں ایک مرتفع حدیث میں
یہ مضمون موجود ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں ایک شخص کو دوزخ کا حکم ہوگا اور جب وہ تہائی رستہ تک
پہنچ جائیگا تو چھپ چھپ کر دیکھ لے گا اور جب آدھا رستہ طے کر لے گا پھر چھپ چھپ کر دیکھے گا اور جب دو تہائی طے
کر چکے گا پھر جہانناں دیکھ لے گا حکم ہوگا کہ اسے پھیر لاؤ چنانچہ فوراً حاضر کیا جائیگا اسوقت سوال ہوگا کہ تو
کیسے پھر پھر کر گیا دیکھتا تھا عرض کرے گا اتنی جب میں تہائی رستہ تک پہنچ گیا تو حضور کا یہ فرمان یاد
آیا اور بے انتہا خوف و لرزہ میں رہ کر رو کر رہنے والا اور صاحب رحمت ہی مجھے خیال ہوا کہ شاید
میری مغفرت ہو جائے اور میرے آدھے رستہ تک پہنچ گیا تو یہ آیت یاد آئی وَمَنْ يَغْفِرَ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ
خدا کے سوا اور کوئی تائب و توبہ نہیں کر سکتا مجھے خیال ہوا کہ شاید میری مغفرت ہو جائے پھر
بے یمنی و تہائی رستہ طے کر گیا تو حضور کا قول یاد آ گیا یا عبادي الذين آمنوا ان الله لا يهدي
القوم الضالین ان بنوں سے کہہ دو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ خدا کی رحمت سے نا امید نہ ہوں اسلئے
بخشش کے متعلق میری اطلاع اور زیادہ ہو گئی اسکے جو ایمان اللہ تعالیٰ فرمایا کہ جائیے مجھے جنتا اسلئے
عقلانہ آدمی کو چاہیے کہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی منہ داری مانگتا اسکے خوف سے روتا اپنی قصہ پڑھا اور
گناہوں سے باز رہا اسکی طرف رجوع نہ کرے کیونکہ وہ تواب ہی تو ہے گناہوں کے کواچھپنے دروازہ سے محروم نہیں پھرتا

فسال وہ ان یقبض روحہ ساجد او لا یجعل للارض ولا لشیء علی جسدہ سبیل رحمتی بیعتہ
وہو ساجد ففعل وقال جبرائیل غر علیہ اذ اھبطنا واذ اخرجنا وهو علی حالہ فی السجد
ونحن نجدہ فی العلم انہ یبعث یوم القیامۃ فیوقف بین یدی اللہ تعالیٰ فیقول الرب تبارک
وتعالیٰ ادخلوا عبدی الجنة برحمتی فیقول بل بعملی فیقول اللہ تعالیٰ قیسوا عبادۃ عبدک
بنعمتی علیہ وبعملہ فتوجد نعمة البصر قد احاطت بعبادۃ خمس مائۃ سنۃ وتبقى علیہ
المنعم الباقیۃ بلا عبادۃ فی مقابلۃ فیقول اللہ تعالیٰ ادخلوا عبدک النار قال فیجرونہ
الی النار فینادی العبد فیقول برحمتک ادخلنی الجنة فیقول اللہ تعالیٰ رجوعہ الی فیوقف
بین یدی اللہ تعالیٰ فیقول یا عبدی من خلقتک ولم تک شیئا فیقول العبد انت یا رب
فیقول اکان ذلک بعملک ام برحمتی فیقول بل برحمتک فیقول اللہ تعالیٰ من قوالک علی
عبادۃ خمس مائۃ سنۃ ومن انزلک فی جبل وسط البحر واخرج الماء العذب من بین
المالح واخرج تلك الرمانۃ کل لیلۃ وانما یخرج فی السنۃ مرۃ ومن قبض روحک ساجد
فیقول انت یا رب فیقول فذلک کلہ برحمتی وبرحمتی ادخل الجنة (مشکوۃ)

اس نے یہ سوال کیا کہ الہی میری جان سجدہ میں لکھے اور قیامت تک زمین میرے بدن کو نہ لکھ سکے تاکہ میرے
کے دن سجدہ کرتا ہوا اٹھوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مراد پوری کی حضرت جبریل کا قول ہے کہ ہم آسمان
پر چڑھتے اسکی طرف گزر کر تے ہیں اور اُسے اُسی طرح سجدہ میں پاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ معلوم
کر دیا ہے کہ جب وہ قیامت کے دن حضور کے سامنے لایا جائیگا تو حکم ہوگا کہ میری رحمت کے باعث اسکو
جنت میں داخل کر دو یہ عرض کر گیا کہ نہیں بلکہ میرے عمل کے باعث ارشاد ہوگا کہ اسکے اعمال و عبادات
کا میری ان نعمتوں سے مقابلہ کر دو جو زندگی بھر اسی ملین ہیں چنانچہ نعمت دینائی اسکے ہانسو برس کی
عبادت کو گھیر لیگی اور دیگر نعمتوں کے مقابلہ میں اسکے پاس کچھ بھی نہ بیگا اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میرے
بندہ کو دوزخ میں ڈال دو چنانچہ فرشتے اُسے دوزخ کی طرف گھسیٹیں گے اسوقت ندا کر گیا کہ الہی مجھے
اپنی رحمت سے جنت میں جگہ دے حکم ہوگا کہ اُسے آؤ چنانچہ حضوری میں پیش ہوگا اور اللہ تعالیٰ یہ فرمایا
تجھے کس نے پیدا کیا حالانکہ تو لاشے تھا عرض کر گیا الہی تو نے۔ پھر فرمایا کتیری پیدائش کا باعث تیری
اعمال تھے یا میری رحمت عرض کر گیا نہیں۔ تیری رحمت پھر ارشاد ہوگا تجھے ہانسو برس کی عبادت
کی طاقت کس نے دی تھی اور پہاڑ میں دریاؤں لکھ کھاری میں سے میٹھا پانی کس نے نکالا تھا اور
ہر روز تازہ انار کون دیا کرتا تھا (حالانکہ انار ہر سوین دن پھلتا ہے) اور سجدہ کی حالت میں تیری
روح کس نے نکالی تھی۔ عرض کرے گا الہی تو نے۔ حکم ہوگا کہ یہ سب کچھ ہماری رحمت سے ہوا
اور ہم اپنی رحمت سے جنت میں داخل کرتے ہیں (مشکوۃ)

والتائتین یدخل اللقار الجنة قبل الاعدیاء بنصف یوم وهو مقدار خمس مائۃ عام وینزل سلیمان بن داؤد علیہما السلام یعین غول الانبیاء بأربعین عاما بسبب الملك الذی عطاء الله تعالیٰ آلفا اذا قال الفقیر سبحان الله واحمد لله ولا اله الا الله والله أكبر حق شیئا لم یحقه الغنی ان انفق عشر الاف درهم کذلک افعال البر کلها فرجیم الیہم الرسول فاحبہم بذلک فقالوا لرسولنا یا رب (تنبیہ الغافلین) قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی الله فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ وفيہ حث للامنة علی التوبة لانه صلی الله علیہ وسلم اذا کان یتوب فی الیوم مائۃ مرۃ مع عظم شانہ وکونه معصوما ذکیف لا یشغل بالتوبة لیلہ ویاہرامن ید فخر جریۃ اعمالہ بالذنوب مرۃ بعد اخری شیئہ ان لا یكون الصبر علی المماسی کمالا فی الایمان بل یكون ناقصا فیہ وذلک لان ترک الذنوب کما یصور الہ بالصبر والصبر لا یتیسر الا بالخوف والخوف لا یتحقق الا بالعلم بعظم ضرر الذنوب العلم بعظم ضرر الذنوب لا یحصل الا بتصدق الی الله ورسولہ صلی الله علیہ وسلم فمن لم یترك الذنوب واصر علیہا یصدیکانه لیرصدق الله تعالیٰ ورسولہ صلی الله علیہ وسلم فیخاف علیہ امر عظیم عند الموت اذا مر بما یکون موته علی الاصرار سببا للموت والایمان فیختم لہ بسوء الخاتمة معاذ الله وبیق فی جہنم ابد الابد

(۲) فقر آمد لارون سے پوچھو کہ میں نے اپنے گناہوں کو جو حضرت سلیمان اپنی بادشاہت کے باعث دیگر انبیاء سے چالیس برس بعد داخل بہشت ہون گئے تھے وہ سب سبحان الله والحمد لله ولا الا الله والحمد لله اکبر کہنا ہے تو اس قدر ثواب پاتا ہے کہ غنی دس ہزار درہم صرف کرنے سے بھی نہیں پاتا علی القیاس ویگنیکو کہ کو خیال کرنا چاہیے جب اس قاصد نے واپس آکر فقر اور کو یہ بشارتیں سنائیں تو سب متفق لفظ ہو کر کہا کہ اتنی ہم اس سے رضا مند ہیں (تنبیہ الغافلین) رسول خدا فرماتے ہیں۔ لوگو تو یہ نہ کرو کہ نہ کہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں اس میں اُمت کو توبہ کی طرف براگتھ کرنا منظور ہے کیونکہ جب رسول خدا باوجود اس عظمت شان اور معصوم ہونے کے دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتے تھے تو اس شخص کو جس کا نام اعمال بار بار گناہوں کی آلودگیوں سے ناپاک ہوتا رہتا ہے دن رات توبہ واستغفار میں مشغول رہنا چاہیے اس سے ظاہر ہو گیا کہ گناہوں پر اصرار کرنے والا درجۃ ایمان میں کمال نہیں ہوتا بلکہ ناقص رہتا ہے کیونکہ گناہوں کا چھوڑنا بغیر صبر کیے اور صبر کرنا بلا خوف الہی اور خوف الہی بلا علم ضرر گناہ اور علم ضرر گناہ بلا تصدیق خدا اور رسول تصور نہیں ہو سکتا بس تو جس نے گناہ نہ چھوڑا اور اپنے اصرار کو تار پاگوا یا اسے خدا اور رسول کی تصدیق ہی نہیں کی ایسے شخص کو موت کیوقت عذاب شدید سے خوف کرنا چاہیے کیونکہ گناہوں پر اصرار کرنے کے باعث بسا اوقات ایسے کی موت نزول ایمان کا باعث ہو جاتی ہے اور خاتمہ بہت برا ہوتا ہے (معاذ الله) اور ولید لا باؤ تک جہنم میں پہنچا رہا ہے

وان لم یعت علی سرہ الخلق علی مات علی ایمان یكون فی مشیئة الله تعالی ان شاء یدخل جنة
 ولعل یدیر فیما یقتدر فی غیر الخلق منہا لیرید جنة ولعل یدیر جنة وان شاء یدفع عنه ویدخلہ
 الجنة بلا عذاب اذ لا یستقیم ان یشتملہم العفو بسبب نفعی لا یطعم علیہ احد غیرہ لہ تعالیٰ
 رومی) ومن کان اقرب الی الله تعالیٰ فالصائب لہ فی الدنیا اکثر والبلاء علیہ اشد اما فیسم
 قوله صلی الله علیہ وسلم اشد الناس بلاءہ الانبیاء ثم العلماء ثم الامثل فالامثل قال الله قد
 (ولیس لکم شی من الخوف والجوع ونقص من الاموال والارنفس الثمرات وبشر الصابرين ان
 اذا اصابتکم مصیبة قالوا ان الله وانا الیہ راجعون اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمة
 واولئک هم المہتدون) ومہما عظم اهل الدنیا فی قلبک فقد سقطت من عین الله تعالیٰ واولئک ان تبدل
 لہم دینک لتتلاھم فیہم فلا یفعل فذلک احد الامور صغری اعینہم ربانیہ الہدایة للامام الخلی فی حجة الله
 تعالیٰ علیہ) والفقراء اوان الامم احیاء الله تعالیٰ بجز القناعة فالقناعة راحة الابدان وسلامة القلوب
 فمن قنع بالرزق فقد فاز بالآخرۃ وطاب عیشہ فلیترک علی الله ہوا لا کتفاء بالہ واسقاط الخوف
 والرجاء من سوی الله تعالیٰ فالحر عبد اذا طعم والعبد حر اذا قنع (من الجموعات)

اور اگر بر خاستہ نہوا بلکہ آدمی ایمان سے مراد اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے چاہے اسے جہنم میں لجا کر پتھر لگتا
 عذاب دے اور پھر جنت میں لجا دے چاہے یہ ان ہی عاف فرما کر بلا عذاب جنت میں داخل کر دے کیونکہ یہ کچھ
 محال نہیں ہے کہ کسی مخفی عمل کے باعث کہ جس کو پھر مزار کے اور کوئی نہیں جانتا اللہ تعالیٰ کی عام مغفرت
 اسکو نجات دلا دے (مجالس رومی) جو شخص جہنم مقرب بارگاہ الہی ہوگا اسپر اسقدر رومی مصیبتیں
 اور بلائیں آتی رہیں گی چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے سب سے زیادہ بلائیں انبیاء پر نازل ہوتی ہیں
 پھر علماء پر اور پھر درجہ بدرجہ ان سے کم رتبہ لوگوں پر۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم تمکو کیسے رخصت اور بھوک
 اور جان و مال اور بچوں کے نقصان سے آزما یا کرتے ہیں ان صبر کے بندوں کو بشارت دیدہ کہ جب پتھر
 کوئی مصیبت پڑتی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ ہمتو خدا ہی کی بلک ہیں اور اسی کی طرف رجوع کر بائیں گے۔ ان
 لوگوں پر خدا کی رحمتیں ہیں اور یہی سید ہی رہتے ہیں جسقدر اہل دنیا کی تعظیم تیرے دل میں آجائے گی
 اسقدر تو نظر حایت خداوندی سے گر پڑیگا خبردار اپنا دین کھو کر ان سے دنیا حاصل نہ کرنا یا کرنے
 وال خود اہل دنیا کی آنکھوں میں حقیر ہو جاتا ہے (ہدایۃ الہدایۃ مؤرخہ غفرانی) فقرار ہنزلہ سمیت ہیں
 البتہ جسے قناعت کی عزت ہے بدو زندہ رہے کہ نہ قناعت انستہ جسم و بھوت دل کا باعث
 ہے جس سے رزق مقدر ہر لحاظ سے کی گویا آخرت کی دولت سمیٹ کر در عیش و تہلک اسل کر لیا
 تو کس حیرت ... کہ وہ سب کرتے اور سو سے اللہ سے خوف و رجا تسلیم کرنے کو کہتے ہیں۔ ہم طمع کر رہے
 تہ ذمہ ہے و غفرم قناعت کرے تو حیرت ہے (جموعات)

یاعا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم قال السدی ما مدی الزکاة المفروضة وقال غیرہ
 بہ صدقة التطوع والنفقة فی الخیر (من قبل ان یاتی یوم لا یمیع فیہ) لا تقدر ہون فیہ
 ہلے تدارک ما فاکرم من الانفاق لانه لا یمیع فیہ حتی تتبايعوا ما تنفقون (کشف) ای
 الافداء فیہ ساء بیع الا ان الفداء شراء نفسه (ولا خلة) ای لا صداقة (ولا شفاعة)
 الا باذن الله (والکافرون هم الظالمون) ای هم الکاملون فی الظلم لانہم وضعوا
 العبادة فی غیر موضع بالتوجه للشفاعة من لا یشفع لہم من الودعان (معالم التنزیل)

سورۃ بسم الله الرحمن الرحيم الفحل

ان الله جاهر بالعدل بالتوسطی الامور اعتقاداً ان التوحيد المتوسط بين التعطيل والتشديد
 والقول بالکسب المتوسط بين انہما لا یسویان لئلا یسویا فی التبعید باداء الواجبات للمتوسط
 بین البطلان والقرہب خلقاً انہما للمتوسط بین الفعل والتنبیہ والارضاء احسان الطاع
 وهو اما بحسب الکمية كالنظوم بالنوافل وبحسب کیفیة کما قال علیہ السلام (احسان
 ان قہید الله کانت تراہ فان لم تکن تراہ فانه یراک) (دایماء فی القربی) واعطاء الاقارب ما یحتاجون الیہ

یاعا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم مسانواہ فیہ من سہ کچھ خرچو تمہارا کرو شدی کے نزدیک اس سے
 زکوۃ در پیرہ کے نزدیک ہے تمہارا خیرات اور زکوۃ دینی یا فی اس دن کے آئیسے پہلے کہ تجارت نہ ہو سکی
 اور نہ کہ دینی نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی اور نہ کہ دینی نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی
 یعنی اس سے کہ نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی اور نہ کہ دینی نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی
 مسد کی یہی روٹی کام آئے گی دنیا کس قدر بڑی ہے فی کسب کی عارش نہ کرکے کافر سے ہی ظالم ہیں
 کہ ان کے لئے دنیا کی عمارتیں اور مسکنات ہیں اور ان کے لئے دنیا کی عمارتیں اور مسکنات ہیں اور ان کے لئے دنیا کی عمارتیں اور مسکنات ہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

یاعا الذین امنوا انفقوا مما رزقناکم مسانواہ فیہ من سہ کچھ خرچو تمہارا کرو شدی کے نزدیک اس سے
 زکوۃ در پیرہ کے نزدیک ہے تمہارا خیرات اور زکوۃ دینی یا فی اس دن کے آئیسے پہلے کہ تجارت نہ ہو سکی
 اور نہ کہ دینی نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی اور نہ کہ دینی نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی
 یعنی اس سے کہ نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی اور نہ کہ دینی نہ ہو سکی اور نہ کہ دنیاوی نہ ہو سکی
 مسد کی یہی روٹی کام آئے گی دنیا کس قدر بڑی ہے فی کسب کی عارش نہ کرکے کافر سے ہی ظالم ہیں
 کہ ان کے لئے دنیا کی عمارتیں اور مسکنات ہیں اور ان کے لئے دنیا کی عمارتیں اور مسکنات ہیں اور ان کے لئے دنیا کی عمارتیں اور مسکنات ہیں
 ویکھ رہا ہے۔ یہ نہ ہو سکی تو یوں سمجھو کہ وہ جسے دیکھتا ہے اور نہ کہ اس کے دینے کا حکم
 کرتا ہے بشرطیکہ محتاج ہو۔

وہو شخص جس کو تعمیر المبالغہ (زیادی من الغشام) عن الاطراف مشایخہ القویۃ الشہرۃ کا مالک
 فائدہ اچھے احوال الا فسان و اشنعہا (والمنکر) ما ینکر علیہ متعاطیہ من اثارة القوة الغضبیۃ
 والیغی والاستقلاد والاستیلاء علی الناس التجدید علیہم لعلکم بالاموال والنی والمیرین انی
 والشہر (لعلکم تذکرون) ای تتعظون (قاضی) قال علیہ السلام البغیل ای الكامل فی البخل
 کہا یہ فیہدہ تعریف المبتدأ من ذکرہ عندہ ای من ذکر اسمی فسمم منہ فلم یوصل علی لانه بخل علی
 نفسه حیث حرما صلاۃ اللہ علیہ عشر اذ اعلی علیہ علیہ سلم واحد (کن انی الجامع
 الصغیر) قال علیہ السلام اہل الجنة ثلاثہ ذو سلطان ای ذو حکم وسلطنتہ مقسط ای عادل
 متصدق ای محسن الی الفقراء موفق بفتح الفاء الذی رزق طاعة اللہ شجاعتا والعدل فی الحکوم ورجل
 یغنی والثانی رجل جہیر رفیق القلب ای فی قلبہ قوت وشفقتہ ورحمۃ لکل شیء جہیر و مسلم الی الا فائدہ الثانی
 وحقیف ای الثالث رجل صالح متعفف ای مانع نفسه عما لا یجوز ولا یلحق ذوی عیال ولا یحملہ حب العیال
 علی تحصیل المال الحرام بل یجتار حب اللہ علی حب العیال و اہل الناحیۃ الضعیف الذی لا صبر
 ای لا تماسک لہ عند معنی الشہوات فلا یؤتدع عن حرام الذی یبغی الذین ولذا ابدا لہ منہ
 الذین ہو فی کو جمع قیل ہو اہل الطاعات ولا یسئل لہم فی عمل الاخرة

یہاں رہا الغہ تخصیص بعد تقسیم ہوا اور بیانیوں سے روکتا ہے یعنی قوت شہوانی (مثلاً زنا) کے تابع ہونے سے
 منع کرتا ہے کیونکہ یہ نہایت قبیح اور شنیع خصلت ہو اور منکر سے وہ بڑا بیان ہوا بین جنکو لوگ کردہ بچیز
 مثلاً توفہ غضبیکہ استعمال بناوت تجربہ مخلوق پر زبردستی لوگوں پر جبر وہ ٹکوا و امرو نوای اور خیر و شر
 میں تیز پیدا کرنے کی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو (قاضی بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہیں بڑا بھاری
 بخیل وہ ہے جو میرا نام سنگ مرمر چہرہ و رو و نہ بھیجے کیونکہ اُس نے اپنی ذات کے ساتھ بخل کیا اور چہرہ و رو
 نہ بھیج کر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتوں سے محروم رہا (جامع الصغیر) رسول خدا فرماتے ہیں تین طرح کے
 لوگ جنتی ہیں (۱) بادشاہ عادل جو فقیروں پر احسان کرے اور طاعت الہی بجالائے اور انصاف
 سے حکم لگائے (۲) رحم دل رفیق القلب آدمی جو تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں یعنی بیگانوں اور
 بیگانوں کے ساتھ شفقت سے پیش آئے (۳) نیک اور پاکہ امن شخص جو حرام اور نالایق افعال
 سے بچتا ہو کہنے والا ہو اور اہل عیال کی محبت اُسے حسد اکمانی پر براگینہ نہ کرتی ہو بلکہ حب الہی کو
 اہل عیال کی محبت پر ترجیح دیتا ہو اور پانچ طرح کے لوگ دوزخی ہیں (۱) بے صبر بڑا صابو
 خواہش ہر کے موقع پر حرام سے نہ بچتا ہو اس حدیث میں الذی بمعنی جمع ہے ایسیلئے الذین
 ہو فی کو جمع اس سے بدل واقع ہوا ہے یعنی ایسے لوگ تم میں بظاہر مقتدا گئے جاتے ہیں
 حالانکہ وہ آخرت کے لئے عمل کرنے کا قصد ہی نہیں رکھتے۔

الزینون ای لا یطلبون اہلاً فاعرضوا عن التزوج وارکبوا القوارحش ولا مالاً الا یطلبون
 ما لا یکسب الحلال اذ لا مرغبة لہم فی عمل الدنیا وقیل ہوا الذین یدفرون حول الزمرہ
 یخذونہا ولا یبالون من ای وجہ بالکون ویلبسون امن الحلال امن الحرام لیس لہم رغبة
 الی اہل ولا الی مال بل قصروا انفسہم علی الماکل والمشرب والخائن الذی لا یحقی لطمہ ای
 یحقی طعمہ فی شئ ما وان دق ای قل الا خانہ ای الارسع فیہ حتی یجده فیخونہ او معناه
 لا یطمع فی موضع خیانۃ الا خان ما طعم فیہ وان کان المطموع فیہ شیئاً یسیراً وھذا
 ہوا الثانی من الخمسة ورجل لا یصبر ولا یمسی الا وهو یخادعک ای لا یفارق خادعتہ
 ایاک عن اہلک ومالک صباحہ ومساءہ ای یخذلک فی اکثر احوالہ و ذکر ای قال الراوی
 ذکر النبی علیہ السلام فی الخمسة البخل والکذب ای البخل والکذاب فاقام المصدما مقام
 اسم الفاعل وھذا ہوا الرابع والشنظیر یکبر الشین والظا البجعتین یقللہما السکون ہوا السیئ الخلق
 الفحاش نعت لہ ای ہومع سوء خلقہ فاش فی کلامہ ھذا ہوا الخامس (کن فی شہر المصابیہ لابن
 الملک قال الامام انا شیری قدس اللہ سرہ امر اللہ تعالیٰ العبد بالعدل فیما بینہ وبين اللہ تعالیٰ فیما بینہ
 وبين نفسه فیما بینہ وبين الخلق فالعدل بینہ وبين ربہ ایتام حق اللہ تعالیٰ علی حفظ نفسه وتقدير مصلحتہ علی اہلہ

مخلج سے امراض کر کے گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور کسب حلال سے کچھ غرض نہیں رکھتے کیونکہ
 انہیں نیکوں کی طرف رغبت ہی نہیں بعض نے کہا ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جو امر اور
 نکر اور انجی خدمت میں حاضر رہتے ہیں اور اپنے کھانے پہننے کے متعلق احتیاط نہیں رکھتے اور
 ہو یا حرام سب ہضم ان کو اہل و عیال اور مال و منال کی پروا نہیں ہوتی بلکہ عرف اور کھانے
 پینے پر جان دیتے ہیں (۲) خان جس کی طبع ہر چیز میں مخفی رہتی ہے خواہ کتنی ہی قلیل کیوں نہ ہو
 یا وہ جو کہ خیانت کے موقع پر کبھی خیانت کرنے سے نہ جو کے (۳) وہ شخص جو ہر وقت مسلمانوں کو
 فریب دینے کے فکر میں رہتا ہو یعنی مسلمانوں کو ان کے اہل و عیال اور مال و منال کے متعلق اکثر
 دھوکا دیتا رہے اس کی صبح شام فریب بازی ہی میں گزرتی ہو۔ راوی کا قول ہے کہ رسول خدا نے
 ان بلخی میں بخل و کذب یعنی بخل و کذاب کا ذکر کیا (بیان مصدر فاعل کا قایم مقام ہے) تپانج
 میں کا جو تھا شخص ہے پانچواں وہ زنی بدخلق فحش گو آدمی ہے جس نے وہ جو کہ باوجود اخلاقی کفایت
 بھی نہ ہوا شریعہ کے ساتھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بڑے کو تین طرح کے عدل کا حکم
 دیا ہے (۱) وہ جو خدا اور بندہ کے مابین ہو (۲) وہ جو بندہ اور اس کے نفس کے
 مابین ہو (۳) وہ جو اس کے اور خلق کے مابین ہو۔ خدا اور بندہ کے مابین عدل کے یہ معنی
 ہیں کہ حقوق اتنی تک نفس پر متبرہم رکھے اور اس کی رضا کو اپنی خواہشوں پر ترجیح دے

والحدود عن جميع المنجز والتقدم بلا زمة جميع الاموال والعدل بينه وبين نفسه منها ما فيه
 هلاكها والعدل الذي بينه وبين خلقه بذل النصيحة وترك الغيابة فيما قبل او كثر والاضاف
 لمع كل وجه فان لا يفتي الى احدا لا بالقول ولا بالفعل ولا بالعزم اعلان الامر بهذه الاشياء
 الثلاثة جامع جميع ما امر الله تعالى في القرآن وكان ذلك الغنى عن الاشياء الثلاثة جامع جميع ما نهى
 الله تعالى عنه في القرآن ولذلك يقرأ كل خطيب على المنبر في آخر كل خطبة هذه الآية لتكون
 عظة جامعة للناس كلهم وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه قال سمع ابيهم في القرآن
 هذه وعن علي رضي الله تعالى عنه قال جماع التقوى في قول الله تعالى ان الله يأمر بالعدل
 الاخي من العيون والتيسير روى عن عثمان بن مظعون انه قال كان رسول الله صلى الله
 تعالى عليه وسلم يدعوني الى الاسلام فاسلمت استقيما مخالفة ولم يتقرر الاسلام في
 قلبي فحضرت عنده صلى الله عليه وسلم ذات يوم فبينما هو يحدثني اخذ رايت بصرا فتنصر
 الى السماء فخفض راسه عن يمينه فورقه مرة اخرى فخفضه عن يساره ثم اقبل على
 عمي ووجهه يرفض عرقا فسألته عن تلك الحالة النادرة فقال عليه السلام بينا انا
 احدثك اخذ راقت بصري الى السماء فرايت جبرائيل عليه السلام ينزل عن عيني

جميع نواميس سے نیکے اور تمام اوامر پر اس کی تیار ہے اور اس کے نفس کے مابین عدل کرنا
 یہ مطلب ہے کہ نفس کی باتوں کو بلا کر نہ کرے۔ تمام باتوں سے بچا رہے اور بندہ اور مخلوق کے مابین
 عدل کرنا اسے کہتے ہیں کہ حق اور باطل میں عدل کرے۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید میں مذکور ہیں
 فعل اور ارادہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچا سکے۔ یہ تمام باتیں قرآن مجید میں مذکور ہیں
 تمام قرآنی احکام کو اور اسے روکنا تمام نیہات کو شرف ہے۔ ایسی تالیف جو قرآن مجید کے آخر میں
 اس آیت کو پڑھا کرتے ہیں تاکہ کل حاضرین کے لئے ایک جامع نیسیت ہو جائے۔ ابن مسعود سے روایت
 ہو کہ آپ نے فرمایا قرآن شریف میں یہ آیت نہایت جامع ہے حضرت علی فرماتے ہیں کہ ان الله تافهم
 بالعدل والآية من تقوى کے تمام مراتب بیان ہوئے ہیں (عیدون وتيسير) عثمان بن مظعون کہتے
 ہیں کہ چونکہ رسول خدا مجھے اسلام کی طرف بلایا کرتے تھے اس لئے میں آپ کی مخالفت سے شرمناک رہا
 ہو تو گیا لیکن اسلام دل میں نہ اترتا تھا ایک روز میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے بائیں ہاتھ
 کرتے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر وہی طرف سر جھکا دیکھا۔ یہ سب باتیں اس نے اپنے بائیں ہاتھ
 جانب جھکا لیا پھر میری طرف اس حالت میں متوجہ ہوئے۔ پھر وہی طرف دیکھا۔ یہ سب باتیں اس نے اپنے بائیں ہاتھ
 تھا میں نے اس کیفیت کو پوچھا آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے بائیں ہاتھ کی طرف دیکھا تو جبرائیل نے میری طرف

فقال يا محمد ان الله يامر بالعدل والاحسان الى الله والارضية قال عثمان فاستقر الاربعة
 قلوبهم ومن كان نزول هذه الاربعة سبب الاستقرار ايمان عثمان بن مظعون (كن اذكرة
 ابن الشخير) فمن كان صاحب لب يتعظ بما عطف الله تعالى وينتظم بنفسه ثم رسول الله صلى
 عليه وسلم وتظنيه بتنبهات العلماء والصلحاء ويتيقظ من نوم الغفلة ويشغل بالطاعات
 ان الشيخ الحسن البصري رضى الله تعالى عنه مر يوما مع اصحابه في الطريق فاستقبله ابن
 من النساء الزمراء مع مخدمه وحشده راكباً فرسه فقام الشيخ في وسط الطريق فقال له يا ابن
 الامير فانابهم كلمة اما تشتري فقال الشيخ رضى الله تعالى عنه بكودهم تبعها قال ليحيا بالذم والحمد
 فصار على عقد ارمها قال اعط اولا الكلمة التي تتبعها بالذم هو قال يا ابن الامير لك بيت قال ثم
 قال ابنيته امور ثمت قال بنيت انا قال كودمة منيت قال بنيت مددة كن اقال لم تن في ايام قليلة
 قال رحمت الحمار الذي يحمل عليه اجمار فذره له هذا ابن في الزمان القليل قال يا ابن الامير
 تر حمار الغيرة ولا تر حمار نفسك بقبيل الذنوب المعاصي مثل الجبال الراسيات الارض السموت فلا تظلم
 الشيخ رضى الله تعالى عنه في نه نزل عن فرس وقبل يده وقال يا شيخ اعط الكلمة التي تتبعها بالذم هو
 اورى فرما يا كرسى محمد ان الله يامر بالعدل والاحسان والآية عثمان بن مظعون كرسى من اسد نسي مرسى
 دل من ايمان ثمر كرسى اس آيت كان نزول عثمان بن مظعون كرسى ايمان كباعث هو اذكرة
 ابن الشخير) عقلم آدمى خدا کی دی ہوئی موعظت اور رسول خدا کی فرمائی ہوئی نصیحت سے عبرت حاصل
 کیا کرتا ہے اور علماء و صلحاء کی تنبیہ کے باعث غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر طاعت الہی میں مشغول ہو جاتا
 ہے (حکایت) ایک دن حسن بصریؒ اپنے احباب کے ساتھ چلے جا رہے تھے کہ رستہ میں ایک امیر کلار کا ملک یا جو
 مع خدم و حشم گھوڑے پر سوار تھا اپنے فرمایا ہم ایک قیمتی بات بیچتے ہیں کیا تم خریدو گے اُس نے کہا کہتے کو
 فرمایا پہلی بات ایک درم کو دوسری دو کو تیسری تین کو۔ علی ہذا القیاس۔ لڑکے نے کہا پہلی بات جس کی
 قیمت ایک درم ہے بیان فرمائیے اپنے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی بٹنہ کا مکان ہے عرض کیا
 ہاں فرمایا۔ تھے خود بنوایا ہے یا ورثہ میں ہاتھ آیا ہے کہا اپنے خود بنوایا ہے فرمایا کتنی مدت میں اُس
 کہا استقدر عرصہ میں آپ نے فرمایا اس سے کم عرصہ میں کیوں نہ تیار کر لیا۔ اُس نے کہا جی نہیں
 پر پتھر وغیرہ لا کر لاے جاتے تھے مجھے اُن کی حالت پر رحم آیا۔ اگر مکان بنانے میں جلدی کجائی
 تو جانور بوجھ ڈھونڈے ڈھونڈے مر جاتے آپ نے جواب دیا افسوس تم غیر کے گدے پر تو رحم کرتے ہو
 مگر اپنے نفس پر رحم نہیں کرتے کہ اُس پر اونچے اونچے پہاڑوں اور زمین و آسمان کے برابر گناہوں کے
 بوجھ لا رکھے ہیں رحمت کا یہ قول اُس کے دل میں اثر کر گیا اور گھوڑے سے اتر کر آپ کے ہاتھ
 جوم لئے اور عرض کیا کہ اب وہ بات فرمائیے جس کی قیمت دو درم ہے

قال امين تذهب قال اذهب الى باب السلطان لطلب الامانة مع الاخوان
قال لبست الالبسة الفاخرة وطبعت بالروائح الطيبة اللطيفة لثلاث فجل بينهم
وانهم فتر مثلك اقل ففعل ضد ائین الانبياء والصالحين بكثرة الذنوب وتحت
العصيان وانهم فتر مثلك فانث فيه كلامه رضى الله تعالى عنه غاية التأثير في
فروسه الى غلامه وبايع الشيع واشتغل بالطاعات الى ان مات رحمه الله استاذنا
قال عليه السلام اقتدروا من المفلس قالوا المفلس فينا من لا درهم له ولا
متاع فقال ان المفلس من امتي من ياتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة ويأتي
قد شتم هذا وقذف هذا واكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا
فيعطى هذا من حسنة وهذا احسانه فان فئيت حسنة قبل ان يقضى
ما عليه اخذ من خطاياهم فطرح عليه ثم طرح في النار ولذا اقال عليه
السلام من كانت له مظلمة لامخيه من عرض او شيء اخر فليقلل منه اليوم
قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ منه بقدر
ظلمه وان لم يكن له حسنة اخذ من سيئات صاحبه فحمل عليه رمشكوة للصالحين

فرمایا تم کہاں جاے ہو عرض کیا میں بادشاہ وقت کے پاس جاں تاہن تاکہ اورون کی طرح
مجھے بھی کہیں کی حکومت ملجائے آپ نے فرمایا شاید تنے عطر میں ہسا کر لباس فاخرہ اسلئے پنا
ہے کہ بارگاہ سلطانی میں پہنچشون کے روبرو کسی طرح کی شرم نہ گی نہو حالانکہ تم بھی آدمی ہو
وہ بھی پھر کیا گناہوں کی کثرت اور معصیت کی آلودگی کے باعث کل کو انبیا اور صالحین کی
محل میں شریک ہوتے وقت شرم نہ آئے گی حالانکہ تم بھی آدمی ہو وہ بھی اس سے اُسکے دیر اور زیادہ
اثر ہوا اور اپنا گھڑا نظام کے سپرد کر کے حضرت حسن بصری سے بیعت کر لی اور بقیۃ العمر حیات اسی
میں مشغول رہ کر انتقال کر گیا (سنائیہ) رسول خدا فرماتے ہیں کہ تم جانتے ہو نفس کون ہے صحابہ
نے عرض کیا وہ کہ جس کے پاس مال و متاع نہ ہو۔ فرمایا میری امت میں نفس وہ ہے کہ جو قیامت
کے دن روزہ نماز حج زکوٰۃ سب کچھ لیکر آئیگا اگر اُس نے دنیا میں کسی کو گناہی دی ہوگی کسی پرست گناہی
ہوگی کسی کا مال مارا ہوگا کسی کو قتل کیا ہوگا کسی کو ناحق مارا پیٹا ہوگا یہ لوگ اُسکی تہمید نبیان نے اُٹھیں گے
اور اگر حقوق ادا ہوئیے پہلے اُس کے پاس نیکیاں نہ ہیں گی تو انکی خطا میں اُسپر ڈال دی جائیگی و پھر
دورخ میں پھینک دیا جائیگا اسی لیے رسول خدا نے فرمایا ہے جس شخص کے ذمہ روزہ زکوٰۃ یا مال وغیرہ
کے متعلق کسی بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو تو اُسے چاہیے کہ آج صاف کر اے یونکہ سب سے زیادہ قیامت کے
دن دنیا رہو گا نہ دم البتہ اگر نیک عمل ہو گئے تو بعد ظلم چین پئے جائیگے اور اگر گناہوں کے غلبہ میں نہ آئے پھر بلاؤں

عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لا يكلم الله نبياً يوم القيامة ولا يركب ولا ينظر اليه ولا يمسح عليه عذاب الا
 شيخ زان وملاك كذاب وعائل مستكبر (ترغيب) وعن سهل بن معاذ عن
 رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال من كظم غيظاً وهو فيه مستطعم
 ان ينفذه دعاه الله تعالى يوم القيامة على رؤس الخلائق حتى يخيره من
 اى المحور شاء (كذا فى الباب) روى ان الله تعالى قال لموسى عليه السلام
 من قدر وعفا نظرت اليه كل يوم سبعين نظرة ومن نظرت اليه مرة واحدة
 لم اعد به بنارى (مروضة المغنى) صلى العاقل ان يعتاد العفو عن الناس
 والا حسان اليهود يحترق من الغيظ والغضب لانه يؤدى الى النار حفظنا الله
 من النار وادخلنا الجنة مع الابرار (حكى) عن ميمون بن مهران ان جاءته
 جاءت بمروة فعاترت فصبت المروة عليه فاراد ميمون ان يضربها فقالت
 الجارية يا مولاي استعمل قول الله تعالى (والكاظمين الغيظ) قال قد فعلت
 فقالت استعمل ما بعدة (والعافين عن الناس) قال قد عفوت عنك

ابو هريرة بطور روایت کہتے ہیں کہ رسول خدا کا قول ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں
 کلام نیکے گا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کرے گا اور نہ اپنے نظر رحمت ڈالے گا اور انکو دردناک عذاب پہنچا
 (۱) بڈھا زانی (۲) جو ظالم بادشاہ یا حاکم (۳) متکبر محتاج (ترغیب) سهل بن معاذ رسول خدا سے
 روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص طاقت انتقام کی حالت میں غصہ کو پی جائے گا اللہ تعالیٰ اسکو
 سب محشر مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ جس طرح کی حورون کو چاہے پسند کرے (باب)
 روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا جو شخص قدرت پاک کسی کو معافی دے میں اس پر
 دن میں ستر مرتبہ رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور میں جسے ایک مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھ لیتا ہوں
 اُسے دوزخ کا عذاب نہیں کرتا (مروضة المغنى) عاقل کو چاہیے کہ آدمیوں سے درگزر کیا کرے
 اپنے احسان کرتا رہے غیظ و غضب سے پرہیز رکھے کیونکہ یہ دوزخ میں ڈالنے کے سامان
 اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو دوزخ سے محفوظ رکھے اور بہشت میں جگہ سے حکایت ميمون
 بن مهران کی لونڈی ایک دن شور بائے آہی تھی کہ ٹھوکر کھا کر گر پڑی اور ميمون پر شور باگر پڑا
 انہوں نے مارنے کا ارادہ کیا۔ لونڈی نے بات باندھ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ کے قول وَالْكَافِرِينَ فِي الْعَذَابِ
 پر عمل کیجے۔ جواب دیا اچھا مے اپنا غصہ پی لیا لونڈی بولی اس کے بعد وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ
 ہے۔ انہوں نے کہا اچھا۔ مے معاف کیا۔

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اراءى الرجل يحل دین خلیل
ای صدیقہ وصاحبہ (فینظر احدکم) ای الخلیل وهو الفقیر المحتاج
(الی من یحالی) ای یحالی الله فاطلب رفیقاً ای صاحباً یکون شریکاً
فی العلم وصاحبک فی امر دینک ای فی فعل دینک ودنیاک لانی الخلیل
یحصل منه فوائد دینیة کالعلم والعمل والدعاء والشفاعة فی الآخرة
ودنیویة کالجاء والاستئناس والمجاورة وغیرها وفهم من هذا
الحديث انه لا یصعب من ساء خلقه وهو الذی لا یتملک نفسه عند
الغضب والشهوة فیقم فی المعصية (هذا الحديث فی بداية الهدایة
للامام الغزالی

تمت الجزء الاول من کتاب درة الناصحین ویلیها

الجزء الثاني بتوفیق الملك الباری

رسول خدا فرماتے ہیں کہ ہر شخص اپنے دوست اور صاحب کے دین پر ہے اس لیے
ہر ایک کو غور کرنا چاہیے کہ میں کس کو دوست رکھتا ہوں اور ایسا رفیق ڈھونڈنا چاہیو
جو تعلیم نیک اور امور دین میں شریک حال ہو کیونکہ نیک مصاحب سے علم عمل - دعا
شفاعت وغیرہ ایسے اخروی فائدے بھی حاصل ہو سکتے ہیں اور ترقی مراتب ہمدردی
مکالمات و مجاورت وغیرہ دنیوی مطالب بھی نکل سکتے ہیں اس حدیث سے ظاہر ہو گیا
کہ بد خلق آدمی سے ہرگز دوستی بخونی چاہیے کیونکہ ایسا آدمی غضب و شہوت وغیرہ
اخلاق رزیلہ کے غلبہ کے وقت اپنی ذات پر قابو نہیں رکھ سکتا بلکہ گناہوں میں پڑ کر
دوسروں کو بھی اسی گڑھے میں لے گرتا ہے (یہ حدیث بدایۃ الہدایۃ مولفہ امام
غزالی میں موجود ہے

الحمد للہ کہ کتاب درة الناصحین مع تحفۃ الواعظین کا پہلا حصہ تصحیح تام و تنقیح لاکلام

مطبع مجتہائی دہلی میں ماہ شعبان ۱۳۹۰ھ کو چھپ کر طیار ہو گیا

کاپی رائٹ محفوظ ہے

هذا الجزء الثاني من كتاب در الناهدين

سورة بسم الله الرحمن الرحيم

اسمہان الذی استر بعد لیلہ اسمہان اسم بعض التسمیہ الذی ہوا التزیید وقد یستعمل علماء فی قطع عن الاضافۃ ونعم الصرف وانتصابہ بفعل متروک الظاہر وتصدیق الکلام بہ للتزید عن الجزع ما ذکر بعد استر بمعنی السیر ولیلہ نصب علی الظرفیۃ وفائدۃ الدلالۃ بتنکیہ علی تقلیل مدۃ الاسراء ولذلک قرئ من اللیل ای بعضہ کقولہ تعالیٰ من اللیل فقیل بہ من المسجد الحرام بعینہ لما قرئ انہ علیہ السلام قال بینا انانی المسجد الحرام فی الحجر عند البیت بین النائم والیقظان اذا تانی جبرائیل علیہ السلام بالبراق او من الحرم وسماہ المسجد الحرام لانه کما مسجد اولادہ محیطہ لیطابق المبدأ المنتہی لما قرئ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کان نائما فی بیت امرہا فی بعد صلاۃ العشاء فاسری بہ ورجع من لیلۃ قص القصۃ علیہا وقال مثل فی النبیون فصلیت بہم فخرجہم الی المسجد اخبر بہ قولینا فاجابوا منہ استخالۃ وارتد فاس من امن بہ وسع رجال الی ابی بکر رضی اللہ عنہ فقال ان کان قتل لقد صدق فقالوا ان صدقہ علی ذلک

سورة بسم الله الرحمن الرحيم
سبحان الذي استر بعد ليلته لفظ سبحان اسم هو بمنى شبح ينفى تنزيه كهي اسك استعمال بطور علم هي هو
اسوقت اضافت سے جدا ہو کر غیر منصرف ہو جاتا ہے اور اسکا نصب فعل متروک الاظہار کے باعث ہو
اور کلام کو لفظ سبحان سے شروع کرنا اس طرف اشارہ کر رہا ہو کہ اللہ تعالیٰ مابعد کے واقعہ سے عاجز نہیں
عجز سے پاک ہو اس لئے اور سترے بمعنی سیر اور لیلہ منصوب علی الظرفیۃ ہو لفظ لیلہ مذکور ہو نیکیے باعث مدۃ اسرار
کی قلت پر دال ہو ایسی بعض قراءۃ میں من اللیل ہے جیسا کہ اس آیت میں ومن اللیل فقیل بہ
من المسجد الحرام اس سے یا تو بعینہ مسجد حرام مراد ہے کیونکہ رسول خدا فرماتے ہیں میں مسجد حرام میں بیٹا
کے قریب مقام حطیم میں کچھ حالت خواب میں تھا کچھ بیداری میں کہ جبریل براق لیکر آئے یا مطلق حرم
مراد ہے حرم کو مسجد اسلئے کہا ہے کہ سارا حرم مسجد گاہ ہے یا اسلئے کہ حرم مسجد حرام کو احاطہ کرتی ہوئے
ہے یہ تاویل اسلئے ہوئی ہے کہ ابتداء سنت کے مطابق ہو جائے کیونکہ رسول خدا سے مروی ہو کہ آپ
عشائی نماز کے بعد تم نئی کے جوہر میں آرام فرما رہے تھے یکایک براق آیا اور آپ کو لامکان تک کی سیر لائی
گئی اور حضور اسی رات واپس آگئے اور وہ ہائی کو واقعہ سنایا اور یہ فرمایا کہ تمام انبیاء میرے سامنے پیش
ہوئے وہ پہلے ان کو نہ پڑھا فی پھر آپ مسجد میں گئے اور قریش کو معراج کی خبر دی سب نے محال جانکر
تعجب کیا اور بنی تمیمیت لایا جان مرتد ہو گئے کچھ لوگ حضرة ابو بکرؓ کی طرف دوڑے انہوں نے فرمایا
کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے ہیں تو بالکل ٹھیک ہو لوگوں نے کہا کیا تم بھی اسکی تصدیق کرتے ہو

قال انی لاصدقہ علی اربعہ من ذلک ففی الصدق وکان ذلک قبل الهجرة بسنة واختلاف اولادہ
 علی السلام وکان فی المنام و فی الیقظة بروحاً و جسدً والاكثر علی انه استمر جسدً الی بیت المقدس ثم
 مر به الی السموات حتی انتهى الی سدرة المنتهى لذلک تعجب قریش واستبقوا الی المسجد الاقصی بیت
 المقدس لانه لم یکن جینتذ وراءه مسجد (الذی بآکنہا حوله) ببرکات الدین والدنیا لانه مہبط الو
 و متعبد الانبیاء من لدن موسی علیہ السلام و محفوف بالارواح النافیة و الارواح النافیة (لنزیل من آیتنا)
 کذا ہلہ فی بصرہ من اللیل سیرة مشہورہ مشاہدہ بیت المقدس قتل الانبیاء لہ وقوفہ علی مقامات و صف
 الکرامون الغیبیہ الی التکلم لتعظیر تلك البرکات الی آیات قرئی لیرید بالیاء (انہ السعیر) لا قال الی
 علیہ السلام (البصیر) بافعالہ فیکرمہ بقرنہ علی حسب ذلک (قاضی) عن احسن بن علی عن النبی علیہ السلام
 ان قال اکثر الصلوة علی فان صلاتک مغفرة لذنوبک واطلب الی الوسيلة والدخول فی الجنة فان وسیلہ
 عندی شفاعتہ لکم (المجامع الصغیر) وعن جابر بن عبد الله عن النبی علیہ السلام قال من قال حين یسبح
 الذاء اللهم حب هذه الدعوة النافعة والصلوة القائمة ات عهدا الوسيلة والفضيلة والدخول فی الجنة
 مقاما محمداً الذی وعدہ ولم یکن شفاعتہ يوم القيامة انک لا تختلف الی شفاعتہ يوم القيامة (شفاعة)

آپ نے فرمایا اس سے زیادہ تعجب انگیز بات ہوتی تو تین اسکی بھی تصدیق کرتا اسی دن سے آپ کا لقب صدیق
 ہو گیا یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا ہے اس میں اختلاف ہو کہ آپ کو معراج خواب میں ہونی یا بیدار
 اور روح کے ساتھ ہونی یا جسم کیساتھ اکثر کا قول یہ ہے کہ حضور بیت المقدس تک مع جسم تشریف لے گئے پھر
 آسمانوں کی سیر کر کے سدرة المنتہی تک پہنچے اسیلئے محال جانکر قریش نے تعجب کیا الی المسجد الاقصی اس
 بیت المقدس مراد یہی کہ اس وقت ہجرت بیت المقدس کے اور کہیں مسجد نہ تھی الذی بآکنہا حوله یعنی مسجد
 اقصی وہ مبارک جگہ جو جسکے اطراف میں تھے دینی و دنیوی برکتیں پھیلا رکھی ہیں کیونکہ وہ وحی اترنے کا مقام
 اور حضرت موسی کے زمانہ سے مسجد انبیاء اور اس کے چار طرف اشجار و انار اور پھل بکثرت ہیں لذلک فی آیتنا
 یہ سیر کرانا اسیلئے تھا کہ ہم اسے اپنی آیتیں دکھائیں مثلاً رات کے تھوٹے سے حصہ میں ہمیں ہاجر کی راہ ظنی کرنی
 بیت المقدس کا مشاہدہ انبیاء کا سامنے آنا اور درجہ بدرجہ کٹنا ہونا وغیرہ اس آیت میں نظم برکات و آیات
 کے لحاظ سے غیبیہ سے حکم کی طرف التفات ہوا ہو اور بعض قرآنین لذلک یہاں آیتیں کیساتھ آیا ہو لایا
 ہوا شہید البصیر طبیبک خدا محمد کے اقوال سننے اور افعال کو دیکھنے والا ہو وہ انکا اکرام کر کے اس طرح
 انکو اپنا مقرب بنایا (قاضی) حسن بن علی رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے ہجرت درود بھیجا کہ وہ کہو کہ
 درود سے گناہ معاف ہوتے ہیں اور میرے لیے وسیلہ اور بلند مرتبہ طلب کیا کہ وہ کہو کہ میرا وسیلہ تمہاری شفاعت
 کا باعث ہو (صغیر) جابر بن عبد الله رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کہ جو شخص اذان سنو وقت اللہ تمہارے
 فی الدعوة النافعة والصلوة القائمة الی آخر پڑھو لکھا جائے کہ دن میری شفاعت کا مستحق ہو جائیگا (شفاعة شریف)

مسبب نزولی هذه الآية ان النبي عليه السلام ذكر الامراء وكذبه انزل الله تصديقاً للنبيه قال البرهان
 النفساني ما وصل النبي عليه السلام الى الدرجات العاليات والمراتب الرفيعة اوحى الله تعالى اليه ما يجب عباد
 اشرفك قال عليه السلام فشره في ما ان تنسبني الى نفسك بالعبودية فانزل الله تعالى (سبحان الذي اسما
 بعبده ليلاً) معراجية با وفي تصدير السلام بالكلمة الدالة على التعجب قرينة حالة على ان الراجح بعد هذا امر
 بخلاف العادة واية لا يقدر عليها احد الا الله فلما قيل ليلاً قبحين بتلك القرينة ان المراد منه بعض الليل
 فان التبعض قريب من التقليل فكانه قيل اسر بعبدة في بعض الليل من مكة الى بيت المقدس مسيراً راجعاً
 ليله فتعين بهذه القرينة تقليل مدة الاسراء والدلالة على ان الاسراء واقع في بعض الليل (شبهه زاده) فان
 قلت لفظ من في قوله (من اينما) يقتضي التبعض قال الله تعالى في حق ابراهيم عليه السلام وكذبت
 ابراهيم ملكوت السموات والارض وظاهر هذا يدل على تفصيل ابراهيم عليه السلام على عهد لاقائل
 به فيها وجه قلت ملكوت السموات من بعض ايات الله تعالى لان ايات الله تعالى افضل من خلقك
 فالذي رآه محمد عليه السلام من ايات الله وعجائبه افضل من ملكوت السموات والارض
 فظهر بذلك فضل محمد عليه السلام على ابراهيم عليه السلام (من تفسير اللباب)

اس آیت کے نزول کا یہ سبب ہو کہ رسول خدا نے جب مہراج کا ذکر کیا اور لوگوں نے اسی تکذیب کی تو اللہ تعالیٰ نے
 پانی نبی کی تصدیق کیلئے یہ آیت نازل فرمائی اور برہان الدین شیخی کا قول ہو کہ جب رسول خدا وجات عالیہ اور مراتب
 رفیعہ پر ممتاز ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم کس چیز سے لڑیں گے جو ہم پر ایسا بندہ بنا لے جس سے پناہ نہ ملے
 آیت نازل ہوئی سُبْحَانَ الَّذِي اسْتَعْجَلَهُ (وہ نہایت دیرگیاں بات ہو جسے اپنے بندہ کو رات کی وقت میں کرائی (معرکہ)
 اس سورۃ کو ایسے حکم سے شروع کیا جو تعجب بردار ہو اسباب کی طرف اشارہ ہو کہ اسکے بعد ایک مہر خالق عادت اور
 ایک ایسی آیت وارد ہوئی کہ جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور جب لیلۃ فرمایا تو اس کا ظاہر
 ہو گیا کہ رات کا کچھ حصہ مراد ہے کیونکہ بیض اور تغلیل میں تھوڑا سا فرق ہے پس تو گویا یہ فرمایا ہو کہ اس نے
 اپنے بندہ کو تھوڑی سی رات میں مکہ سے یثرب تک کی سیر کرائی جو چالیس دن کی راہ ہو اس سے وقت
 اسرار کی قلت اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسرار رات کے بعض حصہ میں ہو (شیخ زاده) اگر ترجمہ کہو کہ یہاں میں
 انیتنا میں لفظ من تبعضیہ ہے اور حفرة ابراہیم کی بابت یہ آیت وارد ہو وکن لک نوری ابراہیم ملکوت السموات
 والارض یعنی جس نے اپنے بندے محمد کو بعض آیتیں دکھائیں اور ابراہیم کو آسمان زمین کے ساتھ کارخانہ
 دکھا دیے تو اس سے بظاہر حفرة ابراہیم کی فضیلت ثابت ہوئی حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں نہ نسبت ابراہیم
 حضرت محمد رسول المصلیٰ المرسلین سے متصل ہیں میں جواب دو گنا ملکوت سے بعض آیتیں مراد ہیں کیونکہ
 خدا کی آیتیں اس سے کم ہیں زیادہ ہیں پس تو خدا کی وہ آیتیں جو رسول خدا کو دکھائی گئیں آسمان زمین کے تمام
 کارخانوں سے افضل ہیں اس تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ رسول خدا حفرة ابراہیم سے بدرجہا افضل ہیں (مفسر سید)

الحکمتہ فی افتتاح سورۃ التنبیہ و جہان احد ہما ان العرب تسبیح عند الامور
الغیبہ فکان اللہ عجیب من خلقہ بما اسئلوا الی رسولہ محمد علیہ السلام من التنبیہ
و السفریۃ و الثانی ان لکون خرج یخرج الخرج علیہ السلام لما حدتہم
عن الاسراء کذبہ فیکون المعنی تنزیہ اللہ ان یخذل رسولہ کذا (امام ابو حارثہ)
فان قلت ما الحکمتہ فی افتتاح سورۃ الاسراء بالتنبیہ و الکھف بالتعمید قلت
ان التنبیہ جاء مقدما علی التعمید مثل فسبح بحمد ربک و سبحان اللہ و الحمد للہ
لان التنبیہ هو التنزیہ و التعمید هو الثناء و التنزیہ هو التقلیۃ و الثناء هو
التعریف و التقلیۃ مقدمۃ علی التعریف (معراجیہ) و قال بعضهم المراد بالمبیح
الحرام مکہ و قد قال علیہ السلام اول مسجد وضع فی الارض المسجد الحرام و هو
مسجد مکہ شرفھا اللہ و قال تعالیٰ (ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ بکام
و ھدی للعللین) و فی الصحیحین عن ابی ذر عن النبی علیہ السلام انه قال اول مسجد
وضع فی الارض المسجد الحرام بعد المسجد الاقصی الذی اسسہ یعقوب بن
اسحق علیہما السلام بعد بناء ابراہیم علیہ السلام الکعبۃ (معراجیہ)

اس سورۃ کو لفظ تنبیح کے ساتھ شروع کرنے میں دو حکمتیں ہیں ایک یہ کہ کسی تعجب خیرات کو موقع
پر سبحان اللہ کہنا عرب کی عادت میں داخل ہے پس تو گویا اللہ تعالیٰ رسول خدا کے ساتھ مخلوق کے
استمرار اور تسخیر پر اظہار تعجب کرتا ہے دوم یہ کہ لفظ تنبیح کفار کی تردید کیلئے واقع ہوا ہے کیونکہ رسول
نے جب حجاج کا ذکر کیا تو لوگوں نے تکذیب کی ان کی تردید کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا اس
بات سے منزہ ہے کہ کسی جھوٹے گذاب کو رسول بنائے (امام ابو حارثہ) تم اگر یہ کہو کہ سورۃ اسراء کو
تنبیح کے اور سورۃ کہف کو تحمید کے ساتھ شروع کرنے میں کیا حکمت ہو تو میں جواب دوں گا کہ تنبیح
تحمید سے مقدم ہے مثلاً فسبحم یحییٰ ربک اور سبحان اللہ والحمد للہ اور اس کا باعث یہ ہے
کہ تنبیح تنزیہ کو کہتے ہیں اور تحمید ثناء کو تنزیہ عیوب و نقصانات سے پاک ہونے کا نام ہے اور ثنا
تعریف۔ وہ عدمی صفت ہے یہ وجودی اور یہ ظاہر ہے کہ عدم وجود پر مقدم ہوا کرتا ہے (معراجیہ)
بعض کا قول ہے کہ مسجد حرم سے مراد مکہ ہے رسول خدا فرماتے ہیں کہ روئے زمین پر سب سے
پہلی مسجد مکہ کی مسجد یعنی مسجد الحرام ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ
لِلنَّاسِ لِلّٰہِ الَّذِیْہِ سَبَّحُوْهُ وَاُحْمَدُوْهُ کُلَّ یَوْمٍ لِّیُّنَیْہِ سَبَّحُوْهُ وَاُحْمَدُوْهُ کُلَّ یَوْمٍ لِّیُّنَیْہِ
میں ابو ذر سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں مسجد اقصی کے بعد (جبکہ یعقوب بن اسحق علیہما السلام
نے ابراہیم کی بناؤں کو مکہ کے بعد بنایا ہے) اول مسجد جو روئے زمین پر بنائی گئی مسجد الحرام ہے (معراجیہ)

فان قلت طاهر الایة يدل على ان الاسراء كان الى بيت المقدس من الامام واما
تدل على انه خرج به الى السماء فكيف يصح الجمع بين الدليلين وما فائدة ذكر المسجد
الاقصى فقط قلت كان الاسراء على ظهر البراق الى المسجد الاقصى ومنه كان عمر
الى السماء على الخراج وفائدة ذكر المسجد الاقصى فقط انه عليه السلام لما
بصعوده الى السماء اولا لمشتد انكارهم لذلك فلما اخبرانه اسرى به الى بيت
المقدس وبان لهم صدقة فيما اخبر عنه من العلامات وصدقة عليها اخبر بعد
ذلك ان الاقصى كالنوطه لمعراجا الى السماء فجعل الاسراء الى المسجد الاقصى كالنوطه
الى السماء (تفسير خازن) وعن الزهري وعروة عن النبي عليه السلام لما اقبل عليه اسرى به واخبر
الناس بذلك اريد الناس من صدقة عليه السلام وقتوا قتله عظيمة وسعى رجال من المشركين
الى ابى بكر فقالوا ان صاحبك يزعم انه اسرى به الليلة بيت المقدس منه الى السموات جاء
قبل ان يصح قال لئن قال ذلك لقد صدق قالوا انت تصدق في هذا قال نعم اصدق
فيما هو ابعد من ذلك فلما اسرى الصديق وجاء واحد منهم فقال يا محمد قم فقام عليه السلام
فقال ارفع احدى رجليك فرفع ثقل ارفع الاخرى فقال ان رفعتها اسقط

اگر تم یہ کہو کہ ظاہر آیت سے صرف بیت المقدس تک سیر کرنا معلوم ہوتا ہے اور صحیح حدیثوں سے صاف
ظاہر ہے کہ آپ کو آسمانی معراج ہوئی ہے اب ان دونوں میں تطبیق کیونکر ہوگی اور صرف مسجد اقصیٰ کے
ذکر سے کیا فائدہ ہے میں جواب دوں گا کہ آپ مسجد اقصیٰ تک براق پر سوار ہو کر تشریف لیگئے اور وہاں سے
آسمانی معراج ہوئی اور فقط مسجد اقصیٰ کے ذکر سے یہ فائدہ ہے کہ اگر آپ اول ہی اول آسمانی معراج
کی خبر دیتے تو کفار قریش سختی کے ساتھ انکار کرتے جب آپ نے بیت المقدس جانے کی خبر دی اور علامتیں
بتانے سے انہوں نے آپ کی تصدیق کی تو اس کے بعد انہار کر دیا کہ مسجد اقصیٰ تک جانا گویا آسمانی معراج
کا ایک مقدمہ تھا (تفسیر خازن) زہری اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول خدا نے شب معراج کی
صبح کو معراج کی کیفیت سنائی تو بعض ضعیف الایمان لوگوں نے مرتد ہو کر فتنہ عظیم برپا کر دیا اور اکثر مشرک
حضرت ابو بکرؓ کے پاس دوڑ گئے اور یہ کہتا تھے پیغمبر کا دعویٰ ہے کہ مجھے راتوں رات مکہ سے بیت المقدس اور
وہاں سے آسمانوں تک کی سیر کرائی گئی اور صبح ہونے سے پہلے میں واپس آگیا حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا اگر
رسول خدا نے ایسا فرمایا ہے تو بالکل سچ ہے لوگوں نے کہا کہ آپ اسکی تصدیق کرتے ہیں فرمایا ہاں
آپ اس سے زیادہ کوئی تعجب خیز بات فرماتے تو میں اس کی بھی تصدیق کرتا اسپنے آپ کا لقب صدیق
ہو گیا پھر کفار میں سے ایک شخص نے حاضر ہو کر یہ کہا کہ اے محمد اپنا ایک پانواٹھائیے آپ نے اٹھایا
اس نے کہا دوسرا اٹھائیے آپ نے فرمایا کہ ایسا کروں گا تو گر پڑوں گا۔

فقال الکافر اذلو ترفع عن الارض شديداً فكيف رفعت الى السماء والى سدة المنتهى فقلت عليه السلام اخرج من المسجد واحك بهذا القول لعلی فان جحيمك فخرج من المسجد فلقی علیاً فحكى له القصة فسل سيفه وضرب عنقه فمات فانكرا لا صواب على على وقالوا لقتلته قال النبي عليه السلام معقول وهو امرت بالجواب لا بالقتل فقال على جواب المعاند يكون هكذا فان الرسول عليه السلام لم يعجز عن جوابه لكن علم انه لا يقبل الجواب فارسله الى لا قتله وجوابه ان الرسول بجوله وقوته عاجز عن العدو وج مسقداً مشدداً لكن امر العراجه انما حصل بقوة القادر القوي الذي جميع القدر عند قدرته كذرة من الشمس وقطرة من البحر شرا جتمعوا عند النبي عليه السلام وجلسوا يسألون عن اشياء في بيت المقدس فقالوا اخبرنا عن غيرنا اي تجارنا الذين مضوا الى الشام هل نقيت شيئاً منها قال عليه السلام نعم مررت بعير بني فلان وهي بالرحاء وقد ضلوا بعد الهمر وهم في طلبه وفي رحالهم قدح من ماء اخذته فشربته ثم وضعته كما كان فاسألوهم هل وجدوا الماء في القدح حين رجعوا قالوا هذه علامة فترقاوا اخبرنا عن غيرنا منتهى قبلي اليسنا

وہ بولا کہ جب آپ زمین سے ایک بالشت اونچے نہیں ہو سکتے تو آسمان اور سدرۃ المنتهی تک کیونکر پہنچ سکتے ہیں اپنے فرمایا مسجد سے نکل اور اپنا مقولہ علیؑ سے بیان کرو وہ مجھے جواب دین گے چنانچہ اُس نے علیؑ سے ملکر اپنا اعتراض نقل کیا حضرت علیؑ نے تلوار سونکر اُس کی گردن اڑا دی بعض لوگوں نے اس فعل کو اچھا نہ سمجھا اور قتل کی بابت حضرت علیؑ پر معرض ہوئے اور یہ کہا کہ رسول خداؐ نے آپ کو جواب دینے کا حکم دیا تھا نہ قتل کا حضرت علیؑ نے فرمایا کہ سرکشوں کو اسی طرح جواب دیا جاتا ہے رسول خداؐ اس کے جواب سے نفوذِ باطلہ عاجز نہ تھے مگر آپ معلوم کر گئے تھے کہ یہ کج بخت کسی جواب کو نہ مانے گا اسلئے بارادہ قتل میرے پاس بھیج دیا تھا اور اُس کا جواب یہ ہو کہ پیغمبرؐ اپنی طاقت کے اعتبار سے بالشت بھر کی اونچائی پر بھی نہیں جاسکتا۔ لیکن معراج اُس قادر و قوی کی طاقت سے حاصل ہوئی ہے جس کی طاقت کو سائر ساری طاقتیں ایسی ہیں جیسا آفتاب کے سامنے ذرہ یا دریا کے آگے قطرہ پھر لوگ رسول خداؐ کے پاس اگر بیت المقدس کا حال پوچھنے گئے اور یہ کہا کہ آپ ہمارے اُس قافلہ سے جو شام کی طرف گیا ہوا ہے رستہ میں کہیں نے دین آپسے فرمایا ہاں میں بنی خداؑ کے قافلہ کے پاس سو گز راہوں جو مقام و حایین تھا اور قافلہ والے اپنے ایک گم شدہ اونٹ کی تلاش کر رہے تھے میں نے اُن کے کجاوے میں سے ایک پیالہ لیا اور پانی پیکر پھر وہیں رکھ دیا آتے ہوچے لینا کہ اُس پیالہ میں پانی تھا یا تھا لوگوں نے کہا کہ بیشک یہ علامت ٹھیک ہو اور پھر یہ کہا کہ اچھا یہ بتائیے کہ ہمارا قافلہ کب تک واپس آجائے گا

قال عليه السلام مررت بها بالنتعيم وهو موضع قبل الحرم قالوا فما حدثها وما قال
 وحديثها ومن فيها قال هي كذا وكذا وفيها فلان وفلان يقدمها جل اورق وهو ما يكون
 لون كلون التراب عليه غرار تان تظلم عليه كوطول الشمس قالوا هذه علامته فخرجوا في آخر
 الليل ينتظرون العيم ليستدلوا بها على صدقه في حجب السماء ان ظر صدقه فقلل قائل
 منه هذه الشمس قد طلعت وقال اخر منهم هذه الابل والله قد طلعت بقدر
 بعير اورق وفيها فلان وفلان كما انعبر عليه السلام فلم يؤمنوا وقالوا ان هذا الاصح
 (موعظة) عن ابي سعيد الخدري انه سئل النبي عليه السلام عن الليلة التي اصرى به
 فيها فقال آتيت بدابة وهي اشد بالبلبل وهو البراق الذي كان يركبه الانبياء
 فانطلق بي يضع يده عند منتهى بصره فسمعت نداء عن عيسى يا هه علي رسلك فضيت ولم ارجع
 عليه ثم سمعت نداء عن شمالي فضيت ولم التفت اليه ثم استقبلتني امرأة وعليها من كل زينة فمدت يدها
 وقالت علي رسلك فضيت ولم التفت اليها ثم آتيت بيت المقدس وقال المسجد الاقصى فنزلت
 واوثقت بالحلقة التي كانت الانبياء يوثقون بها

اپنے فرمایا میں نے اسے مقام نعيم میں (جو حرم شریف کے متصل ہے) آتے دیکھا ہے انہوں نے کہا کہ آگے آویسوں
 اور اونٹوں کی تعداد اور دیگر کیفیت بیان فرمائیے چنانچہ آپ نے ایک بات بیان کر دی اور یہ فرمایا کہ
 سب آگے خاکسری رنگ کا اونٹ ہے جس پر دو بچا وے ہیں یہ قافلہ سوچ نکلتے تھام رہے ہیں اس جانیگا
 لوگ اس علامت کے قائل ہو گئے اور قافلہ کے انتظار میں کچھلی رات سے نکل کھڑے ہوئے انکا خیال
 تھا کہ اگر آپ اس خبر میں کچھ نکلے تو آسمانی معراج کی بات بھی سچ ہو جائے گی اتنے میں ایک شخص بول
 اٹھا کہ اے لو سوچ تو نکل آیا دوسرے نے کہا بخدا وہ دیکھو قافلہ آ رہا ہے اور خاکسری رنگ کا اونٹ سب
 آگے ہو اور جی طرح رسول خدا نے خبر دی ایسے مطابق فلان فلان شخص اس قافلہ میں موجود ہیں یا اینہ
 یہ لوگ ایمان نہ لائے اور آپ کو کھلا جاوے گا بتایا (موعظہ) ابو سعید خدری سے روایت ہو کہ رسول خدا
 سے شب معراج کی بابت سوال کیا گیا فرمایا میرے پاس ایک لڑکی سواری لائی گئی جو خچر سے مشابہ تھی
 اور یہ وہ براق ہے جس پر دیگر انبیاء سوار ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ براق سنٹھے بچلا اس کا ہر قدم
 منہ سے نظر پر پڑتا تھا۔ ناگاہ میں نے دہنی طرف سے آواز سنی کہ لے محمد ذرا آہستہ آہستہ مگر میں نے اور
 توجہ نہ کی پھر بائیں جانب سے یہی آواز آئی لیکن میں قطعاً متفت نہ ہوا۔ پھر دین سنور کر ایک عورت
 میرے سامنے آئی اور ہات بڑھا کر یہ کہا کہ ذرا ٹھیر جائیے۔ مگر میں نے ذرا بھی خیال نہ کیا۔ پھر میں
 بیت المقدس یا مسجد اقصیٰ میں پہنچ کر براق سے اتر پڑا اور اُسے اُس حلقہ سے باندھ دیا
 جس سے دیگر انبیاء باندھا کرتے تھے

خروجت المسجد فصلیت فقلت یا جبرائیل سمعت نداء عن یمنی فقال ذلك داعی
ایهودیة اما انتک لو وقفت علیه لتمودت امتک فقلت سمعت نداء عن شمالی فقال
ذلك داعی النصارى اما انتک لو وقفت علیه لتنصرت امتک واما المرأة فکما نبت
الدنيا تزینت لك اما انتک لو وقفت علیها لاختارت امتک الدنیا علی الاخرة فشر
انیت بانائین احد هما فیہ لبن والاخر فیہ خمر فقال لی اشرب ایهما شئت فاخت
اللبن فشربته وترکت الخمر فقال جبرائیل اصبت ای اعطیت امتک الاسلام
اما انتک لو اخذت الخمر لغوت امتک (قصه) روی ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لما کانت لیلۃ اسرى بی وانا بمکة بین النوم والیقظة جاء فی جبرائیل
علیه السلام فقال یا محمد قم فقلت فاذا جبرائیل ومعه میکائیل فقال جبرائیل
لمیکائیل انتی بطست من ماء زمزم لی اظهر قلبه واششرح له صدره قال علیه السلام
فشق بطنی وغسله ثلاث مرات وقد اختلف الیه میکائیل بثلاثة طسوت من
ماء فشرح صدری ونزع ما کان فیہ من غل ومسلأه حکمة وعلما وایمانا وخم
بین کتفی فجاءت النبوة ثم اخذ جبرائیل بیدی حتی انتهى الی سقابة زمزم

پھر میں مسجد میں جا کر نماز پڑھی اور جبریل سے کہا کہ میں نے وہی جانب سے ایک آواز سنی تھی۔
جبریل نے فرمایا کہ یہ یہودیت تھی اگر اسکی آواز پر آپ ٹھہر جاتے تو آپ کی امت یہودی ہو جاتی
میں نے کہا کہ بائیں طرف سے بھی ایک آواز آئی تھی۔ جبریل بولے کہ یہ نصاریت تھی اگر آپ شرف
توقف فرماتے تو امت کے لوگ نصاری ہو جاتے اور وہ بنی ثنی عورت دنیا تھی اگر آپ اسکی
طرف التفات کرتے تو آپ کی امت آخرت چھوڑ کر دنیا ہی کو اختیار کر لیتی۔ پھر میرے سامنے
دو ظرف لائے گئے ایک میں دودھ تھا دوسرے میں شراب اور مجھے ہوا کہ جو سنا چاہوں تو
میں دودھ لیکر پی لیا اور شراب کو نہ چہا۔ جبریل نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اپنی امت کو
دولت اسلام عطا فرمادی اگر آپ شراب پی لیتے تو اسکا گمراہ ہو جاتی (تفسیر) رسول خدا سے روایت
ہے کہ آپ فرماتے ہیں میں نے سب کچھ کی بات کہیں نہ کی تھی کچھ سنا تھا کچھ دیکھا تھا۔ جبریل آئے اور یہ
کہا کہ اے محمد! اٹھ کھڑا تو دیکھ کہ جبریل نے دو لون مروجہ ہیں جبریل میکائیل سے
کہا کہ زمزم کے پانی کا شستہ نہ تو تاکہ نہ بن سکے نہ کو پاک اور سینہ کو صاف کر دوں
آپ فرماتے ہیں کہ پھر میرے شکم کو چاک کیا اور میں سہ تہہ دہویا اور میکائیل میں بار پانی کے
طشت لائے اور میرے سینہ کو صاف کیا اور اس کی آرائش کا لکڑی حکمت و علم اور ایمان سے پر کر دیا
اور میرے دونوں شانوں کے درمیان محض نبوت لگا دی پھر جبریل میرا ہاتھ پکڑ کر زمزم کے گھاٹ تک لیگئے

فقال الملك استغنى بن نوب من ماء زمزم او من ماء لكوثر وقال لي قوضا قوضا
ثم قال انطلق يا احمد فقلت الي اين فقال الي سربك و سرب كل شئ فاخذ بيدي
واخرجني من المسجد فاذا انا ببراقي فوق الحمار و دون البغل خده كخذ الارض
و ذنبه كذنب البعير و عرفه كعرف الفرس و قوائمه كقوائم الابل و اظلافه
كاظلاف البقر و ظهره كانه درة بيضاء عليه رجل من رجال الجنة و له جناحان
في فخذيه يمر مثل البرق خطوة عند منتهى طرفه فقال اسركب و هي دابة ابراهيم
عليه السلام التي كان يزور عليها البيت الحرام فركبته ثم سار و معه جبرائيل
فقال انزل فصل قال فنزلت و صليت فقال جبرائيل اتدري اين صليت قلت لا
قال صليت بطيبة و اياها المهاجران شاء الله ثم قال انزل فصل فنزلت و صليت
فقال اتدري اين صليت قلت لا قال صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى
ثم قال انزل فصل فنزلت فصليت قال اتدري اين صليت فقلت لا قال صليت
بيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم مضينا حتى اتينا بيت المقدس فلما انتهيت
فاذا انا بملوك قد نزلوا من السماء و تلقوني بالبشارة و الكرامة من عند الله تعالى
اور دوسرے فرشتے کو حکم دیا کہ زمزم یا کوثر کی پانی کا ایک ٹول لاؤ اور کو کہا کہ وضو کر دینے وضو کیا پھر کہا کہ اے محمد
چلو میں نے کہا کہ ان فرمایا اپنے اور ہر شے کے خدا کی طرف چنانچہ جبریل نے میرا ہاتھ پکڑ کے مسجد سے
نکالا میں کیا دیکھتا ہوں کہ براق موجود ہے جو گدھے سے کچھ بڑا اور چرخ سے کچھ چھوٹا تھا اور جس کا چہرہ
انسان کا سا دم اونٹ کی سی اور کمال کی بال ٹھوسے جیسے پانواونٹ کے سے کھنسل کے سے تھے اور نشت
سفید موتی کی طرح چمک رہی تھی یہ جنت کی سواری تھی جس کی رانوں میں دو پر تھے رخا بجلی کی طرح تھی
منہائے نظر پر قدم پڑتے تھے مجھے جبریل نے کہا اس پر سوار ہو جائیے یہ حضرت ابراہیم کی سواری ہے
آپ اسی پر چڑھ کر بیت الحرام کی زیارت کو جایا کرتے تھے چنانچہ میں براق پر سوار ہو گیا اور جبریل میرا
رہے تھوڑی دور چل کر جبریل نے کہا اگر نماز پڑھیں گے میں نے نماز پڑھی جبریل بولے کیا تم جانتے ہو کہ میں نے
کیجگہ نماز ادا کی ہے میں نے کہا نہیں فرمایا ابجگہ کا نام طیبہ ہے انشاء اللہ میں ہجرت کی گئی ہے آگے
بڑھ کر اترنے اور نماز پڑھنے کا حکم کیا میں نے کہا اگر نماز پڑھی جبریل نے کہا تم جانتے ہو کہ میں نے کہا
نماز پڑھی میں نے کہا نہیں فرمایا یہ طور سینا ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کلام کیا تھا پھر آگے
بڑھ کر کہا کہ اگر نماز پڑھو چنانچہ میں اتر پڑا اور نماز ادا کی جبریل نے کہا تم ابجگہ کو جانتے ہو میں نے
کہا نہیں فرمایا یہ بیت اللحم ہے جہاں حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے تھے پھر ہم بیت المقدس
پہنچ گئے وہاں جا کر دیکھتا ہوں کہ بہت سے فرشتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت کرامت لیکر اتر رہے ہیں

یقولون السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشا شر قال قلت یا جبرائیل ما تمہمہ ایاہی
قال انک اول من تنشق عنه الارض وعن امتک واول شاخہ واول مشفق اللہ
آخر الانبیاء وان الحشریک وبامتک ثم جاء وترنا حتی انتهینا الی باب المسجد فاذ
جبرائیل وربط البراق فی الحلقة الی کانت تربط الانبیاء فیہا بخطا من حریر الجنة
فلما دخلت الباب اذنا بالانبیاء والمرسلین وفی حدیث ابی العالیۃ اسرارہ الانبیاء اللہ
بعثہم اللہ من قبلی من لدن احمد بن فوح علیہما السلام ما لی عیسیٰ علیہ السلام قد جمعہم
عزوجل فملوا علی و حیون فی مثل تحیۃ الملائکۃ قلت یا جبرائیل من هؤلاء قال اولک
الانبیاء علیہم السلام ثم اخذ جبرائیل علیہ السلام یدی فاظلم فی الی الصخرة فصعد
فاذا معراج الی السماء لہا مثلہ حسنا وجمالا لم یظروا لنا ظرون الی شیء قط احسن
منہ ومنہ تعرج الملائکۃ اصلہ علی صخرة بیت المقدس وراسہ ملتصق بالسماء
احدی عام ضیئہ یا قوتہ والآخری زبرجدۃ ودرجۃ من فضۃ وآخری من
زمرہ مکمل بالدر والیا قوت وهو المعراج الذی یھیط منہ ملک الموت لقبض
الارواح فاذا رایتہم تکلم شخص بصرہ فانہ تنقطع عنہ المرفۃ اذا عاینہ بحسنہ

اور یہ کہتے ہیں کہ السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشا شرینے جبریل سے کہا کہ اس سلام کے کیا معنی ہیں کیا
سب سے پہلے آپ اور آپکی امت قبروں سے نکلیگی اور سب سے اول آپ شفاعت کریں گے اور سب سے
پہلے آپ شفاعت قبول کیا کیگی اور آپ سب سے پہلے پیغمبر ہیں اور چونکہ حشر آپسے اور آپکی امت سے متعلق ہوگا اسلئے
آپ حاشا میں رسول خدا فرماتے ہیں کہ پھر ہم مسجد کے دروازہ تک پہنچے جبریل نے مجھ کو تار براق کی لکام کو جو
جنت کی حریر کی تھی اُس حلقہ سے باندھ دیا جس سے دیگر انبیاء باندھے گئے ہیں میں نے دروازہ میں داخل ہوتے ہی
کہا دیکھا کہ تمام انبیاء و مرسلین موجود ہیں ابو العالیہ نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ ادیس و لوق سے لیکر عیسیٰ
تک کے تمام اُن انبیاء کی ارواح جنہیں خدا نے جس سے پیشتر بھیجا تھا میرے لئے اکٹھا کر دیا ان سب سے مجھے سلام کیا اور فرشتوں
کی طرح تحیۃ او کہیا میں نے جبریل سے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا آپکے بھائی یعنی انبیاء علیہم السلام ہیں پھر جبریل میرا
ہاتھ پکڑ کے صخرہ بیت المقدس میں ایک چتر ہے کی طرف لے چڑھے اور وہاں آسمان تک کی ایک سیڑھی نظر
پڑی میں نے حسن و جمال میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی اور نہ کسی اور دیکھنے والے کو اس سے بہتر نظارہ کا کبھی اُٹھایا
پڑا ہوگا فرشتے اسی کے ذریعہ اوپر چڑھتے ہیں اسکی اصل صخرہ بیت المقدس پر ہے اور چونکہ آسمان سنی علی
ہے ایک بازو یا قوت کا ہے دوسرا زبرد کا ایک دُعا چاندی کا ہے دوسرا زرد کا جس میں موتی یا قوت چڑھے
ہوتے ہیں ملک الموت قبض ارواح کے لئے اسی کے ذریعہ سے اُترتے ہیں جب تم کسی مرنے والے کی آنکھیں
اوپنی دیکھو تو سمجھ لیا کرو کہ اس سیڑھی کے معائنہ حسن کے باعث اُس کے ہوش حواس و ذہن ہیں

یا حطی جبرائیل علیہ السلام حتی وضعنی علی جناحہ ثم ارفعنی الی سماء الدنیا من
ذک المعراب ففقر الباب فقیل من ذاق قال انا جبرائیل فقیل من معک قال محمد
ففقر الباب فدخلنا فیہ وبینما انا اسیر فی سماء الدنیا اذ رايت دیکالہ ریشہ ابیض
کاشد بیاض ما رايت مثله قط وله زغب اخضر تحت ریشہ کاشد خضر ما رايت
مثله اقط واذ امر جلاہ فی تخوم الارض السفلی ورأسه تحت العرش لجناحان فی منکبہ
اذ افترهما جاورا المشرق والمغرب فاذا کان بعض اللیل فشر جناحی وخفق بہما وصرخ
بالتسبیح لله عز وجل یقول (سبحان الملك القدوس الکبیر المتعال لا اله الا الله الحق القیوم)
فاذا فعل ذلک سمعت دیکۃ الارض کلما وتحفقت باجنحتہا واخذت بالصرخ فاذا سکر
ذلک الدیک فی السماء سکنت دیکۃ الارض فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلم
ازل منذ رايت ذلک الدیک مشتاقا الی ان اسأله فانی قال علیہ السلام ثم صعدنا
الی السماء الثانیة فاستقمنا الی اخره ثم صعدنا الی السماء -

الشاة فاستقمنا الی اخره ثم صعدنا الی السماء الرابعة فاستقمنا
الی اخره ثم صعدنا الی السماء الخامسة فاستقمنا الی اخره ثم صعدنا الی السماء السادسة
فاستقمنا الی اخره ثم صعدنا الی السماء السابعة فاستقمنا الی اخره

رسول خدا فرماتے ہیں جبریلؑ نے مجھ کو اٹھا کر اس کے بازو پر رکھ دیا اور اس کے ذریعہ آسمان دنیا تک چا پہنچے وہاں
پہنچ کر دروازہ کھٹکٹایا اور آئی کون؟ فرمایا جبریلؑ پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ اور کون ہے جبریلؑ نے کہا محمدؐ
چنانچہ دروازہ کھٹکٹایا اور ہم اندر داخل ہو گئے اثنائے سیر میں مینے بہت سفید پروں کا ایک مرغ دیکھا
کہ ایسا بھی نہیں دیکھا تھا اور اس کے پروں کے نیچے نہایت سبز کلیان تھیں اس کے نیچے ساتویں زمین
کی تہ میں اور سرعش کو چھو تھا اور دونوں پر اس قدر طویل تھے کہ کھتے وقت مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے
تھے جب تھوڑی سی رات باقی رہتی ہے یہ اپنے پروں کو پھیر پھیر کر سمیٹ لیتا ہے اور چلا چلا کر ان
لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کیا کرتا ہے سبحان الملك القدوس الکبیر المتعال لا اله الا الله
ہو الحق القیوم اس کے ساتھ تمام روئے زمین کے مرغ تسبیح کرنے اور پروں کو پھیر پھیر کر اڑنے لگتے ہیں
اور جب یہ آسمانی مرغ تھم جاتا ہے تو روئے زمین کے تمام مرغ خاموش ہو جاتے ہیں۔ رسول خداؐ فرما
ہیں کہ میں نے جب اس مرغ کو ایک مرتبہ دیکھا ہے اس کا مشتاق رہتا ہوں کہ دوسری مرتبہ پھر دیکھوں
آپ فرماتے ہیں کہ پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور جبریلؑ نے دروازہ کھٹکٹایا پھر علیؑ بنا
القیاس تیسرے آسمان کی طرف گئے۔ پھر چوتھے کی طرف پھر پانچویں کی طرف پھر چھٹے کی طرف
پھر ساتویں کی طرف ہمارے لئے ہر آسمان کا دروازہ کھٹکتا گیا

تو دیکھا تو اذنا جبریل اٹھ کر اس کے کمر سے ہاتھ لگا کر اسے اپنے پاس لے آیا اور اسے اپنے پاس لے کر بیٹھ گیا۔
 فقلت یا جبرائیل من هذا الاشمط ومن هؤلاء وما هذه الانهار قال هذا الاول ابراهيم
 اول من شط على الارض واما هؤلاء البیض وجوه فقوم لم یلبسوا ایامهم وظلم قال علیہ السلام
 واذا ابراهيم مستندا الى بیت فقال جبرائیل هذا البیت المعمور یدخله کل یوم سبعون
 الفامن الملائكة فاذا اخرجوا الم یعودوا الیه قال علیہ السلام فاتی بی جبرائیل الی سدرۃ
 المنتهی فاذا هی قصرة لها اوراق الواحدة منها تغطی الدنیا بما فیها واذا انقضا مثل قراول
 هجر یخرج من اصلها اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فسالت جبرائیل
 فقال الباطن ان فی الجنة ولما الظاهر ان فی النیل والفرات قال ثم انتهیت الی سدرۃ المنتهی
 وانا اعرف وسمعتها وثمرها فغشیها من نور الله ما غشی اى تجلی وغشیها الملائكة
 کانهم حجاب من ذهب عن خشية الله تعالی فلما غشیها ما غشی تقولت حتی لا یدستطیع
 احد ان یمعتها قال علیہ السلام و فیها ملوكة لا یعلم عددهم الا الله عزوجل مقام
 جبرائیل فی وسطها فقال لی جبرائیل تقدم فقلت یا جبرائیل تقدم

جب ہم ساتویں آسمان میں داخل ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ جنت کے دروازہ کے قریب کھڑی گئی ہوئی
 ایک کرسی پر بیٹھی ہیں اور ان کے آس پاس بہت سے چمکتے چہرے والے لوگ موجود ہیں میں نے جبریل سے
 کہا کہ یہ کھڑی کیے ہوئے اور ان کے آس پاس والے کون ہیں اور یہ نہر میں کیسی ہیں فرمایا یہ آپ کے باپ
 ابراہیم ہیں روئے زمین پر پہلے کھڑی انہوں ہی نے کی ہے اور یہ چمکتے چہرے والے وہ لوگ ہیں
 جنہوں نے اپنے ایمان میں شرک کو نہیں بلایا آپ فرماتے ہیں کہ حفرة ابراہیم ایک بیت سے سہارا
 لگائے ہوئے تھے جبریل نے کہا یہ بیت المعمور ہے اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں کہ
 چلے جانے کے بعد پھر دوبارہ نہیں آسکتے فرماتے ہیں کہ پھر جبریل مجھے سدرۃ المنتہی کی طرف لینگے یہ ایک
 ایسا درخت ہے جس کا ایک ایک پتہ دنیا و مافیہا کا سرپوش بن سکتا ہے اس کے ہر مقام پر کے مشکوں کے
 برابر ہیں اور اس کی جڑیں سے چار نہریں نکلتی ہیں دو ظاہر دو باطن میں انہی بابت جبریل سے پوچھا
 فرمایا باطنی دو نہریں جنت میں ہیں اور ظاہری نیل و فرات ہیں پھر جب میں اُس سدرۃ المنتہی تک پہنچا
 جس کے پتے اور پھل مجھے یاد ہیں تو اُسے نورانی اُسکی تجلی نے ڈھانک لیا اور فرشتے خوف الہی سے
 سونے کے پروانوں کی صورت میں اُس پر اگر سے یہ دیکھ کر میں پہ پہلے بیشک کوئی بشر سدرۃ المنتہی کی
 تعریف نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا سدرۃ المنتہی کے فرشتوں کی تعداد خدا کے سوا اور کوئی
 نہیں جانتا جبریل کا مقام اُس کے وسط میں ہے اس وقت جبریل نے فرمایا کہ آگے چلیے
 میں نے کہا تم بھی ساتھ ساتھ چلو۔

فقال بل تقدم يا جبرائيل اكرم على الله مني فقصت جبرائيل على نوح حتى انتهى بي الى جحائم ثم
الذئب فحرك الحجاب فقبل من ذاق قال نوح جبرائيل وصلى محمد قال الملك الله اكبر فخرج بيده
من تحت الحجاب فاحتلته وتخلعت جبرائيل فقلت الى اين فقال يا محمد ما من الا اذله مقام معلوم
ان هذا منتهى الخلق وانما اذن لي في الدنوس الحجاب لا احترا مله اجل الله فاطلق بي
الملك في اسره من طرفه عين الى حجاب اللؤلؤ فحرك الحجاب فقال الملك من وراء الحجاب من
هذا قال لناصر صاحب فراش الذئب هذا محمد رسول العرب حتى قال الملك الله اكبر فخرج بيده من تحت
الحجاب حتى وضع يمين يديه فلم ينزل كذلك من حجاب الى حجاب كل حجاب صيرت خشنا عام
وما بين الحجاب الى الحجاب خمس مائة ثور الى روف فاحضره كضوء الشمس فالتفت بصره ووضعت
عليه ذلك الرفوف ثم احتلني فلما نزلت العرش جذوة اوسم من كل شيء فتوفى الله عز وجل الى مست
العرش نزلت قطرة من العرش فوقعت على لساني فماذا قال الذائقون احلها فانا في الله عز وجل
نبا اولين والآخرين واطلق لساني بعد كل له من هيبة الله فقلت

جبرائيل نے فرمایا بس آپ ہی تشریف لیجائیں یہ آپ ہی کام تیر ہی کیونکہ آپ خدا کے نزدیک مجھے بہت
زیادہ مکرم ہیں آپ فرماتے ہیں میں آگے بڑھا اور جبرائیل پیچھے رہے یہاں تک کہ میں سونے کے
پروانوں کے حجاب تک پہنچ گیا حجاب کو حرکت ہوئی اور آواز آئی کہ کون فرمایا جبرائیل اور انکے ساتھ
محمد فرشتے نے کہا اللہ اکبر پھر اپنا ہات حجاب سے باہر نکال کر مجھے اٹھا لیا جبرائیل پیچھے رہ گئے میں نے کہا
کہ کہاں چلے جبرائیل بولے کہ ہم میں ہر فرشتے کیلئے ایک خاص مقام مقرر ہے کوئی متخص اس
مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا یہ فقط آپ کی تعظیم و تکریم کا ظیف ہے کہ مجھے حجاب تک آنے کی
اجازت مل گئی ہے اسکے بعد مجھے ایک فرشتہ ہلک چھپکاتے کین موتیوں کے حجاب تک لے گیا
حجاب کو حرکت ہوئی اور بس پردہ ایک فرشتے نے آواز دی کہ کون دوسرے فرشتے نے جواب دیا
کہ میں سونے کے پروانوں کے حجاب کا افسر ہوں اور یہ محمد ہیں اس فرشتے نے کہا اللہ اکبر اور پھر
پردہ سے ہات نکال کر مجھے اپنے سامنے بلا لیا میں اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی
طرف منتقل ہوتا رہا ہر حجاب پانسو برس کی راہ اور ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانسو
برس کا فاصلہ تھا پھر سبز روف میرے قریب کیا گیا اس میں آفتاب کی سی ایسی روشنی تھی کہ
میری آنکھیں کھل گئیں میں اس پر بیٹھا اور اس نے مجھے اٹھا لیا پھر میں نے عرش کو دیکھا تو اسے ہر
چیز سے زیادہ وسیع پایا میں نے اس کے پایہ سے سہارا لیا اور عرش سے ایک قطرہ ٹپک کر
میری زبان پر آگئی اس سے زیادہ شیرین کوئی چیز نہ چکھی ہوگی اس قطرہ کے باعث اللہ تعالیٰ نے
مجھ کو علم اولین آخرین عنایت کیا اور یہ بتا دی کہ میری زبان رک گئی تھی اسے گویا فی نصیب تھی چنانچہ میری زبان

الحقیقات لله والصلوات والطیبات فقال الله جل ثناؤه السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته فقالت السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فقال لي ربني عز وجل يا محمد اتخذ حبیباً كما اتخذت ابراهيم خليله وكلمتك كما كلمت موسى تكليماً وجعلت امتك خیراً مما اخرج للناس فجعلته امة وسطاً وجعلته اولین والاخرین فخذ ما ائتيتك وكن من الشاکرين ثم اقصني الى امور لم یؤذن لی أن اخرجک و فرضت علی وعلمتی فی کل یوم حسن صلاة فلما اعمده الی بعدد هو تکرنی ما شاء الله قال لی ارجع الی امتک بلغمی فخلنی الرفوف الذی کنت علیه ولم یزل یخفی عنی فیرضی حتی احرى بی الی سدر المنتهی فاذا انا جبرائیل ابصر بقلبی کما ابصر بعینه اما می فقال حیالک الله بالمرحی اعد من خلقه لاهلکام مقرباً ولا نبیام سلاً وقد بلغ مقام الموصول الیه احدث اهل السموات الارض فمنینک لاهلکام الله وما حیاک من المنزلة الرفیعة والکرامة العاتقة فخذ بشکره فان الله منعم بحسب الشاکرین فحمدت الله على ذلك ثم الجبرائیل علیه السلام نطق یا محمد الی الجنة حتی اریک مالک فیها حتی تزاد بذلک فی الدنیا زهادة الی زهادتک وفي الاخرة رغبة الی رغبته فخرنا حتم وصلنا باذن الله تعالی فباترک فیها مکاناً الیه ایت و اخبر فی عنه

الْحَقِيقَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلنَّبِيِّ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
عرض کیا السلام علینا وعلى عباد الله الصالحین پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمد مجھے جس طرح ابراہیم کو خلیل بنایا تھا تمہیں حبیب بنایا اور موسیٰ کی طرح تم سے کلام کیا اور تمہاری امت کو لوگوں کیلئے بہترین امت اور افضل ٹھیرایا اور انکو اولین و آخرین مقرر کیا اب جو چیز تمکو دودن اُسے لو اور شکر کرو۔ پھر مجھے بعض ایسی باتیں بتائیں جن کے اظہار کی اجازت نہیں دی گئی اور پھر اور میری امت پر سچاں شکر کرو فرض کریں پھر عبدلیک تم پر خاصت ہوئی اجازت دی اور یہ فرمایا کہ اپنی امت کی طرف جاؤ اور انکو ہمارا پیغام دو اسکو بعد مجھے رفوف نے اٹھا لیا اور بہت دہلند کر کے سدرۃ المنتہی تک پہنچا دیا اسوقت میں جبریل کو اپنی سامنے دیکھا اور جس طرح او نہیں سمجھوں سو دیکھتا تھا اُسی طرح دل سے بھی دیکھ رہا تھا جبریل کہہ رہی تھی کہ اچھو اللہ تعالیٰ نے وہ تحفے عنایت کئے ہیں کہ اپنی مخلوق میں سو کسی مقرب فرشتے یا نبی پر اسل کو نہیں دے لیا تو اچھو اس مقام پر پہنچا یا ہے کہ وہاں تک اہل آسمان وزمین سے کسی کی رسانی نہیں ہوئی آپ کو یہ تحفے اور یہ مرتبہ بلند و کرامت مبارک۔ اس کو فکر یہ کے ساتھ کہ کیونکہ خدا شکر گزار وطن کو دوست رکھتا ہے چنانچہ میں نے اس پر خدا کی حمد کی۔ پھر جبریل نے کہا کہ جنت کی طرف چلیے تاکہ میں وہ چیزیں دکھاؤں جو آپ کے لئے مہیا ہیں اور یہ آپ کی دنیوی نفرت اور اخروی رغبت کا باعث ہوگا۔ رسول خدا فرماتے ہیں کہ ہم جنت کی طرف چلے وہاں پہنچ کر جبریل نے ایک ایک مکان دکھایا اور ہر ایک کی تعریف بیان کی۔

فرايت القصور من الدار الباقوت والزرجد فرايت الاشباق من الزهب الاحمر ورايت في الجنة سما
 عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر ذلك مفرد عن غيره معد واما ينظر به صاحب
 من اولياء الله فتعظم من الذي رايت وقلت لمثل هذا فليعمل العاقلون ثم عرض على الناس
 نظرت الى اعلا لها وسل سلها ثم اخرجني من السماء فمر نارا السموات فمخدرين من سماء
 الى سماء حتى اتيت الى موسى فقال ماذا فرض الله عليك وعلى امتك فقلت خمسين صلاة فقام
 موسى عليا لسلو من امتك لا تستطيع خمسين صلاة كل يوم واني قد جربت الناس عالجحت
 بنى اسرائيل لشد المعالجة فارجم الى ربك فاسالہ التخفيف فرجعت فوضع عنى عشر فأتيت الى موسى فقال
 مثله فرجعت فوضع عنى عشر فأتيت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عنى عشر فأتيت فقال مثله
 فرجعت فوضع عنى عشر فأتيت اليه فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فأتيت
 اليه فقال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس عالجحت بنى اسرائيل
 اشد المعالجة فارجم الى ربك فاسالہ التخفيف قلت سألت ربى حتى استحييت لكن ارض
 واسلو فلما اجابته نادى مناد امضيت فريضتى وخففت عن عبادى
 بينه ومان مولى ياقوت اور زرجد محل کچھ اور خالص ہونے کے اکثر درجات نظر پڑے بینے جنت میں وہ
 چیزیں دیکھیں کہ آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں اور کسی کان نے نہیں سنی اور کسی شخص کے دل میں نہ
 خیال تک نہیں آیا جنت بنی بنائی تیار ہے مگر اسے اس کے مستحق یعنی اولیاء الہی دیکھ سکتے ہیں رسول خدا
 فرماتے ہیں کہ میں نے عظیم الشان چیز دیکھی اور یہ کہا کہ عمل کر نیوالوں کو اسی کیلئے عمل کرنا چاہیے پھر دوزخ کو پتر
 کیا گیا میں نے اسے طوق اور زنجیریں دیکھیں پھر میں وہاں سے جہکے ایک آسمان سے دوسرے آسمان
 کی طرف اترتا ہوا موسیٰ کے پاس آیا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ اور آپ کی امت پر کیا چیز
 فرض کی؟ میں نے کہا سچا سچ نماز میں موسیٰ نے کہا کہ آپ کی امت ادا ہو سکیگی میں لوگوں کا تجربہ کر چکا
 ہوں بنی اسرائیل کو بہت برتا ہے آپ اپنے خدا کی طرف جائیے اور تخفیف کا سوال کچھ چنانچہ میں ابراہیم
 علیہ السلام سے دعا کی کہ وہ اسے معاف کر دیں میں پھر موسیٰ کے پاس آیا اور
 کہہ سکر مجھے پھر بارگاہ الہی میں بھیجا اللہ تعالیٰ نے دس اور معاف کر دیں میں پھر موسیٰ کے پاس آیا اور
 انہوں نے پھر وہی فرمایا اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے دن رات میں صرف پانچ نمازوں کا حکم دیا میں پھر موسیٰ
 کے پاس آیا اور انہوں نے پھر وہی فرمایا کہ آپ کی امت دن رات میں پانچ نمازیں بھی پڑھ سکیگی میں لوگوں کا
 تجربہ کر چکا ہوں بنی اسرائیل کو بہت برتا ہے خدا سے پھر تخفیف کا سوال کیجئے میں نے کہا کہ تخفیف کا سوال کرنا کرتے
 مجھے اپنے خدا سے شرم آنے لگی ہیں اب رخصت مندی کے ساتھ ان کو تسلیم کرتا ہوں رسول خدا فرماتے ہیں
 کہ جب میں فی ہاں سے چلا تو ایک مناد نے آواز دی کہ میں نے اپنے فرض کو پورا کر دیا اور اپنے بند پر تخفیف کی۔

وفی رواية أخرى واجزى بالمسنة عشر قال عليه السلام ثم انصرفتم مع صاحبی
 حتی جبرائیل لا یفتنی ولا اقرته حتی انصرفنا الی مضجع وکان ذلک فی لیلۃ واحد من
 لیالیکم هذه فاناسید ولد آدم ولا فخر ویدی لواء الحمد ولا فخر قال ابن عباس رضی اللہ
 عنہما عائشة رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کانت لیلۃ اسری فی اصبحت
 بکے عرفت ان الناس لا یصدقونی ففعد علیہ السلام حزینا فصر بہ ابو جہل عدو اللہ فاق
 بغلس لیب فقال کالمستہزیء هل استغدت من شیء قال نعم اسری لیلۃ قال الی ابن
 قال الی بیت المقدس قال ثم اصحبت بین ظہرائینا قال نعم قال لحدث قومک بما
 حدثتہنی قال نعم قال یا معشر بنی کعب بن لوی ہا ما فجاءوا حتی جلسوا الیہا قال حدث
 قومک بما حدثتہنی قال نعم اسری لیلۃ قالوا الی ابن قال الی بیت المقدس قالوا ثم
 اصحبت بین ظہرائینا قال نعم فسی رجال من المشرکین الی ابن بکر الصدیق فقالوا
 هل لک من صاحبک خبرین عما نہ اسری بہ اللیلۃ قال او قد قال قالوا نعم قال
 لقد صدق قالوا انصدقه قال اصدقه فی ا بعد من ذلک هذه القصة بالیغان

دوسری روایت یہ ہے کہ میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیا کرتا ہوں اسلئے پانچ میں پچاس کا ثواب ہے
 پھر میں وہاں سے جبرائیل کے ہمراہ اپنی خواجگاہ کی طرف واپس آ گیا یہ سب کچھ اسی تمہاری ایک بات
 میں ہو گیا۔ بس میں سردار اولاد آدم ہوں اور یہ کہنا ازراہِ فرشتہ نہیں ہے میری بات میں لو اگرچہ ہوگا اور
 یہ کہنا ازراہِ فرشتہ نہیں ہے ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جب شبِ معراج
 کی صبح ہوئی تو مجھے یقین تھا کہ لوگ اس اقصیٰ تصدیق کر گئے اسلئے آپ علیہ السلام ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے
 اتنے میں ابو جہل آپ کے پاس آ بیٹھا اور بطور مسخریہ کہا کہ کیوں تمہیں کوئی نئی بات بھی معلوم ہوئی
 آپ نے فرمایا ہاں رات کو مجھے سیر کرانی گئی اُس نے کہا کس جگہ کی آپ نے فرمایا رات کو بیت المقدس
 کی سیر کرانی گئی ابول بولاد چھ آپ صبح کو ہمارے پاس موجود ہی ہو گئے فرمایا ہاں ابول بولاد کہ تم اپنی خواجگاہ کی سیر کر سکتے ہو اپنے
 فرمایا ہاں کر سکتا ہوں۔ ابو جہل نے بنی کعب بن لوی کو آواز دی سب کے سب اٹھو۔ ابو جہل نے رسول خدا
 سے کہا اب اپنی سیر کی کیفیت بیان کرو۔ چنانچہ آپ نے وہی الفاظ و سہرائے جو ابو جہل کے
 رو برو فرمائے تھے یہ سن کر بعض مشرکین ابو بکر صدیق کے پاس دوڑ گئے اور یہ کہا کہ بیچو آپ
 کے دوست راتوں رات بیت المقدس کی سیر کا دعویٰ کرتے ہیں ابو بکر نے فرمایا۔
 کیا یہ سچ ہے انہوں نے کہا ہاں۔ ابو بکر بولے کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے ہیں تو بالکل
 سچے ہیں۔ لوگوں نے کہا تم بھی تصدیق کرتے ہو فرمایا اس سے زیادہ کوئی تعجب کیجئے
 قصہ ہوتا تو بھی میں رسول خدا کی تصدیق کرتا۔

والمسألة من عند علي بن ابي حمزة عن رجل فاختلف السلف في رؤيته سبحانه بعين بصر
فما كثرته عائشة عن عامر عن مسروق انه قال لما أشتت يا امر المؤمنين هل رأى محمد ربه
يعني ليلة الاسراء في حال اليقظة فقال قف شعري مما قلت أي اقشع شعرك كما
طلبت مني ثلاث من حدثك من فقد كذب من حدثك ان هذا رأى ربه فقد كذب
فقرأت (لا تكلموا في الله وهو يذكركم الا كصائر) الروية وذكر الحديث وقال جماعة بقوله
عائشة وهذا المشهور عن ابن مسعود ومثله عن ابي هريرة انه قال انما رأى جبريل يختلف
عنه وقال باحكم هذا وامتناع رؤيته في الدنيا جماعة من المحدثين والفقهاء والمتكلمين
وعن ابن عباس انه رأى بعينه وروى عطاء عنه رآه بقلبه وعن ابي العالية عنه رآه
بفؤاده مرتين وذكر ابن السني ان ابن عمر اسرسل الى ابن عباس يسأله هل رأى محمد
ربه فقال نعم والاشهر عنه انه رأى ربه بعينه وروى ذلك عنه من طرق وقال ان الله
اختص موسى بالكلية وابراهيم بالخلقة وعجل بالروية وحجته قوله تعالى (ما كذب
الغو ادما رأى افعما كرو ونحله ما يرى ولقد رآه نزلة اخرى)

اس مسئلہ میں کہ رسول خدا ایدہ اراکھی سے مشرف ہوئے یا نہیں سلف کا اختلاف ہے حضرت عائشہ روایت
چشم سے دیکھنے کا انکار کرتی ہیں کیونکہ عامر مسروق سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے سوال
کیا کہ رسول خدا نے معراج کی رات حالت بیداری میں اپنے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ میں
اس سوال سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تین باتیں ایسی ہیں کہ اگر انہیں کوئی مجھ سے روایت
کے تو مجھ لینا کہ وہ جوتابو انہیں سے ایک یہ کہ جو یہ کہو کہ محمد نے اپنے خدا کو دیکھا وہ جوتابو بولتا ہے
پھر حضرت عائشہ نے یہ آیت پڑھی لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار نیز دیگر صحابہ کی ایک جماعہ حضرت عائشہ
کی قول سے متفق ہے چنانچہ ابن مسعود سے یہ روایت مشہور ہو اور یہی ابو ہریرہ سے مروی ہے وہ
کہتے ہیں کہ رسول خدا نے جبریل کو دیکھا ہے محدثین اور فقہاء اور متکلمین کی ایک جماعت اس بات کی
قائل ہے کہ دنیا میں روایت انہی ممکن نہیں ابن عباس سے ایک روایت ہے کہ اپنے اللہ تعالیٰ کو اپنی
آنکھوں سے دیکھا اور عطاء نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ دل سے دیکھا اور ابو مالیک سے
روایت ہے کہ دو مرتبہ سوئے دل سے دیکھا ابن اسحق کہتے ہیں کہ ابن عمر نے ابن عباس کو پاس ایک آدمی بھیجا
پوچھا کہ رسول خدا نے اپنے خدا کو دیکھا تھا یا نہیں ابن عباس نے فرمایا ہاں دیکھا ہے اور مشہور روایت
یہ ہے کہ اپنے ان ہی کھڑو دیکھا ہے اور آپ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام اور ابراہیم کو خلعت اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو رویت کو ساتھ خاص عزت دی ہے اور آپ کی دلیل آیت ہے ما کذب الغو ادما رأى اللہ
یعنی دل نے جو کچھ دیکھا اسکے متعلق جوتابو نہیں بولا کیا تم رویت کی بابت انہی جگہ کرتے ہو انہوں نے اسے دیکھا

قال الماوردی قيل ان الله قسم كلامه ورؤيت بين موسى وعجل فرأه محمد بن
 وكله موسى مرتين وحكى السمرقندي عن محمد بن كعب القرظي ومريم بن انس ان النبي
 صلى الله عليه وسلم سئل هل رايت ربك قال رايت بهقوادي ولأمره بعيني الخ
 (شفاء شريف) وأما سبب المعراج فهو ان الأرض افتقرت على السماء فقالت الأرض
 أنا خير منك لأن الله تعالى نزى بالبلاء والنجاة والنجاة والنجاة والنجاة
 فقالت السماء أنا خير منك لأن الشمس والقمر والكواكب والفلك والبرق والشمس
 والكروبيات والجنات في الأرض في بيت يزوره ويطوف به الأنبياء والرسل
 والولياء والمؤمنون عامة وقالت السماء في البيت المعجور يطوف به ملائكة السماء
 في الجنة التي هي ماوى أرواح الأنبياء والمرسلين وأرواح الأولياء والصالحين
 وقالت الأرض ان سيد المرسلين وخاتم النبيين وحبيب رب العالمين وأفضل
 الموجودات عليه أكمل النعمان في وأجرى شريعته على فلما سمعت السماء
 عجزت وسكتت عن الجواب وتوجهت الى الله فقالت الهي أنت تعجل لمضطرب
 اذا دعاك وأنا عجزت عن جواب الأرض فلهذا لك ان يصعد محمد الى فاقشرف
 به كما اقشرفت الأرض بجماله وافتقرت به الأرض فلجأ به عتقا وأوحى الله تعالى

ما ورد في نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام اور رویت کو موسیٰ اور محمد میں تقسیم کر دیا ہے۔
 رسول خدا نے خدا کو دو مرتبہ دیکھا اور موسیٰ نے دو مرتبہ کلام کیا سمرقندی نے محمد بن کعب قرظی
 اور مریج بن انس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا سے رویت کی بابت سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اسے
 دل سے دیکھا ہی آنکھ سے نہیں دیکھا (شفاء شریف) معراج کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ زمین نے ازراہ فخر
 آسمان سے کہا کہ میں تجھے افضل ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ کو شہر و دیار و نہروں و درختوں اور پھاٹوں
 وغیرہ کے باعث مرتب کر دیا ہے آسمان نے جواب دیا کہ میں بہتر ہوں کیونکہ چاند سورج ستارے افلاک و بروج
 عرش کرسی اور جنت وغیرہ سب میرے اندر موجود ہیں زمین بولی کہ میں ایسا گھر رکھتی ہوں کہ پیغمبر اولیاء
 اور عام مسلمان اس کا طواف کرتے ہیں آسمان نے کہا مجھے بیت المعمور ملا ہے کہ فرشتے اس کی زیارت کرتے ہیں
 اور میرے اندر جنت موجود ہے جس میں پیغمبروں اولیاء اللہ اور صالحین کی روحیں رہتی ہیں زمین نے کہا
 کہ حضرت سید المرسلین خاتم النبيین افضل الموجودات صلی اللہ علیہ وسلم کا وطن میرے اندر ہے اور مجھے
 انکی شریعت جاری ہے آسمان نے جب یہ سنا تو عاجز ہو کر جواب دیا کہ اس کا تعلق خدا کی طرف متوجہ ہو کر
 یہ دعا کی تو یہ قرار کی ماقبول کیا کرتا ہے میں زمین کے جواب سے عاجز ہوں اب یہ التجاہد کہ سید المرسلین کو میرے
 پاس نہ چھوڑے تاکہ میں ان کے جمال سے شرف حاصل کر کے زمین کی طرح فخر حاصل کروں اللہ تعالیٰ نے اسکی عاقبت

شیخ جبریل علیہ السلام فی اللیلة السابعة والعشرون من رجب لا تنجم هذه اللیلة ویا
عزیرائیل لا تقبض الابرار هذه اللیلة فقال جبرائیل علیہ السلام ارجاء تالیا
قال لا یا جبرائیل ولكن اذهب الی الجنة وخذ الوراق واذهب به الی محمد علیہ السلام
فذهب جبرائیل وراى اربعین الف براق یرون فی ریاض الجنة وعلی جہتہم
اسم محمد علیہ السلام وراى فیہم براقا منکسرا اسمہ یسکى وقسیل من عینہ الذی
فقال جبرائیل مالک یا براق قال یا جبرائیل انی سمعت منذ اربعین الف سنة
اسم محمد علیہ السلام فوق فی قلبی محبة صاحب هذا الاسم وعشقة وبعد ذلك لم اجمع
الی طعمر ولا شرا فاحترقت بنار العشق فقال جبریل علیہ السلام انا اوصلت
بمشقوقک ثورا مرجوا واجر وجاء به الی النبی علیہ السلام الی آخر القصة (اعرجیة)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم بنی اسرائیل

(ولقد کرمنا نوحی ادم) بحسن الصورة والمزاج الا عدل واعتدال القامة والتمیز
بالعقل والافهام بالنطق والارشادة والخط والهدی الی اسباب المعاش والمعاد
والتمسک علی ما فی الارض والتمکن فی الصناعات والنسب الی الاسباب والمسببات
العلویة والسفلیة الی ما یعود علیہ من المنافع الی غیر ذلك مما یقف الحصر وفانحصار

اور رجب کی ستائیسویں تاریخ جبریل کو حکم دیا کہ آج بیچ چوڑ دو اور ملک الموت کو ارشاد ہوا کہ آج
جائین نہ نکالو جبریل نے عرض کیا اتنی کیا قیامت آگئی ارشاد ہوا انہیں مگر تم جنت کا براق لیکر محمد کے
پاس جاؤ چنانچہ جبریل جنت کی طرف گئے اور وہاں چالیس ہزار براق چرتے دیکھے جنکی پیشانیوں پر محمد
علیہ السلام کا نام درج تھا ان میں ایک ایسا براق نظر پڑا جو سر ہکا سے رو رہا تھا اور اس کی آنکھ سے
آنسو جاری تھے جبریل نے اس کا حال پوچھا اسنے کہا کہ میں چالیس ہزار برس سے محمد کا نام سن رہا ہوں
اسلئے اس نام کی محبت اور محبت نام کا عشق میرے دل میں جاگزین ہو گیا ہر اس روز سے کہنا اپنا چٹ گیا ہر
اور میں عشق کی آگ سے جھک گیا ہوں جبریل ہونے کو میں تجھ کو تیرے محبوب کے ملا دوں گا۔ پھر جبریل اسکو
زین الکلام سے آراستہ کر کے رسول خدا کے پاس لے آئے اور آپ کو میر کرانی کئی۔ (اعرجیہ)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم بنی اسرائیل

(ولقد کرمنا نوحی ادم) (یعنی نبی آدم کو کرم کیا) اچھی صورت نیک مزاجی دی راست قامت بنایا عقل و تمیز
عنایت کی کلام اشاہ ہے اور خط کے ذریعہ انہماک مطالب کی طاقت بخشی اسباب معاش و معاد کی طرف ہماری
فی امتیاز زمین پر مسلط کیا صنعت و حرفت پر قدرت دی علمی و سفلی اسباب و مسببات نفع بخش سلسلہ
قائم کیا۔ اسکے علاوہ اور ہزاروں چیزیں ہیں جن کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔

من ذلك ما ذكره ابن عباس وهو ان كل حيوان يتناول طعامه بغير الا الا فسادا فانه
يرفضه اليه بيده وحملنا هم في البر والبحر على الدواب والسفن من حملته حملوا فاجلوا
له ما يركبه و حملنا هم فمما حتم له تحسيف سم الارض ولم يضر قهر الماء و تركنا هم
من الطبائبات المستلذات مما يحصل بفعالهم و بغير فعالهم و فضلنا هم على كثير من
خلقنا تفضيلا بالقلبية والاستيلاء او بالشرف والكرامة والمستثنى جنس الملائكة
او الخواص منهم ولا يلزم من عدم تفضيل الجنس عدم تفضيل بعض افراده (قاضي)
روى عن وهب بن منبذ النبی علیہ السلام قال من سلم على عشرة امكنما اعتق
وقبة (شفاء شريف) وروى ان عمر بن كعب وابا هريرة رضي الله تعالى عنهما دخلا
على النبي عليه السلام فقالا يا رسول الله من اعلم الناس قال العاقل قالوا من
احب الناس قال العاقل قالوا من افضل الناس قال العاقل لكل شيء آلة والآلة الموت
العقل ولكل قوم راع و تولى المؤمن العقل ولكل قوم غاية وغاية العباد العقل
(حياة القلوب) عن عائشة رضي الله عنها انما قالت العقل عشرة اجزاء خمسة
منها ظاهرة وخمسة منها باطنة اما الظاهرة (فاولها) الصمت كما قال عليه السلام
من صمت نجا وقال عليه السلام من كثر كلامه كثرت سقطه

منجھ ان کے ابن عباس کا یہ قول ہو کہ کل حیوان منہ ڈال کر کھا تے ہیں اور انسان ان میں سے بیکرمہ میں سے ہے
و حملنا هم في البر والبحر الآية یعنی ہم نے انکو کچل کر اور دریا میں چوپایوں اور کشتیوں پر اور کیا اور اس طرح سوار کیا کہ
زمین اپنے اندر دھنسا نہ سکے اور دریا غرق نہ ہو سکا اور ان کو پاک اور لذیذ روزی عنایت کی کہ بعض کچے فعل
حاصل ہوتی ہے اور بعض بلا عقل اور اپنی بہت سی مخلوق پر انکو فضیلت دی یعنی غلبہ و استیلاء یا شرف
و کرامت کے باعث انکار تبرہ یا اس حکم سے عموما ملا کہ یا خاص فرشتے مستثنی ہیں اور عدم تفضیل جنس سے
عدم تفضیل بعض افراد لازم نہیں آتی (قاضی بیضاوی) و وہب بن منبذ سے مروی ہے کہ رسول اللہ فرماتے ہیں جو شخص
مجھ پر سلام بھیجے گا اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب دیگا (شفاء شریف) رویت ہو کہ عمر بن کعب ابو ہریرہ
نے رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سوال کیا کہ لوگوں میں سے کون بڑا عالم کون ہو آپ نے جو اہل باعقل
انہوں نے کہا بڑا عابد کون ہو فرمایا عاقل انہوں نے عرض کیا سے افضل کون ہو فرمایا عاقل ہر شے کا ایک
آلہ ہوا کرتا ہے مسلمان کا آلہ عقل ہے ہر قوم کا ایک نگہبان ہوتا ہو مسلمان کا نگہبان عقل ہے ہر قوم کی ایک
غایہ ہوتی ہے مسلمان کی غایت عقل ہے (حياة القلوب) عائشہ سے مروی ہو کہ آپ فرماتی ہیں عقل کے
دس حصے ہیں پانچ غاہری پانچ باطنی ظاہری حصوں میں پہلا حصہ خاموش رہنا ہے چنانچہ رسول خدا فرما
ہیں جو خاموش رہا اس نے نجات پائی اور بچا قول ہو زیادہ بولنے والا بہت بہودہ کو برا کرتا ہو

والثانی (المعروف والثالث) التماسه كما قال عليه السلام من قرأ نظمهم فهداه الله ومن
 فكهم وضعه الله (والرابع) الامم بالمعروف والتمنى عن المنكر (والخامس) العمل لصالح
 الباطنة (فالسادس) التفكير (والثاني) العبرة (والثالث) تعظيم الذنوب (والرابع) الخوف
 من تعالى (والخامس) تحقير النفس وتذليلها (حياة القلوب) وفي الخبر خلق الحسن
 على سبعة اقسام اللطافة والملاحة والضياء والنور والظلمة والرقعة والدقة ولما خلق
 فرق هذه الاشياء على الاشياء وجعل لكل شئ قمعا واحدا فجعل اللطافة للجنة والملاحة
 للجنات العین والضياء للشمس والنور للنور والظلمة للليل والرقعة للماء والدقة للهواء
 وزين العالم لا كبريعي السماء والارض بهذه الاوقات وما خلق الله تعالى آدم عليه السلام
 وحواء وهو العالم الا صغيرا ينفذ به كل هذه الاشياء فجعل اللطافة لروحه والملاحة للسا
 والضياء لوجهه والنور لعينه والظلمة لشعره والرقعة لقلبه والدقة لسره فكانت الاوقات
 احسن من كل شئ كما قال الله تعالى في حقه (في آي صورته كما شاء ربك) (الحال)
 الزنا في ان الانبياء عليهم السلام افضل من الملائكة السفلية انما النزاع في الملا
 العلوية السماوية فقال اكثر الصحابة الانبياء عليهم السلام افضل من الملائكة السفلية واهل المل
 وقالت المعتزلة خذلهم الله الملائكة افضل وعليه الفلاسفة واحتج اصحابنا بوجوه

دوسرا علم تيسر انما اوضح چنانچہ حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والے کا تہہ بڑھا تا اور متکبر کا درجہ
 گرا دیتا ہے چوتھا امیر بالمعروف اور نہی عن المنکر پانچواں عمل نیک اور پانچ باطنی حصون میں پہلا حصہ متفکر
 ہے دوسرا عبرت تیسرا تعظیم گناہ چوتھا خوف الہی پانچواں اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا (حياة القلوب) حدیث
 شریف میں ہے کہ حسن کی سات قسمیں ہیں لطافت ملاحظت ضیاء نور ظلمت رقت وقت یہ ساتوں چیزیں
 مخلوقات کو تقسیم کی گئی ہیں لطافت جنت کو ملی ملاحظت حورون کو ضیاء سورج کو نور چاند کو ظلمت
 رات کو رقت پانی کو وقت ہوا کو عالم اکبر یعنی آسمان وزمین انہی سے مزین ہیں پھر جب عالم اصغر
 یعنی آدم وحوایہ اہوئے تو ان میں اللہ تعالیٰ نے یہ ساتوں چیزیں جمع کر دیں یعنی انکی روح کو لط
 عنایت کی زبان کو ملاحظت چہرہ کو ضیاء آنکھ کو نور بالون کو ظلمت دل کو وقت اسرار کو وقت اسنے
 انسان ہر چیز سے افضل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فی آي صورته كما شاء ربك یعنی اے
 انسان تجھے جس صورت میں چاہا بنا دیا (محاسن) اس میں کسی کا اختلاف نہیں کہ انبیاء علیہم السلام
 عالم سفلی کے فرشتوں سے افضل ہیں البتہ عالم علوی آسمانی فرشتوں کی بابت اختلاف
 جو اکثر صحابہ کا قول ہے کہ انبیاء علیہم السلام افضل ہیں اکثر اہل ملت اور عواما شیعہ کی یہی رائے ہے
 معتزلہ اور فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ انبیاء سے افضل ہیں اہل سنت نے اس کے متعلق منہ دلائل کھو دیں

وشرک کالشیات ووجہک کالمشرق ووطرک کالمغرب وشیبک کالبحر وشیب
 وشمالک کالشمال وفسک کالریم وکلامک کالرعد وحقک کالبرق وکاذبک
 کالطر وخصیک کالسماء نومک کالموت وسمیرک کالحیاء وشیبایک کالصیف و
 شیوخک کالشتاء قبارک اللہ احسن الخالقین وجعل فی الکف خمسة وثلاثین عظم
 وفي الرجل کذلک (زہرۃ الریاض) مروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی تفسیرہ کہ
 (رب العالمین) ان اللہ تعالیٰ خلق الخلق وجعلہم امریۃ اربعة اصناف الملائکۃ والشیاطین
 والجن والانس ثم جعل ہولاء الامریۃ عشرة اجزاء فتسعة منهم الملائکۃ وجزء
 واحد منهم الشیاطین والانس والجن ثم جعل ہولاء الثلثۃ عشرة اجزاء فتسعة
 منهم الشیاطین وجزء واحد منهم الانس والجن ثم جعلہم امریۃ اجزاء فتسعة
 منهم الجن وجزء واحد منهم الانس ثم جعل الانس مائۃ وخمسۃ وعشرین جزء
 فجعل مائۃ جزء منهم فی بلاد الهند ومصر کلہم الی النار وجعل اثنی عشر جزءا فی
 بلاد الروم ومصر کلہم الی النار وجعل ستۃ اجزاء منهم فی المشرق ومصر کلہم
 الی النار وجعل ستۃ اجزاء منهم فی المغرب کلہم من اهل النار بقی جزء واحد ہولاء
 وسبعون جزاۃ ثمان وسبعون من اهل البدۃ والضلالۃ وفرقۃ منها ناجیۃ وہم اهل
 السنۃ والجماعۃ وحسبہم علی اللہ تعالیٰ یغفر لمن یتناء ویعذب من یتشاء (تفسیر وسید

بال ہزہ ہے منہ مشرق ہے پشت مغرب کو ہنات جنوب ہو یا ان شمال ہے سائنس ہوا ہے
 کلام رعد ہے ہنسا بجلی ہے رونامینہ ہے غصہ ابر ہے نیند موت ہے جاگنا زندگی ہو جانی
 ہمارے بڑا پاخانہ ہے تبارک اللہ احسن الخالقین اللہ تعالیٰ نے ہات پاؤں کی پتلی
 میں پتلیں بڈیاں پیدا کی ہیں (زہرۃ الریاض) حضرت ابو ہریرہ سے لفظ مرات العالمین کی تفسیر میں
 یہ مروی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو چار طرح کا بنایا ہے فرشتے جن انسان شیاطین
 پہر ان چاروں کے دس حصے کیے انہیں نو حصے فرشتے میں ایک حصے شیاطین (خواہ جن ہوں یا انسان)
 پھر ان تینوں کو جسے کیا ان میں نو حصے شیاطین ہیں ایک حصے جن و انسان پھر ان دو کو جس
 حصے کیا ان میں نو حصے جن ہیں اور ایک حصے انسان پھر انسان کو ایک سو پچیس حصے کیا انہیں
 سو حصے ہند میں پہنچے یہ سب کے سب دوزخی تھے۔ بارہ حصے روم میں پیدا کیے یہ بھی ہم ہی تھے
 چہرہ صوفی مشرق میں ٹھکانا دیا اور چہرہ کو مغرب میں یہ بھی علی ہذا القیاس ندی رہے اب صرف ایک
 حصہ باقی رہ گیا اسکے تہمت تھے کئے انہیں بہتر حصے گمراہ اور بدعتی ہیں صرف اہل سنت و الجماعۃ کا ایک
 فرقہ نجات پائیو الارہاکا حساب خدا کے حوالے چاہے بخندے چاہے عذاب کرے (تفسیر وسیط)

کہ جس نے کہا کہ اگر سلطان غلط کرتا ہے تو اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے۔
 فقیر غلط نہیں اخذہ قال الفقیر ابواللیث هذا الجواب يستقيم على قول أبي حنيفة اذ عنده من
 الامور من قوم غلط بعضها ببعض ملكها العاصب ويكون من موانع الجور ذكر في مستان العارفين
 ان الناس اختلفوا في اخذ جائرة السلطان فقال بعضهم يجوز ما لم يعلم انه يعطي من المحرمات قال
 بعضهم لا يجوز اما من اجازة فقد ذهب الى ما روي عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انه قال ان
 السلطان يصيب من الحلال المحرم فما يعطيك فخذہ فانما يعطيك من الحلال وروی عن عمر
 رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام من اعطى شيئا من غير مسألة فليأخذہ فانما هو من رزقه
 الله تعالى وروی عن جبيب بن ابی ثابت انه قال لیت ابن عمر رضي الله تعانه وابن عباس رضي الله
 عنہما یتما هذا لیا المختار فبقبلانها مع كونه مشهورا بالظلم وروی عن ابن الحسن عن ابي حنيفة
 رجة الله عليه عن حماد بن ابراهيم النخعي رحمه الله خرج الى زهير بن عبد الله المزني وكان عاملا على
 يطلب جائزته هو وابو ذر الهمداني رضي الله تعالى عنه قال فحصد رحمه الله

ابو بکر بنی سے کہنے سوال کیا کہ اگر کسی فقیر کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلان بادشاہ جو عطیہ مجھے دیتا ہے وہ مجھ
 کا مال ہے۔ تو اس صورت میں اسکا لینا حلال ہے یا نہیں۔ جواب دیا کہ اگر بادشاہ نے اس مال کو
 دیگر مال کے ساتھ غلط ملط کر لیا ہو تو لینا جائز ہے ورنہ ناجائز۔ فقیر ابواللیث کہتے ہیں کہ یہ
 جواب امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق ہے کیونکہ ان کے نزدیک کوئی شخص کسی کے دروغ سے
 دیگر دھون کے ساتھ غلط ملط کر لے تو ان سب کا مالک بن جاتا ہے۔ مگر حکامال عصب کیا ہے انکا
 قرض اسکے ذمہ ضرور رہتا ہے۔ بستان العارفين میں ہے کہ سلطان کا عطیہ لینے میں لوگوں کا ہمتان
 ہے بعض نے جائز کہا ہے مگر اس شرط پر کہ لینے والے کے علم میں حرام کا مال نہ ہو۔ اور بعض کے
 نزدیک مطلقا جائز نہیں۔ جائز کہنے والوں کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت علی سے منقول ہے کہ آپ نے
 فرمایا بادشاہ کے پاس حلال و حرام سب مل کا مال ہوتا ہے وہ جو کچھ دے لے لینا چاہیے کیونکہ اسکا
 عطیہ تیرے لئے حلال ہے۔ حضرت عمر سے مروی ہے کہ جو کچھ فرماتے ہیں جبکہ بغیر سوال کے کوئی
 شے دی جائے اسے لے لینا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روزی ہوئی۔ اور جیب بن ثابت
 روایت کرتے ہیں میں نے عمر اور ابن عباس کو دیکھا ہے کہ مختار ثقفی کے ہر یہ قبول کر لیا کرتے
 تھے حالانکہ مختار مشہور ظالم شخص تھا۔ امام محمد ابو حنیفہ سے اور وہ حاکم سے روایت
 کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی۔ زہیر بن عبد اللہ المزنی کے پاس جو مقام خلوان کا عامل تھا
 اپنا وظیفہ لینے جایا کرتے تھے اور میری حال ابو ذر ہمدانی رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔ امام محمد کہتے ہیں

اور یہ ناکھن مالور عرف شیخا من اعطانی حراما حسین و هذا قول ابی حلیفة (موظفہ) اقول فی
 فماذا لا یمن الاخذ بالقول الھوط فی الفتوی لان الاستقصاء البالغ فی الحلال علی قانون
 الورع الاعمی ما یفرض الی الخرج سبعا فی حق الطلبة وھو مد فوع فی الدین بل الشروع وھو المیزان
 المستقیم فمالا یدن ما الشروع فھو حلال ورجحہ من اللہ تعالیٰ علی عبادہ فاذا تمسک احد
 بالشریعة فلیس لاحد ان ینکر علیہ لان الونکار استخفاف بالشریعة فمن استخفہا یخاف
 علیہ زوال الایمان اذ تحقق هذا فالورع والتقوی فی هذا الزمان ان یجعل ما فی ید کل انسان
 ملکاً لہ مالہ یتیقن انہ بعینہ مغبوب او مسروق وان علیہ یقیناً ان فی مالہ حراماً او قال فاضیلاً
 فی فتاواہ رجل دخل علی سلطان فقدم الیہ شیء من الماکولات ان لم یعلم انہ بعینہ غضب یحل لہ
 ان یاکل لان الاصل فی الامتثال الاباحۃ والافاء من استغادات الحقیقہ قال ابیہ تعالیٰ فی سورۃ
 یسن آیۃ عظیمۃ من ادالۃ علی کمال قدرتنا وحرانیتنا لھما یدستد لون ہما علی صدقنا انما
 ای دشان عظمتنا حملنا ذریۃ ہم فی الفلک والمراد بالذریۃ الالباء والاجداد وان کان اسم الذریۃ
 یقع علی الاولاد المتخون ای المملو والمراد بالفلک سفینۃ نوح علیہ السلام وھو لاء من نسل من حمل
 مع نوح علیہ السلام وکانوا فی اصلاہ ابائہم قال بعض ہریراد بالفلک المتخون سفینۃ هذا الزمان وراہم

کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہمیں علوم ہو جائے کہ وہ حرام ان میں سے ہیں دینا ہے اور یہی امام
 ابوحنیفہ کا قول ہے (موظفہ) میں کہتا ہوں کہ ہمارے دین میں احتیاط پر عمل کرنا ممکن نہیں کیونکہ قانون تقویٰ
 کے مطابق طلب حلال میں سعی کرنے کے باعث لوگ وقت میں پڑ جائیں گے۔ عموماً خلق اللہ اور
 مخصوصاً طالب علموں کا بہت بڑا حرج ہو گا حالانکہ ہمارے دین نے حج کو دفع کر دیا ہے بس شرع جو
 ہمنزلہ میزان مستقیم ہے جس شے کو برا نہ کہے وہ حلال اور بندوں پر خدا کی رحمت ہے۔ شریعت پر
 عمل کرنا کوئی بڑا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ایسے کو میرا کہنا شریعت کی توہین ہے۔ اور شریعت کی توہین
 اگر نہ ہو ایک ایمان معرض زوال میں رہتا ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا تو اس زمانہ میں تقویٰ اور پرہیز گاری
 یہ ہے کہ جب تک غصب یا چوریاں یقین نہ ہو تو جو شے کسی آدمی کے ہاتھ یا قبضہ میں ہو اسکو اسی کی ملک خیال کرے
 اور اسکے حرام ہونے کی بابت یقینی علم نہ ہو تو پرہیز کرے۔ کیونکہ کوئی فاضحان میں ہے کوئی شخص بادشاہ کے پاس
 گیا اور اسکے سامنے کھانے کی چیز میں پیش کی گئیں اگر وہ جانتا ہے کہ یہ غصب کا مال نہیں تو کھا لینا حلال ہے
 کیونکہ اصل تشبہ باحتہ ہے (سن استفادہ لکنت) اللہ تعالیٰ سورۃ یسین میں فرماتا ہے وَ اِیۡۃُ لِّہٖۤ اٰنَا
 حٰکِمُنَاۤ اُذْ تَرٰۤیۡہُمْ فِی الْفَلَٰکِ الْمَتَخُوۡنِ بیچ ہمارے کمال قدرت اور وحدانیت کی یہ بہت بڑی نشانی
 ہے کہ جسے انکی اولاد آبا و اجداد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اس شخص کو کشتی میں سوار ہے کہ وہ کہے کہ یہ کشتی
 کی مل سے میں جو لوح کے ساتھ کشتی میں تھے بعض نے کشتی سے ہی جموں کی کشتیاں اور زیت و اولاد ملی ہے

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ رَاىَ اَوْ قِيْلَ اَرَادَ بِهِ السُّفْنَ اَلْقَى تَجْرَى فِى الْوُتُوْدِ اَنْ تَكُنْ لَكَ قَلْبًا
 نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى هَيْئَتِهَا وَقِيْلَ اَرَادَ بِهِ السُّفْنَ الصَّغَارَ اَلْقَى تَجْرَى فِى الْوُتُوْدِ اَنْ تَكُنْ لَكَ قَلْبًا
 فِى الْبَحْرِ وَهَذَا قَوْلُ قَتَادَةَ وَالضَّحَّاكِ وَغَيْرِهِمَا وَرَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ الْمَرَادَ
 مِنْ مَثَلِهِ الْاَوَّلُ فِى الْبَرْكَاءِ السُّفْنَ فِى الْبَحْرِ يَعْنِى خَلَقْنَا الْهَوْدَ فِى الْبَحْرِ لِيَكُوْنَهَا وَخَلَقْنَا الْهَوْدَ فِى الْبَحْرِ
 الْاَوَّلِ وَالْفَرَسَ وَالْحِمَارَ يَرْكَبُوْنَهَا وَهَذَا كَمَا يَدُلُّ عَلَى قَدَرَتِنَا وَقَتْنَا مِنْ مَعَالِمِ التَّنْذِيْلِ عَجِيْبَةٍ
 سُوْرَةُ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** بِفِي اسر ائيل

وَمِنْ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اَيَّ بَعْضِ اللَّيْلِ فَاتْرَكَ الْجُودَ لِلصَّلَاةِ وَالْعَمَلِ لِلْعَزَائِكِ رَنَافِلُ لَكَ فَرِيضَةٌ زَائِلُ لَكَ
 عَلَى الصَّلَاةِ الْمَفْرُوضَةِ وَفَضْلُكَ لَا خِصَاصَ جُوبَهَا بِكَ رَعْسِي لَنْ يَبْعَثَكَ رَيْكَ مَقَامًا مَّجْهُوْمًا مَقَامًا
 يَحْضُرُ الْقَائِدُ فِيهِ كُلُّ مَنْ عَرَفَهُ وَهُوَ يَطْلُقُ فِي كُلِّ مَقَامٍ يَتَضَمَّنُ كِرَامَةً وَالشَّهَوَانَةَ مَقَامَ الشَّفَاعَةِ لِمَا رَوَى عَنْ
 اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ هُوَ الْمَقَامُ الَّذِى اَشْفَعُ فِيْهِ لَمْ يَلْقَ اَنْ يَشْفَعْ لَكَ اَنْ يَنْتَهِى النَّاسُ عَنْ اَنْ يَلْقَاهُ فِيْهِ اَذَاكَ
 اَلْمَقَامُ لَشَفَاعَتِهِ وَانْتِصَابِهِ عَلَى الطَّرَفِ بِاَضْمَارِ فَعَلِ اَيَّ فَعِيْلِكَ مَقَامًا اَوْ تَضَمَّنَ بِعَيْنِكَ مَعْنَاهُ اَوْ اَلْحَالُ يَعْنِى اَنْ يَبْعَثَكَ مَقَامًا
 كَشْتِى اَسِيْلُهُ كَمَالِ قُدْرَتِ كِيْ نَشَانِيْ هُوَ كَبِغْرِ بَاتِحِهِ اَوْ دِرْيَا مِيْنِ عَلِيٍّ اَوْ بِيْسِ دُنْ كِيْ رَاهِ اَيَّكَ دُنْ مِيْنِ طِ
 كَرْتِيْ هُوَ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُوْنَ اَوْ رَجَعْنِيْ اُنْكَ لِيْ كَشْتِيْ كِيْ مَانِدًا اَوْ سَوَارِيَا اَنْ يَبْدُوْا كِيْ مِيْنِ
 بَعْضِ نَسْلِ اسْ سِيْ سَوَادِيْ هُوَ كَحَضْرَتِ نَوْجِ كِيْ كَشْتِيْ كِيْ مَانِدًا سِيْ نَمُوْدُ اَوْ رَاكَشْتِيَا اَنْ بَنَانِيْ جَانِيْ كِيْ اَوْ بَعْضِ كِيْ
 قَوْلِ هُوَ كَاسْ سِيْ جَوِيْ كَشْتِيَا اِنْ مَرَادِيْنِ - جَوْدِيَا اَوْ كَشْتِيُوْنَ كِيْ طَرَحِ نَهْرٍ وَفِيْهِ جَلِيْ مِيْنِ يَرْقَادُهُ وَفِيْهِ كِيْ غَيْرِ
 اَكَا قَوْلِ هُوَ اَوْ رَابْنِ عَبَّاسٍ سِيْ رَاوِيْتِ هُوَ كَشْتِيْ سِيْ اَوْنِطِ مَرَادِيْ هُوَ كِيْ يَرْكَبُوْنَ اَوْ بِيْسِ كِيْ اَسِيْلُهُ
 جِيَا اَوْ رَا مِيْنِ كَشْتِيْ - يَعْنِيْ رَجَعْنِيْ اُنْكَ دِرْيَا سِيْ سَفَرِ كِيْ سَوَارِ مَوْنِيْ كَشْتِيَا اِنْ يَبْدُوْا كِيْ اَوْ بِيْرِيْ سَفَرِ كِيْ سِيْ
 اَوْنِطِ كِيْ مَوْرُءِ كِيْ سِيْ غَيْرِ هُوَ سَبْ هَارِيْ قُدْرَتِ اَوْ كَمَالِ قُوْتِ اَوْ اَلْ هُوَ رَعْسِيْ اَوْ تَضَمَّنَ اَوْ غَيْرِ

سُوْرَةُ (**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ**) بِفِي اسر ائيل
 وَمِنْ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ اَيَّ بَعْضِ اللَّيْلِ فَاتْرَكَ الْجُودَ لِلصَّلَاةِ وَالْعَمَلِ لِلْعَزَائِكِ رَنَافِلُ لَكَ فَرِيضَةٌ زَائِلُ لَكَ
 رَابِعٌ هُوَ نَافِلَةُ لَكَ يَرْقَادُهُ سِيْ فَرْضِ نَازِ سِيْ اَلْكَ رَاكَشْتِيَا اِنْ مَرَادِيْ هُوَ كِيْ يَرْكَبُوْنَ اَوْ بِيْسِ كِيْ اَسِيْلُهُ
 سَامِعٌ خُصُوْمِيْتِ كَرْتِيْ هُوَ كِيْ يَرْكَبُوْنَ اَوْ بِيْرِيْ سَفَرِ كِيْ سَوَارِ مَوْنِيْ كَشْتِيَا اِنْ يَبْدُوْا كِيْ اَوْ بِيْرِيْ سَفَرِ كِيْ سِيْ
 كِيْ مَوْرُءِ كِيْ سِيْ غَيْرِ هُوَ سَبْ هَارِيْ قُدْرَتِ اَوْ كَمَالِ قُوْتِ اَوْ اَلْ هُوَ رَعْسِيْ اَوْ تَضَمَّنَ اَوْ غَيْرِ
 كَرْتِيْ هُوَ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُوْنَ اَوْ رَجَعْنِيْ اُنْكَ لِيْ كَشْتِيْ كِيْ مَانِدًا سِيْ نَمُوْدُ اَوْ رَاكَشْتِيَا اِنْ بَنَانِيْ جَانِيْ كِيْ اَوْ بَعْضِ كِيْ
 قَوْلِ هُوَ كَاسْ سِيْ جَوِيْ كَشْتِيَا اِنْ مَرَادِيْنِ - جَوْدِيَا اَوْ كَشْتِيُوْنَ كِيْ طَرَحِ نَهْرٍ وَفِيْهِ جَلِيْ مِيْنِ يَرْقَادُهُ وَفِيْهِ كِيْ غَيْرِ
 اَكَا قَوْلِ هُوَ اَوْ رَابْنِ عَبَّاسٍ سِيْ رَاوِيْتِ هُوَ كَشْتِيْ سِيْ اَوْنِطِ مَرَادِيْ هُوَ كِيْ يَرْكَبُوْنَ اَوْ بِيْسِ كِيْ اَسِيْلُهُ
 جِيَا اَوْ رَا مِيْنِ كَشْتِيْ - يَعْنِيْ رَجَعْنِيْ اُنْكَ دِرْيَا سِيْ سَفَرِ كِيْ سَوَارِ مَوْنِيْ كَشْتِيَا اِنْ يَبْدُوْا كِيْ اَوْ بِيْرِيْ سَفَرِ كِيْ سِيْ
 اَوْنِطِ كِيْ مَوْرُءِ كِيْ سِيْ غَيْرِ هُوَ سَبْ هَارِيْ قُدْرَتِ اَوْ كَمَالِ قُوْتِ اَوْ اَلْ هُوَ رَعْسِيْ اَوْ تَضَمَّنَ اَوْ غَيْرِ

عن النبی بن مالت عن النبی علیہ السلام انه قال ما من مسلمین یلتقیان فی صلاتهما الا یصلی ان یصل
الا وانہما لم یصلوا فاحق ینقرانہ ذنوبہما ما تقدروا تاخر من کرمہ وروی عن النبی علیہ السلام ان کان
جالسا فی المسجد فدخل علیہ شاب فعظہ واجلسہ بجانبہ فوق ابی بکر ثم اعدنہ علیہ السلام فقل انما
اجلسنہ اعلیٰ منک لانہ لیس فی الدنیا من یصل علی الذرمنہ ہو یقول کل غدا وعشہ اللہ وصل علیہ
بعد من یصل علیہ وصل علیہ بعد من لم یصل علیہ وصل علیہ کما یحب ان یصل علیہ وصل
علیہ کما امرت ان یصل علیہ فلذلک اجلسنہ اعلیٰ منک (زبدۃ الواعظین) قوله ومن اللیل متعلق
بتعجیل فی تعجیل بالقرآن فی بعض اللیل فاترك الحجج والظہان ان یتعلق بمقد ر عطف علیہ
فتعجیل لان الغاء لا بد لہا من المعطوف علیہ والتقدیر قوم من اللیل فتعجیل بالقرآن رشیہ زائدہ مطلق
من اللیل فتعجیل قوم بعد نومک فتعجیل لان التعجیل لا یتعلق بالقیام من النوم والمواظبہ الیئہ
قیام اللیل والصلوۃ وكانت صلوۃ اللیل فریضۃ علی النبی علیہ السلام وعلی الامۃ فی ابتداء
الاسلام لقولہ تعالیٰ (یا ایہا المرسل قم اللیل الیئہ) ثم نزل التثغیف فصار الوجوب منسوطا فی
حق الامۃ بالصلوۃ الخس وبقي قیام اللیل علی الاستیجاب بدلیل قوله تعالیٰ فاقروا وما یتيسر من القرآن
امش بن الک سونحداسے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب دو مسلمان باہم ملاقات کر کے مصافحہ کرے
اور مجھ پر درویشی ہے تو اس مالت میں جدا ہوتے ہیں کہ خدا کے فضل و کرم سے ان کے لکھے کچھ لے سب گنا
معاف کر دیئے جاتے ہیں رسول خدا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ مسجد میں تھے اتفاقاً ایک نوجوان آدمی آیا۔
آپ نے اُسکی تعظیم کی اور اپنے پہلو میں ابوبکر سے ملا تر موقع میں بٹھایا پھر غدر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اسے
اسیلتے تھے بالآخر بٹھایا ہے کہ ساری دنیا میں مجھ پر اس سے زیادہ درویشی ہے والا کوئی نہیں یہ شخص صبح نماز
درود نازل پڑھا کرتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِمْ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَ اَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیْہِمْ۔ میں اسے اسے
تسے بالآخر بٹھایا ہے (زبدۃ الواعظین) آیت میں من اللیل لفظ تعجیل سے متعلق ہے یعنی قرآن
پڑھنے کے لئے رات کے بعض حصہ میں نیند چھوڑ دو۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ من اللیل اس فعل مقدر سے
متعلق ہے کہ جبیر تعجیل معطوف ہے کیونکہ ق کے لئے معطوف علیہ کا ہوا ضروری ہے یعنی قمر
مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَجَّلْ بِالْقُرْآنِ (شیخ زادہ) مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَجَّلْ کے یہی معنی ہیں کہ نیند کے بعد اسٹھ اوڑھ کر پڑھو کیونکہ
تہجد اُس قیام کا نام ہے جو نیند کے بعد ہو۔ آیت سے رات کا جاننا اور نماز پڑھنا مراد ہے۔ رسول خدا پر رات کی
نماز فرض تھی اور علیٰ ہذا القیاس ابتدائے اسلام میں قیام رات پر ہکا بھکا جوتا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ بِالْقُرْآنِ (رے کھلی اوڑھنے والے رات کو اٹھ) پھر تخفیف ہو گئی اور پانچ نمازوں کے باعث
امت کے حق میں منوع ہو کر رات کا اٹھنا مستحب ہو گیا۔ اسکی دلیل یہ آیت ہے فَاَقْرَءُوا مَا تُكْسِرُوْنَ مِنَ الْقُرْآنِ

[illegible]

البتہ رسول خدا کے حق میں اسکا وجوب اسی طرح ثابت رہا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے نافلۃ لک
یعنی دیگر فرض نمازون کے علاوہ تہجد ایک زائد فرض ہے جو آپ اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے۔ لیکن
قول ہے کہ جس طرح تہجدات کے حق میں نفل ہو گیا ہے اسی طرح رسول خدا کے حق میں بھی اسکا وجوب منسوخ
ہو گیا۔ اسی لئے رات کا قیام آپ کے لیے نفل ہے کیونکہ نافلۃ لک سے بھی مطلب سمجھ میں آتا ہے اگر
تہجد آپ پر فرض ہو تو اہل بیت میں نافلۃ علیہ ہوتا (تفسیر خازن) نافلہ سے ازدیاد مراتب مراد ہے
کیونکہ تہجد خاص آپ پر واجب کر کے آپ کی امت پر فضیلت دی گئی ہے جسکا ثواب دو بالا ملتا ہے فضیلت
گناہوں کا کفارہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخشے بخشائے ہیں (شہاب) اب اگر تم کہو کہ
تہجد امت کے حق میں بھی فضیلت۔ رسول خدا کے حق میں بھی فضیلت پھر آپ کی تخصیص سے کیا فائدہ
ہوا۔ میں جواب دیتا ہوں اس تخصیص کا فائدہ یہ ہے کہ نوافل بندوں کے گناہ کا کفارہ ہوا کرتے ہیں
اور چونکہ رسول خدا بخشائے ہیں اسی لئے تہجد آپ کے حق میں رعت درجات کا باعث ہے۔ اور امت کے لوگ
گناہوں کے سبب کفارے کے محتاج ہیں۔ اسی لئے انکو حص ثواب کے لیے نہیں بلکہ گناہ معاف کرانے کے لیے
کفارہ کی ضرورت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول خدا کے نوافل آپ کے لیے باعث ثواب اور رعت درجات ہیں
اور امت کے نوافل کفارہ گناہ (شیخ زادہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول خدا نے تہجد کا حکم کیا اور اسے
لکھ دیا مگر امت ایسا نہیں کرتی۔ لیکن بغوی اسکو صحیح مانتا ہے کہ تہجد کی فرضیت منسوخ ہے (شہاب)
رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا اسیرم کو ہے جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے اور اپنی گھردہ والی کو جگائے۔

وَأَنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ عَلَى فِرَاقِهِمْ وَسَنَةِ لَمْ يَكُنْ
بِأَمْرٍ وَجْهٍ (مَوْظِعَةٌ) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ عَلَى فِرَاقِهِمْ وَسَنَةِ لَمْ يَكُنْ
وَالسَّوَالُ وَتَقَامُ اللَّيْلُ (رَشَاهِبٌ) عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى فِي اللَّيْلِ
وَاحِدَ الصَّلَاةِ أَكْرَمَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِتِسْعَةِ أَشْيَاءَ خَمْسَةٌ فِي الدُّنْيَا وَارْبَعَةٌ فِي الْآخِرَةِ الْخَمْسَةُ الَّتِي فِي الدُّنْيَا
يَحْفَظُهَا اللَّهُ مِنَ الْفِتَنِ وَيُظَاهِرُ أَثَرُ الطَّاعَةِ فِي وَجْهِهِ وَيَجِبُهُ قُلُوبُ عِبَادَةِ الصَّالِحِينَ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ
وَيَسْقِي لِسَانَهُ بِالْحِكْمَةِ وَيَجْعَلُهُ حَكِيمًا أَيْ يَرْزُقُهُ الْفَقْهَ وَالْإِدْبَاعَ الَّتِي فِي الْآخِرَةِ يَجْتَنِبُ مِنَ الْقَبْرِ ابْضَاعَ
الْوَجْهِ وَيَسِيرُ عَلَيْهِ الْحَسَابُ وَيَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ وَيُعْطَى كِتَابُهُ يَمِينًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَرُوحُهُ السَّلَامُ
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ لَيْلَةٌ أَسْرَى بِى إِلَى السَّمَاءِ وَأَصَابَنى رُبُّى خَمْسَةَ أَشْيَاءَ فَقَالَ لَا تَحُلِقْ قَلْبَكَ
بِالدُّنْيَا فَإِنَّ لِمَ احْلُقَهَا لَكَ وَجَعَلَ مَحَبَّتَكَ لى فَإِنْ مَصَابِرُكُمْ لى وَاجْتِهَدُوا فِي طَلَبِ الْجَنَّةِ وَكُنْ أَيْسَارًا
مِنَ الْخَلْقِ فَإِنَّهُ لَيْسَ فِى أَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَدُمُ عَلَى التَّجِدِّ فَإِنَّ النُّصْرَةَ مَعَ قِيَامِ اللَّيْلِ (شَهْرَةُ الْإِسْلَامِ)
عَنِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ مَنْ اسْتَيْقَظَ مِنَ النُّومِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

اور اگر نہ جاگے تو آئے۔ منہ پر پانی چھڑے۔ اور خدا اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھے اور اپنے
خدا کو بگڑ جائے اور اگر نہ جاگے تو اس کے منہ پر پانی چھڑے (مَوْظِعَةٌ) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
رسو خدا فرماتے ہیں تین چیزیں مجھے فرض ہیں اور تمہارے لیے سنت (۱) وتر (۲) مسواک (۳) تہجد
(رَشَاهِبٌ) حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسو خدا نے فرمایا ہے جسے رات کو کبھی طبع دل لگا کر نماز پڑھی۔ اللہ تعالیٰ
ازراہ تکبریم سے نو چیزیں عطا فرمائے گا۔ پانچ دُنیا میں چار آخرت میں۔ دُنیا کی پانچ چیزیں یہ ہیں (۱)
انتون سے حفاظت (۲) اظہار اثر طاعت چہرے پر (۳) تمام نیک بندے اور عموماً دیگر لوگ اُس سے
محبت رکھیں گے (۴) اس کی زبان سے کلمات حکمت نکلا کر نیگے (۵) اللہ تعالیٰ اُسے فقیر نہ دیکھا۔ اور
محنت کی پانچ چیزیں (۱) نورانی صورت میں قرآن مجید (۲) حساب آسان (۳) پانچ چیزیں (۴) پانچ چیزیں
رات اللہ تعالیٰ نے مجھ کو پانچ چیزوں کی وصیت کی (۱) دُنیا میں اپنا دل نہ پھنسانا کیونکہ جس نے اُسے تمہارا
لیے نہیں پیدا کیا (۲) صرف مجھ سے محبت رکھنا۔ کیونکہ تمہیں ہمارے پاس آنا پڑیگا (۳) طلب جنت میں
لشش کرتے رہنا (۴) مخلوق سے کسی طرح کی امید نہ رکھنا کیونکہ مخلوق کے قبضہ میں کچھ بھی نہیں۔
(۵) تہجد ہمیشہ پڑھا کرنا کیونکہ رات کا قیام باعث تائیدِ آہی ہے۔ (عمرۃ الاسلام) رسو خدا سے روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص رات کو نیند سے اٹھ کر یہ کلمات کہے گا اُس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحُكْمُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اولادى وللمؤمنين والمؤمنات فقد ظهر له ربه (بدر الواعظين) قال الامام عمن اودع منزله
 نيات ضللت انهم ابدال فقلت اوصون بوصية حق اخاف الله تعالى كنيختكم فقالوا نوحيا
 بسبعة اشياء راولها من كثرة كلامه فلا تطعم فيسقط القلب وثانيها من كثرة كلامه فلا تطعم في
 الحكمة وثالثها من كثرة اختلاطه بالناس فلا تطعم فيه خلاوة العبادة رابعها من حب الدنيا
 فلا تطعم فيه الختم على الايمان وخامسها من كان جاهلا فلا تطعم فيه حياة القلب رساد سها
 من اختار صفة الظالم فلا تطعم فيها استقامة الدين وسابعها من طلب رضى الناس فلا تطعم فيه
 رضى الله تعالى وحدث اربعين تـ عن ابى امامة عن النبى عليه السلام انه قال عليكم بقيام الليل
 فانه داب الصالحين قبلكم من الانبياء والاوصياء روى ان آل داود عليه السلام كانوا يقومون
 وفيه تنبيه على انكم اولى بذلك فانكم خير الامم وايماء الى ان من لا يقوم فى الليل ليس من الصالحين
 الكاملين ومقرب لكم الى ديكور اقرب الى عجة مولاكم ما تنقبون به اليه تعالى وفيه لشارة
 الى حديث قدسى وهو قوله لا يزال العبد يتقرب الى بالنوافل حتى يحبه ومكفرة للسيئات ومحبة هما
 مصله ان يهيان كل محبة بمعنى الفاعل

بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالْإِلَهَ إِلَهُ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
 (در بندہ بر عظیمین) ابراہیم بن ادم کہتے ہیں میرے پاس چند بھان آئیں گے۔ میں نے جان لیا کہ یہ ابدال ہیں اور
 آئیں گے کہا کہ مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے تاکہ میں بھی تمہاری طرح خدا سے ڈرنے لگوں جواب دیا کہ تم مکوسات چیزیں
 وصیت کرتے ہیں ۱، زیادہ بولنے والے سے بیدار رہی کی امید نہ رکھو ۲، زیادہ کھانے والے سے حکمت و
 دانائی کے متوقع نہ ہو ۳، زیادہ ملنے جلنے والے اور مردم آمیز سے ملاقات عبادت کے امیدوار نہ ہو ۴
 اسکے امیدوار نہ ہو کہ جب دنیا کا خاتمہ بیان سے ہوگا ۵، جاہل سے زحہ دلی کی توقع غلط بات سے
 ۶، یہ خیال نہ کرو کہ ظلم کی صحبت میں رہنے والے کا دین درست رہیگا ۷، لوگوں کی رضا سندی چاہنے والے
 سے یہ امید نہ رکھو کہ خدا کی رضا سندی کا طالب رہیگا ۸، صحت بعین، ابو امامہ سے روایت کرتے ہیں
 کہ آپ نے فرمایا۔ قیام شب کو لازم کرو۔ کیونکہ یہ تیسے چلے انبیاء و اولیا اور صالحین کا طریقہ ہے۔ یہ بھی
 روایت ہے کہ آل یعنی امت داؤد و شب بیدار بھی۔ اس میں اور اشارہ ہے کہ امت محمدیہ کو بطریق
 اولے شب بیداری چاہیے کیونکہ یہ امت خیر الامم ہے اور یہ ایمانی ہے کہ تعجب نہ ٹہرے والا کلیم صلحا
 پر داخل نہیں ہو سکتا۔ اور اپنے خدا کا مقرب بندہ نہیں ہو سکتا حدیث قدسی میں ہے کہ بندہ نوافل کے باعث بر اللہ
 مقرب ہو جاتا ہے کہ میں اسے اپنا دوست بنا لیتا ہوں۔ شب بیداری بندے کو مقرب بنا دیتی و رکی بر بنو کو۔ کہنی
 اور گنا بنو کو مٹا دیتی ہے اس حدیث میں لفظ مکفرت اور محاکمہ مصدر بھی معنی فاعل ہے یہ کہ جہاد

ابن سائر قال ان الشياطين في القلوب والاعمال قال الله تعالى
قال مصنفنا ان الصلوة تنهى عن الفحشاء والمنكر وعلى القارئ عليه رحمة الباري قال عليه السلام اشفع
لاصفي حتى ينادي بدي فيقول ارضيت يا صفي فاقول يا رب رضىيت (حدث ابن اربعين) عن عمار بن عبد الله
انه كان خليفة وكان من الزاهد بن قال له جاريته يوما يا امير المؤمنين اني رايت رؤيا عجيبه فقال
ما رايت قالت رايت القمامة قد قامت وحشر الناس فغضب الميزان وما الصراط عليها و اجاؤا ولا
بعد الملك بن مرقان وقالوا له بعد من هذا فلما وضع قدمه على الصراط اراد ان يعيش فما شئ من
خطوة او خطوتين الا سقط في النار ثم جاؤا بابنه الوليد بن عبد الملك وقالوا له فها وضع قدمه
على الصراط الا وقع في النار وكان الخلفاء كلهم مثل ذلك ثم جاؤا بلك يا امير المؤمنين فلما قالت
الجارية ذلك صام عمر بن عبد العزيز برصيصه واضطرب اضطرابا شديدا كاسمك في الشباك فجعل
يضرب برأسه ايضا وجعل راو الجارية تصيح وتقول والله رايت انك في الجنة و جاوزت الصراط
سالما فلم يسمع كلامها فلما سكن اضطرابه وجدوه قد مات واوصله الجنة لموعظهم قال عليه
السلام يعقذ الشيطان على ناصية راس احدكم اذ هو نائم ثلاث عقد فاذا استيقظ فذكر اسم الله
تخلعت عقدة واحدة فاذا توضا تخلعت عقدة ثانية ثم اذا صلى تخلعت عقدة ثالثة فاصبح نشيطا والابال الشيطان في اذنيه

يعني ١٠ سنون كما چپاسے والا اور عیون کا محور ثیو الاهی اللہ تعالیٰ فرما ہوا ان الحسین بن علی بن ابی طالب
نیکیاں بڑی کرکھو وی بن اور نماز گنا ہو سکے روکتی ہو دوسری آیت ہوا ان الصلوة تمنی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز
کو کاموں اور برائیوں سے روکتی ہو دوسری آیت ہوا ان الصلوة تمنی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز
کو لے کر تم رضا مند ہوئے میں کہو نگاہان رضا مند ہو گیا (حدث ابن اربعین) عمر بن عبد العزيز سے جو بڑے زاہر
خليفة تھے انکی نوٹدی نے کہا - امیر المؤمنین میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے - فرمایا کیا کہنے گی میں دیکھتی ہوں
کہ قیامت قائم ہے لوگ میدان حشر کی طرف جا رہے ہیں - میزان اعمال الیتا وہ ہے - پہل صراط اس پر نیا دیا گیا اول
عبد الملك بن مروان کو حکم ہوا کہ پہل صراط پر سے چل - یہ دو ایک قدم چلنے پایا تھا کہ کٹ کر فوج میں گر پڑا پھر اس کے
بیٹے ولید بن عبد الملك کو حکم ہوا یہ دو قدم بھی رکھنے نہ پایا تھا کہ فوج میں جا پڑا - پھر علی ہذا القیاس بعد کے
خلفاء کا حال ہوا - پھر آپ کو پہل صراط سے گزرنے کا حکم ہوا نوٹدی ابھی اپنے کلام کو پورا بھی نہ کرنے یا تھی کہ عمر
بن عبد العزيز چمچنے لگے - اور اس طرح تر پے جسطرح حال میں مچلی رہ کر نوٹدیں اور دیو سے دیکھے مارا نوٹدی چلائی جاتی کو کئی طایفتی
کو امیر المؤمنین - خدا کی قسم میں نے دیکھا ہے کہ آپ پہل صراط سے گزر کر حشر میں پہنچ گئے ہیں مگر عمر بن عبد العزيز اسکی طرف برگرد
لمنتفت نہ ہوئے - اور جب آپ کا اضطراب کچھ کم ہوا تو گوئی نے آپ کو مردہ پایا (رحمۃ) روح خدا کا قول ہو کہ جب کوئی سوجا اہر
تو شیطان اسکی پیشانی پر تین گز بن لگا دیتا ہے - چھوٹ وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لیتا ہے تو ایک گز کھل جاتی ہے - اور چھوٹ
تو رہا ہے تو دوسری اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری اب وہ چھ گز کو تو خرم ٹھکتا ہے تو شیطان اس کے دونوں کانوں میں شاپ کر جاتا ہے

قال الامام الغزالی رحمه الله اذا كان اول الليل نادى مناد من تحت العرش الایقظ العبادین فیقومون ویصلون ماشاء الله ثم ینادی مناد فی شطر اللیل الایقظ الخائفون الذین یطیئون قیامهم فی الصلوة فی السحر ثم ینادی مناد الایقظ المستغفرون فیقومون فیستغفرون واذا اطلم الفجر ینادی مناد الایقظ فلو ان فیقومون من فرائضهم کالموتی ینشرون من قلوبهم ولذا اوصی لقمان ابنه قال یا بقی لا تكون نائما ولا بدیلا ینادی فی الاسحار وانت نائم ثم قال الشیخ محمد بن العربی قدس الله سره علیک من قیام اللیل بما یزید عنک اسم الغفلة واقل ذلك بعشر آیات ای فی الصلوة وكذلك عن عبدالله بن عمرو بن العاص قال قال رسول الله علیه السلام من قام بعشر آیات فی الصلوة لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائة آية کتب من الفائزین ومن قام بالف آية کتب من المکثرین ثوابا وهو کمن صدق بسبعین الف دینار کذا فی (زبد الواعظین) **حکای** ان موسی علیه السلام مر یوما برجل وهو یصل مع خضوع وخشوع فقال یا رب احسن صلوة قال الله تعالی یا موسی لو صل فی کل یوم ولیلة الف رکعة وافتق الف رکبة وصل علی الف جنازة وحمل الف حجة وغر الف غزوة ینفع حتی یدوی زکوة ماله قال رسول الله صلی الله علیه و آله حب الدنیا رأس کل خلیعة ومنع الزکوة ینشأ من حب الدنیا روعظة قال النبی علیه السلام من حافظ منکم علی الصلوة حیثما کان

امام غزالی فرماتے ہیں رات کے اول حصہ میں عرش کے نیچے سے ایک ندا ہوتی ہو کہ عبادت کرو والے اٹھ بیٹھیں۔ چنانچہ عابد لوگ اٹھ کر نماز میں ادا کرتے ہیں۔ پھر دوحی رات کو ندا ہوتی ہے کہ خدا کا خوف رکھنے والے جو نماز میں صبح تک کھڑے رہتے ہیں اٹھ کھڑے ہوں پھر ندا ہوتی ہے کہ گناہوں کی مغفرت سچا والے اٹھیں۔ اور جب صبح ہو جاتی ہے تو ندا ہوتی ہو کہ غافل اٹھ کھڑے ہوں۔ یہ اپنے بستر سے اٹھ اٹھتے ہیں جیل طرح مردے قبروں سے اسی لئے لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ دوست نہ ہو یا کر جبکہ مرغ سحر اذان دیا کرے۔ اور محمد الدین بن عربی کا قول ہے کہ شب بیداری تیرا نام غافلوت کے دفتر سے جدا کر دیتی ہے کم از کم نماز میں دس آیتیں پڑھنی چاہئیں۔ سیوطی نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جس نے تہجد کی نماز میں دس آیتیں پڑھیں اس کا نام غافلوت نہیں لکھا جاتا۔ و جس نے سو آیتیں پڑھیں وہ عبادت گزار زمین پر نازل ہو اور جس نے ہزار آیتیں پڑھیں اس کو کثرت ثواب ملتا ہو اور ایسا ہو جاتا ہو گویا ستر ہزار دنیا خیزات کے (زبد الواعظین) حکایت موصی نے اکیس کسی شخص کو نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھا کہ فرمایا کہ الہی یہ تو بہت ہی اچھی طرح نماز پڑھتا ہو۔ حکم ہوا کہ اگر یہ ہزار رکعتیں پڑھ کر اترے اور ہزار غلام ہزار آزاد کرے اور ہزار جنازہ بھی نماز ادا کرے۔ اور ہزار حج کرے۔ اور ہزار مرتبہ جبارا کرے تو بھی جینک اپنے مال کی زکوة نہ دے گا اس کو کوئی شے نفع نہ دے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو کہ دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ زکوة دنیا کی دنیا کی محبت کے باعث ہوا کرتا ہے (مغنیۃ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ہر جگہ ہزال میں نماز کی محافظت کرے گا

واقبل علینا بوجہک وول ظہرک الیہم فذل قولہ تعالیٰ واصبر نفسک الایۃ ومعالم وقال قتادہ
 الایۃ نزلت فی اصحاب الصفۃ وكانوا سبعۃ فقید فی مسیح رسول اللہ علیہ السلام لا یحولون الی قنارۃ
 ولا الی زرع ولا الی صوم یصومون صلوة وینتظرون اخری فلما نزلت هذه الایۃ قال علیہ السلام للجنۃ الذی
 جعل فی امتی من امرت ان اصبر نفسی معہم (معالم التنزیل) عن انس رضی اللہ عنہ انه قال بعث ^{الفقر}
 الی رسول اللہ واحد فقال یا رسول اللہ انی رسول الفقراء الیک قال علیہ السلام ہرجا بان
 وبنی اقدمک جئت من قوم احبہم اللہ فقال یا رسول اللہ یقول الفقراء ان الاغنیاء قد ذهبوا بالمال
 کما ہم یحجون ولا نقدر علیہ یتصدقون ولا نقدر علیہ یمتقون ولا نقدر علیہ اذا مرضوا بعثوا بقضل
 اموا الہم خراف قال علیہ السلام سلام علی الفقراء وبلغہم عنی ان من صدمکم واحتسب فلہ ثلاث
 خصال لیست للاغنیاء (الاولی) ان فی الجنة غرفة من یاقوتہ حمراء ینظر الیہا اهل الجنة کما ینظر
 اهل الدنیا الی النجوم لا یصل الیہا الا نبی او ولی او شہید او مؤمن فقیر (والثانیۃ) یدخل الفقراء الجنة
 قبل الاغنیاء بنصف یوم وھو مقدار خمسۃ عام یمتقون فیہا حیثما شاءوا ویدخل سلیمان بن اود علیہ
 السلام الجنة بعد دخول الانبیاء بادبائین عاما بسبب المال الذی اعطاه اللہ تعالیٰ فی الدنیا

لیکن ہاں یہ طرف منہ اور انکی جانب پشت کر کے بیٹھا کیجئے۔ اسوقت یہ آیت اتری واصرہ نفسک مع الذین الایۃ
 (معالم التنزیل) قتادہ کا قول ہے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ یہ سات سو درویش
 جو مسجد نبوی میں راکر تھے۔ انکو نہ تجارت سے کام نہ کھیت کیا رہے غرض نہ چوپایوں سے سروکار۔ ایک
 نماز پڑھی اور دوسری کے انتظار میں وہیں بیٹھے رہے جب یہ آیت اتری تو آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے
 میری امت میں ایسے لوگ پیدا کیے ہیں کہ مجھے انکے ساتھ رہنے کا حکم ہے (معالم التنزیل) انس سموی
 سے کہ فقرار نے رسول خدا کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ اسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں فقرا کا اپنی ہوں۔ انکو
 فرمایا آفرین تجھ پر اور جنہوں نے تجھے بھیجا ہے ان پر تو ایسی قوم کے پاس سے آیا ہے کہ خدا سے دوست رکھنا ہی
 اسنے عرض کیا کہ حضور فقر التماس کرتے ہیں کہ اغنیاء نے سارے ثواب لوٹ لیے۔ کیونکہ وہ حج کرتے ہیں نہ نہیں
 کر سکتے وہ زیارت تو ہیں ہم نہیں دے سکتے۔ وہ ظلم آذا کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ وہ بیماری میں صدقہ دیکر
 ذخیرہ اخذ ہی جمع کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقرار سے ہمارا سلام کہنا
 اور یہ پیغام پہنچا دینا کہ تم میں جو شخص صبر کرے گا اور ثواب کی امید رکھیںگا اسے تین یا تین ایسی حاصل ہوگی جو اغنیاء
 کو نہیں ہو سکتیں (۱) جنت میں یا قوت کا ایک بالا خانہ اتنا اونچا ہے کہ اسکو جنتی اسطرح دیکھنے کے جسطرح اہل دنیا
 نارنگو دیکھ کر تے ہیں۔ یمن یا نبی کو طبع ملیگی یا ولی کو یا شہید کو۔ یا فقیر مسلمان کو (۲) فقرار اغنیاء سے
 آوے وان ینسہ پائو برس پہلے جنت میں داخل ہونگے۔ اور سلیمان بن اود اس مال و ملک کے
 باعث جو اللہ تعالیٰ نے انکو دیا تھا دیگر انبیاء سے چالیس برس بعد جنت میں جائینگے

وقال عليه السلام ان فقراء المهاجرين ليس بقون الا غنياء يوم القيامة الى الجنة باربعين خريفاً اي سنة
 فان قلت التوفيق بين الحد يثين قلنا يجوز ان يكون السابق بنفسه اثم عام فقيراً صاحباً او السابق
 باربعين خريفاً غير صاحب وعيوان يكون السابق باربعين خريفاً فقراء المهاجرين على غنياء ولا يطلق الفقير
 ولا الغنى **روحي** ان رجلاً سأل عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما فقال السنان من فقراء المهاجرين فقال
 الملك امرأة تأوى اليها فقال نعم قال الملك مسكن تسكن فيه قال نعم قال انت من الاغنياء قال فان دخلوا
 فقال انت من الملوك (والثالثة) اذا قال الفقير سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر خلاصاً
 وقال الغنى مثل ذلك خلاصاً يبلغ ثواب الغنى مثل ثواب الفقير وان انفق الغنى مع محتاجة ارضهم
 وكذا الحال في كل اعمال البر فرجع اليهم سوهم فاخذهم بذلك فاستبشروا وقالوا رضينا يا رب بالفقر
 انتهى من ابن الملك على المشارقة وقال ابو الليث للفقراء خمس كرامات لاحد ها ان ثواب عمهم
 اكثر من ثواب عمل الاغنياء في الصلوة والصدقة وغير ذلك (والثانية) ان الفقير اذا اشتبه شيئاً
 لا يجدر يكتب له من الاجر (والثالثة) انهم ساقبون الى الجنة (والرابعة) ان حسابهم في الآخرة اقل من حساب
 ان ذمامهم اقل لان الاغنياء يفتنون في الآخرة ان لو كانوا فقراء وروى عن عمر رضي الله تعالى عنه

نيز بن علي السلام قال قول هو كه مهاجر فقراء غنيا سے چالیس برس پہلے جنت میں جائینگے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ وہ تو
 حدیث میں تطبیق کیونکر ہوگی تو ہم یہ جواب دینگے کہ یا سو برس پہلے بہشت میں جائیو لے صاحب فقیرتین۔ اور چالیس
 برس پہلے دخل ہوئیو لے غیر صاحب۔ یہ بھی ممکن ہو کہ اس حدیث میں مطلق فقیر یا مطلق غنی مراد نہ ہوں بلکہ یہ مطلب
 ہو کہ مهاجر فقراء مهاجر غنیاء سے چالیس برس پہلے بہشت میں جکریائینگے حکایت حضرت عبداللہ بن عمر سے ایک
 شخص نے پوچھا کہ کیا ہم مهاجر فقراء میں دخل نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا تم گمراہی رکھتے ہو۔ اُسے کہا ہاں۔ پھر آپ نے
 پوچھا تمہارے پاس رہنے کو گھر ہو۔ عرض کیا جی ہاں۔ ہو آپ نے فرمایا تم غنیاء میں داخل ہو پھر کہہ دیا کہ میرے کام کاج کیلئے
 ایک غلام یا بھرتی بھی موجود ہو آپ نے فرمایا تو تم باہر شاہ نہیں شامل ہو (۳) جب کوئی فقیر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا
 الا الله واللہ اکبر کہے دے کہ ہاں تو غنی اس کے ثواب کو نہیں پہنچتا۔ گو یہ کلمات بھی کہے اور ان کے ساتھ نہر درم
 بھی لے دے۔ اس طرح دیگر نیک باتوں کو قیاس کرنا چاہیئے۔ رسول خدا کا یہ پیغام لکھ کر قاسمہ واپس آیا۔ اور
 فقراء کو مرثہ سنایا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ ابھی ہم فقر سے رضا مند ہیں۔ (ابن مالک علی المشاف)
 ابو الليث کا قول ہے کہ فقراء میں پانچ راستیں ہو اگر فی ہین (۱) روزہ۔ نماز۔ ۱۱ صدقات وغیرہ۔ تن
 ان کے اعمال کا ثواب اغنیاء کے اعمال سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ (۲) فقیر جب کسی چیز کی خواہش
 کرتا ہے اور اُسے نہیں ملتی تو اُس کے نامہ اعمال میں ثواب لکھا جاتا ہے (۳) فقراء جنت
 میں مالداروں سے پہلے داخل ہونگے (۴) فقیر کو آخرت میں حساب بہت کم دینا پڑیگا (۵) فقیر کو نہ است کم ہوگی
 اسلئے کہ مالدار اس دن بچتا یینگے اور تمنا کریں گے کہ ہم دنیا میں فقیر کیوں نہ بنے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں

انہ قال خلت يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع على حصير واذا الحصير قد انثري جنبه فظفرت في خزينته فرايت غوصا عن شعير فبكيت فقال ما يبكيك قلت كثر وقيصر بينا من على فراش الحواري وانت رسول الله ارى فيك من الفقراء ارى فقال عليه السلام يا عمر ان ترضى ان تكون لنا الاخرة وانما قال لنا ولا يقبل لي مع كون السؤال عن حاله اشارة الى ان الاخرة لنا بعبادتنا وله الدنيا ويروى يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طيبا تهتم في الحياة الدنيا يعني ان حظ الكفار ما لا يوفى من نعيم الدنيا ولا حظ لهم في الاخرة انهم من ابن الملك على المشارق وقال عليه السلام يقوم فقرا اذ اقيم يوم القيامة وجوههم كالقهر وشعوبهم منسوجة بالذل والياقوت وبابيد هير اذ لاح من نور ويجلسون على منابر من نور والناس في حسابهم ينظر اهل الجنة اليهم فيقولون هؤلاء من الملائكة فيقولون لا وينظر اليهم الملائكة فيقولون هؤلاء من الانبياء فيقولون لا يثنى من امنهم عليه السلام فيقولون يا ابا الاعمال ان فاكه الله تعالى هذه الدرجات فيقولون لم يكن اعمالنا كثيرة ولم نصبر الدهر ولم نقر الليل بل كنا نحافظ على الصلوات الخمس باجتهاد واذا سمعنا اسم الله عليه السلام فاضت عيوننا بالدمع وكنا ندعون من قلبنا شتم ونشكر الله على الفقر الذي اصابنا در ربنا الواعظين

کہ میں ایک دن رسول خدا کے پاس اس حال میں آیا کہ آپ بوریئے پر لیٹے ہوئے تھے اور بوریئے کے نقش آپ کے بدن مبارک پر ابھرائے تھے۔ میں نے آپ کے سامان کی طرف دیکھا تو جو کا صرف ایک صاع نظر پڑا۔ میں رو دیا۔ آپ نے فرمایا کیوں رو رہے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ کس نے اور قیصر حریر کے بچھونے پر سوئے ہیں۔ اور آپ باوجود رسول اللہ ہونے کے فقیر نظر آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے عمر تم اس سے رضا مند نہیں ہو کہ تم نے لئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت۔ (حضرت عمر کا سوال آپ کی ذاتی حالت سے متعلق آپ کی ہمارے لئے آخرت فرما کر اس طرف اشارہ فرمایا ہے کہ عالمی سیرودن کا بھی یہی حکم ہے) بعض روایتوں میں یہ بھی ہے کہ اے ابن خطاب ان لوگوں کو ازراہ تعجیل انکا حاضہ دینیو زندگانی ہی میں مل گیا ہے۔ آخرت میں آپ کے لئے کچھ بھی نہیں (ابن مالک علی المشارق) رسول خدا فرماتے ہیں میری امت کے فقر و قیامت کے دن اس حال میں اٹھیں گے کہ آپ کے منہ چاند کی طرح روشن۔ بالوں میں موتی اور بات گنتے ہوئے۔ ہاتھوں میں نور کے پیالے لئے ہونگے۔ پھر نور کے ممبروں پر بیٹھ جائیں گے۔ اس وقت اور لوگ حساب دے رہے ہونگے۔ اہل جنت انکو فرستہ بتائیں گے۔ اور فرشتے انکو انبیاء خیال کریں گے۔ فقر کریں گے کہ یہ بات نہیں۔ بلکہ ہمتو امت محمدیہ میں ہیں وہ پوچھیں گے کہ تمکو یہ درجہ کیونکر ملے۔ جواب دیں گے کہ ہم نے نہ تو بہت سے عمل کیئے نہ بارہ مہینے روزے رکھ سکے نہ شب بیدار رہے۔ البتہ یا بچوں نمازین جماعت سے بڑھیں۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا انکے سے انس و کل بڑے۔ ہمیشہ ڈرے ہوئے دل سے دعا مانگتے اور فقر پر صبر کرتے ہیں (زبدۃ الکواظین)

وعن عمر بن شبيب انه قال قال رسول الله عليه السلام خصلتان من كانتا فيه كتب الله تعالى ثوابا
من نظروا في دينه الى من هو فوقه فاقتدى به ومن نظروا في دنياه الى من هو دونه فخر الله تعالى على فضل الله
عليه كما قال الله تعالى ولا تفتخروا ما فضل الله به بعضكم على بعض للرجال نصيب مما اكتسبوا وللنساء
نصيب مما اكتسبن واسألو الله من فضله ان الله كان بكل شيء عليما وعن شقيق الزاهد رحمه الله
عليه انه قال اختار الفقراء ثلاثة اشياء والاغنياء ثلاثة اشياء اختار الفقراء راحة النفس وراحة
القلب وخفة الحساب واختار الاغنياء تعب لنفس وشغل القلب وشدة الحساب وزينة الواعظين
وقال الجليل البغدادي الفقراء ثلاثة احرف الفاء هو الفناء والقاف هو القناعة والراء هو الرضا
وان لم تكن هذه الصفات موجودة في الفقيه لا يكون فقيرا قيل المولى الى الاغنياء يدخلون الجنة
بعض ما ليكم بمئتمنة سنة وفقراء الكفار يدخلون النار بعد اغنياءهم بمئتمنة عام ولكن ينبغي للدارين
نعرف ان السابق لا يستلزم دفع الدراجات على من تاخر بل يكون بعض من تاخر كالذين انفقوا ما اوتوا
وجوه الخيرات ارفق رجة عن سبفه في الدخول من ابن الملك **رحمى** ان الجليل البغدادي لما مات ابدل
مكانه رجل يقال له عمر الحيري وهو قد جاو وعاء سنة لم يكمل احد اوله ولم يسند ظمرة الى جدار ولم يكن عليه

عمر بن شبيب سے روایت ہے کہ سونچو ان فرما نے ہیں جس شخص میں دو خصلتیں ہوں خدا اس کا نام لکھ کر
وصار میں لکھ لیتا ہے (۱) دین کے لحاظ سے اپنے سے بہتر کو دیکھ کر اس کی پیروی کرے (۲) دنیا
کے اعتبار سے اپنے سے کمتر کو دیکھ کر شکر الہی بجا لائے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَالَّذِينَ آمَنُوا**
وَالَّذِينَ كَانُوا عَلَىٰ الْفِتْنَةِ سَامِعِينَ یعنی بعض الایہ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دے دی ہے اس کی
تائید کرو۔ مرویوں کو ان کی کمائی کا حصہ ملتا ہے عورتوں کو ان کی کمائی کا خراج اس کا فضل چاہتے ہو کہ خود
بے شے کو جانتا ہے شیعیان نے بدکا قول ہے کہ تین چیزیں فقرائے پسند کی ہیں۔ اور تین چیزیں اغنیاء
یعنی راحت نفس۔ فرشتہ بل بخت حساب بخوار و پسند ہے۔ اور شقت نفس۔ شغل قلب۔ اور شدت
حساب اغنیاء کو زینۃ الواعظین) جلیل البغدادی فرماتے ہیں لفظ فقیر میں تین حرف ہیں ف اس سے
امرو فقار ہے۔ ق اس سے برزوقاعت ہے۔ ر۔ اس سے مراد ریاضت جو جسمیں صفتیں نہیں وہ
تیسرے ہیں۔ روایت ہے کہ آقا اپنے غلاموں کے پاس بوسریں بوجہت میں جائینگے علیٰ ہذا القیاس فقراے
یعنی غنیات یہ سب برہم جمہ میں داخل ہوتے لیکن مکویہ سمجھ رکھنا چاہیے کہ کبے آگے بڑھ جائے تو
یہ لازم نہیں آتا کہ سرگودہ نہایت زیادہ جانے والے سے جدا ہوتا ہے۔ بلکہ بعض متقدم (متاخر) خدا کی راہ میں مال
خرچنے والے اغنیاء آگے بڑھ جانے والوں سے بالزہد کے (بن ہاک حکایت تبسمہ
بغدادی کی وفات کے بعد محمد الحیرسی آگے تاقا مقام ہوئے یہ ایک سال تک کہ منظر میں بحال سے
رہے تھے کہ کسی کو کلام کیا نہ سوچا۔ نہ کسی دیوار سے پشت لگائی۔ اور نہ پائون پھیلائے۔

فلما مضى من عمره ستون جلس في مقام القطبية قيل له اى شئ رايت من الجاش قال بينا انا جالس في زاوية اذ دخل على شاب حاسر راسه وحافى ارجلاه متفرقا شعره مصفر وجهه فجعل يتوضأ وصى وكفيا ثم جعل راسه في جيبه حتى مضى وقت المغرب فحصل معنا المغرب ثم جعل راسه في جيبه فاتفق في تلك الليلة ان دعا خليفة بعد اذ الصوفية للنصيحة فارجنا الخروج للاجابة فقلنا لربنا فقيرا تزيلا نخرج معنا لاجابة دعوة الخليفة قال ليس لى حاجة عند الخليفة ولكن اريد ان تجعل لى عصيدة سغينة فقلنا فى نفسى كيوافقنى فى الاجابة ويبريد منى شيئا فذكرت ما ريت مجلس الخليفة ثم رايت زاويتي فلبت الشاب كانه نائم ففت انا فاذا رايت رسول الله عليه السلام ومعه الشيخان الازواران وخلفه جماعة عظيمة تتلاوا وجوههم نور افقيل لى هذا رسول الله وعن عينا ابراهيم خليل الله وعن يسارة موسى عليه السلام والذين خلقه مائة الف واربعة وعشرون الفامن الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين فاستقبلت رسول الله صلى الله عليه وآله قبل بدة فحول وجهه عنى ثم فعلت كذا فحول وجهه ثانيا وثالثا فقلنا يا رسول الله اى شئ صدر منى اعرضت عنى بوجهك الكريم فنظر لى عمدا وجهه كالياقوتة الحمراء لجلاله فقال ان فقيرا من فقرائنا اراد منك عصيدة

جب انکوساٹھ برس کی عمر میں مقام قطبیت حاصل ہوا تو کسی نے پوچھا کہ آپ نے کون کون سے عجائبات دیکھے ہیں فرمایا میں ایک روز گوشہ میں بیٹھا تھا کہ تنگے سرنگے پاؤں۔ پرگندہ بال۔ اور زرد چہرہ کا ایک نوجوان میرے پاس آیا۔ پہلے وضو کیا پھر دو کھین بڑھیں۔ پھر گریبا نین سر ڈالکر مراقبہ میں بیٹھا رہا یہاں تک کہ مغرب کا وقت آگیا۔ اسے مغرب کی نماز ہمارے ساتھ پڑھی۔ اور پھر مراقبہ ہو گیا۔ اتفاقاً اس نے خلیفہ بغداد نے وفویہ کو بلا بھیجا۔ مینے جائیکا ارادہ کیا اور اس جوان سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلتے ہو؟ جواب دیا کہ مجھے خلیفہ کے پاس جائیکی ضرورت نہیں۔ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ آپ مجھے تھوڑا سا اگر مگر سلوہ بنا دیں۔ مینے دیکھیں سوچا کہ وہ میرے ساتھ تو چلتے نہیں اور سلوہ مانگتے ہیں۔ القصہ میں اُسے چھوڑ کر خلیفہ کی بارگاہ میں گیا اور پھر اپنے گوشہ میں واپس آکر اس جوان کو سوتا پایا۔ چنانچہ میں بھی سو رہا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سوختہ اصلہ علیہ وسلم مع دو نورانی شخصوں کے تشریف لائے ہیں اور ایک بہت بڑی عمارت جگہ چہرے چمک رہے ہیں آپکے پیچھے پیچھے ہر۔ مجھ سے کہنے لگا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور یہ دہنی طرف حضرت ابراہیمؑ ہیں۔ اور بائیں طرف حضرت موسیٰؑ۔ اور یہ پیچھے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں۔ میں اسنے آگے بڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک بوسہ دوں۔ مگر اپنے میری طرف سے مٹھ لیا مینے پھر بوسہ دینا چاہا۔ مگر اپنے اس طرح تین مرتبہ مٹھ پھیر پھیر لیا۔ مینے عرض کیا۔ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے کہ آپ روتے مبارک پھیر لیتے ہیں۔ آپ نے اس حال میں میری طرف دیکھا کہ جلال کے باعث چہرہ مبارک یا قوت کی طرح مسخ تھا۔ اور پھر یہ فرمایا کہ ہمارے ایک فقیر نے سلوہ مانگا تھا

بخلت بها وتركته جاعاً في هذه الليلة فالتفت جاعاً لغيره فوجد في جيبه خبثاً
 الخشب الشاب فلم يجد في مكانه فخرجت من الزاوية ورايت يد هب فقلت يا خبي يا الله الذي خلقت
 اصبر ساعة حتى ارجو بصيرة فظن الى متبسم او قال يا شيم من اراج لقة مثله فابن يجد عاتق واربعة
 وعشرين الفا من الانبياء يا تونك شفعا للقية من عصيدة قال هكذا وغاب رشحاً لا ولفه قال الله تعالى
 مثل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله مثل نفقات المنفقين في طاعته كمثل حبة لوز ترمز بها
 في ارض علمية انبتت سبع سنابل فحشا وتقديرا والمنبت هو الله ولكن ما سبب الانبات اي اخرجت
 شعب من اصلها لوجه العبة وحداقة الزراع وعارة الموضع فجمع الكثرة موضع جمع القلة وهو سنبلة
 في كل سنبلة مائة حبة فيكون جملتها سبع مائة حبة فكذلك المنفق الصالح بالمال الصالح الصالح
 من يستحقه باذن الشرع يعطيه الله بكل صدقة سبع مائة حسنة او اكثر والله يضاعف اي يزيد
 الثواب لمن يشاء من المنفقين لا لكل منفق لتفاوت الاحوال بينهم والله واسم اي واسم الفضل
 لتلك الاعضاع عليهم بانفاذهم وبنائها ثم بين لهم طريق الانفاق في سبيله لنيل ثوابه فقال
 الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله اي يصرفوها في مواضعها ثم لا يتبعها ما انفقوا (منها) منا
 ثم نزل كذا اورات كواست جھو كا چھوڑ ديا۔ استے میں میری آنکھ ایسی حالت میں کھلی کہ خالے مارے
 خوف کے کانپ رہے تھے اور اس جوان کو دیکھتا ہوں کہ غائب ہو۔ میں اپنے گوشہ سے نکلا اور اسے
 جلتے دیکھ کر آواز دی کہ اے جوان اللہ ذرا ٹھیر جا میں جلوہ لاتا ہوں اسے بحالت تبسم بربط دیکھا اور دیکھا
 کہ اگر زمین تھا لاکھ لکھ لکھ جو بہنہ زین سفارش کرنے نہ آتے۔ دیکھ کر غائب ہو گیا (شکستہ لالہ)
 اللہ تعالیٰ نورانی و مثل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله كمثل حبة لوز ترمز بها
 طاعت الہی میں مال خرچتے ہیں ایسی ہے جیسا کہ ہونکا ایک انہ کہ اسے کسان نے آباد زمین میں بودیا
 اور اسے بالفرض والتقدير سات خوشے نکالے بالفرض والتقدير اسلئے کہا ہو کہ فی تحقیقت اگانہ الا اللہ تعالیٰ
 ہے۔ البتہ وازہ روئیدگی کا ایک سبب ہے۔ یعنی ایمین فائدہ کی جودت اور کسان کی دانائی۔ اور زمین کی
 خوبی کے باعث سات خوشے لگے۔ آیت میں رسا مل جمع کثرت ہے جو کہ جمع قلت کی جگہ لائی گئی ہو،
 پھر یہ کہ خوشہ میں سودا نے پیدا ہوئے اور سب لکھ سات سو ہو گئے۔ اس طرح نیا آدمی پاک
 کمائی میں سے صدقہ دے اور حسب حکم شرع مستحقوں کو نفع پہونچائے تو ایک کے بہت سات سو
 بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ خدا جسے چاہے دو چند ثواب عنایت کرتا ہے مگر
 تفاوت احوال کے باعث چو اب چھ صدقہ دینے والے کو نہیں ملتا۔ واللہ و اوسع عظیم ہے اسے سمجھ
 خصل والا اور لوگوں کی نیتوں سے واقف ہے اس کے بعد صدقہ دینے کا طریق بتایا ہے تاکہ دینے والے کو
 اور ثواب ہو واللہ یفوقون اموالهم في سبيل الله كمثل حبة لوز ترمز بها ما انفقوا امنا ولا اذى الہی۔

ای مینون علیہم ما قصد قوابان يقول المتصدق للذات اصطنعتك كذا و احسنت اليك كذا و الا و
ای ولا یؤذ و منهم بان بقول المتصدق المؤدی انی قد عطیتك فاشكرت اولی کم تلقی و تؤدی و اوكھ
تسأل الا تستخیر لهم اجرهم تو اجمروها عند دهم ولا خوف علیہم فی الآخرة ولا هم یحزنون علی ما خلفوا
من امر الدنیا قبل نزلت الاية فی شأن عثمان حین اشترى بثمن حرمه و جعلها سبیلاً علی المسلمین ثم قال
تقاً تأکید النبی فی قول و الا و ای قول معروف النبی رضی عنہ قال النبی علیہ السلام الضیف بركة من الله
ولعمة من الله و من اكرم الضیف فهو مع فی الجنة و من لم یكرم الضیف فلیس منی قال النبی علی السلام
من اراد ان یحبہ الله تعالی و رسوله فلیا كل مع ضیفه قال النبی صلی الله علیہ وسلم فی حق الصدقة
و فضائلها الصدقة ستر من النار فاذا كان يوم القيامة یستظل الناس ظل صدقائهم نزهة الربا
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الكهف

دوا ضرب لهم مثل الجنة الدنیا اذ كرم لهم ما یتبہ الحیوة الدنیا فی زهرها و سمرتها و ما وصفها الغریبة
كما هو كء و یجوز ان یكون مفعولاً ثانیاً لا ضرب علی انه یجوز صیر انزلنا من السماء فاختلط به ثانی
الارض فالتف بسببه خالط بعض بعضاً من كثرة تكافؤ او نجم النباته و هو و ف علی هذا كان حق فاختلط بها

جروك خذلكي راهمين و كبر احسان بنين جتاتے یعنی فقیر سے یہ بنین کہتے کہ ہم فلاں فلاں موقع پر
تیرے ساتھ ایسا ایسا سلوک کر چکے ہیں اور نہ ایذا دیتے ہیں یعنی یہ بنین کہتے کہ تو نے ہمارے عطیہ
کا شکر ادا نہ کیا یا تو مجھے مانگ مانگ کر مجھے کبتک ستا ئیگا یا تو شرماتا کیوں بنین کبتک مانگے گا پیسے
لوگوں کے لیے خدا کے نام انکا ثواب مہیا ہے۔ اپنی آخرت میں نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ دنیا بھڑکنے
سے وہ غمگین ہونگے کہتے ہیں یہ بات حضرت عثمان کی شان میں نازل ہوئی ہو جبکہ اپنے پیغمبر
خزید کی مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا تھا پھر نفی میں وادی کی تاکید کے لیے قول معروف الاية فرمایا ہے
تفسیر عیون) پیغمبر خدا فرماتے ہیں مہمان خذلكي بھیجی ہوئی بركت اور محبت ہو مہمان کا اکرام کرنا الاجت میں میرے
ساتھ ہوگا۔ اور اکرام نہ کرنے والا الگ سہیگا نیز الیقا قول ہی شخص چاہتا ہو کہ خدا و رسول اسے دوست بنالین اسے
مہمان کے ساتھ کھانا چاہیے۔ رسول خدا نے صدقہ اور اسکی فضیلت کے بارہ میں فرمایا ہے کہ صدقہ
دفع کی وصال ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے صدقہ کے سائے میں رہیں گے (نہ الربا ض)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** کہف
دوا ضرب لهم مثل الجنة الدنیا یعنی اسو غیر کے سامنے ایک ایسی شے بیان کر دو جو تو مانگی اور جلدی سے نہ مانگی
اور دیگر صفات اور دنیوی زندگی کی مانند ہو کہ کاء انزلنا الاية یعنی وہ ایسے پانی کی مانند ہو جسکو منہ سے امان سے
اتارا (لفظ کما و مبتدا یعنی بخیر و ن ہو یا کما و اضرب بمعنی صیرہ کا مفعول ثانی ہے) پھر زمین کی روئیدگی
اس سے نل مل گئی اور کثرت کے باعث باہم لپٹ گئی۔ یا پانی نے روئیدگی میں جذب ہو کر سے سیراب کر دیا

لکن ہر ماکان کل من المختلطین موصوفاً بصفة صاحب عکس المیاغۃ فی کثرۃ رفا صبر ہشیام ہشوا
مکسوا انذارہ الریاح تفرقہ وقرعۃ تدریہ من لخری والمشبہ بہ لیس الماء کالحال بل الکیفیۃ
المنترعۃ من الجملۃ وہی حال النبات المنبت بالماء یكون اخضر وارفا ہشیام اظہرہ الریاح فی صبر کل
لم یکن دوکان اللہ علی کل شیء من الاذنہ والافناء مقتدر قادر المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا
یتزین بها الانسان فی دنیاہ وتفق عنہ عن قریب والباقيات الصالحات واعمال الخیرات التي تنقی
ثمرتها ابد الابد ویندرج فیہا ما فسر بہ من الصلوات الخمس اعمال الحج و صیام رمضان وسبیان اللہ
والحج للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر والکلام الطیب خیر عندک من المال والبنین ثوابا عاذا
وخیر املا لان صاحبہا ینال فی الاخرۃ ما کان یؤمل بها فی الدنیا راضی عن ابی ہریرۃ وعن عمار بن
یاسر رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انه قال ان اللہ تعالی خلق ملکا اعطاه اللہ تعالی ستم الخلق
کما هو قاضی علی قبر النبی علیہ السلام علی یوم الدین فما من احد من امی یصل علی الاسماء
باسمہ واسمہ ایہ وقال یا ہجران فلان بن فلان یصل علیک ربو السعوی قال عیسی علیہ السلام
الدنیا ثلاثۃ ايام یوما امس مخرج ما یدلک شیء ویوم غد لا تدی ان ذکہ ذل ولا یوم انت فیہ فاعنہ

مگر جبکہ یہ دونوں باہم مختلط ہیں تو اظہار سالنہ کے لیے برعکس کر دیا ہے فاجبتہ فہینما پھرہ روئیدگی محسوس
ہوگئی کہ ہوائیں اسے پریشان کر رہی ہیں بعض قرا تو نہیں تضریہ الریاح آیا ہو۔ اس مثال میں مشبہ بہ نہ تو
پانی ہو اور نہ اسکا حال بلکہ وہ کیفیت ہو جو سارے جملہ سے سمجھ میں آتی ہے۔ اور وہ روئیدگی کی حالت سے
جو پانی کے سبب لگی پھر سرسبز ہوئی پھر تجس ہوگئی اور سواؤں نے اسے انکار نہایت فنا ہو کر دیا۔ اور اللہ تعالیٰ
ہر چیز کے پیدا و فنا کرنے کی قدرت رکھتا ہے المال والبنون زینۃ الحیوۃ الدنیا الایہ یعنی مال و اولاد
دنوی زندگی کی زینت ہے۔ اسے آدمی چند روز ایک قسم کی ظاہری آراستگی حاصل کر لیتا ہو پھر چیزیں
عنقریب فنا ہو جاتی ہیں۔ اور باقیات صالحات یعنی اعمال نیک مثلاً نماز۔ اور حج۔ زکوۃ۔ اور سبحان اللہ
والحمد للہ واللا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور کلام نیک جبکہ ثمرہ ابد الابد تک رہتا ہو خدا کے نزدیک مال و اولاد سے
بہتر ہیں انکا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہو اور ان میں بہتری کی امید ہے۔ انکا اعمال آخرت میں وہی ثواب پائے گا
جسکی امید دنیا میں رکھتا تھا (قاضی بیضاوی) ابو ہریرۃ اور عمار بن یاسر رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ انہو
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جو تمام مخلوق کی باتیں سن سکتا ہو یہ قیامت تک رسول خدا کے
روضہ مبارک پر قائم رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو یہ فرشتہ اسکا اور اس کے باپ کا نام لیکر
کہتا ہے کہ اے محمد فلان بن فلان آپ پر درود بھیجتا ہے (ابو السعد) عیسیٰ کا قول ہو کر دنیا میں دن کا
نام ہے۔ گزشتہ روزات سے نکل گیا۔ آئندہ روز کی خبر نہیں کہ آئے یا نہ آئے البتہ آج کا دن
غیمت سمجھنا چاہیے

الذی فی ثلاث ساعات ساعه مطمئنت وساعه لا تدری اندر کما اولاً وساعه انت فیها غافل
فلست تعلم بالحقیقه الا ساعه واحده اذ الموت من ساعه الى ساعه الذی ثلاثه انفس نفس
علمت فی علمت نفس لا تدری اندر کما اولاً ونفس انت فیہ فلست تعلم الانفس واحداً لا یوماً وراساً
فما در فی هذا النفس الواحد الى الطاعه قبل ان تموت ولما التوبه قبل ان تموت فاعلمک فی النفس الثانی
تموت وافضل الاعمال حفظ الاوقات عند الانفس فان من ضیع وقتہ ضیع عمره تنبیه الغافلین

وفی الخبر عن النبی علیہ السلام انه قال لرجل هو یحظه اغتتم خمساً قبل خمس شبابک قبل هومک
وغناک قبل فقرک وفرغک قبل شغلك وصحتک قبل سقمک وجماعتک قبل موتک لان الانسان یبقی
على الاعمال فی حال شبابه ما لا یقده فی حال هرمه فینبغی ان یجتهد فی هذا الخمسه ویعتمد ايام الصحه وقت
الفرغ ما دام حیاً من اشتاق الى الله تعالى ساعه الى الخیرات ومن خاف من النار فی نفسه عن الشهوات
رتبیه الغافلین) روی ابن عمر رضی الله عنہما جاء من الکتاب وهو یبکی فقال له عمر رضی الله عنه
ما یبکیک یا ولدی فقال ان الصبیان فی المکتب عد وادقاً قیصی وقالوا انظر والی ابن
احمد المؤمنین کمد قذعة فی قیصه وقد کان ثوب عمر مرقعاً فی اربعه عشر موضعاً وبعض الرقع کان
دنیا تین ساعتو کا نام ہے۔ گذشتہ ساعت۔ آئندہ ساعت۔ موجودہ ساعت۔ تم موجودہ ساعت گزشتہ
سبھو۔ کیونکہ فی الواقع تم اسی موجودہ ایک ساعت کے مالک ہو کیونکہ موت اس ساعت سے اس
ساعت تک ہو۔ دنیا تین سانس کا نام ہے ایک سانس مع اعمال کے گذر گیا۔ دوسرے کی امید نہیں۔ البتہ موجودہ
سانس تیسرے قبضہ میں ہو۔ نتیجہ یہ کہ تو صرف ایک دن۔ ایک ساعت بلکہ ایک سانس کا مالک ہو۔ اس ایک
سانس کے نکلنے سے پہلے طاعت الہی کی طرف سبقت اور موت سے پہلے توبہ کرنی چاہئے۔ کیا خبر دوسری
سانس میں موت آج سے حفظ اوقات اور پاس انفس تمام اعمال سے افضل ہے جسے اپنا وقت ضائع کیا
لے کر یا تمام عمر گھوڑی (تنبیه الغافلین) رسول خدا سے مروی ہے کہ اپنے نصیحت کرتے ہوئے ایک شخص سے
فرمایا یہ پانچ چیزوں کو بایں چیزوں سے پہلے غنیمت جان۔ جوانی بڑا ہے سے۔ غنا و فقر سے فرصت کو شغلی
سے صحت کو بیماری سے۔ زندگی موت سے۔ کیونکہ انسان جوانی میں وہ کام کر سکتا ہے جو بڑا ہے میں
نہیں ہو سکتے اسلئے ان پانچ چیزوں میں کوشش کرنا ہے۔ اور صحت و فراغت کے زمانہ کو جب تک
جیئے غنیمت جانے۔ بھروسہ خاص دیدار الہی کا مشتاق ہو وہ نیکیوں کی طرف پیش قدمی کرے۔ اور جسے
دور کا خوف ہو وہ انفس کو خوش ہونے روکے (تنبیه الغافلین) مروی ہے کہ ایک دن ابن عمر مکتب سے
اوتے ہوئے آئے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ صاحبزادے کیوں روتے ہو؟ جواب دیا کہ مکتب کے لڑکوں نے میرے
اوتے کے پیوند گئے اور کہا کہ لو کہ یہو یہ امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہیں جنکے کرتے میں اس قدر پیوند لگے ہو
ہیں۔ اس وقت حضرت عمرؓ کے کپڑے میں چودہ پیوند تھے جنہیں بعض پیوند چھڑے کا تھا

حضرت علیؓ الخازن وقال تفرغ من بيت المال اربعة دواخل الى راس الشهر فاذا كان راس الشهر لخص
من مشاهير اى ما اتى من وظيفه شهر فاشهر من بيت المال فكتب اليه الخازن يا عمر انا من على جاهد
شهر حتى انقضى لك فما تفعل بدارهم بيت المال لو صحت بقيت عليك فلما سمع عمر كلام الخازن بكى وقال
يا بنى ارجع الى الكتاب فاني لا آمن على راسي ساعته ومشكوة الانوار عن عائشة رضي الله عنها انها قالت
ما شبع رسول الله عليه السلام ثلاثة ايام تباعا من خبز حتى مضى لسبيله وفي رواية من خبز شعير
يومين متواليين ولو شاء لعطاه الله تقاما لا يخطر بهاله وفي رواية اخرى ما شبع آل رسول الله
عليه السلام من خبز حتى لقي الله تقا وقالت رضي الله عنها ما ترك علي السلام دينارا ولا درهما ولا شاة
ولا بعيرا وفي حديث عمر بن الخطاب رضي الله عنه ما ترك علي السلام الا سلامه بغلته وارضاء جملها
صدقة قالت رضي الله عنها ولقد مات علي السلام وما في يده شي ياكل ذكبا الا شطر شعير في رجلي
وقال لي عليه السلام انه عرض علي ان تجعل لي بطيء مكة ذهبا فقلت لا يارب اجوع يوما واشبع
يوما فاما اليوم الذي اجوع فيه فأتضرع اليك ولعول واما اليوم الذي اشبع فيه فاحمك واتق عليك
وفي حديث آخر ان جبرائيل عليه السلام نزل فقال له

حضرت عمرؓ نے اپنے خزانچی کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ کہا کہ تین بیت المال سے ایک مہینے کے
وعدہ پر چار درم قرض دیدو۔ اگلے مہینے میں ہمارے اس وظیفہ سے جوابہ ماہ ملتا ہو وضع کر لینا خزانچہ
نے اس کے جواب میں لکھ بھیجا کہ اگر آپ کو مہینہ بھر تک اپنی زندگی کا پورا بھروسہ ہو تو میں چار درم
دے سکتا ہوں۔ ورنہ بالفرض آپ اس عرصہ میں انتقال کر گئے اور بیت المال کے درم آپ کے لئے
رہ گئے تو کیا کیجئے گا حضرت عمرؓ کو یہ سن کر بہت رقت ہوئی اور بیٹے سے کہا کہ تم اس خط کو مکتب میں
چلے جاؤ مجھے اپنی زندگی کے متعلق کچھ بھی بھروسہ نہیں (مشکوۃ الانوار) حضرت عائشہؓ
سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے وفات کے دن تک تواتر تین روز بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی۔
اور بعض روایتوں میں ہے کہ آپ کو تواتر دو روز بھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں ملی حالانکہ خدا چاہتا تو آپ کو مال
خطیر عنایت کر دیتا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ رسول خداؐ کی وفات تک آل محمدؐ نے کبھی پیٹ بھر کر نہیں کھائی
روٹی نہیں کھائی حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ رسول خداؐ نے بعد وفات ترکہ میں نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درم نہ بکری
نہ اونٹ۔ اور عمر بن الخطابؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول خداؐ نے بجز اپنے ہتھیرا اور خیر اور اس زمین کے جسے خیرات
کر دیا تھا اور کچھ نہیں چھوڑا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول خداؐ نے ایسی حالت میں وفات پائی جو کہ میری کہیں
بجز ایک تھیلی جو کہ کسی جاہل کے کمانے کے قابل کوئی چیز نہ تھی۔ اور مجھے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرے سوا
میلان ملک کی کنکریاں سونے کی کنکریاں مگر مینے سے منظور کیا اور یہ کہا اگلی ایک دن بھوکا رہوں اور
ایک دن پیٹ بھر جاؤں بھوکا رہوں تضرع کے ساتھ دعا کروں اور جمل بھر پیٹ کھاؤں تیرا شکر بجا

الآن ہنری حدیث میں جو کہ جبرائیلؑ نے نازل کیا ہے فرمایا۔

یا اھل ان الله تعالى یقرئك السلام ویقول لك اتعبد ان اجعل لك هذه الجبال خبیا وتكون معك
 حیثما كنت فاطرق ساعة ثم قال علیه السلام یا جبرائیل ان الدنیا دار من لا دار له واما من لا مال له
 قد یجمعها من لا عقل له فقال له جبرائیل علیه السلام یتبتك الله یا اھل بالقول الثابت وعن عائشة
 رضی الله عنها انھا قالت انك انما الھم لنكث شہرا ما نستوقد نار ما هو الا القمر والماء رشقاء شریف

عن سعید عن النبی علیہ السلام انه قال لبلال رضی الله عنہ یا بلال مت فقیرا ولا تمث غنیا قالت
 عائشة رضی الله عنہا لم یمت علی الجوع علیہ السلام شبعا قط ولم یدب شكوى الى احد كانت الفاقة
 احب الیہ من الغنى وانه كان لیظل جائعا یلتوی طول لیلته من الجوع فلا یمنعه صیام یومہ ووشاء سال
 ربہ جمیع كنوز الارض وثمارھا ورغد عیشھا ولقد كنت ابکی له رحمة ما اری به واصمھ یدک علی بطنہ من
 الجوع واقول نفسے لك القداء لو تبلغت من الدنیا بما یقوتك فیقول یا عائشة مالی وللدنیا اخوانی
 من اولی العزم من الرسل صبر واعلم ما هو اشد من هذا فاضوا علی حالھم فقد موا علی بھم فاکرمھم
 واجرل ثوابھم فاجد فی استغنی ان توفرت فی معیشته ان یقصر فی عیادہ ونہر وما من شئ ھو احب الی من
 الحق باخوانی واخلاقی قالت فذا اقام بعد الا شہرا حتی توفی علیہ الله علیہ وسلم رشقاء شریف

کہ اسے محمدؐ نے دنیا کے بعد فرمایا ہے کہ اگر تم جاہلو تویم ان بہاؤ کو تمہارے لیے سو نیک بنا دین اور
 میری گرج و ان کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ پھر کروں۔ آپ نے چند سے تامل کے بعد فرمایا کہ اے جبریلؑ دنیا
 کو تمہارا گھر اور مفلسوں کا مال ہے اسے وہی اٹھا کیا کرتا ہے جسے عقل نہیں ہوتی۔ حضرت جبریلؑ نے فرمایا
 اے محمدؐ اللہ تعالیٰ آپ کو اس قول پر بیشہ قرار کئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہم یعنی بیویوں کے کہنے والے
 مہینا مہینا بھرتک آگ نہیں جلا سکے نہ صرف کچھ روں یا پانی پر اوقات بسر کی ہوا کرتی تھی (شفاء شریف)
 حضرت سعید رسول خداؐ سے روایت کرتے ہیں کہ کہنے بلالؓ سے فرمایا تم فقیر ہو کر مرنا غنی ہو کر مرنا۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خداؐ نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ اور نہ کسی سے اسکی شکایت
 کی آپ فاقہ کو خدا سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ آپ تمام تمام رات بھوکے پڑے تھے اور صبح کو روزہ رکھنے
 سے نہڑتے۔ آپ چاہتے تو خدا سے تمام جہان کے خزانے بیوے پھیل۔ اور عیش و عشرت کے دیگر سامان
 طلب کر لیتے۔ میں آپکا حال دیکھ کر گڑبھتی اور دیا کرتی تھی۔ اور بھوک کے سبب آپکے پیٹ پر اتنے پھیر کہا کرتی
 کہ کاش آپکو کچھ تو دنیاوی سامان خدا حاصل ہوتا آپ فرماتے اے عائشہؓ مجھے دنیا سے کیا سزا کا
 گزشتہ انبیاء نے اس سے زیادہ تکلیفوں پر صبر کیا ہو اور اسی حالت میں گزر کر اپنے خدا سے جا ملے ہیں خدا نے
 انکا اکرام کیا اور بڑے بڑے ثواب مرحمت فرمائے۔ مجھے حیا آتی ہے کہ دنیا زیادہ جمع کر لوں اور قیامت
 کے دن رتبے میں اُنسے نیچے رہ جاؤں۔ میں اپنے بھائیوں اور دوستوں یعنی دیگر انبیاء سے ملنے کو
 زیادہ پسند کرتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اس کے چند روز بعد رسول خداؐ کی وفات ہوئی (شفاء شریف)

منتهاہ ابداء زبدۃ الواعظین

جابر بن عبد اللہ بتے ہیں کہ میں پیغمبر خدا کے ساتھ تھا۔ اتفاقاً نورانی چہرے سفید کپڑوں اور خوبصورت بالوں والا ایک شخص آیا۔ اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ فرمائیے دنیا لیا چیز ہے۔ آپ نے فرمایا سونے والے کا خواب۔ پھر کہا آخرت کیا ہے۔ جواب دیا ایک فرقہ کے دفع اور ایک فرقہ کے جنت میں جانیکا دن پھر پوچھا جنت کیا چیز ہے۔ فرمایا مارک دنیا کے لئے اسکا بدلا کیونکہ ترک دنیا جنت کی قیمت ہے۔ پھر عرض کیا دفع کیا ہے۔ آپ نے فرمایا طالب نیا کے لئے اسکا بدلا۔ پھر پوچھا اس امت میں بہتر کون ہے۔ فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے۔ پھر پوچھا دنیا میں آدمی کو سطح رہنا چاہیے۔ فرمایا۔ طالب فائدہ کی طرح ہر وقت چلنے کے لئے مستعد۔ پھر پوچھا دنیا میں کتنے عرصے ٹھہرنا پڑیگا فرمایا جس قدر عرصہ میں فائدہ سے بچے رہ جائے۔ والا اُسے جا پکڑتا ہے۔ پھر عرض کیا کہ دنیا اور آخرت میں کتنا فاصلہ ہے۔ جواب دیا صرف ایک بار انگلی بند کر دیکھا۔ جابر کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص چلا گیا اور ہمیں کہیں نظر نہ آیا۔ پھر سوچنے لگے فرمایا کہ جبرئیل تھے۔ تمکو ترک دنیا سکھانے اور آخرت کی رغبت دلانے آئے تھے۔ (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے زیادہ کوئی مغفوض چیز پیدا نہیں کی۔ اور پیدائش کے دن سے کبھی اُسے نظر بھر کر نہیں دیکھا۔ ہر عجب تم دنیا کی کوئی شے طلب کرو اور وہ مشکل سے ملے۔ پھر اس کے مقابلہ میں آخرت چاہو اور سہل سے ملے گی۔ (تو یہ جان لو کہ خدا تمہیں دوست رکھتا ہے پیغمبر خدا فرماتے ہیں جو شخص صرف دنیا ہی کے غم میں مصروف ہو جائے وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی علاوہ نہیں رکھتا اور چاہے پھر اسے لپٹ لٹائی میں (۱) ہمیشہ کام جو کبھی نہ مل پڑے۔ (۲) دوسری مشاغل جن سے کبھی فرصت نہیں ملتی (۳) ایسا فقر کہ کبھی خدا نصیب نہیں دیتی (۴) اتنی ہی ہوتا

امیرین جنگی کجھی آسپا بنہیں ہوئی لازماً ذرۃ الوداعین

قال عليه السلام حب الدنيا رأس كل خطيئة فليكن بالأعراض عنها وقال ابن السكيت من جرحنا
الدنيا حلالا ونهانا لميل اليها جرحته المخرقة موارثها لثباتها في الدنيا مثلها مثل جرحه فها هم
وترويان فواتها تزيانها وغوايتها سمها من عليها ينتظم بترياقها ويحتجز من سمها من الوعظ المستر
روى ان ابا بكر الصديق رضي الله عنه اتفق في سبيل الله اربعين الف دينار في الشرا بربعين
الف دينار في العلانية حتى لم يبق له شيء وانه لم يخرج من الدار ثلاثة ايام لما لم يجد يستتر
عودته ولم يحضر الى النبي عليه الصلوة والسلام فحضر عليه السلام الى بيوت نسائه وقتش فلم يجد
شيئا زاد على حوائجهم فجاء عليه السلام الى بيت فاطمة فاغتم لابي بكر وقال ليس عندنا شيء
تعطيه لابي بكر وكذلك فاطمة اغتمت فخرج عليه السلام من عندها حزينا وبقيت فاطمة
حزينة لما لم تجد شيئا تعطيه وحين زوجها النبي عليه السلام من علي دعا ابا بكر وعمر وعثمان
واسامة رضي الله عنهم ليحملوا جهاز فاطمة فحملوا طاحونة وجلد مذبوحا وسادة خشبها ليف
وتسبيها من النوى دكونا وقصعة فبكى ابو بكر وقال يا رسول الله هذا جهاز فاطمة فقال
النبي عليه السلام يا ابا بكر هذا كثير لمن كان في الدنيا

بين علي السلام فرأتے ہیں کہ دنیا کی محبت تمام خطاؤں کی اصل ہے اس لئے اس سے اعراض لازم ہے۔ ابن سکیت
قول ہے کہ جبکہ دنیا اپنی حلاوت کے گھونٹ پلائیگی اسے آخرت تلخی کے منے چکھائیگی بعض علماء نے کہا ہے کہ
دنیا اس سانپ کی مانند ہے جس میں زہر اور تریاق دونوں چیزیں موجود ہیں۔ اسکی نیکیاں تریاق ہیں اور بدیاں
زہر رخنے اسے چچان لیا وہ تریاق سے نفع اٹھاتا اور زہر سے پرہیز رکھتا ہے (مخطہ حسنہ) روایت ہے کہ
حضرت ابو بکر صدیق نے خدا کی راہ میں چالیس ہزار دینار چھپا کر دیے اور چالیس ہزار ظلم کر کے۔ یہاں تک کہ چھپے
پاس رہا اور آپ کپڑا ہونے کے سبب تین دن تک گھر سے نہ نکلے اور رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو سکے تو رسول خدا
انہیں مطہرات کے پاس آئے گھر ونگوٹو لا کر بیان بھی حاجت سے زیادہ کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت فاطمہ کے
پاس تشریف لیگئے اور حضرت ابو بکر کی نسبت غم کا اظہار کیا اور یہ فرمایا کہ افسوس ہمارے پاس ابو بکر کے دینے
کو کوئی چیز نہیں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بھی غمگین ہوئیں۔ پھر آپ اسی غم کی حالت میں وہاں سے نکلے اور حضرت
فاطمہ بھی اسلئے غمگین رہیں کہ انکے پاس رہنے کو کچھ نہ تھا۔ اور جب رسول خدا نے حضرت فاطمہ کا جناح
حضرت علی سے کیا تو حضرت ابو بکر حضرت عمر حضرت عثمان اور اسلمہ کو حکم دیا کہ تم فاطمہ کا جناح اٹھا کر
انکے گھر پہنچا دو۔ اس میں ایک چلی تھی۔ ایک رنگی ہوئی کھال۔ ایک تکیہ عین روئی کی جگہ
پرست خراب پھر کھا تھا۔ ایک گھسیٹو نمکی تسبیح۔ ایک انجورہ۔ ایک پیالہ۔ ابو بکر دیکھ کر روئے
اور تعجب سے کہا کہ حضرت فاطمہ۔ اور یہ چیزیں؟ آپ نے فرمایا اسے ابو بکر دنیا میں رہنے
والے کے لئے یہ بہت کچھ ہے

خروج قاطبہ عرفہ و ساحتہا من صوف و حصب فی النبی عنہ مکملہ و کانت عنہ الشجرۃ الیہ
و تقر بالقرآن باللسان و تقر بالقلب و تقر بالہد بالرجل و تقر بالعمین و تقرہ و تقرہ و تقرہ
الذی بالید و تقرہ باللسان و تقر بالقلب و تقر بالعمین و تقرہ بالید و تقرہ بالعمین
السلام حرمنا من بیت قاطبہ فقلت لی و سادۃ کانت من ہزارہا و عباءۃ کانت نسیم ہا بنفسہا
و بعثت بجاریۃ ہا فقالت قولی لانی بکرم ما فعلت فی حق ابینا و لم یکن عندنا شیء سوا ہذا
الوسادۃ الی جہر فی ہا والدی و العباءۃ فلیما وصلت الجاریۃ الی الیاب نادت و قالت السلام
علیک یا صاحب الصدق ان سیدتی قاطبہ بنت النبی علیہ السلام تقرک السلام و تقول لک لک
فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ و علیہا السلام و اخذت تلك العباءۃ فاشفل ہما من غیر خبایطہ
استجی الیہی وجہ النبی علیہ السلام و ظلہا بغدیل من شول الغل لثلاثین کشف وقت المشۃ فخرج الی النبی
علیہ السلام حاسر احافیا فجاء جبرائیل الی النبی علیہ السلام فقرأہ فدا شغل بعباءۃ و ظلہا بشول الغل
فقال علیہ السلام یا بنی یا جبرائیل انی قبل ہذا الحالۃ ما رأیتک قط ہذا الصورۃ قال جبرائیل علیہ السلام
یا رسول اللہ انت ترانی و لم یبق فی ملکوت السموات الا من تریا ہذا الصورۃ یا بنی بکرم و موافقتہ لہ

اچانچہ حضرت قاطبہ ایک اونے ملی حسین بارہ ہونڈھے اوٹھے ہوئے و ہن بیکر کلین۔ آپ اپنے
ہاتھ سے چڑھتین زبان سے قرآن پڑھتین۔ دل سے تفسیر کرتین۔ پالونے گوارہ ہلاتین۔ اور انکھ سے
دیکھ کر تین تھین اور اب ہمارے ناند کی عورتین بات سے دف بجاتین۔ زبان سے غیبت کرتین۔ دل سے دیکھ کر تین
اور انکھ سے بڑے اشکے کرتی ہن یکیک بکرتین میں داخل ہو سکتی گئی۔ آتھہ پیچہ خراج کلین ہو کر حضرت قاطبہ
کے گھر سے نکلے تو اپنے اپنے جینے کا کلیہ اور ایک عبا ہے اپنے ہاتھ سے بنا تھا اپنی لونڈی کے ہاتھ بچھی
اور فرمایا ابو بکر صدیق سے کہنا تم نے رسول خدا کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ہمیں معلوم ہے مگر ہمارے پاس اس
تیکے اور عبا کے سوا اور کچھ نہیں۔ لونڈی نے روانہ پر پوچھا و از دی اور یہ کہا السلام علیک یا صدیق میری سیدہ
حضرت قاطبہ و تقر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد یہ پیغام دیا۔ ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب
دے کر اس عبا کو لے لیا۔ اور رسول خدا کی زیارت کے شوق میں عبا کی وجہ سے اسے بغیر بے پہن لیا
اور گھنڈی کیجکے کاٹا لگا کر نگے پائون نگے سر رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اتنے میں حضرت
جبرائیل عبا پہنے اور اسین کاٹا لگا کر رسول خدا کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا جبرائیل نے
تمکو اس سے پہلے کبھی اس ہیئت میں نہیں دیکھا۔ حضرت جبرائیل نے فرمایا۔ آپ مجھے
کیا دیکھتے ہن آسمانوں کے تمام فرشتے ابو بکر کی محبت اور انکی موافقت کا اظہار کرنے
کے لیے اسی ہیئت میں ہن۔

وقال يا رسول الله ان الله يقدر تلك السلام ويقول لك قل لابي بكر هل هو راض عني كما ان اراض
عنه فاختاره النبي عليه السلام بذلك فبكي ابو بكر وقال اهلنا عاك راض انت راض عني فلهذا امرت
النبي (الغافلين) وقال عليه السلام اريد به خصال من الشقاوة جهود العين وقسوة القلب وطول اكل
وحب الدنيا وقال عليه السلام لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة او جناح طير
ما سقى كافرا منها شربة (زبدة الواعظين)

مریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة

روا ذکر فی کتاب ادريس) وهو سبط شيث وجد ابي نوح واسمه اخنوخ اشتقاق ادريس
من المدرس فلقب به لكثرة درسه اذ روى انه تعالى انزل عليه ثلاثين صحيفة وانزل من
من خط بالقلم ونظر في علم الغيور والحساب انه كان صديقا نبييا ورفعا مكانا عليا يعني شرف البقوال والرفي
عند السوء قيل الجنة وقيل السماء السادسة او الرابعة (قاضي بضاوي) وقدر محمد الزراق عن ابي هريرة رضي
الله عنه قال قال عليه السلام صلوا على انبياء الله تعالى ورسله فانه بعثكم كما بعثت نوحا
الى موسى عليه السلام اترد ان اكون اقرب اليك من كلامك الى لسانك ومن روحك الى بدنك من
نور بصرك الى عينيك ومن سمعتك الى اذنانك

اسد تعالی سلام کے بعد آپ سے ارشاد فرمایا ہے کہ ابو بکرؓ سے بوجھو کیوں جی جسطرح ہم تم سے رضامند ہیں
تم بھی ہم سے خوش ہو۔ رسول خداؐ نے ابو بکرؓ کو یہ بشارت سنائی۔ آپؓ سکر نہت ہوئے اور تین بار یہ کہا الہی میں
تجھے خوش ہوں اور تجھے (تبلیغ الفاعلین) بھیج دے گا۔ فرمایا ہے کہ جابرؓ بتین شقاوت میں داخل ہیں (۱)
انکھ سے آنسو نہ ٹکنا (۲) سخت دل ہونا (۳) بڑی بڑی امی میں رکھنا (۴) دنیا کی محبت۔ نیز آپؐ فرماتے
ہیں۔ اگر دنیا خدا کے نزدیک کسی پرندے یا مچھر کے پر کی برابر عزت رکھتی تو کسی کا فرقہ بانی کا ایک گھونٹ
نہ ملتا (زبدة الواعظین)

مریم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة

واذکر فی کتاب ادريس) حضرت ادريسؑ حضرت شيثؑ کے پوتے اور حضرت نوحؑ کے والد کے دادا ہیں انکا اصلی
نام اخنوخ تھا۔ اولیس درس سے شوق ہو۔ انکو کثرت درس میں تدريس کے باعث ادريسؑ کہا گیا حضرت ادريسؑ
پر تیس صحیفے نازل ہوئے قلم سے لکھنے اور علم نجوم حساب کا القار سب پہلے نہیں پر ہوا ہو یعنی اسے محمدؐ فرماتے
میں اولیس کا ذکر رکھ وہ سچے نبی تھے اور ہمیں انکو بڑا اونچا مرتبہ دیا تھا۔ اس سے شرف نبوت اور قرب الہی مراد ہو
اور بعض نے جنت یا چٹا یا چٹا آسمان مراد لیا ہو (قاضي بضاوي) عبد الزراق ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر
نے فرمایا پیغمبر میں اور انبیاء پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ میری طرح وہ بھی خدا کے پیچھے ہوئے تھے۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ سے کہا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تم سے اتنا قریب ہو جاؤں جتنا زانیاں سے کلام۔ یا ہارن سے روح

فأكثر الصلوة على عهد فالاستقامة الشرعية محتلفة بين العمل قال صاحب الشفاء أهل العلم متفقون على
جواز الصلوة على غير النبي عليه السلام ومن ابن عباس رضي الله عنهما أنه قال لا تجوز الصلوة على غير النبي عليه السلام
وقال لا ينبغي الصلوة على أحد إلا النبيين والاختلافات كثيرة ولا بأس بالصلوة على الأنبياء كما هم على غيرهم
واحتج به حديث ابن عمر رضي الله عنهما وجاء في حديث تعليل النبي عليه السلام الصلوة عليه وفيه
وعلى أزواجه وعلى آل الله وقال النبي عليه السلام اللهم صل على آل أبي أوفى وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم
إذا أتاه قوم بعد قههم قال اللهم صل على آل فلان وفي حديث الصلوة اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وزيارة
من شفاء قاضي والمراد بالآل قيل أتباعه وقيل أمته وقيل آل بيته وقيل آل الرجل ولده وقيل قومه وقيل أهل
الذين حرمت عليهم الصدقة وفي رواية انس سئل النبي عليه السلام من آل محمد قال كل نقي ومحبي علي
من هب الحسن إن المراد بال محمد نفسه وأنه عليه السلام كان يقول في صلوة الله جعل صلواتك
وبركاتك على آل محمد يريد نفسه الشريفة (شفاء شريف) وفي الخبر إذا أراد الله تعالى قبض روح
المؤمن حجج ممالك الموت من قبل الفريقتين روحه فيخرج الذكر فيقول لا سبيل لك من هذا الجنة
أما أجروم فيمنع من ذلك ثم قال كذا وكذا

اجمالية منظورة في توضيح درود و بھجاء کرو یہاں ایک شرعی مسئلہ میں اختلاف ہے صاحب شفاء کا قول ہے
کہ اکثر اہل علم غیر شرعی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اسکے جوازیہ شفق ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ غیر شرعی
پر درود بھیجنا جائز نہیں۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ بجز انبیاء اور کسی پر درود بھیجنا چاہیے۔ گو امین بکثرت
اختلاف ہو مگر انبیاء اور غیر انبیاء پر درود بھیجنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اسکے متعلق ابن عمر کی حدیث
حجت ہو۔ دوسری حجت وہ حدیث ہے جس میں رسول خدا نے درود شریف کی تعلیم کی ہے۔ اس میں علیؑ انداز
والہ کا لفظ موجود ہے تیسری حجت ایک یہ قول ہے اللہ صل علی آل ابی اوفی۔ الہی آل ابی اوفی پر رحمت نازل کرے
اسکے علاوہ رسول خدا کے پاس جب کوئی قوم صدقات لیکر آیا کرتی تھی تو آپ فرمایا کرتے تھے اللہ صل علی
علی آل فلان۔ پھر جس حدیث میں درود شریف کا ذکر ہے اس میں ازواج و ذریات کا لفظ بال تصریح موجود ہے
(شفاء قاضی) آل سے اتباع یا امت یا اہل بیت مراد ہیں بعض نے کہا ہو کہ آل انسان کی اولاد
یا قوم کہتے ہیں بعض کے نزدیک آل سے وہ اہل بیت مراد ہیں جن پر صدقہ حرام تھا۔ انس سے مروی ہے
کہ کہنے رسول خدا سے آل محمد کے معنی پوچھے۔ آپ نے فرمایا اتقی آدمی۔ حسن نسبی کا نہ سب ہو کہ آل محمد
سے خود رسول خدا کی ذات بابرکات مراد ہے کیونکہ آپ نمازیں فرمایا کرتے تھے اللہ صل علی صلوٰۃ نیک
علی آل محمد اور اس سے خود اپنی ذات کی طرف اشارہ تھا (شفاء شریف) حدیث میں ہو کہ جب ابیہرقل کسی مؤمن کی
روح قبض کرنا چاہتا ہو تو ملک الموت جان نکالنے کے لئے اس کے منہ کی طرف آتے ہیں۔ ہوتے اس کے منہ سے کہ الہی
مکلف کہتا ہو کہ لوہے سے رستہ نہیں ملے گا کیونکہ ہمارے ذکر الہی نکلتا ہو ملک الموت وہیں جا کر عرض کرتی ہیں کہ الہی

يقول الله تعالى اقبض من جهة اخرى فيجئ ملك الموت من قبل اليد فيخرج منها الصدقة ويسلم اليه
 اليتيم وكتب العلم وضرب السيف فتقول كالاول ثم يبعث الى الرجل فتقول كالاول فانه قد مشى الى
 الجماعة والاربعاء وعجاس العلم ثم يبعث الى اذنيه فتقول كالاول فانه سمع في القرآن والذكر وبعث الى
 العين فتقول كالاول فانه نظري المصاحف والكتب ثم ينصرف ملك الموت الى الله تعالى فيقول
 يا رب غلبتني اعضاء العبد بالحق فكيف اقبض روحه فيقول الله تعالى اكتب اسمي على كفك اذ
 روح المؤمن فتداه روح المؤمن فتقبه فتخرج روح المؤمن من الفم بركة اسمته تنصرف عند مرارة الذبح
 فكيف لا ينصرف عند العذاب والقطيعة والفضيحة وكذلك على صمد ركن اسم الله اولئك كتب في
 قلوبهم الايمان اذن سهرم الله صمد لا سلام فهو على نور من ربه (افلا ينصرف عنكم العذاب
 واهوال يوم القيامة) (موصظة حسنة) روى انه تفكر بعض العارفين في انه هل في
 القرآن شيء يقوى قوله عليه السلام يخرج روح المؤمن من جسده كما يخرج الشعر من الجوارح
 فحتم القرآن بالتدبر فوجدناه في النبي عليه السلام في منامه فقال يا رسول الله
 قال الله تعالى ولا يربط ولا يابس الا في كتاب مبين

حكم تهايمه او طرفه من جوارحه او من سكر روح قبض الروح جوارحه ملك الموت مات كيطرف من آتية بين
 اس وقت صدق دينه يتيمون في سكره ثم يخرج من علمه كسائل كاللهنا هذا كى راه من تلوامنا مجسم هو كل
 آتاهى اور وهى بات كهتا هو جو پہلے عضو نے کہی تھی۔ پھر ملک الموت پانوں کی طرف آتے ہیں پانوں کہتا ہو
 کہ یہ میرے وسیلہ سے نماز کے لیے جماعتوں میں حاضر ہوا جمعا اور عید کی نمازین ادا کیں۔ علمى مخلوقین گیا
 تمام دہر سے جان نہیں نکال سکتے۔ پھر کان کی طرف آتے ہیں وہ کہتا ہو کہ اس شخص نے میرے سبب آں اور
 کر الہی ستا ہو۔ اور طرف جاور ملک الموت آگے کی طرف آتے ہیں وہ کہتی ہوتے ہیں ذریعے سے قرآن اور دینی کتابیں
 دیکھی ہیں۔ اور ہر نہ آؤ چنانچہ ملک الموت بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ اس بندہ کے اعضا حجت میں
 مجھے غالب آگئے اب کیونکہ جان نکالوں حکم تهايمه کہ میں نام اپنی بہتلی پر لکھ کر اُسے دکھاؤ میری محبت کے باعث
 ہسکی روح منہ کے رستے نکل آوے گی۔ اور ہر نام کی برکت سے موت کی تلخی بالکل اٹل ہو جائیگی بھلا ای شخص
 عذاب کیونکر دور رہے کیونکہ مومن کے سینہ میں اللہ کا نام منقش ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے
 کہ ہم نے ان کے دلوں میں ایمان کو نقش کر دیا ہو اور اللہ نے اسلام کے لیے جبکہ سینہ کھول دیا ہے۔ وہ خدا کی
 روشنی میں ہو۔ ایسوں سے عذاب اور قیامت کا خوف بالکل دور رہے گا (موصظہ) روایت ہو کہ بعض عارفین
 بہت ٹھوٹا کہ قرآن میں اس حدیث کے مطابق کوئی آیت ہے یا نہیں کہ مومن کی روح اس طرح نکلتی تھی
 ہے جس طرح آتے ہیں سے بال۔ مگر کہیں نہ ملی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں
 دیکھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے قرآن میں ہر چیز موجود ہے

ہذا وجہ معنی هذا الحد یعنی یہ فقال لطلبہ فی سورة یوسف فلما احببت من نوسہا فوجہا وهو حرام
تعا وقالت اخرج علیہن فلما راہنہ لکبرنہ وقطعن یدہن الایۃ امی لما لاین جال یوسف اشتغلن بہ ما وجہ
المر القطع وکذلک المؤمن اذا رای للملائکۃ وراى مقامہ فی الجنة وما یہا من النعمان الخیر القصص اشتغل
قلوبہ لا یجد المر الموت ان شاء الله تعا کذا فی قوله تعا تنزل علیہم الملائکۃ ان لا تحافوا ولا تحزنوا وابشروا
بالجنة التي کنتم توعدون ر شرعہ الاسلام و فی الخبر اذا وقع العبد فی الذنوب ینادی المنادی دعہ حتی یستبرئ
وکذلک اذا بلغت الروح الرکنین والسرۃ واذا بلغت الصدق قل دعہ حتی یستبرئ وکذلک اذا بلغت
الحلقوم یعنی النداء دعہ حتی یودع الاعضاء بعضها بعضا فتودع العین العین فتقول السلام علیکم الی
یوم الفیضۃ وکذلک الازنان والیدان والرجلون وتودع الروح النفس فنعز بالذکر من وداہ الایمان
اللسان ووداع القلب المعرفہ فتبقى الید بالحرکۃ والرجلین بالحرکۃ لهما والعینان لا نظرها والاذنان
لا سمع لهما والبدن لا روح له ولوبقی اللسان بلا اقرار والقلب بلا معرفۃ وتصدیق فکیف حال العبد
فی الحد لا یری احد اولا ابا واما واولاد اولا اخوانا ولا اصحابا ولا فریاشا ولا حجابا فان
لہ یرر باکریم یا فقد خسر خسرانا عظیما رد قائق الاخبار

مجھے اس حدیث کے مطابق کوئی آیت نہیں ملتی۔ آپ نے فرمایا سورۃ یوسف میں تلاش کر پھر جب وہ خواب سے
بیدار ہوئے تو یہ آیت نکلی وقالت اخرج علیہن فلما راہنہ لکبرنہ وقطعن یدہن الایۃ امی لما لاین جال یوسف
سہیلیان جمال پر سنی دیکھ کر ایسی مدہوش ہوئیں کہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور ذرا تکلیف نہ ہوئی۔ اس طرح
موتیں جب فرشتوں اور جنات کے مکانات اور حور و قصور وغیرہ کو دیکھ لیتا ہے تو اسے موت کی تکلیف نہیں
ہوتی چنانچہ اسے تعالیٰ فرمایا ہر تنزل علیہم الملائکۃ الا تحافوا یعنی فرشتے آئے کتے میں کہ تم کچھ خوف
وغم نہ کرو اور جس ہر شے کا تم سے وعدہ تھا اس میں داخل ہو کر خوش ہو جاؤ (شرعہ الاسلام) حدیث میں ہے کہ
کہ آدمی کی نزع کے وقت ایک فرشتہ نذر کرتا ہے کہ اسے آرام کرنے کے لیے چھوڑ دے۔ جب تک
روح گھٹنوں اور ناف اور سینہ تک پہنچتی ہے یہی نذر آتی رہتی ہے اور جب حلقوم میں آجاتی
ہے تو یہ نذر ہوتی ہے کہ اسے دیگر اعضا کو رخصت کر نیچے لیے چھوڑ دے چنانچہ آنکھ کان۔ پاؤں
ہات۔ سب ایک دوسرے کو رخصت کر کے یہ کہتے ہیں کہ قیامت تک نہیں ہمارا اسلام۔ پھر روح
نفس کو رخصت کرتی ہے (خدا انکریے کہ زبان کلمہ شہادت کو اور دل معرفت الہی کو رخصت
کرے) اس وقت تمام اعضا نے جس و حرکت رہ جاتے ہیں۔ اگر زبان بلا اقرار توحید۔ اور دل
بلا معرفت و تصدیق رکھ لیا تو قبر میں کیسی بُری بنے گی کہ جہاں مان باپ جو روئے بھائی
بند۔ دوست آشنا۔ تکلیف۔ بچھونا۔ کچھ بھی نہیں۔ اگر بندہ اس وقت دیدار الہی سے محروم رہا
تو بڑے گھٹے میں رہا (وقائق الاخبار)

قبل في طريق رطم ادریس الى الجنة انه كان يرضع له كل يوم وليلة من العسل مثل عسل اهل الارض فاشتاق اليه ملك الموت فقال ان ياذن له في زيادته فاذن له فاني اليه على صورة ادمي وسلم عليه وجلس عنده وكان ادریس عليه السلام صائر الذهب فاذا دنا وفات اطار اناة ملك بطعام الجنة فاكل ادریس عليه السلام فقال ملك الموت كل انت ايضا فكل ياكل فعلم ادریس عليه السلام واشتغل بالعبادة وهو جالس عنده حتى طلعت الفجر وطلعت الشمس والرجل جالس عنده فمجبج ادریس عليه السلام فقال الملك التسليمي اذا سرت حتى تفرج فقال ملك الموت نعم فعلم ما وسار حق اتي امر عنة فقال ملك الموت انا اذن لي ان اخذ من هذا الزرع سنابل لناكل فقال ادریس سبحان الله لو تاكل الطعام الحلال امر وتريد ان تاكل اليوم من الخوام فضيا حتى مضى عليها اربعة ايام وكان ادریس عليه السلام يرى منه ما يخالط طبع الادميين فقال من انت قال انا ملك الموت قال انت الذي تقبض ارواحهم قال نعم قال انت عندي منذ اربعة ايام فهل قبضت روح احد قال نعم قبضت ارواحا كثيرة و ارواح المخلوق عندي كالماثدة اتنا ولها ثمانية اول اللقمة قال ادریس عليه السلام يا ملك الموت اجئت زائرا ام قايضا

حضرت ادریس کے جنت میں اٹھائے جانیکا سبب یہ لکھا ہوا کہ ہر روز تمام اہل زمین کی برابر آپ کے عمل آسمان پر جایا کرتے تھے۔ ملک الموت کو انکی زیارت کا اشتیاق ہوا چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اجازت لیکر آدمی کی صورت میں آپ کے پاس آئے اور سلام کے بعد بیٹھ گئے۔ ادریس بارہ مہینے روزے رکھا کرتے تھے۔ افطار کے وقت ایک فرشتہ جنت سے خوان لیکر آیا۔ آپ نے کھانا شروع کیا اور ملک الموت کو شریک کرنا چاہا۔ انہوں نے انکار کیا۔ ادریس اس وقت کھڑے ہو گئے اور صبح تک عبادت میں مشغول رہے جب آفتاب نکل آیا اور ادریس نے اسطرح ملک الموت کو اپنے پاس بیٹھا دیکھا تو متعجب ہوا اور یہ کہا کہ کیسی کے لئے تم ہمارے ساتھ چلنا چاہتے ہو۔ جواب دیا۔ ہاں ہاں ضرور۔ چنانچہ دونوں کھڑے ہو گئے اور چلتے چلتے ایک کھیت پر پہنچے۔ ملک الموت نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ کھانے کے لئے چند خوشے ٹوڑ لوں۔ ادریس نے فرمایا سبحان اللہ تم نے کل حلال کا کھانا نہ کھایا۔ آج حرام کھانے پر متعجب ہو۔ پھر دونوں آگے بڑھے۔ یہاں کہ چاروں گزر گئے۔ ادریس نے اس اثنا میں ملک الموت کی اکثر باتیں ایسی دیکھیں جو طبع انسانی کے خلاف تھیں اور یہ فرمایا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا۔ ملک الموت۔ فرمایا قابض الارواح تمہیں ہو۔ کہا ہاں۔ حضرت ادریس نے کہا کہ تم چاروں سے میرے ساتھ ہو اس عرصہ میں کسی کی جان نکالی یا نہیں؟ ملک الموت نے کہا۔ ہاں۔ بہت سے لوگوں کی کیونکہ میرے آگے مخلوق کی روحیں اسطرح ہیں جیسطرح دسترخوان پر کھانے کا خوان۔ ادریس نے فرمایا۔ تم میری زیارت۔ لئے آئے ہو یا جان نکالنے کے لئے

قال یحییٰ لما شربا اذن الله تعالى ثم قال ادریس علیہ السلام ما ملک الموت لی حاجة الیک فقال ما حاجتک قال حاجتی منک ان تقبض روحی ثم یحییٰ فی الله تعالیٰ حق عبد الله بعد ما دقت مرارة الموت فقال انی لا قبض روح احد الا ان امر فی الله تعالیٰ به فاوحی الله الیه ان یقبض روح ادریس فقبض من ساعته فمات ادریس علیہ السلام فیکب ملک الموت وقضه الى الله وسال منه ان یحییٰ صاحبه ادریس فاجابہ الله تعالیٰ فاجابہ فقال یا اخی کیف وجدت مرارة الموت فقال ان المحبوان اذا اسلم جلدہ حال حیوانہ وهو حی فماتتہ اشد منه الف مرة فقال ملک الموت الفرق الذی فعلت بک فی قبض روحک ما فعلتہ بأحد فطم قال ادریس علیہ السلام یرأی ملک الموت لی حاجة الیک فقال فی قبض روحک ما فعلتہ بأحد فطم قال ادریس علیہ السلام یرأی الله انکال والاغلال وما فیہا قال ملک الموت کیف اذهب بک الی نار جہنم بغیر امر الله تعالیٰ فواوحی الله الیه ان اذهب بادریس الیہا فذهب بہ الیہا فرأی فیہا جمیع ما خلق الله لاعدائہ من السلاسل والاغلال والا نکال من العیات والعقارب والنیران والقطران والرقود الحمیم ثم رجعا فقال ادریس علیہ السلام لی حاجة اخرى اری ان تذهب بی الی الجنة حق اری ما فیہا مما خلق الله تعالیٰ للعباد وازید فی طاعتی فقال ملک الموت کیف اذهب بک الی الجنة بغیر امر الله تعالیٰ

ملک الموت نے جواب دیا کہ زیارت کے لیے آپ نے فرمایا کہ مجھے تم سے ایک کام ہو۔ وہ یہ کہ تم میری روح قبض کرو تو اچھا ہو کیونکہ موت کا فرہ چکنے کے بعد کیا تعجب اللہ تعالیٰ مجھے اپنی عبادت کے لیے پھر زندہ کرے۔ ملک الموت نے کہا کہ میں انجیر حکم الہی کسی کی جان نہیں نکال سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ ادریس کی جان نکال لو چنانچہ ملک الموت نے فوراً روح قبض کر لی۔ ادریس نے وفات پائی۔ ملک الموت اس صدمہ سے بہت روئے۔ اور دعا کی کہ الہی میرے دوست ادریس کو پھر زندہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرما کر انہیں پھر زندہ کر دیا۔ اس وقت ملک الموت نے کہا کہ موت کی نئی کچھ حال بیان فرما۔ ادریس نے فرمایا تو زندہ جانور کی کھال اتارنے سے ہزار چیز زیادہ تلخ ہے۔ ملک الموت نے کہا قبض روح میں آپ کے ساتھ جو زمی برتی ہو مینے کبھی کسی کے ساتھ نہیں برتی۔ ادریس نے کہا مجھے تم سے ایک کام ہے وہ یہ کہ میں فرسخ کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے عذاب طوق زنجیر کی طرح اور زیادہ عبادت کروں۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ بلا حکم الہی میں آپ کو کیونکر لجا سکتا ہوں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ادریس کو اپنے ہمراہ لجاؤ۔ آپ نے وہاں پہنچ کر عذاب کے وہ سامان مثلاً سانپ بچھو۔ آگ گرم پانی۔ طوق زنجیر وغیرہ غلط کیے جو نگہگاروں کے لیے طیار ہیں۔ پھر وہ لون و لٹے پٹے۔ ادریس نے فرمایا کہ مجھے ایک اور ضرورت درپیش ہے وہ یہ کہ جنت کی سیر کرو تاکہ میں وہاں کے سامان دیکھ کر اور زیادہ عبادت کروں۔ ملک الموت نے کہا کہ میں انجیر حکم الہی آپ کو جنت میں نہیں لجا سکتا

فاوحى الله اليه ان اذهب به الى الجنة فذمها ووقف على باب الجنة فزاع ادريس ما فيها من النعيم والملك العظيم والعطاء الجسيم والاشجار والنفوكة والامطار فقال يا اخي قد كنت مرارة الموت رايت احوال الجحيم وافزعها فهل لك ان تسأل الله ان ياذن لي في الدخول الى الجنة واشرب من مائها لتزول عني مرارة الموت وافزع الجحيم فاستأذن ملك الموت من الله تعالى فاذن له على ان يدخل ثم يخرج فدخل الجنة ووضع عليه تحت شجرة من اشجارها فخرج منها ثم قال يا ملك الموت تركت شغلي في الجنة فارجعني فيها فرجع ودخل الجنة ولم يخرج منها فصاح ملك الموت يا ادريس اخرج فقال لا اخرج لان الله تعالى قال كل نفس ذائقة الموت وقد ذقت وقال الله تعالى وان منكم الا وارجها وقد وردت النار وقال وما هم منها بمخرجين فمن يخرجني منها فاوحى الله تعالى الى ملك الموت دعه فاني قضيت في الاول انه من اهل الجنة واخبر رسول عن قصته فقال واذا ذكرني الكتاب الخ فانتبه من نوم الغفلة ايها الاعمى واخلص عمالك لوجه الله لان كل عمل لم يكن له خالصا فهو رياء والرياء شرك خفي فانه تعالى لا يقبل عمل المرأى قال شذا در ايت النبي عليه السلام بيك فقلت ما يبكيك يا رسول الله فقال تخوفت على امتي الشر اما انهم لا يعبدون صنما ولكنهم يراون باعمالهم

چنانچه اله تعالى نے اجازت دی اور دونوں نے دوزخ کی طرف بھاگ کر رہ گئے۔ اور ایں نے بہشت کی نعمتیں دشت اور سیو بھل اور دیگیا مان دیکھ کر ملک الموت سے کہا کہ میں موت کا مزہ کچھ چکا ہوں دوزخ کے حالات دیکھ کر ہوں۔ اب اللہ تعالیٰ سے اذن لو کہ جنت میں داخل ہو کر دیکھا پانی پیوں تاکہ موت کی تمنی جاتی ہے۔ ملک الموت نے اذن لیا اور حضرت ادریس کو حکم ملا کہ جنت کی سیر کے وہیں چلے آئیں حضرت ادریس جنت میں جا کر اپنی جوتیان ایک دخت کے نیچے کھائے اور باہر نکلا ملک الموت سے کہا کہ میں اپنی جوتیان جنت میں چھوڑ آیا ہوں مجھ پر پھر دین پہنچا دو۔ چنانچہ آپ پھر داخل جنت ہوئے۔ اور دین رہ پڑے۔ ملک الموت نے طار کہا کہ حضرت ادریس لائے حضرت ادریس نے جواب دیا کہ اب میں نہیں کل سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کل اھیں ذائقة الموت میں موت کا مزہ کچھ چکا ہوں۔ دوسری آیت ہو وان متکم لا وار دھا میں دوزخ کی پشیم گزر چکا ہوں تیسری آیت ہو ماھم عنھا فخرجھن یعنی اہل جنت داخل ہونیکے بعد وہاں سے نکالے جائینگے۔ اسیلئے مجھے اگونہ حال سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ادریس کو چھوڑ دو۔ میں انزل میں حکم کر چکا ہوں کہ وہ جنت ہی میں رہینگے چنانچہ اسی قصہ کو رسول خدا کی زبانی بیان فرمایا ہے اور یہ کہا کہ واذا ذکرت اللہ فی ذنوبی بھا فمغفلت کی نین سے بیدار ہو جاؤ۔ اور اللہ کے لیے خاص عمل کرو کیونکہ غیر خاص عمل پر ایمان اور یاسرک میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ ریکار کا کوئی عمل قبل نہیں کرتا رشاد کا قول ہے کہ میں رسول خدا کو ایک بار رو دیکھا عرض کیا کہ آپ کیونہ رہتے ہیں فرمایا اپنی اس سے شرک کا اندیشہ نہ کرنا ہوں۔ میری امت بت پرستی نہ کرتی لیکن ریاکار ضرور ہوں گی۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ فرشتے بندوں کے نیک عمل مثلاً روزہ نماز حج۔ زکوٰۃ وغیرہ لیکر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں

قال عليه السلام وتصدق الحفظة بصل العبد من صبره وصلاته ونقته وغير ذلك من حسناته الخ لصل موضوع
لنفسه الشمس معها ثلاثة آلاف ملك فيجأوزون به السماء السابعة فيقول الملك الموكل بالسماء الحفظة
قفوا واضربوا هذا العبد وجهه صاحب اضربوا به جوارحه اقعوا على قلبه اي اجيب اي امنع عن ربي ارتفاع
كل عمل لم يرد به ربي انما اراد به غير الله لانه اراد به رفعة ورياء عند الفقهاء وذكر عند العلماء صيننا في
المدائن وفي الناس امر في ان لا ادم ولا اتول على عجا ورفي الى غيري وتصدق بعلمه الصلح وتشيعة
صلا تكة السموات حتى يقطع الحجب كلها الى الله فيقفون بين يديه يشهدون له بالصلح الصلح الخ فيقول
الله تعال انت الحفظة على عبدى وانا الرقيب على قلبه انه لم يردنى بهذا العمل اراد به غيرى فعليه لعنة
الملائكة والسموات فما فيهن قال معاذ قلت يا رسول الله انت رسول الله وانا معاذ قال اقدت بلمعنا
وان كان في عملك نفس يا معاذ احفظ لسانك من الوقوع في الغيبة في اخوانك المسلمين بتلاوة القرآن
واحمل ذنوبك عليك ولا تخجلها عليهم ولا تترك نفسك بذمهم ولا ترض نفسك عليهم ولا تدخل على الدنيا في
عمل الاخرة ولا تنكبه في مجلسك لئلا يخذ الناس من سوء خلقك ولا تناب رجلا وعدله اخر ولا تتعظم
على الناس ولا تمزق الناس بلسانك فيهم ذلك كلاب النار يوم القيامة في الناس

انكى آواز شہد کی کہیں بھی سی اور روشنی آفتاب کی سی ہوتی ہے جب یہ فرشتے ساتویں آسمان سے
گزر جاتے ہیں تو وہ انکا فرشتہ انکو ٹھہرا کر یہ کہتا ہے کہ اس عمل کو اس شخص کے منہ پر مار دو۔ میں ان
عملوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کیے جانے سے روکتا ہوں جو خالص خدا کے لئے نہ ہوں۔ اس
شخص کا مقصد یہ ہے کہ فقہاء اور علماء میں شہرت ہو۔ ملکوں ملکوں کے بیچ جائیں۔ مجھے
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس کے عمل کو آگے بچانے دوں۔ اور بعض نیک عمل کو فرشتے آسمان پر لے چکے
ہیں اور تمام حجاب طے کیے حضور خداوندی میں جا پہنچے اور اس کے عمل کی شہادت دیتے ہیں۔ حکم
ہوتا ہے کہ تم عمل کے گائبان ہو اور میں دل کا۔ اس شخص نے عمل میرے لئے نہیں بلکہ غیر کے واسطے کیے
ہیں اسلئے اسپر ہی لعنہ۔ میرے فرشتوں کی لعنت۔ زمین و آسمان اور انہیں رہنے والوں کی لعنت۔

ایک بار معاذ نے عرض کیا کہ حضرت آپ رسول خدا ہیں۔ اور میں معاذ ہوں۔ آپ نے فرمایا میری بیرو
کر۔ گو تیرے عمل کم ہوں۔ اپنی زبان کو مسلمانوں کی غیبت سے روک کر قرآن مجید کی تلاوت
میں لگا۔ اپنے گناہ اپنے ذمے لے۔ غیروں پر نہ لاد۔ غیر و نکو بر الہکر اپنی پاکیزگی کا اظہار
نکر۔ اپنے آپ کو اور ان سے بڑا نہ سمجھ۔ آخرت کے کام میں دنیا کے کام شامل نہ کر۔ جہنم
سکبر کرنا چھوڑ دے۔ تاکہ تیری بد اخلاقی سے لوگ بچے رہیں۔ دو آدمی تیرے پاس
بیٹھے ہوں تو ایک سے سرگوشی نہ کر۔ اپنی زبان سے لوگوں کے ٹکڑے نہ اوڑھا۔ ورنہ قیامت
کے دن دوزخ کے کتے تیرے بدن کے ٹکڑے اوڑھیں گے

قال الله تعالى والناشطات نشطا هل تدري ما هي يا معاذ قلت ما هي يا بني انت وامي يا رسول الله قال هي كلاب في النار تمزق لحوم من يمزق لحوم الناس بلسانه تنشط اللحم والعظم قال يا بني انت وامي يا رسول الله من يطبق هذه الحصال ومن يفهمها قال يا معاذ انه يسير على من يسيرة الله عليه قال رجل اسمه خالد بن مقداد فما رايت احدا اكثر تلاوة للقرآن من معاذ لهذا الحديث (ربا اية الهداية)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم مريم

(يختلف من بعدهم خلف) ففقههم وجاء بعد هم عقب سورة (انواع الصلوة) اي تركوها او اخروها عن وقتها (وااتبوا الشهوات) كشراب الخمر واستقلال نكاح الاخت من الاب والانهما في المعاصي وعن علي (وااتبوا الشهوات) من بناء المشيد ركوب المنظور ولبس المشهور فسق يلقون غيا اي شرا او جزاء عن كقوله تعالى يلقى انا ما اوغيا عن طريق الجنة وقيل هو اود في جنة تستعيد منه اوديتها (الا) استثناء من تاب وعمل صالحا يدل على ان الآية في الكفرة (فا) واثلك يدخلون الجنة لا يظنون شيئا ولا ينقصون شيئا من جزاء اعمالهم ويجوز ان ينتصب شيئا على المصدر وفيه تنبيه على ان كفرهم السابق لا يضرهم ولا ينقص اجورهم (قاضي)

الله تعالى فواتها وانشطتها نشطا (سبب جبرائيل في قسم) اے معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کون ہیں؟ میں نے کہا آپ ہی بتائیے۔ فرمایا۔ دوزخ کے کتے۔ جو ان لوگوں کو کتوں کا بوٹی کر ڈالیں گے کہ جو اپنی زبان سے آدمیوں کے ٹکڑے اڑا کر تے تھے۔ گوشت ہڈی سب چاڑا لینگے۔ میں نے عرض کیا کہ اس نجات کیونکر ملے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا جسکے لئے آسان کر دے اسے ہر چیز آسان ہو جاتی ہے۔

خالد بن مقداد کا قول ہو کہ اس کے بعد میں نے معاذ سے زیادہ کسی کو قرآن پڑھنے والا نہیں دیکھا (ربا اية الهداية)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم مريم

يَخْلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ فَفَقَهُهُمْ خَلْفٌ پھر ان کے بعد خالف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا یعنی نماز چھوڑ دی یا وقت سے ٹال کر پڑھی۔ اوفس کی خواہشوں کے پیچھے لگے رہے مثلاً شراب پی۔ اور سوتیلی بہنوں سے نکاح جائز کر لیا۔ اور دیگر گناہوں کی طرف ٹوٹ پڑے حضرت علیؑ اتباع شہوات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اونچے اونچے مضبوط مکان بنائے۔ قابل دید سوار یونیورسٹی۔ انگشت نکال پڑے ہیں۔ ایسے لوگ ہدی یا جزا سے ہدی سے ملاقات کرینگے۔ یا جنت کے رستے سے بہک جائینگے۔ یا دوزخ کے ایک گڑبے میں جا پڑینگے جہاں نام عتیٰ ہی اور جس سے دوزخ کو دگر نام گڑبے پناہ مانگتے ہیں۔ مگر جسے توبہ کے بعد نیک عمل کیے (اس سے ظاہر ہوا کہ یہ آیت کافروں کے حق میں ہے) یہ لوگ جنت میں جائینگے اور انہر ذرا بھی ظلم نہگا یعنی عمل کے بدلے میں کمی نہ آئیگی (شبیبی لاصب بوجہ مصدر بیت ہے) اس میں اوہر اشارہ ہے کہ توبہ کے بعد پہلا ضرر نہیں پہونچا سکتا اور جزا سے اعمال میں کمی نہیں ہو سکتی (قاضي بیضاوی)

قوله هذه الآية في ترك الصلوة من هذه الامة وثابع الهموم وهذا وصمهم بقوله عز وجل اضاعوا الصلوة عن حسن بن علي رضي الله عنه انه قال اذا دخلت المسجد فسل على النبي عليه السلام فان رسول الله عليه السلام قال لا تعتدن وابيتي عبدا ولا تعتدن وابيتوكم قبورا وصلوا على حيث كنتم فان صلواتكم تبلغني وفي حديث اوس رضي الله تعالى عنه انه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اكثروا على من الصلوة يوم الجمعة فان صلواتكم معدومة على وعن سلمان بن محمد رحمة الله عليه قال رايت النبي عليه السلام في النوم فقلت يا رسول الله هؤلاء الذين ياتونك فيسلمون عليك اتفقوا سلامهم قال عليه السلام نعم واراد عليهم (شفاء شريف) قوله اضاعوا الصلوة اي لم يعتقدوا وجوبها وقيل تركوها ولم يحافظوا عليها وقيل خربوا عبادهم ومساجدهم بترك السعي اليها وعد مراعتبارهم وقيل ضيعوها بعد الاداء بالغيبه والرياء وقيل ضيعوها بترك بشرطها واركانها وقت الاداء وقيل تركوها بالغفلة ولم يقصوها بعد ما ارتكبوها في معنى الغي قال وهب بن منبه الغي غرض بغير عياد قرة شديدا حرة خبيث طعم لو قطرت قطرة منه الى الدنيا لهلك اهل الدنيا كاهن قال ابن عباس الغي واد في جهنم واودية جهنم تستعين كل يوم الف مرة الى الله يغالي من شدته حرارة

یہ آیت اس است کے ان لوگوں کی شان میں نازل ہوئی ہے جو نماز چھوڑ دیتے اور اپنی خواہشوں کے تابع رہتے ہیں۔ ایسے انہی تعریف میں اصحاب الصلوٰۃ آیا ہو حسن بن علی سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا مسجد میں داخل ہوتے وقت رسولی پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ آپ کا قول ہو کہ میری قبر کو تماشا گاہ اور اپنے گھر کو قبر نہ بناؤ۔ اور جہاں کہیں ہو چھپرہ درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اور اوس کی حدیث میں ہو کہ رسول خدا فوتے ہیں چھپرہ کے دن کثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے لایا جاتا ہو۔ سلمان بن عسکرم کہتے ہیں میں نے ایک بار رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ یہ عرض کیا کہ جو آپ کے روضہ پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں کیا آپ اُسے سمجھ لیتے ہیں۔ فرمایا ہاں سمجھ بھی لیتا ہوں اور جواب بھی دیتا ہوں۔ (شفاء) اصحاب الصلوٰۃ کے یہ معنی ہیں کہ انہوں نے نماز کو ضائع کیا اُسے فرض نہ سمجھا۔ یا چھوڑ دیا اور اس کا دھیان نہ رکھا۔ یا یہ مطلب ہے کہ نماز میں چھوڑ کر مسجدوں کو اجاڑ دیا۔ یا غیبت و ریا کے باعث ادا کرنے کے بعد نماز کو ضائع کر دیا۔ یا اُس کے ارکان ادا نہ کیے یا غفلت کے باعث نماز ترک کر دی اور پھر اُسکی قضاء نہ پڑھی۔ (تفسیر کبیر) لفظ غی کے معنوں میں اختلاف ہے۔ وہ ہیں منہ کہتے ہیں کہ غی جہنم کی ایک نہایت گہری اور سخت بدخود گرم بانی کی نہر کا نام ہو اسکا ایک قطرہ دنیا میں ٹپک پڑے تو ساری دنیا ہلاک ہو جائے اس عباس کا قول ہے غی جہنم کے ایک گوشے کا نام جو جس سے جہنم پر فزہ روضہ پہلہ مانگتی ہو۔ اور یہ فزہ کی نادرک صلاۃ اور جماعہ کے

اخذ ذلك الواحدى لتارك الصلوة والجماعة وقال عطارد بن عبد الحميد سمعت من حماد بن عمار قال قال
 النخعي واذا في جهمي ما بعد قفرة واشد حره وفيه يثر يقال لها الهيب كلما سكتت جهمي فخر الله تلك الذر
 فتوقد وتناهب وقال الضحالة هو خسران وهذا في لباب التفاسير حتى ان رجلا كان يمشي
 في البادية فراققه الشيطان يوما ولم يصل الرجل الفجر والظهر والعصر والمغرب والعشاء فلما صار
 وقت المساء اراد الرجل ان ينام فحارب الشيطان منه فقال الرجل لم تقرب مني قال الشيطان
 اني عصيت الله تعالى في مدة عمرى مرة واحدة فكننت مملونا وانت عصيت في اليوم خمس مرات فاخاف
 من الله ان يغضب عليك ويقهرك ويقهرني معك بسبب عصيانك رتفسير فاختة وعن النبي عليه
 السلام انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاتا يوم القيمة ومن
 لم يحافظ عليها لم يكن له نور ولا برهان ولا نجات وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون وهامان
 وابي بن خلف ومن شرح المنية للحليمي وروى عن النبي عليه السلام انه قال من تهاون بالصلوة مع
 الجماعة عاقبه الله تعالى بالثني عشرة بيلة ثلاث في الدنيا وثلاث عند الموت وثلاث في القبر
 وثلاث يوم القيمة اما الثلاث التي في الدنيا فالاولى يرفع الله البركة من كسبه ورزقه
 (والثانية) يذرع منه تود الصالحين (والثالثة) يكون مبغضاً في قلوب المؤمنين

عطارد کا قول ہو کہ غی دورخ کے اس گڑھے کا نام ہے جہین و زنیو کی بیچ جمع ہو کر ہستی ہو کہ ہستی
 کہتے ہیں غی جہیم کا گڑھا ہے اور اس میں ایک کنواں ہے جبکہ نام یہ ہے جب دورخ کی لپٹ کم ہو جاتی
 ہو تو اسے تعالیٰ اس کنوئین کا منہ کھول دیتا ہے اور اس سے دورخ کو بھر کا دیتے ہیں فتحا کے غی سے
 خسارہ اور ہلاکت مراد لی ہو (باب التفاسیر) کہتے ہیں ایک شخص جنگل میں چلا جا رہا تھا شیطان نے اس سے
 رفاقت کی اور تواتر پانچ وقت کی نماز نہ پڑھنے دی جب رات کو اس شخص نے سوئیا ارادہ کیا تو شیطان
 بھاگ گیا۔ اس شخص نے کہا کہ تو بھاگتا کیوں ہو جواب دیا کہ میں عمر مجھ میں ایک تہ بخدا کی نافرمانی کے باعث ملوں
 ہو گیا۔ تو ایک دن میں پانچ مرتبہ اسکی نافرمانی کر چکا ہے۔ میں خوف کرتا ہوں کہ تجھ خدا کا غضب ٹوٹ پڑے
 اور تیری نافرمانی کے باعث میں بھی قہر میں گرفتار ہو جاؤں۔ (تفسیر تخریم) بیچ خدا سے روایت ہو کہ اپنے ایک دن نماز
 کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرتا رہے گا اسکے لئے قیامت کے دن روشنی اور حجت اور نجات ہوگی
 اور جو حفاظت نہ کرے گا اسکے لئے نہ روشنی ہو نہ حجت نہ نجات۔ اور وہ حشر میں قارون وغیرہ۔ ہامان اور ابی بن
 خلف کیساتھ ہوگا (شرح المنیہ) روح خدا سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں جو شخص جماعت سے نماز ادا کرنے میں
 سستی کرے یا وہ بلا ملاؤ میں مبتلا کیا جائے یا جہیم میں بلایا میں دنیا میں نازل ہوگی تین مرتبہ وقت تین
 قبرین تین قیامت کے دن۔ دنیا کی تین بلاتیں یہ ہیں (۱) رزق اور کمائی میں ہرکت نہ ہوگی۔ (۲) ہر کسی
 محبت لئے نکال لی جائیگی (۳) مسلمانوں کے دلوں میں اسکی عداوت پیدا ہو جائیگی۔

والتثانیة یحییٰ علیہ من زوال ایمان ہونے یا نہ ہونے کی بات فی القبر (فالاوی) بعضی علیہ سوال منکر و تکبر و التثانیة (یشتد علیہ ظلمة القبر و التثانیة) یضیق قلبہ حق تعظم اضلوعہ و اما النقی فی یوم القیة (فالاوی) یشتد علیہ حسابہ و التثانیة) یغضب علیہ و التثانیة) یعاقبہ اللہ یا کما یرتفع یا اللہ تعالیٰ (کن الاخبار) ولذا یقال ولا یرخص لمن سلم علیہ فی ان یتزلج الجماعۃ فاما سنة مؤكدة غایۃ التأكيد بحيث لو ترکها اهل ناحیة وجب قتالہم بالسلام لانہا من شعائر اسلام و لو ترکها واحد منہم یغیر عن رجب التعزیر ولا تقبل شہادۃ و یا تفر الجہان والامام والمؤذن بالسکوت عنہ و اقل التعزیر ثلاثة اسواط وقال صاحب خلاصة الفتاوی سمعت من ثقة التعزیر یاخذ المال اذا اراد القاضی او الوالی جاز و من جملة ذلك رجل لا یحضر الجماعۃ یجوز تعزیرہ باخذ المال فانه اکثر تأثیر فیہ من الضرب کذا فی جواهر و شرعة الاسلام وقيل مطابعة كتب الفقه عن رافا لم یکن عن تکاسل ولم یواظب علی ترکها بل یقیم المذکر اجماعا و اشتغاله بالفقه له وللمسلمین والمرض والمطرو البرد والظلمة الشدیدة والخوف والحس والطعن الشدید والسفر لیس یعذر کما صرح فی التبین بانہ هو الصحیح قال النبی علیہ السلام وان تارک الصلوة مع الجماعة

موت کے وقت کی تین بلائیں یہ ہیں (۱) چاہے نہرین کی نہرین پی جاوے مگر اسکی روح بدن سے پیائی نکلیگی (۲) نزع کی تکلیف حد بڑھ جائیگی (۳) ایمان زائل ہو گیا خوف قبر کی تین بلائیں یہ ہیں (۱) سنگڑ کا کیر سول نہایت شور ہوگا (۲) قبر میں سخت اند میر ہوگا (۳) قبر اسقدر چھجکی کہ پسلیاں او دھری او سر نکلیا میں کی قیامت کی تین بلائیں یہ ہیں (۱) حساب کتاب سختی سے لیا جائیگا (۲) اسیلہ تعالیٰ کا غصہ ہوگا (۳) آگ کے غلابین میں تالیا جائیگا اکثر الاخبار) اسیلے تاکید ہو کہ جسے اذان سن لی اسے جماعت چھوڑ کر جگہ جاز نہرین کہیں کہ جماعت سنت طرہ ہو اگر کسی ضلع کے تمام لوگ چھوڑ دیں تو انپر ہتیار اٹھانا واجب ہو۔ اسیلے کہ جماعت شعائر اسلام میں داخل ہو۔ اور اگر بلا غدر لکے می جماعت چھوڑ دے تو اسے تعزیر دی جائیگی۔ اور اسکی گواہی قبول ہوگی ہمسایے۔ امام اور دون اسے نہ سمجھائیں گے تو گنہگار ہونگے تعزیر میں کم از کم تین کوٹے مارنے چاہئیں۔ جماعت خلاصہ الفتاوی کا قول ہے کہ قاضی یا دانی ملک کے جرنالہ لیکر ملی تعزیر دی جائز ہے۔ اس لحاظ تاکہ جماعت کو ملی تعزیر بجائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ بلکہ اسکا اثر کوٹے مارنے سے زیادہ ہے (لذا فی جواہر شرع الاسلام) بعض کقول ہے کہ کتب فقہ کا مطالعہ عزہ ہو۔ بشرطیکہ سستی کے باعث نہ ہو۔ اور مطالعہ کرنے والا ترک جماعت کو اپنی عادت کرے بلکہ مسلمانوں کی فائدہ رسانی کیلئے کبھی کبھی ایسا ہو جائیگا کہ۔ البتہ مرض۔ بارش۔ سہمی۔ اندھیری۔ خوف۔ تیر۔ معرکہ جنگ۔ سفر۔ غرض نہیں ہے۔ چنانچہ کتاب تیسرین میں بالتصریح موجود ہے کہ رسولی فرماتے ہیں جماعت کے

لازم ہے کہ

ملعون فی التورۃ والإنجیل والزبور والفرقان وتارک الجماعۃ یشی علی الارض والارض تلعنہ
وتارک الجماعۃ یتبغضہ اللہ ویتبغضہ الملائکۃ وکل شیء جعل اللہ فیہ الروح ویلعنہ کل ملک بین
السموات والارض والحیتان فی البحر وکذا قال النبی علیہ السلام من منع من نفسه خمسۃ منع اللہ منہ
خمسۃ الاول من منع الدماء منع اللہ منہ الاجابۃ والثانی من منع الصدقۃ منع اللہ منہ
العافیۃ والثالث من منع الزکوۃ منع اللہ منہ حفظ المال والرابع من منع العشر منع اللہ
منہ البرکۃ من کسبہ وال خامس من منع حضو الجماعۃ منع اللہ منہ الشہادۃ وهو الا لا یشھد
رسول اللہ قال علیہ السلام اتانی جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام فقالا یا ھشیم ان اللہ یقرئک
السلام ویقول تارک الجماعۃ من امتک لا یجدریم الجنة وان کان علہ اکثر من اهل الارض وتارک
الجماعۃ ملعون فی الدنیا والاخرۃ فلما کان حال تارک الجماعۃ هذا فاحال تارک الصلوۃ کما قال النبی
علیہ السلام اذا راہتم الرجل یلزم المسجد فاشہدوا لہ بالایمان کما قال اللہ تعالیٰ انما یمسککم اللہ

من امن باللہ والیوم الآخر وکما قال اللہ تعالیٰ ومن اظلم من منع مساجد اللہ ان یدکر فیہا اسمہ
وسعی فی خرابھا اولئک ما کان لھم ان یدخلوھا الا خائفین کما روی عن جھاد رضی اللہ عنہ
ان رجلا جاء الی ابن عباس رضی اللہ عنہما فقال ما تقول فی رجل یقوم اللیل یمسک النہار
ولا یشہد الجمعة ولا یمسک بالجماعۃ فمات علی هذه الحال فلا شیء ہو قال ہولنا

تیرت بخیل - زبور - لوفرقان بین لھون - تارک جماعت جبہ بین برچتا ہی تو فرمیں اسے لعنت کیا کرتی ہوتا تارک
جماعت سے خدا اور اسکے فرستے علوت رکھتے ہیں - اور ہر ذی روح یہاں تک کہ دریا کی پہلیان اسے لعنت کرتے ہیں
روایت فرماتے ہیں کہ شخص پانچ چیزوں سے باز رہے گا فلاس سے پانچ چیزیں روک لیگا (۱) جو دعا باز رہے گا فلاس
قبولیت روک لیگا (۲) جو صدقہ نہ دے گا فلاس سے عافیت روک لیگا (۳) جو زکوۃ نہ دے گا فلاس سے مال کو محفوظ رکھے گا
(۴) جو عشرہ لاکھ دے گا فلاس سے برکت نہ ملے گی (۵) جو جماعت سے الگ ہو گا فلاس سے کلمہ شہادت روک لیگا
پہنچنے کا قول ہے میرے پاس جبریل ومیکائیل آئے اور یہاں کہ اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرمایا ہوتا ہی امت کے
تارک جماعت کو جنت کی خوشبو تک لے لے گی خواہ اسکے عمل کتنی ہی زیادہ ہوں - تارک جماعت دنیا و آخرت دونوں میں ملوث ہے
پھر جب تارک جماعت کا یہ حال ہو تو تارک نماز کی کیا حالت ہوگی یہ تو بخیر فرماتے ہیں جب تم کسی شخص کو اکثر مسجد
میں نہ ملو تو اسے ایمان کی گواہی دو - اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مسجد میں ہر شخص آباد کرتا ہے جو خدا اور قیامت پر ایمان
رکھتا ہے اور وہ بہت بڑا ظالم ہے جو کسی روئے روئے اور انہیں خدا کا نام نہ لینے دے اور انکے اجارے کی کوشش کرے
اس کو چاہیے کہ مرتے دے مسجد میں جا کر دین - مجاہد سے روایت ہے کہ ایک شخص ابن عباس سے پوچھا کہ آپ
اس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہیں جو انکو مسجد میں دے دے اور روزہ رکھے مگر مسجد اور جماعت میں حاضر نہ ہو - اور اسی
حالت میں مرتے - ایسا آدمی جنت کے لئے ہے یا دوزخ کے لئے - آپ نے فرمایا دوزخ کے لئے -

عن النبی علیہ السلام سلاما علی الیہود والنصارى ولا تسلموا علیہم حتی یرجعوا الی دینہم قالوا من ہم یارسل
 اللہ قال الذین یسمعون الاذان والاقامة ولا یحضرون الجہاد قال ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہما النبی
 علیہ السلام رجل اعنی فقیل انہ عبد اللہ بن اموی کثرت قال یارسول اللہ لیس لی قائد یجوزنی الی المسجد
 فسالہ ان یرخص لی فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما رجع دعاہ فقال هل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم
 قال فانت الجہاد کما قال علیہ السلام لا صلوا علیہا ولا یصلوا علیہا فی المسجد کما قال رسول اللہ علیہ
 السلام بشر الشانین فی ظلم اللیل الی المسجد بالنور التام یوم القیمۃ رکنا فی زبدۃ الواعظین عن النبی
 علیہ السلام قال الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین وعن النبی
 علیہ السلام انہ قال ان شئت اراء الصلوۃ یتعدک الی سبعین رجلا من اہلہ وجبر انہ بل یصل من یومنا
 ہذا الی انما آدم علیہ السلام وذلک ان المصلی اذا قعد فی التشہد یقول السلام علینا وعلی عباد اللہ
 الصالحین فیصل ثوابہا الی ارواح المؤمنین من یومنا الی ہملا آدم علیہ السلام وتارک الصلوۃ ینزل
 ما نزل ذلک الخیر فیکون کمن اصاب شوبہ جمیع المسلمین لقولہ تعالیٰ (مناع الخیر معتدل الخیر) (الشیخ المجلسی)
 رمی عن عقیل بن زبایہ طاب اللہ عنہ انہ قال سافرنا مع النبی علیہ السلام فرأیت من ثلاثۃ اشیاء فاستقر الاسلام

رسولہ فرماتے ہیں یہود نصاریٰ کو سلام کر لیا کر دیکھو یہی اس کے یہودیوں کو نہ کیا کرو۔ لوگوں نے عرض کیا
 وہ کون۔ فرمایا۔ وہ لوگ جو اذان اور تکبیر سن کر جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ
 رسول خدا کے پاس ایک نابینا شخص آیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ عبد بن ام کلثوم ہیں۔ عبد اللہ نے عرض کیا
 کہ میں نابینا ہوں۔ اور میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہیں جو اپنے ساتھ مسجد میں لجا یا کرے۔ مجھے
 کہیں نماز پڑھنے کی اجازت مجھے۔ آپ نے اجازت دیدی۔ جب یہ چلنے لگے تو اپنے فرمایا کہ تم اذان
 کی آواز سن کر تے ہو۔ عرض کیا۔ ہاں۔ فرمایا جماعت میں حاضر ہوا کرو۔ دوسری حدیث ہے کہ اپنے
 فرمایا۔ مسجد کے ہمایہ کی نماز مسجد کے سوا اور کہیں نہیں ہوتی۔ نیز آپ فرماتے ہیں جو لوگ رات کے وقت
 اندھیر میں مسجد کی طرف جاتے ہیں انکو قیامت کے دن پوری روشنی کی خوشخبری سناوے۔ زیدہ اوہین
 پیغمبر سے روایت ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جسے اسے قائم رکھا گیا۔ اس نے دین کو سنبھال لیا
 اور جسے اسے چھوڑ دیا گو یا اس نے دین کو ڈھک دیا۔ دوسری روایت ہے کہ نے سارے دنی پر ہی کا اثر کئے
 کئے اور ہمایہ کے شتر آدمیوں تک پہنچتا ہے۔ بلکہ اس وقت سے لیکر حضرت آدم کے زمانہ اس میں
 شامل ہوا ہے کیونکہ ہماری نجات میں جب یہ کہتا ہے السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
 تو اس کا ثواب حضرت کو تمام تمام مومنوں کی ارواح کو پہنچتا ہے اور تارک نماز اسے نیچا نفع دیتی ہے ایسا ہوا
 کہ گویا اسکی ہدی تمام مسلمانوں کو پہنچی۔ یشاع خیر۔ حدیث سے تجاوز۔ اور گنہگار ہے۔ (امین المجلسی)
 بن ابیطالب سے روایت ہے کہ میں رسول خدا کے ساتھ سفر میں تھیں یا تین دیکھ کر میرے دل میں اسلام پھیل گیا

تاکون ان النبی علیہ السلام وافان فی حلیہ وکان بعد ان اتوا رسولاً فی امر الیہا وقل ہذا
رسول اللہ یقول قالین وکون لہ سداً فانی اری ان اتوا کما یجوز فیما استتمت الرسالۃ الاولیٰ وشیعار
قد نقلت من اصولہا وحوادثہا حتی فرغ النبی علیہ السلام من رجعت الی حکما ہا والثانی علیہ السلام
العطش فطلبت الماء فاجلہ فقال النبی علیہ السلام اصعد الی هذا الجبل واخری ۱۰۰۰ فیہ السلام وقل لہ ان
ماکان فیہ ماء فاسقنی قال فصعدت الجبل وقلت لہ ما قال النبی علیہ السلام فاستتمت الکلام حتی
قال الجبل بکلام صغیر فصیح ۱۰۰۰ رسول اللہ انا منذ یوم انزل اللہ هذه الایۃ یاہا الذین امنوا قوا
انفسکم واولئکہ انما وقودہا الناس والحجارة ابکی من الغم ان اكون ذلک الحجر فلم یدق فی ما
رواہ الثانی کہ انشیر فاذا انشیر جلی ید وحتی یلم رسول اللہ فقال یا رسول اللہ الامان الامان
فلم یدبث حتی جاء خلفہ اعرابی ومعہ سیف مسلول فقال النبی علیہ السلام ما تريد من هذا للسکیز
قال یا رسول اللہ اشتريتہ ربقن کثیر ولبس هو یطیعنی فاریدان اذ یجود فانتقم بلمیہ فقال النبی
علیہ السلام للجبل لم تعصیہ فقال یا رسول اللہ لست اعصیہ من العمل ولكن اعصیہ من ذلک
العمل القبیح عند لان القبیلۃ التي ہو فیہا یأمنون عن صلوات العشاء الا فخر فلو عاهد ان ینصلیہا عاهد ان لا اعصیہ

(۱) رسول اللہ نے قضا و حاجت کا ارادہ کیا۔ آپ کے سامنے چند درخت کھڑے تھے۔ مجھے حکم دیا کہ ان درختوں سے
کہہ دو کہ رسول خدا تمہیں بلاتے ہیں آؤ۔ اور قضا و حاجت کے لیے آؤ۔ چنانچہ میں گیا۔ ابھی پورا پیغام نہ
نہ پایا تھا کہ درخت کھڑے رسول خدا کے پاس آگئے اور قضا و حاجت کے بعد پھر اپنی جگہ جا کھڑے ہوئے
(۲) میں نے پائس کی شدت میں پانی بہت ڈھونڈا۔ کہا میں نماز رسول اللہ نے فرمایا اس پہاڑ پر چڑھو اور اس
ہمارے سلام کے بعد یہ کہہ دو کہ اگر تیرے پاس پانی ہے تو پلاؤ۔ میں نے پہاڑ پر چڑھ کے ابھی پورا
پیغام نہ دیا تھا کہ پہاڑ نے نہایت فصیح الفاظ میں کہا۔ رسول خدا سے عرض کرو کہ جب سے یہ آیت
اتری ہے یا ایتھا الذین قوا انفسکم الا یہ (مسلمانوں اپنی) اور اپنے گھر والوں کی جانوں کو اس آگ سے
بچاؤ جبکہ انہیں آدمی اور بچہ ہیں) اس خوف سے رویا کرتا ہوں کہ کہیں میں ہی دوزخ کا چھم
نہوں۔ اب مجھ میں پانی نہیں رہا (۳) ہم چلے جا رہے تھے کہ ایک اونٹ رسول خدا کے پاس آیا اور
یہ کہہ کہ الامان الامان۔ اس کے تھوڑی دیر بعد ایک عرابی تلوار سوتے ہوئے آیا۔ آپ نے فرمایا اس مسکین کو
کیون ستا تا ہو۔ اُسے کہا کہ میں اسے بہت سے دام دیکر خریدا تھا اب یہ میرا کہا نہیں مانتا۔ میں جاتا
ہوں کہ اسے بیچ کر ڈالوں۔ اور گوشت سے نفع اٹھاؤں۔ آپ نے اونٹ سے پوچھا کہ تو اسکا کہا کیوں
نہیں مانتا۔ اونٹ نے جواب دیا کہ میں کام سے جی نہیں چرانا۔ لیکن ایک بڑے کام کے باعث
اسکی نافرمانی کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ اس کے گھروالے بغیر عشاء کی نماز پڑھے سو رہے ہیں۔ اگر یہ نماز
بکا اقرار کر لے تو میں عہد کرتا ہوں کہ کبھی نافرمانی نہ کروں گا

فقال عليه السلام ما شاب اى حل كان يعمل ابوك في الدنيا فقال كان تأدك الصلوة فقال عليه السلام يا احمي انظروا حال من قرأ الصلوة يبعثه الله يوم القيمة مثل الخنزير الاسود تغوث بالله (عنه) انوار
أت في زمان ابي بكر الصديق رضي الله عنه رجل قاموا الى صلوة فاذا الكفن يفرق فنظروا فوجدوا
حيته مطوقة في عنقه تأكل لحمه وقصصه فادادوا قتلها فقالت الحية لا اله الا الله محمد رسول الله
لو تقتلونني وليس لي ذنب ولا خطاء فان الله تعالى امرني ان اعد به الى يوم القيمة فقالوا ما خطاؤه
قالت ثلاث خطاؤي (اولي) كان اذا سمع الاذان للجمعة لم يجتمع اليه جماعة والثانية لا يخرج الزكاة من ماله
(والثالثة) لا يسمع قول العلماء وهذلم زاوة (من المرسوم)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم ط

(ومن اعرض عن ذكرى) عن الهدى الذ اكرهى والدعا الى عبادتي (فان لم يعيشتك ضحكاً خيقاً
مصدرو وصف به ولذ لك يستوى فيه المذكر والمؤنث وقرئ ضنك كسكى وذلك لان جماع
هه ومطامح نظره تكون الى اعراض الدنيا منها لكا على ازياجها خائف على انتقامها بخلاف المؤمنين
الطالب للآخرة مع انه تعالى قد يضيق بشؤم الكفر ويوسع ببركة الايمان كما قال الله تعالى
آپنے فرمایا کہ اے جو ان تیرا باپ دنیا میں کیا کیا کرتا تھا۔ اُسے عرض کیا کہ تارک نماز تھا۔ آپنے فرمایا
لوگو تمہنے بے نماز کا حال دیکھ لیا۔ یہ قیامت کے دن اسی کا لے سو کی صورت میں اُٹھیں گے (بجہ الانوار)
ابو بکر صدیق کے زمانہ میں ایک شخص مر گیا۔ لوگ اُسکی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو کفن ہلتا دیکھا ٹٹولا گیا تو
ایک سانپ نظر آیا جو طوق کی طرح گردن میں لپٹ کر اُسکا گوشت نوچتا تھا اور خون پی رہا تھا۔ اُسکے مردہ کا
کا ارادہ کیا تو سانپ نے کہا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مجھے کیوں مارتے ہو۔ میرا کوئی قصور نہیں بلکہ خدا کا
حکم ہے کہ اُسے قیامت عذاب دیئے جائوں۔ لوگوں نے کہا اچھا اسنے ایسا کیا گناہ کیا ہے۔ جواب دیا یہ
تین طرح کے گناہوں کا مرتکب تھا (۱) اذان سن کر جماعت میں نہیں آتا تھا (۲) اپنے مال کی زکوٰۃ
نہیں دیتا تھا (۳) علماء کی بات نہیں سنتا تھا۔ اسلئے یہ سزا ملی ہے (المرسوم)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم ط

وَمَنْ أَكْثَرُ عَصَا كُوفَى الْآلِیَ یعنی شخص میری یاد یا ہدایت سے جو اچھے یاد دلاتی اور میری عبادت کی طرف
بلاتی ہو نہ پھیلے گا اُسکی معیشت تنگ ہو جائیگی (نفاضک مصدر ہو مجھے ضیق۔ یہاں معیشت کی صفت
واقع ہوا ہے اسلئے اس میں مذکور ثبوت برابر ہے بعض قراء تو ان میں ضنکے بروزن سکری آیا ہے۔ اسکا سبب
یہ ہے کہ آدمی کی ساری نہت اسباب نبوی کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ وہ دنیا کے بڑانے میں ہلاک ہو جاتا ہے
اور حق نقصان سے سہماک رہتا ہے البتہ طالب آخرت مومن ہر گز کفر کی شامت کے باعث کبھی تنگی
آجاتی ہے مگر بکت ایمان کے سبب پھر وسعت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وروی عن النبی علیہ السلام انه قال من قرأ القرآن وهو في الصلاة كان له بكل حرف مائة حسنة ومن قرأ القرآن في غير الصلاة على وضوء فله بكل حرف خمس وعشرون حسنة ومن قرأ القرآن على غير وضوء فله عشر حسنات رجالس الا نواب قيل المراد من الذكر القرآن كقوله تعالى وفاما الذين كفروا وكنوا ياياتنا لقاء الاخرة فاولئك في العذاب محضرون وقيل عن قراءته حتى نسيه وقيل عن توحيدى كما قال الله تعالى حتى نسوا الذكر وقيل عن طاعنى وتوحيدى كما قال الله تعالى طاعى الله وطاعى الرسول وقيل عن العلم كما قال الله تعالى فاستلوا اهل الذ ان كنتم لا تعلمون وقيل عن الذكر باللسان كما قال الله تعالى اذ والله ذكرا كثيرا وقيل عن الصلاة كما قال الله تعالى فاستلوا الى ذكر الله وقوله تعالى لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله (تفسير حنفى) عن ابن عباس رضى الله عنهما انه قال الضنك هو الشقاء وعنه انه قال اذا اعطى العبد قليلا او كثيرا ولم يقنع فلا خير فيه فهو الضنك في المعيشة وان قوما اعرضوا عن الحق وكانوا في سعة الدنيا فكانت حالهم ضنكا وذلك انهم يدرون ان الله تعالى ليس بجائع لهم فاشتد عليهم معاشهم مع سعة من سوء ظنهم بالله (بحر العلوم) قيل المعرض عن ذكر الله تعالى من ساط عليه الشيطان الذى هو عدو المراد به كل هلاك وضلال فلا يكون احد اشد عيشا واعظم ضللا منه واشقى (بحر العلوم)

پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ جو نماز میں قرآن پڑھتا ہو ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو نماز سے خارج ہو کر قرآن پڑھتا ہو اسے ہر حرف کے بدلے پچیس۔ اور جو نے وضو پڑھا ہے اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں حاصل ہوتی ہیں (بحار النوار) بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاما الذين كفروا اولئك هم ابليسنا فاولئك في العذاب محضرون بعض کا قول ہے کہ اعرض عن ذکرى سے قرآن پڑھ کر بخلاص دینا مراد ہے بعض نے توحید مراد لی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حتى نسوا الذكر بعض نے توحید و طاعت مراد کی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہو واطيعوا الله واطيعوا الرسول بعض کے نزدیک اس سے مراد علم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فاستلوا اهل الذکر بعض نے ذکر باللسان مراد لیا ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے اذ كرموا الله (بعض نے حسب آیت فاستلوا الى ذكر الله اس سے نماز مراد لی ہے (تفسیر حنفی) ابن عباس سے مروی ہے کہ ضنك حنفی شقاوت ہے۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ جب بندہ تھوڑے بہت پر فانی ہو تو یہ ضنك فی المعيشة (معاش کی تنگی) میں داخل ہو۔ اور جو قوم باوجود وسعت دنیا حق سے اعراض کرتی ہے

وہ بھی تنگی میں ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ خدا کو خالق نہیں جانتے ایسے باوجود وسعت دنیا خدا کے ساتھ بدظنی کے باعث انہی معاش تنگ ہو (بحر العلوم) بعض علماء کا قول ہے کہ خدا سے روگردان نہ بننے سے جہر اسکا دشمن یعنی شیطان غالب ہے کہ جو ہر طرح کی بلا کلت اور گمراہی میں پھنسا دیتا ہے ایسے اسکا معاش تنگ اور گمراہی نہایت قوی ہو جاتی ہے اور اس سے زیادہ شقی کوئی نہیں ہوتا (بحر العلوم)

قال الله تعالى يا ايها الذين آمنوا انا للهكم واموالكم ولا اولادكم عن ذكر الله اي لا يشغلكم تدبيرها
 والاهتمام بها عن ذكر الله كالصلاة وسائر العبادات المذكورة للعبودية والموافقة لله عن اللهوها
 وتوجيه النعم اليها بالمبالغة ولذا قال الله تعالى ومن يفعل ذلك اي اللهو والشغل فاولئك
 هم الخاسرون لانهم باعوا العظمير الباقي بالحقد الغافق (قاضي) عن معاذ بن جبل انه قال كنت مع
 النبي عليه السلام في سفر فقلت يا رسول الله حدثنا بحدیث ننتفع به فقال عليه السلام ان ارجع
 عيش السعداء وموت الشهداء والبغاة يوم الحشر والظل يوم الحرو الهدى من الضلالة فادعوا
 قراءة القرآن فانه كلام الرحمن وحسن من الشيطان ودخان في الميزان وكذا قال النبي عليه السلام
 افضل عبادات امتي قراءة القرآن فعلى المكلف ان يشتغل بتعلمه وقراءته (رد الراشد) عن
 ابي هريرة رضى الله عنه انه قال مات رجل في زمن النبي عليه السلام فقار عليه السلام
 على جنازته ليصلى عليه فقروا الكفن ونظرة النبي عليه السلام فوجد فيه حية قصه من ذاك الحي
 ففصل ابو بكر رضى الله عنه ان يضربها فنطقت الحية باذن الله تعالى فقالت بلسان فصيح اشهد
 لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وقالت يا ابا بكر لم تقضيني وليس لي ذنب وانما
 هامة بذكرك امرني الله ان احب به الى يوم القيمة فقال ابو بكر لها ما خطاياها فقالت الحية له ثلاث خطايا
 اوليها اني لم اكن من الذين آمنوا الا للهكم واموالكم ولا اولادكم (مسلم) ثانيا اني لم اكن من الذين آمنوا
 الا للهكم واموالكم ولا اولادكم (مسلم) ثالثا اني لم اكن من الذين آمنوا الا للهكم واموالكم ولا اولادكم (مسلم)
 انما اهتمامكم بهن نذر الكبري (شكنا نماز اور غير عبادات) سے غافل نکر دے۔ اس سے شغل مال واولاد کی نذر
 مقصود ہے۔ اور لحاظ سنانہ اس نبی کو مال واولاد کی جانب متوجہ کیا گیا ہو۔ اسلئے فرمایا ہے کہ جو ایسا کرے گا وہ نقصان
 اٹھائے گا کیونکہ ایسا کرنے سے بہت بڑی باقی چیز کو ایسی حقیر شے سے بدلتے ہیں جو فانی ہو (بیضاوی) معاذ
 بن جبل سے روایت ہے کہ میں ایک مسقر میں رسول خدا کے ساتھ تھا۔ اتنا مسقر میں بیٹھ کر عرض کیا کہ یا
 رسول اللہ کوئی ایسی بات سناؤ جس سے میں نفع ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اگر تم نیکو کی زندگی۔ اور شہید و نیکو موت
 اور شہر کے دن بجاؤ۔ اور گری کے دن سایہ اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن پڑھا کر۔ یہ خدا کا کلام
 اور شیطان سے محفوظ رہنے کا طعہ۔ اور میزان کا مجھ کا دینے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں میری امت کی بہترین
 عبادت قرآن پڑھنا ہے۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ قرآن سیکھیں اور پڑھنے میں ہمیشہ مشغول رہا کرے۔ (مہر الرشید)
 ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا کے زمانہ میں مر گیا۔ آپ جنازہ کی نماز پڑھنے کے کھڑے ہوئے۔ کفن
 ہلتا دیکھ کر ٹھوٹا گیا تو ایک سائب نظر آیا کہ اسے کاٹ رہا تھا حضرت ابو بکر نے مارنے کا قصد کیا سائب نے
 حکم الہی فصیح زبان سے کہا۔ اے اے اللہ واشہدان محمد عبده ورسوله۔ اے ابو بکر تم مجھے کیوں
 مار لے ہو۔ میرا کچھ قصور نہیں۔ میں تو مامور ہوں۔ قیامت تک اسکے عذاب دینے کو مقرر ہو چکا ہوں
 ابو بکر نے فرمایا۔ اسکا گناہ کیا ہے۔ جواب دیا۔ تین گناہ

الاولى: تارك الصلوة والثانية: مانع الزكاة والثالثة: لا يسمع في العلم راحة القلوب قال
النبي عليه السلام يقول الله عز وجل وعزقي وجلالي لا اجمع على عبد خوفين ولا امنين اذا اخفنه في
الدين امنت يوم القيمة واذا امنت في الدنيا اخفنه يوم القيمة (رحمى) عن ابى بكر الصديق رضى
الله عنه ان دحية الكلبي كان ملكا كافرا من العرب وكان رسول الله عليه السلام يحب اسلامه
لانه كان تحت يده سبعمائة من اهل بيته وكان عليه السلام يدعوه ويقول اللهم ارزق الاسلام
دحية الكلبي فلما اراد الاسلام وحى الله تعالى الى النبي عليه السلام بعد صلوة الفجر يا هجر قد زينت
نور الايمان في قلب دحية الكلبي فهو يدخل عليك الآن فلما دخل دحية الكلبي للسبعين رفع الخبى
عليه السلام رداءه عن ظهره وبسطه على الارض واشاد الى رداءه فلما رآى دحية اكرام النبي عليه
السلام بكى ورفض رداءه وقبله ووضعه على راسه وعينيه وقال يا بنى الله ما شأنا يا رسول الله
اعرضها علي فقال عليه السلام ان تقول لا اله الا الله عجل رسول الله ثم بكى فقال عليه السلام
ما هذا البكاء يا دحية الجيئتك الى الاسلام امر اخر قال يا رسول الله انى ارتكبت ذنوبا
كبيرا فقل لربك ما كفارتها ان امرنى ان اقتل نفسى اقتلها وان امرنى ان اخرج عن مالى صدقة
اخرج عنه فقال عليه السلام وما تلك الذنوب يا دحية

(١) ترك نماز (٢) منع زكاة (٣) علماء كبريات نه سنن احيات القلوب) يعجز خدام قوماً بين كماله تعالى في
حكمه يابى بين اينونيت كى ليى و خوف اور و اسن جمع نهين كيا كرتا۔ ونيامين خوف ونيابون تو
قيامت كى دن اسن مين رلھوگا۔ اور ونيوبى اسن ونيابون تو قياست كى دن خوف مين مبتلا كر وگا حكمايت
البر صديق سے روايت ہے كہ دحية الكلبي عرب كى ايك سردار كرتھے۔ رسول خدا كو انكے اسلام اس ليى زيادہ
تمنا تھی كہ انكے كنبے كى سات سوا وى انكے ماتحت تھے۔ رسول خدا انكے حق مين دعا فرمايا كرتے تھے
يا بنى بھلايى كو مسلمان كر دے۔ پھر جب وحيه فى مسلمان ہويا كرا دھ كيا تو اللہ تعالٰى نے فخر كى تھاد كى
بعد رسول خدا كى عزت و جلال كى دھيكلبي كى دھين يمان كا نور چمك كيا ہے اور وہ بہت جلد آپ كى
اس كے آسے آئے ہيں جنہ پنجہ نبوت و دھيكلبي مسجد مين آئے رسول خدا نے كدھے سے چادر اوتار كر
آپ كى پھمكادى۔ اور آسے بيٹھنے كو بہ۔ پھر دھيكلبي آپ كى اكرام كى بھكر و پڑے اور چادر اٹھا كر اسے
سہا آسو نہر كھا۔ او كيا۔ ماہو اسے اللہ كى شطرن فرمايے۔ آپ نے مسرہ بابا
اللہ كى خدمت رسول اللہ كى دھ۔ دھ۔ پڑے۔ آپ نے فرمايا اس رويہ كيا سبب كيا مسلمان كرتے
ہے۔ ياہ كوفى بہ سے۔ جواب ديا كہ يا رسول اللہ ميں نے بڑے بڑے گناہ كئے ہيں۔ اللہ تعالٰى
سے چھيے كہ انكافارہ كيا ہے۔ اگر مجھے جان دے كا حكم ہوگا تو ابھى مر رھوگا۔ اور اگر تمام مال و
اس ب خيرات كر دے كا ارشاد ہوگا تو ابھى كر رھوگا۔ آپ نے فرمايا كہ وہ كيا گناہ ہيں

فايدفع حتى اذا انتهى الى العرش وله دوى كدوى الخمل تقول له حملة العرش اسكن بعرش الله
تعالى فيقول لا اسكن حتى يغفر الله لقاتلها فيقول الله تعالى قد غفرت لقاتلها ثم يجعل الله تعالى لذلك
الملك الطائر سبعين لسانا كل لسان يستغفر لصاحبها الى يوم القيمة ويحج ذلك الطائر يوم القيمة في اخذ
بيد صاحبها ويكون له قائد اوديل الى الجنة (روى المجلد) عن علي كرم الله وجهه انه قال سمعت سيد الخلق
محمد عليه السلام يقول سمعت سيد الملائكة جبرائيل عليه السلام يقول ما نزلت بكلمة اهل من كلمة الا الله الا الله
محمد رسول الله على وجه الارض وها قامت السموات والارض والجبال والشجر والبر والبحر والادوي كلمة
الاخلاص الاوهي كلمة الاسلام الاوهي كلمة القرب الاوهي كلمة التقوى الاوهي كلمة النجاة الاوهي الكلمة
العليا ولو وضعت في كفة الميزان ووضع سبع السموات وسبع الارضين في الكفة الاخرى لوزنت عليهن
(روى الواقفين) **حكمي** ان رجلا كان واقفا بعرفات وفي يده سبعة ابحار فقال ايها الاحبار اشهدوا
اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم ابحار تحت راسه فانما فرأى منها
كان القيمة قد قامت اندحس فوجبت له النار فذهبوا به الى باب النار فاذا حجر من تلك الاحجار
التي نفس على باب النار فاجتمعت ملائكة العذاب على روضه فلم يطيقوه فذهبوا به الى باب آخر
فاذا عليه حجر من تلك الاحجار السبعة فاجتمعت الملائكة فلم يقدر على روضه حتى ذهبوا به الى سبعة
ابواب النار وكان على كل باب حجر من تلك الاحجار فذهبوا به الى العرش

یہ فرشتہ جب عرش کے قریب پہنچ جاتا ہے تو حاملان عرش کہتے ہیں کہ تجھے عزت خداوندی کی قسم
ٹھہرا۔ وہ جواب دیتا ہے جب تک کہ کسی مغفرت نہ ہو جائیگی میں ہرگز نہ ٹھہرے گا حکم ہوتا ہے کہ اسے بخش دیا جائے اور اسے
اس فرشتہ کو ستر نابین عنایت کرتا ہے اور یہ تمام نابینوں سے قیامت اس کے لئے مغفرت مانگتا رہتا ہے۔ قیامت کے دن
یہ فرشتہ کلمہ کو کاٹتا ہے کہ جنت کی طرف کھینچ لیا جائیگا (روى المجلد) حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ یہ فرشتہ
فرماتے ہیں میں نے جبرائیل کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بہتر کوئی کلمہ لیکر روز جزا
پر نہیں آتا۔ آسمان زمین پہاڑ اور درخت جنگل اور دریا اسی کی برکت سے قائم ہیں۔ اس کا نام کلمہ الاخلاص
کلمہ الاسلام کلمہ القرب کلمہ التقوی کلمہ النجاة اور کلمہ العلیا ہے۔ اگر ایک پلٹین یہ کلمہ لکھتا جاوے روز جزا میں تمام
آسمان زمین تو اس کا پلہ جھک جائیگا (زبدۃ الاظہار) **حکایت** ایک شخص عرفات میں کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں
لنگریاں تھیں۔ اسے اکثر مخاطب کر کے یہ کہا کہ تم میرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے گواہ رہو۔ کیہا کہ انہیں
سر کے نیچے لکھ لیا اور سوتا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ قیامت قائم ہے اور حسب کتاب ہو کر اسے دوزخ
کی طرف کھینچے لئے جاتے ہیں۔ جب غصہ کے دروازہ پر پہنچے تو ایک **کلمہ** لکھا ہوا تھا کہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**
فرشتہ اسے ہٹانے کیلئے جمع ہوئے مگر ہٹانے کے بعد دوزخ کے دوسرے دروازے پر لگے۔ وہاں بھی یہی واقعہ
پیش آیا۔ بالکل دوزخ کے ساتوں دروازوں پر ایک ایک بل اڑی پائی پھر اسے عرش کی طرف لے گئے

فقال الله تعالى يا عبدی اشتهى الاجار فلم تضيم حقك فكيف اضيم حقك وانا شاكك شاكك
ادخلوه الجنة فلما قرب الى الجنان اذا ابوابها مفتوحة بالمفتاح الذى هو لا اله الا الله من سئل
ركن فى زبدة الواعظین قل رسول الله علیه السلام دخلت الجنة فرأيت مكتوبا على باب الجنة ثلاثة
اسطر الاول (لا اله الا الله) من رسول الله (والثاني) وجدنا ما قدمنا ورجعنا ما اكلنا وخرعنا
ما خلقنا كما قال الله تعالى يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء توفوا ان
بيتها وبينه امن بعيد (والثالث) امة مذبذبة ورب غفور (زبدة الواعظین)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الانبیاء

روما جعلنا للبشر من قبلك الخلد افاض من غير الخلد (ون) نزلت حين قالوا نرتصب به
رب المنون والفاء لتعلق الشرط بما قبله والهمزة لانكاره بعد ما تقر بذلك (كل نفس تلتفت)
ذائقة مرارة مفارقة اجسادها وهو برهان على ما انكره ونبوكره ونعاملكم معاملة المختبر
بالشر والخير بالهدى والنعم فتنة ابتلاء مصدر من غير لفظه (والينا ترجعون) فيجازيكم حسب
ما يوجد منكم من الصبر والتمسك بدين الله من هذه الحياة لا يستاء
والتعريض للثواب والعقاب تقرير لما سبق (قاضى)

الله تعالى نے فرمایا۔ اے شخص تو نے نکر کو لگو اوارہ بنا یا تھا۔ آج انہوں نے گواہی کا حق ادا کر دیا۔ میں بھی تیرے
کلمہ شہادت کا گواہ ہوں تیرا حق ہرگز ضائع نہ ہو گا۔ فرشتوں سے جنت میں داخل کرو میں نے ہوت دیکھا کہ اللہ الا اللہ
محمد رسول اس کی گنجی سے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں (زبدة الواعظین) ہر روز فرشتے ہیں کہ میں جنت میں داخل
تو اسکے دروازے میں طین لکھی گئیں (۱) لا اله الا الله محمد رسول الله ورجعنا ما اكلنا وخرعنا ما خلقنا (میں نے)
تیرے لیے چاہو ہمارے لیے کیا نفع اٹھایا اور جو چھوڑ آئے وہ گھاسے میں دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا سو اس لیے ہر
ایک نے اپنے لیے کچھ بڑے بڑے کام کر لئے اور اپنے ساتھ لے گئے اور اسے تمنا ہو گی کہ مجھ میں اور میرے اعمال میں بڑھوتا
میں نے مرنے سے پہلے اپنے لیے کیا کیا ہے اور کیا کرنا ہو چکی مغفرت کرنے والا ہے (زبدة الواعظین)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الانبیاء

وَلَا جَعَلْنَا لَشَيْءٍ مُّدَّةً قَدَرًا لَّذٰلِكَ لَئِنْ رَآتْمُوهُم مِّنْ بَعْدِ حَقِّهِمْ لَيَسْتَمِعُنَّ مِنْهُ خِصْفًا مَّحْمُومًا
یہ شے میرے وقت نازل ہوئی جبکہ کفار یہ کہتا تھا کہ ہم اس پیغمبر کی موت کا انتظار کر رہے ہیں (چونکہ شرط اپنے
کلمہ شہادت کا گواہ ہونا ہے) اور جب وہ اس مقام تک پہنچے گئے کہ ان کے لیے سے (کل نفس ذائقة المرارة)
موت کا چھوڑنا اور فراق سے (تسلی) نہ ہو گا۔ یہ اس سے علی دلیل ہے جسے کفار نہیں مانتے تھے (یہ)
پیش رو تھے اور یہ (اور یہ) کہ ہر حال میں جہنمی سے آراش کے اور ہماری طرف سے آراش کے ہر وقت تباہی
میں رہاں ہم بڑھو گئے ہیں اور شاہ کریم کی زندگی سے آراشیں مقصود ہو تاکہ لوٹ خدا کے رب بڑھو

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما قال الصلوۃ علی النبی علیہ السلام تفتح للذنوب من الماء
 البارد للنار والسلام علی افضل من علق الرقاب (شفاء شریف) یقال مع ملک الموت سبعاً ثم لکام
 ملائکة الرحمة وسبعون من ملائکة العذاب فاذا قبض روح المؤمن دفنھا الی ملائکة الرحمة
 فیبشرونہ بالجنة والثواب ویصعدون الی السماء الی اعلى علیین واذا قبض روح الکافر دفنھا الی
 ملائکة العذاب یردون الی صحین الی اسفل ساقین (مطالع الانوار) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 انه قال لو بین الرشرة من الر المیت وضع علی السموات والارض لمات اهلہا باذن اللہ تعالیٰ فی کل
 شعرة موتاً ولا یقع الموت فی شیء الا مات مع کل اعضائه یقال ان ملک الموت اربعة اوجہ (اولھا)
 علی راسہ (والثانی) قدامہ (والثالث) خلف ظہرہ (والرابع) تحت رجلہ فیأخذ ارواح الانبیاء
 علیہم السلام والملائکة من وجہ راسہ و ارواح المؤمنین من وجہ قدامہ و ارواح الکافرين من وجہ
 ظہرہ و ارواح الجن من وجہ قدمیہ احدی رجلہ علی جسر جہنم والاخری علی سور الجنۃ ومن عظمتہ
 لو صب جمیع ماء البحر والارض علی راسہ ما وقعت قطرة علی الارض (مطالع الانوار) روى ان عیسیٰ
 علیہ السلام کان یحیی الموتی باذن اللہ تعالیٰ فقال بعض الکفرة انک تخیی للمیت اذا کان حدیثنا
 لو فعلہ لم یکن میتاً فاحی لنا من مات فی الزمن الاول فقال عیسیٰ علیہ السلام اختاروا ما شئتم
 فقالوا احی لنا سامون نوح فجاء الی قبرہ فصدہ رکعتین ودعا اللہ تعالیٰ فحی سام

بوکر صدیق سے روایت ہو کہ اپنے فرمایا سواض ابرو دو بھیجا گنا بن کر سطح دور تاجو جسطح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا
 دیتا ہی اور آپ پر سلام بھیجا غلام آزاد کرنے سے فضل ہو (شفاء) کہتے ہیں کہ ملک الموت کے ساتھ ستر زر رحمت کے اور
 ستر زر عذاب کے فرشتے رہتے ہیں۔ ملک الموت میں کی روح قبض کر کے رحمت کو فرشتوں کو دیدیتے ہیں۔ سیر اسے جنت
 اور ثواب کی بشارت دیکر علیین کی طرف لے جاتے ہیں۔ اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے سجین کی طرف لے جاتے
 ہیں (مطالع الانوار) پیغمبر خدا سے روایت ہو کہ اپنے فرمایا میت کے ایک بال کی تکلیف آسمان وزمین کو لے جائے تو
 اہل زمین و آسمان سب ہلاک ہو جائیں اسلئے کہ ہر بال میں موت ہے۔ اور موت جس چیز پر واقع ہوتی ہو اسے اعضا
 فنا کر دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ملک الموت کے چار منہ ہیں (۱) سر کے اوپر (۲) سامنے کی طرف (۳) پیچھے کے پیچھے (۴)
 پانوں کے نیچے۔ انبیاء و اولاد کی روحیں پہلے منہ سے۔ مرنے والی دوسرے سے۔ کافر و فحش تیسرے سے۔ اور خونی
 روحیں چوتھے منہ سے نکالتے ہیں ملک الموت کا ایک دم بلطراط ہے۔ دوسرے جس کے تحت ہر انسان جم تعطل و بل
 و بعض جو کہ اگر تمام دیان ان اور نہ دیکھا پانی کے سر پر ڈال دیا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے (مطالع الانوار)
 عیسیٰ خدا کے حکم سے مردے جلایا کرتے تھے بعض کفار نے کہا کہ تم تارہ مردے کو جلا لے ہو جو شاید پوری طرح مرد
 ہی نہ ہو تم جو جب جانیں کسی گذشتہ زمانہ کے مردے کو کھڑا کر دو۔ چلنے لے فرمایا تم جسے چاہو پونہ کر لو۔ انہوں نے
 کہا اچھا سامون نوح کو جلا دو۔ چنانچہ آپ نے انکی قبر پر لکھ دو رکعتیں پڑھیں اور دعا کی۔ سام زندہ ہو گئے۔

فإذا راسه ولحيته قد ابيضاً فقال يا سام ما هذا الشيب ولم يكن في زمانك فقال سمعت نداً من
 قفنت ان القيامة قد قامت فشاب راسي وحققت من الهبة فقال منذ كم سنة انت ميت فقال
 منذ اربعة الاف سنة فما ذهب عنى الرسكرات الموت وهيبته (درة الواعظين) روى عن النبي عليه السلام
 انه قال لا يخرج روح المؤمن حتى يرى مكانه في الجنة ولا يخرج روح الكافر حتى يرى مكانه في النار فقالوا
 يا رسول الله كيف يرى المؤمن مكانه في الجنة والكافر مكانه في النار فقال عليه السلام ان الله خلق جبرائيل
 على احسن صورة وله سقاية جناح وبين تلك الاربعة جناحان اخضران مثل جناح الطاووس اذا
 نشر الجناح يملأ ما بين السماء والارض على جناحه اليمين مكتوب صورة الجنة وما فيها من الخوالع
 والقصور والديارات والحداد والغلمان والولدان وعلى جناحه اليسرى مكتوب صورة جهنم وما فيها من
 الحياء والعقارب والكلاب والزبانية فاذا جاء اجل عبد يدخل فوج من الملائكة عرفوه ويعصرون
 روحه من قدميه الى ركبتيه ويخرج ذلك الفوج الاول ويدخل الفوج الثاني ويعصرون روحه
 من ركبتيه الى صدره ويخرج ذلك الفوج الثاني ويدخل الفوج الثالث ويعصرون روحه
 من البطن الى الصدر ويخرج ذلك الفوج الثالث ويدخل الفوج الرابع فيعصرون روحه
 من الصدر الى الحلقوم لقوله تعالى فلو ان اذ بلغت الحلقوم وانتر حينئذ تنظرون وعند
 ذلك الوقت اذا كان مؤمناً ينشر جبرائيل عليه السلام جناحه اليمين

انك سفيهاً بال ويكبر حضرت عيسى نے فرمایا ہیں ہیں یہ سفیدی کیسی متبارے زمانہ میں پڑا یا کہاں
 تھا۔ سام نے جواب دیا کہ آپ کی آواز سن کر قیامت آگئی۔ اس خوف سے بال سفید ہو گئے ہیں آپ نے
 فرمایا تم کہتے ہو کہ میں نے پڑے تھے۔ کہا چار ہزار برس سے۔ مگر اتنا کہ موت کی تلخی نہیں گئی۔
 (درة الواعظین) پیچہ چار سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مومن کی روح جب تک بہشت میں اور کافر کی روح
 جب تک دوزخ میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے بدن سے نکلتی ہی نہیں بلکہ گون نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر
 ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کو نہایت خوبصورت پیدا کیا اب اوجھ سو پر
 عنایت کیے ہیں انہیں بزرگ طاؤس دوسرے پر ہیں جب یہ انہیں کھولتے ہیں تو آسمان وزمین
 دھک جاتے ہیں دھنسنے پر ہیں جنت اور اس کے حور و قصور اور خدام و غلمان کی صورت منقوش ہے۔
 اور بائیں پر میں دوزخ۔ اس کے سانپ بچھو اور رکات وغیرہ ثبت ہیں جب کسی شخص کی موت آتی ہو
 تو فرشتہ بھی ایک فوج اس کی رگوں میں داخل ہو کر قدم سے گھنٹوں تک کی روح نکال لیتے ہیں
 پھر دوسری فوج داخل ہو کر ان تک کی جان کھینچ لیتی ہے۔ پھر تیسری فوج میٹ سے یہ
 تک کی۔ اور چوتھی فوج سینہ سے لیکر حلقوم تک روح نکالتی ہے چنانچہ آیت فلو ان اذ بلغت الحلقوم
 الآیہ اس طرف اشارہ ہے پھر آدمی اگر مومن ہو تا ہے تو جبریل اس وقت آتا ہے کہ وہ اس سے کہتا ہے

في يرى مكانه فيها ويعشقها وينظره ولم ينظر الى غير من ابية امه واولاده من عشق ذلك المكان اذا
كان مناطقا ينشر جناحه الايسر فيرى مكانه فيها وينظره ولم ينظر الى غير من ابية امه واولاده من فرغ
ذلك المكان طوي لمن كان قدوة رضة من رياض الجنان وويل لمن كان قدوة حفره من حفر النيران
ركن الزواجر والروح ثلاثه اضرب رايها سلطانية روحاني (روحانية والثالث) جسمانية فوضع
السلطانية الفؤاد يعنى القلب وموضع الروحانية الكبد يعنى الصل وموضع الجسمانية بين القدم
والدم وبين العظم والعروق فان قيل اذا نام العبد اخرج روحه ام لا فان قال قائل خيره فقد
اخفا وان قال لم يخرج فقد اخطا والجواب اذا نام العبد خيره روحه الجسماني مع العقل فوضعه
بين السماء والارض فان كان العقل معه راي ما راي في المنام وان لم يكن العقل معه راي ما راي
ولكن لا يفهم (تفسير) فان قيل ما الفرق بين الروح والروان قلنا ان الروح لا يذهب ولا يجي والروان
ين هب ويحب واذا زال الروان نام العبد واذا زال الروح مات العبد ومثل الايمان بين الروح
والمجد كمثل الشمس بين السماء والارض اذا مات العبد ذهب كالا لئلا الله مع روحه وبقي
عند رسول الله مع جسده واذا اجتمع اصلا ايمانا وعليه الفتوى (حكي) ان الياس عليه السلام
كان يوم ما من اليا م جالس افعاء ملك الموت ليقبض روحه فخرج وبكى بكاء شديدا

ميت ايتا مقام ويذكر الياس محو جانا به كهان باب امر اولاد وغيره كسيطوف نظر نين امانا - اور
الزيت كافر في توجير نيل اينا بايان پر سامنے کر دیتے ہیں - مرنے والا روزخ کو اپنا ٹھکانا سمجھ کر اس قدر
گمراہ ہے کہ ان باب امر اولاد وغیرہ کی طرف نظر والنا نہیں جانتا - اسکو بشارت جسکی قبر جیت کے باجو
ایک بلخ ہو - اور اسپر فسوس جسکی گور دوزخ کے گڑھ کا ایک گڑھا ہو (کنز الاخبار) روح کی تین
تقسیم ہیں (۱) سلطانیہ جو زمین رہتی ہے (۲) روحانیہ جو جگہ یا سینہ میں رہتی ہے (۳) جسمانیہ
جو گوشت خون رگون اور بیول میں رہتی ہے - اب اگر کوئی کہے کہ سوتے وقت آدمی کی روح نکلتی
ہے یا نہیں - اسکا جواب نفی میں دیا جائے یا اثبات میں دونوں طرح غلط ہے - بلکہ واقعی جواب یہ ہو
کہ سوتی وقت جسمانی روح مع عقل فانی نکلتی یا روح آسمان وزمین کے مابین سیر کیا کرتی ہے پھر
اگر عقل اسکے ہمارے توہم کو خواب میں معلوم ہوتا ہے وہ مفہوم ہوجاتا ہے اور اگر عقل ہمراہ نہیں رہتی
تو خواب کا مضمون سمجھ میں نہیں آسکتا (تفسیر) روح اور رول میں یہ فرق ہے کہ روح ایک عالم غیبیہ
رہتی ہے اور رول آمد و رفت کھتی ہے - رول کے نکلنے سے آدمی سو جاتا ہے - اور روح کے نکلنے
سے مر جاتا ہے - روح اور جسم میں ایمان کی مثال یہی ہے جیسا کہ آسمان وزمین کے مابین آفتاب جب آدمی
مرتا ہے تو رول کے ساتھ رول جاتا ہے اور جسم کے ساتھ جسم رہتا ہے - روح و گوشت کے تعلق کا نغمہ ایمان ہو
اور اسی رفوی ہر حکایت ایک حضرت الیاس کہیں بیٹھتے کہ ملک الموت انکی روح قبض کرنے آئے - آپ

فقال له ملك الموت ما هذا الجزع والبكاء يا بنی الله اجزعت على الدنيا ام على الموت فقال لا بل لما اجزع على موت ذكر الله حيث يجتمع قوم بعدى يذكرون الله تعالى ولا ذكره فاوحى الله تعالى الى ملك الموت ان لا يقبض روحه فانه يسأل الحياة لذكرى لا لنفسه عه يا ملك الموت حتى يعيش في ذكرى ويروى في رياض مناجاتي الى اخر الدنيا عن عثمان رضي الله تعالى عنه انه كان اخا وقف امر على قبر بيك حتى تبطل الحية فقيل له يا امير المؤمنين تذكر الجنة والنار واهوال الجنة فلا تنبكي وتذكر العبر فتبكي فقال قال النبي عليه السلام القبول منزل من منازل الآخرة وآخر منزل من منازل الدنيا فمن نجاه فاما بعد ايسر وان لم ينجم منه فاما بعد اشد وقال ان كنت في النار كنت مع الناس وان كنت في الجنة كنت مع الناس وان كنت في القبر لم يكن معي احد فذل لك ابكي (مشكوة الانوار) مروى عن وهب بن منبه عن جده ادریس قال وجدت في بعض الكتب ان عيسى عليه السلام قال لا مان هذا الدار دار فناء ودار زوال والآخر دار بقاء فتعالى يا اماء فانطلقا الى جبل لبنان فكانا فيه يصومان النهار ويقومان الليل يا كلان من ورق الاشجار ويشربان من ماء المطر فذكرنا في ذلك زمانا طويلا ثم ان عيسى عليه السلام هبط ذات يوم من الجبل الى بطن الوادي ليمسقط الحشيش فطارهما فلما هبط جاء ملك الموت فقال السلام عليك يا مريم الصائمة القائمة قالت من انت فان جلدی قد افشع من صوتك وطار عقلی من هيبتك

ملك الموت نے کہا یہ کیا ہے آپ نے کیا فراق سے روتے ہیں یا موت کی تکلیف سے فرمایا ذکر آہی کی محرومی سے میرا بعد لوگ یا آہی کیا کرینگے اور میں نہ کر سکو بگاہی آئی کہ اسے ملک الموت اچھی جان نہ کھالو کیونکہ میری یاد کے لئے رنگ کے خاں میں انکو چھوڑ دونا کہ میرے ذکر کے باعث زندہ ہیں اور قیامت میری مناجات کے بخون کر کیا ہیں عثمان سے روایت ہے کہ آپ قبر کیرف سے گزرتے یا اسپر کھڑے ہوتے وقت ہتھکڑیا کرتے تھے کہ داڑھی اسنور سے تر ہوتی تھی لوگوں نے کہا کہ آپ جنت دھنچ اور احوال قیامت کے ذکر سے ہتھکڑیاں روتے جتنا قبر کو دیکھ کر یہ کیا کرتے ہیں جواب دیا کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں قبر آخرت کی اول اور دنیا کی آخر منزل ہے اس سے نجات ملنی تو دیگر منزلین نہایت آسان ہو جائیگی اور اگر زمینی تو دیگر منزلین نہایت دشوار ہوگی کہ میری عمر میں کیا قدر میں کیا دیگر آدمیوں کے ساتھ ہوگا اگر قبر میں بالکل تنہا رہنا پڑیگا میں ایسے رویا کرتا ہوں۔ (مشکوة الانوار) وہب بن منہ اپنے دادا ابوس سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بعض کتابوں میں لکھا دیکھا ہے عیسیٰ نے نبی واللہ سے فرمایا دنیا دار فنا اور آخرت دار بقا ہے اسے ان آریہ پچھلے عبادت کریں چنانچہ دونوں کو لبنان میں پہنچے ان کو روزہ رکھنے اور رات بھر نہ پڑتے۔ دو خواتن سے بت کھاتے اور مینہ کو پانی پیتے ایک مدہ سمیٹ کر گذرتی۔ پھر عیسیٰ اکیلاں ہٹے اسے اترے کہ انطا کے لئے کچھ گھاس اکھار لیں۔ تھے میں ملک الموت سے حضرت مریم سے ہوا سلام مل گیا آپ بولیں تم کون ہو کہ تمہاری توان سے

بہت دیکھ کر اسے بولے کہ میں اور نبی سے ملنے کے لئے آیا ہوں

فقال انا الذي لا ارحم الصغير لصغره ولا اكرم الكبير لكبره وانا قابض الارواح قالت يا مالک الموت
اذا امر اجئت امر قابضاً قال استعدي للموت قالت افلا تأخذني حتى يرجع حبيبي وقرّة عيني
ونشرة فوادي وريحانة قلبه قال لها الى امرين لك وانما انا عبد ما مودع الله استطيع ان اقبط
روح بعوضة فقد امر به ان لا ازيل قد ماعن قد مر حتى اقبط روحك في موضعك هذا قالت
له يا مالک الموت سميت لامر الله تعالى فامض امر الله قد نامها وقبض روحها وابطا عيسى عليه
السلام في ذلك الوقت حتى دخل وقت العشاء الاخرة فلما صعد الجبل ومع الحشيش والبقل
نظر اليها وهي ناشئة في عراياها فظن انها ادت الفرائض فوضع الحشيش واستقبل الحراب لم يزل
قائماً الى الليل ثم نظر الى امه فنادى بصوت حزين من قلب خاشع السلام عليك يا امه قد هجر
الليل وافطر الصائمون ووقف العابدين وما بالك لا تقومين الى عبادة الرحمن فرجع فقال ان
لبعض النور حلاوة ثم استقبل الحراب ولم ياكل شيئاً حتى مضى الثلث الثاني يريد بذلك برامه
بالافطار معها فلم يزل قائماً فنادى بصوت حزين وقلب مغمر السلام عليك يا امه فرجع
واستقبل الحراب حتى طلع الفجر ثم وضع خذلة على خذها وخر على فيها وهو يناديها يا اكيبا اكيبا شديداً
السلام عليك يا امه قد مضى الليل واقبل النهار هذا وقت فريضة الرحمن فبكت ملائكة
السموات وبكت الجن من حوله وارعد الجبل من تحتها

جواباً بين وه هون کہ کسی چھوٹے بڑے پر رحم نہیں کرتا۔ مجھے قابض الارواح کہتے ہیں۔ حضرت مریم نے
فرمایا۔ زیارت کرنے آئے ہو یا جان نکالنے۔ کہا کہ مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ آپ بولیں کیا اتنی بھی مہلت
نہیں کہ میں اپنے پیارے۔ اپنے کلچے کی کور۔ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یعنی حضرت عیسیٰ کو دیکھ لوں ملک الموت
نے کہا مجھے مہلت دینے کی اجازت نہیں میں تو حکم کا بندہ ہوں مجھ میں بطور خود ایک مجھڑ کی جان نکال
کی بھی طاقت نہیں خدا کا حکم ہے کہ بلا تاخیر آپ کی روح نکال لوں۔ حضرت مریم نے کہا اچھا تمہیں جو حکم ہو
اسکی تعمیل میں دیر نہ کرو۔ چنانچہ ملک الموت نے آپ کی روح قبض کر لی۔ حضرت عیسیٰ نے عشاء کے وقت واپس
آئے اور ان کو حراب میں بجالت خواب یکساں یہ خیال کیا کہ یہ نماز ادا کر چکی ہو گئی۔ ساگ پات کو ایک طرف
رک کر آپ نماز میں کھڑے ہو گئے۔ تہائی رات کے بعد ڈرتے ڈرتے کئی بار آواز دی کہ اے مان عبادت الہی
کے لیے آئیے۔ لیکن جواب نہ ملا تو لوہیں کہا کہ بعض موقع پر بیٹھی نیند آجایا کرتی ہو چنانچہ پھر حراب میں
جا کر صرف عبادت ہو گئے اور دو تہائی رات گزر گئی۔ چونکہ آپ کو یہ منظور نہ تھا کہ مان کے ساتھ روزہ افطار
کریں اسلئے پھر انہیں جگایا۔ مگر جواب نہ ملا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اسوقت حضرت عیسیٰ بہت روئے او
یہ کہا کہ اے مان تم پر سلام۔ اب تو دن نکل آیا۔ خدا کے فرض ادا کرنے کا وقت ہے۔ اس سے
آسمان کے فرشتے اور اطراف و جوانب کے جنات سب روپڑے۔ اور پہاڑ لرز گیا۔

فاوحی اللہ تعالیٰ الی الملائکہ ما یمیکر قالوا کہنا انت اعلم فواوحی اللہ الی اہلہ ان اذرحمہم والرحمن
 فاذا صنادیدادی یا عیسیٰ ارفع ولسک فقد ماتت املک فاعظم اللہ ہجرہ فرض عیسیٰ علیہ السلام وین
 یقول من لو حشق ومن لو حذقی ومن انس بہ فی غریقی ومن یعیننی فی عبادتی فواوحی اللہ تعالیٰ الی الجبل
 ان کلمہ رحی بالوعظۃ فقال الجبل یا روح اللہ ما هذا الجبرج او ترید مع اللہ انیساً ثم ہبط فی ذلک
 الجبل الی قریۃ من قری بنی اسرائیل فناہا السلام علیکم یا بنی اسرائیل فقالوا من انت یا عبد اللہ
 فقد اضاء حسن وجہک دورنا فقال انک روح اللہ ان امی قد ماتت غریبۃ فاعینونی علی عساکہا
 وکفہا ودفعہا قالوا یا روح اللہ ان هذا الجبل کثیر الاغنی والھیات لہ یسلکہ اباؤنا واولادنا کمنا
 ثلثاۃ عام فرجع عیسیٰ علیہ السلام الی الجبل فاذا ہو قد وجد شہیدین جمیلین فسلم علیہما فردا
 علیہ فقال لہما ان امی قد ماتت غریبۃ فی هذا الجبل فاعینانی علی تجهیزہا فقال احدهما لہذا
 میکائیل وانا جبرائیل وهذا الخوط والاکفان من عند ربک فان الحورالعین قد ہبطن الان من الجنة
 لغسلہا وکفہا وشفق جبرائیل علیہ السلام وقبرہا من راس الجبل فدفوہا فیہ بعد ان صلوا علیہا
 وشیعہ لجنارہا قال عیسیٰ علیہ السلام اللہ انک تری مکانی وتسمع کلامی وراغب فی علیک شیء من امری فان املت
 ولم تشہد ہا عند فاقہا فانذن ہا تکلمت فواوحی اللہ تعالیٰ الیہ فی قلاذنت طائرہا عیسیٰ علیہ السلام ووقف علی قبرہا

الہ تعالیٰ نے فرشتوں نے رونے کا سبب پوچھا عرض کیا الہی تو خوب جانتا ہے۔ حکم ہو کہ میں ارحم الراحمین
 ہوں۔ تیرے میں غیب سے ندا آئی کہ اے عیسیٰ تمہاری ماں انتقال کر گئیں۔ اپنے روتے ہوئے فرمایا اب
 میری وحشت اور تنہائی کا نمونہ میرے سفر کا فیتہ۔ اور مجھے عبادت میں مدد دینے والا کون ہے۔ اللہ تعالیٰ
 نے پہاڑ کو حکم دیا کہ ہاریط سے عیسیٰ کو نصیحت کرو۔ پہاڑ نے کہا اے عیسیٰ۔ یہ گھبراہٹ کیوں ہے۔ کیا تم
 خدا کے ہوتے ہوئے کوئی اور نمونہ چاہتے ہو؟ پھر آپ پہاڑ سے آخر کر بنی اسرائیلیوں کی ایک سٹی میں گئے
 اور بلند آواز سے کہا کہ اسلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم کون ہو۔ تمہارے چہرہ کی چمک ہمارے
 گھر بار روشن کر دیے ہیں۔ فرمایا میں روح اللہ ہوں اس پہاڑ پر میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے کفن
 ودفن کے متعلق میری مدد کرو۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہاڑ تو سناپ چھوڑو نکا کھانا ہے زمین جو برس
 ہمارے باپ دادا اور ہر کار سے تک نہیں چلے۔ بیٹے یا یوس ہر کار پر دو اس لئے۔ دو خوبصورت توجہ والو
 کو دیکھا۔ اور اسلام کے بعد یہ کہا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ تجھ پر کفین میں میری امانت کر۔
 انہیں سے ایک نے کہا کہ یہ میکائیل ہیں اور میں جبریل۔ یہ کفن ہے۔ یہ خوشبو۔ ان کے غسل کفن کیلئے
 جنت کی حیرن آنے والی ہیں۔ چنانچہ جبریل نے پہاڑ کی چوٹی پر قبر کھودی۔ اور نماز پڑھا کر دفن کر دیا۔
 پھر عیسیٰ نے فرمایا الہی تو میرا تین سہارا اور میرا تہہ بنانا ہے۔ تجھ پر کوئی شے غنی نہیں میری ماں نے آج
 وقت وفات پائی کہ میں حاضر تھا۔ انکو مجھے جہنم پہنچا۔ جہنم کی اجازت دیجئے چنانچہ بانٹ ہو گئی۔ جیسے نے نکلی

وقال بعض اخوانه على الروح لا يمكن ان يخرج من الاقوال بل ان قيل لا يجوز ان يذهب الجسد
 لان حاله عن الروح فيستعمل هذا به قلت ان الله قادر ان يخلق فيه نوع حياة قد رما يمكن الاله ان يخلق
 من غير اعادة الروح اليه لثلاث اعتبارات الى نزوح جدي قال بعض العلماء يجعل الروح في جسد كما كان في
 الدنيا ويجلس فيسأل وقال بعضهم يكون السؤال للروح دون الجسد قال بعضهم يدخل الروح
 في جسد الى صدره وقال الآخرون يكون بين جسد وكفنه وفي كل ذلك قد جاءت الاما والاعصم
 اهل العلم ان يقر العبد بعداب القبر ولا يشتغل بكيفيته (من شرح العقائد لمخلصا) سئل ابو بكر
 رضى الله عنه عن ارواح حين تخرج من الاجساد اين تذهب قال في ثمانية مواضع اما ارواح
 الانبياء والمرسلين فقهرها جنات عدن واما ارواح العلماء فقهرها جنات الفردوس واما
 ارواح السعداء فقهرها جنات عليين واما ارواح الشهداء فتطير مثل الطيور في الجنة حيث شئت
 واما ارواح المؤمنين المذنبين فتكون معلقة في الهواء في الارض ولا في السماء الى يوم القيمة واما
 ارواح اولاد المؤمنين فتكون في جبل من المسك واما ارواح الكافرين فتكون في سبعين عذبة
 مع اجسادهم الى يوم القيمة قال الله تعالى في كتابه الكريم (وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَعَٰلَىٰ عَنِ السُّفُلِ) والاعلم
 بحقيقة الحال وله الحمد في كل مقال سوى الكفر والضلال فطيلت يا واما الامتثال

اور بعض کی رائے یہی کہ عذاب کا تعلق روح اور بدن دونوں سے ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ بدن کو عذاب
 نہیں دیا جاسکتا کیونکہ جب بدن میں روح نہ رہی تو عذاب کا ہونا غیر ممکن۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں
 کہ افسد اس پر قادر ہے کہ میت میں اس قدر حیات کا مادہ پیدا کر دے کہ وہ الم و عیش کا مزہ حاصل
 کر سکے اور اس کے بدن میں وہ روح ڈھالے جسے دوبارہ نکالنا پڑے۔ بعض علماء کہتے ہیں میت کے
 بدن میں وہی روح ڈالی جاتی ہے جو دنیا میں تھی۔ اور اسے بٹھا کر سوال کیا جاتا ہے۔ بعض کی رائے
 ہے کہ سوال روح سے ہوتا ہے جسم سے نہیں ہوتا۔ بعض کا مقولہ یہ ہے کہ فقط سینہ تک روح
 ڈالی جاتی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے مابین ہوتی ہے ہر شخص اپنا مہر آئنا سے
 ثابت کیا ہے۔ مگر اہل علم کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ آدمی عذاب کا اقرار کرے لیکن اسکی کیفیت معلوم
 کرنے میں مشغول نہ ہو (شرح عقائد) کسی نے ابوبکر سے سوال کیا کہ روح بدن سے نکل کر کہاں چلی جاتی ہے
 آپ نے جواب دیا اس کے آٹھ ٹکڑے ہیں (۱) انبیاء و مرسلین کی روح جنت عدن میں۔ (۲) علماء کی
 جنت الفردوس میں (۳) نیک لوگوں کی جنات علیین میں (۴) شہیدوں کی جنتی طائروں کے پوٹوں میں
 (۵) گنہگار مومنوں کی یا قیامت آدم میں (۶) اولاد مومنین کی شک کے پہاڑ میں (۷) کافروں کی سجن میں
 (۸) منافقوں کی دوزخ میں چنانچہ قرآن مجید میں ہوائی کتاب کی تفسیر میں کافر کی روحیں تیار تھیں
 میں چھٹی تھی ہیں۔ (۹) علماء کفر و ضلال کے سوا ہر حالت میں خدا کی کوئی آدمی چاہے احکام الہی بحال لائے

وهو مأذون عن الكهنة والمثل لا توأخذنا جبرونا إذا الاكرام فالجلال ويقال المخلوق المخلوق
من القبور يقفون وقفا على المواضع التي نشروا منها يوم القيمة اربعين سنة لا يأكلون ولا يشربون
ولا يجلسون ولا يتكلمون قيل يا رسول الله بهر عرف اهل الدين يوم الدين قال ان امة يوم القيمة
تخرجون من آثار الوضوء وفي الخمر اذا كان يوم القيمة بعث الله الملائكة من قبورهم فتأتيهم ملائكة
القبور المؤمنين فيصيحون رؤسهم من التراب وينثرون التراب عنهم الاموضع سجودهم فيمسح الملائكة
تلك المواضع فلا يدب منها فينادي المنادي يا ملائكة تكفي ليس ذلك تراب قبورهم فاما هو تراب عبادهم
دعوا ما عليه حتى يصير الصراط ويدخلوا الجنة حتى ان كل من ينظر اليهم يصلونهم خدامي وعبادتي
وروي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيمة وبعث
من في القبور اوحى الله الى رضوان اني قد اخرجت الصائمين من قبورهم جاثعين عاطشين فاستقبلهم
بشبهواهم في الجنان فيصير رضوان ايها العلماء وايها الولدان الذين لم يبلغوا الحلقمة تعالوا فيا تون
بطباق من نور ويحقون عند رضوان اكثر من عدد التراب واقطرا الامطار وكوكب السماء
واوراق الاشجار بالفاكهة الكثيرة والاطعمة النفيسة والشراب الذي لا يذوق فقتلهم ويطعمهم
من ذلك ويقال لهم كلوا واشربوا هنيئاً بما أسلفتم في الايام الخالية الآية

اور کفر جنت پرستی سے بچا رہے۔ اسے ذوالجلال والا کرام گناہوں کے باعث ہم سے مواخذہ نہ کر
کہتے ہیں لوگ قبروں کے گھر چالیس برس تک اپنی اپنی جگہ کڑے رہیں گو دان کا پینا پینا بیٹھا کچھ نہ ہوگا۔
لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قیامت کے دن اہل دین کیونکر پہچانے جائینگے۔ فرمایا انار و صنوبر کا
انگی پشانیان اور ناتھہ پاؤں چھتے ہوئے حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن جیکہ خدا تعالیٰ مخلوق کو قبروں
سے اٹھائیگا تو فرشتے مومنوں کی قبروں پر آکر انکے سروں کی مٹی پوچھنے اور موضع سجود علاوہ سارے جسم مٹی چارنگے کر پشانیان
سے مٹی کا اثر اٹھائیگا اسوقت نمازوں کا کوئی نہ شتویہ قبروں کی مٹی نہیں ہے بلکہ مسجدوں کی سے ان کو چھوڑ دوتا
پلے اسطرح گزر کر جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ میرے خادم اور بندے ہیں
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں قیامت کے دن لوگ جب قبروں کے انٹھائے
یا میں گئے تو رہنواں کو حکم ہوگا کہ میں نے روزہ داروں کو انکی قبروں سے بھوکا پیاسا اٹھایا ہے جنت
میں انکی ممانی کا سامان تیار کرنا چاہیے رضوان کی طرف سے ندا ہوگی کہ اے غلاموں! اور اے نابالغ
رکوع۔ اور آؤ۔ سب کے سب نور کے طبق لیکر رضوان کے پاس آجائیں گے۔ انکی تعداد بارش کے قطر
اور آسمان کے تاروں سے زیادہ ہوگی۔ اور ان طبقوں میں کھانے پینے کے نہایت لذیذ سامان
ہوں گے۔ پھر روزہ داروں کو خطاب ہوگا کہ تم گزشتہ ایام کے نیک عملوں کے باعث
خوب کھاؤ پو۔ میں اٹھاؤ

من کتاب...

مری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ نفر تصام
 الملائکۃ یوم یغفرون من قبورہم الشہداء والفقائمون شہر رمضان والصابغون یوم عرفۃ عن عائشۃ
 رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ ان فی الحجۃ قصو امن در
 ویا قوت و در برجل و ذہب و فضۃ قلت یا رسول اللہ من هذا قال ابن صلم یوم عرفۃ یا عائشۃ ان
 احب الایام الی اللہ یوم الحجۃ و یوم عرفۃ تلما فیہا من الرحۃ وان ابغض الایام الی ابلیس یوم الحجۃ
 و یوم عرفۃ یا عائشۃ من اصبح صائعا یوم عرفۃ فخر اللہ لہ ثلاثین بابا من الخیر و اخلاص ثلثین
 بابا من الشر فاذا افطرو و شرب الماء یستغفر لہ کل عرق فی جسدہ و یقول اللهم ارحمہ الی طلوع الفجر
 و فی خبر آخر یوم الصائمون من قبورہم و یغفرون بریح صیامہم و یلقون بالمواتک و الایار یقول لم
 کلو افقد جعت من شہم الناس ان شربوا فقل عطشتم عن روی الناس استریحوا فیا کلون
 و یشر یون و لیستریحون و الناس فی الحساب و قد جلع فی الخیر لایبے عشرۃ نفر النبی الخازن
 و العالم و الشہید حافظ القرآن و المؤمن و المرأة اذا ماتت فی نفاسہا و من قتل مظلوما و من یوم
 الحجۃ و یلیلۃ و فی الخیر عن النبی علیہ السلام یغفر الناس یوم القیۃ کما ولد تہم لہا تہم حفاۃ سرة
 ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فرما یقرب من سائے وقت تین فزت و من
 فرستے مصافحہ کرینگے و ا شہید دہا رمضان من عبادت کرنے وائے دسم عرفہ کے دن روزہ رکھو و
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں۔ اے عائشہ جنت میں موتی یا قوت پر جہاد و رسوئے
 چاندی کا ایک محل ہے۔ میں نے کہا اہمیں کون رہے گا۔ فرمایا عرفہ کے دن کا روزہ دار۔ اے عائشہ خدا
 کے نزدیک جمعہ اور عرفہ کا دن تمام دنوں سے بہتر ہے کیونکہ ان میں رحمت بکثرت نازل ہوتی ہے۔ اور
 شیطان ان دونوں دنوں کو بہت برا جانتا ہے۔ اے عائشہ عرفہ کے روزہ دار کے لئے خیر کے نیس
 دروازے کشادہ ہو و شر کے قس دروازے بند ہو جاتے ہیں ہوا و افطار کے وقت جب پانی پیتا ہے تو
 بدن کی کیا ایک گہ سکے لئے طالب مغفرت ہوتی ہے اور یہ کہتی ہے الہی طلوع فجر تک اس پر رحمت
 نازل کر۔ دوسری حدیث میں ہے روزہ دار اپنی قبروں سے ٹھکر روزہ کی ٹوسے چچائے جائیں گے۔
 طح طرح کے کھانے اور آفتاب بے اُن کے سامنے پیش ہوں گے۔ اور یہ کہ مہکا کہ خوب کھاؤ بیویچین
 کرو۔ کیونکہ اور لوگوں کے کھاتے پینے کے وقت تم مجھ کو پیاسے رہے ہو۔ چنانچہ روزہ دار عیش و
 عشرت میں مشغول ہونگے۔ اور دیگر آدمی حساب و کتاب میں۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ دس آدمیوں کو زمین
 نہیں کھاتی بنی کو۔ غازی کو۔ عالم کو۔ شہید کو۔ حافظ قرآن کو۔ مؤمن کو۔ نفاس میں مرے والی عورت کو۔
 مظلوم مقتول کو۔ اور جمعہ کے دن یا کسی رات میں مرے والے کو پیغمبر خدا سے محبت ہی کہ قیامت کے دن
 لوگ ٹنگے پانور ٹنگے بن۔ اپنی اپنی قبروں سے اسطرح نکلیں گے گویا آج ملن کے پیٹ سے پیرا ہونے میں

عانت عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنہا الرجال والنساء قال ثم قالت يا رسول الله انظر من ينظر من
 الغروب النبي عليه السلام يده على منكبيه او قال يا ابنه ابن ابى قحافة اشغل الناس من
 عن النظر وخصصت ابصارهم الى السماء يقفون اربعين سنة لا ياكلون ولا يشربون فمنهم
 من يبلغ العرق الى قدميه ومنهم من يبلغ الى ساقيه ومنهم من يبلغ الى بطنه ومنهم من يبلغ
 الى صدره فالعرق يكون من طول الوقوف قالت قلت يا رسول الله هل يحشر واحد كاسيا
 يوم القيمة قال الانبياء واهلهم وصاؤرجب وشعبان ورمضان على الولاة وكل الناس عام
 يومئذ الا الانبياء واهل بيته وصاؤرجب وشعبان فانهم يشاءون الجوع لهدم ولا حطش و
 يساقون باجمعهم الى المعشر عند بيت المقدس بارض يقال لها الساهرة قال الله تعالى
 فَاَمَّا كَیْ زَجْرَةٌ وَاُحَدٌ کَا فَاَهْمٌ بِالسَّاهِرَةِ الْاِیَةِ وبقال ان الخلائق فی عرصات القیامة
 يكونون مائة وعشرين صفًا طول كل صف مسيرة اربعین الف سنة وعرض كل صف
 مسيرة عشرين الف سنة وبقال ان المؤمنین منهم ثلاثة صفوف والباقي كفسرة
 وروی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال ان امی مائة وعشرون صفًا
 وهذا هو الاحمد وصفة المؤمنین انهم بیض الوجوه غر محملون وصفة الكافرین
 انهم سود الوجوه مقرنون مع الشیاطین (دقائق الاخبار)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مرد و عورت سب اسی طرح ہوں گے۔ جواب دیا۔ مان۔ آپ دو ہیں افسوس
 ایک دوسرے کی شرکاء کو دیکھنے کا۔ حضور نے اپنا مات اُن کے کندھوں پر رکھ کر فرمایا اسے ابوبکرؓ کی
 بیٹی اُس دن کو کون کو دیکھنے جھانسنے کی فرصت نہ ملے گی۔ سب کی آنکھیں آسمان کی طرف پھٹی کی پھٹی رہ
 جائیں گی چالیس برس تک نہ کھانائے گا نہ پانی۔ بعض قدم تک۔ بعض پٹھ میوں تک۔ بعض پیٹ تک
 اور بعض لوگ سیدہ تک پیسنے میں غرق ہوں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی شخص کپڑوں سمیت
 بھی اٹھے گا یا نہیں۔ فرمایا مان۔ تمام انبیاء اور اُن کے اہلبیت اور رجب شعبان رمضان کے روزے رکھنے
 والے۔ انکا عشر کپڑوں سمیت ہوگا اور ان کے سوا تمام مخلوق بھوکے پیاسے اٹھے گی مشکے دن تمام
 بیت المقدس کے متصل ایک مقام میں جسکا نام ساہرہ ہے اکٹھی ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَمَّا كَیْ
 زَجْرَةٌ وَاُحَدٌ کَا فَاَهْمٌ بِالسَّاهِرَةِ بعض مہاجرین میں ہے کہ عرصہ قیامت میں ایک سو بیس صفین ہوگی
 ہر صف کا طول چالیس ہزار برس اور عرض بیس ہزار برس کا ہوگا۔ ان میں مومنوں کی تین صفین ہوں گی اور
 کافروں کی بیست و تین۔ اور سولی خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت کی ایک سو بیس صفین
 ہوں گی۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ ان کی پیشانیان درخشان۔ اور مات پائو
 سفید ہونگے اور کافروں کی پیشانیوں پر کھڑکیاں کھینچ کر سیاہ ہوں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا الزَّلْزَلَةَ السَّاعَةَ فَرِيكُمَا الدَّاسِيَاءُ عَلَى الْأَسْنَانِ وَالْحَاسِي وَقِيلَ لِمَ لَا تَكُون قَبِيل طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَضَاءُ أَهْلِ السَّاعَةِ تَمَامِ أَنْشُرِ طَارِشِي عَظِيمِ هَاشِمِ عَلِيٍّ
 اَمْرِهِمُ بِالْتَّقْوَى بِمَقْطَاعَةِ السَّاعَةِ لِيَتَصَوَّرَهَا بِعُقُولِهِمْ وَيَعْلَمُوا أَنَّهُ لَا يَوْمَ مِنْهُمْ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ وَجَبَلِ
 التَّقْوَى فِيهِمْ وَاعْلَمُوا أَنَّهُمْ وَيَقُولُهَا مَلَا زِمَةَ التَّقْوَى زَوْجُ قُرُوءِهَا تَذَكُّرُ كُلِّ مُرْجِعَةٍ عَمَّا أَصْنَعْتَ
 تَصَوُّرِ لُحُوقِهَا وَانْخِلَاؤِ الزَّلْزَلَةِ وَيَوْمَ مَنْصُوبِ بَنَدِ هَلْ رُوَيْتُمْ كُلَّ ذَاتِ كُلِّ حَلَاكٍ جَبِيذٍ أَوْ مَرَى
 النَّاسِ سَكَّارِي كَانِهِمْ سَكَّارِي وَمَا هُمْ بِسَكَّارِي عَلَى الْحَقِيقَةِ وَلَكِنْ عَذَابُ اللَّهِ شَدِيدٌ
 فَارْهَقْهُمْ هَوَاهُ بَحِيثِ طَمَعِهِمْ وَذَهَبِ قِيَمِهِمْ (رقاضی) عن جابر عن النبی علیہ السلام انه قال اجلس
 قوم عجلوا تقرؤوا علی غیر صلوة علی النبی علیہ السلام الا تقرؤوا علی انن من بیع الحیفۃ وعن
 ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ انه قال قال علی علیہ السلام من نسی الصلوۃ علی نسی طریق الجنة (شفاء شریف) عن علی
 ابن ابی طالب عن النبی علیہ السلام ان قال یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ
 ولا من الدین الا اسمه ولا من القرآن الا درسہ یعبرون مساجدہم فی خراب عن ذکرنا للہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا الزَّلْزَلَةَ السَّاعَةَ (گوگو۔ اپنے خدا سے ڈرتے رہو) بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔
 اشیاء کے لئے ساعت کی تحریک اسناد مجازی ہے اور بعض کا قول ہے کہ اس سے وہ زلزلہ مراد ہے جو طالع
 آفتاب جانب مغرب کے پہلے ہو گا اسکو ساعت کی طرف اسلئے منسوب کیا ہے کہ زلزلہ متاعیت کی شرط بین
 داخل ہے۔ اس نیت میں قیامت کی گہرا ہٹ کو تقویٰ کی علت فرمایا ہو تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ بجز تقویٰ سے
 کے اور کوئی چیز ہی اس سے نجات نہیں دے سکتی۔ یَوْمَ تَذُوقُهَا تَذَكُّرُ كُلِّ ذَاتِ كُلِّ حَلَاكٍ جَبِيذٍ أَوْ مَرَى
 تو یہ حال نظر آئے گا کہ ہر وہ دہلائے والی اپنے بچہ کو بچول جائے گی۔ اور اصل قیامت کی تصویر ہے اور ضمیر
 زلزلہ کی طرف راہی ہے اور نظر یوسف تزلزل کے سبب منصوب ہے۔ وَفَضَّلَ كُلَّ ذَاتِ تَحَلٍّ الْآیۃِ اور ہر عمل والی اپنا
 حل گرا دے گی۔ اور تو لوگوں کو گویا ناطہ میں یکے کا حالاکو وہ حرکت نشے میں نہ ہوں گے۔ لیکن خدا کا عذاب سخت
 ہے۔ قیامت کے پہل سے لوگوں کی عقل اور ہوش حواس سب جاتے رہیں گے۔ (قاضی بیضاوی) جابر
 سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جو جماعت کسی مجلس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بغیر درود پڑھے اٹھ
 کھڑی ہوئی وہ گویا کسی سردار جانور کی مٹھی ہوئی لاش کے پاس اٹھی ہے۔ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ
 رسول خداؐ فرماتے ہیں جو شخص چھپر درود پڑھتا ہو گیا وہ گویا جنت کا راستہ پہول گیا (مشاور شریف) علی بن ابی طالب
 سے روایت ہے کہ اپنے فرمایا ایک ایسا زاد آئے والا ہے کہ سلام کا قبط نام اور دین کی فقط رسم
 اور قرآن کا فقط درس باقی رہ گیا ان کی مسجد میں بظاہر آباد ہوگی لیکن حقیقت میں ذکر انہی سے خالی ہوں گی۔

عن اهل ذلك الزمان طلاقاً من غير الفسقة طلاقاً من غير الفسقات القبيحة
 عن حذيفة بن اسيد الغفاري قال لما طلع علينا النبي عليه السلام ونحن من اكرهنا على السلام
 ما نذكر من قلنا تذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبليها عشر آيات فذكر عليه السلام ان
 والدجال ودابة الارض طلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام وابو حور وما جرح في الف
 خسوف خسف بالشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب واخر ذلك ما يخرج من اليمن
 تطرد الناس الى محضهم زبدية الدجال هو بلا وعظيم لا بلاء مثله من لدن آدم عليه السلام الى
 يوم القيمة ويفعل بالاستلزام من مخارق العادة ما لا يحصى عدده ويدعى الالهوية واحداً في
 مدينه عباد وبين عينيه مكتوب هذا كافر شرح بروكي للقنوي) يلاء الدخان بين المشرق
 والمغرب ويبقى مقدار اربعين يوماً يكون المؤمن مثل مسوس الزكام والكافر كالسكران يخرج
 من افواههم ولذا منهم وادبارهم شرح بروكي للقنوي) يخرج دابة الارض في الكعبة عند الصفا
 تكلم بلسان فصيح وتلا وجه الارض بالعدل ومعها عصا موسى عليه السلام فحاشا لسلطان
 عليه السلام اذا ضربت بالعصا على جهة المؤمن يكتب هذا مؤمن واذا خفت بالخطا على جهة
 الكافر يكتب هذا كافر (شرح بروكي للقنوي)

اس زمانہ کے طاسب سے زیادہ شریہوں کے۔ نئے امین سے نکل کر انہیں کی طرف رجوع کر
 جائیں گے اور یہ علامات قیامت میں (زبدۃ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے فرمایا
 تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو ہم نے عرض کیا قیامت کا فرمایا جب تک دس علامتیں تم اپنی آنکھوں سے نہ
 دیکھ لو گے قیامت ہرگز قائم نہ ہوگی۔ دہوان۔ دجال۔ دابة الارض۔ مغرب سے
 آفتاب کا طلوع۔ عیسیٰ کا نزول۔ ابوحور ماجوج۔ ملک مشرق۔ ملک مغرب۔ اور جزیرہ عرب کا خسف جبکہ
 بعد میں سے ایک آگ نکلے گی کہ لوگوں کو عشر کی طرف اکٹھا کر لیا جائے گی۔ (زبدۃ) دجال ایسی بڑی بلا ہو
 کہ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک اس کی تصویر نہیں ملے گی۔ دجال بطور مستدراج بے انتہا شیعہ ہے اور لگا
 اور صفائی دعوے کرے گا۔ ایک آنکھ کافی ہوگی اور پیشانی پر ہڈی اکافر لکھا ہوا ہوگا۔ (شرح بروکی)
 دہوان مشرق سے مغرب تک چالیس روز تک گھٹا رہے گا۔ اس کے اترے مومنوں پر زکام کی سی حالت
 طاری ہو جائے گی۔ اور کافروں کو نشا سا چڑھ جائے گا۔ ان کے کان ناک اور مقعد سے دہوان
 نکلے گا۔ (شرح بروکی) دابة الارض کہ میں کوہ صفا کے پاس سے نکلے گا۔ اسکی زبان نہایت فصیح
 ہوگی۔ اور روئے زمین کو عدل سے بہرہ دے گا۔ اس کے پاس عصا موسیٰ اور مہر سلیمان ہوگی۔ اس کے
 مومن کی پیشانی پر ہڈی امؤمن کسب لگا۔ اور اس سے کافر کے ماتھے پر ہڈی اکافر کی مر لگا لگا۔ (شرح بروکی)

نزل حبیب علیہ السلام فی شانہ فی الملائکۃ البینۃ و یقتل الذین یحبون الطریقۃ لسانہم بالکلم
فی اللہ فی یوم یصل بہ فی حق علیہ السلام منہم من روى القنوی خروج یاجوج و ماجوج علی اصناف من
مستور حال و صنف کثیر من اولاد موجودان و صاحب السد الذی بناہ مسکن الذین و القریبین اذ اجابہ
الوقت یخرجان عن دھاب الارض لا یحصى جمیعت لا تبقی خلقة فی جہنۃ طریقتہن شر و شر
برکوی القنوی و قال علیہ السلام لساۃ اشراط عدم نقاق الاسواق یقتل الکساد و یقتل المفسر
و البیات و تنقش الغیبة و یؤکل الربا و یظلم بر اولاد الزنا و یعظرب المال و تعلو اصوات الفسقة
فی المساجد و یظہر اهل المنکر علی اهل الحق (تنبہ الغافلین) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما قال علیہ
السلام ان القنن الفی دولا و الامانۃ مغنما و الزکوۃ مغنما و التعلیم لغیر الذین و اطام الرجل امرأۃ
و عن امہ و قریب صدیقہ بعد بآہ و ظہرت الاصوات فی المساجد رئیس القیامۃ فاسقم اکرمر
الرجل غفافۃ شرۃ و لا یکرمر عبد للہ ای غفافۃ عذاب اللہ فذلک علامات القیامۃ (و موعظۃ)
عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انہ قال لما خلق اللہ السموات و الارض خلق الصبی
و المصور احد عشرۃ دائرۃ و اعطاه اللہ تعالیٰ اسرافیل علیہ السلام و هو و وضعہ علی فہہ ناظر
بصرہ الی العرش ینظر حتی یومر و قال ابو ہریرۃ ما الصور یارسل اللہ قال علیہ السلام هو قن
عظیم من النور و الذی یقتنہ بالحق نبیا عظم کل دائرۃ فیہ کوض السموات و الارض ینفخ فیہ ثلاث

حضرت حبیب علیہ السلام ملک شام میں سفید منارہ کے قریب نازل ہو کر وصال کو قتل کرینگے کیونکہ اگر آپ
اسکو قتل کریں تو وہ اسطرح گھل جائیگا جیسے پانی میں نگہ پہانکا گل شریعت محمد پر ہوگا (شیخ برکی یاجوج ماجوج
و قسم کے میں دل بہت چوٹے وہی بہت بڑے سد سکندی کے پرے یہ قوم اسوقت موجودی۔ قیامت کے
قریب میں سے ٹکڑ ٹکڑہ طبرکہ نامہانی جیائی، انکی لغتی غار میں نہائی شیخ برکی پیغیر فراتے ہیں کہ قیامت کے یوچہ عاتین
میں۔ مثلاً بازاروں کا مندر۔ بارش کی کمی۔ غیبت کی کثرت۔ خود بخوار سی حرامی بچہ کی زیادتی۔ اہل دولت کی
تظہیم مسجدوں میں فاسقوں کا شور و غل۔ بڑوں کا اہل حق پر غلبہ (تلبہ انما ظلمین) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما
کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جب لوگ مال غنیمت کو دولت اور امانت کو غنیمت اور
زکوۃ کو جہانہ سمجھنے لگیں۔ اور دنیوی علم حاصل کریں اور آدمی جو رو کا تاج اور مان کا تافران ہو۔ دوستوں
کا یگانہ او باپ کا دشمن بنے اور مسجدوں میں شور و غل ہونے لگے اور فاسق رئیس بنائے جائیں اور بڑی
خوف سے کوئی کی تنظیم و تکریم ہونے لگے اور نیک بندوں کی توقیر نہ ہو تو یہ باتیں علامات قیامت میں سے ہیں
(مروغلی ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے صبر کے گیارہ دارسے پیدا آئیں
جسے حضرت اسرافیل منہ میں لے کر اسی کے منظر کھڑے ہیں ابو ہریرہ سے پوچھا کہ صورت کیا چیز ہے۔ فرمایا کہ
بنا ہوا بہت بڑا سینگ ہے اور اس کے ہوا رے کا عرض، سامان زمین کے برابر ہی۔ پوچھا کہ بارہو کھا جائے گا

ثم يرسل الله تعالى الريح العقيم التي أرسلها على قوم عاد فقلبتهم ما يشاء من غيب الاربعة فلا تترك على وجه الارض جباراً ولا تترك الارض مدممة وجنته مثل الدوير كما قال الله تعالى لا تروى فيها عوجاً ولا امداً ثم يفرغ الله السموات من قطر السماء كغشي الرجال اربعين يوماً حتى يكون للماضوق كل شئ اثني عشر فراساً فينبت الخلق بذل لك كنبات البقل حتى تنكامل اجسادهم تكون كما كانت ثم يحيي الله تعالى حياة المهرش ثم يحيي الله اسرافيل وميكائيل وعزرائيل وجبرائيل فيحيون باذن الله ثم يامر الله تعالى روضاً أن يرفع اليهم البراق والتاج وحلة الكرامة ودرء الكبرياء وازار العزة واللواء فيققون بين السماء والارض فيقول جبرائيل عليه السلام ايتها الارض ابن قبر محمد فتقول الارض الذي بعثك بالحق ارسل الله على الريح العقيم فجعلتني كدكا لا ادرى قبرة ترفع من قبر النبي عليه السلام عروج من النور الى عنان السماء فيعلم جبرائيل انه قبر محمد فينطلقون اليه فيققون فيسبكي جبرائيل عليه السلام ويقولون ما بك اؤك فيقول له لا ابكي يقوم محمد ويسألني عن امته ولا ادرى اين امته فيمتد قبرة وتنشق الارض ويقوم محمد عليه السلام فينفض التراب عن راسه وينظر عن يمينه وعن شماله فلا يرى من العمارات شيئاً ويكره جبرائيل وميكائيل وعزرائيل فيقول يا جبرائيل اي يوم هذا

پھر اللہ تعالیٰ سونے کے ناس کے بغیر ۵۰ ہوا سیجے گا جو قوم عاد پر بھیجی تھی۔ یہ ہمارے زمین کے پہاڑوں اور شکوہ کوڈا کر خاک کر دیگی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہوتا ہے ﴿فَنَادَوْا جَاءَنَا﴾ ایتنا بھی زمین میں ٹیڑھ اور اونچا زمین نظر نہ آئے گا۔ پھر آسمان سے چالیس روز تک پانی برسیگا مبین نبی کی غایت ہوگی اور اس قدر برسیگا کہ چتر پیراہ یا دریا تپ جائیگا۔ اس سے مخلوق ساگ پات کھلے گا مگر شروع ہوگی۔ اور سب کے سب اپنے پورے جسم کے ساتھ جیسے تھوڑے ہی ہجو ہو جائیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ حلالانے شکر مند کرے گا پھر جبریل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل۔ زندہ ہوں گے۔ پھر رضوان حکم الہی ان فرشتوں کو تاج و براق اور حلقہ کرامت و کاکبوتی اور راز عزت اور کوئے حرعایت کرے گا۔ اسوقت جبریل فرمائے گا کہ اے زمین جھکیں جھکیاں ہو۔ زمین جو باریک کی اللہ تعالیٰ فی ایک تند ہوا سیکر جھے ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ اس لئے حضور کی قبر یاد زمین رہی۔ پھر آپ کی قبر مبارک سے نو کا ایک ستون بنتا ہو کر آسمان تک پہنچ جائے گا۔ جبریل اس سے قبر مبارک کو پہچان کر اُدھر تشریف لے جائیں گے اور روضہ مبارک پر کھڑے ہو کر روضین گئے۔ دیگر فرشتے روئے کا باعث ہو چھین گئے۔ آپ جواب دیئے کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے اٹھ کر اپنی امت کا حال پچھیں گے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہیں کی امت مرحومہ کہاں ہے۔ اتنے میں قبر مبارک تیرا لگی اور زمین شمس ہوگی اور حضرت محمدؐ سرستہ مٹی جبارتے ہوئے اٹھیں گے۔ اور وہیں بائیں نظر فرمائیں گے تو کوئی عمارت نظر نہ آئے گی۔ البتہ چار دن مقرب فرشتے سامنے آجائیں گے۔ آپ بیہوش سے پوچھیں گے کہ یہ کونسا دن ہے۔

قیل ہذا یوم المصرة ویوم الندامة وهذا یوم القیامة ویوم شفاعتک ویقول یاجبرائیل ابن امی
 لعلک ترکهم علی شفیخ جہنم وحدث ان تخبر فی ہم فقول جبرائیل معاذ اللہ والذی عندہ بالحق
 نبیا ما انشقت الارض عن احد قبلک وینضم القام علی راسہ ویلبس الحلل ویرکب البراق ویقول
 یا اخی یاجبرائیل ابن اصحابی ابوبکر وعمر وعثمان وعلی فاذا هم یقومون بأذن اللہ تعالیٰ علی ملک
 ومعه حلل وبراقات یلبسون ویرکبون ویقومون عند النبی علیہ السلام ثم یخرج النبی علیہ
 السلام معاجداً بآکیا یقول امتی امتی شریانی من قبل اللہ صوت الی اسرفیل ان انقم فی الصور
 فینقم فتنقم الامم واما کانہا الفل قد ملأت ما بین السماء والارض فتدخل فی الارض الی
 الاجساد کما قال اللہ تعالیٰ ثم یفزع فیہ اخری فاذا هم قیام یظنون الایۃ فیبعث الخلائق
 الی المحشر من الجن والانس غیر الملائکۃ (زبدۃ الواعظین) عن معاذ بن جبل انہ قال قلت
 للنبی علیہ السلام یا رسول اللہ اخبرنی عن قولہ تعالیٰ یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجا فکی
 علیہ السلام حتی ابتلت ثیابہ من دموع حینہ فقال یا معاذ سالتنی عن امر عظیم یحشر امتی
 علی اثنی عشر صفاً الاول یمشرون من قبورہم لیس لہم یدان ولا مرجلان فینادے
 المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یؤذون الجیران فہذا جزاؤہم ومصدیرہم الی النار
 لقولہ تعالیٰ والجائر ذی القربی والجائر الجنب الایۃ

جواب بیگنا کہ یہ حسرت وندامت اور قیامت وشفاعت کا دن ہو۔ پھر آپ فرمائیں گے کہ میری امت کہان
 ہے کہیں تم ان کو دوزخ کے کنارے تو نہیں چھوڑ آئے۔ جبریل جواب دینگے۔ معاذ اللہ ایسا نہ ہوگا۔ خدا
 کی قسم سب پہلے آپ ہی قبر مبارک سے ظاہر ہوئے ہیں۔ اس کے بعد آپ کے سر پر تاج رکھا جائیگا۔ اور
 نکتہ زیب پدن فرما کہ آپ براق پر سوار ہو گئے۔ اور یہ فرمائیں گے کہ اے جبریل ابوبکر وعمر وعثمان وعلی علیہ
 السلام میں چنانچہ چاروں زندہ کیے جائیں گے۔ اتنے میں ایک قرشتہ چلے اور براق لیکر حاضر ہوگا۔ اور چاروں
 حضرات براق پر سوار ہو کر رسول خدا کے ہمراہ ہو جائیں گے۔ پھر آپ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑیں گے
 اور بار بار یہ امتی امتی فرمائیں گے۔ پھر اسرافیل کو صور بھونکی کا حکم ہوگا۔ اس وقت روحیں مہال کی کھینوں کی طرح
 نکل پڑیں گی۔ اور قبروں تک پہنچ کر جموں سے بائیں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہو کہ یوم ینفخ فیہ النواۃ یعنی جب دوسری
 صوبہ بھونکا جائیگا تو تمام مخلوق اٹھ کھڑی ہوگی۔ اور فرشتوں کے سوا سب میدان محشر کی طرف چلے بیٹھیں گے (زبدۃ الواعظین)
 معاذ بن جبل سے روایت ہو کہ میں نے رسول خدا سے آیت یوم ینفخ فی الصور سنا تو انھوں نے کہا کہ اس کا مطلب پوچھا ہے
 مقدور ہے کہ آیتوں کے کچھ اثر ہو گیا۔ اور یہ فرمایا کہ اے معاذ تو نے بڑی چیز کا سوال کیا۔ میں محشر میں میری
 امت کی بارہ قسمیں ہوئی۔ اس میں بعض لوگ بے بات پانوں کے قبروں سے نکلنے لگے۔ اس وقت ندا آئی گی کہ یہ مسایون
 ستائو اے لوگ میں جکی سزا ہی ہو اور انکا شکا بہنم ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو والجائر ذی القربی والجائر الجنب

(۱) و الثانی) یحشرون من قبورهم علی صور الخنازیر فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین
 یتهاونون بالصلوة لقوله تعالیٰ قویل المصلین الذین هم عن صلواتهم ساهون (والثالث)
 یحشرون من قبورهم و بطونهم مثل الجبال ملوؤة من الحیات والعقارب کمثل البغال فینادی
 المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین ینعون الزکوة فهذا جزاؤهم مصیرهم الی النار لقوله تعالیٰ
 والذین ینکزون الذهب والفضة الایة (والرابع) یحشرون من قبورهم یمجرون من افواههم
 الدماء فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین کنوا فی البیع والشراء فهذا جزاؤهم مصیرهم
 الی النار لقوله تعالیٰ والذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا (والخامس) یحشرون من
 قبورهم قد انتفخوا بین الناس هم انتم رائحة من البیعة فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین ینکفون
 المعاصی خوفا من الناس لا یخافون من الله ثم ماتوا فهذا جزاؤهم مصیرهم الی النار لقوله تعالیٰ ینکفون من الناس
 ولا ینکفون من الله (والسادس) یحشرون من قبورهم مقطوعی الحلق یمضون فینادی المنادی من قبل الرحمن
 هؤلاء الذین یشهدون الزور فهذا جزاؤهم مصیرهم الی النار لقوله تعالیٰ والذین یشهدون
 الزور الایة (والسابع) یحشرون من قبورهم لیس لهم السنة یمجرون من افواههم القیم
 والدم فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین ینعون الشهادة فهذا جزاؤهم مصیرهم الی النار

(۲) سور کی صورتوں میں اٹھیں گے اور ندا ہوگی کہ یہ نمازوں میں سستی کرتے والے ہیں۔
 چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَوْلٌ لِّهٖ صَلَاتٍ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ (۳) بڑے بڑے
 پیٹ والے آدمی ہوں گے۔ ان میں بر آدمی کا پیٹ پہاڑ کے برابر ہوگا اور ان میں سانپ کچھونچ
 کے برابر۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ زکوٰۃ نہ دینے والے لوگ ہیں۔ اور ان کی جگہ دوزخ ہے۔ چنانچہ
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَنْکُزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔ (۴) بعض لوگ قبروں سے خون
 تھوکتے اٹھیں گے۔ اور یہ ندا ہوگی کہ یہ لوگ خرید و فروخت میں جھوٹ بولنے والے ہیں چنانچہ
 قرآن مجید کی ایت ہے وَالَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاٰمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ (۵) قبروں
 سے سوچے چھولے اٹھیں گے اور ان میں مردار سے زیادہ بدبو ہوگی۔ اس وقت ندا آئے گی
 کہ یہ خدا سے نہ ڈرنے والے لوگ ہیں جو لوگوں کے خوف کے ساتھ ہو گیا اگر تو تمہاری حالت میں مگرتو تم کا
 ٹھکانا دوزخ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَیَنْکُفُّوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَحْفُظُوْنَ مِنَ اللّٰهِ
 (۶) گھٹے اور گڈی کئے لوگ قبروں سے نکلیں گے۔ اس وقت آواز آئے گی کہ یہ جھوٹی
 گواہی دینے والے ہیں۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ
 الزَّوْرَ۔ (۷) وہ لوگ ہوں گے جن کے مومنوں میں زبانیں منوگی اور جہنم سے پیپ اور بچس جاری
 ہوگا اسوقت ندا آئے گی کہ یہ سچی گواہی کو چھپاتے والے ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے

لَقَوْلِهِ تَعَالَى ﴿وَلَا تَقْرَبُوا أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ وَالْثَامِنُ يَحْشَرُونَ مِنْ قَبُورِهِمْ
 نَاكِسِي رُؤُوسِهِمْ وَارْجُلُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ فَيُنَادِي الْمُنَادِي مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَزْنُونَ
 ثُمَّ انْتَابُوا لَمْ يَتُوبُوا فَهَذَا جَزَاءُ هَرَمٍ وَمَصِيرُهُمْ إِلَى النَّارِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَقْرَبُوا الزَّانِي إِنْ كَانَ
 فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا وَالْثَامِسُ يَحْشَرُونَ مِنْ قَبُورِهِمْ سَوْجَ الْوَجْهِ زَرْقَ الْعُيُوزِ وَبَطْنَهُ
 مَسْلُوقَةً مِنَ النَّارِ فَيُنَادِي الْمُنَادِي مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ الْيَتَامَى ظُلْمًا لَقَوْلِهِ
 تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا
 وَالْهَادِسُ يَحْشَرُونَ مِنْ قَبْرِ هَرَمٍ وَقَدْ مَلَأُوا جِزَامًا وَبِرْصًا فَيُنَادِي الْمُنَادِي مِنْ قَبْلِ الرَّحْمَنِ
 هَؤُلَاءِ عَاقِبَةُ الْوَالِدِينَ لَقَوْلِهِ تَعَالَى وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (وَالْحَادِي عَشَرَ) يَحْشَرُونَ مِنْ قَبُورِهِمْ
 عِيَانُ الْقَلْبِ وَالْعَيْنِ وَاسْنَانُهُمْ كَقَرْنِ الثَّوْرِ وَشِفَاهُهُمْ مَطْرُوحَةٌ عَلَى صُدُورِهِمْ وَالسَّنْثَةُ
 مَطْرُوحَةٌ عَلَى بَطْنِهِمْ وَعَلَى خَنْذَرٍ يَخْرُجُ مِنْ بَطْنِهِ الْقَدْرُ فَيُنَادِي الْمُنَادِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ
 يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ
 الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ (وَالثَّانِي عَشَرَ) يَحْشَرُونَ مِنْ قَبُورِهِمْ وَوُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدَلِ
 فَيَمُوتُونَ - الصِّرَاطُ كَالْبَرْقِ الْخَاطِفِ فَيُنَادِي الْمُنَادِي

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ﴿وَلَا تَقْرَبُوا أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ (۸) سرخچہ کا
 قبروں سے ٹکھیں گے۔ اور ان کے پاؤں سرور پر جا پڑیں گے۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو
 کرتے کرتے بغیر توبہ کر گئے ہیں انکا شکا دو بخ پر صیحا کہ خلائی فرما ہوگا ﴿تَقْرَبُوا إِلَيْنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَ
 مَا تَذَكَّرْتُمْ﴾ (۹) ایسے لوگ قبروں سے اُٹھیں گے جکے منہ کا لے انکھیں کرچی اور پیٹ میں گال بھری ہوئی ہوگی اس وقت
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو پردہ سی سے ناحق یتیموں کا مال کھا چاہا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالِ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا﴾
 (۱۰) قبروں سے جُذامی اور کوڑھی ہو کر اُٹھیں گے۔ اس وقت خدا کی طرف سے ندا آئے گی کہ یہ
 مان باپ کے تا فرمان لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾ (۱۱) بعض لوگ
 اس حال میں قبروں سے اُٹھیں گے کہ ان کا دل بھی اندھا ہوگا انکھیں بھی۔ دانت بیل کے سینا کے
 برابر ہوں گے۔ ہونٹ سینہ پر اور زبان پیٹ یا ران پر پڑی ہوگی۔ ان کے پیٹ سے بخاست نکلتی
 ہوگی۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ شراب پیئے والے لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ
 وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ﴾ (۱۲) ایسے لوگ قبروں سے اُٹھیں گے
 جن کے چہرے بعد ہون رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ لوگ پلصراط کے کوڑے
 بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا ہوگی۔

یولاء الذین یصلون الصلوات والمستویین الساجدین ویحافظون علی الصلوات الخ من قولہ
خبراً وہم الجنة والمغفرة والرحمة والرضوان لقول تعالیٰ (ان لا تخافوا ولا تحزنوا الا مینہ تنبہ الغافلین)

سورة الفرقان **اللہ الرحمن الرحیم** الفرقان

وعباد الرحمن، مبتداً خبرہ اولئک یعززون العرفۃ (الذین یمشون علی الارض) و اضافتہم
لی الرحمن للتخصیص والتفضیل ولائمہ الراستخون فی عبادتہ علی ان عباد جمیع عابد کتاب
تجار (ہونا) ہینان اومشیائنا مصدر وصف بہ والمعنی انہم یمشون بسکینۃ وتواضع
واذا مخاطبہم الجاہلون قالوا سلاماً تسلمانکم ومبارکۃ لکم لاخیر بیننا وبینکم ولا شر و سلاماً
من القول یسلمون فیہ من الوباء والشر ولا تنافی آیۃ القتال لسنیہ فان المراد هو الامر ان
السفہاء وترک مقابلتہم فی الکلام (قاضی) روى عن النبی علیہ السلام انه قال من ذکر تبتیل
ید یہ فلم یصل علی دخل النار لان الصلوۃ علی النبی علیہ السلام عند ذکرہ واجبۃ عند الامم
الطحاوی فی کل مرۃ وقال بعض العلماء یکفی فی المجلس مرۃ واحداً وان کر ذکرہ کسجدۃ التلاوة
وتتمیت العاطس وبہ یفقی والافضل ان یصلی علیہ کما ذکر انتہی و مروی عن
ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد الا و فی راسہ سلسلتان
احداہما الی السماء السابعة والاخری الی الارض السابعة

کہ یہ نیک عمل کرنے لگنا ہوں سے بچنے۔ نمازون کی حفاظت کرنے اور توبہ کے بعد مرتے واسے
لوگ میں آج جنت و مغفرت اور رحمت و رضوان الہی ان کا ہر لمحہ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان
تہ تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَالْبَشِيرُ ذُو الْإِجْنَةِ الْآيَةِ (تنبیہ الغافلین) سورۃ فرقان مبین الحمد الرحمن الرحیم
وَعِبَادُ اللَّهِ الَّذِينَ آتَاهُمُ الرِّزْقَ مِنْ بَيْنِ الْأُيُتِ الَّذِينَ يَنْفَقُونَ مِنْهُ خِيفَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ
يُحْزِنُونَ الْفِرَّةَ خَيْرُ أَرْضَاتِ تَخْصِصِ كَيْ لَمْ يَهِ أَوْ عِبَادِ كَيْ رَافِعِ فِي الْعِبَادَةِ هِيَ مِنْ اس بَابِ كَيْ عِبَادِ
جمع عابد کی جویسے تجار جمع تاجر کی ہوتا یا بمعنی مینہ میں یا مصدر تفرق کی صفت واقع ہوا یعنی مینہ میں یا مینہ میں طلب کی وہ تفرق
ساتھ چلتے ہیں و اذا مخاطبہم الایۃ واجب جال ان کلام کرتے ہیں وہ کلام کر لگتے ہوتے ہیں یعنی نہ ہمارے ملائے ڈرائی
یا ایسا قول سدید کہتے ہیں جس میں نہ کتاہ ہو نہ ایذا۔ یہ امت منسوخ ہونے کے باعث آیت تعال کی سنائی نہیں
ہی کیونکہ مطلب یہ کہ کچھ بیوقوفوں اور ان کے ساتھ کلام کرنے سے اعراض کرتے ہیں دکانی جلدی بدل گئے
سے مروی ہے کہ جو میرے تذکرے کے وقت مجھ پر درود نہ بھیجے گا درخ میں جائے گا۔ طحاوی کے نزدیک
جب کہی رسول خدا کا تذکرہ ہو ہر بار درود بھیجنا واجب ہی اور بعض علما کا قول ہے کہ ایک مجلس میں ایک
کافی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے چنانچہ سجدہ تلاوت اور چھینک کا جواب مگر ہر بار درود بھیجنا افضل ہے۔
ابن عباس سے مروی ہے کہ ہر آدمی کے سر میں درود پھیرن لگی ہوئی ہیں۔ ایک ساتویں آسمان تک دوسری ساتویں

خدا افاضہ یوسف علیہ السلام فی السلسلۃ النبی فی السماء السابعة واذا تکبر وضعہ اللہ
بالسلسلۃ النبی فی الارض السابعة (واما ذکر الکبر) فروی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال
قال اللہ تعالیٰ الکبریاء رحیق والعظۃ ازاری فمن نازعنی فیہما القیتہ فی النار ولا ابالی رواہ
ابن ماجہ قوله الکبریاء رحیق والعظۃ ازاری یعنی انما صفتان من صفات اللہ تعالیٰ
فلا ینبغی للعبد الضعیف ان یتکبر وروی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن رسول
اللہ علیہ السلام یحشر المتکبرن یوم القیمۃ امثال الذر فی صولۃ الرجال یغشاهم الذل من کل
مكان یساقون الی یمن فی جہنم یسوی بولس تعلوہم نار الانیاء ویسقون من طینۃ الخبال
وہی عصارة اهل النار رواہ السامی، قوله الذر الذرۃ ہی الغلۃ الصغیرۃ ای یکون للتکبر
یوم القیمۃ علی غایۃ الذل والحقارۃ فیطوہم اهل المحشر یا رجلہم قوله یغشاهم الذل
ای ینتہیہم الذل من کل مكان قوله نار الانیاء ارای ناراً شد حرارۃ من جمیع انواع النار قوله
بولس بضم الباء الموحدة وسکون انوا وفتح اللام بعد ہا سین مہملۃ والخبال بفتح الخاء
المجہدۃ والباء الموحدة موضع فی جہنم یجتمع فیہ صدید اهل النار وروی عن ابی ہریرۃ انہ
قال علیہ السلام ثلاثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یرکبہم ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم
سبعۃ اذان وملک کذاب وعائل متکبر رواہ مسلم، قوله عائل ای فقیر وقیل ذوالعیال الذی
لا یفدر علی تحصیل حوائجہم ویستکبر ان یسال یعفی لا یطلب الزکوۃ والصدقۃ ولا یسال
من بیت المال من التکبر وهذا اثر لا یرصال الضرر الی عیالہ (انتمی کلامہ)

جب آدمی تواضع کیا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس آسانی پر تجھے کے ذریعہ سے اسے بلند کر دیتا ہے اور جب تکبر کرتا
ہے تو زمین پر تجھے کیسی چڑھے پست کر دیتا ہے تکبر کی مذمت میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا
اللہ تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں تکبر میری چادر اور غلط میرا تہ بند ہے ان دونوں باتوں میں جو شخص میرا
مقابلہ کرے گا۔ میں بے پروائی کے ساتھ اسے دوزخ میں ڈال دوں گا۔ (ابن ماجہ) مطلب حدیث یہ ہے کہ یہ
دونوں خدا کی صفات ہیں بندہ ضعیف کو تکبر شایان نہیں۔ عمرو بن شعیب رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ
تکبر لوگ قیامت کو چوٹی کی طرح اُٹھیں گے، اور ذلیل حالت میں اس دوزخ کی طرف نائکے جائیں گے جسکا نام بوس
ہے۔ ال دوزخ کی پیپ انگوٹھی جانیگی (اسامی) اہل محشر تکبر و فکوار اپنے پاؤں میں روئیں گے۔ اور نار الا نیار میں داخل
ہوں گے جو نہایت تیز ہو بولس و خال دوزخ کے مقامات میں جہاں دوزخ کی پیپ جمع ہوگی ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا
فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کا نام پھر لے گا اور نظر رحمت اپنے نزدیک نہ لے گا نہ ان میں سے ہونے کے لیے کہ ان کے لیے عذاب ہے
و انہ یارقی و انہ یارقی و انہ یارقی (مسم) تکبر فقیر (مسم) تکبر فقیر وہ ہے کہ عیال دار ہو کر انکی ضرورتیں رفع نہ کر سکے۔ اور زکوۃ و صدقہ
یعنی یا بیت المال میں جا کر مانگنے سے تکبر کرے اس میں جو کہ عیال و اطفال کو ضرورت پہنچا ہے اسلئے ایسا شخص گناہگار ہے

مروی عن النبی علیہ السلام انه قال من تواضع لله وضع الله عن کبر و وضع الله وقل علی السدا
لا یزل من الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرۃ من کبر واما صارحاً باعن الجنة لان یجول بین العبد
و بین اخلاق المؤمنین کما و تلك الاخلاق هی ابواب الجنة (الحديث) وروی عن ابن عباس رضی
الله عنه انه قال قال رسول الله علیہ السلام من التواضع ان یشرب الرجل من سؤر اخیه
و ما یشرب رجل من سؤر اخیه الا کتب له سبعون حسنة و عیت عنه سبعون سیت و مرت
در جنتہ فی اعلى علیین (الحديث) ورواه صاحب الفردوس) وروی عن جابر رضی الله عنه
قال قال نوح علیہ السلام لا یتہ سائبثک بخصال من کن فیہ لیس بمکابر اعتقال الشاة
و رکوب الحمار و لبس الصوف و الخجاسة مع الفقراء المؤمنین و اکل احدکم مع عیالہ و رواه صاحب
الفردوس) وروی عن عمر انه قال رأس التواضع ان تبتدی بالسلام علی من لقیته من المسلمین
وان ترضی بالذنون من المجلس وان تذکر ان تذکر بالبر و التقوی وروی الحسن عن النبی علیہ
السلام انه قال من خصف نعلہ و رفع ثوبہ و غیر وجهہ لله فی السجود فقد برئ من الکبر
وروی عن قیس بن حازم انه قال لما توجه عمر بن الخطاب الی الشام جعل ینب و ینزع غلامہ
ننا و با فی الركوب فكان عمر یرکب الناقة و یاخذ الغلام بزمام الناقة و یسیر فیها فخر ینزل
و یرکب الغلام و یاخذ عمر رضی الله تعالی عنہ بزمام الناقة و یسیر فیہ فخر ینزل فلما قرب الی الشام کثر ثوبه الركوب للغلام

رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ متواضع کو بلند اور تکبر کو پست کر دیتا ہے۔ دوسری حدیث ہے کہ جسکے
دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا بلکہ نگہبر جنت کے لئے اڑ بجا لے گا۔ کیونکہ یہ دنیا
میں اس کے تمام اخلاق حسنہ کے لئے اڑ تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں کہ
دوسرے کا جو ٹاپا فی پینا تواضع میں داخل ہے۔ پیٹنے والے کے لئے ستر نیکیاں لگی جاتی ہیں۔ ستر گناہ
بخشے جاتے ہیں اور ستر درجے بلند ہوتے ہیں (صاحب الفردوس) جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت نوحؑ
اپنے بیٹے سے فرمایا میں تجھے چند خصلتیں ایسی بتاؤں گا کہ جس میں وہ ہوگی ہرگز منکبروں میں شمار نہ ہوگا
(۱) بکری باندھنا (۲) گدھے پر چڑھنا (۳) مکمل پہننا (۴) مسلمان فقہروں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا (۵) اپنے اہل
عیال کے ہمراہ کھانا پینا۔ (صاحب الفردوس) حضرت عمرؓ سے مروی ہے ہر مسلمان کو پہلے سلام کرنا مجس
میں کم رتبہ کی جگہ بیٹھنا۔ اپنی نیکیوں کے تذکرہ کو بُرا سمجھنا تواضع میں داخل ہے۔ حضرت حسنؓ رسول خداؐ سے روایت
کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جسے اپنی جوتی میں میوند لگایا اور تار ٹخنوں سے اونچھی رکھی اور سجدہ میں چہرہ کو خاک آلود
کیا وہ کیسے بری ہو گیا۔ قیس بن حازم کا قول ہے کہ حضرت عمرؓ جب شام کے ملک کی طرف گئے تو آدمی بستے
نحو اونٹ پر سوار ہوئے اور آدمی رستے غلام کو بٹھایا۔ کبھی غلام نکمیل کپڑے کے آگے چلتا تھا اور کبھی خود
حضور نکمیل تھا جیسے تھے۔ جب ملک شام کے قریب پہنچے تو غلام کے سوار ہونے کا منبر تھا

لم یکن علیہ السلام واحد من غیر ذلک فاستقبلہ الماء فی الطريق فجعل عمر یخوض فی الماء وهو واحد من الناقة وفعلہ تحت ابطہ الیسر فخرج الیہ ابو عبیدہ بن الجراح وکان امیر علی الشام وهو کان من العشرة المبشرة بالجنة فقال یا امیر المؤمنین ان عطاء الشام یمخرجون الیک فلا یحسن ان یروا علی هذه الحالة فقال عمر انما اعزنا الله بالاسلام فلا ابالی من مقالة الناس راتہی وروی ان مطرف ابن عبد الله رای للمہلب یتغصن فی جنتہ فقال یا عبد الله هذه مشیة ینقضها الله ورسوله فقال للمہلب اما تعرف فی قال بلی اعرفت اولک نطفة مذرة وآخرة جيفة قدرة وانت بینہما حامل العذرة فضی للمہلب وترك المشیة وتاب وروی عن ابی ہریرة انه قال بعث عمر بن الخطاب امیرا علی البصرین وهو ذاکب علی حمار فجعل یقول طرقتوا فہولاء اصحاب رسول الله علیہ السلام کان خلقہم التواضع وکانوا اعز الناس عند الخلق وعند الملأئكة وعند الله تعالی وفي الخبر لما خرج رسول الله من مكة معاجرا الی المدينة ودخل باب المدينة کان الاغنیاء یتعلقون بزماءہ الناقة فقال علیہ السلام اترکوها فانہا مامورة فترکوا زمامہا علیہا وکانت الناقة تنقذ رءامہ العسکر فکلما جاوزت دار رجل حزن صاحبہا ویقول لو کان لی دولة لکان لی علیہ السلام ضیف فلما انتہی الی دار ابی ایوب الانصاری برکت الناقة فجعلوا ینخسوها فلم تقم

حضرت عمر کیل تمام کرا گے بڑے۔ رستے میں پانی آگیا حضرت عمرؓ اپنی جوتیان بٹل میں لیکر پانی میں داخل ہوئے۔ اتنے میں حاکم شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں تشریف لے آئے اور عرض کیا کہ سب امیر المؤمنین شام کے بڑے بڑے رئیس آپ کے استقبال کے لیے آئے والے ہیں میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ آپ کو ایسی حالت میں دیکھیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت اسلامی عنایت فرمائی ہے۔ اسلئے لوگوں کے اعتراض کی پروا سنوئی چاہیے۔ مطرف بن عبد الله نے مہلب کو نیا جوتہ پہنے مکہ سے چلتے دیکھ کر کہا کہ نہ اور رسول کو یہ چال ناپسند ہے۔ مہلب نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے۔ کہا۔ ہاں پہچانتا ہوں تم اول میں ناپاک لفظ تھے۔ آخر میں بد بو اور لاش ہو جاؤ گے۔ اور ان دونوں حالتوں کے مابین پٹ میں بجا ست اٹھائے پھرتے تھے۔ یہ سنگر مہلب نے مکہ راہ چال کو ترک کر دیا۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے بحرین کی طرف ایک حاکم بھیجا۔ جو کہ ہے پر سوار ہو کر یہاں جاتا تھا کہ اصحاب رسولؐ۔ سنی اللہ علیہ وسلم کا خلق تواضع ہے۔ اور یہ لوگ آدمیوں فرشتوں اور خدا کو نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا جب ہجرت کر کے مدینہ کے دروازہ پر پہنچے تو وہاں ان دولت ناکہ کی تعمیل متا سنے لگے۔ آئے فرمایا چھوڑ دو کیونکہ یہ ناکہ حکم الہی کی تاج ہے جو ان کا حکم ہوا جو ان خود قہم جانیگی۔ چنانچہ جس محو سے آپ گزرتے گواہل محلہ کو بیخ ہوتا رہا کہ حضورؐ کا محلہ یا مکان میں فروکش کیوں نہیں ہوتا۔ چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس ٹھہر گئی۔ لوگوں نے آگے ہٹکا چاہا لیکن اس نے ایک غانی

کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ انزل خداوند تو اضعہ اللہ حقین نزلت علی باب المدینۃ و اضعہ
 الناس و زبوا و یارحمہ و یقولون ینزل محمد فی دارنا و ان ابنا یوب الانصاری قال فی نفسه انی
 رجل فقیر من این ینزل لی قدر عند اللہ فقال حق ینزل محمد فی دارنا فانزل اللہ نبیہ فی دارنا
 لتواضعہ و روی عن وہب بن منبہانہ قال کان رجل فی بنی اسرائیل عبد اللہ تعالی سبعین سنۃ
 لا یطیر الا من السنۃ الی السنۃ ثم سال اللہ تعالی حاجتہ فلم یقض حاجتہ فقال یا نفس لو کانت
 لك منزلة عند اللہ لتألفی لقصی اللہ حاجتک فانزل اللہ تعالی ملکاً قال لہ یا بنی آدم تواضعک
 الآن افضل عند اللہ تعالی من عبادتک سبعین سنۃ فقطی اللہ حاجتک لتواضعک الیہ
 فاعتبروا یا اولی الابواب و کونوا من المتواضعین و روی عن کعب الاحبار انہ قال اوحی اللہ تعالی
 الی موسی علیہ السلام فقال یا موسی اترہی لولم یخذلک کلما بلا واسطۃ قال انت اعلم بذاتک
 یا رب قال اللہ تعالی انی نظرت فی قلوب عبادی فلم ارج قلباً اشد تواضعاً من قلبک فلہذا کلمتک
 و قیل ان ستۃ اشیاء تواضعت للہ تعالی فرفعہا بین امثالہا اولہا ان اللہ اوحی الی الجبال کلہا
 فقال انی اجلس سفینۃ نوح و من معہ من المؤمنین علی جبل منک فتخت ای تلک الت الجبال
 کلہا و تطاولت و تواضع ابو دق قال من این ینزل لی قدر حق یجلس اللہ تعالی سفینۃ نوح
 علیہ السلام علی فرغہ اللہ فوق الجبال کلہا و قرر السفینۃ علیہ بتواضعہ

اتنے میں حضرت جبریلؑ اترے اور یہ کہا کہ اے رسول خدا میں نے تیرے لیے کیونکہ ابو یوب تواضع
 آدمی ہیں۔ آپ کی تشریف آوری کی خبر سنا کر لوگوں نے نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے مکانات آگاہ کر رکھے
 تھے۔ مگر ابو یوب اپنے دل میں یہ کہہ رہے تھے کہ میں ایک فقیر آدمی ہوں۔ میرا یہ نصیب کہاں کہ رسول خدا
 میرے غریب طاہرین فرشتوں میں ہوں۔ اس تواضع کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو انہیں کے گھر
 وہب بن منبہانہ روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھے ستر ہجرت روز کی ہر ہفتہ تعالیٰ سے ایک
 معاملہ میں دعا مانگی قبول نہ ہوئی۔ اس نے دلیں کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تیری کچھ قدر ہو تو دعا ضرور مقبول
 ہو جاتی۔ اس وقت ایک فرشتہ نے آواز دی کہ اے شخص تیری یہ ایک آن کی تواضع ستر ہجرت کی عبادت کے فضل
 اطہر مان رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے تیری دعا قبول کر لی۔ عقلمند اس کجرت حاصل کرو اور ہمیشہ متواضع رہو۔ کعب احبار
 کی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو کہا بتاؤ جسے تم سے بلا واسطہ کلام کیوں کیا۔ جواب یہ کہ مجھے خبر نہیں۔
 فرمایا جسے تمام بندوں کے دونوں دیکھا مگر سب سے زیادہ تواضع تھا۔ اے دلیں بانی تبصّر علماء کا قول ہے کہ چھ چیزیں تواضع
 باعث بلند مرتبہ ہو گئی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ نے تمام پہاڑوں کہا کہ ہم نوح اور اُن کے تابعین کی کشتی تم میں سے کسی پہاڑ پر نہیں
 اس کے جواب میں کہ جو دعویٰ کو سوا دیکر تمام پہاڑوں نے انکار کر دیا۔ جو دعویٰ کیا میرا یہ نصیب کہاں جو نوح کی کشتی مجھ پر
 پہنچائی جائے۔ اس تواضع کے باعث اللہ تعالیٰ نے جو دعویٰ کا مرتبہ سب پہاڑوں سے بلند کر دیا۔ اور کشتی نوح کو اُس پہاڑ پر

کما قال الله تعالى سورة هود واستقرت على الجحدي، وهو رجل بار من الجوزية بقر
الموصل فقالت الجبال يا ربنا ليرضنا الجحدي علينا وهو اصغرنا فقال الله انه تواضع لي وانك
تكبرني وحق علي ان من تواضع لي رفعت ومن تكبر علي وضعته (والثاني) اوحى الله تعالى الى الجبال
كلها فقال اني مكلمه عليكن عباد من عبيدي فشغفت اي تكبر الجبال كلها الامور سيناء فانه
تواضع لله تعالى فقال من انا حق يكلم الله علي عباد من عباد فلن لك كان الكلام بينه وبين موسى
عليه السلام على الطور (والثالث) اوحى الله الى السمك كله فقال اني مدخل يونس عليه السلام في
بطن واحد منكم فتكبر كله الاسماك واحدة وقالت من انا حق يجعل الله تعالى بطني دعاء نبيه
فرحمها الله واكرمها بنواضعها والارب) اوحى الله تعالى الى الطيور كلها فقال اني وارض شرابا
في احدكن فيه شفاء لمناس فتكبرت الطيور كلها الا الغل فاغلقا قالت من انا حق يضعه في
فرصها الله ووضعه فيها بنواضعها والخامس) اوحى الله تعالى الى ابراهيم عليه السلام
فقال من انت قال انا الخليل وقال لموسى عليه السلام من انت قال انا الكبير وقال لعيسى
عليه السلام من انت قال انا الروح وقال لمحمد عليه السلام من انت قال انا النبيتم فرحم الله
درجته على سائر الانبياء كما قال الله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى

چنانچہ خود فرماتا ہے واستوت على الجودي، زکوہ جودی، محل کے قریب ایک جزیرہ میں واقع ہے، اس کے
بعد پہاڑوں نے شکایت کی کہ آدمی جو دی سب سے چھوٹا پہاڑ ہے۔ اسکو بزرگی کیوں دیکھی۔ فرمایا اُس نے تواضع
کی اور تجھے تکبر میں تواضع کرنا اور لوگوں کو بلند اور متکبر نہ کرنا ہمیشہ بہت کرتا رہو گا (د) اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کے کہا کہ میں
تم میں سے کسی پہاڑ پر اپنی ایک خاص بندہ کے ساتھ کلام کرتا چاہتا ہوں اس کے جواب میں طور سینا کہ مواتام پہاڑوں نے تم پر
طور سینا نے تواضع کیا میرے ایسے نصیب کمان کہ خدا تعالیٰ مجھ پر اپنی بندوں میں سے کسی بندہ سے کلام کرے چنانچہ حضرت
موسیٰ کے ساتھ اسی پر کلام ہوا اور اس کا مرتبہ بلند کیا گیا (ع) اللہ تعالیٰ نے تمام چھیلوں کے کہا کہ میں تم میں سے ایک چھیل کو پٹ
میں یوش کو داخل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے جواب میں ایک چھیل کے سوا سب نے تکبر کیا۔ اور یہ کہا میری
ایسی تقدیر کمان کہ نبی میرے پٹ میں ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یوش کو اُس کے پٹ میں رکھ کر اُس کا
مرتبہ بلند کر دیا (د) اللہ تعالیٰ نے تمام پرندوں کو حکم دیا کہ میں تم میں سے ایک پرندے کے پٹ میں
ایسی چیز رکھنے والا ہوں جس سے لوگوں کو شفا ملے گی۔ مہال کی کھجی کے سوا سب نے تکبر کیا چنانچہ تواضع
کے باعث شہد کی دولت اسی کھجی کو عنایت ہوئی (ه) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ تم
کون۔ جواب دیا خلیل۔ پھر حضرت موسیٰ سے پوچھا کہ تم کون۔ فرمایا۔ کلیم۔ پھر حضرت عیسیٰ سے یہی پوچھا گیا۔
فرمایا روح اللہ۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا۔ پچھے فرمایا۔ یتیم۔ اس متواضعانہ جواب کے
باعث آپ کا مرتبہ تمام انبیاء سے برتر کیا گیا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَكَوْنَتْ يُعْطِيكَ ذِكْرًا فَتَرْضَى۔

برو السلام من المؤمن الذی تواضع لله قتلی بالسبح والتوحید قال مرہ اللہ بأن شرح صدق الامام
فہی نور من نور رب العالمین انتہی من الموعظۃ الحسنۃ المرغوبۃ دخول ابراہیم علیہ السلام علی ارض
مصر وقصته ان ابراہیم علیہ السلام لما جعل اللہ لہ النار بدخا و سلاما قصد نحو مصر فقال انی ذاہب
الی ربی سہیدین و ذہب بسارۃ علیہا السلام فقیل لہ ان فی مصر مملکا ظالما یأخذ الزوالیم الناس
ظالما ولی فی کل طریق عشار و کان ابراہیم علیہ السلام غیورا و کانت سارۃ من اجل النساء حتی لم یکن
لہا فی زما نا نظیر فآخذ ابراہیم علیہ السلام صندوقا دخل فیہ سارۃ علیہا السلام و وضع
ابراہیم علیہ السلام القفل علی الصندوق و حملہا علی البعیر و قصد نحو مصر فلما وصل الی العشار
سال منہ المکس و اراد فتح الصندوق فابی فلم یتزک حقی جامعہ اعوانہ و فتح الصندوق فوئی
سارۃ ذات جلال و کمال فقال لا ابراہیم علیہ السلام ہذہ زوجتک قال ہی اختی قال اظنہا
تسلم للملک فذہبوا بسارۃ رضی اللہ عنہا الی الملک و رفع اللہ عن ابراہیم علیہ السلام الحجاب
حتی رآی سارۃ من خارج البیت فقصد الملک نحو سارۃ و مد یدہ الیہا فبست یدہ و رجلا فقال
الملک انک امرأۃ ساحرۃ ایست یدی و رجلی قالت ما انا بساحرۃ و لکنی زوج خلیل اللہ فدعا
علیک فایبسی لک و رجلك فتنب الی اللہ حتی یعمہ اللہ یدک و رجلك فتاہ الملک فصیح اللہ یدک و رجلا من ساعتہ

راحمہ ایماندار تواضع کے ساتھ سجدے میں سرکہہ دیتا ہی اللہ تعالیٰ اسلام کے لیے اسکا سینہ کھول دیتا
ہے۔ اور اُسے اپنا نور عنایت فرماتا ہے (موعظہ حسنہ) حکایت حضرت ابراہیمؑ و شاہ مصر حضرت
ابراہیمؑ جب آگ سے صحیح سلامت نکلے تو مصر کی طرف چلے حضرت سارہ کو ہمراہ لیا۔ لوگوں نے کہا کہ مصر
کا ظالم بادشاہ جبر اللوگوں کی جو روین کپڑا لیتا ہے۔ اُس نے اس کام کے لیے جا بجا چوکی پرے بٹار کئے
میں۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ نہایت غیر متناور سارہ حسن میں بیٹھتے تھے اس لیے آپ نے ایک صندوق بنوا کر مائتہ
اسمین بٹا دیا اور صندوق کو مقفل کرکے اوٹ پر لا دیا اور ہر حرف چل نکلے جب مصر کے قریب ایک چوکی پر پہنچے
تو سپاہی نے ٹوکا اور صندوق کھلوانا چاہا۔ آپ نے انکار کیا۔ اُس نے اپنے سرگاردوں کو بلالیا۔ اور جبر
صندوق کھولا گیا۔ دیکھا کہ حضرت سارہ تشدد میں کہتی ہیں۔ پوچھا کہ کیا یہ بتا رہی گھر والی میں۔ آپ نے
جواب دیا میری بہن میں۔ چنانچہ سپاہی حضرت سارہ کو بادشاہ کے پاس لے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے
حضرت ابراہیمؑ علیہ السلام کے آگے سے پروا اٹھا دیا۔ آپ تمام کارروائیاں اپنی آنکھوں سے دیکھتے
رہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سارہ کی طرف ہاتھ بڑھایا اُس کا ہاتھ سونگھ گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ شاید تو
جادوگرینی ہے سارہ بولیں میں جادوگرینی تو شہنشاہ خلیل اللہ کی بیوی ہوں۔ اُن کی پروا سے
تیرے ہاتھ پائوڑہ گئے ہیں۔ تو پوچھا کہ تیرے اعضا اصلی حالت پر جائیں۔ اُس نے تو یہ کہی۔

ہاتھ پاؤں درست ہو گئے

ومن أحب العالم والخلد لا يثبت عليه خطيئته يا موحى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث الله العباد يوم القيامة ثوبين من العلماء فيقول الله العلماء اني امر اضع فيكم علي الا لعلي بكم فامض علي فيكم لا يذن بكم انطلقوا فقد غفرت لكم صدق القائل عليه السلام (تاتنا رخصة)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم

رظم الفساد في البر والبحر كالجذب والموتان وكثرة المحرق والفرق واخفاق الغاصة وعحق البركات وكثرة المضار والضلالة والظلم ر بها كسبت ايدي الناس بشور محاصيم او بكسبهم اياها رايدن يقهر بعض الذي عملوا بعض جزائه فان قامه في الامورة واللامر للعلامة والعاقة (قاضي بياضاي) قال فضالة بن عبيد سمع النبي عليه السلام رجلا يدعوه في صلوة فلم يصل عليه عليه السلام فقال عجل هذا ثم دعاه فقال له ولغيره اذا صل احدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم يصل على النبي عليه السلام ثم ليبدأ بعد ما شاء وعن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه انه قال اذا صلى الصلوة معلقا بين السماء والارض من الارض الى الله تعالى حتى يصل على النبي عليه السلام (شفاء شريف) وروى عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه قال قال عليه السلام في زمة من الهجاة

اور جس سے علماء کو دوست رکھا عمر بہر سکا کوئی گناہ برج حساب نہ ہوگا۔ ابو موسی اشعری رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ اچھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن علماء کو دیگر مخلوق سے جدا کر کے یہ فرمائے گا میں نے خوب چانچ پڑتال کے بعد تمہیں علم دیا تھا۔ یہ علم اس لیے عنایت نہیں فرمایا تھا کہ انجام کار تمہیں عذاب دون۔ جاؤ۔ میں نے تمکو بخیر دیا۔ (رسول خدا نے سچ فرمایا) تا نا رخیہ

سورة بسم الله الرحمن الرحيم

كظم الفساد في البر والبحر۔ الآية جنگل اور دریا میں خرابی واقع ہو گئی ہے (مثلاً قحط کثرت اموات۔ آتشزدگی۔ بے برکتی۔ گمراہی۔ ظلم۔ کثرت ضرر) یہ لوگوں کے ماتون کی گمائی یعنی گناہوں کی شامت ہے۔ تاکہ خدا ان کو ان کے عملوں کا ثبوت اس امر پر چکما دے۔ کیونکہ پورا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ لام علیت اور انجام کار کے معنوں میں ہے (قاضي بياضاي) فضالہ بن عبيد کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جس نے آپ پر درود نہ بھیجا تھا نماز میں دعا مانگتے سنا اور یہ فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اسے ہلکا کر کہا کہ نمازی کو چاہیے نماز کے بعد پہلے حمد پڑھنا بجالائے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجے۔ پھر دعا مانگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے بینک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے دعا اور نماز آسمان وزمین کے مابین سلق رہتی ہے (شفاء شریف) ابن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مجمع میں فرمایا۔

ان من امتی اوما یقول الله تعالیٰ لیسر یوم القیمة یا صبا دی اذ قتلوا الجنة فی حیرت و فی الضحی
 القیمة لی ان یدعیهم الله الی الجنة فقیل من هم یا رسول الله فقال الذین ذکرک بین یدیه
 ولم یصلوا علی من السهو والغفلة (در وقت الجالس) و فی الاصل كانت المرض خضرة مؤقته یلق
 ابن ادم الی شجرة الاوجد علیها ثمره و کان ماء البحر جذبا و کان لا یقصد الا السد البقر والذئب
 الغمر فلما قتل قابیل هابیل اقشعرت المرض وشاکت الا شجار وصارت المرض سوداء
 والجمار ملحاً عافاً قیل ظهر الفساد فی البر فقتل قابیل اخاه هابیل و فی البحر یجلى دى هو
 صلت کافر کان یأخذ کل سفینة غضبا قوله بشوهر معاصیهم اى بشوهر معاصی تارک الصلوة
 ظهر الفساد فیها ورد فی السنة ان کل عملة یتکون فیها تارک الصلوة ینزل علیها کل یوم سبعون
 لعنة فان قلت ما المکنت فی نزول اللعنة علی اهل الحلة عامة ولم تنزل خاصة قلت انهم یرون تارکها
 ولعنوا عنها فلذلک یعلم الله تعالیٰ عذاب من عنده کما وقع فی القتل الساکت عن الحق شیطان اخرس
 وموعظة قوله لیسر یوم القیمة الذم للتعلیل ان کان المعنی افسد الله اسباب معاش الناس
 اوله عاقبة ان کان المعنی افسد الناس افعالهم وخلقهم اذ لیس غرضهم من افسادها ان ینقص
 الله تعالیٰ عقوبة ما کسبوه لکن لما نزلت بالغرض من الفعل علی شیهات العاقبة المرثية علیها لعل الناس
 الله تعالیٰ میری است کے بعض لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے کا حکم دیکھا سلوہ میرا
 محشر میں جہان پریشان ہوتے پہر گئے۔ یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ جنت کی طرف اُن کی رہنمائی کرے گا
 لوگوں نے نہ پہچان سکتے تھے کہ کون بون گئے۔ فرمایا جو بھول چک یا غفلت کے باعث مجھ پر درود میں
 نیہتے۔ در وقت الجالس ما بتدائس اقریش بین تمام زمین سرسبز اور تمام درخت پُر ثمر تھے۔ دریا کا پانی
 دیشا تھا۔ شیر گائے کو اور بھیڑا بکری کو ہم گردہ چیرتا تھا۔ پہر چپ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو زمین لرز
 گئی و دشت چٹخڑو ہو گئے۔ تمام زمین کالی پڑ گئی۔ دریا کھاری ہو گئے۔ مطلب یہ کہ جنگلوں میں خرابی واقع
 ہو گئی اور دریا کی خرابی کا باعث ایک کافر اور شاہ جہانمندی نام گزرا یہی جو ربودی کشیدیہ کو پکڑ لیتا تھا بشوہر معاصیہ
 یہ معنی ہیں کہ تارک نماز کو گناہ کی شامت کے باعث جہان میں تباہی واقع ہو گئی یہی حدیث شریف میں ہے کہ تارک نماز کے باعث
 ایک خانہ پریم۔ ورنہ لغت میں نازل ہوتی ہیں۔ اب اگر تم کہو کہ اہل محلہ پر نزول لعنت کا کیا سبب خاطر ہے نماز ہی
 کا مستحق ہے۔ اسکا جواب یہ کہ اہل محلہ بے نماز کو دیکھ کر اُسے نصیحت کیوں نہیں کرتے۔ اسلئے سبکے سبب لعنت
 میں شامل ہیں جتنا چھ حدیث شریف میں آیا ہے حتیٰ بانشک خاموش رہنے والا اگر گئے شیطان کے مانند ہے (موعظہ)
 مذکورہ آیت۔ میں امام تعلیل کیلئے یہ شرط کی آیت کے یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر توبہ میں غلامی ڈالی ہے
 کہ جو توبہ میں نہ لوگوں کے ہونے غلامی کے خلاف گناہ کیلئے توبہ میں غلامی کیلئے ہے۔ کیونکہ فعال اخلاق کہ گناہ سے لوگوں کو
 داخل توبہ میں کہ نہ انکو عذاب کا خوف ہو بلکہ جو کہ یہ خوف انکو فعال پر مرتب ہوئی ہے اسلئے انکو انجام کار کو ملت قیام

اندر خلت علیہا آدم صلی اللہ علیہ وسلم قال فقلت انی قد اذنب ذنبا عظیما وانا ارجو ان یرحمکم اللہ
 قال علیہ السلام یا ایہا الناس اتقوا ربکم ولا یظلم احد منکم مؤمننا واما ظلم احد مؤمننا الا انفسکم
 منه یوم القیامۃ (حیۃ القلوب) قبل ان یرفع الخوف لسلب الایمان قال تری الشکر علی الایمان
 وترا خوف الخائفۃ والظلم علی العباد وقال رحمۃ اللہ علیہ من کان علیہ الخصال الثلاثۃ فالغلب
 انہ ینجی من الدنیا کافر نعوذ باللہ الامن ادركتہ السعۃ رقائق الاخبار (والموعظۃ الحسنۃ
 فی الحدیث القدسی) یا ابن آدم ملوت یکشف اسرارکم والقیۃ تتلو اخبارکم والکتاب یتک
 استارکم فاذا ذنبت ذنبا فارتعزل فی صغرہ ولكن انظر الی من عصیتہ واذ ارزقت رزقا قلیلا
 فلا تنظر الی قلتہ ولكن انظر الی من رزقت ولا تحقر الذنب الصغیر فانک لا تدری بای ذنب
 اغضب علیک ولا تأمن من مکر فیہ ولا تحقر الذنب الصغیر فانک لا تدری بای ذنب
 آدم هل عصیتنی فذکرک غضبی فانتهیت عنہ وهل ادبت الا ما ذممت من اثمک وهل احسنت
 لمن اساء الیک وهل عفوت عن ظلمک وهل کلمت من هجرک وهل وصلت من قطعک وهل انصفت
 من خانک هل سالت العلماء عن امرینک دنیاک والی لا انظر الی صلوککم ولكن انظر الی قلوبکم دنیاکم
 وارضی بھذہ الخصال عنکم موعظۃ حسنۃ ہذا حال الظالم ثم اعلم حال العادل وفننا اللہ وایاکم
 اور اسپر لام داخل کیا گیا۔ جیسا کہ اس آیت میں۔ **فَلَمَّا قُتِلَ اٰدَمُ فَسَعٰی فَبُکِنَ لَہٗ عَدُوًّا وَاَدَّخَرْنَا (شیخ زاد)**
 رسول خدا فرماتے ہیں۔ گو خدا سے ڈرو۔ کسی مومن پر ظلم نہ کرو۔ ورنہ خدا ظالم سے قیامت کے دن بدلا
 لینگا۔ حیات انسانی کسی عالم سے پوچھا گیا کہ ایمان کون سے گناہ سے سلب ہو جا رہی۔ جواب دیا۔ دولت
 ایمان کا شکر نہ کرنے سے۔ خوف انجام کے ترک سے۔ بندوں پر ظلم کرنے سے جس میں یہ چھتین ہو گئی وہ
 غالباً کافر ہو کر مکر کا نفوذ باللہ منہ (دقائق الاخبار) حدیث قدسی میں ہے۔ **اے نبی آدم موت تھا بے سیدہ**
کھول دیگی۔ اور قیامت تھا بے حال بیان کرے گی۔ اور نامہ اعمال تمہاری پردہ درمی کر ڈالیں گے کبھی گناہ
 کو چھوٹا نہ سمجھو۔ بلکہ اسے دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ رزق کو قلیل نہ جانو۔ بلکہ رزق کی عظمت کا
 خیال کرلو۔ گناہوں کو حقیر نہ سمجھو کیونکہ تمہیں کیا معلوم کہن سے گناہ میں خدا کا غضب پیمان ہے۔ میری پکڑ
 سے بچو نہ ہو۔ کیونکہ وہ نہایت پوشیدہ طور پر ہوتی ہے گویا اندھیری رات میں صاف پتھر پر چوٹی چل رہی
 ہے بنی آدم تو نے ایسا کیا ہے کہ گناہ کرتے وقت میرے غضب کے ڈر گئے چوڑ دیا ہو۔ تو نے کبھی امانت جون
 کی تھن اولیٰ ہو۔ تو نے کبھی بدو کے ساتھ احسان کئی میں تو نے کبھی ظالم کو معافی دی ہو۔ جسے تجھے چوڑ دیا ہو
 کبھی تو اس سے لاپرواہی کبھی تو نے خائن کے ساتھ انصاف کیا ہو۔ تو نے کبھی اپنے دین کی باتیں سنا سے
 پوچھی ہیں۔ میں تمہاری صورت کو نہیں دیکھتا بلکہ دلوں اور زبانون کو دیکھتا ہوں۔ اور مذکورہ بالا خصال میں
 جتنا مستبد ہو۔ موعظۃ ایہ ظالم کا حال تھا۔ اب عادل کی کیفیت سنو۔ خدا تعالیٰ میں تمہیں نیک تو بنو۔ اسے

میری ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یسوی باللیل ضعیفی بابہ ارضہم بکام طوقت
ضمیمہ امرۃ تقول لا ولادھا اللہ ینیق و بین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فامر ادران یطیب قلبا
من الحزن فدق الباب فقال ما فعلک یاک عمر و لم یعلموا انہ عمر فقالت المرأة قد بعثت زوجی الى غزوة
کذا وقد ترک لی اولاد اصغارا و لیس معی شیء انفقہ علیہم فیکون ویقولون قد غفل امیر المؤمنین
عنا فخرجہ عمر و اخذہ من الدیق و لحما کثیرا و حملہ علی ظہرہ فقال لہ من کان معہ فضع حق احملہ
فقال هب انت فقل فی الدنیا هذا من جمل اوزاری یوم القیمة و کان یبکی حتی دخل الدار فجلس فی
الساعة من الدیق بیدہ و اوقد التور و طبخ الخبز و الخبز فی الصبیان فکان یلقنہم بیدہ حتی شربوا
فقال لہم اجعلونی فی حل علی ان لا تخصمونی یوم القیمة فقالوا نعم فخرج و هو مع عدلہ و رثی فی
المنام بعد موته بخمس عشرة سنة فقیل لہ ما فعل اللہ بک یا عمر قال الان فرخت من حساب
قوله تعالیٰ ان اللہ یمر بالعدل الاحسان الایة (من ردف الجالس) حکایت مکتوب علی جناح
الجبر و نحن جند من الاجناد سلطنا اللہ علی العباد لتقرب النواشی و البلاد عند ظهور الجور و الفساد
(ونقل من مشکوٰۃ) و رد عن السلف الظالم العلم فی المدینة و الجبل و الدبر کات فی القری فیجذب العلم
الدبر کات فی المدینة بسبب المناشیة بینہما و یجذب الجبل الظلم الی القری لئلا سبیتہما و الا فہذا اهل المدینة یشکون اهل المدینة

مروی ہت کہ حضرت عمرؓ ایک رات گشت کرتے کرتے کسی دروازہ پر گزرے اندر سے روئے کی آواز
آئی۔ آپ شیر گئے۔ ایک عورت اپنی اولاد سے یہ کہہ رہی تھی کہ میرے اور عمر کے مابین اللہ تعالیٰ فیصلہ کرے گا
حضرت عمرؓ نے اس غرض سے کہ اسکا دل خوش کر دیں دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ عمرؓ نے تمہارا کیا کیا
ہے۔ (انکو خبر نہ تھی کہ یہ خود حضرت عمرؓ ہیں) عورت بولی کہ انہوں نے میرے خاوند کو جہاد کے لیے بھیج دیا
میان چھوٹے چھوٹے کھانے پینے کیلئے رور و کر یہ کہا کرتے ہیں کہ افسوس امیر المؤمنین جاری خبر نہیں
لیتے۔ حضرت عمرؓ یہ سن کر باہر نکلے اور بازار سے آئے کی گھڑی اور بہت سا گوشت خرید کر اپنی بیوی پر اٹھالائے۔
ساتھ والے کھالائے مین بچپن۔ فرمایا دنیا میں تو تم اس وجہ کو اٹھا سکتے ہو۔ مگر آخرت میں یہ کھانا ہو گا یا
کون اٹھائیگا۔ غرض کہ آپ روتے ہوئی اس عورت کو گھر گئے اور اپنے مات سے آٹا گوند ماتور جو کھا گوشت کھایا
پھر جو کھا کھانے کے مات سے کھلایا اور حافی چاہتے ہوئے یہ کہا کہ مجھے تمہارے دن مواخذہ کرنا ہے۔ تمہوں نے
منظور کیا اور آپ وہاں سے تشریف لے آئے پہر وفات کو پندرہ برس بعد کسی نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے چوکا قرعہ
کیا گزری۔ جواب دیا اللہ یا محمد یا محمد لی لا یخفک کے صاحب آج پندرہ برس بعد فارغ ہوا ہوں (ردف الجالس)
تیرہ یوں کے پروں پر یہ کہا ہوا ہے کہ ہمارا خدائی لشکر بندوں پر اسلئے متعین ہے کہ ظلم و فساد کے وقت انکے شہر
اور اطراف و جانب کو اچاڑ دے دس (مشکوٰۃ) بعض علمائے سلف کا قول ہے کہ ظلم و علم شہروں میں ہے اور جہل
پرکت قرہ نہیں علم ہر کون کو شہر و کئی طرف اور جہل ظلم کو قرہ و کئی طرف کیچھتا ہے کیونکہ ان میں باہم مناسبت ہے

ولایشکو من اهل القرى واهل القرى يشكو من اهل القرى ولا يشكو من اهل القرى ولا يشكو من اهل القرى ولا يشكو من اهل القرى
 دين الاسلام ولا يشكو من سائر الملل قبل كانت سنة من السنين فقط الناس بكثرة فخرم الناس

ثلاثة ايام فلم يطر و قال عبد الله بن المبارك فقلت لنفسه لخرج من بين هؤلاء القوم وادعوا له تعالى
 فحسب عيني ويستقيب عاني فاعتزلت منهم و دخلت بعض الكهوف فلم اجد ان دخل غلام اسود و دخل
 ركعتين ووضع راسه على الارض و دعا الله و كنت اسمعه يقول الحق ان هؤلاء عبادك قد استسقوا ثلاثة
 ايام فلم تسقمهم فبغرتك لا ارفع راسي حتى تسقينا قال فلم يرفع راسه حتى امطرت السماء و قام و مضى
 فاتبعت حتى دخل في البلد فدخل دارا فوقفت على الباب ففعلت هناك حتى خرج و اصدف فقلت لمن هذا
 الدار فقال لفلان فقلت اريد ان اشترى عملوكا فعرض على المالك غلاما فقلت اريد خيرة فل عندك
 خيرة فقال من معي غلاما لكنه لا يصلح لك فقلت لم قال لانه كسلان فقلت امرضه على قدر علمه
 فابصرته فقلت قدر مرضيته فبكم تبيع قال انا اشتريته بعشرين دينارا لكنه لا يسا ما عشرة دنانير وقد
 بعته منك بعشرة دنانير فقلت اشتريته منك بعشرين دينارا و دفعت الثمن اليه و نسلمت منه
 المملوك فقال لي الغلام يا ابن المبارك لم اشتريتني فاني لا اخذ منك فقلت ما اسمك قال الاجبة

چنانچہ آج کل ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک شہری دوسرے شہر کا شاکی ہے قریہ واسے کی شکایت نہیں
 کرتا۔ اور گا تو واسے گا نووا لون کے گلہ مند ہیں سافرون کی شکایت نہیں کرتے اور سافریچہ دین اسلام
 کے اور کسی ملت سے شکایت نہیں کرتے۔ مگر میں ایک بار قحط پڑا لوگ تین روز تک استغفار کی باز کے لئے
 گئے مگر مینہ نہ برسا۔ عبد اللہ بن المبارک نے اپنے دل میں کہا کہ آج تو میں بھی دعا کروں۔ شاید خدا قبول
 کر لے چنانچہ سب سے الگ ہو کر ایک خانین چلا گیا۔ تو طوری دیر نگزری ہی کہ حبشی غلام آیا اور دو
 رکعتیں پڑھ کر حالت سجدہ دعا کرنی شروع کی جس کا مضمون یہ تھا کہ اے تیرے بندوں نے تین ہفتہ تک
 پانی مانگا تو نے انکی نہ سنی۔ تیری عزت کی قسم جتنا مینہ نہ برسے گا میں سجدہ سے سر ہی نہیں اٹھائے گا۔
 چنانچہ اسی وقت بارش آگئی۔ اور وہ اٹھ کر چل دیا۔ میں پیچھے پیچھے ہوا۔ شہر میں پہنچ کر وہ ایک گھر میں چلا گیا
 میں دروازہ پر ٹھہر رہا۔ اندر سے ایک آدمی نکلا۔ میں نے کہا یہ کس کا مکان ہے۔ جواب دیا فلان سوداگر کا۔ میں نے
 کہا کہ مجھے ایک غلام خریدنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مالک مکان نے مجھے ایک غلام دکھایا۔ میں نے کہا اسے
 سودا کوئی اور بھی ہے۔ اسے کہا ہاں ہے تو ہی مگر تم اسے لاتی نہیں۔ کیونکہ وہ کام کاج میں سست بہت ہے
 میں نے کہا فلاں بھلا تو سہی۔ چنانچہ وہ آیا اور میں نے اسے دیکھ کر سچاں لیا اور قیمت پوچھی۔ اس نے کہا
 میں نے میں دینار خریدنا تھا مگر چونکہ مجھے چوک ہوئی کہ یہ اتنی قیمت کے قابل نہ تھا اس لئے سو دینار کو بیعتا ہوں۔ یہ سنا میں نے دینار
 حوالے کر دیئے اور اس غلام کو لیا۔ غلام نے کہا اے ابن المبارک تم مجھے کیوں خریدتے ہو مجھے تیری خدمت میں
 ہونے کی میں نے پوچھا تھا نام کیا ہے اس نے جواب دیا کہ دوستوں کو دوست خوب پہچانا رہتا ہے۔

قال فجئت به ليل يلقى فأراد التوضأ ففقت فقد مت الاناء اليه ووضعت النعل بين يديه فقام
وتوضأ وحل وسجد قال قد نوت لان اسمع ما يقول فاذا سمعته يقول فعمل
يا صاحب السر قد ظهر (۴) ولا اريد حياقي بعد ما اشتعل
فركت ساعة فركته فاذا هو ميت فاختدت في تجهيزه فدفنته فرايت النبي عليه السلام من ليلته
في المنام وشيخ نوراني محبوب عن عبيد الغلام الاسود عن يسارة فقال لي جزاك الله عنا خير ولا اريد حياقي
احسنت الى جيبنا فقلت هل هو جيبك يا رسول الله قال عليه السلام نعم هو جيب جيب جيب ليل الرحمن
ررفت للجاسر وعن جابر رضي الله عنه انه قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم القيمة (مصائب) عن ابن
عباس رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام انه قال ستة يدخلون النار بسنة الهمر بالجور والحراب
بالتعصب والرياسة بالجهل والدماعين بالكبر التجار بالخيانة والعلماء بالحسد ذكر ان آدم عليه
السلام قال ان الله تعالى اعطى امته محمد اربع كرامات ما اعطانا را احداها ان قبول توبتي كان بكفة وامة
محمد عليه السلام يتوبون في كل مكان فيقبل الله توبتهم والثانية اني كنت لا بأس فلما عصيت
جعلني عرياناً وامة محمد يعصون عريانا فيلبسهم روالثالثه لما عصيت فرق بيني وبين امرئي
وامامة محمد يعصون الله ولا يفرق بينهم وبين ازواجهم

فخر من اسے اپنے گھر لے آیا اور جب اس نے وضو کا ارادہ کیا تو میں نے پانی کا برتن اور ٹھیلے اس کے
ساتھ لے کر کہیں اسے وضو کیا نماز پڑھی اور پڑھ لیا سجدہ کیا۔ میں نے کان لگا کر سنا تو یہ کہہ رہا تھا
یا صاحب السران السر قد ظہر (۴) ولا اريد حياقي بعد ما اشتعل (۵) یعنی اسے واقف اسرار باطنی میرا بہت
ظاہر ہو گیا جو میں اس شہر کے بوجہنا نہیں چاہتا اس کے بعد خاموش ہو گیا۔ میں نے مجھ پر دیکھا تو روج
پر واؤ کچھ تھی۔ تمیز و تکفین کے بعد بیٹھ دفن کر دیا۔ اسی رات رسول خدا کو خواب میں دیکھا کہ ایک رانی شیخ
آپ کے دہنی طرف میں اور وجہی غلام بائیں طرف حضور نے مجھے فرمایا جزاک اللہ تو نے ہمارے جیب کے ساتھ جانا
کیا میں نے عرض کیا کہ کیا یہ جیب غلام آپ کا جیب ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ میرا جیب ہے اور براہ راست میری طرف ہے
جائز سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ظلم سے بچو۔ کیونکہ ایک ظلم سے قیامت کے دن بہت سی اندھیراں پیش آئیں گی
(مصباح) ابن عباس رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ چھ شخص چھ خصلتوں کے باعث دو رخ میں جائیں گے
(۱) ماکہ ظلم کے باعث (۲) اعراب تعصب کے باعث (۳) گناہ جمل کے باعث (۴) دستان تکبر کے باعث (۵)
سودا گریز انات کے باعث (۶) علما حسد کے باعث۔ آدم علیہ السلام کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو
کرامتیں ایسی عطا فرمائی ہیں جو پہلے ہی نہیں دین (۱) میری توبہ خاص کہ میں قبول مولیٰ اور امت محمدیہ کی توبہ
قبول ہوگی۔ (۲) میں کپڑے پہنے ہوئے تھا تا فرامی کی باعث بنگی کیا گیا۔ امت محمدیہ بنگی ہو کر گناہ کی گئی اور
انکا پردہ ڈال دیا گیا تا فرامی کی باعث مجھ اور میری بیوی میں تفریق کی گئی۔ امت محمدیہ میں اس قسم کی تفریق نہ

روایۃ الی عصیت فی الجنة فاخرجنی منها وامتہ محمد یصلو اللہ علیہ خاتم النبیین فیہ انما بالانوار

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الاحزاب

ریا ایہا الذین آمنوا اذکر واللہ ذکر کثیرا یغلب الاوقات ویعلم نواہی ماہواہلہ من التقذیب والتجید والتہلیل والتجید وسبوحہ بکرۃ واصیلہ اول النہار واخرہ خصوصاً وخصیصہما بالذکر للذکر لک علی فضلہما علی سائر الاوقات لکونہما مشہورین کافرہا التسمیہ من جملة الذکرا لانه العدة فیہا وقیل الفعلان متوجہان الیہما وقیل المراد بالتسمیہ الصلوۃ وهو الذی یصل علیہما بالرحمۃ وملاکئکہ بالہ مستغفار لکم والہما تمہما یصلحکم والمراد القدر المشترك وهو العناية بسلامہ امرکم وظہر شوقکم مستعار من الصلوۃ لیس جکم من الظلمات الی النور من ظلمات الکفر والعصیۃ الی نور الایمان والطاعة وکان بالمؤمنین رحیماً حق اھتد بصلوہ امرہم انافۃ قدرہم استعمل فی ذلک الملائکۃ المقربین رفاضی عن النبی علیہ السلام انه قال من صلے علی کل یوم خمساً مئة مرة لم یفقر ابداً الی الخیر الی احدہما قال اللہ تعالیٰ اذکر فی ای بالطاعة اذکر کم ای بالمغفرة والثواب او فاذا ذکر فی بالتوبۃ انکم بقبولی ومغفرتی او فاذا ذکر فی بالذکر عام اذکر کم بالاجابة کما قال اللہ تعالیٰ ادعونی استجب لکم او فاذا ذکر فی فی مہلکم اذکر کم فی لحدکم

وہم من افرانی کے باعث جنت سے نکال گیا است محمدیہ فوالی کر کے توبہ کی برکت سے جنت میں داخل ہوگی استیناف

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الاحزاب

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا یعنی سلاما نو خدا کی یاد کی بکثرت کیا کرو اور صبح شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔ مطلب یہ کہ بسا اوقات تقایس و تمجید و تہلیل و تجید میں مشغول رہو۔ تسبیح تمام اذکار سے افضل ہو اور صبح شام کی تخصیص اسلئے ہو کہ یہ دونوں وقت دیگر اوقات کی فضیلت رکھتے ہیں۔ بعض نے تسبیح سے نماز اور رکھی ہو سہو الذی یصلی علیکم اللہ یعنی خدا اور اس کے فرشتے تمہر رحمت بھیجتے ہیں اس سے مراد قدر شکر کی معنی تمہارے امور کی اصلاح اور ظہور شرف کی طرف متوجہ ہیں یعنی لفظ صلوۃ سے بطور استعارہ لئے گئے ہیں۔ لیس جکم اللہ تاکہ خدا تم کو کفر و عصیت کے اندھیروں سے نور ایمان و طاعت کی طرف نکال لائے کیونکہ وہ مومنوں پر مہربان ہو۔ اسلئے تمہارے کاموں کی اصلاح اور تمہارے شرف کا خزانہ ہو اور اسکے لئے قرآن کو کارکن بنا کر کامیاب رہا یعنی رضای رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص ہر روز پانسو مرتبہ مجہود و مدیہ پڑھے گا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فاذا ذکر فی اذکر کم یعنی تم مجھ کو طاعت و عبادت سے یاد رکھو۔ میں تم کو ثواب و مغفرت سے یاد رکھوں گا۔ یا تم مجھ کو توبہ سے میں تم کو قبولیت سے۔ تم مجھ کو دعا سے میں تم کو اجابت سے یاد کیا کروں گا۔ دوسری آیت ہے ادعونی استجب لکم تم مجھے دعا مانگو۔ میں قبول کروں گا۔ تم بہتر پر مجھے یاد رکھو۔ میں تمہیں تم کو یاد رکھوں گا۔

او هو التثبيت بالقول الثابت حين يسأله المملكان في قبره عن ربه وعن دينه وعن نبيه
 او فاذا ذكر في التوكل اذكر كم بالكفاية بدليل قوله تعالى (ومن يتوكل على الله فهو حسبه) او فاذا ذكر
 بالاحسان اذكر كم بالرحمة لقوله تعالى ان رحمت الله قريب من المحسنين رجع الحقائق لقوله
 هو الذي يصل الى اخره استيناف جار مجرى التعليل لما قبله من الهمز فان صلواته تعالى عليهم
 مع عدم استحقاقهم لها وغناء عن العالمين ما يوجب عليهم المداومة على ما يستوجبها تعالى عليهم من
 ذكره تعالى وتسبيحه وقوله تعالى وملائكته عطف على المستنك في يصل لملكان الفصل المغني
 عن التاكيد بالمنفصل لكن لا على ان يراد بالصلوة الرحمة او لا والاستغفار ثانيا فان استعمال
 اللفظ الواحد في معنيين متغايرين مالا مساغ له بل على ان يراد بها معنى مجازي عام يكون
 كلا المعنيين فمرحاضه عيال له وهو الاعتناء بما فيه خيرهم وصلاح امرهم فان كلا من الرحمة
 والاستغفار فمرحاض حقيقته (ابو السعدي) قوله هو الذي يصل عليهم وملائكته الاصلوة مغفرة ورحمة
 وصلوة الملائكة الدعاء والاستغفار للمؤمنين جعلوا الكونهم مستقيا بالدعوات كانوا فاعلوا الرحمة لذن
 جاز عطف الملائكة عليه (الاعلم) المشار في مفهومه الحقيقة والمجاز (شيخ زادة) قال عليه السلام
 لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله تورث قسوة القلب فان بعد الناس من الله القلب القاسي مصابيح
 محمدية يادرسه من كبره من كجواب مراد به عيكه وه خدا اور دين اور نبی کی بابت قبر میں سوال کرے گی
 یا تم مجھے توکل سے یاد کرو میں تمہارے سارے کام بنا دوں گا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ
 فَهُوَ حَسْبُهُ یا تم مجھے نیکوئی سے یاد کرو میں تمکو رحمت سے یاد کروں گا۔ چنانچہ فرماتا ہے إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ
 قَرِيبٌ مِّنَ الْحَسَنِينَ (رجح الحقائق) هو الذي يصلی بجملة منافع قائم مقام تعلیل ہے۔ کیونکہ باوجود عدم
 استحقاق خدا کی رحمت ذکر و تسبیح کو واجب کر رہی ہے اور ملائکہ ضمیمہ یصلی پر معطوف ہیں اس میں فصل
 ہوا ضمیمہ منفصل کی ضرورت نہیں۔ لیکن صلوة سے اولاً رحمت ثانیاً استغفار کے معنی ایسے درست نہیں
 کیونکہ دو متغایر معنوں میں ایک لفظ کا استعمال ناپائیدار ہے۔ بلکہ عام طور پر مجازی معنی ایسے چاہیے ہیں تاکہ یہ
 دونوں معنی اس عام معنی کے فرو حقیقی بن جائیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ اور فرشتے تمہاری بھلائی اور صلاح
 امور کی طرف متوجہ ہیں۔ رحمت اور استغفار دونوں اس معنی کے فرو حقیقی ہیں (ابو السعدی) هو
 الذي يصلی علیکم الاية صلوة خداوندی سے رحمت و مغفرت اور صلوة ملائکہ سے مومنوں کے لئے دعا
 اور استغفار مراد ہے۔ چونکہ فرشتے سبحان الدعوات ہیں اس سے بمنزلہ فاعل رحمت قرار دئے گئے
 ہیں۔ اس سے عطف جائز ہوا ہے ورنہ صلوة حقیقی و مجازی دونوں معنوں میں عموم مشترک نہیں پایا
 جاتا (شیخ زاد) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ بلا ذکر الہی کثرت سے باتیں نہ لیا کرو۔ کیونکہ کثرت
 الكلام بلا ذکر الہی دل کو سخت کر دیتی ہے۔ خدا سے وہی شخص دور ہوگا جو نہایت سخت دل ہوگا (مصباح)

انہ مات رجل من اهل الله تعالى فراه البعض في الموت فساله عن حاله فقال جلس على
 وجهها احسن شئ ورعيها اطيب شئ فقالوا من ربك فقلت ان سالتم الصديق فقولوا ان سالتم
 استغفها ما فرني الله تعالى فذها فقلت لا تذها ما لم تاتيها بالخبر عن سيدي فجامدنا في الحال
 هو عبدى فذها رايتها عن ابى هريرة رضى الله عنه انه قال قال عليه السلام رايت ليلة للعرج
 جبرائيل يعلم مقداره الا الله تعالى وعلى شاطئه ملك على صورة الطير وله سبعون الف جناح اذا
 قال العبد سبحان الله تحرك من مكانه واذا قال والمجلى بسط اجنحه واذا قال ولا اله الا الله طار
 واذا قال والله اكبر اوقع نفسه في البحر واذا قال ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم يخرج فينفض
 اجنحه فيقطر من كل جناح سبعون الف قطرة فيخلق الله تعالى من كل قطرة ملكا فيسبحون ويصلون
 ويستغفرون لقائلها الى يوم القيمة (زبد الواعظين) عن النبي عليه السلام رآه قال ان الله تعالى
 خلق عروج ابين يدي العرش فاذا قال العبد لا اله الا الله محمد رسول الله اهتز العرش فيقول الله
 تعالى اسكن يا عروج فيقول العرج كيف اسكن ولم تغض لقائلها فيقول الله تعالى قد غفرت له فسكن
 عند ذلك (زبد الواعظين) **حكاية** من علي السلف كل ما را في بعض الطرق فرأى شيخا قد اغشى ظهره من الكبر
 حكايت بعض اهل امره كوفات كى بعد كسى شخص لى خواب بين ديكه بوجاه كى كوكيا كندى - جواب و
 ميرے پاس نہایت خوبصورت و دفر شے تھے جنکی خوشبود و دو تک مہک رہی تھی - انہوں نے کہا تیرا رب
 کون ہی میں نے جواب دیا کہ اگر استخانا پوچھتے ہو تو یہ سوال حلیم ہی ماور اگر استخانا پوچھتے ہو تو میرا رب
 اللہ تعالیٰ ہے - یہ شکر و نون چلنے لگے - میں نے کہا کہ بغیر جواب دئے جانا نہ چاہیئے - متے میں نما ہوئی
 کہ یہ شخص میرا خاص بندہ ہے - یہ دونوں فرشتے چلے گئے - ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے معراج کی رات کو ایک ایسا دریا دیکھا جسکی انتہا خدا ہی کو معلوم ہے
 اُس کے کنارہ پر ایک پرندہ کی صورت میں فرشتہ نظر آیا جس کے ستر ہزار پر تھے - جب بندہ سبحان اللہ کہتا
 ہے تو وہ اپنے پر ہلاتا ہے اور جب سبحان اللہ کہتا ہے تو پر و کو کو کہتا ہے پر جب لا اله الا اللہ کہتا ہے تو
 اُڑ جاتا ہے اور جب اللہ اکبر کہتا ہے تو دریا میں گر کر رہتا ہے اور جب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلى العظيم کہتا ہے تو
 دریا سے نکل کر اپنے پر جھاتا ہے اُنکے ایک ایک پر سی ستر ہزار قطرے جہڑتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ
 پیدا کرتا ہے یہ سب تسبیح و تہلیل کرتے اور قائل کے لیے قیامت تک منتظر کرتے رہتے ہیں (زبد الواعظین)
 رسول خدا فرماتے ہیں - اللہ تعالیٰ تے عرش کے آگے ایک بہتوں پیدا کیا ہے جب بندہ لا اله الا اللہ محمد
 رسول اللہ کہتا ہے تو یہ ستون بننے لگتا ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے ستون ٹھہر جا - وہ عرض کرتا ہے کہ جب تک
 اسکے قائل کی مغفرت نہ ہوگی میں ہرگز نہ ٹھہر ونگا - حکم ہوتا ہے چاہے اُسے بخشد یا - ستون فوراً ٹھہر جاتا
 ہے (زبد الواعظین) حکایت موسیٰ علیہ السلام کہ میں چلے جا رہے تھے رستہ میں ایک کپڑے بڑے کو دیکھا

قد شد زنا اہل وسطہ و بین یدیدہ نار عید ہا قتال موسی علیہ السلام یا شہید منہا شہید
تعبہ ہذا النار فقال منذ اربعائے و تسعین سنة فقال الرب ان لك ان تتوب عن عبادة النار فتق
الى الملك الجبار فقال يا موسى ان ترى ان الله تعالى ورجعت اليه يقبلني قال موسى عليه السلام فكيف لا يقبل
و هو ارحم الراحمين فقال يا موسى ان علمت ان الله تعالى يقبل الهاربين بكرمه لطفه اعرض على الاسلام
فعرض عليه موسى عليه السلام الاسلام فاسلم فقال لا اله الا الله موسى رسول الله فاخذ منه الصلوة
والعصر ثم حرق خشق عليه الموت بفرج الاسلام فحرقه موسى عليه السلام برجله فاذا هو فارق الدنيا
فاخذ موسى عليه السلام في تجهيزه ودفنه ثم وقف على قبره فقال اهي اريد ان تعلمني بماذا عملت
هذا العبد بتوحيد واحد فنزل جبرائيل عليه السلام وقال يا موسى ان ربك يقربك السلام ويقول اما
علمت ان من هذا الحياكة لا اله الا الله موسى رسول الله فقبضه الى جنبنا و نلبسه من حل الجنة فخرج معنا
عليه السلام الى قوم فاجبرهم القصة فعد احروف لا اله الا الله موسى رسول الله اربعة و عشرين حرفا فحده
غفر الله بكل حرف ذنوب سبع و عشرين سنة (روى في المجالس) وفي الخبر ياتي بعبد يوم القيمة و يوقف بين
يدك الله تعالى و يحاسبه فيستحق النار بكثر ذنوبه قللة حسنة فيقرب الى الهلاك و هو يرتعد فيقول الله
يا مملوك كنتي انظر وادفرت هل تجدون في ديوانه حسنة فينظرون فيقولون يا ربنا الرحمن شديدا

جو زنا را بندہ ہے آگ کی پوجا کر رہا تھا۔ اپنے فرمایا۔ بڑے میان۔ عرصہ سے آگ کو پوج رہے ہو
عرض کیا چار سو نوے برس سے۔ اپنے فرمایا کیا اس سے توبہ اور خدا کی طرف رجوع کرنے کا وقت ابھی
نہیں آیا۔ اس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائیگی۔ فرمایا خدا رحم الراحمین ہے ضرور قبول کرے گا۔
اُس نے کہا اگر اللہ تعالیٰ بھلا گئے والوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے تو مجھ پر اسلام پیش کیجئے۔ اپنے کلمہ شہادت پڑایا
اُس نے اسلام کی خوشی میں ایک ایسی سچ ماری کہ جان نکل گئی۔ حضرت موسیٰ نے پانچوں کلمہ پڑھ کر بلایا۔ مگر
وہ ان کیا رکھا تھا۔ اپنے چھتیر و تکفین کے بعد دفن کر دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہو کر یہ فرمایا الہی صرف کلمہ
توحید پڑھ لینے سے تو نے اس بندہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کلمہ توحید
پڑھنے والا ہمارا مقرب بناتا ہے اور ہم سے جنت کے محلے پہنچا دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے واپس
آکر لوگوں کو یہ واقعہ سنایا۔ انہوں نے لا اله الا الله موسی رسول الله کے حرف گئے تو چوبیس نکلے۔
ہر حرف کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے تالیس برس کے گناہ معاف فرما دیئے (روى في المجالس) حدیث ثمرین
میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ کثرت
گناہ اور قلت حسنات کے باعث دوزخ کا مستحق نکلے گا۔ اس لئے بخون ہلاکت کا ہنسنے لگے گا۔
اسوقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ اے فرشتو یہ تو دیکھو کہ اس کے نامہ اعمال میں کوئی نیکی ہے یا
نہیں۔ عرض کریں گے۔ الہی ایک بھی نہیں۔

فیقول اللہ تعالیٰ عندئذ یومضون انما کان ذلک فی اللیل فاستیقظ من منامہ اراحدین ذکر فی خطبہ
الانوار فی نقد ابن یزید کہ فرماتا ہے کہ ہذا لک (تنبیہ الغافلین) عن سعید بن النبی علیہ السلام
قال ان الشیطان علیہ اللعنة قال لربہ بعزتك وجلالتک یا رب لا ازال ابدن اعدی عبادک واصرهم
یا کفر والمعصیۃ ما دامت ارواحهم فی اجسادهم قال اللہ تعالیٰ ملعون وعزتی وجلالتی لا ازال اعدی
ما دامت ارواحهم لی ومستغفرین منی رجال السانوار عن النبی علیہ السلام انہ قال یؤتی برجل یؤتی
الی المیزان فیوزجہ لہ تسعة وتسعون سجلا کل سجلا منها ما لہ فیہ اخطایاہ وذنوبہ فتوضع فی کفة
المیزان ثم ینزع قرطاس مثل النملة فیہ شہادۃ ان لا الہ الا اللہ فیہ یسئل اللہ فیوضع فی الکفة الاخری
فیوزجہ علی خطایاہ فینبیہ اللہ تعالیٰ بنوحیدۃ من النار ویدخل الجنة (تنبیہ الغافلین) قال الفقیہ
ابو الیث من حفظ سبع کلمات فہو شریف عند اللہ تعالیٰ والملائکۃ ویغفر اللہ ذنوبہ لو کان من قبل
ویمجد حلاوة الطاعة ویكون حیاته وسماته خیر (الاولی) ان یقول عند ابتداء کل شئ بسم اللہ (والثانی)
ان یقول بعد فراغ کل شئ الحمد للہ (والثالثۃ) اذ جری علی لسانہ ما لا یحبہ ان یقول استغفر اللہ
(والرابعۃ) اذا اراد فعلًا عذا ان یقول ان شاء اللہ

حکم ہوگا اسکی ایک امانت ہمارے پاس ہے۔ وہ یہ کہ ایک شب پچھلے کو میرا رب ہو کر اس نے ہمارے
ذکر کا ارادہ کیا۔ مگر نیند کے غلبہ نے اس ارادہ کو پورا نہ کئے دیا۔ ہم نے اُسی نیند کے باعث اسے
بخش دیا۔ (تنبیہ الغافلین) حضرت سعید بن مسعود رضی اللہ عنہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ شیطان
لمعون نے جب یہ دعویٰ کیا کہ اُمّی تیری عزت وجلال کی قسم۔ میں ہمیشہ تیرے بندوں کو بھکاتا اور
اُنکو کفر و معصیت کی ترغیب دیتا۔ ہوں گا۔ وہاں سے جواب آیا۔ اے لمعون ہمیں اپنے عورت و
جلال کی قسم۔ بندے جب تک ہمارا ذکر کرتے اور ہم سے مغفرت چاہتے ہیں گے ہم اُنکو بخشتے
ہیں گے (مجاہد السانوار) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قیامت کے دن ایک شخص
کو میزان کے پاس لا کر اُسکے گناہوں کے تانوں میں دفتر نکالے جائیں گے۔ ہر دفتر تیرے کی برابر
ہوگا۔ ہر سب کو میزان کے ایک پلہ میں اور چوٹی برابر ایک کاغذ کو جس میں کلمہ شہادت ہوگا دوسرے
پلہ میں رکھیں گے۔ یہ پلہ جگ جائیگا۔ اور توحید کی بدولت اللہ تعالیٰ دوزخ سے نجات دیکر اُسے
جنت میں داخل کر دیگا (تنبیہ الغافلین) فقیہ ابو الیث کا قول ہے کہ مندرجہ ذیل ہر کتاب کا ذکر
رکھنے والا اُس کے نزدیک شریف اور قابل مغفرت ہو اُس کے گناہ اگر تندر کے جھاگ کی طرح ہوں گے۔
تو معاف کر دیے جائیں گے اور اُس کی مدت زندگی سے بہت عرصہ (۱۰۰۰) سال تک رہے۔
میں بسم اللہ کہتا (۲) ہر کام سے پہلے ہو کر اسجد للہ کہتا (۳) نفو و ربہ وہ ہر روز
بعد استغفر اللہ کہتا (۴) آمین و فعل پران شد اللہ کہتا (۵)

روا (الخامسة) اذا استقبل اليه فعل مكره ان يقول لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم والسادس
 اذا اسابت عصى ان يقول ان الله وانا اليه راجعون (والسابعة) لا يزال يجري على لسانه في الليل
 والنهار كلمة لا اله الا الله محمد رسول الله (من تفسير حنفى) فاعل بها قرنا لك يا صوفي قيل سبعة
 اشياء تنور القبر وكل واحد ثابت بكتاب الله تعالى راوها (الاخلاص في العباداة لقوله تعالى وما امروا
 الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين روا (الثانى) بر الوالدين لقوله تعالى واعبدوا الله توكروا
 به شيئا وبالوالدين احسانا والثالث صلوة الرحم لقوله تعالى واتخذ القربى حقه (والرابع) ان لا يضيع
 عمره في المعصية لقوله تعالى واتقوا يوم ما ترجعون فيه الى الله (والخامس) ان لا يتهم هو اه لقوله
 تعالى يا ايها الذين امنوا اقروا انفسكم واهليكم نارا وقوله تعالى وامامن خاف مقام ربه ونهى
 النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى (والسادس) ان يجتهد في الطاعة لقوله تعالى وسارعوا
 الى مغفرة من ربى وجنة عرضها السموات والارض لمن تعدى للمتقين (والسابع) ان يذكر ذكر الله لقوله تعالى
 يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا وتنبية الغافلين قال عليه السلام
 افضل الذكرا لا اله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله (وهذا الحديث من حسان المصابيح) رواه جابر
 رضى الله عنه وانما جعل فيه الحمد لله تعالى افضل الدعاء لان الدعاء عبارة عن ذكر العبد ربه
 وسؤاله منه فضل ففي الحمد لله هذا المعنى موجودا فيه ذكر الرب وطلب المزيد لانه راس الشكر والعز فيه
 (د) كوفى فعل مكره سائى اجماعه قوله لا حول ولا قوة الا بالله كونا (هـ) مصيبة وقت ان
 الله وانا اليه راجعون كونا (و) ذن مات كلمة شهادت زبان سے جاری رکھنا (تفسير حنفى) بعض علماء
 کا قول ہے کہ سات چیزیں رکھنی قبر کا باعث ہیں (۱) عبادت میں اخلاص - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے فخلصين لى الدين (۲) والدين کے ساتھ سلوک چنانچہ ارشاد ہوا ہے وبالوالدين
 احسانا (۳) صلہ رحمی - اللہ تعالیٰ کا قول ہے واتخذ القربى حقه (۴) زندگی کو گناہوں سے
 بچانا - قرآن مجید میں ہے واتقوا يوم ما ترجعون فيه الى الله - (۵) نفسانی خواہشوں سے بچنا -
 چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے توا انفسكم واهليكم نارا - اور اما من خاف مقام ربه الآية
 (۶) طاعات میں کوشش کرنا چنانچہ حکم ہوا ہے - وسارعوا الى مغفرة الآية (۷) ذکر الہی کی
 کثرت - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا الآية (تنبية الغافلين)
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا اله الا الله تمام اذکار سے افضل اور الحمد لله تمام
 دعاؤں سے بہتر ہے (مصابيح) الحمد لله کو اس لئے افضل الدعاء فرمایا ہے کہ دعا ذکر الہی
 اور اس کے فضل کی طلب کا نام ہے - الحمد لله میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں ذکر الہی اور
 طلب فضل بھی کیونکہ الحمد لله شکر کی اصل ہے

لَقَوْلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَنْ سَأَلَ الشُّكْرَ مَا شَكَرَ اللَّهُ عَبْدُ مُحَمَّدٍ وَشَكَرُكَ يَسْتَلْزِمُ التَّوْحِيدَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَنْ قَالَ الْحَقُّ يَصِيرُ كَأَنَّهُ سَأَلَ مِنْهُ تَعَالَى زِيَادَةَ فَضْلِهِ بِعَدْلِ الشُّكْرِ عَلَيْهِ مَا كُنَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
مَنْ أَفْضَلُ الْأَذْكَارِ فَلَنْ فِيهِ مَعْنَى لَا يُوْجِدُ فِي ذِكْرِ غَيْرِهِ وَبِعِزَّةِ ذَلِكَ الْمَعْنَى يَصِلُ الْمَكْلَفُ جَمِيعَ مَا يَجِبُ
عَلَيْهِ مَعْرِفَتُهُ فِي حَقِّهِ تَعَالَى وَذَلِكَ مَعْنَى اثْبَاتِ الْإِلَهِيَّةِ لَهُ تَعَالَى وَفِيهَا عَمَادَةٌ وَيَسْتَلْزِمُ فِي مَعْنَى
الْإِلَهِيَّةِ جَمِيعَ مَا يَجِبُ عَلَى الْمَكْلَفِ مَعْرِفَتُهُ مَا يَجِبُ فِي حَقِّهِ تَعَالَى مَا يَسْتَعِيلُ عَلَيْهِ مَا يَجِبُ لَهُ لِأَنَّ
الْإِلَهِيَّةَ تَشْتَقِلُ عَلَى مَعْنِيَيْنِ (أَحَدُهُمَا) اسْتِغْنَاؤُهُ تَعَالَى عَنْ جَمِيعِ مَا سِوَاهُ (وَالثَّانِي) اقْتِنَاءُ جَمِيعِ
مَا عَدَاهُ إِلَيْهِ تَعَالَى فَعَلَى هَذَا يَكُونُ مَعْنَى كَلِمَةِ التَّوْحِيدِ لَا مَسْتَعْنَى عَنْ جَمِيعِ مَا سِوَاهُ إِلَّا اللَّهُ فَيَجِبُ لَهُ
تَعَالَى الْوُجُودُ وَالْقُدْرَةُ وَالْبَقَاءُ أَذْكَالُ مَا يَجِبُ لَهُ تَعَالَى هَذِهِ الصِّفَاتُ لَكِنْ حَتَّى جَاءَ إِلَى عِدَّتِهَا
لَا أَنْتِفَاءُ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الصِّفَاتِ يَسْتَلْزِمُ الْحَدُوثَ وَكُلَّ حَادِثٍ مُفْتَقِرٌ إِلَى حُدُوثٍ وَكَذَلِكَ يَجِبُ لَهُ تَعَالَى
الْتِزَامُهُ عَنِ النَّقَاطِصِ وَيَدْخُلُ فِي التَّزَيُّعِ عَنِ النَّقَاطِصِ فُجُوبُ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْكَلامِ وَالْعِلْمِ وَالْمَخْلُوقِ
سُورَةُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْأَحْزَابِ

اِنَّ الله و ملائكته يصلون على النبي، يعتنون باظهار شرفه وتعظيم شأنه
چنانچہ رسول خدا فرماتے ہیں جس نے خدا کی حمد نہ کی اُس سے شکر اور نبین ہو سکا شکر سے نعمت
کی زیادتی ہو ا کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے لَنْ شَكَوْا تَعْلَا زَيْدٌ تَكْتُمُ: میں تو الحمد لیسہ کہنے والا
گو یا حمد آئی کہ بعد زیادتی فضل کا طالب ہو۔ اور لا اله الا الله اسلئے افضل الذکر کہ جو معنی اس میں پائے
جاتے ہیں اور ہم کے ذکر میں نہیں پائے جاتے۔ اس کے معنی سمجھ لینے سے بندے کو حقوق الہی کی مشعلق
تمام واجبات کا علم حاصل ہو جاتا ہے یعنی خدا کی معبودیت کا ثبوت اور شرک کی نفی ہوتی ہے۔ اور اسی کے
تحت میں حقوق الہی کے مشعلق تمام واجبات داخل ہیں۔ کیونکہ معبودیت میں دو باتیں ہوتی ہیں (۱) اللہ تعالیٰ کی
تمام ماسوے سے بے نیازی (۲) اس کی جانب تمام ماسوا کی احتیاج اسلئے کلہ توجہ کی کہ
یعنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر تمام چیزیں ماسوے کے محتاج ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ کے لئے وجوب
اور قدیم ہونا اور بقاء ہر وقت ثابت ہے۔ کیونکہ اگر ان صفات کی نفی کی جائے تو نفوذ باللہ اللہ تعالیٰ کو
ایک مخدیش کا محتاج ماننا پڑے گا۔ یہ اس لیے کہ ان صفات کی نفی مستلزم حدوث ہے اور حادث
محدث کا محتاج ہو ا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام نقصانات سے پاک
ہے۔ اور مع۔ بصر۔ کلام اسکی صفات میں داخل ہیں (محاسن الرومی)
سُورَةُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
اِنَّ الله و ملائكتہ يصلون على النبي، یعنی خدا اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے اور انکے
اظہار شرف اور تعظیم شان کا اہتمام کرتے ہیں۔

روایا الذری ان من صلواتی استنوا انتم بعد انکم اول من دعا عن قول اللہ صل علی محمد
 و صلوا تسلیما و قولوا السلام علیک ایھا النبی و قیل متفقاً ان و امرہ و الیہ تدل علی وجوب
 الصلوۃ والسلام علیہ علی جمیعہ و قیل قیب الصلوۃ کما جری ذکرہ لذلک علیہ السلام رغم انہ لعل ذکرہ
 عندہ فلو یصل علی قد دخل النار فابعد اللہ و ثبت علی غیرہ تبعاً لہ و تذکرہ استقلالہ فی العزیز
 شمار الذکر الرسول لذلک انہ یقال محمد جزوجل ان کان منہین اجلیلہ (قاضی) و علی ہرگز
 و عار بن یاسر رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام ان قال ان اللہ تعالی خلق ملکاً اعطاه ستم الملائق
 کلہا و هو قائم علی قبری الی یوم القیامۃ فامن احد من امتی یصل علی صلوۃ الاسماء باسمہ اسم
 ایہ قال یا محمد بن فلان بن فلان صلی علیک فقالوا یا رسول اللہ ان رأیت قول اللہ تعالی ان اللہ
 و ملائکتہ یصلون علی النبی فقال علیہ السلام هذا من الصلوات لکون ولولا انکم سألتونی ما انعمتکم
 به فقال النبی علیہ السلام ان اللہ تعالی و کل بی ملکین فلا ذکرہ عند مسلمان فیصل علی الہ قال
 ذاک الملکان غفر اللہ لک و تقول للملائکۃ تجواباً لہا آمین و ذکرہ عند مسلمان فلو یصل علی
 الہ قال ذاک الملکان لا یغفر اللہ تعالی لک و تقول للملائکۃ جواباً لہ آمین (ابو السعید) عن انس بن
 مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من دعاء الا بینہما بین السماء و الجاہل حتی یصل علی النبی علیہ

السلام و تمجیدی و دو سلام پیچھے کا یہ تمام کر دیکھو کہ تم کے زیادہ سنی ہو یعنی اللہ صل علی محمد
 اور السلام علیک ایھا النبی کما کرو یا یعنی کہ نبی کے احکام مانا کرو۔ ایت صلوۃ و سلام کے
 واجب پر مال ہو بعض علماء کا قول ہے کہ آپ کے ذکر کے وقت ہر مرتبہ درود پہننا واجب ہے کیونکہ
 آپ فرماتے ہیں خدا کرے وہ شخص ذلیل ہو جو میرے تذکرہ کے وقت مجھ پر درود نہ بھیجے خدا اس کا
 رحمت سے دور کر کے دوزخ سے قریب کر دیتا ہے غیر نبی پر درود کو پہننا بیجا جائز اور مستحباً نہ ہے
 کیونکہ درود دعوت میں نہ کر دینی کا شاعر نہیں کیا ہے اسی لئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ آپ کے معتر
 و طیل ہونے میں فرار شک نہیں (قاضی میضائی) ابو ہریرہ اور عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا فرما
 میں اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کر کے میری قبر پر رکھ رکھا کر دیا ہے یہ تمام مخلوق کی باتیں سنا کرتا ہے اور
 جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا اور اس کے باپ کا نام لیکر میرے پاس پہنچا دیتا ہے صحابہ سے عرض کیا
 کہ اللہ و ملائکۃ الالہ کا کیا سلسلہ فرمایا یہ راز کی بات ہے اگر تم سوال نہ کرتے تو میں ہرگز نہ بتاتا۔
 پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جب کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے تو یہ دونوں
 فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور دیگر ملائکہ امین کہتے ہیں اور اگر کسی نے لکھ کر کہہ دیا تو کوئی اس کا
 درود نہیں پہنچتا تو وہ دونوں بدوا کر رہے ہیں اور دیگر ملائکہ امین کہتے ہیں (ابو سعید) انس بن مالک نے فرمایا
 سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی پر درود نہ بھیجا جائے آدمی کی دعا اس کے زمین کی لہریں کی رہتی ہے۔

ما رواه عن علي بن ابي طالب عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال النبي صلى الله عليه وسلم
جلس للشهد فبسط يده على النبي صلى الله عليه وسلم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم
لم نسيت الصلوة على فقال يا رسول الله اشتغلت ببناء الله تعالى وعما دونه فنسيت فقال علي
السلام اما سمعت قولي الاعمال موقوفة والذنوب محبوبة حتى يصلي على فقال لو جاء بعد
يوم القيامة نجسنا اهل الدنيا ولم تكن في الصلوة على رحمت ولم تقبل رزق الواعظين من الله
عليه السلام انه قال ان اولي الناس يوم القيمة اكثرهم على صلواتي رحمة ان زاهدا رأى النبي صلى الله عليه وسلم
في نومه فاستقبل الزاهد اليه فلم ينظر اليه فقال الزاهد يا رسول الله انت على غضبي فقال عليه السلام
لا فقال اما تعرفني وانك فلان الزاهد فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعرفت فقال يا رسول الله انما سمعت
العلماء يقولون ان النبي صلى الله عليه وسلم يعرف الامم كلهم في الامم ولد لها فقال النبي صلى الله عليه وسلم صدق
العلماء ان النبي يعرف منها بامته اي بالذي يصلي على نبيه بقدر صلواتي رزقكم الرضا حتى ان امرأتها جاءت
الى الحسن البصري فقالت يا استاذن لي بنتا ماتت اريد ان اراها في المنام فعلمت شيئا من الخواص
اذا فعلها الصلوة فزات بنتها في المنام وعليها لباس من قطران وفي عنقها غل وفي بطنها قنديل من نار
فاستيقظت فجاءت الى الحسن البصري باكية ووصفت ما رأت في المنام فبصرى احبها به ثم مضى فلما فرأى

اور پھر جب درود پڑھتا تو پردے چاک کر کے ہسمان پر چڑھ جاتی ہو اور جو درود نہیں پڑھتا تو اس کی
دعا لوٹ آتی ہے حکایت ایک شخص نے جو تشہد کے بعد درود پڑھنا بھول گیا تھا رسول خدا کو خواب
میں یہ فرماتے دیکھا کہ تم درود کیوں بھول گئے عرض کیا میں شائے الہی میں مشغول تھا آپ نے فرمایا تم
یہ نہیں سنا کہ جبک بچہ درود نہ بھیجا جائے اعمال اور دعائیں رک رہتی ہیں اگر کسی نے تمام دنیا کی
برابر نیکیاں کی ہوں مگر ان میں درود شامل نہ ہو تو سرگرد قبول نہ ہونگی (زبدۃ الواعظین) رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے قیامت کے دن وہی شخص میرے پاس ہوگا جو دنیا میں کثرت درود
بھیجتا رہے گا حکایت ایک ناہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں غیر متنت دیکھ کر
عرض کیا کہ کیا آپ مجھے خطا ہیں فرمایا نہیں اے عرض کیا کہ میں فلان ناہر ہوں آپ نے فرمایا
میں تمکو نہیں پہچانتا ناہر نے کہا میں علماء سے سنا ہوں کہ رسول خدا اپنی امت کو اس طرح پہچانتے ہیں صراط
مان باپ اپنی اولاد کو آپ نے فرمایا علماء نے سچ کہا نبی انہیں کو پہچانتے ہیں جو تشہد نماز آپ پر درود بھیجتے
رہتے ہیں (زہد الریاض) حکایت حسن بصری سے ایک عورت نے کہا کہ میری لڑکی مر گئی ہے اسے خواب
میں دیکھنا چاہتی ہوں کوئی ولیفہ بتائیے آپ نے اُسے درود بتا دیا اُسے اپنی بیٹی کو گندہک کے کپڑے
گلے میں طوق اور پانچونین دھنچ کی بیڑیاں پہنے دیکھا فوراً اٹھ کھل گئی اور روتی ہوئی حسن بصری
کے پاس آئی پھر اپنا خواب بیان کیا حسن اور اُسے اجاب یہ خواب منکر چہرہ رکھ رہے تھے بعد حسن نے

في المنار افاق الجنة على سرور على راسها تاج يضي ما بين المشرق والمغرب فقالت يا استاذنا انظر
فقال الحسن رحمه الله لا فقالت انما كنت تلك المرأة التي علمتها الصلوة فقال الحسن رحمه الله تعالى
باي سبب قلت هذا المنزل فقالت يا شيخهم من عبقريتنا رجل فصد على النبي عليه السلام مرة وجعل تواجها
نما وكان في عبقريتنا خمسمائة ثمان مائة من اشسانا معدن يا فتوى ارضوا عنهم العذاب بركة صلوة هذا
الرجل على النبي عليه السلام زبدة الواعظين عن عبد الرحمن بن عوف عن النبي عليه السلام انه
تلك جاء في جبرائيل عليه السلام قال يا يحيى لا يصح عليك احد الا يصلي عليه سبعون الف ملك ومن
علت عليه الملاذكة كان من اهل الجنة روى عن الحسن البصري انه قال رايت ابا عصمة في المنام
فقلت له يا ابا عصمة ما فعل الله بك فقال غفر لي فقلت باي سبب قال ما ذكرت حديثا الا صليت
على النبي عليه السلام زبدة الواعظين عن النبي عليه السلام انه قال اتاني جبرائيل وميكائيل واسرافيل
وعزرائيل عليهم السلام فقال جبرائيل يا رسول الله من صلى عليك في كل يوم عشر مرات لنا اذن
بيده وامره على الصراط كالبرق الخاطف قال ميكائيل عليه السلام انا اسقيه من حوضك وقال اسرافيل
عليه السلام انا ابعثك الله تعالى ما ارضع راسي حتى يغفر الله تعالى له وقال عزرائيل عليه السلام انا اقبر
رحمة كما اقبر رسول الانبياء عليه السلام

اس لوكي كوجنت كے تخت پر ایک جگہ تاج پختے دیکھا۔ لوكي نے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ آپ نے
فرمایا نہیں۔ لوكي بولی میں اُسی طرحی کی بیٹی ہوں جبکہ آپ نے درو سکھا یا تھا۔ جس نے کہا تجھے یہ رتبہ
کیونکر مل گیا۔ جواب دیا۔ کہ ایک آدمی ہمارے مقبرہ کی طرف سے درو پڑھتا ہوا گزرا۔ اور اسکا ثواب ہمیں
بخش دیا۔ اسکی برکت سے ایسے پانچ سو پچاس مردوں کو جن پر عذاب ہو رہا تھا نجات مل گئی (زبدۃ الواعظین)
عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل مجھے کہے گئے ہیں جو
شخص تیس ایک بار درود بھیجے گا اُس پر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجیں گے۔ اور جس پر فرشتے رحمت بھیجے ہیں وہ
جنتی ہو جائے جس بصری کہتے ہیں میں نے ابو عصمہ کو خواب میں دیکھا کہ اُن سے یہ پوچھا کہ کیسے کیا
فری جواب دیا۔ مغفرت ہو گئی۔ میں نے کہا کس سبب سے۔ جواب دیا میں حدیث بیان کرتے وقت ہمیشہ
درو پڑھا کرتا تھا۔ زبدۃ الواعظین، رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ایک بار جبریل
میکائیل اسرافیل عزرائیل چاروں فرشتے میرے پاس آئے۔ جبریل نے کہا جواب پر دس مرتبہ روز
درو بھیجے گا میں اُس کا مات پکڑ کے بجلی کی طرح پل صراط سے اُتار دوں گا۔ میکائیل بولے میں اُسے جنت
نور کا پانی پلاؤں گا۔ اسرافیل نے کہا میں سجدہ میں گر پڑوں گا۔ اور جب تک اسکی مغفرت نہ ہو جائے ہرگز
سہا نہیں دیا جائے گا۔ عزرائیل بولے میں روح انبیاء کی طرح اُس کی روح قبض کروں گا حکایت عبد اللہ
کہ میں جانا۔ تاہم جو چاہیے سلطان کی خدمت میں مصروف تھا نہایت فاسق و فاجر تھا۔

فی ما یجوز فی الدین علی السلام فقلت لہ یا بنی اللہ علیہ السلام من الناس من
 فکلف منہ ما کان فی دینہ فقال النبی علیہ السلام قد غفر لہ وانا اشفع لہ الی اللہ تعالیٰ فقلت یا بنی
 ہای سبب نال تلك المنزلة فقال بکثرة الصلوة علیہ کہ کان فی کل ليلة حين یخرج الی فراشہ یصل
 علی الف مرة وحققة الملوک وعن کعب انہ قال اذا کان يوم القيمة یرى آدم علیہ السلام واحد من امم
 یصل علیہ السلام یساق الی النار فینادی یا ہجر فیقول لیبک یا ابا البشر فیقول ان واحد من امتک
 یساق الی النار فبعد وخلفہ النبی علیہ السلام حتی یدرکہ ویقول یا ملائکة ربی قضا فیقولون
 یا ہجر لم تقرا قوله تعالیٰ فی حقنا لا یعصون اللہ ما امرهم فیفعلون ما یؤمرون فیسمعون سدا
 الیہ یصل ہجر فیقول ردہ الی المیزان فیوزن عملہ فتخرج سیئاتہ علی حسناتہ فیخرج النبی علیہ السلام
 مرقة من کما فیہا الصلوة التي صلها علیہ فی الدنیا فیضعہا النبی علی حسناتہ فتثقل فیفرج الرجل
 ویقول بابی دمی من انت فیقول انا محمد فیقبل ذلک الرجل قدر النبی علیہ السلام ویقول یا رسول اللہ
 ماتک الرقة فیقول النبی علیہ السلام ہی صلواتک التي صلیت علی فی الدنیا وانا احفظها لک فیقول
 العبد یا حسرتا علی ما فرطت فی جنب اللہ رکن الافخار مروی عن النبی علیہ السلام انہ
 قال ان اللہ تعالیٰ خلق ملائکة بايديہ

میں نے ایک رات خواب میں یہ دیکھا کہ وہ رسول خدا کے ملائکہ میں ہاتھ دے ہوئے ہو۔ عرض کیا حضور
 اس فاسق کو یہ تہ کیونکر ملا آپ نے فرمایا میری شفاعت اسکی مغفرت ہوگئی۔ کیونکہ یہ مجھ پر کثرت درود بھیجا
 کرتا تھا۔ یعنی رات کو بستر پر لیٹے وقت ہزار مرتبہ درود پڑھا کرتا تھا (تحفۃ الملوک) کعب سے روایت ہے
 کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن حضرت آدم امت محمدیہ کے ایک شخص کو دوزخ کی طرف جانا دیکھا کہ مولیٰ خدا سے
 یہ فرمایا گئے کہ آپ کا ایک امتی دوزخ کی طرف جا رہا ہے۔ آپ دوڑ کر اسے پکڑ لیں گے۔ اور فرشتوں کو خطاب
 کریں گے کہ ٹھیر جاؤ۔ فرشتے کہیں گے۔ کیا آپ نے یہ آیت نہیں سنی (لَا یُعِصُونَ اللہَ مَا أَمَرَهُمْ وَیَنْتَعِزُونَ) کیونکہ
 یعنی فرشتے خدا کی نافرمانی نہیں کرتے اور انہیں جو کچھ حکم ہوا اسے کرا لیتے ہیں۔ سو وقت ایک ملائے گی کہ
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ ان کا کمان لو آپ فرمایا گئے کہ اسے بیان کی طاف لیچلو چٹاپے اسے
 عمل تو لے جائیں گے اور بدیان نیکوں پر غالب آجائیں گی۔ اس وقت رسول خدا اپنی آئینہ بزرگ سے
 ایک پرچہ نکالیں گے جس میں درود درج ہوگا آپ اس پرچہ کو اسکی نیکیوں پر کہیں گے۔ فوراً سنات کا پتہ
 جھک جائیگا۔ وہ شخص خوش ہو کر کہے گا کہ آپ کون میں ارشاد ہوگا میں محمد ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ آپ کے
 قدم چوم کر یہ عرض کرے گا کہ یہ پرچہ کیسا تھا۔ حضور جواب دیں گے یہ وہ درود ہے جو تو نے دنیا میں پچھرا ہوا تھا
 ہم نے اسے امانت کی طرح محفوظ کر رکھا تھا۔ وہ شخص کہے گا افسوس میں نے خدا کے کاموں میں کسی
 کیوں کی (کنز الاخبار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بعض فرشتوں کو

اقرار من ذهب وقرطيس من فضة لا يكتبون شيئا الا الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم
 يحق يا كان يدعى بسرق تجل على رجل مسلم فشهد عليه اربعة شهود من المنافقين زورا فحكم النبي عليه
 السلام بالجل لليهودي وقطع بين المسلم فقير المسلم فرغم اسه الى السماء فقال الحقى مولى انت تعلم
 بانى لم اسرق هذا الرجل ثم قال يا رسول الله ان حكمت حق ولكن استعبر عنى هذا الرجل فقال النبي عليه
 السلام يا رجل لمن انت فقال الرجل بلسان فصيح يا رسول الله انا لهذا المسلم وان هؤلاء الشهود
 كاذبون فقال النبي عليه السلام يا مسلم اخبرنى ماذا تفعل حتى نطق الله تعالى الرجل في حقه فقال
 يا رسول الله انانا انا امر اليل حتى اصلى عليك عشر صلوات فقال النبي عليه السلام فموت من القطع في
 الدنيا وقبور من عذاب الهرة في العقبة ببركة صلواتك على ردة الواعظين روى عن النبي عليه
 السلام انه قال من صلى على عشر اذ اصبح وعشر اذا امسى امنه الله تعالى من الفقر والاكر
 يوم القيمة وكان مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين رحكى عن فضيل بن
 عياض عن سفيان الثوري انه قال خرجت حاجا فرايت رجلا في الحرم يصلي على النبي عليه السلام
 حيث كان في الحرم وطواف البيت عرفات ومضى فقلت ايها الرجل لكل مقام مقال فما بالك
 لا تشغل بالدعاء ولا بالصلوة سوى انك تصلى على النبي عليه السلام قال ان لي فيه قصة

سوئے کے قلم اور چاندی کے کاغذ دے رکھے ہیں۔ یہ صرف اس درود کے لکھنے پر مقرر ہیں جو مجھ پر
 میرے اہل بیت پر بھیجا جائے گا۔ ایک یہودی نے کسی مسلمان پراونٹ کی چوری کا دعویٰ کر کے
 چار جھوٹے گواہ گزار دیے۔ رسول خدا نے اونٹ یہودی کو دلوادیا۔ اور مسلمان کے مات کاٹنے کا حکم
 صادر کیا۔ مسلمان نے آسمان کی طرف دیکھ کر کہا ابھی تو خوب جانتا ہی کہ میں نے اونٹ نہیں چرایا
 پھر یہ کہا کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم بحال۔ لیکن اصل واقعہ اس اونٹ ہی سے پوچھ لیجئے۔ آپ نے فرمایا اپنے
 اونٹ تو کسی ملک ہے۔ اونٹ نے فصیح الفاظ میں جواب دیا کہ میں اس مسلمان کا مال ہوں اور یہ
 گواہ جھوٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اسے شخص تو ایسا کیا اعل کرتا ہی کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو گویا
 کر دیا عرض کیا میں رات کو سوئے سے پہلے دس مرتبہ آپ پر درود بھیجا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا تو بے دنیا
 میں مات کئے سے اور عقبی میں عذاب سجات پائی (ردۃ المؤمنین) رسول خدا سے مروی ہے کہ جو شخص
 صبح شام دس دس بار مجھ پر درود بھیجتا رہے گا وہ قیامت کی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔ اور ان پیغمبروں
 صدیقین کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے اپنا فضل کر رکھا ہے۔ حکایت فضیل بن عیاض سفيان الثوري
 روایت کرتے ہیں کہ موصح حج میں بیٹے ایک شخص کو حرم میں حالت طواف میں عرفات و منی میں
 رسول خدا پر درود بھیجتے دیکھا۔ اور یہ کہا کہ بھائی ہر قبل کا ایک محل ہوا کرتا ہے۔ تم مجھ درود کے اور
 کسی قسم کی دعا ہی نہیں کرتے۔ اس نے جواب دیا کہ اسکی ایک لمبی کہانی ہے۔

فقلت لخبیر بما أقوال خرجت من خراسان حاجا إلى هذا البيت وصلى الذي فطنت له
فاعتل والذي فتوفى فخطيت وجهه بأنزل فلما اكشفت عن وجهه ليت صورته كصورة الحمار من
حرنا أشد بيدا وقلت كيف أظهر للناس هذه الحالة وإن والذي قد صار هذه الصورة فترضت
ساعة فرأيت في المنام كأنه دخل علينا رجلا وكشف عن وجهه وقال لي هذا النعم العظيم فقلت كيف أعظم
مع هذه المحنة فانطلق إلى أبي قسم وجهه فبدر ما ابتل به فقررت منه وكشفت عن وجهه فقلت لخبير
فاذا وجهه كالقمر الطالع يلوح ليلة البد فقلت له من أنت فقال أنا المصطفى فامسكت طرف
رجائه فقلت بحق الله تعالى أخبرني بالقصة فقال كان والد له آكل الربا وإن من حكم الله تعالى من
أكل الربا يجعل صورته كصورة الحمار أما في الدنيا وأما في الآخرة وقد جعلها الله تعالى والد له في
الدنيا وكان والد له في الدنيا يصل على كل ليلة قبل أن يضطجع مائة مرة فلم يرض له هذا فقال
جاء الملك الذي يعرض على أعمال أمي فأخبرني بحاله فسألت الله تعالى فشفعني فيه فمعت القصة فقال
النبی علیہ السلام البخیل من ذکرت عنده فلم یصل علی (مشارق) وقال علیہ السلام من صلی علی من لم یتق من
ذموا به خذره والقصص والاحادیث کثيرة وقد اختصرناها کما یتودی إلى قول طویلة

میں نے کہا ہمیں بھی سناؤ وہ کہنے لگا میں خراسان سے اپنے باپ کے ساتھ حج کو آیا جب ہم کو وہ
پہنچے تو میرا باپ بیمار ہو کر مر گیا۔ میں نے اُس کا منہ دُھسک دیا۔ پھر حقوڑی، بیرہن کھو لکر دیکھا
تو گدھے کی سی صورت تھی۔ مجھے نہایت غم ہوا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ اس واقعہ کو لوگوں پر کس
طرح ظاہر کروں۔ پھر مجھے اُوٹنگہ آگئی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بزرگ آدمی کہہ رہے ہیں اے
شخص مجھے اس قدر غم کیوں ہوا۔ میں نے کہا صورت واقعہ یہ ہے تو مجھے غم کیوں نہ ہو یہ سگرہ میرے
باپ کے پاس گئے اور اُس کے چہرہ پر بات پھیرا۔ اب جو میں نے کھو لکر دیکھا ہوں تو جو وہ ہیں رات
کا چاند تھا میں نے عرض کیا آپ کون ہیں فرمایا **مصطفیٰ**۔ میں نے حضور کی چادر کا پتہ تمام کر عرض
کیا کہ آپ اس عجیب واقعہ کی وجہ بیان فرمائیں۔ ارشاد ہوا کہ تیرا باپ سو دغا کرتا تھا۔ اور ایسوں کے
لئے خدا کا حکم ہو چکا ہے کہ دنیا یا عقیقے میں اُن کا چہرہ گدھے کا سا کر دیا جائے گا۔ تیرے باپ کے لئے
یہ حکم دنیا ہی میں تھا مگر چونکہ یہ ہمارے سوئے سے پہلے مجھ پر ہوا درود بھیجا کرتا تھا۔ جب اس کی صورت
سج گئی تو اس فرشتے نے جو اعمال اُس میں پیش کیا کرتا ہے مجھے خبر دی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے سؤل
کیا اور اُس نے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائی۔ (قصہ تمام ہوا) رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں بخیل وہ شخص ہے جو میرے تذکرہ کے وقت مجھ پر درود نہ بھیجے (مشارق) رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص ایک بار مجھ پر درود بھیجتا ہے اس پر زہر برہم بھی گناہ نہیں۔ ہذا بقولنا
درود کے باب میں روایتیں اور حدیثیں کثرت میں ہیں جو تفطوالت طلب کو مختصر کر دیا ہے

مری احمد و ابن ابی شیبہ والنسائی وابن حبان فی صحیحہ علی ما نقلہ محمد النعوی عن انس رضی اللہ
تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی علی صلوۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات
وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ عشر درجات رکذا فی المصابیح قال الشیخ المظہر ان عادة
الملوء والکرماء عزاز من یعز اجابہم وتشریف من یشراف اخلاء ہوا انہ تعالیٰ ملوک الملوء اکرم
الکرم ما فہو احق ہذا الکرم فان من یشراف حبیبہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بان یصل علیہ یجد من
اللہ الکریم الرحمة وحط الذنوب ورفع الدرجات لانہی کلامہ قال بعض الکبار فی هذا الحدیث انما
الی ان فیض من الحضرة الاحدیة انما یحصل بواسطۃ الروح المحدی لانه قطب الاقطاب ان لا
دلیل فالواجب علی الطالب تحصیل المناسبة الی جنابہ الاعزید و امر الصلوۃ علیہ التواضع من
تقرب الیہ بصلوۃ وصل الیہ من الحضرة بواسطۃ متابعتہ عشر صلوات ورفع یدینہ بین الحی عشر
من الحجب ورفعت لہ عشر درجات من درجات القرب قال اللہ تعالیٰ من جاء بالحسنة فله عشر
امثالہا (انہی) ثم معنی قولنا صل علی محمد ای عظمہ فی الدنیا با علاء ذکرہ واظهار شریعتہ و فی
الاخرة بتشفیعہ فی امته وقال الحلیمی المقصود بالصلوۃ التقرب الی اللہ تعالیٰ بامتثال
امرہ وقضاء حق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علینا

احمد اور ابن ابی شیبہ اور نسائی اور ابن حبان انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے خدا اس پر دس رحمتیں نازل کرتا۔ اور دس گناہ معاف
فرماتا اور دس درجے بلند کر دیتا ہے (مصباح) شیخ منظر کا قول ہے کہ بادشاہوں اور کرمیوں کی عادت میں
داخل ہے کہ اپنے دوستوں کی تعظیم کرنے والوں کو عزت دیا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ شہنشاہ اور مالک
الملک ہی اس لئے اپنے دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والوں کو ضرور معزز فرمائے گا۔
اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ گناہ عفو کیے جائیں گے۔ درجے بلند ہوں گے۔ مگر مشہور حدیث میں
اوپر اشارہ ہے کہ حضرت احدیت کا فیض صرف روح محمدی کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے کیونکہ آپ
ازل وابدی قطب الاقطاب ہیں۔ اس لیے طالب کا فرض ہے کہ درود اور اتباع سنت کو لازم جان کر
روح محمدی سے مناسبت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ جو شخص آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا۔
حضرت احدیت سے اس پر دس رحمتیں نازل ہوں گی۔ دس پر دس مائے سے اٹھ جائیں گے۔ اور
قرب حق کی طرف دس درجے بلند ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک نیکی کرنے والے کو دس
گنا گناہ مٹا دیتا ہے اللہ تعالیٰ علی محمد کے یہ معنی ہیں کہ اسی دنیا میں اُن کے نام کو عالمی رتبہ اور انکی
شریعت کو غالب کر دے اور آخرت میں اُنکو ہمارا شفیع بنا دے۔ حلیمی کا قول ہے کہ درود سے اللہ کی
قربت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنا مقصود ہے

وقال هذا السلام ليست صلواتنا على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شفاعة مثله فان مثلنا لا يشفع
 مثله ولكن الله تعالى امرنا بالمكانة لمن احسن اليها واهم علينا فان نحن نأخذها كالمكانة بالمدح عام
 فأرشدنا الله سبحانه لما علم عزنا عن مكانة نبينا الى الصلوة عليه صلى الله تعالى عليه وسلم لتكون
 صلواتنا عليه مكانة لا حسنة اليها وفضالة علينا (انتهى) قال ابن الشيم رحمه الله تعالى والاصل
 في الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان فعل بما اختاره الجهد وهو جوبها كلما جرى ذكره صلى
 تعالى عليه ومن ان ذكر في مجلس احد الف مرة (انتهى) ما اورد من الاحاديث فيها قوله عليه السلام
 من ذكرت عنده فلم يصل على فدخل النار فأبعده الله فلا يلوم من الان نفسه (رواه ابن خزيمة وابن
 حبان عن ابي هريرة رضى الله تعالى عنه كذا في الترغيب وفي هذا الباب احاديث كثيرة فمن كان
 ذا عقل سليم وكفيه ما ذكر فعله العاقل ان يكثر الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
 في الليل والنهار سيما في يوم الجمعة وليلتها (انتهى)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم

(انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فأبين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان) تفرير للوعد السابق
 عبد السلام کہتے ہیں ہمارا درود بھیجتا بطور سفارش نہیں ہے کیونکہ ہمارا کیا شے کہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم کے لیے سفارش کر سکیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے محسن و نعمتی کی مکافات
 کا حکم دیا ہے اور اگر ہم مکافات نہ کر سکیں تو دعا کا ارشاد فرمایا ہے۔ پہرچب اللہ تعالیٰ نے ہمکو بریل خدا
 کے احسانات کی مکافات سے عاجز پایا تو درود سکھا دیا۔ تاکہ یہ بمنزلہ مکافات ہو جائے۔ بیشیخ حنیف
 کا قول ہے کہ درود کے بارے میں وہی احتیاط رہتی چاہیے جو جمہور نے برتی ہے۔ یعنی اگر ایک مجلس میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہزار مرتبہ ہو تو ہزار ہی مرتبہ درود بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر احادیث
 میں یہ مضمون پایا جاتا ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے تذکرے کے وقت جو شخص
 مجھ پر درود نہ بھیجے اور دوزخ میں گر کر خدا کی رحمت سے دور ہو جائے تو وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے
 اس حدیث کو ابن خزيمة اور ابن حبان نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے (کذا فی الترغیب) اس باب میں
 دیگر حدیثیں بھی آئی ہیں۔ لیکن صاحب عقل سلیم کو اسی قدر کافی ہے۔ اس لیے ہر قائل پر واجب ہے
 کہ دن رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہے خاص کر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں
 بکثرت درود پڑھے۔

سورة بسم الله الرحمن الرحيم

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ
 کیا یہ سب اُنکے اُٹھانے سے انکار کر گئے اور ڈر گئے۔ انسان نے اُسے اُٹھالیا۔ یہ وعدہ سابق کا ثبات ہے

بتطهير الطاعة وسماها امانة من حيث انها واجبة الاداء والمعنى انها العظم شأنها بحيث لو خرجت
على هذه الامور العظام وكانت ذات شعور وادراك لا يبين ان يحملها واشفق منها وحملها الانسان
مع ضعف بنيت. ودخاوة قوته لاجل رفان الراعي لها والفتاخر بحقوقها بخير الدار لان كان ظلوماً
حيث لم ينف بها ولم يراع حقها رجوعاً لكنه عاقبتها وهذا وصف الجنس باعتبار الارادة غلب قبل المزا
بالامانة الطاعة التي تتم الطبيعية والاختيارية وبغيرها استند عاؤها الذي يعجز طلب الفعل
من المختار واردة صدورة من غير ويجعلها الخيانة فيها والارادة متيناً عن اداها وقيل انه تعالى
لما خلق هذه الاجرام خلق فيها فهماً وقال لها اني فرضت فريضة وخلقنت جنة لمن اطاعني فيها وازار
من عصاني فقلن نحن مسفحات على ما خلقتنا لا نعمل فريضة ولا نبتغي ثواباً ولا عقاباً ولما خلق آدم عليه
السلام عرض عليه مثل ذلك فعملها وكان ظلوماً لنفسه يتجمل ما يشق عليه اجورها وخاصة عاقبة فعل
المراد بالامانة العقل والتكليف وبغيرها علمين اعتبارها بالاضافة الى استعداد اذهن
وبابائهن الارباء الطبيعي الذي هو عدم اللياقة والارادة استعداد ويحتمل
الانسان قابليته واستعداده لها

جو تنظيم طاعة... متعلق بها. چونکہ طاعت واجب الاداء ہوتی ہو اسلئے اسے امانت قرار دیا۔ مطلب یہ کہ طاعت
عظیم امانت ہونے کے باعث ایسی چیز ہے کہ اگر آسان وغیرہ کے سامنے پیش کی جاتی اور انکو فہم و شعور ہوتا
تو اسے اپنے ذمہ لینے سے انکار کرتا۔ اور ڈرتے۔ انسان ضعیف البینان نے اس بوجہ کو اٹھایا۔
اسکی محاکمت کرتو کیلئے خیر دارین موجود ہیں۔ انہ کان ظلوماً جھوٹا۔ بیشک انسان اپنے وعدہ کو پورا نہ کرتے
اور رعایت طاعت نہ رکھنے کے باعث ظالم۔ اور انجام کار نہ سوچنے کے سبب جاہل ہو۔ ظلوم و جہول باعتبار
اکثر جنس کی صفت ہے۔ بعض کا قول ہے کہ امانت سے وہ طاعت مراد ہے جو طبعی اور اختیاری دونوں کو شامل ہو
اور پیش کرتے سے وہ استدعا مقصود ہے جو طلب فعل کے متعلق ناعل مختار سے ہوا کرتی ہے اور حملہا
اکہ انسان سے آدمی کی خیانت اور ادا سے امانت سے باز رہنا مقصود ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
آسان وغیرہ کو پیدا کر کے ان کو عقل عنایت کی پہر یہ فرمایا کہ میں نے بعض چیزیں فرض کر دی ہیں جو ان کو
بجالانے کا وہ جہنی ہے اور جو نافرمانی کرے گا وہ دوزخی ہے۔ جواب دیا کہ ہم تیرے حکم کے بندے ہیں۔ فرض
کا بوجہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہمیں ثواب و عذاب سے کچھ سروکار نہیں۔ لیکن جب حضرت آدم کو پیدا کر کے امانت
پیش کی گئی تو انہوں نے اس کا بوجہ اٹھا لیا۔ مشقت میں پڑ کر اپنی جان پر ظلم کیا۔ انجام کار سے غافل رہے
بعض نے کہا ہے کہ امانت سے عقل یا تکلیف شرعی اور آسان وغیرہ پر پیش کرنے سے بحالت استعداد
ان میں عقل کا فرض کر لینا۔ اور انکار سے انکار طبعی یعنی عدم لیاقت آسان وغیرہ اور انسان کے
اٹھانے سے اسکی قابلیت

وكونه ظالما جهولا لما غلب عليه من القوة الغضبية والشهوية (قاصي) عن النبي عليه السلام
انه قال ان الله ملائكة سياحين في الارض يبلغونني عن امتي السلام فاذا اصلى احد علي من امتي في
اليوم مائة مرة قضى الله تعالى له مائة حاجة سبعين منها في الآخرة وثلاثون في الدنيا قال بعضهم
الملا من الامانة التوحيد في كلمة الشهادة وكلمة الايمان وكلمة النور وكلمة التقوى وغيرها
بالامانة تنبيهها على انها حقوق مرعية اودعها الله في المكلفين وانقهر عليها وواجب عليهم تلقيها
بحسن الطاعة والالتقياد وامرهم بمرعاتها والمحافظة عليها وادائها من غير اخلال بشئ من حقوقها
را ابو السمع، وعن عبد الله بن عمر انه قال كلمة لا اله الا الله هي رسول الله اربعة وعشرون حرفا
والليل والنهار اربع وعشرون ساعة فاذا قال العبد هذه الكلمات بالارضا من ساعة خفيفة
يقول الله تعالى قد غفرت ذنوبك صغيرها وكبيرها خفيها وظهرها وعلوها وسهوها بجريمة
هذه الكلمات (حياة القلوب) قيل لما عرضت الامانة على آدم عليه السلام قال يا رب ان
السموات والارض والجبال مع عظمها وسعتها لم يطعن حديها وابين فكيف احمل مع ضعفي
فقال الله تعالى الحمل منك والقدر مني فحملها (تفسير حنفي) قال الله تعالى لموسى
عليه السلام (خذها ولا تخف) الآية ارى عصاه في عين فرعون وقومه ثعبانا عظيما
حتى خافوا واراها في عين موسى عليه السلام خشبا فلم يخف

اور ظالم و جهول سماس کی قوت غضبیه اور شہویہ کا غالب ہونا مراد ہے (قاصی رضوی) رسول خدا
سے مروی ہے کہ آپؐ فرمایا خدا کے اکثر فرشتے زمین میں اسلئے سیر کرتے پھرتے ہیں کہ میری امت کی طرف سے
مجھے سلام پہنچا دیں۔ جو شخص دن میں سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجا ہی اسکی سوا جہنم پوری ہوتی ہیں۔ ستر آخرت
کی تیس دینا کی۔ بعض کہتے ہیں آیت مذکورہ میں امانت سے کلمہ توحید مراد ہے جسکو کلمہ رشادت کلمہ ایمان۔
کلمہ نور اور کلمہ تقویٰ کہتے ہیں اسکو امانت اسلئے کہا کہ مکلفین کو بطور امانت سونپا گیا ہے جسکی نگہبانی واجب ہے
حسن طاعت کے ساتھ اسے قبول کر لینا اور بلا اخلال اسکی حفاظت کرنی چاہیے۔ (ابو السعد) عبد اللہ بن عمر
کا قول ہے کہ لا اله الا الله محمد رسول الله کے چوبیس حرف ہیں۔ علی ہذا القیاس دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے
ہیں۔ بندہ ان کلمات کو جب کبھی اخلاص دل سے کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان کلمات کی برکت میں
تیرے چھوٹے بڑے۔ ظاہر و باطن۔ دانستہ و نادانستہ سب گناہ معاف کر دیے دیجات (القول) کہتے ہیں جب
آدم علیہ السلام کے سامنے امانت میں لگی تویہ کہا اکی باوجود کچھ آسان و زمین اور پہاڑ اسکا بوجھ نہ اٹھا سکے
تو میں باوصف طعنت کیونکر تحمل ہو سکوں گا۔ جواب آیا۔ تمہارا لینا تمہارا کام ہے اور طاقت دینا ہمارا (تفسیر حنفی)
اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو خطاب کیا خدا کا کہ تخف یعنی اپنا عصا لے اور اس سے مٹو جس طرح یہ عصا
فرعون اور اسکی قوم کو اثر دنا دکھائی دیتا تھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کٹری نظر سرتا تھا

وكن الامانة امانة السبل والارض ثقيلة فابين ان يحملها واشقق منها وارها في عين الدنيا خفيفة فصلها رزمة الرياض فان قيل ما الحكمة في انها لا تقبل الامانة مع عظم شغلها وجرها حملها الانسان مع ضعفه قلنا لانها لو تكن ذات لذة الجنة والانسان كان قد خاف لذتها فحملها ليلبغ اليها ارتفسيد حنفي قال بعضهم المراد من الامانة الصلوات الخمس (قل الله تعالى افطوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين قال عليه السلام الصلوة عماد الدين فمن اقامها فقد اقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين روى ان عليا كرم الله وجهه كان كلما دخل وقت الصلوة تغير لونه فقيل له في ذلك فقال قد جاء وقت الامانة التي عرضها الله تعالى على السموات والارض والجبال فلبين ان يحملها فحملتها مع ضعفي فلا بد روى اودعها امر لا رجة الا انوار وقال بعضهم المراد من الامانة الاعضاء فالعين امانة يلزم كفها عن الحرام كما قال الله تعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم والبطن امانة يلزم كفها عن ادخال الحرام كما قال الله تعالى ولا تاكلوا الربا وقال ان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما انما ياكلون في بطونهم حرا سرا ويسهلون سعيرا واللسان امانة يلزم كفها عن الغيبة والفحش

يشرح امانة آسمان وغيره كوجوه نظر آتى المثلان من سبب ثمره كى الله تعالى في انسان في نظرون بين اسه خفيف كركه كما ديا اورا سى بهارى بوجهه كما سمكه اطلايا (نزهة المديح) اب انكرتم به كيو سمين كيا حكمت هو كى آسمان وغيره باوجود عظمت شان امانت كى اطلان من سبب انكار كيا اور انسان نے باوجود ضعف اسے اطلايا تو جواب یہ ہے کہ انہوں نے جنت کا لطف نہیں اطلايا تھا اور انسان اسکا مزہ بھی چکاتا۔ اس خیال سے کہ میں پر حجت میں پہنچ جاؤں اس بوجہ کہ سرور لیا دشیر حق بعض کو نزدیک امانت سے باچوں تا زمین میں جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وكونوا لله قانتين یعنی تمام نمازوں کا مخصوص اور حفظ کی حفاظت کرو اور خدا کیلئے فرمانبردار رہو کہ کثری بوجہ رسول خدا فرمایا ہا زدن کا ستون اسکا قائم کرنے والا دین کا تحاشے والا اور اسکا ناک ویر کا ڈھانڈو والی روایت ہو کہ نائے وقت حضرت علی کو چہرہ کا رنگ تغیر ہوا تا کو کون اسکا سبب پوچھا اپنے فرمایا نماز کا وقت اس امانت کے ادا کرینکا وقت ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور پہاڑوں کے روبرو پیش کیا اور وہ سب اس کے اٹھانے سے انکار کر گئی۔ پھر میں باوجود ضعف اسے اطلايا میں نہیں جانتا اسے ادا کرنا تو کیا نہیں (نزهة الافق) بعض علمائے امانت سے اعضا مراد لیے ہیں۔ انکہ اس لیے امانت ہو کہ اسے حرام چیزیں دیکھنے سے روکنا چاہیے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنون سے کہدو کہ انہی نگاہیں نہی رکھیں۔ پیٹ اس لیے امانت ہو کہ اسے حرام کھانے سے روکنا چاہیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولا تاكلوا الربوا یعنی سودہ کھانا اور ایک اہیت کا یہ مطلب ہو کہ برکستی بیہیوں کا مال کھانے والے اپنے پیٹ میں انگارے بھرے ہیں۔ بیان اس لیے امانت ہو کہ اسے غیبت اور فحش سے روکنا لازم ہو

کہا قال اللہ تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضاً ولا ذن امانۃ یلزم کفہا عن استقام التذکرات ولانہا
کفرہ نفاق ولا تقف مالکس لک بہ علم وکذا لیل والرجل والفرج امانات یلزم کفہا عن الحرام
رجحۃ الانوار قال بعضہم المراد من الامانة القرآن یلزم علیک ان تلزم لقراءتہ وتعلیمہ وتعلیمہ
وفي الخبر ان اللہ تعالیٰ یقول یوم القيمة للروح المحفوظ بالروح ابن الامانة القیادہ عندک بعض
القرآن ما صنعت ہما فیقول اللوح یارب وکلت ہما اسرافیل وسلمتہا الیہ فیقول اللہ تعالیٰ ہما
ما صنعت ہما منی فیقول یارب سلمتہا الی میکائیل ومیکائیل الی جبرائیل ثم یسال جبرائیل فیقول
ما صنعت ہما منی فیقول جبرائیل علیہ السلام یارب سلمتہا الی حبیبک محمد فیقول اللہ تعالیٰ
ہا تو حبیبی محمد بالرفق فجاء جبرائیل علیہ السلام فقال یا محمد تذکر فیقول اللہ تعالیٰ یا حبیبی
هل بلغت جبرائیل امانتی فیقول نعم فیقول اللہ تعالیٰ ما صنعت ہما فیقول لب بلغت امتی فیقول
اللہ تعالیٰ یا ملائکتی ہا تو امة حبیبی محمد حتی اسألہم عن امانتی فیقول النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
یا رب امتی ضعفاء لا یقدرون ان یحبوبوا عندک ثم یقول علیہ السلام یا رب انک نزلت لی حتی اذهب الی
آدم علیہ السلام فیاذن اللہ تعالیٰ فیدنہ فیقول علیہ السلام یا آدم انت ابوالبشر وانا نذیر لہ
اصابتہم العلة لیكون الحزن علینا فخذ نصف ذنوب امة وانا نصف ما حتی ینجو من السوال
والحساب فیقول آدم علیہ السلام یا محمد انا مشغول بنفسی فلا اقدر

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ولا یغتب بعضکم بعضاً یعنی ایک دوسرے کی غیبت ہو کر نہ کرنی چاہیے۔ کان اسلمی امانت
میں کہ انہیں بری باتیں سننے سے باز کرنا واجب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا کہ میں تم پر جو علم نازل ہوگا سبھی مجھے سچے
علیٰ بن ابی القاسم۔ بات پانچویں شہر گاہ اور دیگر تمام اعضا امانت میں سب کو فعل حرام سے بچانا فرض ہے جو بعض الانوار بعض
محققین کے نزدیک امانت یعنی قرآن ہے اسلئے قرآن مجید پڑھنے اور اس کے سینے سے کمانے کی مداومت لازم ہے۔ حدیث
میں ہے کہ قیامت کو دن اللہ تعالیٰ لوح محفوظ سے خطاب کرے گا کہ تو نے ہماری امانت (یعنی قرآن) کیا کی جو اللہ تعالیٰ
اسرافیل کو دیدی پہلے اسرافیل میکائیل کا حوالہ دیئے اور میکائیل جبریل کا۔ جبریل عرض کریئے اہی میں نے وہ
امانت تیرے حبیب محمد مصطفیٰ صلعم کو دیدی۔ حکم ہوگا میرے حبیب کو عزت کے ساتھ لے آؤ چنانچہ آپ تشریف لے
آئیئے اس وقت سوال ہوگا کہ کیا جبریل نے ہماری امانت تمہیں دیدی تھی آپ فرمائیئے ہاں لیکن میں جبریل سے
لیکا اپنی امانت کے حوالے کر آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمایا گا اے فرشتہ میرے حبیب کی رت کو لے آؤ تاکہ میں اپنی امانت کا
حال پوچھوں۔ رسول خدا فرمایئے اگلی میری ناتواں امانت جو اب نہ رہ سکیگی۔ پیچھے مجھے آدم سے ملنے کی اجازت
ہو جائے چنانچہ بعد اجازت آپ حضرت آدم سے ملے فرمایئے کہ تم ابوالبشر ہو اور میں نبی البشر اگر لوگوں کو کوئی
تخلیف پہنچائی تو میں تمہیں دونوں گورنچ ہوگا۔ میری امت کے نصف گناہ تم لے لو۔ نصف مجھے دیدو تاکہ انہیں
حساب و کتاب سے نجات لہجائے۔ آدم جواب دیئے کہ میں اپنے ہی دم کی خبر سننا مامون اسلئے کچھ نہیں کر سکتا

ثم يحرم صوم علي السلام ونحو ذلك من غير وجه ولا مساجد وسبل ولا غير ذلك
 الى الله تعالى ويقول يا رب لا استاك نفسي ولا فاطمة بنتي ولا الحسن والحسين بل اريد اني فيقول
 الله تعالى بلفظه وكبره يا محمد ارضع اهلك وسل تعطوا واشفعنك اهلك ما ارضى فوق
 ما ارضى كقوله تعالى ولست بيطيعك ربك فارضني (تفسير خفي) جيب
 انا المطلوب فاطلبي تجدني * وان تطلب سوائى لم تجدني

قال بعضهم المراد من الامانة الصوم غير ان الاسلام فمن اقامه فقد اقام الدين ومن ترك فقد
 هدم الدين وقال الله تعالى كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون قال
 عليه السلام فرض عليكم صوم رمضان عن ابى هريرة عن النبى عليه السلام انه قال من صام رمضان
 ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (مطالع الانوار) وقال بعضهم المراد من الامانة الزكوة
 وهى تطهير البدين والمال قال الله تعالى اقيموا الصلوة واتوا الزكوة روى ان موسى عليه السلام مر يوماً
 على رجل يصلى مع خشوع وخضوع فقال يا رب ما احسن صلوة هذا قال الله تعالى يا موسى اوصلى
 كما وصى اوليله الف ركعة واعتق الف رقبة ورحم الف حجة وشيخ الف جنازة لا ينفع حتى يوحى زكوة ماله (تفسير قطبي)
 پھر رسول خدا عرش کے چہچہے اگر سجدے میں گر پڑیں گے اور نبوت گریہ و زاری کریں گے اللہ تعالیٰ
 اپنے لعنت و کرم سے ارشاد فرمائے گا اسے محمد اپنا سر اٹھاؤ۔ جو چاہو گے لیگا جسکی شفاعت کرو گے
 قبول ہوگی۔ ہم تمہاری است کو ایسا کچھ دینگے جو تمہاری مرضی سے بڑھ کر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 وَلَسْتُ بِطِيعِكَ رَبَّنَا فَأَوْضَعْنِي تَسْمَاعُهَا تَهْتَمِنَ اِيْسَا كُحْ وَيَكَا كَه تَمْ خُوشْ هُوَ جَاوُ كَه (تفسير قرطبي) شجر
 اَنَا الْمَطْلُوبُ فَاطْلُبْنِي تَجِدْنِي * وَانْ تَطْلُبْ سِوَايَ كَفْ تَجِدُونِي

بعض علماء کے نزدیک امانت سے روزہ مراد ہے جو ارکان اسلام میں داخل ہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے۔ سلما نو۔ تمپر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم کے پہلے لوگوں پر فرض تھے۔ پینمبر
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تمپر روزے فرض ہیں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص دلی اعتقاد سے طلب
 ثواب کے لیے روزے رکھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مطالع الانوار) بعض کا قول ہے
 کہ امانت سے زکوة مراد ہے جس سے مال کی طہارت مقصود ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز
 اپڑھتے۔ اور زکوة دیتے رہو۔ روایت ہے موسیٰ علیہ السلام ایک بار ایک ایسے شخص کے پاس سے
 گزرے جو نہایت خشوع و خضوع سے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا اچھی
 نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ اگر یہ ہر روز ہزار رکعتیں پڑھے۔ ہزار غلام آزاد کرے
 ہزار حج کرے ہزار جنازہ کے ساتھ چلو تو بھی اسے کچھ فائدہ نہ پہنچے گا کیونکہ یہ اپنے مال کی زکوة نہیں دیتا
 (تفسیر قرطبی)

وقال بعضهم المراد من الامانة الحج وهو من اكل الاسلام قال الله تعالى فصل الذين خرجوا من ديارهم وهم اجمعون الى مكة وما كانوا احلهم الله فقال النبي عليه السلام من اكل من ديارهم ولم يذهب الى الحج فليمت
على اي حال شاء هجر يا اوصيائنا وجمع اللطائف وقال بعضهم المراد من الامانة سائر الامانات
قال الله تعالى ان الله يامر ان تؤمنوا بالامانات الى اهلها وقال عليه السلام لايمان لمن لا امانة
له روى عن مالك بن صفوان انه قال مات اخي فزيت في ثلث ثمر فقلت يا اخي ما فعلت الله
فقال غفر لي ربي فزيت به نقطة سوحاء فضالته عنها فقال عندي يهودي كذا وكذا ذرا حسرا
بالامانة ولم اؤدها اليه فهذه النقطة لاهلها فاسالك يا اخي ان تاخذ الامانة من الموضوع لفلان
وتردها الى اليهودي فلما اصبحت فعلت ما قاله فرأيت ثانيا قد زالت عنه تلك النقطة فقال مالك
الله يا اخي كما خلصتني من العذاب (تفسير عيون) وقال بعضهم المراد من الامانة الاهل والاوكاد
فيتم عليك ان تامرهم بالصلاة كما قال الله تعالى وامر اهلك بالصلاة وقال عليه السلام صروا
او كادكم بالصلاة اذا بلغوا سبعا وادخوهم اذا بلغوا عشرة فيتم عليكم ان تحفظهم من الحارم والنجس
لانك مسئول عنهم كما قال النبي عليه السلام كلهم داء وكلهم مسئول عن رعيته (تفسير عيون)
بعض نے امانت سے حج مراد لیا ہے جو اسلام کا ایک رکن اعظم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کوئی زوردار حاکم
مستدرت ہو اس پر بیت اللہ کا حج فرض ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو شخص زوردار اور حاکم ہو کہ حج کو
نہ جائے اس سے کہہ دو کہ چاہے یہودی ہو کہ مرے چاہے نصرانی ہو کہ مجھے اطلاق بخش علماء کا قول ہے کہ امانت
سے یہی امانت مراد ہے جسکے معنی سب کو معلوم ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ خدا تمہارا تین ادا کرے گا حکم دے گا
یہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو امانت دار نہیں وہ مومن نہیں مالک بن صفوان سے روایت ہے کہ انہوں نے
اپنے بھائی کو خواب میں دیکھا کہ یہاں جان کو کیا گزری جواب دیا کہ خدا نے منفرت کر دی۔ پہرہ میں نے
انکے چہرے پر چند کالے کالے نقشے دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا جواب دیا ایک یہودی کے چند درم جو بطور امانت میرے
پاس تھے مجھے ادا نہیں ہو سکے یہ نقشے انکے بدلے میں ہیں یہاں تم فلاں جگہ سے اسکی امانت کے درم
اٹھاؤ گراؤ سے دیدینا۔ چنانچہ انکے دن میں نے یہودی کو درم دیدے اور بھائی کو پہرہ خواب میں کیا کہ
اسکا چہرہ بالکل صاف تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔ بھائی خدا تم پر رحمت نازل کرے کہ تم نے مجھ کو خدا سے
چٹا دیا (تفسیر عيون) بعض محققین کہتے ہیں کہ امانت کمال و عیال مراد ہیں۔ ان کو نماز کی بابت تنبیہ کرنی
فرض ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنے گمراہ والوں کو نماز کا حکم دواؤ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں سائے
برس کی عمر میں بچوں کو نماز کا حکم کرنا اور دس برس کے ہو جائیں تو ان کو نماز چھوڑنے پر اورو اس لیے
حرام کاموں اور لہو و لعب سے بچوں کو روکنا واجب ہے کیونکہ محشر میں اسکا سوال ہوگا۔ پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ تم سبکے سب نگہبان ہو اور سبکے اپنی رعیت کی بابت سوال ہوگا (تفسیر عيون)

حکایت ان عابد عبد اللہ سے تمام دعاؤں میں امن الیام تو ضاً وصلہ رکعتین در فم راسہ وید کہ
 غول السماء فقال ائنی تقبل منی فنادی مناد من قبل الرحمن لا تنطق یا ملعون فان طاعتک مردودة فقال
 العابد لیک فک یارب قال المتنادی ان امرأتک فعلت فعلاً وحقاً الفارسی واثنت راض عنها فجاء العابد
 وسألها عن حالها فقالت ذهبت الی مجلس النساء وسمعت اللعین وترکت الصلوة فقال الزاهد انت
 طالق منی فانی لا اقبلک ابداً فطلق امرأته وتوضاً وصلہ رکعتین فخر فم راسہ ویدہ وقال اللهم
 تقبل منی فنادی الی ان قد قبلت طاعتک (تفسیر عیون) روی البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ انه قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایة المنافق ای علامته ثلاث
 ای ثلاث خصال اذا حدث کذب فعن المؤمن الصادق فی ایمانہ ان یختر عن الکذب لانه سبب
 لسواد الوجه یوم القیمة کما ورد فی حدیث رواہ البیہقی عن ابی بردۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما فی
 الجامع الصغیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الکذب یسوق الوجه الحدیث ای یور
 القیمة لان الانسان اذا قال شیئاً لیرکب کذباً اللہ تعالیٰ وکذبہ ایمانہ من قلبہ فیظہر اثرہ علی
 وجهہ یوم تبیض وجعہ وتسود وجعہ روی الترمذی وغیرہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا کذب العبد کذباً تباعد الملک عنہ میلاناً
 ما جاء بہ رکن فی الجامع الصغیر واذا وعد اخلف ای لیریوف بوعده واذا اؤتمن
 ای اذا جعل امناً او وضع عنده امانة (بخاری)

حکایت ایک بڑی عابدہ نے اپنے ایک بن و شوکر کے دو رکعتیں پڑھیں اور آسمان کی طرف منہ اٹھا کر کہا ائی میری عبادت
 قبول کرے تو اڑائی کہ ائی ملعون شاموش تیرے طاعت نام قبول ہو۔ عابدہ نے کہا کہ میں جو بات یا تیری کہہ دانی جاری نہ کروں
 اور تو اس سے رضا مند ہو۔ عابدہ نے اسکا حال تحقیق کیا تو اس نے اقرار کر لیا کہ میں نے ایک شخص پڑھ کر
 ہو کر خوب کھیل کود کھیلا جس مشغولین نماز قضا ہو گئی۔ عابدہ نے فوراً طلاق دیدی۔ اور دو رکعتیں پڑھ کر پھر دعا کی
 کہ ائی میری عبادت قبول کرے تو اڑائی کہ قبول ہو (تفسیر عیون) بخاری ابو ہریرہ سے روایت کرتے
 ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ منافق کی تین علامتیں ہیں۔ ۱۔ ان میں ایک یہ ہے کہ جھوٹ بولے اس لیے
 مسلمان کو جھوٹ سے پرہیز کرنا لازم ہے ورنہ قیامت میں رو سیاہی ہوگی چنانچہ اس مضمون کو ہم بھی نے ابو بردہ
 روایت کیا ہے جامع صغیر میں پیغمبر علیہ السلام کا قول منقول ہے کہ قیامت کے دن جھوٹ بولنے والے کا منہ کالا ہوگا
 کیونکہ جب آدمی جھوٹ بولتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور خود اسکا دل اسکی تکذیب کرتا ہے۔ اسکا اثر قیامت کے دن چہرہ پر ظاہر ہوگا
 جس دن بہت سے چہرے روشن ہونگے اور بہت سے منکالے ہو جائینگے۔ ترمذی وغیرہ ابن عمر سے روایت کرتے
 ہیں کہ دیکھا جھوٹ بولنے سے نیکی کا فرض ایک میل سے چلا جاتا ہے کیونکہ جھوٹے منہ سے بد بولائے گئی ہیں (جامع تفسیر)
 دوسری علامت منافق کی یہ ہے کہ وعدہ خلافی کیا کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ امانت میں خیانت کرتا رہتا ہے۔

نزلہ غشی الفطر طاهر (شکوہ) بطاعتہم ای بھائی ہر علیہا وهو علة للتوفية والى زيادة او نقصان
 ويرجع حال من واوانفقوا (قاضی) جاء رجل الى النبي عليه السلام وقال يا رسول الله اني اترك
 الصلوة عليك فكم اجل لك من صلوتي قال ما شئت قال الربيع قال ما شئت وان زدت فهو خير لك
 قال النصف قال ما شئت ان زدت فهو خير لك قال الثلثين قال ما شئت ان زدت فهو خير لك قال
 يا رسول الله فاجعل صلوتي كلها لك قال اذا كفيتك همك ويغفر ذنبك رشفة شعوبين (كان في زمان
 خلافة سيدنا عمر رضی اللہ عنہ اجل موسر من حيث الدنيا او كان له سيرة منية وكان له شوق في
 الصلوة على النبي عليه السلام لا يقفل عنها ولا يفتر ساعة واحدة فلما حضرته الوفاة تضام بين واسو
 وجهه صار من يراه يحصل له الرعب فلما دخل في غمرات الموت نادى يا ابا القاسم اني احبك ومكثر
 من الصلوة عليك فآخر كلام حتى نزل طائر من السماء فسمع عن انجبه جثة لك الرجل فابيض وجهه
 وفاح له دموعه المسك الاذفر ومات على الشهادة فلما قد موه الى القبر وضعوه في اللحد سمعوا صوتا
 من جوف السماء ان هذا العبد لم يوضع في قبره الا كفانه وان الصلوة التي كان يصليها على النبي عليه
 السلام اخذته من قبره ووضعت في الجنة فتعجب الحاضرون من ذلك واضرفوا فلما كان الليل
 رقى الرجل في المنام وهو عيشي بين السماء والارض يقرأ قوله تعالى ان الله وملائكته يصلون
 على النبي يا ايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا تسليما (موعظة)

انہ لغفوش شکوہ جیشک گناہ کچھ اور طاعات کا بدلہ دینے والا ہے۔ بفضل کی علت ہی اور ان کی خبر ہی
 ہو سکتی ہے بشرطیکہ رجوع کو خیر (نقص) سے حل مانا جائے (قاضی جیاد) ایک شخص نے رسول خدا سے
 عرض کیا کہ میں درود بکثرت پڑھتا رہوں اس میں گناہ وقت صرف کیا کروں چوتھا ئی۔ یا نصف۔ یا تہائی
 آپ نے فرمایا تم جقدر زیادہ درود پڑھو گے اسی قدر بچا ہے۔ اس نے عرض کیا۔ میں تمام وقت درود
 ہی میں صرف کیا کروں گا۔ اپنے فرمایا۔ تیرے سب کام میں جائیں گے اور تمام گناہ معاف ہوں گے۔
 (شفاء شریعت) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک دو تہمد اور نیک خصلت آدمی کو درود پڑھنے
 کا زیادہ شوق تھا۔ اسکا کوئی لمحہ درود سے خالی نہ جاتا تھا۔ مرتے وقت اسکا منکا لا ہو گیا۔ دیکھنے والا ڈرنے
 لگے عین نزع میں اسنے چیخ چیخ کر کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو دوست رکھتا اور آپ پر کثرت درود
 بھیجا کرتا تھا۔ ابھی اسکا کام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک طائر نے آسمان سے اتر کر اپنے پر اُسکے چہرہ پر مل دیے۔
 فوراً چاند کی سی چمک اور ملک کی سی خوشبو پیدا ہو گئی۔ نگہ پڑھتے پڑھتے دم نکلا۔ دفن کرتے وقت ایک آواز
 آئی کہ اس کا کفن ہی کفن قبر میں ہو گیا ہے۔ کیونکہ کثرت درود کی برکت سے اسے قبر سے نکال کر جنت میں
 رکھ دیا ہے۔ حاضرین کو اس سے تعجب ہوا۔ رات کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ زمین و آسمان کے
 مائین یہ امت پڑھنا پڑھتا ہے یا اللہ و ملائکته یصلون علی النبی و آلہ (موعظہ)

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اذ قال سمعت رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یقول من کان
یرحم لقاد اللہ فیکرم اہل اللہ قیل یا رسول اللہ هل من عز وجل اهل قال نعم قیل من ہم یا رسول اللہ
قال اهل اللہ فی الدنیا الذین یقرؤن القرآن الا من اکرہم فقد اکرہہ اللہ واعطاه الجنة ومن اکرہم
فقد اکرہہ اللہ وادخلہ النار یا ابا ہریرۃ ما عند اللہ اکرہ من سائل القرآن الا وان حاصل
القرآن عند اللہ اکرہ من کل احد الا الانبیاء وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام
انہ قال ذات یوم الا اعمکم یا فضل ام فی یوم القیمۃ قالوا بلی یا رسول اللہ قال الذین یقرؤن القرآن
اذا کان یوم القیمۃ یقول اللہ عز وجل یا جبرائیل ناد فی المحشر الا من کان یقرؤ القرآن فلیقم فینا و
ثانیاً وثالثاً فیقضون صفوناً بین یدی الرحمن لا یتکلم احد منهم حتی یقوم نبی اللہ داؤد علیہ السلام
فیقول اللہ اقرؤا ولفعوا اصوتکم فیکر کل واحد منهم ما اللہ اللہ من کلامہ فکل من قرأ رضت لہ الدار
کل واحد علی حسن صوته ونغمۃ وخشوعہ تدبرہ وتاملہ ثم یقول اللہ تعالیٰ اہلے اقرؤن من
لیکم فی دار الدنیا فیقولون نعم یا رب فیقول اللہ تعالیٰ اذہبوا الی المحشر فکل من عرف قمرہ یدخلکم
الجنة وعن علی کرم اللہ وجہہ انہ قال کنت جالساً مع النبی علیہ السلام فی جامعۃ من العبادۃ رضی اللہ
عنہم اذ نادى رجل من البادية فقال السلام علیک یا رسول اللہ علیکم یا جمیع المجلس

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اس سے کہہ دو
اے اللہ کی تعظیم کیا کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کوں ہیں۔ فرمایا قرآن مجید کی تلاوت کر دینا
خدا انکی تعظیم کرنے والوں کا اکرام کرے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ اور انکی امانت کرنے والوں کو دولت دیکر
دو بیخ میں جگہ دیگا۔ اے ابو ہریرہ خدا کے نزدیک حافظ قرآن سے زیادہ او کوئی کرم نہیں۔ حافظ قرآن
انبیاء کے سوا دیگر تمام دیوبن سے خدا کے نزدیک واجب الاکرام ہے۔ اور اش بن مالک رضی اللہ عنہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن افضل
کون ہوگا۔ لوگوں نے کہا فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ قرآن پڑھنے والے۔ قیامت کے دن جبریلؑ کو حکم ہوگا
کہ قرآن پڑھنے والوں کو پکار لو۔ چنانچہ جبریلؑ دو تین بار ندا کریگے۔ پھر قرآن پڑھنے والے خدا کے
سامنے صفیں باندھ کر خاموش کھڑے ہوں گے۔ اسکے بعد داؤد علیہ السلام آئیں گے اور سب کو حکم ہوگا کہ بلند آواز
سے پڑھو۔ سب سب پڑھنے لگیں گے۔ پھر خوش آوازی اور خشوع و تدبیر کے مطابق سب کو مرتبے دیئے
جائیں گے۔ پھر حکم آئی ہوگا کہ لوگو تم اپنے دنیوی محسنوں کو پہچانتے ہو۔ جواب ملے گا۔ اے اے اللہ کی تعظیم
پہچانتے ہیں۔ ارشاد ہوگا کہ میدان محشر میں جاؤ اور جس جس کو پہچانتے ہو اسے اپنے ساتھ جنت میں
داخل کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ میں صحابہ کی جامعۃ میں پیغمبر علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا۔
ایک بدوی نے حاضر ہو کر کہا السلام علیک یا رسول اللہ ویا جمیع الخاضعین

صلى الصلوة المفروضة الا كان تحت ظل تلك الصلوة يوم القيمة (ملاحظة) وقال عليه السلام
سمعت ليل اسرى بنى الحق يقول يا عهدي امنتك ان يكرموا ثلاثة الوالد العالم حامل القرآن يا عهدي
خذهم من ان يعضوهم او يهينهم فان غضبي يشتد على من يعضوهم يا عهدي اهل القرآن هم امن
جعلهم عندكم في الدنيا اكراما لا هلهاء ولا يكون القرآن محفوظا في صدورهم فهلك الدنيا و
عليها يا عهدي حملة القرآن لا يعذبون ولا يعاصبون يوم القيمة يا عهدي حامل القرآن اذ ماتت قبلي عليه
سبوا في وادى و ملائكتي يا عهدي ان الجنة تشفق الى ثلاث مائة و صا حبيبتك ابى بكر و عمر رضى الله
عنهما و حامل القرآن من الموعظة الحسنة فقال النبي عليه السلام خيركم من تعلم القرآن وعلمه
صدق من نطق به واه عثمان بن عفان رضى الله عنه و عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه انه
قال عليه السلام من قرأ حرفا من كتاب الله تعالى به حسنة و الحسنة بعشر امثالها اذ قال
الحرف لكن الف حرف و لام حرف و مي و ح حرف و رواه الترمذى قال حدثنا حسن صحيح عن
ابن الخطاب رضى الله عنه عن النبي عليه السلام قال ان الله تعالى يرفع بهذا القرآن اقواما و ينزع
به اخوين رواه مسلم و ابن ماجه و عن ابى سعيد الخدري رضى الله عنه انه قال قال عليه السلام
يقول تبارك و تعالى من شغله القرآن عن ذكرى و مسئلة

قیامت کے دن نماز کے سایے میں رہیں گے (موعظہ) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے
شب معراج مجھے ارشاد کیا کہ اپنی اسے کو۔ والد اور عالم۔ اور حافظ قرآن کی تنظیم کا حکم دو۔ ان تینوں
کے سائے قبض رکھنے اور امانت کرنے سے ڈراؤ۔ کیونکہ ان کے دشمنوں پر میرا غضب نازل ہوا کرتا ہی
اے محمد۔ اہل قرآن اہل اللہ ہیں۔ میں نے انکو ایسے دنیا میں بھیجا ہے کہ لوگ انکی تکبر کریں۔ اگر
ان کے سینوں میں قرآن محفوظ نہ تھا تو دنیا و مافیہا سب غارت ہو جاتا۔ اے محمد حافظوں کو عذاب نہ ہوگا
اور نہ قیامت میں ان سے حساب کتاب لیا جائیگا۔ اے محمد جب حافظ قرآن مراتب تو آسمان و زمین اور
فرشتے دیکھ کر تے ہیں۔ اے محمد جب تین آدمیوں کی شقاق ہو آجکی۔ اور آپ کے دونوں مصاحبوں ابوبکر و
عمر کی مورخہ قرآن لی۔ (موعظہ حسنا رسول خدا کا قول ہے کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے والے سب بہت ہیں
آپ کا ارشاد و برحق ہے حضرت عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا
متاب اللہ کے ایک حرف پڑھنے والے کو ایک ایسی نئی ٹیٹی جسکے ساتھ دس اور بونگی ہیں یہ نہیں کہتا کہ
اللہ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف الگ۔ ایک حرف ہے۔ لام الگ۔ میم الگ۔ (ترمذی نے اس حدیث حسن صحیح
ایتایا ہے۔ حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس قرآن کے باعث بہت لوگوں کو
کو بلند مرتبہ کر دینگا اور بہتوں کو ذلیل کرینگا (مسلم و ابن ماجہ) ابو سعید خدری پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس شخص کو تلاوت قرآن مجید میرے ذکر اور اپنی مراد میں لگنے سے روک دے

اعطیہ الفصل ما علی السائلین وحصل کلامہ علی سائر الکلام فی فصل اللہ علی خطہ فی الاموال
وقال حديث حسن غريب (عن ابی موسیٰ الاشعري رضی اللہ عنہ) قال عبد السلام مثل المؤمن الذي
يقرا القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرا القرآن كمثل النخلة لا ريح لها
وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرا القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي
لا يقرا القرآن كمثل الخنظلة ليس لها ريح وطعمها مر وفي رواية (مثل الفاجر بدل المنافق) روى عنه احمد
والبخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجه (عن انس رضی اللہ عنہ) قال قال عليه
السلام ومثل المؤمن الذي يقرا القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي
لا يقرا القرآن كمثل النخلة لا ريح لها وطعمها طيب ومثل الفاجر الذي يقرا القرآن كمثل الريحانة
ريحها طيب وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرا القرآن كمثل الخنظلة طعمها مر ولا ريح لها ومثل
الجلس السالم كمثل صاحب المسكن ان لم يصيبك منه شيء اصابك ريحه ومثل المجلس السوء كمثل صاحب
الكبر ان لم يصيبك شيء من شراره اصابك من دخانه (ابوداؤد) وعن ابی امامة رضي الله عنه قال
روى عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا قرأ القرآن فانه يأتي يوم القيامة شفيعا الا صحابه الحديث رواه مسلم
وروى مسلم عن ابو هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

من اسكوا عنّي والون سے دوچند دیا تاہوں۔ دیگر کلاموں پر کلام اللہ کی بزرگی ایسی ہے جیسی مخلوقات پر
اللہ تعالیٰ کی بزرگی و ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے (ابو موسیٰ اشعری روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا
کا قول ہو قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے جسکی خوشبو بھی اچھی۔ مزہ بھی اچھا۔ اور قرآن پڑھنے
والے مومن کی مثال چھوڑنے کی سی ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی لیکن مزہ میں شیرین ہے اور قرآن پڑھنے
والے منافق کی مثال جنبل کے پھول کی سی ہے جسکی خوشبو بھی ہوتی ہے اور مزہ کڑوا۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے
منافق کی مثال خنظل کی سی ہے جس میں خوشبو نہیں ہوتی اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔ ایک روایت میں منافق کی جگہ
فاجر آیا ہے (احمد بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو
انہیں الفاظ میں روایت کیا ہے۔ مگر انکی حدیث میں منافق کی جگہ فاجر کا لفظ ہے۔ اور اتنا مضمون زیادہ ہے
کہ نیک بخت ہشتین کی مثال شک فروش کی سی ہے۔ مگر اس نے ٹھوس ملک ندیا تو اس کی خوشبو
ضرور دماغ تک پہنچے گی۔ اور بد ہشتین کی مثال ہمار کی سی ہے۔ اگر تھکواسکی بھیجی کی چنگا۔ یوں سے
ضرر پہنچا تو وہ ان ضرورتوں کے گا (ابوداؤد) ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے
پیغمبر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا ہے۔ لوگو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت
کریں گے (مسلم) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا قول ہے

عن الحسن بن موسیٰ کہ کہی از طب عند العرب انما کونوا بالصلوات ونبشوا الصدقات وکربوا
 بحاله او بمساعده لولائک وانشاء قد بان من لانه مظن تکرب فی الدنیا انفس الله عنه کربة
 تقربها للتعطیل من کرب الاخرة ومن یسوی سهل علی مصری فقیر هو یتمثل المؤمن والناقری من کان له
 علی فقیر من سهل علی ما حاله او ترک من حقه یسره علی فی الدنیا والاخرة ومن ستر مسلما متلبا یفعل
 فقیر بان لا یفصحی او ما ذکره بان بان البسه ثوبا ستره الله تعالی الدنیا والاخرة والله فی عون العبد
 فی ضرورة ما کان ای ما دام العبد مشغولا فی عون لخیه المسلم فی حاجته ومن سلك نایط طریقا
 یلتبس علی طلب حال او صفه فیہ علما نکره لیشغل کل نوع من انواع علوم الدین قلیله وکثیره و فیہ
 استغراب الرحلة فی طلب العلم قد ذهب موسیٰ التلمیذ الی الخضر علیهما السلام و قال هل اتبعنا علی
 ان نعلم ما علمت رشدا ورجل جابر بن عبد الله مسیوقا منهل علی عبد الله بن انیس یخبره
 تعالی عنها فی حدیث واحد سهل الله به ای بسبب ذلک طریقا الی الجنة یعنی یجعل الله ما به
 فی طلب العلم سببا لوصوله الی الجنة من غیر تعب و یجاری علیہ یتمسک به لقطع العقبات الشاق
 کا لوقوف و الجواز علی الصراط و غیر ذلک و ما اجتمع جماعة فی مسجد من مساجد الله اجتمع
 به عن مساجد البیوت و النمازی فان بیکر الدخول فیها یتلون کتاب الله ای یقرؤن القرآن
 ویتدارسونہ بینہم و هو قراءة بعض مع بعض تصحیف الالفاظ و کشف المعانیہ الالفاظ علیہم السکنة
 جو شخص دنیا میں کسی موسیٰ کی تھوڑی سی تکلیف کو دفع کر دے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اُس کے بہت
 بڑے بچ و خیم کو دہر کرے گا۔ اور جو کسی تنگدست کو ثلث یا قرض سے معافی دے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں
 اُس پر آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو حالت گناہ میں دیکھ کر اُسکی پردہ پوشی کرے گا یا کسی ننگے کو کپڑا
 دے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اُسکے حبیب و یار تک دیکھا اور بیک مسلمان بندہ دوسرے مسلمان
 کی امانت کرتا رہے گا اللہ تعالیٰ اُس کا مددگار رہے گا۔ اور جو شخص کسی ایسے رستہ میں چلے گا جس سے تھوڑا
 بہت علم دین حاصل کر سکے تو اللہ تعالیٰ اُس پر رحمت کا رستہ آسان کر دے گا اور تمام مشکل گہائیاں دشوار
 اور پل صراط و غیرہ آسان ہو جائیں گی۔ اس حدیث سے طلب علم کے لیے سفر کرنے کا استحباب نکلا ہے دیکھ
 لیجئے۔ حضرت موسیٰ جناب خضر کے پاس طلب علم کے لیے گئے چنانچہ آیت ہد اتبعک علی ان تعلم مما
 علمت و شدا اس پر دلالت کرتی ہے۔ جابر بن عبد اللہ صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لیے ایک
 مہینے کا رستہ طے کر کے عبد اللہ بن انیس کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مسلم روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر
 علیہ السلام نے فرمایا۔ جو لوگ خدا کی سجدہ و نمن سے کسی مسجد میں بیشک قرآن مجید پڑھتے پڑاتے
 انما کی تصحیح اور مطالب میں غور کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسکین نازل ہوتی ہے۔ خدا کی
 سجدہ اس لیے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کا مسجد مسجد کا حکم نہیں رکھتا ہے اُس میں جانا مکروہ ہے۔

و فی مظهر المصائب السکينة الشیء الذی یحصل سکون للرجل الیہ المراد ہر ما جماعاً حصول اللذوق
والشوق للرجل من القرآن وصفاء قلب بنورہ وذهاب الظلمة النفسانية من القلب نزول الضیاء
الرحمانی فیہ وقیل اسم ملک یذل قلب المؤمن ویاہرہ بالخیر ویرضہ علی الطاعة ویوکلہ فی قلبہ
الطمانينة والسکون علی الطاعة (انتہی) وغشیتہم الرحمة ای احاطت ہم یعنی تنزل علیہم الرحمة
والبرکة من اللہ تعالیٰ وحفت ہم بالملائكة ای طافوا بہم وداروا حولہم یستمعون القرآن ودراسہ
وینظفونہ من الافات ویصافحونہم ویزورونہم ذکر اللہ فیہن عندہ الملائک من العندیة
المرتبة یعنی فی الملائكة المقربین ویقول انظر الی عبادہ الذین کرون فی وقرآن کتابی وای شرف
العظم من ذکر اللہ تعالیٰ عبادہ بین ملائکة من کتابہ بتشدید الطاء من التبتطة ضد التخیل
والباء للتعدية ای اخرہ فی اخرۃ علمہ السیئ او تفریطہ فی العمل الصالح لیسرع بہ نسبہ
ای لہ منفعہ شرف نسبہ ولہ تحبیر نقیصتہ بہ فان التقرب الی اللہ تعالیٰ لایحصل
بالنسب وکثرة العشائر والا قارب بل بالعمل الصالح کذا فی شرح المصائب

یس

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة

(وامتاز والیبیاعہ المجرمون) وانفردوا عن المؤمنین وذلك حين یسارہم الی الجنة کقولہ تعالیٰ

مظهر المصاحیح میں کہا ہے کہ تسلیم سے دلی اطمینان یعنی قرآن کا ذوق شوق۔ دل کی صفائی۔ نزول
انوار الہی اور دفع ظلمت نفسانی ملوچی۔ بعض کا قول ہے کہ سکینۃ (یعنی تسکین) ایک فرشتہ کا نام ہے
جو قلب مومن کی طرف تامل ہو کر اسے یکسو کا حکم کرتا طاعت کی رغبت دلاتا اور دل میں اطمینان
و تسکین ڈال دیتا ہے۔ قرآن پڑھنے والوں کو برکت اور رحمت الہی چاروں طرف سے احاطہ کر لیتی ہے۔ فرشتے
اُن کے گرد اگر دہستے۔ قرآن مجید سلف اور اُمنین اُفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اُن کی زیارت سے عذرت
ہو کر مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کے سامنے اُن کا تذکرہ کرتا ہے۔ اور یہ فرمانا ہے
میرے بندوں کو دیکھو کہ مجھے یاد کرتے اور میری کتاب پڑھتے ہیں۔ اس سے زیادہ اور کوئی شرف کی بات
سمیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بند دیکھو یا فرماتا ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو میرے
عمل آخرت میں پیچھے ڈال دین اُس کا حسب نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔ یعنی نسب نفع نہیں دیتا۔
اور اعمال کے متعلق حیر نقصان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ حسب قرب کہی حاصل ہونے کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ
اسکا وسیلہ محض اعمال نیک ہیں۔ (شرح المصاحیح)

یس

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورة

(وامتاز ذوالکبریا تھا المجرمون) یعنی اے امجر مو۔ آج مومنوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ اس وقت کہا جائیگا
جبکہ مومنوں کو جنت کی طرف لے چلیں گے۔ یہی صریح آیت ہے

وہم تفرقوا ساعۃ یومئذ یفرقون انہم اعدائکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا (۱) (۲) من جملة ما قال
 لہم تفرقوا واذ ما فیہ وحدث الیہم ما مضی لہم من الحجج العقلیۃ والسمعیۃ الامروۃ بعبادۃ الخالق
 عن عبادۃ غیرہ وجعلها عبادۃ الشیطان لانہ الامر ہا والفرق لہا زادکم حد و بیان (تعلیل نعمت عن
 عبادۃ بالطاغوت فیما یعلمہم علیہ و ان اعبدونی) عطف علی ان لا تعبدوا و انہ صراط مستقیم
 اشارۃ الی ما عہد الیہم والی عبادۃ والہیۃ استیناف لبیان المقتضی للتعبد بشقیہ او بشی الخیر
 والتنکیر للمبالغۃ والتعظیم والتتبعیض فان التوحید سلوۃ بعض الطرق المستقیمہ ولقد اضل
 جبلا کثیرا فلہم تفرقوا تعقلون (رجوع الی بیان معادۃ الشیطان مع ظہور عدوہ ووضوح اضلالہ
 لمن لہ ادنی عقل وراۃ والجبیل الخلق ہذا جہد الحق کنتہم توعد من اصلوہا الیوم عما کنتہم تکفرون
 ذوقوا حرہا الیوم بکفر کفر فی الدنیا راقاضی وعن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما اذا دخلت المسجد فسلم
 علی النبی علیہ السلام فان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال لا تغدوا بعبادۃ قبور او صلوا علی
 حیث کنتہم فان صلاتکم تبغض فی حیث کنتہم فی حدیث اوس اکثر وامن الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فان
 صلاتکم معروضۃ علی رشفاء شریف)

وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُنْفَخُونَ يَفْرَقُونَ یعنی قیامت کے دن سب جدا جدا ہو جائیں گے اَلَمْ اَعْلَمَنَّ
 اِنَّكُمْ اِلٰہَی یعنی اے بنی آدم کیا میں نے تم سے عہد نہیں لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا
 یہ بطور اتام حجت ہو اور عہد سے وہ عقلی و سمعی دلائل مراد ہیں جو خدا کی عبادت کا راستہ بتاتے
 اور غیر کی عبادت سے منع کرتے ہیں۔ غیر اللہ کی عبادت کو شیطان کی عبادت اسلئے کہا کہ شیطان
 شرک وغیرہ کی طرف براغیرتہ کیا کرتا ہے اِنَّہ لَکُم مِّنْ دُونِیْ شَیْطَانٌ مُّہْمٌ تَہْتَمِسُّ اِیْہِمْ ہے
 یہ آیت پہلے مضمون کے لیے بطور دلیل ہے وَاِنِ اعْبُدُوْا فِیْ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ لَّا تَعْبُدُوْا
 کما یعطوف ہی۔ یعنی میں نے یہ عہد لیا تھا کہ میری عبادت نہ کرنا۔ کیونکہ یہ سیدھا راستہ ہے تو کا
 اشارہ عہد اور عبادت الہی دونوں کی طرف ہو سکتا ہے۔ اور تنکیر بالمبالغۃ یا تعظیم یا تبعیض کیلئے
 ہے کیونکہ توحید صراط مستقیم کا ایک رستہ ہے۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ سَبِکُمْ اِلٰہَی شَیْطَانٌ لِّیْ تَمِیْزَ
 بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے کیا تم اسے نہیں سمجھتے۔ یہ عبادت شیطان کا بیان ہی بطریق
 توضیح حدیث کا چھند الخ الایہ۔ یہ وہ جنم ہے جس کا تم سے وعدہ تھا۔ اپنے کفر کے باعث آج
 اس میں داخل ہو جاؤ یعنی اسکی سوزش کے مزے چکھو دقاضی بیضاوی احسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
 روایت ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت رسول خدا پر درود سلام بھیجا کہ کیونکہ آپؐ فرمایا ہے کہ جو
 قبر میں دفن ہوگا۔ اوچان کہیں ہو مجھ پر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اوس کی روایت
 میں کہ جمعہ کے دن درود کثرت پڑھا کرو۔ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے (شفاعت شریف)

قوله وادعی احدی لواءها الکفار عن المؤمنین فانهم قد تاذوا وامنتم فی الدنیا فاحذر لواءهم
 حتی یفروا منکم ویقال ان المنادی ینادی ایها الطیرمون امتازوا فان المؤمنین قد فازوا ایها المنافقون
 امتازوا فان الخلفین قد فازوا ایها الفاسقون امتازوا فان الصادقین قد فازوا ایها العاصون
 امتازوا فان الطیبعین قد فازوا کما قال الله تعالی رومن یطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظیما
 یعیش فی الدنیا حمیدا و فی الآخرة سعیدا (قاضی) کما قال الله تعالی فی آیه اخرى ان الشیطان لکم
 عدو وادعی عامة قدیمة فانتدوه عدوا فی عقائدکم وادعیانکم وکونوا علی حد منہ فی عجامع
 احوالکم انما یدعو حوزہ لیکونوا من اصحاب السعیر (قاضی) عن ابن عباس رضی الله عنہما ان
 قال خیر النبی علیہ السلام ذات یوم من المہجد فاذا هو بابلیس فقال علیہ السلام ما الذی جاءک
 الی باب مسجک قال یاھن جابن الله قال فلو قال لتسألنی عاشت فقال ابن عباس اولی شی
 سألہ عنہ الصلوۃ قال لہ یا ملعون لیرتقم امق عن الصلوۃ بالجاعة قال یاھن اذ اخرجت امتک
 الی الصلوۃ تاخذ فی الحی الحانة فلا یرتقم ذلک حق یتقر قوا وقال علیہ السلام یا ملعون لم تمنع
 امتی عن قراءة القرآن قال عند قرائتہم اذوب کالرصاص قال علیہ السلام یا ملعون لم تمنع امتی عن
 الجہاد قال اذ اخرجوا الی الجہاد قیدت بقید علی قدیمی حق یرجوا وقال لم تمنع امتی عن الحج قال اذ اخرجوا

و امّا نداء الیوم یعنی اے کفار مومنوں نے دنیا میں تھے اذیت پائی ہے آج اُن سے الگ ہو جاؤ۔
 قیامت کے دن یہ دُعا ہوگی اے مجرمو۔ اے منافقو۔ اے فاسقو۔ اے عاصیو۔ الگ ہو جاؤ۔ آج مومن
 مخلصین۔ صادقین۔ مطہرین نے نجات پائی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ یُطِيعِ اَمْرَ اللّٰهِ وَرَسُولِ
 اللّٰهِ فَقَدْ حَقَّقَ لِنَفْسِهِ اَمْنًا وَاَمْرًا عَظِیْمًا دینا و دین کی نیکیاں ملین گی (قاضی) ایک
 اور آیت ہے اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوًّا مُّخْتَلَا وَاَنَّکُمْ لَہٗ عَدُوٌّ مُّخْتَلَا یعنی شیطان تمہارا قدیم دشمن ہے تم اپنے
 عقائد و اعمال میں اسے اپنا دشمن بناؤ۔ اور ہر حال میں اُس سے ڈرتے رہو۔ وہ اپنی جماعت کو دُعا
 بنانے کے لئے اپنی طرف بلاتا ہے (قاضی بیضاوی) ابن عباسؓ سے روایت ہو کہ ایک دن
 پیغمبر علیہ السلام مسجد سے نکل رہے تھے کہ شیطان لگیا آپؐ کو فرمایا کیوں مسجد کی طرف آنیکا کیا سبب
 شیطان نے کہا۔ خدا لے آیا۔ حضور بولے کیا کام تھا۔ کہا۔ تاکہ آپ مجھے کچھ سوالات کریں ابن عباسؓ
 کا قول ہو کہ اول آپؐ نے یہ پوچھا۔ اے ملعون تو میری امت کو جماعت کی غارت سے کیوں روکا کرتا ہے
 کہا جب آپؐ کی امت جماعت سے غارت نہ ہوتے تو مجھے بخار چڑھتا۔ تاہو جو اُن کے مستحق
 ہونے تک نہیں اُترتا۔ آپؐ فرمایا تلاوت قرآن سے روکیو کیا باعث جواب دیا میں قرآن پڑھتے وقت رنگ کی
 طرح بگل جاتا ہوں۔ آپؐ فرمایا ہمارے کیوں منع کرتا ہو عرض کیا جب سلمان جہاد کو نکلتے ہیں تو آپؐ کی دستگیر
 یا نہیں پڑتا میں آپؐ کو فرماؤں کہ اے ملعون تو میری امت کو جماعت کی غارت سے کیوں روکا کرتا ہے

واذا هموا بالصدقة يوضع على راسي النشار فينشوف كايانشر الخشب زهرة الرياض، وفي المنبر
 اهل النار في النار وضع لايليس منبر من النار والبس لباسا من النار وتوج بياجم من النار وقيد
 بقيد من النار ثم يقال لا بليس يا بليس اصعد المنبر واخطب لاهل النار فيصعد ويقول لاهل النار
 يا اهل النار فيسمع صوته جيم مافي النار فيتوجهون جميعا اليه فينظرون فيقول يا معشر الكفار
 والما فقيين ان الله وعدكم وعد الحق بانكم تقوتون ثم تغشون ثم تحاسبون ثم تقرقون فرينقين
 فريق في الجنة وفريق في السعير انكم ظنتم ان لا تزولوا من الدنيا وتبقوا فيها وما كان لي عليكم
 من سلطان الا اني اوسوس لكم فاستجبتم لى واتبعتموني فالجرم لكم فلا تلوهموني ولو مؤلفكم
 فانكم احق بالملامة مني كيف لا تصبدون الله تعالى وهو خالق كل شئ ثم يقول ما اقدر على ان انجيكم
 من عذاب الله ولا انتم تقدرون على ان تتبعوني اني تبارأت اليوم مما فعلت لكم فاني مطرود ومجروح
 من حضرة رب العالمين فاذا سمع اهل النار هذا القول من ابليس لعنوه جميعا ثم تضرع الزبانية
 برحم من النار فتلقيه من فوق منبر في النار الى اسفل ساقلين مؤبد فيها مع من تبعه من اهل النار
 وتقول لهم الزبانية لا موت لكم ولا راحة لكم خالدين فيها زهرة الرياض، **وحكى** ان ابا ذر
 الزاهد لما حضرته الوفاة اتاه صديق له في سكرات الموت ولقنه لاله الا الله محمد رسول الله

او جب کوئی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو میرے سر پر آ رہا یا جا، جو کڑی کی طرح مجھے بچ
 سے چیر ڈالتا ہے (زہرۃ الریاض) حدیث میں ہے کہ جب دوزخی دوزخ میں جا چکینگے تو شیطان کہے
 آگ کا منبر بچایا جائے گا۔ آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ آگ کا تاج رکھا جائیگا۔ آگ کی ٹیڑیاں
 ڈالی جائیں گی۔ پھر حکم ہوگا کہ اس منبر پر چڑھ کر دوزخیوں کے لیے خطبہ پڑھ۔ چنانچہ شیطان منبر پر چڑھ کر
 دوزخیوں کو پکارے گا۔ تمام دوزخی آواز نکرا سکی طرف متوجہ ہو جائینگے۔ شیطان خطبہ پڑھے گا۔ کہ اے
 کفار و منافقین۔ اللہ تعالیٰ تم سے سچا وعدہ کیا تھا کہ پہلے تم سب مرو گے۔ پھر زندہ ہو کر میرا ان
 محشر میں جاؤ گے۔ پہر حساب و کتاب ہوگا۔ پہر ایک فرقہ جنتی ہوگا ایک دوزخی۔ تمہیں گمان تھا کہ
 ہم ہمیشہ دنیا ہی میں رہیں گے مجھے تمہارے حکومت حاصل نہ تھی فقط وسوسے ڈالا کرتا تھا تم میرے کہنے
 میں آگے۔ یہ گناہ تمہارا ہے میرا نہیں۔ مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے آپ کو برا کہو۔ تھے خالق کل شیء اللہ
 کی عبادت نہ کی۔ آج نہ میں تمکو عذاب الہی سے بچا سکتا ہوں نہ تم بچو۔ میں آج تمہے بیزار و حضو شدہ و بجا
 سے مطرود و دور و دور ہوں۔ دوزخی نہ خطبہ منکر شیطان پر لعنت بھیجے گا۔ اور فرشتے آگ کے تیرت مارا کر
 اسے منبر سے اتار کر دوزخ میں گرادیں گے۔ اس کے بعد شیطان اپنی جماعت کے ہمراہ ہمیشہ سغل اس فلین میں
 رہیگا اور فرشتے نہ کر دیں گے کہ اب تمکو نہ موت ہی نہ راحت، بدلآباد و دوزخ ہی میں نہیں رہو زہرۃ الریاض
 حکایت ابو ذر یا زہد کی وفات کے وقت انکے ایک دوست نے کلمہ شہادت تلقین کیا۔

وما غفلت الدنيا شاه ابليس نوال دینک لتکون معه فی النار عند کما قال الله تعالی الشیطان اذ قال للانسان الایة وقال تعالی الشیطان بعد الفقر الایة والنفس شادت المعصیة الطاعة وهی معیوبة بین الله تعالی علی لسان یوسف علیه السلام بقوله ان النفس مارة بالسوء واما الهوی فانه شاء الشهوات وترك الجود بالخدمه وقال الله تعالی ولها من علی مقام ربه وهی النفس عن الهوی الایة والدینا شادت ان تختار علیها علی علی الاخرة وقد قال الله تعالی ولما من طغی وانز الحیاة الدینا فان الجحیم هی المادی فاذا رفعت هذه الاشیاء الاربعة فقد حصل العارف الی المعروف وهو الله تعا ومن اطام ابليس فیما شاء فهو ساء فی زوال دینہ فیكون عذابه بالتأبید کعذاب ابليس من اطام النفس فیما شاءت وهی المعصیة یكون عذابه علی الانقطاع ومن اطام الهوی فیما شاء وهو الشهوات یكون علیه اشدا الحسب من اطام الدینا فیما شاءت وهو اختیارها علی الاخرة تذهب عند الدینا والاخرة کما قال الله تعالی خسرا الدینا والاخرة ومن اجاب ابليس ذهب عنه المولی بقوله تعالی ومن یحش عن ذکر الرحمن الایة ومن اجاب النفس ذهب عن الورد ومن اجاب الهوی ذهب عنه العقل ومن اجاب الدینا ذهب عنه الاخرة بقوله تعا یس للظالمین بدلا (زهرة الیاض) روى عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالی عنده انه قال قال رسول الله علیه السلام اذا خلص المؤمنون من النار وامنوا فاجادلة احدکم لصاحبه لیت یكون له فی الدینا بأشد المجادلة من المؤمنین لیرحم فی لواخر الذین ادخلوا النار

شیطان کی خواہش زوال دین ہے تاکہ آدمی کافر ہو کر ابدی جہنمی ہو جائے۔ نفس کا اتباع معصیت پر توجہ دینا تعالیٰ فرماتا ہے ان النفس لا مکنة بالشوء۔ خواہش بد کا مقتضا ترک طاعت ہے اسے تعالیٰ کا قول و وہی النفس عن الهوی۔ دینا پر چاہتی ہے کہ دنیوی کاموں کو آخرت پر ترجیح دیکھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے و اذا حین الدینا فان الجحیم هی المادی۔ یعنی دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے والوں کا ٹھکانا دوزخ ہے جب یہ پاران پرور سمجھ جاتے ہیں تو مارت اپنے معروف یعنی ذات الہی کی طرف واصل ہو جاتا ہے اور جو شیطان کا پیرو ہو تو زوال دین کے باعث دائمی عذاب کا سستی ہو جاتا ہے۔ مطیع نفس یعنی گنہگار کا عذاب سزا جھگٹ کر منقطع ہو جاتا ہے۔ اپنی خواہشوں کا پابند سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والا دنیا کا رہے گا نہ آخرت کا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تحب الدینا والاخرة۔ یعنی اُسکی دنیا اور آخرت دونوں نقصان میں ہیں جس سے شیطان کا کہا مانا اُس نے معرفت الہی کو کھو دیا۔ اور جس نے نفس کی پیروی کی اسے تقویٰ کو ضائع کر دیا اور جو خواہشوں کا پابند رہا اسے خلاف عقل کیا۔ اور جس نے دنیا کو اختیار کیا اسے عاقبت برباد کر دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یس للظالمین بدلا یعنی ظالموں کو بہت برا بدلہ ملے گا۔ زہرہ الیاض روایت ہے کہ پیغمبر فرماتے ہیں حیوت مسلمان دوزخ سے نجات پانچ گنگے تو خدا سے امن مسلمان کوئی ثابت بہت کچھ جگر گنگے جو دوزخ میں ڈالے گئے ہیں

يقولون ربنا افرنا كانوا يصلون معنا ويصومون معنا فاذا دخلهم النار قال فيقول الله تعالى اذهبوا
واخرجوا من عرفتم منهم قال فيأتون فيعرفونهم بصورتهم ولا تاكل النار صوتهم فمنهم من اخذته
النار الى اضاف ساقية ومنهم من اخذته النار الى كتفيه فيخرجونهم فيقولون ربنا امرتنا ان نخرج
من عرفنا فيقول الله تعالى اخرجوا من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان يريد به الايمان كله لان
الشئ قد يسمى باسره بعضه والدليل على ذلك قوله تعالى ولم الخنزير وانما اراد به الخنزير كله
وقوله تعالى افرم رقبته مؤمنة اراد به الكل قال ابو سعيد فمن لم يصدق به فليقر هذه الآية ان
الله لا يظلم مثقال ذرة قال ويقولون ربنا اخرجنا من النار فلم يبق في النار احد فيخرج اشر يقول الله
تعالى شفعت الملائكة والانبياء والمؤمنون وبقي ارحم الراحمين قال فيقبض قبضة من الناس
او قبضتين لم يعلم الله فيهم خيرا قد احترقوا فيؤتى بهم الى عين يقال لها عين الحياة فيغتسلون فيها
قال فيخرجون منها واجسادهم مثل اللؤلؤ وفي اعناقهم خاتمة فيه هؤلاء عتقاء الله تعالى فيقال لهم خلوا
الجنة فاقبضتم فمؤلم فيقولون ربنا اعطيننا ما لم تعط احدا من العالمين قال فيقول الله تعالى ان
لكم عندي افضل منه قال فيقولون ربنا ما افضل من ذلك فيقول ضائي ولا استخط عليكم ابدا
(زهره الرياض) قال تعالى في اهانة المجرمين جزاء جرمهم وعظم قبائحهم

جھگڑنے والے یہ ہیں گے کہ اُمّی وہ بھی چارے ساتھ ٹاڑ پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ تو نے انکو دوزخ
میں کیوں ڈال دیا حکم ہوگا کہ جاؤ اور انکو نکال لاؤ چنانچہ صورتیں پہچان پہچان کر ایک ایک کو نکال لا بیگے۔
دو بج کی آگ انکی صورتوں کو نہ بگاڑ سکے گی۔ بلکہ بعض آدھی آدھی پنڈلیوں تک اور بعض مونڈ ہوں تک
دو بج میں ہونگے۔ اس کے بعد جھگڑنے والے یہ عرض کریں گے کہ اُمّی جگو ہم پہچانتے تھے انہیں نکال لائے
حکم ہوگا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہو اسے بھی نکال لاؤ۔ (میان ذرہ سے کامل ایمان مقصود ہے
بعض بکریاں مراد لیا گیا ہی چنانچہ لحد الخنزیر سے خنزیر اور رقبۃ مؤمنہ سے کل مراد ہی) ابو سعید کا قول ہے کہ کوئی
تصدیق نہ کرے وہ یہ آیت پڑھ لے **لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ** (اللہ تعالیٰ ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا) سوقت
کوئی تیک آدمی دوزخ میں نہ بیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ انبیاء و فرشتے اور مومن گنہگاروں کی شفاعت کر چکے
میں صحت ارحم الراحمین باقی ہے۔ سوقت اللہ تعالیٰ ایک یا دو سپین بھر کر ان ذرہ خنجر کو نکال لیگا جنہیں کوئی نیکی
نہو گی پھر ان جیلے ننوں کو نہ ایمان میں غوطہ دیا جائیگا۔ اس غسل سے انکے بدن مونی کی طرح چمکنے لگیں گے
انکی گردنوں میں انگوٹھیاں ہونگی جنہیں یہ لفظ منقوش ہونگے **هَذَا عِتْقَاءُ اللَّهِ تَعَالَى** (یہ لوگ خدا کے آزاد کئے
ہوئے ہیں۔ پھر انکو حکم ہوگا کہ جہنم میں جاؤ جو انکو گے لمبا بیگا۔ یہ کہیں گے اُمّی تو نے ہمیں ایسا کچھ دیا ہے
کہ سارے جان میں کیوں نہ دیا ہوگا۔ ارشاد ہوگا کہ ہم تمکو ایک اور افضل چیز دینے والے ہیں وہ یہ کہ ہم تم سے
رضامند ہیں آپ کہیں ناراض نہ ہونگے (زهره الرياض) اللہ تعالیٰ گنہگاروں کی امانت کے متعلق فرماتا ہے

يعيش على الدعوة والطاعة ويؤمن في العربية يسمى الولد ربيما. سأله عن حاله
بالولد وبأنه ذكر يبلغ أو أن الحمار فلما بلغ معه السعي، أي قلما وجد وبأنه ليس معه شيء
ومعه متعلق بمحمد وفدله عليه السعي لا يلهي له مصلحة المصلد لا تنفد منه ولا يبلغه فان بلوغه لم يكن
كأنه قال فلما بلغ السعي فقيل مع من فقيل معه قال يأتي إلى أري في المشام في أنعمت يحفل أري
ذلك وأنه رأى ما هو تعبيره فانظر ماذا ترى من الرأي وإنما شاوره فيه هو حتم ليعلم ما عند فيما
نزل من بلاد الله فثبتت قدمه أن جزم وبأنه عليان سلم ليوطن نفسه عليه فيهن وتكتب
للمثوبة بالاحياء له قبل نزوله وقال يا أيت أفعل ما تؤمر أي تؤمر به مستح في أن شاء الله
من الصابرين على الذبح وعلى قضاء الله فلما أسلم أسلم الأعراسه أو سلم الذي به نفسه إبراهيم
ابنه وولته الجبين صرعه على شقه فوقه جبينه على الأرض وهو واحد جاني الجبهة ونادىناه
أي يا إبراهيم قد صدقت الرأيا بالعزم والبيان المقد ما تنزل: كذلك غزى الحسين تعيل
لا فزع تلك الشدة عنهما بأحسانها راقض قيل سبب ذبحه اسمعيل عليه السلام أنه قرأ الف
شاة وثلاثا بمقرة ومأذنة بدنة في سبيل الله فتعجب الناس والملائكة من ذلك فقال
إبراهيم عليه السلام كل ما قرب ليس بشي عندي والله لو كان لي ابن لأذبحه في سبيل الله تقرب
به إلى الله تعالى فلما قال إبراهيم عليه السلام هذا القول مضى عليه زمان

وجودت اسلام وطمحت من ميراد وگارد و سفرین رفین ہو سچھے اسکو ایسے لڑکے کی بشارت دی
جو جوانی سے پہلے رائیگا۔ پھر جب وہ بچے کا کام کلج کرنے لگا تو باپ کے کہا بیٹا میں تجھے خواب میں ذبح
کرتے دیکھتا ہوں وایت میں معہ کا متعلق محذوف ہی سپر السعی دلاست کر رہا ہی السعی سے متعلق نہیں کہتے
مصدر کا صلیہ مقدم نہیں ہوا کرتا اور بلغ کے کیونکہ بلوغ سعی کے ہمراہ نہ تھا۔ فانظر ماذا تو ہی یعنی اب
تو خیال کر کے دیکھ کہ تیری رہے کیا ہی۔ حضرت ابراہیم نے مشورہ اسلئے لیا تاکہ امتحان اتنی پر لڑکے کی
ثابت قدمی کا حال معلوم ہو جائے اور اسے نزول ہارے پہلے اطاعت والد کا ثواب حاصل ہو۔ لڑکے نے کہا
باپ تمہیں جو حکم ہو ای اسے کر ڈالو۔ ہذا اللہ مجھے صابر پاؤ گے پھر جب دونوں نے خدا کے حکم کو مان لیا تو گاہی
جان میں اور باپ کسی ذبح کرتے پر تادہ ہو گیا اور باپ نے بیٹے کو بغیر ذبح پیشانی کے بل زمین پر بچھا دیا تو ہم نے
نڈکی کے لے ابراہیم مجھے اپنا خواب سچا کہ دکھایا کہ ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ ہم بچہ کو ایسا ہی بلہ دیا کرتے ہیں
یہ دونوں باپ بیٹوں کے رفع امتحان کی علت ہی کہ خدا نے شدت کو احسان سے بدل دیا تھا ہی اسمعیل کے
ذبح ہونے کا سبب یہ کہ ایک اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہزار بکریاں تین سو گائے۔ سواوت کی قربانی
کی آویہوں اور فرشتوں کو تعجب ہوا۔ ابراہیم نے فرمایا میرے نزدیک یہ قربانی لاشی ہو خدا کی قسم اگر میرے مان
اکو تائیتا ہوتا تو خدا کی راہ میں اسے ذبح کرتا۔ اس قول کو ایک زمانہ گزر گیا

ففسی هذا القول فلما جاء الى الارض للقدمية سال فيه الولد فلما جاءه حواء وبعثه
 وولدت له امه فلما بلغ معه السوي لما اصغر ان عشي معه وهو ابن سبع سنين وقتل ابن ثلاث
 عشرة سنة ولقط معه للبيان يعني لما بلغ الحبل الذي يقدر فيه على السوي قيل له في نوم اوف نذرت
 قال ابن عباس رضي الله عنهما لما كانت ليلة التزوية وتامروا في المنام من يقول يا ابراهيم او فلفل
 فلما اصبحوا اخذ يتروى اى يتفكر اهو من الله ام من الشيطان فلما سمى يوم التزوية فلما مضى لى
 ثانيا في المنام فلما اصبح عرف انه من الله ولذلك سمى ذلك اليوم يوم عرفة واسم ذلك النبي عرقا
 ثم رآى في الليلة الثالثة مثله فم بغرة ولذلك سمى يوم الفراق فلما اراد ان ينهب باسماعيل عليه السلام
 الى الفراق قال ابراهيم عليه السلام لهاجر وحي ام اسمعيل عليه السلام اليس ولدك اسمعيل احسن
 ثيابا فانى ذاهب به الى ضيافة فالبيسته امه ذهنته ورجلت شعره فأس غفل ابراهيم عليه السلام
 جبلا ومكينا وذهب معه الى جانب منى فلم يكن ابليس عليه اللعنة من يوم خلقه الله اشغل الا كثر
 ثم دامت له في ذلك اليوم فكان اسمعيل عليه الصلوة والسلام جردا وامام ابي فحاج ابليس
 يقول لا بيه الا ترى اعتدال قائمته وحسن صورته ولطافة سيرته فقال ابراهيم عليه السلام
 نعم ولكن امرت بذلك فلما آيس منه جاء الى هاجر فقال كيف تفقد من ذهب ابراهيم
 بابنك ليدن بجهه قالت لا تكذبى هل لبيت فليكن بجرانه

اور اُسے بھول گئے۔ پھر جب آپ بیت المقدس کی طرف آئے تو خدا سے بیٹا مانگا۔ دعا قبول ہوئی
 لڑکا پیدا ہوا۔ اور جب بیٹے کا تیرہ برس کا ہو گیا۔ اور باپ کے سات چلنے پھرنے لگا تو حضرت ابراہیم نے
 خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ ابن عباس کا قول ہے کہ آپ نے خواب ذی الحجہ کی
 آٹھویں تاریخ دیکھا تھا۔ جبکہ وہ سوچتے رہے کہ امام خداوندی ہی یا دوسرے شیطان۔ مگر کوئی بات دین
 نہ تھی۔ دوسری رات پھر نہی دیکھا۔ یقین ہو گیا کہ خدا کی طرف سے ہی۔ پھر غیری مرتبہ دیکھا کہ آپ حج کرنے
 پر آمادہ ہو گئے۔ پھر جب آپ اسمعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے تو انکی مان ہاجر سے کہا کہ اپنے بیٹے کو
 اچھے کپڑے پہنا دو ہم ایک دعوت میں لیجا یکن گے۔ مان نے تیل لگا لٹکائی کہ کچھ پہنائی نہ سوا
 باپ کے ساتھ کر دیا۔ حضرت ابراہیم ایک رسی اور چھری منہالی ابرہہ جبر اوہ کو منی کی طرف لے گئے شیطان
 اس روز نہایت متفکر تھا اور یہ سوچتا تھا کہ کسی جلیہ سے اس کام میں خلل ڈال دوں۔ اسمعیل اپنے باپ کے
 آگے آگے دوڑے جارہے تھے۔ شیطان نے ابراہیم سے کہا تم اپنے بیٹے کا تیرہ وقت شکل وصورت
 نہیں دیکھے کہیں اسے فرزند کو ذبح کیا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ان یہ شکایت میں کہ حکم دیا وہاں وہ لگا شیطان
 ان سے ناامید ہو کر حضرت ہاجر کے پاس آیا اور یہ کہ تم کیا بیٹے کو ذبح کر رہے ہو۔ ابراہیم ہمارے بیٹے کو ذبح
 کرنے لگے ہیں۔ ہاجر بولیں۔ کیوں جھوٹ بولتا ہے۔ کہیں باپ کے بھی بیٹے کو ذبح کیا ہے۔

فقال لا جمل خلقت اخذ الجبل والسكين قالت لاى شئ يذبحه قال يؤم انه امره ربه ان لا
 فقلت النبي لا يؤمر بالباطل وانا اقدى لامره روى فكيف بولدى فلما ايس من جانيها جامل الى
 اسمعيل عليه السلام فقال انتك تفرح وتلعب مع ابيك جبل وسكين يريد ذبحك فقال لا تكذب
 على لم يذبحني ابي قال يزعم انه امره ربه بذلك قال سمعنا واطعنا لا مربي فلما اراد ابلين
 ان يلقي كلاما اخر اخذ اسمعيل عليه السلام حجرا من الارض فرماه به فقفا عينه اليسرى فذهب
 المليس خائبا وخاسرا فاجب الله لنا رضى المحجزة في ذلك الموضوع طرد الشيطان واقتل اسمعيل
 ابن خليل الرحمن فلما بلغا منى قال ابراهيم عليه السلام لولده ابنى انى ارى فى المنام ان ذبحك
 فانظروا ما اذ ترى اى بين لى ما الذى ترى هل تضبر كلام الله او تسال العفو قبل الفعل وهذا اهما
 من ابراهيم لولده هل يخيبه بالسهم والطاعة او لا قال يا ابت افعلى ما تؤمر سبحانه فى ان شاء
 الله من الصابرين على ما امرت به من الذبح فلما سمع ابراهيم كلامه ولده عرف انه استجاب لله
 دعاءه حين دعا الله بقوله رب هب لى من الصالحين فحمل الله كثيرا فقال اسمعيل عليه السلام
 لابي يا ابت اوصيتك باشياء ان تربط يدي كيلا اضرب فاذ ذيك وان تجعل رجلي على الارض
 كيلا تنظر الى رجلي فتزحني فكفف عنى نياياك كيلا يلطخك شئ من دمي فينقص اجرى فتراه اى فخرن

شيطان نے کہا وہ رستی اور چھری اسی لئے لے گئے ہیں۔ باجر نے فرمایا۔ اس ذبح کرنے کا سبب کیا ہو۔
 جواب دیا ابراہیم کا خیال یہ کہ اُسکے خدا نے ذبح کرنے کا حکم دیا ہو۔ باجر نے فرمایا۔ خدا اپنے بی کو باطل حکم
 نہیں دیا کرتا اُسکے حکم پر میری جان اور میرا بیٹا دونوں قربان۔ شیطان یہاں سے ناامید ہو کر حضرت اسمعیل
 کے پاس آیا اور یہ کہا کہ جب تکل کی سیر سے کیا خوش ہو رہی ہو۔ تمہارے باپ تم کو ذبح کرنے کی جگہ جانتے ہیں
 رستی اور چھری ساتھ ہو آپ نے فرمایا مجھے جھوٹ نہ بول بھلا سیر سے باپ مجھے ذبح کرنے لگی شیطان
 کہتا ان کا خیال ہے کہ خدا نے تمہارے ذبح کرنے کا حکم دیا ہو۔ حضرت اسمعیل نے جواب دیا کہ اگر خدا کا حکم ہو تو
 میرے سر آنکھوں پر شیطان نے اور کچھ کہنا چاہا تو حضرت اسمعیل نے کنکریاں مار کر اُسکی بائیں آنکھ بھڑوادی
 شیطان باکامیاب ہو کر واپس چلا آیا۔ اسلئے حج میں کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر جب دونوں منی میں
 پہنچے تو ابراہیم نے بیٹے سے کہا کہ میں خواب میں تم کو ذبح کرتے دیکھتا ہوں تمہاری کیا رائے ہے صبر کرو گئے
 سانی چاہو گئے۔ یہ حضرت ابراہیم کی طرف سے صاحبزادہ کا امتحان تھا کہ باپ کی اطاعت کرتے ہیں یا پہلو ہتھی کر گئے ہیں
 نے جواب دیا اے باپ آپ کو کچھ حکم ملا ہے اُس کو کڑوا لے۔ انشاء اللہ مجھے صابر بنا دینگا۔ حضرت ابراہیم نے اُسکے کا یہ جواب
 شکر معلوم کر دیا کہ میری دعا رب ہدی علی الصلحین قبول ہو گئی۔ شکر الہی ادا کیا۔ پھر حضرت اسمعیل نے باپ کے کہنا
 پر کچھ نہ کیا میں نہ تاہوں دل سے بات پانوں باندھ دیجو تاکہ تڑپ نہ سکوں اور آپ کے کپڑے خون آلودہ نہوں دھو یہ آئینہ میں
 طرف نہ کھینکا۔ تاکہ آپ کو صورت دیکھ کر محبت نہ آجائے۔ اسی اپنا دامن چاکو نہ کھینکا تاکہ خون آلودہ لباس نہ دیکھ کر میری ان نگین

واستشف شفرتک واسرع مرارها علی خلقک لیكون اھون فان الموت شدید وان نذرتھب من
الی ای تذکرۃ لھا منی وسلم علیہا وقل لھا اصدی علی امرئہ ولا تقربھا کیف فبعتنی وکیف ربطت
یدی ولا تدخل الصبیان علی کیدہ یقبح حزھا علی واذاریت غلاما حشدا فلا تنظر الیہ حتی
لا تجزع ولا تحزن فقال ابراہیم علیہ السلام نعم العون انت یا ولدی علی امرئہ تعالی فلما اسلما
ای استسما وانقاد امرئہ تعالی روتلہ للعبین ای صرعه علی شقہ کالشاة للذبح وقیل کبہ
علی وجھہ باشارتہ کیدہ یری منہ ما یورث رقة تقول بینہ و بین امرئہ تعا وکان ذلک عند
الصخرة من منی وقیل فی الموضع المشرف ووضع السکین علی حلق ولذہ فعلقہ بشدة وقوة
فلم یقلد علی قطعہ وقد کشف الله الغطاء عن اعین ملائکة السموات والارض فلما راوا ان
ابراہیم یدب یرحمہ ابنہ اسمعیل علیہ السلام خروا لہ سجدا فقال الله تعالی انظروا الی عبدی کیف
یمسک السکین علی حلق ولذہ لرجل بضای فانتہر قلتم حین قلت انی جاعل فی الارض خلیفة اتجعل فیہا
من یفسد فیہا ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدا ونقدس لک ثم قال اسمعیل علیہ السلام
یا ابت حل ینک ورجلی حتی لا یرافی الله مکرھا ای فی طاعة امرہ بل ضم السکین علی عنقہ ليعلم
الملائکة ان ابن الخلیل مطیع لله ولا مرہ بالاختیار فد یدبہ ورجلیہ بلا وثاق

دھما چھری کو چھی طرح تیز کر کے ایک ہی بات میں کام تمام کر ڈا لیے تاکہ آسانی سے جان نکل جائے کیونکہ بڑی
بڑی صد سکی چیزیں دھما میرا کرتا بطور یادگار میری مان کو دید بھیگا۔ اور سلام کے بعد صبر کی باتیں فرمائی گئیں
لیکن انکو میرے ہاتھ پاؤ اور زوج کرنے کی کیفیت سے آگاہ نہ کرنا چاہئے۔ (۶) میری مان کے پاس
میرے ہمراہ کون کون آنے دیجئے گا ورنہ اس سے انکا صد نہ تازہ ہو جائے گا (۷) آپ بھی میرے
ہمشکل رط کے کونہ دیکھا کیجئے گا ورنہ آپ کو رنج اٹھانا پڑیگا۔ ابراہیم نے فرمایا۔ تو خدا کے کام میں
میرا پورا مددگار ہے۔ پھر جب دونوں رضامند ہو گئے اور ابراہیم نے لڑکے کو کبری کی طرح زمین پر بچھاڑ
دیا تو ہم نے آواز دی کہ ابراہیم تمھیں اپنا خواب سچا کر دیا۔ اسمعیل کو اوندھے منہ لٹانے کی یہ وجہ تھی کہ صحت
دیکھ کر محبت فرزند ہی نہ آجائے جس سے امرائی بجالانے میں خلل واقع ہو۔ یہ واقعہ مقام عننی میں ایک
پتھر کے قریب یا کسی اونچی جگہ ہوا ہی۔ حضرت ابراہیم نے رط کے گئے پھر چھری رکھ کر بہت زور کیا کہ ایک قسم
بھی نہ کہت سکا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے ملائکہ آسمان و زمین کے سامنے سے پردہ اٹھا دیا تھا۔ فرشتوں نے جبریل
دیکھا کہ ابراہیم بیٹے کو ذبح کر رہی ہیں سب جگہ میں گر پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میرے بند ابراہیم کو
دیکھو کہ میری رضامندی کیلئے بیٹے کے گئے پھر چھری پھیر رہا ہے حالانکہ تم کہہ چکے ہو کہ ایسے کو خلیفہ کیوں بنایا
جانا ہی جو زمین پر فساد و خونریزی کرے گیگا۔ پھر اسمعیل نے کہا۔ میرے ہات پاؤں کھول دو کہ فرشتے یہ نہ کہیں کہ ذبح کرنے میں
چھری بڑی کٹتی ہے۔ اور آپ کی بارگاہ کی طرف سے چھری پھیر رہی ہے۔ چنانچہ رتی کھول دی گئی۔

سبحان و بحمده الى الارض فامر بالسكن بجميع قومه فامسك السكون يوم عظيم بانزل الله من السماء
 اسماعيل عليه السلام يا ابت ضعفت قوتك بسبب عصاك على فلا تقدر على دفعي فصرخ بالسكن الى
 انما البحر صغير فقال ابراهيم عليه السلام قطع البحر لا تقطع البحر فتكلم السكون بنور الله
 تنال ابراهيم انت تقول اقطع والاه السهل يقول لا تقطع فكيف امثل اليك عاصيا اليك ثم
 قال نزل ونادى يا ابن ابراهيم قد صدقت الرويا فيما رايت من الرويا فظهر ليعبادي انك
 اخترت رضا في علي حب ولدك وكنت في ذلك من المحسنين (ان الله انك تجزي المحسنين) الى
 المطيعين لا امرى (ان هذا هو البلاد البين) الى الذي هو الاختيار الظاهر والابتداء البين الذي
 يتقدم فيه الخلق من غير اولهنة البينة الصعبة اذ لا شيء اصعب منها اولهنة اي خلاصنا
 الامور بدعيه رين بر عظيم من الجنة وهو الكلبش الذي قر به هابيل وقيل من كان في
 الجنة حيا حتى فدى به اسمعيل عليه السلام وكان عظيم المحسنين فادى جبرائيل عليه السلام مع
 الكلبش حتى راي ابراهيم عليه السلام يعاليم بالسكن خلق اسمعيل عليه السلام فقال جبرائيل
 تعظيما لله تعالى وتجبنا لابراهيم عليه السلام والله اكبر الله اكبر فقال ابراهيم عليه السلام
 لا اله الا الله والله اكبر فقال اسمعيل عليه السلام والله اكبر والله الحمد فبقي هذا
 التكبير والذبح واجبا لنا في ايام الفراق تدا بابراهيم عليه السلام

اور حضرت ابراہیم گرموں کی طرف چھری رکھ کر پوری طاقت سے کام لیا مگر ایک بال بھی دکھ نہ سکا۔ اس کے
 نے کہا اسے باپ شاید محبت فرزند کی باعث آپکی قوت نائل ہو گئی ہو کہ مجھے ذبح نہیں کر سکتے حضرت
 ابراہیم نے چھری پھیرنے لاری۔ پتھر کے پیچ سے دو ہو گئے۔ پھر اپنے فریاد فوس پتھر کا گیا مگر گوشت
 نہ کٹا خدا کے حکم سے چھری کو زبان لٹائی اور اس نے یہ کہا کہ تم تو کہتے ہو لوگ کا کٹا کٹ جائے اور خدا فرما
 رہا ہے نہ کٹے۔ میں حکم خداوندی کے مقابلہ میں تمہارا کتنا مانو گی پھر غیب سے ندا آئی کہ اے ابراہیم تم نے
 اپنا خواب سچا کر دیا۔ اب کو معلوم ہو گیا کہ تم نے میری رضامندی کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دی بیشک
 تم نیک بندے ہو۔ اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک یہ ظاہر امتحان اور بڑا کٹھن
 کام ہے جس سے خالص و غیر خالص میں تمیز ہوتی ہے۔ کیونکہ بیٹے کے ذبح کرنے سے زیادہ کوئی
 امتحان نہیں۔ وقد یناکہ الایہ۔ اور بیٹے اس کے فدیر میں بڑی قربانی عنایت کی۔ یعنی جنت کا وہ بیٹھا
 دیا جو انیل سے قربانی کیا تھا۔ اور قبولیت کے باعث جنت میں چرنا پھرتا تھا۔ اس عظیم الجسم بیٹے کو
 جبریل جنت سے لائے اور اسماعیل کے فدیر میں ذبح کر دیا۔ جبریل حضرت ابراہیم کو بیٹے کے گلے پر
 چھری پھرتے دیکھ کر زراہ عجب بول اٹھے۔ اللہ اکبر اللہ اکبر۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا لا اله الا
 اللہ واللہ اکبر اسماعیل نے کہا اللہ اکبر واللہ اکبر۔ ایسا ہیام محمد نے یہ تکبیر واجب ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنه لوقت تلك الذي انصارت سنة خيم الناس ابناء هرو قد
استشهد ابو حنيفة رحمه الله هذه الرؤية فيمن نذره خيم ولد انه يلزم فيه شاة روى ان
سمييل عليه السلام قال لابييه انت معي امانا فقال ابراهيم عليه السلام انا وقال اسمييل عليه
السلام لي انا لان لك ابناء اخر وليس لي الا هرح واحد قل الله انا معي منكم احيث اعطيت
القداء فكساوا ونجيتك من عذاب الذبح (مشكوة الانوار) روى ان الملائكة تعجبوا من
كرامة اسمييل عليه السلام عند رب العالمين حيث بعث كبشاً من الجنة على غنى جبرائيل
عليه السلام فدأ له قال الله تعالى فخرجني وجبرائيل لوان جميع الملائكة حلوا على اعناقهم فدأ
له لما كان مكافاة لقوله ربا ابنت افعل ما تؤمر ستجدني انشاء الله من الصابرين قيل لما
راى ابراهيم عليه السلام الرؤيا اولا اختار مائة من الغنم من اسمها فذبحها فجاءت النار
فاكلتها فظن انه قد وفى فلما راى ثانيا عرف انه من الله واختار مائة من الابل من اسمها فذبحها
فجاءت نار فاكلتها فظن انه قد وفى فلما راى ثالثا كان قائلاً يقول ان الله تعالى يا امرأتين
تذبحن ولداً اسمييل فانثبه وضم ابنه الى نفسه وبكى حتى اصبح وجهه ابرار قيل لما اتخذ الله تعالى
ابراهيم عليه السلام خليلاً قالت الملائكة يا رب ان له مالا وولداً وامراً فكيف يكون خليلاً له مع

ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر حضرت اسمعیل ؑ ذبح ہو جائے تو لوگوں پر بیٹوں کا ذبح کرنا مسنون ہو جائے گا۔ اس آیت سے ابو حنیفہ رحمہ اللہ دلیل لاتے ہیں کہ جو شخص بیٹا ذبح کرے کی منت مان لے اُس پر کبیری فحش کرنی واجب ہوگی۔ روایت ہے کہ ایک بار حضرت اسمعیل ؑ نے حضرت ابراہیم ؑ سے کہا کہ آپ زیادہ سخی ہیں میں۔ ابراہیم ؑ نے فرمایا۔ میں اسمعیل ؑ کو نے نہیں میں۔ کیونکہ آپ کے اور بیٹے بھی ہیں اور میں ایک اکیلی جان کے سوا اور کچھ نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں تم دونوں سے زیادہ سخی ہوں۔ کیونکہ میں نے فدیہ دیکھو دو۔ فحش کی تکلیف سے بچا لیا دشمن اللہ اور سر دی ہو کہ ملائکہ نے حضرت اسمعیل ؑ کی اس عزت اقرانی پر کھیر دیں گے۔ لئے جنت کا بیٹا اپنی گردن پر اٹھا کر لائے اٹھا کر تعجب کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم اگر تمام ملائکہ اسی طرح فدیہ دیکر آئیں تو اسمعیل ؑ کے اس قول کی برابری نہیں کر سکتے۔ کہ اے باپ تمکو جو حکم آج اسے کر ڈالو۔ انشاء اللہ مجھے صابر پاؤ گے۔ کہتے ہیں ابراہیم ؑ نے پہلی مرتبہ خواب دیکھ کر سو موٹی موٹی بکریاں ذبح کیں۔ آگ اُتر کر انہیں کھا گئی۔ دوسری بار وہی خواب دیکھ کر آتے سواوٹ ذبح کیے۔ آگ پھٹک اُٹی۔ آپ نے خیال کیا کہ میری نیاز پوری ہو گئی۔ تیسری بار خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے دیکھا کہ خدا تمکو اسمعیل ؑ کے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ بیدار ہو گئے۔ اور بیٹے کو چھانی سے لگا کر خوب روکے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی (عباس الابار) کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم ؑ کو طویل اللہ کا لقب دیا تو فرشتوں نے کہا اے نبی یہ تو صاحب مال و اولاد ہیں۔ ان مشغولوں میں مصروف ہو کر تیرے ظلیل ہونے نہیں سکتے۔

قال الله تعالى لا تنظروا الى صورته صدى ولا الى ماله بل الى قلبه واحاله وليس في قلبه
 حبة لغيري ولو شئتم اذ هو اليه وجروا فجاء جبرائيل عليه السلام في صورة نبي اذ كان كبريا
 عليه السلام اثنا عشر الف كلب للصيد وحفظ الغنم فس عليها عن اعمامه وكل كلب طوف
 من ذهب ليعلم ان الدنيا نجسة والغنم لا يصلح الا للبشر وكان ابراهيم عليه السلام على كل مرتفع
 ينظر الاغنام فسلم عليه جبرائيل عليه السلام فقال له لمن هذا قال ابراهيم لله ولكن الان في يدك
 نذر قال جبرئيل بواحد منها فقال ابراهيم عليه السلام اذكر الله فخذ ثلثها فقال جبرئيل سبحوا قدس
 ربنا ورب الملائكة والروح نذر قال اذكره ثانيا وخذ نصفها فقال سبحوا قدس ربنا ورب الملائكة
 والروح نذر قال اذكره ثالثا وخذ كلها برعاتها وكلاهما فنذر قال اذكره رابعا واقر لك
 بالرق فذكره فقال الله تعالى يا جبرئيل كيف وجدت خليلي فقال نعم الخليل يا رب فناحي ابراهيم
 عليه السلام بزيارة الغنم سو قوا الغنم خلف صاحبها هذا الى ابن يربيد فلكم صرة فظهر
 نفسه جبرئيل عليه السلام فقال يا ابراهيم لا حاجة لي في ذلك وانا جئت لاجريك فقال
 ان اخليل الله لا استرد هبتي منك فادعى الله تعالى اليه ان يبيعها وليشتري بثمنها الفيليم
 والعقار ويبيعها وقفا ياكل منه الفقير والغني الى يوم القيمة (مشكاة الانوار)

حکم ہوا کہ میرے بندے ابراہیم کی صورت و مال کی طرف نہ دیکھو۔ بلکہ دل اور اعمال پر نظر ڈالو۔ میرے
 خلیل کے دل میں میرے سوا اور کسی محبت نہیں۔ تمہیں منظور ہو تو جاؤ اور انکا امتحان کرو چنانچہ جبرئیل
 آدمی کی صورت میں آئے اسوقت ابراہیم کے پاس شکا مارو کبرین کی حفاظت کے لئے بارہ ہزار گوتھے
 اس سے بکریوں وغیرہ کا نذرہ بخجری ہو سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم نے چٹان کے ٹکڑے کو دنیا تا پاک سے بونا پا کون بنی
 سنوارا ہر گوت کے گلون میں سوئے کو طوق ڈال رکھے تھے۔ ایک دن آپ ایک ٹیلے پر کھڑے اپنی ریوڑ دیکھ رہے تھے
 جبرئیل نے سلام کو مید کما یہ ریوڑ کبکے میں۔ جواب دیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کو گمراہ فعل سے قلعہ میں ہیں جبرئیل نے
 کہا ایک ہیمنے ڈالو۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے ذکر الہی سنا دو اور تمہاری تم لیلو۔ جبرئیل نے خوش آواز سے کہ صبح قدس
 ربنا و رب الملائکۃ والروح۔ ابراہیم نے فرمایا۔ پہر کہو اور میرا نصف مال لیلو۔ جبرئیل نے پہر ہی لفظ کہہ دیا آپ نے
 فرمایا کیا نا ور کمد و اور میرا تمام مال مع چرواہوں اور گوت کے بجاؤ۔ جبرئیل نے پہر ذکر الہی سنایا حضرت ابراہیم نے فرمایا
 اگر تیرے پہر سنا دو اور مجھے اپنا غلام بنا لو۔ اسوقت سنا ہوئی کہ اے جبرئیل تھے ہمارے خلیل کو کیا پایا عرض کیا کہ
 بہت اچھا پایا۔ پھر ابراہیم نے بلند آواز سے کہا کہ لے چرواہو جان لیجئے اس شخص کے پیچھے پیچھے چلو جاؤ کیونکہ
 تم مع بکریوں کے اسکی ملک ہو گئے ہو اسوقت جبرئیل آپ نے آپ کو ظاہر کر کے یہ فرمایا کہ مجھے اس مال کی
 ضرورت نہیں ہے میں تو تمہارا امتحان کیلئے آیا تھا۔ آپ نے فرمایا میں خلیل اللہ ہوں۔ مہر کی موٹی چیر کو روایت
 کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ انکو پیکر زمین میں خرید لو اور جہنم میں رکھاتے بیٹے کیلئے وقف کرو و مشکوۃ الانوار

میں سے ملک مشرقی متعالیٰ میں لڑھکے اور مائقی درجہ میں الصفیۃ بعد الحوائج الامنیۃ جو مائقی نام
 ملک غیر اللہ ہمارے لہ ناکیر فائدہ بیظان ساوی مائقی درجہ جو مائقی صفیۃ الامنیۃ والا مائقی
 وقیل صاحب الضیاء جمیع صبیحۃ وہی الارض غنی لو ساوت مائقی درجہ صاحب الکرم اذا ساوی
 مائقی درجہ جو مائقی بالافتقار لان الکرم للزہد لا للمعاجز لان الانسان قد یعیش بغیر ما کما ذکرنا فی زبد

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذکر عبدنا ایوب عیص بن اسمعیٰ علیہ السلام (اذ نادى ربه) بدل من عبدنا وایوب
 عطف بیان لہ (رافی مسنی) بان مسنی وقرآن خمرۃ باسکان الیاء واسقاطا فی الوصل (الشیطان
 منصب یتعبد روعذاب) المرہو حکایۃ لکلامہ الذی ناداه لہ ولولاہی لقال انہ مسہ
 والاسناد الی الشیطان اما لان اللہ تقاسمہ بذلک لما فعل یوسوسہ کما قیل انہ اعجب بکثرة
 مالموا واستغاثہ مظلوم فلم یغثہ او کانت مواشیہ فی ناحیۃ ملک کافر فذاہنہ ولم یغثرہ او
 لسوالہ امتحانا لصدقہ فیکون اعترافا بالذنب او مراعاة للادب اولان یوسوس الی انتہا حتی
 رضوخہ واخرجہ من دیارہم اولان المراد من النصب والعذاب ما کان یوسوس بہ الیہ فی
 مرضہ من عظم البلاء والقنوط من الرحمة وغیرہ علی الجزع (قاضی)

کہتے ہیں حاجت ضروری کے بعد میں شغال ہونے یا دوسو درم چاہی کمالک مائقی جو جاتا ہو اگر سوئے چاہی
 کے سو اوپر چہرہ کمالک ہو تو اسکی قیمت لگائی جائیگی اگر دوسو درم کو چھپا لیں تو ایسا شخص مائقی جو اسپر قرمانی واجب
 ہو علیٰ ذالک القیاس ایسی زمین یا انگور کے درختوں کا مالک جسکی قیمت دوسو درم ہو مائقی کہلائیگا۔ اسلئے کہ درخت
 انگور سامان عیش و نشاط ہیں حاجت ضروری میں داخل نہیں۔ انسان بغیر سوہ کھائے زندہ رہسکتا ہے (نسبۃ النبی)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

واذکر عبدنا ایوب الیہ یعنی ہمارے بندے ایوب کا تذکرہ کرو جو عیص بن اسمعیٰ کے بیٹے تھے۔ جبکہ انہوں نے
 اپنے خدا کو پکارا کہ اے میرے شیطان نے رنج و غلاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ یہ حکایت کلام ایوب ہے۔ ورنہ اس طرح
 رشاد ہو تا کہ اللہ مسد۔ شیطان کی طرف رنج و الم کی بنا د مجازی ہو۔ فی الواقع یہ خدا کا فعل تھا کہ چونکہ شیطان
 کے وسوسہ ڈالنے اور کثرت مال پر اترانے کے باعث آپ بتلائے بلا ہوئے تھے اسلئے اسے شیطان کی طرف
 منسوب کیا گیا۔ یا یہ سبب کہ آپ ایک مظلوم کی دادری نہ کی تھی۔ یا یہ باعث ہو کہ آپ کو مویشی ایک کافر کی بیوی
 بن چکر گئے تھے۔ انراہ براہمت آپ کے اسپر جہاد کیا۔ یا یہ بات ہو کہ آپ صبر کے بحر و سر پہ خود ہی امتحان
 کا سوال کیا تھا۔ سین گناہ کا اقرار اور مراعات اوبے یا یہ معنی میں کہ شیطان نے آپ کے اتباع کے بدلہ
 بن وسوسہ ڈالکر سب کو آپ علیحدہ کر دیا تھا یا رنج و الم سے وسوسہ مراد ہو جو شیطان مرض کجالت میں لے
 رہا تھا یعنی مصیبت کو بڑا کر کے دکھانا۔ جسکے ۱۲ اسید کرنا اور خزع و فزع پر پہنچنے کیا کرنا تھا (قاضی مضیادی)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی مرة صاکن ذنبا له ذرة وحة وفي الخبر اذا مات ولد لعبد قال له
تعالی لليلة نكحة اقبضتمو ثمة قلبه فيقولون نعم فيقول الله تعالى ما اذا قال عبد فيقولون حملك وشكر
واسترجعت فقال انا لله وانا اليه ارجعون فيقول الله تعالى ابنا العبد بيتا في الجنة وسورة بيت الحمد
رزقة الواعظين، عن وهب بن منبه حدث في التوراة اربعة اسطر متواليات (احدها) من قرا كتاب
تعالى فظن ان لن يغفر له فهو من المستبرزين بآيات الله تعالى والثاني من تواضع لغنى لغناه فغفر
ثلاثا دينه والثالث من حزن على ما فاتة سقط قضاء ربه والاربع من شكاه مصيبتة انما يشكو
ليه قال عليه السلام ان اعظم الجزاء مع اعظم البلاء وان الله تعالى اذ يحب عبدا ابتلاه واذا صدق احب
واذا رضي اصطفاه (كما حكى) ان موسى عليه السلام خرج ومعه يوشع بن نون فاذا بطبريا بض قد
وقم على منكب موسى عليه السلام وقال يا بني الله احفظني اليوم من القتل قال لم قال الصقر يريد
ن يا كافي ودخل في كهف فاذا الصقر قد قبل فقال يا بني الله لا تمنع صيدك عني فقال اذبح لك
شاة من غني قال لم الغنى لا يصلح لي قال فكل من لم يخذل قال لا اكل الا من حذقت له

رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص ایک بار رو و پڑھتا ہے اس پر ہر گناہ نہیں رہتا۔ حدیث میں ہے
کہ جب کسی کا بچہ مر جائے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے۔ تم نے اس کے دل کا پھل توڑ لیا۔ جواب دیتے
ہیں ہاں۔ فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں تیری تعریف کی اور انشاء اللہ و
اننا اليه راجعون کہا حکم ہوتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں کیا گھر بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھو (نزد الواعظین)
وہم ہر منبت سے روایت ہے کہ میں نے تورات میں برابر برابر پراسطین لکھی ہیں (۱) کتاب اللہ پر حصے
والا اگر یہ گمان رکھے کہ میری مغفرت منوگی تو وہ گویا خدا کی آیتوں سے ہنسی کرتا ہے (۲) دو قسمندی کے
باعث کسی غنی کی تواضع کرنے والے کا دو تہائی دین غارت ہو جاتا ہے (۳) گزشتہ چیز کا غم کرنا
گویا حکم خداوندی سے نارضا مندی کا اظہار کرتا ہے (۴) مصیبت کی شکایت کرنا والے کا فرض ہے
کہ خدا ہی سے شکایت کرے رسول خدا فرماتے ہیں جس قدر بڑی مصیبت ہوگی اسی قدر بڑا ثواب ملیگا
اللہ تعالیٰ جب کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے مصیبت میں گرفتار کر دیتا ہے اور جب وہ مصیبت چھوڑتا ہے
تو اسے برگزیدہ کر لیتا ہے اور جب وہ بلا سے ضامن ہو جاتا ہے تو اسے خاصان حق میں داخل کر لیتا ہے۔
حکایت موسیٰ یوشع بن نون کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ایک سفید پرندہ آکے مونڈے پر آ بیٹھا
اور یہ کہا کہ آج کے دن مجھے موت سے بچا لیجئے۔ ایک شکرہ شکار کرنا چاہتا ہے۔ یہ کہہ کر پرندہ آپ کی
آستین میں چھپ گیا۔ اتنے میں شکرہ نے فریاد کی کہ مجھے میرا شکار دلو ایسے۔ آپ نے فرمایا ہم ترے
لیئے بکری ذبح کیے دیتے ہیں۔ اس نے کہا میں بکری کا گوشت نہیں کھا سکتا۔ آپ نے فرمایا
اچھا میری ران کا گوشت سہی۔ جواب دیا کہ میں آنکھوں کے ڈھیلے کھاؤں گا۔

فاستلقى موسى عليه السلام على ظهره فجاء الصقر فوقف على صدره واراد ان يضرب بمنقاره عينيه فقال يوسف يا نبي الله استغف بعينيك في شأن هذا الطير فطار الطير من كفه فطار الصقر في اثره ثم اقبل فقال احدهما انا جبرائيل والاخر انا ميكائيل امرنا ربنا انجربك في قضاء هذا العمل تصبرا ولا زريدة الواعظين قال ابن المبارك المصيبة واحدة فاذا جزم صاحبها تكون ثنتين (واحد هما) المصيبة (والثانية) ذهاب اجر المصيبة وهي اعظم من المصيبة وكذا روى عن النبي عليه السلام انه قال الصبر ثلاثة صبر على المصيبة وصبر على الطاعة وصبر على المعصية فمن صبر على المصيبة كتب له ثلثائة درجة ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض ومن صبر على الطاعة كتب الله له ستائة درجة ما بين الدريجتين كما بين تخوم الارض العليا الى منتهى الارضين السبع ومن صبر على المعصية كتب له تسائة درجة ما بين كل درجتين كما بين العرش الى الثرى (زريدة الواعظين) حكى ان ايوب بن عيسى بن اسحق عليه السلام كان روميا وامه بنت لوط عليه السلام وكان رجلا عاقلا نظيفا حليما حكيما وكان ابوه رجلا كثير المال يملك الماشية من الابل والبقر والغنم والخيل والبغال والحمير ولحقه في ارض الشام احد مثله في الغنى فلما مات انتقل جميع ذلك الى ايوب عليه السلام ففروجه رحمة بنت اخرايم بن يوسف عليه السلام ورزقه الله منها اثني عشر بطن في كل بطن ذكر وانثى ثم بعثه الله تعالى الى قومه وهم اهل حوران والتهيه

حضرت موسیٰ حیت لیٹ گئے شکرہ نے آنکھ میں چوخی مارے کا ارادہ کیا تو یوسف بولے کیا آپ اپنی آنکھ کو کم قیمت سمجھتے ہیں؟ اتنے میں وہ پرندہ آپ کی آستین سے ٹکڑے ڈرا۔ بانٹا سکے کچھ ہو یا۔ پھر دونوں واپس آئے ایک نے کہا میں حیرل ہوں۔ دوسرے بولے میں میکائیل ہوں۔ ہم آپ کے امتحان کے لیے آئے تھے کہ حکم الہی پر آپ صبر کر سکتے ہیں یا نہیں (زریدة الواعظین) ابن المبارک کا قول ہے کہ جوع فرج کرنے سے ایک مصیبت کی دو ہو جاتی ہیں۔ یعنی مصیبت اور عدم ثواب۔ رسول خدا فرماتی ہیں صبر تین طرح کا ہو (۱) مصیبت پر (۲) طاعت پر (۳) معصیت پر۔ پہلے کو تین سو۔ دوسرے کو چھ سو۔ تیسرے کو نو سو درجے ملیں گے۔ ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان و زمین یا ماورائے زمین سے پہلی زمین یا زمین سے عرش کے مابین فاصلہ ہے۔ (زریدة الواعظین) حکایت حضرت ایوب علیہ السلام حضرت لوط علیہ السلام کے رہنے والے علیم و حکیم اور نہایت عقلمند شخص تھے۔ آپ کے باپ بڑے دو قہتمند اور بیٹا ریحیر بکری اونٹ گھوڑے گدھے رکھتے تھے ملک شام میں کوئی ایسا مالدار نہ تھا۔ ان کے اشتغال سے تمام مال حضرت ایوب کو مل گیا آپ نے اخرایم بن یوسف کی بیٹی رحمة سے نکاح کیا باوجود تیرہ لاد ہوئی تو فرج ایک ایک لڑکی جوڑواں ہو تو تھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر حوران اور تہہ کی طرف بھیجا۔

واعطاه الله تعالى من حسن الخلق والرفق ما لم يخالفه أحد بالتكذيب والابتكار لشرفه وشرف
أبائه وأمهاته فشعر لهم الشرائع وبني لهم المساجد كانت له مواكب يصنعها للفقراء والمساكين والأغنياء وكان
ليتهم كالأب الرحيم لا يرامل كالزهر الشقيق والضعفاء كالأمم الوود كان يأمركم ولا يؤذكم أمناؤه أن لا يمتنعوا
من زعمه ومما رآه وكانت مواشيه في كل سنة تنعم ولم يكن يفرح بشيء من خلقه يقول الهى هذا عطايك
لعبادك في جنت الدنيا فكيف عطايك في الجنة لأهل كرامتك في دارضا فقل ومع هذا كله لا يغفل قلبه عن شكر
نعمائه ولا لسانه عن ذكر مولاه فحسده ابليس وقال إن أيوب قد ذهب بالدنيا والآخرة
وأراد أن يفسد عليه إحدى الدارين أو كليتهما وكان ابليس عليه اللعنة في ذلك الزمان
يصعد إلى السماء السابعة ويقف في أى مكان شاء فصعد يوما كما كان يصعد فقال له
رب العزة يا لعين كيف رايت عبدك أيوب وهل نلت منه شيئا فقال الهى إن أيوب يعبدك
لأنك أعطيت السعة في الدنيا والآخرة ولولا ذلك لم يعبد فهو عبد العافية قال لله تعالى
كذبت فأنى أعلم أنه يعبدنى ولتشكرنى وإن لم يكن له سعة في الدنيا قال يا رب سلطنى
عليه فانظر كيف أنسيه ذكرى واشغله عن عبادتك فسلطه على كل شيء منه إلا روحه
ففرجه ابليس فطلق الشيطان الجوف فصرخ صرخة حتى لم يبق جنى ولا جنينة إلا اجتمعوا عنده وقالوا ما أصابك

حسن الخلق... شرف حسب ونسب کے باعث کسی نے آپ کی تکذیب نہ کی آپ نے احکام شرع سکھائے
سجین بنائیں محتاجوں اور مہانوں کے لئے فکر خانے جاری کیے۔ آپ یتیم کے حق میں باپ بیوہ کے
حق میں خاوند ناتوانوں کے حق میں بھائی کا کام دیتے تھے۔ کارپردازوں کو حکم تھا کہ ہماری کھیتیوں اور
بطون سے کسی کھائے والے کو نہ روکیں۔ آپ کے مویشی ہر سال بڑھتے رہتے تھے مگر اس میں کچھ ونیوی
نہ دیکھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ اتنی جب ونیوی قید خانہ میں تیرے انعامات اس قدر ہیں تو
بنت میں کیا کچھ ہونگے۔ ہاں ہمہ آپ کا دل شکر نعمت اور زبان ذکر الہی سے غافل نہ تھی۔ شیطان نے
زرا حرم یہ کہا کہ ایوب کے پاس دنیا بھی ہو دین بھی ہو تو تو کھو لو دونوں میں سے ایک کو بگاڑ دین۔
نہیں اس وقت ساتویں آسمان تک چڑھ کر ہر جگہ ٹھہرایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ملعون
ہمارے بندے ایوب کو کیسا پایا۔ عرض کیا اتنی ایوب کو کشمکش اور زندگی ملی ہوئی ہے اسلئے عبادت کر رہا
تو یہ نہ تو ہرگز نہ کرے وہ تو عافیت کا بندہ ہی۔ جواب ملا کہ تو چھوٹا ہے مجھے معلوم ہے کہ وہ تنگی کی حالت
میں بھی بابریری عبادت کرتا رہیگا۔ شیطان نے کہا مجھے اُن پر مسلط کر دیجئے۔ تمام ذکر و نقل جملہ دونگا
نہ تھا تو اس نے روح کے سوا اور تمام اشیاء پر شیطان کو مسلط کر دیا۔ شیطان نے دیا کہ
کھارے ایک آواز لگائی۔ تمام شیاطین جمع ہو گئے۔ اور کہنے لگے اے ہمارے سردار
کیا بات ہے

قال فاني قد وجدت فرصة ما وجدت مثلها منذ اخبرت آدم من الجنة فاعينوني على ايوب
فانتشروا مسرعين واحرقوا واهلكوا كل مال لا يوب عليه السلام فانصرف ابليس الى ايوب
عليه السلام وهو قائم يصلي في المسجد فقال اتعبد بك في خلو وقد ارسل ناراً من السماء على
جميع اموالك حتى صارت رماداً فلم يكلمه حتى فرغ من الصلوة ثم قال الحمد لله الذي اعطاني ثمر
اخذ مني ثم قام وشرع في صلواته فانصرف ابليس خائباً ذليلاً نادماً لفعله وكان لا يوب
عليه السلام اربعة عشر ولداً ثمانية بنين وست بنات وكانوا يتغدون كل يوم في منزلهم
وكانوا يمشون في منزل اخيهم الاكبر واسمه هرمل فاجتمعت الشياطين واحاطوا بالبيت
وطرحوه على اولاد ايوب عليه السلام فأتوا كلهم على خوان واحد منهم من القمعة في فيه ومنهم من الكأس
في يده ثم اطلق الى ايوب وهو قائم يصلي فقال اتعبد ربك وقد طرح على اولادك البيت فأتوا
جميعاً فلم يكلمه بشئ حتى فرغ من صلواته ثم قال يا لعين الحمد لله الذي اعطاني ثمر اخذ مني فالتمسوا
والاولاد قننة للرجال والنساء فاخذها مني لا فرغ لعبادة ذي فانصرف ابليس خائباً خاسراً
بغير ثمر جاء وكان ايوب عليه السلام في الصلوة فلما سمع نوحاً في انفاسه فيه فأنفخ بدن ايوب
عليه السلام ففرق عرقاً شديداً ووجد في نفسه ثقلاً عظيماً فقال تزوجته رحمة

شیطان نے کہا کہ حضرت آدم سے بعد سے آج تک کوئی ایسا نہیں ملا جیسا اب ملا ہے۔ ایوب
کے ساتھیوں میں میری مدد کرو۔ چنانچہ شیاطین نے فوراً حضرت ایوب کے تمام مال و متاع میں آگ دیدی
اس وقت شیطان ایوب کے پاس آیا۔ آپ مسجد میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض کیا کہ بس نماز موقوف
رکھیے۔ آپ کے تمام مال و متاع میں آگ لگ گئی ہے۔ آپ اسی طرح نماز ادا کرتے رہے اور حجب
خارج ہوئے تو یہ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَعْطٰنِیْ ثَمَرًا خَذَ مِنْتِیْ۔ خدا کا شکر ہے جس نے دیا۔ اور
پھر لے لیا۔ پھر اسی طرح نماز میں کھڑے ہو گئے۔ شیطان ابوس ہو کر چل دیا۔ حضرت ایوب کے
آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں تھیں۔ یہ سب کے سب نوبت نبوت صبح کا کھانا اپنے کسی بھائی کے گھر کھا کر تے
تھے۔ ایک دن جسے بھائی ہرمل نامی کی نوبت تھی۔ سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ شیاطین نے
گھبراؤ اگر مکان کی چھت گرا دی۔ سب نے وفات پائی۔ لقمہ ہات کا مات میں رہ گیا اور منہ کا منہ میں۔
شیطان نے حضرت ایوب کے جا کہا کہ تم یہاں عبادت کر رہے ہو وہاں تمہاری تمام اولا د چھت کے
نیچے دب کر مری چکی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے دیا اور یلیا۔ مال اور اولاد فقہ ہوا
کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عبادت کے بیٹے ان کے مشغلے سے بچا لیا۔ شیطان یہ سنکر بھارت
یاس واپس چلا گیا۔ اس کے بعد ملعون نے بھارت حضرت ایوب کی ناک اور منہ میں چھونک
ماری۔ تمام بدن پھول گیا۔ طبیعت بوجھل ہو گئی۔ بیوی دھمکے ہوئے

[illegible]

کہ مال کا غم - اولاد کی مصیبت - اسپر دن کو روزہ - رات کو تنہا - نہ دم بھر چین - نہ ساعت بھر آرام - بعدہ
یہ یوں کے جسم مبارک پر سینٹلاسی نکل آئی - سر سے پاؤں تک آبلے - آبلوں میں پیپ - پیپ میں کیرے
پڑ گئے - اقربا اور دوست آشنا سب چھوڑ بھیا گئے - تین میویوں میں سے دو نے طلاق لیلی - فقط میوی مرحمت
خدمت میں موجود ہیں - ایک دن محلہ کی عورتوں نے کہا کہ بی بی رحمت ہمیں خوف ہی ایوب کی بلا ہماری اولاد
کو نہ ٹپٹ جائے - اُنکو ہمارے پڑوس سے نکال دو - ورنہ ہم زبردستی تلو بھی نکال باہر کرینگے - چنانچہ یہ وہاں سے
نکل آئیں - اور بلند آواز سے یہ کہہ کر چلا آئیں کہ اس غربت اور فقرت پر افسوس - لوگوں نے ہلکے ہمارے شہر
اور پارے گہر سے نکال دیا - آپ حضرت ایوب کو اس حالت میں اپنی پیٹھی پر ڈال کر لیچلین کہ آنسو وکی لڑیاں
چہرہ پر بہ رہی تھیں - ایک آغاڑ مقام میں حضرت ایوبؑ کو گوبر کے ڈھیر پر جا ڈالا - بستی والوں نے کہا کہ یہ سنا
سے اپنے خاوند کو اٹھالیاؤ - ورنہ ہم اسپر کتے چھوڑ دیں گے - آپ وہاں سے اٹھا کر اور جگہ لیگین اور چان
رستہ چھٹتا تھا وہاں لارکھا - پھر ایک کھماڑی اور رستی لائیں - لکڑیاں اکٹھی کر کے جھوڑی بنائی - پھر
راکھ لاکر ایوبؑ کے نیچے بچھا دی اور ایک پتھر کو تنجیہ بنا کر رہائے رکھ دیا - پھر کہ یوں کو پانی پلانے کا
ایک پیالہ اٹھا لائیں - پھر بستی کی طرف چلین - اس وقت حضرت ایوبؑ بولے کہ تم مجھے تنہا چھوڑ کر جانا چاہتی
ہو تو یہاں آؤ - میں بطور وصیت کچھ نگو بھما دوں - سرحد بولیں جب تک میرے دم میں دم ہے
آپ کو ہرگز نہ چھوڑوں گی - چنانچہ آپ بستی جا کر کچھ کام کیا کرتیں -

وكانت تعمل كل يوم بكسرة خبز وتطعم ايوب حتى علم في تلك القرية انها امراة ايوب فلم يطعموها فقالوا
 تخي حنا فاننا نستقد رمتك فبكت رحمة وقالت يارب ترى حالي قد ضاقت بي الارض والناس
 قد قدروا في الدنيا ولا تخذروا انت يارب في العزة وطردونا من دارنا ولا تنظرنا من دارك
 يوم القيمة ثم انطلقت الى امراة خباز وقالت ان جيبى ايوب جائع فامر ضيفي خبزا قالت المرأة
 تخي عني لئلا يراك زوجي ولكن اعطيني ذوابة من شعرك وهي الضفيرة وكانت لها اثنتا عشرة
 ذوابة واقعة بالارض ولها شبه في الحسن مجد ها يوسف عليه السلام وكان ايوب يحب تلك
 الذوابة حباً شديداً فجاءت بالمقراض وقطعتها واعطتها اياها باربعين رقة فقالت رحمة
 يارب ان هذا في طاعة زوجي وفي طعام نبيك ايوب بعث ذواقي فلما رأى ايوب الخبز الصغير
 اشتد عليه الامر فطن انها باعت نفسها فخلف ان شفاه الله تعالى ليضربها مائة جلدة وهي التي
 قال الله تعالى كفارتها وخذ بيدك ضغثا اى قبضة من حشيش رفاض به ولا تخنث
 فلما قصت عليه القصة بكى ايوب وقال يارب ذهبت حيلتي حتى بلغ من امري ان زوجة نبيك
 باعت شعرها وانفقته على نفسي قالت رحمة يا سيد لا تعجز اليوم فان الشعر ينبت الحسن كان
 فقطعت الخبز واطعمته ايوب وقعدت عنده وكان ايوب كلما سقطت دودة من بدنه وضعها
 على جسده ويقول كلوا مما رزقكم الله تعالى فلم يبق له على بدنه حتى بقي عظامه وعروقاه واعصاير

اور شام کو اجرت میں جو روٹی کے ٹکڑے ملے حضرت ایوب کو کھلا دیا اگر تین چار روز کے بعد ہو تو کو کو معلوم ہوا
 کہ یہ ایوب کی بیوی ہیں کام لینا موقوف کر دیا اور یہ کہا کہ تم جسے آگ رہو۔ میں تم سے گھن آتی ہر رحمت رو
 پڑیں اور یہ کہنے لگیں انہی زمین مجھ کو دے دیجی اور لوگ جسے نفرت کرتے ہیں تو آخرت میں دھکے دے تو
 بات ہی لوگوں نے ہمیں اپنے گھروں سے نکال دیا ہی تو قیامت میں اپنے دربار سے دھکے دے تو نجات پائی
 آپ ایک بھٹیاری کے پاس گئیں اور یہ کہا ایوب بھوکے ہیں ایک روٹی قرض دیدے اس کھایا یہاں سے چلا گئیں
 میرا خاندان نہ دیکھ لے۔ البتہ تم اپنے بالوں کی ایک لف دے ڈالو تو میں چار روٹیاں دیدوں گی (بیوی جنت بارہ رخصت رہی)
 تھیں جو ایوب کو نہایت محبوب تھیں اور آپ حسن میں اپنے نا ایوب شک نہایت کھٹی تھیں) رحمت مقرر
 لیکر ایک لف کاٹ ڈالی اور چار روٹیاں لیکر ایوب کے پاس آئیں آپ نے ثابت روٹیاں دیکھ کر کچھ اور گمان کیا تو قسم
 کھالی کہ میں اگر تندرست ہو گیا تو بیوی کے سو کوڑے ماروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے کفار کی نسبت فرماتا
 اے ایوب اپنے مات میں جھاڑو کی تکیاں لیاؤ اور ان سے مار کر اپنی قسم پوری کرو۔ رحمت کے جب واقعہ سنایا تو
 ایوب نے رو کر فریاد کیا کہ اتنی آب تیر بنی پر یہ وقت آگیا کہ اسکی بیوی اپنے بال بیچنے لگی۔ رحمت بولی کہ میرے نہیں
 بال پھر پیدا ہو جائیں گے۔ اس کے بعد روٹی کے ٹکڑے کر کے کچھ کھلائے۔ جب کوئی کھڑا کرتا ایوب اٹھا کر خیم
 میں رکھ دیتے اور فرماتے کہ تم اپنی روزی کھاتے رہو چنانچہ گوشت گل کر صرف ہڈیاں اور رگ چھے باقی رکھے تھے

خاذا طلعت عليه الشمس فقد شاعها من قدامه الى خلف فاقب الاقلية لسانه وكان لا يحلو قلبه من شكر
 ولسانه من ذكر الله وبقى في مرضه في رماية ثمان عشرة سنة فقالت له رجة يوم مات بنى كرويه
 على يدك لو دعوت الله تعالى ان يشفيك فقال لها ايوب عليه السلام كم كانت مدة الرخاء قالت
 ثمانون سنة فقال انى استعفى من الله ان ادعوه وما بلغت مدة بلوى مدة رخصتى فلما اليوب بنى كرويه
 لم جعل الدردى اكل بعضه بعضا ففقد دود تان فطافنا جميع بدنه تطلبان لحما فلو تجد
 غير قلبه ولسانه فجمعت احدا اهبا الى قلبه فعضته والآخرى الى لسانه
 فعضته فعند ذلك نادى ايوب عليه السلام ربه فقال رالى مسنى الضراى شدة
 البلاء (وانت ارحم الراحمين) وهذا ليس بشكاية منه فلو يخرج ربه عن زمرة الصابرين ولذا قال
 الله تعالى حقنا لانا وجدناه صابرا) لانه لم يخرج من ماله واولاده بل انما جزم خوفا من القطيعة
 كانه يقول يا رب اصبر على كل بلاء منك فدام قلبى مشغولا بحبك ولسانى بذكرك واذا ذهب
 هذا ان العضوان تحصل القطيعة وانما اصبر على قطيعتك وانت ارحم الراحمين فاوحى الله تعالى له
 يا ايوب اللسان الى القلب والقلب الى اللسان فاجزم لما ذاق قيل اوحى الله تعالى له سبعين مرة
 الا نبيا طلبوا هذا معنى وانا اخترته لك زيادة في كرامتك فهذا لك بلاء صوبة وولاء حقيقة
 وانما جزم ايوب من ان يؤكل قلبه ولسانه لانه مشغول بفكرة تعالى وذكره

حب سويج کلنا تھا تو اسکی رشوی آپ کے بدن سے واپار ہو جاتی تھی۔ البتہ آپکا دل شکر کیلئے اور زبان
 ذکر الہی کے لئو سالم تھے۔ آپ بخارہ برس تک اسی حال میں رہے۔ ایک دن بیوی رحمت نے کہا آپ خود اس کے
 نبی میں اپنی شفا کی دعا کیوں نہیں مانگتے۔ آپ نے جواب دیا کہ ہماری راحت و تندرستی کا زمانہ کس قدر گزرا ہے
 بیوی نے اسی برس آپ نے فرمایا مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ صرف اشعارہ برس تک شکر شفا کی دعا مانگوں دو نو
 سو تین برابر ہوئی چاہیں جب بدن پر گوشت نہ رہا تو ایک کیرا دوسرے کو کھا گیا۔ رفتہ رفتہ صرف دو کپڑے
 باقی رہ گئے جب انکو خدا کہیں نہ ملی تو ایک کئے دل میں منہ مارا دوسرے نے زبان میں۔ اسوقت ایوب بیٹا بنکر
 کہہ اٹھے کہ ابھی مجھے سخت تکلیف ہی اور تو ارحم الراحمین ہی۔ چونکہ یہ شکایت نہ تھی اسلئے آپ نے صابرین
 خارج نہیں ہوئے اسلئے اللہ تعالیٰ فرمایا کہ ہنئے ایوب کو صابر پایا کہ مال و اولاد کی مصیبت پر نہ گھبرائے
 البتہ اسکا خوف ہوا کہ زبان و دل سالم نہ رہیں گے تو شکر اور ذکر کس چیز سے ادا ہوگا۔ ان دو نو عضو کی انت ذوق
 ہونے کے باعث خدا سے دلی اور زبانی تعلق منقطع ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ لے ایوب
 زبان ہماری۔ دل ہمارا شکر جا۔ الم ہمارا پھر اس جزو و فرع کے کیا معنی۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 ایوب سے فرمایا تھے پہلے شکر غیر وہ تھے اس مصیبت کو طلب کیا تھا مگر تمہارا مرتبہ بڑھانیکے لئے نہیں
 منتخب کیا۔ ظاہر ہی بلا فی الحقیقت ولا ہو۔ آپکا گھبرا جانا محض اس خیال سے تھا کہ آپ قلب و زبان کی باعث ذکر و شکر کیا

فإذا كان يستعمل بذكره تعالى ولا ينكره من أسقط الله من عباده وقتا واحدا في
 الماء فصارت علقا تستشفاه الأمراض الأخرى وقعت في البر فصار غدا يصير منه الصسل
 فيه شفا للناس ثم جاءه جبرائيل عليه السلام معه مائتان من الجنة قال يوب عليه السلام يا جبرائيل
 هل ذكرني ربي قال نعم سلم عليك وأمره أن تأكلها فتدبر أعتى لحك وعظمت فلما أكل قال جبرائيل
 عليه السلام قم ياذن الله فقام وقال ركض برجلك فضرب برجله اليمنى فخرج ماء حار فاعتسل
 منه ثم ركض برجله اليسرى فخرجت عين باردة فشرب منها فزال عنه كل البريظاهرة وبالحنة فإذا
 بدنا حسن من الأول وجهه انور من القمر كما قال الله تعالى فاستجبنا له أي قبلنا دعاءه فكنفنا
 ما بين من ضرنا وأتيناه أهله ومثلم معهم وقال مقاتل، أحياءهم رزقه مناهم قال الضحاك أوحى الله تعالى
 اليه أن تريد أن ابغضهم قال يارب دعهم في الجنة فعلى هذا آتاه أهله في الأخرة وأعطاه مثاهم في الدنيا
 بأن ولد له أولا وكذلك رحمة أي نعمته من عندنا لا يوب (وذكرى) أي عظة (للعابدين) ليعلموا
 بذلك أن أشد بلائى على الأنبياء ثم على الأولياء ثم الأئمة مثل فاله مثل فيصنعوا كما صنعوا ويصبروا
 كما صبروا فاعلم من هذا أن الطريق إلى الله تعالى على جادة المحنة أقرب من جادة المنفعة أي العطاء
 وروى أن الشيبه رحمه الله حبس في دار أطباء

ان کے آفت زدہ ہونے سے ذکر و فکر کا انقطاع لازم آتا تھا۔ اس کے بعد اسے تعالیٰ نے **آن** کے لئے **دو دروازے** دیے۔
 گراویا۔ ایک دریا میں گر کر جو تک بنگیا جس سے بعض امراض کو شفا ہوتی ہے۔ دوسرا جنگل میں گر کر شہد کی کھٹی ہو گیا
 جسکی نسبت **فیہ شفاء للنااس** موجود ہے۔ اس کے بعد جبریل عجلت کے دو انار لیکر آئے آپ کے کہا کیا خدائے مجھے
 یا قرایا جو ادیا مان۔ سلام کہا ہے اور ان اناروں کے کہا کیا حکم دیا ہے۔ اس سے آپ کو کئی شفا حاصل ہوگی گوشت پو
 سب اپنی جگہ بچا لینگا۔ انار کھلانے کے بعد جبریل نے کہا خدا کے حکم سے کھڑے ہو جاؤ اور اپنا پاؤ مار دینا بچا آپ
 دہنا پاؤ زمین پر مارا۔ فوراً گرم پاؤں کا ایک چشمہ نکل آیا۔ خوب غسل کیا۔ پھر باپان پاؤ مارا۔ ٹھنڈے پاؤں کا چشمہ
 نکلا۔ خوب پیا۔ اس سے تمام ظاہری و باطنی امراض جاتے رہے۔ بدن پہلے سے اچھا ہو گیا۔ اور چہرہ چاندی طرح
 چمکنے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہنسی یوب کی دعا قبل کی۔ بیماری دفع کر دی۔ پہلی اولاد واپس کی۔ اور اتنی ہی
 دیدی۔ مثال کا قول ہے کہ پہلے والا کو زندہ کیا اور دیکر اولاد عنایت فرمائی چھانک کہتے ہیں کجب ایوب کے پوچھا گیا کہ
 تم کو تو ہم گنہگار نہ کر دیں۔ آپ نے جواب دیا اے الہی جنت ہی میں رہنے دے۔ مطلب یہ کہ انکو جنت میں رکھا اور اسی قدر
 اولاد دنیا میں اور دیدی۔ یہ ایوب پر بیماری رحمت تھی۔ اور اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے۔ انہیں معلوم رہے کہ
 سب زیادہ سخت مصیبت انبیاء پر پڑتی ہے۔ پھر اولیا پر۔ پھر درجہ بدرجہ اور ان پر اس لحاظ سے تمام بندگان خدا
 کو مصیبتوں پر صبر کرنا لازم ہے۔ اس سے معلوم ہو گیا کہ اگر آدمی مصیبتوں اٹھائے تو راجحوں کی پرستش بہت
 جلد خدا کا مقرب بن جائے۔ روایت ہے کہ شبلی ایک مرتبہ دار اطباء میں قید کر لئے گئے۔

فدخل عليه جماعة وقالوا نحن احباؤك حبشنا اذ انزلت فاذن الشبله يومهم بالجماعة فيمربون فقال لو كنت ترحباني لصبرت على بلائي قال عليه السلام وصبر ساعة على المصيبة خير من عبادة سنة ولذا قيل الصبر افضل من الشكر لان الشكر مع المزيد كما قال الله تعالى لنن شكرتم لازيدنكم والصابر مع الله تعالى ان الله مع الصابرين وكذا روى عن عجل بن مسلم عن النبي عليه السلام انه قال لا خير بعد لا ينهب ماله ولا يستقر جسمه ان الله تعالى اذا احب عبدا ابتلاه واذا ابتلاه صبره كذا في زبدة الناصحين وروى ابن ابي الدنيا في الصبر وابو الشيخ في الثواب كما في الجامع الصغير عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبر ثلثة اشئ انواعها باعتبار متعلقه ثلثة صبر على المصيبة حتى لا يخطها وصبر على الطاعة حتى يؤدوها وصبر على المعصية حتى لا يقع فيها فمن صبر على المصيبة اى على الممالك حتى يبروها بحسن جزائها كتب الله له اى قدرا وامر بالكتابة في اللوح والعصف ثلثمائة درجة اى منزلة عالية في الجنة مقل رمابين الدجيتين كما بين السماء والارض ومن صبر على الطاعة اى على فعلها وتحمل مشاق التكليف كتب الله له ستمائة درجة ما بين الدجيتين كما بين غيوم الارض العليا الى منتهى الارضين السبع الفخوم جمع تخم فلو من جميع فلس هوذا الارض من صبر على المعصية اى على تركها كتب الله له تسعمائة درجة ما بين الدجيتين كما بين غيوم الارض الى منتهى العرش وهو اعلى المخلوقات مرتين

ان کے چند دوست ملنے گئے۔ اور یہ کہا کہ ہم زیارت کے لیے آئے ہیں، آپ کی صورت دیکھے بغیر قرار نہیں آتا۔ آپ پچھرا مار کر سب کو جگایا اور یہ کہا کہ تم میرے دوست ہوئے تو میری مصیبت پر صبر کرتے رہو خدا فرماتے ہیں مصیبت پر گھڑی پر صبر کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اس لیے بعض نے کہا ہے کہ صبر شکر سے افضل ہے کیونکہ شکر زیادتی نعمت سے ہم غرور میں آجھڑ کر نوالے خدا کے ساتھ ہیں اِنَّ اللہَ معَ الصَّابِرِینَ۔ محمد بن مسلم رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کا ذہن کبھی مال ضائع ہوو نہ بیمار پڑے اس کے لیے بہتر نہیں ہے۔ خدا جب کسی شخص کو دوست رکھتا ہے تو اسے بلا میں مبتلا کر دیتا ہے اور یہ صبر و بردباری کر لے زبدة الناصحين ابن ابی الدنيا اور ابو شیح نے جامع صغیر کی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) مصیبت پر صبر کرنا یعنی اُس سے ناراض نہ ہونا (۲) طاعت پر صبر کرنا یعنی اُسے مجال (۳) مصیبت پر صبر کرنا یعنی گناہوں سے بچنا۔ مصیبت پر صبر کرنے والے کو جنت میں تین سو درجے لینے کے ہر درجہ میں زمین و آسمان کی برابر فاصلہ ہوگا۔ طاعت پر صبر کرنے والے کو چھ سو درجے ملین گے۔ ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا پہلے سے ساتویں زمین میں ہے اور مصیبت پر صبر کرنا لے یعنی احوال گناہ ترک کرنا لے کو نو سو درجے عنایت ہونگے۔ ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین اور عرش میں ہے۔

فالصبر على المحرمات اعلى المراتب لصعوبة مخالفة النفس وحملها على غير طبعها ودونه الصبر على
الادوار لان اكثرها محبوب النفس الفاضلة ودونه الصبر على الكسوة لانه يأتى البدو والفاجر
اختيارا واضطرارا وكذا في التيسير شرح الجامع الصغير، قيل الصبر افضل من الشكر لان الشاكر
مع الزيادة كما قال الله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم والصابر معهم الله تعالى كما قال الله تعالى
ان الله مع الصابرين وعن وهب بن منبه رضى الله تعالى عنه انه قال قال موسى عليه الصلو والسلام
يوم الطور يارب اى منزل من منازل الجنة احب اليك قال الله تعالى يا موسى حظيرة القدس
قال يارب من يسكنها قال اصحاب المصائب قال يارب صفهم لى قال الله تعالى موسى هم قوم
اذا اصابتهم بليية صبروا واذا اذابتهم مصيبة قالوا ان الله وانا اليه
راجعون هؤلاء سكان حظيرة القدس كذا في الروضة روى الطبراني عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما
قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اصاب بمصيبة في ماله او جسده فكمته ولم يشكها
الى الناس كان على الله ان يغفر له كذا في الجامع الصغير، فعلى العاقل ان يصبر على المصائب البليبا
والحن والفقر كي ينال المغفرة من الله تعالى وهو السبيل ورفض الدرجات روى الامام ابو الليث
رحمه الله تعالى التنبيه عن عبد الله بن الحوث عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما قال شكاني من
الانبياء الى ربه وقال يارب العبد الملو من يطيعك ويجتنب معاصيك تزعم الدنيا وتعرض للبليبا

اس سے معلوم ہوا کہ محرمات پر صبر کرنا مخالفت نفس کے باعث صبر کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے۔ طاعت پر
صبر کرنا متوسط درجہ میں ہے کیونکہ طاعات اکثر لوگوں کو محبوب ہیں مصیبت پر صبر کرنے میں تمام نیک و بد
اختیار ہی یا اضطراری طور سے مجبور ہیں اسلئے اسکا درجہ سب سے کم ہے (تیسیر شرح جامع صغیر) بعض کی رائے
ہے کہ صبر ثنائی سے افضل ہے کیونکہ شاگرد زیادہ نعمت کے ہمراہ ہے، اور عارضہ کے ساتھ ہے وہب بن منہ
کہتے ہیں، دوسری علیہ السلام نے طور پر جاکر عرض کیا اے نبیؐ کے درجوں میں کونسا درجہ افضل ہے فرمایا
حظیرۃ القدس۔ مومن بوسے۔ اسی میں کون رہے گا۔ جواب ملا مصیبت والے۔ اسے کہے کہا
مصیبت والے کون۔ ارشاد ہوا بلا پر صبر اور نعمت پر شکر کرنے والے۔ اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ
وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ کہنے والے (روضۃ طبرانی) ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خداؐ نے
کہ جس کی کو مالی یا بدنی مصیبت پہنچے اور اسے چھپائے رہے شکایت نہ کرے خدا اسکی مغفرت کا دمہ کرے
ہو (جامع الصغیر) عاقل پر مصائب کے وقت صبر کرنا لازم ہے تاکہ درجہ مغفرتہ حاصل ہو۔ فقہ ابو لیث
عبد اللہ بن الحارث اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نبیؐ نے
اللہ تعالیٰ سے شکایت کیا کہ اے نبیؐ مومن پر جو تیرا مطیع اور گناہوں سے مجتنب ہو زیادہ

مصیبتیں کیوں پڑتی ہیں

والعبد لکافر لا یطیعک و یجترئ علی معاصیک تروى عنه البلاء یا و تبسط له الدنیا فأوحى
 الله تعالی ان العباد علی والبلاء علی وکل یسیر یجری فیکون المؤمن علی الذنوب فأزوی عنه البلاء
 و اعرض له البلاء فیکون کفارة لذنوبه حتی یلقا فاجزیه بحسناته و یكون الکافر له العساة
 فأبسط له فی الرزق فأزوی عنه البلاء و اجزیه بحسناته فی الدنیا حتی یلقا فاجزیه
 بسیناته و فی الخیران مؤمنا و کافر فی الزمن الاول انطلقا یصیدان السمک فأخذ الکافر
 بید کرهتة فی طرح شبکتہ حتی اخذ سمکا کثیرا و جعل المؤمن یدکر الله تعالی و یطرح شبکتہ و لا یجئ
 شیء فترأى صاب سمکة عند الغروب فأضطربت فوقعت فی الماء من یدہ فرجع المؤمن و لم یکن شیء
 و رجع الکافر و قد امتلأت شبکتہ من السمک فأسف ملک المؤمن علیه فاصعد الی السماء اراه الله
 تعالی مسکن المؤمن فی الجنة فقال الله ما یضرو ما اصابه بعد ان یصیر الی هذا و اراه مسکن الکافر
 فی النار فقال الله ما یغنی عنه ما اصابه من الدنیا بعد ان یصیر الی انتہی قال جلال الدین البرکات قدس سرہ
 فی کتابہ المشہر بالمثنوی فی وسط الجلد الاول فی صیحت حربیان أن کہ جنید بن برکس **مثنوی**
 صبر کن با فقر و بگذا رابن ملال ء زانکہ در فقر است عز و الجلال
 امتحان کن فقر را روزی دو تو ء تا بفقر اندر غنا ببینی دو تو

اور کافر جو تا فرمان اور سے سر نہنگا رہو اکثر بلاؤں سے محفوظ کیوں رہتا ہو اور دنیا اسپر فراخ ہو جاتی ہے
 اسے تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ بندے بھی میرے ملک میں اور بلا بھی۔ ہر چیز میری شیخ کرتی ہو۔ مومن کے
 ذمہ کچھ گناہ ہوا کرتے ہیں اسلئے میں اُس سے دنیا سمیٹ کر کسی بلا میں مبتلا کرو یا کرتا ہوں تاکہ گناہوں کا
 کفارہ ہو جائے اور کافر کچھ نیکیاں کر لیا کرتا ہو۔ میں اس کے صلہ میں اسکی روزی فراخ کر دیتا ہوں و اُس سے
 بلا میں وقع کرتا رہتا ہوں تاکہ قیامت کے دن گناہوں کی پوری سزا دوں۔ حدیث میں ہے کہ ایک مومن اور ایک
 کافر مچھلی کے شکار کو گئے۔ کافر نے اپنے ہتھوں کا نام لیکر جال ڈالا۔ بہت سی مچھلیاں اچھنسیں۔ مومن نے
 خدا کا نام لیکر جال پھینکا کچھ ہات نہ لگا۔ مغرب کے وقت ایک مچھلی پھنسی مگر ٹپ کر ٹھکسی۔ تاکام واپس لڑ پڑا
 اور کافر جال بھر کے مچھلیاں لایا۔ مومن کے فرشتے نے اسپر افسوس کیا۔ اور جب وہ آسمان کی طرف چڑھا
 تو خدا نے اُسے مومن کا وہ سکھ دکھایا جو جنت میں اس کے لئے تیار ہے۔ فرشتے نے کہا کہ جب ایسا گھر
 اُس کے لئے موجود ہے تو دنیوی ناکامی کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچا سکتی۔ پھر اُس فرشتہ کو کافر کا وہ سکھ
 دکھایا جو اس کے لئے دوزخ میں تھا۔ فرشتے نے کہا کہ جیسا ٹھکانا ایسا بُرا ہے اسے دنیوی کامیابی دوزخ
 نفع نہیں دے سکتی۔ مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ اپنی مثنوی کے دفتر اول میں فرماتے ہیں۔

صبر کن با فقر و بگذا رابن ملال
 امتحان کن فقر را روزی دو تو
 زانکہ در فقر است عز و الجلال
 تا بفقر اندر غنا ببینی دو تو

سورة مفرش هزاران جان بین و از قناعت غرق بحر انگیمن
صد هزاران جان تلخی کش نگر همچو گل آغشته اندر گل شکر

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الزمر

روسیق الدین کفر و الی جہنم زمر افواج متفرقة بعضها فی اثر بعض علی تفاوت اقدامہم فی الصلوات و الشرا و فی الجمع القلیل جمع زمر و اشتقاقہ من الزمر و هو الصلوات اذا جماعہ لا تخلو عن او من قولہم شاة زمرۃ قلیلة الشعر و رجل زمر قلیل المروۃ رحنی اذا جاؤھا ففتت ابواھا لیدخلوا و حق ہی التي تنکے بعدھا الحجة و قرأ الکوفیون فتحت بتخفیف التاء و قال لہم خزنة ہار تقریبا و تو بیجا، الہی یا تکررسل منہم من جنسکم یتلون علیکم آیات ربکم و ینذروکم لقاء یومکم ہذا و فتم و ہو وقت دخولہم النار و فیه یل علی انہ لا تکلیف قبل النزع من حیث اتمہم علما و تو بیجرہم بآیتان المرسل و تبلیغ الکتب قالوا بل و لکن حفت حلة العذاب علی الکافرین اکلمہ اللہ بالعدل علیہا و هو الحکم علیہم بالشقاوة و انہم من اهل النار و وضع الظاہر فیہ موضع الضامیر للدلالة علی اختصاص ذلك بالکفرة و قیل ہو قولہ لا ملأن جہنم من الجنة و الناس اجمعین

سورة مفرش و ہزاران جان بین از قناعت غرق بحر انگیمن
صد ہزاران جان تلخی کش نگر همچو گل آغشته اندر گل شکر

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ زمر
و سیق الدین کفر و الی جہنم زمر افواج متفرقة بعضها فی اثر بعض علی تفاوت اقدامہم فی الصلوات و الشرا و فی الجمع القلیل جمع زمر و اشتقاقہ من الزمر و هو الصلوات اذا جماعہ لا تخلو عن او من قولہم شاة زمرۃ قلیلة الشعر و رجل زمر قلیل المروۃ رحنی اذا جاؤھا ففتت ابواھا لیدخلوا و حق ہی التي تنکے بعدھا الحجة و قرأ الکوفیون فتحت بتخفیف التاء و قال لہم خزنة ہار تقریبا و تو بیجا، الہی یا تکررسل منہم من جنسکم یتلون علیکم آیات ربکم و ینذروکم لقاء یومکم ہذا و فتم و ہو وقت دخولہم النار و فیه یل علی انہ لا تکلیف قبل النزع من حیث اتمہم علما و تو بیجرہم بآیتان المرسل و تبلیغ الکتب قالوا بل و لکن حفت حلة العذاب علی الکافرین اکلمہ اللہ بالعدل علیہا و هو الحکم علیہم بالشقاوة و انہم من اهل النار و وضع الظاہر فیہ موضع الضامیر للدلالة علی اختصاص ذلك بالکفرة و قیل ہو قولہ لا ملأن جہنم من الجنة و الناس اجمعین

رقیل ادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا، ایہم القائل اتویل ما یقال لہم رفیش منوی المتکبرین)
 اللام فیہ الجنس المخصوص بالذم وعدہ فی سبق ذکرہ ولا ینافی اشعارہ بان متواہرہ فی النار تکبرہم
 من الحق ان یكون دخولہ فیہا لان کلمۃ العذاب حقت علیہم فان تکبرہم وسائر مقایمہ وسببہ عنہ
 کما قال علیہ السلام ان اللہ اذا خلق العبد للجنة استعملہ بعلم اهل الجنة حتی یموت علی عمل من اعمال اهل
 الجنة فیدخل بہ الجنة واذا خلق العبد للنار استعملہ بعلم اهل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اهل
 النار فیدخل بہ النار (قاضی) مروی عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من صلی علی تعظیما جعل اللہ تعالیٰ
 من ثلاث الکلمۃ ملکاً جناحان جناحہ بالمشوق وجناحہ بالمغرب رجلاً تحت الارض عنقہ ملتویۃ
 تحت العرش یقول اللہ تعالیٰ صلی علی حبیبک كما صلی علی نبی فیصلی علیہ الیوم الیقینہ روى انه یساق
 اهلہ اللہ تعالیٰ الی النار تسود وجوہہم تنزرف اعینہم یختم علی افواہہم فاذا انتهوا الی ابوابہا استقبلہم
 الزبانیۃ بالسلاسل والافلال توضع فی فہم فتخرج من دبرہم وتقل ید عیسیٰ الی عنقہم فتدخل فیہم
 الیسوی فی فوادہم وتخرج من بین کتفہم یشد بالسلاسل ویقرن کل کافر مع قرینہ الشیطان فی سلسلۃ
 ویصحب علی وجہہ تضویہ الملائکۃ بمقامہم من الحدید کما ارادوا ان یخرجوا منها اعیل فیہا
 کما قال اللہ تعالیٰ کما ارادوا ان یخرجوا منها اعیل وافیہا

اس وقت کافرون کو حکم ہوگا کہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں داخل ہو جاؤ و تکبرون کے لیے جہاں ٹھکانا ہی حق
 سے تکبر کرتے کے باعث دوزخ میں ٹھکانا پاتا مٹا فی دخول نار نہیں ہو سکتا، سلیے کہ کلمۃ العذاب ان پر
 ثابت ہو چکا ہے۔ تکبر اور دیگر گناہ اس عذاب کے مسبب ہیں چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
 ہیں خدا جب کسی بندہ کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے اہل جنت کے کام لیتا ہے اور دوزخیوں
 کرتے کرتے داخل بہشت ہو جاتا ہے۔ اور جسے دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے اس سے دوزخیوں کے
 کام لیتا ہے اور وہ گناہ کرتے کرتے دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے جو شخص تعظیماً مجہر درود بھیجتا ہے خدا دو بازو کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے ایک بازو شتر
 میں ہوتا ہے ایک مغرب میں۔ پاؤں تخت الشری میں اور گردن عرش کے نیچے۔ پھر اسے حکم ہوتا ہے کہ تو
 اس بندے پر رحمت بھیجتا رہ جیسا کہ یہ نبی پر درود بھیجتا رہا ہے۔ چنانچہ یہ فرشتہ قیامت تک رحمت بھیجتا
 رہتا ہے و اسے ہی کہ کفار اس حالت میں دوزخ کی طرف ہٹکائے جائیگے کہ ان کے منہ کالے۔ بخمیں کجی
 اور ہونٹوں پر فہر ہوگی۔ دوزخ کے دروازہ پر فرشتے مع طوق وزنجیر لگا استیصال کریں گے۔ منہ میں زنجیر
 ڈالکر مقعد سے نکالی جائے گی۔ دہشتاں گردن سے باندھ دیا جائیگا۔ اور بایں کلیجا چیر کر شاؤں تک لگایا
 چرکا فرپنے دوست شیطان کے ہمراہ ایک زنجیر میں جکڑا ہوا ہوگا۔ فرشتے انکو لوہے کی گرزوں میں
 اور منہ کے بل کھینچیں گے۔ اور جب دوزخ سے نکلتا چاہیگے تو اسی میں دھکا دیرہے جائیں گے۔

وقيل له وقرع اعداب النار الذي كنتم به تكذبون (وقائق الاخبار) وعن ابي يزيد ان له كان لا تنقطع دموع عينيه ولا ينزال باكيما فسل عن ذلك فقال ان الله تعالى ان اوعدني ان اذنبت لحبسن في الحمار ابد لكان حقا لعل لا تنقطع دموع عيني فكيف وقد وعدت ان يحبسني في النار التي قد اوقد عليها ثلاثون الاف سنة (مشكوة) وفي الخبر انه عليه السلام قال اتاني جبرئيل عليه السلام فقلت يا جبرئيل صف لي محمد قال ان الله تعالى خلق النار فاوقدها الف عام حتى امحرت ثم اوقدها الف عام حتى ابيضت ثم اوقدها الف عام حتى استوت فحي سواء كالليل المظلم لا يسكن لها ولا يطغى جهرها روى ان الله تعالى ارسل جبرئيل الى مالك بان ياخذ جزءا من النار فيأتي آدم عليه السلام حتى يطبخ به طعاما فقال مالك يا جبرئيل كم تريد من النار فقال جبرئيل عليه السلام اريد منها مقدارا ثمرة وقال مالك لو اعطيتك مقدارا ثمرة لذاب سبع السموات وسبع الارضين من حرها فقال جبرئيل عليه السلام اعط نصفها وقال مالك لو اعطيتك ما تريد من النار من السماء قطرة ولو ينبت من الارض نبات ثم نادى جبرئيل عليه السلام اهل الجنة ياخذ من النار قال الله تعالى مقدارا ثمرة منها فاخذ جبرئيل عليه السلام مقدارا ثمرة وغسلها في سبعين نهر سبعين مرة ثم جاء الى آدم عليه السلام فوضعا على جبل شاهق فذاب ذلك الجبل ورجعت النار الى مكانها

اور ان کو حکم کیا جاوے گا کہ جس دوزخ کا تھے انکار کیا آج عذاب چکھو۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہو کہ تمنا آذافاً ان تجوزوا منها الآية (وقائق الاخبار) ابو یزید کی آنکھ سے کبھی آنسو نہ ٹپکتا تھا۔ کسی نے اس کا سبب پوچھا۔ کہا کہ اگر خدا مجھے ڈرائے کہ تم گناہ کرو گے تو ہمیشہ کے لیے حرام میں نہیں کھے جاؤ گے۔ اس خوف سے میرا آنسو ہرگز نہ ٹپکتے گا۔ پھر جب وہ اس دوزخ میں قید کرنے سے ٹوڑا پکا ہو جسکی آگ میں ہر برس تک بھڑکائی گئی ہے تو میں کیونکر نہ روؤں (مشکوة) رسول خدا نے فرمایا ہو۔ میں نے جبریل سے کہا کہ جہنم کی تعریف بیان کیجئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کر کے ہزار برس تک اسکی آگ بھڑکائی۔ سوخ ہو گئی۔ پھر ہزار برس بھڑکائی۔ مفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس بھڑکائی۔ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے۔ نہ تہن کم ہو۔ نہ انکار سے بچیں۔ روایت ہو اللہ تعالیٰ نے جبریل کو مالک جہنم کی طرف بھیجا کہ دوزخ سے تھوڑی سی آگ کھانا پکانے کے لیے حضرت آدم کو لادیں۔ مالک نے کہا کہ اے جبریل کس قدر آگ چاہیے۔ فرمایا چھوڑے کی برابر۔ مالک بولے کہ اتنی آگ دیدن تو تمام زمین و آسمان پگھل کر بجائیں۔ جبریل نے کہا اس سے آدھی دیدو۔ جو ابدیہا۔ اس قدر دیدن تو نہ آسمان سے سینہ برسے نہ زمین سے روئیگی پیدا ہو۔ جبریل نے نرا کی کہ اتنی کس قدر آگ لیاؤں حکم ہوا ایک ذرہ کی برابر۔ جبریل نے ذرہ برابر آگ لیکر اسے ستر نہروں میں ستر ستر بار بھنڈا کیا۔ پھر آدم کے پاس لائے۔ آپ نے اسے ایک بلعہ پھاڑ پر رکھ دیا۔ سا سا پھاڑ پگھل گیا اور آگ اپنے اصلی مرکز کی طرف چلی گئی۔

وہی دعا تھا فی الايجار والمحدید الی یومنا ہذا فخذہ الناصر من ذلک الذرۃ فاعتر
 یا مؤمنین وقال محمد بن کعب ان لاهل النار خمس عوات یعیبہم اللہ فی اربعہ فاذا كانت
 الخاصۃ لیرتکلم بعدہا ابداً یقولون ربنا امتنا انتنہن واحبیبتنا انتنہن فاعتر فنا
 بد نوبنا هل الی خروج من سبیل فیقول اللہ تعالیٰ یعیبنا لکم بانہ قد ادعی اللہ وحدہ کفر ثم قال
 لیشرک بہ توہنوا فالحم للعلی السیر فیقولون ربنا ابصرنا وسمعنا فاربعنا نعل صالحا
 اما سوفنون فیعیبہم اللہ تعالیٰ بقولہ اولیہ تکتونوا افسحتہم من قبل مالکم من ذوال شر یقولون
 ربنا اخرجنا نعل صالحا غیر الذی کنا نعل فیعیبہم اللہ تعالیٰ بقولہ اولیہ نعم ہم فایتن کفر فیرتد
 وجاء کما الذی یرفذ وقوا فی الظالمین من نصیر شر یقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما
 ضالین ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون فیعیبہم اللہ تعالیٰ بقولہ اخسوا فیہا ولا تکلموا
 فذلہ یشکلو بعدہا ابداً وذلك غایۃ شدۃ العذاب لا یدن وقون فیہا جزا ولا شرایا الہمما وغسقا

پھرون اور ہوے میں دیوان باقی رہیا جو آجک موجود ہے یہ آگ اُس ذرہ کے دھوین سے
 پیدا ہوئی ہے۔ مومنوں کو عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ محمد بن کعب کا قول ہے کہ دوزخیوں کی پانچ دعاؤں
 میں سے چار کا جواب دیا جائے گا اور پانچویں کا جواب ابھی خاموشی کے سوا اور کچھ نہ ملے گا۔ (۱)
 یقولون ربنا امتنا انتنہن الایہ۔ یعنی دوزخی کہیں گے اتنی تو ہے کہ دو بار مارا دو مارا جلا یا ہم اپنے
 گناہوں کا اقرار کرتے ہیں۔ کیا دوزخ سے نکلنے کا کوئی رستہ ہو۔ اس کے جواب میں ارشاد ہو گا ذلکم یا اللہ
 اذ ادعی اللہ الایہ یعنی یہ اس لئے ہے کہ جب خدا نے واحد کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر شرک
 کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے۔ آج خدا ہی کا حکم ہے۔ (۲) یقولون ربنا ابصرنا الایہ یعنی دل دوزخ
 کہیں گے اتنی ہم نے دیکھا اور سنا۔ تو ہمیں اپس بھیج تاکہ ہم نیک عمل کریں۔ جواب ملیگا اولہ نکوذا اقمتم اللہ
 یعنی تم تو پہلے قہمیں کھا چکے تھے کہ میں کبھی نوال نہ ہو گا۔ (۳) دوزخی فریاد کریں گے ربنا اخرجنا
 فعل صالحا الایہ۔ یعنی اہی ہمیں دوزخ سے نکال تاکہ گزشتہ عملوں کے سوا ہم نیک کام کریں اس کا جواب
 آئے گا اولہ نعم کھا الایہ۔ کیا ہم نے نکوایسی عمر نہ دی تھی کہ اُس میں نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل
 کر سکتا۔ کیا ہم اسے پاس کوئی ڈرائے والی رسول نہیں آیا تھا اب عذاب کا نہ کچھ ظالموں کا کوئی مددگار
 ہمیں (۴) پھر دوزخی چلائیں گے ربنا علیک علیتنا شقوتنا الایہ یعنی اتنی ہم پر ہماری بد بختی
 غالب آگئی۔ ہم گمراہ ہیں۔ ہمیں دوزخ سے نکال۔ اگر پھر بُرے کام کریں تو ہم ظالم ہیں۔ اس کے
 جواب میں حکم ہو گا اخسوا فیہا ولا تکلمون دوزخ میں مجالست ناامیدی پڑے رہو اور ہم سے
 کلام نہ کرو۔ اس کے بعد دوزخی کلام نہ کر سکیں گے کیونکہ شدت عذاب ہو۔ دوزخ میں نہ ٹھنڈک
 ہوگی۔ اور نہ پانی ملے گا۔ ابیت دوزخیوں کی پسپا یا آپ گرم میسر ہو گا

[illegible]

لما قضى الامران الله وعذرهم وعذر الحق ووعدكم فاحلفتم وما كان لي عليكم من سلطان الا ان
دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولوموا انفسكم ولاني لولائيكم يبرهان وكنتم لا تروننى
فلا تلوموني ولوموا انفسكم درة الواعظين ويقال ان اهل النار يخرجون الف سنة ثم
يقولون كنا في الدنيا اذ اصبرنا كان لنا الفرج فيصبرون الف سنة فلا يخفف عنهم العذاب
فيقولون سواء علينا اجرنا ام صبرنا ما لنا من محبص فيدعون ما لكا ويتضرعون ويصيحون
يا مالك قد حق بنا الوعيد قد ثقلنا العذاب قد فضحت منا الجلود ان اخرجتنا منها فاننا لا نجد
فيقول لهم مالك والخزنة راو لم تلك تاتيكم رسلكم بالبينات قالوا لمي فيقال لهم
رفادعوا ما دعاء الكافرين الا في ضلال فيقولون ربنا غلبت علينا شقوتنا وكنا قوما كاذبين
ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون فلا يجيبهم مقدرا ما كان في الدنيا مرتين ثم يرد
عليهم بقوله ر قال اخسوا فيها ولا تكلمون فاذا استبسا سوا من الخروج منها يطلبون الغيث
من الله تعالى الف سنة يقولون ربنا ارسل علينا غيثا فنظهر لهم سحابة حمراء فيظنون
انهم يطرون فتنطر عليهم العقارب كالبعال اذ الزع واحد منهم لا يذ هب عنه الوجه الف
سنة ثم يسألون الله الف سنة ان يرزقهم الغيث فنظهر لهم سحابة سوداء فيقولون هذا
سحاب منصرف تزل عليهم الحياة كاعناق البخت كل من اخذته بغمها لا يذ هب عنه الوجه الف سنة
هذا معنى قوله تعالى جزاها عذابا فوق العذاب بما كانوا يفسدون (مشكوة الانوار)

کہ خدا کا وعدہ حق تھا اور میرا خلاف۔ میں نے تپہ زبرہ سنی نہیں کی۔ ان تمکو اپنی طرف بلایا تھا تم نے میرا کہا مان لیا اب اپنے آپ کو دلاست کرو مجھے کچھ نہ کرو۔ کیونکہ نہ میں تمھارے پاس کوئی حجت لایا اور نہ تم مجھے دیکھ سکے۔ وہاں انہیں بہتے دریاؤں کی ہزار ہا برس جزع کرنے کے یہ کہیں گے کہ دنیا میں صبر کرنے سے راحت حاصل ہے۔ انہی اوصیہ کریں۔ چنانچہ ہزار ہا برس صبر کریں گے مگر عذاب الہی کا منہوگا۔ پھر کہیں گے ہمارا صبر کرنا ہمارا براہیمہ بناتا ہے۔ سوقت مالک کو پکار کر کہیں گے کہ ہم نہایت سخت عذاب میں مبتلا ہیں اگر تو ہمیں یہاں سے نکال دے تو ہم تجھے بھی بے کام نہ کریں گے۔ مالک جواب دے گا کہ کیا تمھارے پاس سول نہیں ہے جو کہیں گے کہ تم بے ایمان ہو۔ اس کے تھے۔ جواب دے گا کہ اب چلائے جاؤ۔ کافر دن کا چلاؤ اگر اسی میں داخل ہو پھر دوزخ کیسے گئے۔ ابھی ہماری بد نصیبی ہے چرخاب آگنی ہو کہ دوزخ سے نکال دے گا۔ اس کا جواب ہزاروں برس بعد یہ ہوگا کہ بحالت ذلت و ناکامی دوزخ میں چکر رہو۔ اور ہم کلام نہ کرو۔ اس سے امید ہو کہ دوزخ میں نہ کے طالب ہوں ہزار ہا برس کے بعد یہ سرخ ابرو اٹھانے کے برابر چھو برسا جائیگا۔ ایک ایک ڈنگ کی لہر ہزار ہا برس تک باقی رہے گی۔ پھر ہزار ہا برس تک دو سے دینہ کا سوال کریں گے۔ سوقت کا لا ابراہیم کا اور اسے دوزخ کی گردن کے برابر سانپ سے بیٹھے ایک منہ مارنے میں ہزار ہا برس تک تکلیف رہے گی۔ آیت ہذا ہمد عذابا فحق العذاب کے یہی معنی ہیں (مشکوٰۃ لاوار)

عن بعض اهل العلم انه قال دركات جهنم سبع راوطها السبعين قال الله تعالى رفعتا السبعين
 السبعين يانها المكذبون نعوذ بالله منها ومن ساثرها والثانية لظي دركة لتأرك الزكوة قال
 الله تعالى كلا انما لظي نزاعة للشوى والثالثة سقر قال الله تعالى عن الجحيمين ماسلككم
 في سقر قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وفضل الامور في الشريعة الصلوة
 والرابعة الجحيم قال الله فاما من طغي واثر الحيرة الدنيا فان الجحيم هي الماوى ودهي خلقت
 لتابع الهوى والخامسة جهنم قال الله تعالى وان جهنم لوعدهم اجمعين والسادسة الهاوية
 قال الله تعالى فاما هاهوية وما ادراك ما هاهية نار حامية والسابعة الحطمة خلقت للنفا مين
 قال الله تعالى كلا لينبذن في الحطمة اعرجيه قال ابوهريرة رضى الله عنه كنا مع رسول الله عليه
 السلام فسمعنا صوتا مام الهيبة والشدة فقال رسول الله عليه الصلوة والسلام اذ من ما هذل
 قلنا الله ورسوله اعلم قال هذا اجر ارسل في جهنم منذ سبعين عاما والآن انتهى الى قعرها
 وعن ابى الداء انه قال عليه السلام يلقى على اهل النار الجوع فيعدل الجوع ما فيه من العذاب
 فيستغيثون بالطعام فيطعمون الزقوم كما قال الله تعالى ان شجرة الزقوم طعام الاثيم كالمهل
 يغلي في البطن كغلي الحديد الآية وكذا قال ابن عباس رضى الله عنهما ركنا في ربة الواعظين
 وفي الخبر يد فم كل واحد من الزبانية بالدفة الواحدة اربعين الفا من اهل النار الى جهنم
 بعض اهل علم كقول هو كه جهنم کے سات درجے ہیں (۱) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کرتوالے اس درجے میں ہیں گے (۲) لظی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کلا انما لظی یعنی وہ پھر گئی ہوئی آگ ہے
 (۳) سقر اللہ تعالیٰ کا قول ہے ما سلككم في سقر الآية یعنی تم کو جس چیز نے سقر میں پہنچایا جاوے گی کہ ہم نہ ماریتے
 تھے نہ سکتے نہ کھاتے تھے شریعت میں تمام عبادات کے افضل ہے (۴) جحیم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فان الجحيم الماوى
 یعنی سرکشو کٹا ٹھکانا جحیم ہے یہ درجہ خواہش کی پیروی کرنی والوں کے لئے مخصوص ہے (۵) جہنم اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 وان جهنم لوعدهم یعنی ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے (۶) ہاویہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فاما هاهوية یعنی اس کی جگہ ہاویہ
 ہے اور ہاویہ کیا ہے گرم آگ (۷) حطمة یہ درجہ چٹا خوروں کے لئے خاص ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لينبذن في
 الحطمة اعرجيه ابوہریرہ کہتے ہیں ہم نے رسول خدا کے ساتھ ایک ہیبت ناک اور سخت آواز سنی آپ نے فرمایا
 تم اسے سمجھتے ہو؟ عرض کیا خدا جانتا ہوا اسکا رسول فرمایا یہ ایک چھڑی جو جہنم کی طرف پھینکا گیا تھا آج
 ستر برس کے بعد اسکی تہ میں پہنچا ہے ابوہریرہ سے روایت ہے کہ دو زنبور کو بھوک کی تکلیف تھی ہوا کی جتنی
 دیگر تمام غذا دی گئی جب وہ بھوک کی فریاد کرینگے تو زقوم کھلا یا جاوے گا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زقوم کا درخت
 گہنگاروں کا کھانا ہے جو پیٹ میں گرم پانی کی طرح جوش مارے گا ابن عباس سے اسطرح مروی ہے ازبدة الواعظین
 حدیث میں ہے دون کے نگہبان ایک دھکے میں چالیس ہزار دوزخیوں کو جہنم میں دھکیں گے دین گے۔

وہم اری الزبانیۃ لہم فی حق اللہ فیہم الرحمة والرافة خلصنا اللہ تعالیٰ من ایدہم رامین، وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما فی جحد عذاب الکفار فی تفسیرہ بد لنا ہر جلود اخیارہا، یبدلون جلودا بیضاء کما مثال القراطیس وقال ابن ابی حاتم وغیرہ عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قرئ عند عمر رضی اللہ عنہ کما انضجت جلود ہر بد لنا ہر جلود اخیارہا فقال معاذ عندی تفسیر ہا تبدل فی الساء مائة مرة فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہکذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واخرج ابن ابی شیبہ وغیرہ عن الحسن قال بلغنی انہ یحرق احدہم فی الیوم سبعین الف مرة کما انضجت کلک لحومہم قبل ہر عود و فعاد وارکنا فی الدن المنثور، روى مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر کجبل احد غلط جلد مسیر ثلاثۃ ايام لکن فی اللباب انقی

سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** **الزمر**

رو سبقت الذین اتقوا رجلا الی الجنة اسرا عاہم الی دار الکرامة وقیل سبق مر اکبہم فذلک یدہب ہم الاراکبین رزمرا علی تفاوت مراتبہم فی الشرف وعلو الطبقة رحنی اذا جاواھا وفتحت ابواھا، حذف جواب اذا للدلالة علی ان ہم جنثن من الکرامة والتعظیم مالہم یطہ الوصف وان ابواب الجنة مفتوحة لہم قبل مجئہم منتظرین

و خدا را مسلمانوں کو انکے ہاتھ سے نجات دے) ان نگہبانوں کے دلوں میں رحم نہیں پیدا کیا گیا۔ ابن عباسؓ تصدیق عذاب کفار کی بابت بد لنا ہر جلود اخی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ دو زنیوں کو بار بار کاغذ کی طرح سقیمہ چڑے دیے جائینگے، ابن حاتم وغیرہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے سامنے یہ میت پڑھی گئی کما انضجت جلودہم حضرت سادہؓ نے کہا میری ترویج اسکی تفسیر ہے کہ ایک ساعت میں سو بار چڑے بدلے جائینگے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے رسول خداؐ سے اسطرح سنا ہی ابن ابی شیبہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ دو زنی ایک دن میں ستر ہزار بار جلایا جائیگا۔ ابو جیب اسکا چمڑا کل ہر گھر گر چڑی لگا تو پھر ویسا ہی کر دیا جائیگا۔ (در منثور) مسلم ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا کافر ایک ایک ڈاڑھ کوہ احد کی برابر۔ او جلد بدن موٹاپے میں تین روز کی راہ ہوگی۔ (باب ۱) سورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **الزمر**

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُعِیْ خَدَّیْ ذُرِیَّوَالِیْ جَوْجِ جَنَّتِ کِی طَرَفِ رَوَانِہِ کِی چائینگے تا جلدی سے دار کرامت میں پہنچ جائیں۔ یا یعنی میں کہ انکی سواریاں انکو بہشت کی طرف لے دوڑیگی سو حسب تفاوت مراتب ہر علو درجات انکی چاعتین آگے پیچھے ہونگی جب اسکے پاس آجائیں گے نو دروازے کھلے کھلائے جائینگے۔ (وہ کہ جنت میں داخل ہوتا یا شرا کرامت تعظیم پر مبنی ہوا سنے اذکا جو محتاج کر گیا تھیں سے پہلے واو حالہ آئیسے یہ بات نکلتی ہو کہ یہ وہ ہار انکے انتظار میں پہلی سی ت پہلے ہوئے ہونگے

رو قال لم یخرجتمہا سلام علیہم لا یعزبکم بعد مکروہ رطبہم طهرتم من دنس المعاصی (رافعہ)
 خالد بن) مقدربین الخلو والفاء للذکاة علی ان طیبہ سبب لدخولہم فخلوہم هو لا یمکن دخول
 العاصی بعفوہ لانه تعاقب طهرہ وقالوا الحمد لله الذی صدقنا وعدہ بالبعث والثواب (رافعہ)
 الارض) یریدون المکان الذی استقر فیہ علی الاستعارة وایراثہا علیہا مختلفہ علیہم من
 احوالہم او تمکینہم من النصف فیہا تمکین الوارث فیما یرثہ (ننبوا من الجنة حیث نشاء) لی ینبوا
 کل منافی مقام ارادہ من الجنة الواسعہم ان فی الجنة مقامات معنویۃ لا یتقاع وارجوہا
 رفعم اجر العملین) الجنة (قاضی) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام
 انه قال من نسی الصلوۃ علی سبی طریق الجنة (شفاء شریف) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان
 قال ان للجنة ثمانیۃ ابواب (الاول) من الذهب الموصم بالجوهر مکتوب علی الباب **سبب الالہ**
 الالہ محمد رسول اللہ وهو باب الانبیاء والمرسلین والشهداء والامنیاء (والثانی) باب الصلیان
 الذین یکملون الصلوۃ والوضوء (والثالث) باب المزکین اموالہم (والرابع) باب الاقرین بالمعروف
 والنہی عن المنکر (والخامس) باب من قطع نفسه عن الشهوات (والسادس) باب الحج
 والمعتمرین (والسابع) باب المجاہدین (والثامن) باب الذین یغضون ابصارہم عن المحارم (والعاشر)
 الخیرات والحسنات من بر الوالدین وصلة الرعم وخیر ذلک من الاعمال الحسنۃ (دقائق الاحیاء)

اجرت کے نگہبان یہ ہیں گے کہ تیرے سلام اب ہو گا کوئی برائی نہ پہنچے گی۔ تم گناہوں سے پاک ہو اب لا الہ الا
 میں رہا کرو یہاں تک اس بات پر دال ہو کہ انکا پاک ہونا دخول جنت اور ظلو کا باعث ہو اس کے گنگنا روک
 جتنی ہو سکی مانع نہیں بن سکتی کیونکہ معافی کے باعث انکو بھی اللہ تعالیٰ پاک کر دیگا۔ اور جتنی یہ کہیں گے کہ انکا کاشف
 ہے اُسے اپنا وعدہ پورا کیا اور میں زمین یعنی جنت کے مکانون کا وارث بنا دیا وارث جنت بنائے تملک مراد ہے
 یا اُسے سائے میراث کہا ہو کہ جنتی جنت میں اُس قسم کا تصرف کریں گے جیسا وارث اپنی موروث چاہے اور میں کیا کرتا
 ہے ہم جنت میں جہان چاہیں اقامت گاہ بنا لیتے ہیں جنت میں ان ظاہری مقامات کے علاوہ معنوی مقامات
 بھی موجود ہیں کمان سے اہل جنت کو روکا نہ جائیگا جنت عمل کرنے والوں کی بہت ہی بڑی رحمت ہے (قاضی بیضاوی)
 ابو ہریرہ مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ گمراہ جنت کے رستے سے ہٹ گیا (مشکوٰۃ)
 ابن عباس کا قول ہے کہ جنت کے اچھے دروازے ہیں (۱) سونے کا سکل بجا ہر جہاں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 لکھا ہوا ہے۔ یہ پیہر ہون۔ شہیدوں اور عیوب کے داخل ہونیکا دروازہ ہے (۲) نازیون کا دروازہ اس سے وہ لوگ
 داخل ہونگے جو وضو اور نماز کی تکمیل کا خیال رکھتے ہیں (۳) زکوۃ دینے والوں کا (۴) نیک بختوں کا اور (۵)
 منع کرتے ہوئے (۶) خواہش انسانی کو منقطع کرنے والوں کا (۷) حج اور عہدہ داروں کو منع کرنے والوں کا (۸) جہاد کرنے والوں کا (۹)
 محبت کرنے والوں کی۔ ان باب کے ساتھ سلوک اور عملہ صحیح وغیرہ کرنا لوگ کا (دقائق الاحیاء)

واما الجنان فثمان (دار الجلال) وهي من الثلوث البيضاء (دار السلام) وهي من ياقوت الاحمر
 وجنة الماوی) وهي من الزبرجد الخضراء (جنة الخلد) وهي من المرجان الاصفر وجنة النعیم
 وهي من الفضة البيضاء (دار القرار) وهي من الذهب الاحمر وجنة الفردوس) وهي لبنة من فضة
 ولبنة من ذهب ولبنة من ياقوت ولبنة من زبرجد ملاطها المسك (جنة عدن) وهي من درة
 بيضاء ومشرفة على الجنان كلها ولها ابابان من ذهب ما يبنيهما كباين السماء والارض بناؤها
 لبنة من ذهب ولبنة من فضة وتزاجها العنبر وملاطها المسك وفيها اثمار تجری فی جميع الجنان
 وحما الارهاض من الثلوث وماؤها ابرد من الثلج واحل من العسل وفيها اكثر الكثرة وهو غر حمر عليه
 الصلوة والسلام وفيها غر الكافور وغر التسنیر وغر السلسبیل وغر الریحین المختوم وغر الماء غر
 اللبن وغر العسل وقاتن الاغنياء من النبي عليه السلام انه قال ليلة اسرى بي الى السماء عرض
 علي جميع الجنان فرأيت اربعة اثمار غر من ماء وغر من لبن وغر من خمر وغر من عسل مصفى كل في
 قوله تعالى مثل الجنة التي وعد المتقون فيها اثمار من ماء غير آسن واثار من لبن لم يتغير
 طعمه واثار من خمر لذة للشاربين واثار من عسل مصفى فقلت لجبرائيل عليه السلام
 من اين تجيء هذه الاثمار والى اين تذهب قال تذهب الى حوض الكوثر ولكن لا ادري
 جميعها فاسأل من الله حتى يعطيك ويريان

على نواقيس جنتين آتتهن - (دار الجلال) جو سفید موتی کی بنی ہوئی ہے (دار السلام) سرخ یاقوت
 کی (دار جنت الماوی) - زبرجد سبز کی - (دار جنت الخلد) - درو موتی کی (دار جنت النعیم) سفید چاندی کی
 (دار القرار) - درو الفروغ - (دار جنت الفردوس) - ایک ایک اینٹ سونے کی ہے۔ ایک چاندی کی - ایک
 یاقوت کی ایک زبرجد کی اور گارامشک کا (دار جنت عدن) - ایک سفید موتی کی بنی ہوئی ہے اور تمام جنتوں کے
 بالاتر ہے - اسکے دو دروازے سونے کے ہیں اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں -
 سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنائی گئی ہے - اسکی مٹی سرسبز غیر ہے - اور اسکی نہرین
 جگہ جگہ ان سرسبز موتی میں اور جگہ جگہ پانی کے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہو تمام جنتوں میں پہنچی
 ہوئی ہیں اس میں نہر کوثر ہے جو رسول خدا کے لیے مخصوص ہے - نیز نہر کافور - نہر تسنیم - سلسبیل - نہر ریحین -
 پانی - دو وہ - شہد کی نہرین اسی میں ہیں (دقائق الاخبار) رسول خدا سے مروی ہے کہ معراج کی رات
 تمام جنتیں میرے سامنے لائی گئیں وہاں میں نے چار نہرین دیکھیں - پانی کی - دوؤ کی - شراب کی -
 شہد کی - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس بہشت کا - پر ہیز گاروں کے وعدہ ہو اس میں غیر متغیر معینوا لے پانی - اور دوؤ
 اور لذت شراب اور صاف شہد کی نہرین موجود ہیں - میں نے جبرائیل سے پوچھا کہ یہ نہرین کہاں آتی ہیں -
 اور کہاں جاتی ہیں خرمایا حوض کوثر میں جاگرتی ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ آتی کہاں سے ہیں یہ اللہ تعالیٰ چوچھے

قد عا علیہ السلام ربه فجاءه ملك فقال يا محمد غص عينيك فغضت عيني فقال افرقت فقلت
فاذا انا عند شجرة ورايت عندها قبة من درة بيضاء ولها باب من ياقوت اخضر وقفل من
ذهب احمر لو جمعت الدنيا وما فيها ووضعت على تلك القبة لكانت مثل طائر جالس على جبل
او بيضة القيت عليه فرايت تلك الالهة اذ الاربعة تجرى من تحت تلك القبة فارادت ان اخرج
فقال الملك لم لا تدخل فيها فقلت كيف ادخل وعلى بابها قفل قال لي مفتاحه في يدك فقلت
اين هو فقال هو بسم الله الرحمن الرحيم فقلت بسم الله الرحمن الرحيم فانفتح القفل فرايت تلك
الالهة تجرى من اربعة اركان القبة فلما اردت الخروج قال لي الملك يا محمد صلى الله عليه وآله رايت
فقلت رايت فقال انظر ثانيا فانظرت فاذا على اركان القبة مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم فرايت
غمر الماء يخرج من ميم بسم الله وغمر اللبن من هاء الله وغمر الحمر من ميم الرحمن وغمر العسل من ميم الرحمن
فعرفت ما اخذ هذه الالهة من البسملة فقال الله تعالى يا محمد من ذكرني بهذه الاسماء من امتك
فاني اسقيه من هذه الالهة (مشكوة الانوار) وفي الخبر عن النبي عليه السلام انه قال ان الله
تعالى ما خلق جنة عدن دعا جبرائيل عليه السلام فقال له انطلق وانظر الى ما خلقت لعبادي اوليائه
فذهب جبرائيل عليه السلام طاف في تلك الجنة فاشرفت عليه جارية من الجن الحور العين من بعض القصور

اسمى وعاى اى فرشته نے آکر کہا کہ اپنی آنکھیں بند کر لیجئے میں نے بند کر لیں۔ مختصری دیر میں دیکھا تو
اپنے آپ کو ایک درخت کے پاس پایا جس کے متصل سبز باقوت کے دروازہ کا ایک ایسا قبة نظر پڑا جو سفید
موتی کا بنا ہوا اور اسکو سونے کا قفل لگا ہوا تھا۔ اگر دنیا و مافیہا کو جمع کر کے اس قبة پر رکھ دین تو یہ معلوم ہو
کہ پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہے۔ یا کسی جانور کا انڈا پڑا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ چاروں نہریں اسی قبة
نیچے سے نکلی ہیں۔ پھر جب میں نے واپس آنا چاہا تو اس فرشتے نے کہا آپ اندر کیوں نہیں جاتے
میں نے کہا کہ دروازہ پر قفل لگا ہوا ہے۔ فرشتے نے کہا اسکی کنجی آپ کے پاس ہی یعنی بسم الله الرحمن الرحيم
چنانچہ بسم الله پڑھتے ہی قفل کھل گیا۔ اندر جا کر یہ دیکھا کہ وہ چاروں نہریں اس قبة کے چاروں ستونوں سے
نکلتی ہیں۔ میں نے وہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا تو فرشتے نے کہا اسے دوسری مرتبہ غور سے دیکھئے۔
دیکھا تو قبة کے ستونوں پر بسم الله الرحمن الرحيم لکھا ہوا تھا۔ پانی کی نہر بسم الله کے میم سے۔ دودھ کی
لفظ الله کی ہائے ہوز سے۔ شراب کی۔ الرحمن کے میم سے۔ اور شہد کی مارحیم کے میم سے نکلتی ہے۔
میں نے معلوم کر لیا کہ ان نہروں کا منبع بسم الله ہی۔ اسوقت اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا کہ آپ کی امت میں جو
شخص مجھے بنی الخلفاء سے یاد کرے گا میں اسے ان نہروں میں سے پلاؤں گا (مشکوة الانوار) صحیفہ میں رسول خدا
سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت عدن پیدا کر کے جبریل کو بلایا اور یہ کہا کہ اس میں چل بھر کر دیکھو کہ ہم نے
اپنے بندوں کے لیے کیا چیز تیار کی ہے جبریل تشریف لے گئے۔ ایک حور کسی محل سے بھاگنے لگی۔

فتيسبت الى جبرائيل عليه السلام فاضاعت جنته من من ضوتها ياها فخرج جبرائيل عليه السلام ساجدا
 يظن انه من نور العزة فنادته الجارية يا امين الله او فم راسك فرفع راسه فنظر اليها فقال سبحان
 الذي خلقك فقالت الجارية يا امين الله انك ادى من خلقت فقال جبرائيل عليه السلام من خلقت
 فقالت خلقني الله تعالى من اثر رضى الله تعالى على هوى نفسه (مكاشفة القلوب) روى عن كعب ابن
 قال سألت النبي عليه الصلوة والسلام عن اشجار الجنة فقال عليه السلام لا تيسر اغصانها ولا تنسأ
 اوراقها ولا تنفق اوراقها وان اكبر اشجار الجنة شجرة طوبى اصلها من درة ووسطها من يا قوت
 احمر وعلوها من الذهب واغصانها من زبرجد واوراقها من سندس عليها سبعون الف
 غصن واقصى اغصانها ملحق بساق العرش وادنى اغصانها في سماء الدنيا ليس في الجنة خرفة
 ولا قبة الا وفيها غصن مظل عليها وفيها من الثمار ما تشتهي به الانفس لا نظير لها في الدنيا الا النخيل
 اصلها في السماء وضوعها في كل مكان ردقات الاغصان وفي الخبزان وراء الصراط عماري فيها اشجار
 طيبة تحت كل شجرة عينان من ماء يتغير من الجنة احداهما عن اليمين والاخرى عن اليسار والمؤمنون
 حين يجاوزون الصراط يشربون من احداهما العينين فيزول عنهم الغل والحيانة والقدر والدملج
 فيطهر ظواهرهم وباطنهم ثم يمشون الى حوض اخر فيغتسلون فيه فتصير وجوههم كالقمر ليلة البدر

او جبريل كوكبه تسميها - اسك - واثنتونى كوكبه تمام جنت منور موكنى - جبريل - به سمكه كاشد جلال
 التى كانور به سجد مين كر طبع - حور لى بكرا كر كيا - كه اسك - مين الله - اپنا سر اٹھاو حضرت جبريل عليه
 السلام نے نظر اٹھا کر دیکھا امر یہ فرمایا کہ جس خالق نے مجھے پیدا کیا ہو وہ تمام عروج کے پاک ہوئے کما تہم بین
 معلوم ہو کہ میں کس کے سے پیدا ہوئی ہوں؟ سچے میں اس کے لئے ہوں جو خدا کی رضا مندی کو نفسانی خواہشوں
 پر مقدم کرے گا۔ (مکاشفۃ القلوب) کہتے مروجی ہو کہ میں نے بغیر طریقہ اسلام سے جنت کے درختوں کا حال پوچھا
 فرمایا انکی شاخیں کبھی نہیں مکتیں۔ پتے کبھی نہیں جھڑتے۔ نہ تو داغی کبھی نہیں جاتی جنت کا سب سے بڑا
 درخت طوبی ہے جو جکی جڑ سونے کی بیج کا حصہ سرخ یا قوت کا۔ چوٹی مونیونکی شہنشاہ زبرجد کی۔ پتے سندس کے
 ہیں۔ اس میں شہر شہر اشخیں ہیں۔ بڑی شاخ عرش سے جالی ہو اور چھوٹی آسمان و شاخ جھکی ہوئی کہی بہشت
 میں کوئی قہ کوئی گھر کی ایسی نہیں جہاں کوئی کی شاخ موجود نہ ہو۔ اس میں فی خواہشوں کے مطابق پھیل گئے ہوئے
 ہیں دنیا میں طوبی کی نظیر صرف آفا ہے۔ جسکی جڑ آسمان میں اور روشنی ہر جگہ ہو جو وہی درختان الخصال حدیث شریف
 میں ہو کہ پھر صراط سے اوپر بہشت کے جنل ایسے ہیں جن میں عمدہ عمدہ درخت ہیں ہر درخت کے نیچے جنت کے دو شے جاری
 ہیں ایک وہی طرف ایک بائیں جانب۔ مومن پھر صراط سے گزرتے وقت ان چشموں کا پانی منڈلگے۔ اس کے اثر سے
 کینہہ بنض حسد خجاست خون پیشاب وغیرہ سب رائیں ہو کر ایمان و انور کا ظاہر و باطن بالکل پاک ہو جائے گا
 پھر ایک اور حوض میں غسل کریں گے۔ اس کے سب کے چہرے چودہویں لاکھ چاندیچ روشن ہو جائیں گے۔

و تلبین نفوسہ و کالجور و قطیبہ جسادہم کالتسک فیہم من فی باب الجنۃ یخرجہم المور فتمانی کل و فی
 زوہجہا و تدخل بیتہ فی البیت سبعون سیرا و دخل کل سیر سبعون فراشا و دخل کل فراش زوجۃ علیہا
 سبعون حلة یرى عن ساقہا من لطافة الحلل یسیرنا الله تعالیٰ لک (دقائق الاخبار) مروی عن النبی علیہ
 السلام اند قال ان الله تعالیٰ خلق وجوہ الخواص العین من اربعة الوان ابيض اخضر و اصفر و احمر و خلق اربعا
 من الزعفران و المسک و الکافور و شجرہا من القرقر فل من اصابعہا علیہا الی بکبتہا من الزعفران و المسک
 و من بکبتہا الی تذبیبہا من العنبر و من عنقہا الی باسہا من الکافور و یزق لحدہ منہن فی الدنیا
 لاصارت مسکاً و مکتوب علی صدرہا اسمہ و جہا و اسم من اسماء الله تعالیٰ و فی ید کل منہن اسوۃ و فی
 اصابعہا عشرة خواتم من الجواہر و اللؤلؤ و دقائق الاخبار قال النبی علیہ السلام رايت ملائکة یبنون
 قصور الیئنة من ذهب لیئنة من فضة فکفوا عن البناء فقلت لهم لم کفتم عن البناء فقالوا قد تمت
 نفقتنا فقلت ما نفقتکم قالوا ذکر الله فان صاحب هذا القصر کان یدکر الله فلما کف عن ذکر الله
 تعالیٰ کفنا عن البناء كما قال الله تعالیٰ من کان یرید حرث الاخرة نزولہ فی حرثہ و من کان یرید حرث
 الدنیا نوتہ منها و مالکہ فی الاخرة من نصیب (زبدۃ الواعظین) عن النبی علیہ الصلوٰۃ و السلام اند قال من
 صلی علی فی کل جمعة مائة مرة غفر الله ذنوبہ و لو كانت مثل زبد البحر (زبدۃ الواعظین)

اور بدن حریر کی طرح نرم اور جسم مشک سیاح خوشبودار بنائینگے پھر حیرت کے دروازہ کی طرف چلین گے
 یہاں حورین استقبال کریں گی۔ پھر ایسے مکانوں میں داخل ہونگے کہ جن میں ستر ستر تخت، ہر تخت پر سترنگ کا
 فرش، ہر فرش پر ستر ستر چلے پئے ایک حور بیچی ہوگی۔ بائیمہ اُسکی پٹلی کی نلی کا گودا الگ نظر آئے گا۔
 دقائق الاخبار رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حور کا چہرہ سفید، سرخ، سبز، زرد چار رنگ سے
 اور بدن زعفران، مشک اور کافور سے، بال لوگوں کے، اور پانوں کی انگلیوں سے لیکر گھٹنوں تک خوشبودار
 زعفران سے گھٹنوں سے سینہ تک عنبر سے، سینہ سے سترنگ کافور سے بنایا ہے۔ ایک حور کا عاب
 زمین پر گر پڑے تو ساری دنیا مشک سے بھر بیڑ ہو جائے، ایک ایک کے سینہ پر اللہ کا اور اس کے غاؤ کا نام
 لکھا ہوا ہے۔ ہاتھوں میں گنگن اور انگلیوں میں سوئی اور جواہر کی انگوٹھیاں ہیں دقائق الاخبار رسول خدا صلی
 فرماتے ہیں میں نے فرشتوں کو دیکھا کہ سونے چاند کی انٹیوں کے ایک محل بنارہے ہیں جب بناتے بناتے رک گئے
 تو میں نے اسکا سبب پوچھا جو ابدیہ کہ ہمارا نفقہ تمام ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا نفقہ کیسا۔ فرشتوں نے کہا ذکر الہی
 یعنی اُدھر اس محل کے مالک نے ذکر الہی چھوڑ دیا اور ہم نے تعمیر موقوف کر دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 کہ جو شخص آخرت کی کھیتی بوتا ہے ہم اسے بڑھا دیتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اسے وینا
 دے ڈالتے ہیں مگر آخرت میں کچھ نہیں ملتا (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن گھبرا
 سوار درود پڑھتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں خواہ دریا کے جھاگوں برابر کیوں ہوں (زبدۃ الواعظین)

وسبق الذین اتقوا ربهم إلى الجنة حال كونهم رتقوا جفانهم متقاوین حسب تفاوت مراتبهم
 فی الفضل وعلو الطبقة وذلك قبل الحساب وبعد السیر الاشدیدا وهو الموافق لما قبل الآیة من
 قوله ووضع الكتاب الساتقون هم الملازمة بام الله تعالى سوقهم مساق اعزاز وتشريف بالانصب
 والانصب بل بروج وطرب للاسراع بهم إلى اذ الکرامة والمراد المتقون عن الشراء فهو لا عموم اهل
 الجنة وفوق هؤلاء من قال الله تعالى حقهم رواذفت الجنة للمتقين) وفوقهم من قال تعاقبهم
 يوم نحشر المتقين إلى الرحمن وفداً وقرئ بین من یساق إلى الجنة ویین من قرب الیه الجنة وفي
 الحقيقة اهل السوق هم الظالمون لانفسهم واهل الزفة المقصدون واهل الوفا السابقون
 واعلم انه اذا نفخ فی الصور نفخة الاحیاء واستوی کل واحد من الناس علی قربة یأتی کلامهم
 عملہ فیقول له قمر وانخص الی المحشر فمن کان له عمل جید یشخص له عمله بغلام منهم
 من یشخص له عمله حماراً ومنهم من یشخص له كبشاً تارة یجعله وتارة یلقیه بین یدیک کل
 واحد منهم نور شمس عانی کالمصباح والنجم والقمرة کالشمس بقدر قوته عملہ وصلاحہ
 حالہم وعن یمین مثل ذلک النور فلیس عن شمائلہم نور بل ظلمة شديدة یقع فیها الکفار
 والمرتابون وامؤمن یحدا لله تعالی علی ما اعطاهم من النور ویعتدی بہ فی تلك الظلمة
 وسیبق الذین اتقوا ربهم یعنی حسب اختلاف مراتب حساب ورتاب کے پہلے یا اسکے بعد خدا سے ڈرنے
 والے فوج و درجہ جنت کی طرف روانہ کیے جائینگے۔ (یہ پہلی آیت و وضعہ الکتب الیہ کے مطابق ہے)
 روانہ کرنے والے قریشے ہونگے جو خدا کے حکم سے بارگاہ و تکلیف نہایت طرب و شادمانی کے ساتھ دارالکرامتہ
 کی طرف لے جائینگے۔ یہاں متقیوں کے مراد وہ لوگ ہیں جو شکر کے پختے ہیں اور وہ عام اہل جنت ہیں۔ ان کے چڑھ کر
 وہ لوگ ہیں جنکے حق میں یہ آیت ہو کہ اذ انزلنا الجنة للمتقین یعنی جنت متقیوں کے قریب کر دی جائیگی۔ ان سے
 چڑھ کر وہ ہیں جو اس آیت کے تحت میں ہیں یوم نحشر المتقین إلى الرحمن وقد ایعنی جہنم متقیوں کو خدا
 کی طرف بحالت مجموعی کھٹا کر دینگے جنت کی طرف روانہ کیے جائے اور جو جنت کو کسی طرف قریب کر دینے
 میں بڑا فرق ہو۔ فی الحقیقت جنت کی طرف روانہ ہونے والے گنہگاروں میں ہیں۔ اور جو جنت جتنے قریب کر دی جائیگی
 وہ متوسطہ درجہ کے لوگ ہیں۔ اور جو عت بندگی کے ساتھ بارگاہ الہی میں حاضر ہونے والے سابقین میں جہنمیوں
 میں بہت کیا کرتے ہیں۔ یہ معلوم رہے کہ دوسرے نفخہ کے وقت جب تمام مردہ زندہ ہو جائینگے تو ہر شخص کے کمال عمل
 کو دیکھا کہ اٹھ اور محشر کی طرف چل۔ نیک عمل والے کمال نچر کی اور بعض کا گدھے کی اور بعض کا مینڈھے کی صورت میں
 ہوگا کہ کبھی اسے گرا دیگا اور کبھی سوار کریگا۔ ہر شخص کے اس کے حسب اختلاف مراتب اعمال چلائے جائے۔ یا چاند
 یا سورج کی سی روشنی ہوگی۔ اور علیٰ ہذا التماس میں جنت کی طرف نور ہوگا۔ البتہ بائیں جانب نہایت تاریکی ہوگی جس میں کفار
 اور خدا کی باتوں میں شک کرنے والے ٹھوکر بن گئے۔ مومن خدا کے دیے نور میں ہوں گے۔

ومن الناس من يبيع على قدر ماله من يبيع على طرف بستانه قيل لرسول الله صلى الله عليه وسلم
 كيف يبيع الناس يا رسول الله قال اثنان على بيع خمسة على بيع عشرة على بيع مائة ذلك اذا اشتدوا
 في عمل غنائهم سبحانه طهر من اعمالهم يبيعون عليه كما يبتاع جماعة مطية يتعاقبون عليها في الطريق
 فاعمل هذا ان الله علم ان يكون لك بيع خالصا من الشراكة ومنه يعلو حال التشرية في ثواب العمل فالاول
 ان يهدى كل الى الولي ثوابا على حدة من غير تشارك الاخر في روى ان رجلا من بني اسرائيل ورث مائة
 مالا كثيرا فابتاع بستانا فغرسه على المساكين وقال هذا بستانى عند الله وفريق حرام عند يدي في
 الضعفاء وقال اشترى بهاجورى وعبيدا واعتق رقبا كثيرة وقال هؤلاء خدي عند الله والتفت
 يوما الى احمى يعيش تارة ويكبو اخرى فابتاعه مطية يسير عليها وقال هذه مطيق عند الله اركبها قال
 عليه الصلوة والسلام في حق الذي نفسه بيدك كان في انظر اليها وقد جئ بها اليه مسخرة مطية يركبها ويسير
 الى الموقف (انتهى من روح البيان) بيت درخيز باز است و طاعتك ليك نذر كس انا است بر فعل نيك
 سورة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 الذين يملكون العرش ومن حوله وهم الكروبيون اعلى طبقات الملائكة واولهم وجودا
 بعض لوگ پانوں کے بل دوڑ گئے اور بعض پانوں کی انگلیوں کے صحابہ سے رسول خدا سے عرض کیا
 کہ لوگوں کا حشر کیونکر ہوگا۔ آپ نے فرمایا ایک اونٹ پر دو اور ایک پر پانچ اور ایک پر دس یہ سوت
 جبکہ سب ایک عمل میں شریک ہونگے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کے عملوں کو سواری کے لئے اونٹوں کی صورت
 بنا دیگا۔ اور یہ ایسا ہی جیسا دنیا میں ایک اونٹ کسی آدمیوں میں مشترک ہوا کرتا ہے جس تو آدمی کو ایسا عمل
 کرنا چاہئے کہ حشر کے دن بلا اشتراک اکیلا اونٹ ملے۔ یہاں سے ثواب عمل میں شرکت کا ثبوت نکلتا ہے مگر اول
 یہی ہے کہ عمل نیک بلا شرکت بجالانا چاہئے۔ روایت ہے کہ نبی اسرائیل میں ایک شخص کو باپ کے ترکے کا بہت سا
 مال ملا۔ لگا ایک باغ خرید کر مسکن بنو کر نام وقف کر دیا اور یہ کہا کہ اس باغ کو خدا کے پاس ملات رکھتا ہوں
 پھر بیٹا روپیہ محتاجوں کو دلا اور یہ کہا کہ اس سے لونڈی غلام خریدتا ہوں پھر کثرت غلام آزاد کرنے اور یہ کہا
 کہ خدا کے گھر یہ سیر خادم ہونگے۔ پھر ایک روز سے میں کسی اندھے کو دیکھا کہ گرنا پڑتا چلا جا رہا تھا اسے ایک
 اونٹ دیدیا اور یہ کہا کہ میدان حشر کیلئے یہ میری سواری ہے۔ رسول خدا فرماتے ہیں خدا کی قسم میں اس اونٹ کی
 طرف دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا اور پالان سے آستہ ہو کر اسکی سواری کے لئے لایا گیا ہے اور وہ سوار ہو کر حشر کی طرف
 جا رہا ہے (روح البیان) بیت درخیز باز است و طاعتک لیکن نہ ہر کس توانا است بر فعل نیک۔

سورة
 الَّذِينَ يَخْلُقْنَ الْعَرَشَ وَفَنَ حَقْلَهُ اللَّهُ يَعْنِي جَوْشَنَ عَرِشَ كَوْثَارَ بَكْرِ بْنِ أَوْجُوسَ بْنِ حَمْدَ
 سائے خدا کی تسبیح کرتے ہیں اس سے اعلى درجہ کے وہ فرشتے مراد ہیں جن کا وجود دل ہوا ہے۔

وخلعہم آیاتہ وحفیہم حولہ بحار عن حفظہم فتدبیرہم لہ وکناۃ عن قرہم من حتی العرش
 ومکانہم عندہ وتوسطہم فی نفاذ امرہ یستنبون بحمدہم یدکرہن اللہ بحام الشاء من صفات
 الجلال والاکرام وجعل التسبیح اصلہ والحمل حالہ لان الحمد مقتضی حالہم ون التسبیح ویؤمنون
 بہ انہم عنہم بالایمان اظہار الفضلہ ونظیم لاهلہ ومساق الایۃ لذلک کما صرح بہ بقولہ
 ویستغفرون للذین امنوا واشعار بان حلة العرش سکان العرش فی معرفتہ سواء علی
 الجسۃ واستغفارہم شفاعتہم وحملہم علی التوبۃ والہامہم بما یوجب المغفرۃ وفیہ تنبیہ علی
 ان المشاركة فی الایمان توجب النعم والشفقة وان تغالفت الاجناس لانہا اقوی المناسبات
 کما قال اللہ تعالیٰ انما المؤمنون اخوة ربنا ای یقولون ربنا وهو بیان لیستغفرون او حال روست
 کل شیء رحمة وعلم ای وسعت رحمۃ وعلمہ فازیل عن اصلہ للاغراق فی وصفہ بالرحمة والعلم
 والمبالغة فی عمومہا وتقدير الرحمة لانہا المقصودة بالذات ہا هنا فاعفر للذین تابوا واتبوا
 سبیلک للذین علمت منہم التوبۃ واتباع سبیل الحق (وقم عذاب الجحیم) واحفظہم منہ
 وهو تعویج بعد اشعار للتاکید والدلالة علی شدة العذاب (قاضی)

عرش کے اٹھانے اور اس کے گرد رہنے سے اس کی حفاظت و تدبیر خداوند عرش کی قربت اس کے
 نزدیک ان کے مرتبہ کی عظمت اور افضا و امور میں ان کا توسط مقصود ہے۔ یہ فرشتے ہر کے ساتھ خدا کی
 تسبیح کرتے یعنی صفات جلال اکرام کے ساتھ اس کی ثنا کے تمام مضامین ادا کرتے ہیں (اس آیت میں
 تسبیح کو اصل اور جہ کو حال ٹھہرایا ہے کیونکہ فرشتوں کی شان کے لائق حمت تسبیح نہیں، اور خدا کے ثنا
 ایمان لائے ہیں۔ اس سے ایمان کی فضیلت کا اظہار اور اہل ایمان کی تعظیم مقصود ہے۔ سو آیت اسی لیے
 ہے چنانچہ آئندہ اسکی تصریح موجود ہے **وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا** اور ایمان والوں کے لیے استغفار کرتے
 ہیں۔ ۱۰ میں تصریح ہے کہ معرفت الہی میں عرش فرشتے کے رہنے والے برابر ہیں اس سے فرقہ مجسمہ کا
 رد نکلتا ہے۔ اور فرشتوں کی استغفار سے الہی شفاعت، توبہ کی ترغیب اور ان انحال کا اہام مراد،
 جو مومنوں کے دل میں اجاتا ہے۔ ۱۱ میں اور بتلایا ہے کہ شاکر ایمانی باوجود اختلاف حبس موجب حمت
 شفقت ہے کیونکہ یہ تمام مناسبتوں میں اعلیٰ درجہ کی مناسبت ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمایا **إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ**
بَيْنَهُمْ آپس میں بھائی ہیں **لَدُنَّا وَكَيْفَتِ الْآيَةُ** یہ استغفرون کا بیان یا اس سے حال ہے یعنی وہ فرشتے یہ کہتے
 ہیں کہ اتنی تو نے ہر چیز کو اپنی حمت اور علم سے گھیر لیا ہے یعنی اسکی رحمت اور علم وسیع ہے۔ چونکہ صفت حمت
 و علم میں مبالغہ منکر ہے اس لیے جملہ کو اپنے اہل سے متغیر کیا گیا اور چونکہ رحمت مقصد و بالذات ہی اس لیے
 اسے علم سے مقدم لایا گیا ہے۔ اتنی توبہ کرنے والوں اور طریق حق پر چلنے والوں کے گناہ معاف فرماؤ اور انکو عذاب
 و سزا سے محفوظ رکھو۔ یہ تائید اور شدہ عذاب پر دلالت کرتی ہے اسے اعلان کے بعد تصریح ہے (قاضی)

قال الامام محمد بن محمود السمرقندی فی قوله تعالیٰ الذین یحملون العرش قال ابن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان حملاً العرش ارجلہم فی الارض السفلی ورفسہم قد خرق العرش وہم
 خشیع لا یرفعون طرفہم وعن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ نظر
 الی جوہرۃ فصارت حملاً ثم نظر الیہا ثانیۃ فذابت وارتعدت من خوف ربہا ثم نظر الیہا ثالثۃ فصارت
 ماء ثم نظر الیہا رابعۃ فجعل نصفہا خلق من النصف العرش ومن النصف الماء ثم ترکہ علی حالہ
 من ثم یرعد الی یوم القیمة (انتهی ما نقلہ السمرقندی) قال الامام القرطبی واقویل اهل التفسیر
 علی ان العرش هو السور وانہ جسم مجسم خلقہ اللہ تعالیٰ وامرہ لان کتفہ وجملہ وتعبہم بتعظیمہ
 والطواف بہ کما خلق فی الارض بیتاً وامرہ بقی آدم بالطواف بہ واستقبالہ وعن علی رضی اللہ عنہ
 ان الذین یحملون العرش اربعة اصلاء لكل ملک اربعة وجوہ اقدامہم فی الغمرۃ التي تحت الارض
 السابعة مسیرة خمسمائة عام (انتهی من کلام القشیری) قال الامام ابو الیث السمرقندی
 فی سورة الاعراف فی تفسیر قوله تعالیٰ (ثم استوی علی العرش) قال بعضهم ہذا من التشاہات
 التي لا یعلم تأویلہا الا اللہ وذكر عن یزید بن مروان انہ سئل عن تأویلہ فقال تأویل الایمان
 بہ وذكر ان رجلاً دخل علی مالک بن انس فسأله عن قوله تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی
 امام محمد بن محمود سمرقندی یحملون العرش کی تفسیر میں ابن عباس کا قول نقل کرتے ہیں کہ حاملان عرش
 کے پاؤں تخت العرش میں ہیں اور عرش کو چیر کر پرے نکلتے ہیں اور وہ حالت خشیع میں رہنے کے
 باعث نگاہ اونچی نہیں کر سکتے جعفر بن محمد اپنے باپ کے وہ اپنے دادا سے - اور وہ رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جوہر کی طرف دیکھا - سرخ ہو گیا - دوسری بار
 دیکھا - بگل گیا - اور خوف الہی سے کانپ اٹھا - تیسری بار دیکھا - پانی بنگیا - چوتھی بار دیکھا - آدھا ٹکڑے
 اور اس آدھے سے عرش پیدا کیا - اور آدھا پانی کا پانی رہا - اور اُسے اسی حالت میں چھوڑ دیا - یہی
 باعث ہے کہ پانی قیامت تک کا پتلا رہے گا (سمرقندی) امام قرطبی نے اہل تفسیر کے اقوال کہے
 ہیں کہ عرش ایک تخت اور جسم مجسم ہے جسکو خدا نے پیدا کر کے فرشتوں کو اُسکے اٹھانے اور تعظیم طواف
 کرنا حکم دیا جس طرح زمین میں کعبہ پیدا کر کے بنی آدم کو اُسکے طواف و استقبال کا ارشاد فرمایا ہے -
 (سمرقندی) اور جوہر کے حاملان عرش پانچ فرشتے ہیں جن کے نام ہیں جبرائیل میکائیل اسرافیل
 نیچے اُس چہرے کے ہوئے ہیں جو پانچ برس کی راہ کا ذل گھٹا ہو (من کلام القشیری) امام ابو الیث
 سمرقندی سورة اعراف میں تخت تفسیر ثم استوی علی العرش یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت مٹا ہوا عرش سے ہو چکے
 معنی خدا ہی کو معلوم میں ہے یزید بن مروان مروی ہے کہ جب اُن نے اُسکے معنی پوچھے گئے تو صاف کہہ دیا کہ اسکا
 مطلب اسرار الہی - روایت ہے کہ ایک شخص نے انس بن مالک سے اُسکے معنی دریافت کیے

فقال الايمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما انا الا نذير لاولئك الذين هموا بكافرين
 فوهذا ومن ابى بن كعب ان قال كان رسول الله عليه السلام اذا ذهب ريم الليل قام فقال يا ايها الناس
 اذكروا الله جاءته الرجفة فتيبها الرادفة جاء الموت بما فيه فقال ابى بن كعب فقلت يا رسول الله
 انى اكثر الصلوة عليه فكم اجعل لك من صلاتي قال عليه السلام ما شئت قال الريم قال عليه
 السلام ما شئت وان زدت فهو خير لك قال الثالث قال عليه الصلوة والسلام ما شئت وان زدت
 فهو خير لك قال النصف قال عليه السلام ما شئت وان زدت فهو خير لك قال يا رسول الله الثلثين
 قال عليه الصلوة والسلام ما شئت وان زدت فهو خير لك قال يا رسول الله فاجعل صلاتي
 كلها لك قال عليه السلام اذا تكفى همتك ويبغض ذنبك (شفاء شريف) قوله يؤمنون به
 يصدقون بانه واحد لا شريك له ولا نظيره فان قلت الذين يسمعون به دعوى يؤمنون
 به ولا يكون التسبيح الا بعد الايمان فما فائدة قوله ويؤمنون به قلت فائدة التنبيه
 على شرف الايمان وفضله والترغيب فيه ولما كان الله عز وجل محققا عنهم تحجب جلاله
 وجماله وكمال صفاته وصفهم بالايمان (تفسير خازن) فان قلت ما الفائدة في
 استغفارهم للمؤمنين وانهم تائبون صالحون موعودون بالمغفرة

فرمايا اس پر ایمان لا تا واجب اور اسکے معنی پوچھتے بہت میں میں تجھے گمراہ جانتا ہوں چنانچہ لوگوں نے
 اُسے نکال دیا۔ اس سطح پر مجھ پر جو حضرت مہدیؑ ابی بن کعب کہتے ہیں کہ رسول خداؐ چٹائی رات گزرنے کے
 بعد اٹھ کر یہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو! یا واقعی کیا کرو۔ کیونکہ پہلا نفع آگیا ہے جس کے بعد دوسرا جو موت
 پہنچے ہو تاکہ سامانوں کے ساتھ سر پر کھڑی ہو۔ ابی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں آپ پر کثرت درود بھیجا
 کرتا ہوں اس میں کس قدر وقت صرف کروں۔ فرمایا جس قدر ممکن ہو۔ ابی نے کہا۔ چوتھائی؟ فرمایا جس قدر تو
 چاہے لیکن اس سے زیادہ ہو تو تیرے حق میں بہتری ابی نے کہا۔ چٹائی؟ آپ نے پھر وہی جواب دیا ابی
 نے عرض کیا نصف۔ آپ نے فرمایا جس قدر ہو سکے لیکن زیادہ ہو تو بہتر ہے۔ ابی نے عرض کیا دو تہائی؟
 آپ نے پھر وہی جواب دیا ابی نے کہنے لگے کہ اب میں اپنا سارا وقت درود ہی میں صرف کیا کرونگا۔ آپ نے فرمایا
 ہر وقت تیرے سارے کام خراب ہیں گے اور تمام گناہ معاف ہو گئے (شفاء شریف) یعنی فرشتے
 اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ لاشریک و بی نظیر ہے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ تسبیح و تحمید ایمان کے بعد
 ہر گز کرتی ہو پھر تسبیح کے بعد ایمان کے ذکر سے کیا فائدہ۔ ہم جواب دیتے کہ ایمان کے ذکر سے اسکا
 شرف و فضیلت اور ترغیب منظور ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ حجاب جلال و جمال اور صفات کمال کے
 باعث اُن کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ اس لئے اُن کو صفات ایمان کے ساتھ موصوف
 کہا ہے (تفسیر خازن) اگر تم یہ کہو کہ مومن خود ہی تائب۔ صالح اور موعود بالمغفرة ہیں

واللہ اعلم بالصواب قلت ہذا بمنزلۃ الشفاعة وفائدۃ زیادۃ الذکرۃ والثواب کما
 قبل ہذا الاستغفار لہم من الملائکہ بمقابل لقولہم الخجل فیہا من یفسد فیہا ویسبک الذنوب
 ونحن نسیم بحمدک ونقدس لک فلما صدر منہم اولۃ تذاکرہ بالاستغفار لہم ثانیاً وہو کالتنبیہ
 لہم فیجب علی کل من تکلم فی واحد ان یتستغفر لہ اعتدال القول السابق (تفسیر خازن) عن ابن
 عباس رضی اللہ عنہما قال لما خلق اللہ تعالیٰ العرش امر حواء العرش بحملہ فحملہ فحمل علیہ فقال اللہ
 تعالیٰ قولوا سبحان اللہ فقالت الملائکۃ سبحان اللہ فسهل الخجل علیہم فجعلوا یقولون طول
 الدھر سبحان اللہ الی ان خلق اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام فلما خلق آدم علیہ السلام عطس
 والہمہ اللہ تعالیٰ قول الحمد للہ فقال الحمد للہ وقال اللہ برحمت اللہ لہذا خلقتک یا آدم
 قالت الملائکۃ ہذا کلمۃ جلیلۃ لا ینبغی لنا ان نفعل عنہا فیصوموا لہذا فقالوا طول
 الدھر سبحان اللہ والحمد للہ وسهل علیہم حمل العرش فوق الاول ودأموا علیہ الی ان بعث اللہ
 تعالیٰ نوحاً علیہ السلام وكان اول من اتخذ الاصل من قوم نوح علیہ السلام فوحی اللہ تعالیٰ
 الی نوح لیأمر قومہ ان یقولوا لا الہ الا اللہ ویرضی نوح علیہ السلام عنہم فقال الملائکۃ ہذا
 کلمۃ ثالثۃ جلیلۃ فضموا الی ہاتین فجعلوا یقولون طول الدھر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ

اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہ کرے گا پھر اُن کے لئے ملائکہ کی استغفار سے کیا فائدہ؟ ہم نے کہا کہ یہ
 استغفار ہرگز نہ شفاعت ہی اور از دیا کر امت و ثواب اسکا فائدہ ہی و کشادہ بعض نے کہا ہے کہ یہ استغفار اُن
 کے مقابلہ میں ہی جو ملائکہ نے حضرت آدم کی نسبت کہا تھا اُنجل فیہا من یفسد فیہا الا یہ فرشتوں کی اول یہ کہا
 اور پھر استغفار سے اسکا تدارک کیا۔ یہ غیر دون کے لئے تنبیہ ہی جتنی ہر شخص پر لازم ہے کہ اگر کسی کی نسبت کوئی
 کلمہ کہے تو بطور عذر اُس کے لئے مغفرت کا طالب ہو (تفسیر خازن) ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 عرش کو پیدا کر کے فرشتوں کو اُس کے اٹھانے کا حکم دیا مگر نہ اٹھ سکے حکم ہوا کہ سبحان اللہ کہو۔ ملائکہ نے
 سبحان اللہ کہا اور آسانی سے اٹھالیا۔ پھر تمام ملائکہ عرصہ دراز تک سبحان اللہ ہی کی تسبیح پڑھتے رہے یہاں تک
 کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا۔ انہوں نے پچھنک لی اور اہام آئی سے الحمد للہ کہا۔ جواب ملا
 بحکم اللہ۔ اے آدم جتنے تلو اسی لئے پیدا کیا ہی۔ فرشتوں کا کہ اس جلیل القدر کلمہ سے میں غافل نہ ہونا
 چاہئے چنانچہ سبحان اللہ کے ساتھ الحمد للہ ملا کر عرصہ دراز تک سبحان اللہ والحمد للہ کا ورد کرتے رہے عرش
 کے اٹھانے میں پہلے سے زیادہ آسانی ہو گئی۔ بالجمہ حضرت فتح کی رسالت تک فرشتوں کا یہی وظیفہ رہا۔
 فتح کی قوم نے سب سے پہلے بت تراشے میں اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیغمبر بنا کر حکم دیا کہ اپنی قوم سے لا الہ الا اللہ
 کہلا اللہ کہلو اور وہ اسکا اقرار کریں تو اُن سے رضا مند رہو فرشتوں نے مسکما کہ یہ تیسرے جلیل القدر
 کلمہ ہے۔ چنانچہ تینوں کو ملا کر سبحان اللہ والحمد للہ۔ ولا الہ الا اللہ کہنے لگے۔

الی ان بعث الله نوحا و ابراہیم علیہ السلام فلما بعث لہم بالقرآن خزفہ بالکیش فلما راہ الکیش
فقال الله اکبر فرج ابدنک قالت الملائکة هذه کلمة رابعة شریفة فضموها الی هذه الکلمات
الثلاث فجعلوا یقولون طول الدھر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر فلما حدث
جبرائیل علیہ السلام هذا الحدیث لرسول الله علیہ السلام قال النبی علیہ السلام تعجبوا لافول ولا فوة
الا بالله العلی العظیم فقال جبرائیل علیہ السلام نضو هذه الکلمة الی هؤلاء الکلمات الاربعة (تنبی الغافین)
قال الامام القشیری جاء فی بعض الاخبار ان ملکاً من الملائکة قال یارب انی ارید ان اری العرش
فخلق الله له ثلاثین الف جناح وطار بها ثلاثین الف سنة فقال الله هل بلغت العرش فقال
لما اقطع بعد عشر قامة العرش فاستأذن من الله تعالی ان یعود الی مکانہ (هیئہ الاسلام) قال الامام
بالقرطبی واقابیل اهل التفسیر علی ان العرش هو السیروانہ جسم مجسم خلقه الله تعالی و امر ملائکة علی ان تعجبوا
بتعظیمه والطواف به کما خلق الله تعالی بیتاً فی الارض امر بنی ادم بالطواف به تعظیماً وتوقیراً (هیئہ الاسلام)
وقال شہر بن حوشب ان حلة العرش ثمانية فاربعة منهم یقولون سبحانک اللهم یحیی و یملک لک الحمد علی حلال
وحلک واربعة یقولون سبحانک اللهم یحیی و یملک لک الحمد علی عفوک بعد قد تمک قال وکانہم یرون
ذنوب بنی ادم فیستغفرون للذین امنوا و لیسألون الله تعالی المغفرة (تفسیر ابن)

چہرہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کو نبی کیا۔ اور بیٹے کو ذبح کرنے کا ارشاد فرمایا۔ لو کہ کے فدیہ میں جنت
کا بیٹہ صا دیکھ کر آپ بحالت نشاط بول اٹھے اللہ اکبر فرشتوں نے کہا کہ یہ جو تھا کلمہ پر چنانچہ اس کو پہلو
تین کلموں سے ملا کر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر کو اپنا خلیفہ کر لیا۔ پھر جب حضرت
جبرائیل نے یہ حدیث رسول خدا کو سنائی تو اپنے ازارہ محبوب فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
جہول بولے کہ ہم اس کلمہ کو بھی ان چار کے ساتھ ملا لینگے (تنبی الغافین) امام قشیری کا قول ہے کہ ایک فرشتہ
نے کہا۔ اتنی میں عرش کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تیس ہزار پر عنایت کیجے جس کے ذریعہ
وہ تیس ہزار برس اڑا۔ پھر ارشاد ہوا کیوں تم عرش پر نہ چکے۔ فرشتے نے عرض کیا۔ اتنی قامت عرش کا
دوران حصہ بھی ملے نہیں ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے اذن لیکر اپنے اصلی مقام کی طرف واپس آ گیا۔
(ہیئہ الاسلام) امام قرطبی کہتے ہیں کہ اہل تناسخ کا بیان ہے کہ عرش ایک تخت اور مجسم جسم ہے جسے خدا نے
پیدا کر کے فرشتوں کو اُس کے اٹھانے اور تعظیم و طواف کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح زمین میں غائبہ
پیدا کر کے بنی آدم کو اُس کے طواف کرنے اور اُدھر رخ کرنے کا حکم دیا ہے (ہیئہ الاسلام) شہر بن حوشب
کہتے ہیں کہ حاملان عرش اٹھ فرشتے ہیں۔ چار یہ کہتے ہیں کہ سبحان اللہ و الحمد لله ولا الحمد علی
حلال و حلل اور چار کا وظیفہ یہ ہے سبحان اللہ و الحمد لله ولا الحمد علی عفوک بعد قد تمک لک الحمد علی
بنی آدم کے گناہ و ٹھیکرو منوں کے لیے استغفار کرنے اور خدا سے اُنکی مغفرت چاہتے ہیں (تفسیر ابن)

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال الملقی قال قال الملقی
 اللہ خلقا اعظم فی فہم تخلق اللہ تعالیٰ طوقت العرش ولحیۃ سبعون الف جناح وفي کل جناح سبعون
 الف ریشۃ وفي کل ریشۃ سبعون الف وسمی فی کل جناح سبعون الف لسان یخرج من افہا
 فی کل یوم من التسییر عدد قطر المطر وعدد ورق الشجر وعدد الحصاص وعد ایلک الدنیا وعد الملائکۃ
 اجمعین فالتون الحیۃ بالعرش فالعرش نصف الحیۃ (ہیئۃ الاسلام) حکي عن بعض اهل العلم کان
 قبل ان خلق اللہ تعالیٰ الارض مکان العرش ماء والعرش مستقر علی الماء فامر اللہ تعالیٰ العرش ان یصعد فوق
 الماء فارفع فحمل یعلو فصار الماء الذی فی موضعہ کعبۃ وشیع العرش وصعد معہ الی ما شاء اللہ فامر
 بالرجوع الی موضعہ فقال لولا ان اللہ امر فی ان ارجع الی مقری لشیععتک الی مکانک فاوحی اللہ تعالیٰ فی ملک
 الماء انک لمکرم العرش وشیعۃہ لاجل جعلت مکانک افضل البقاء وجعلتہ قبۃ الخلق ومطنۃ
 لطلب الحوائج ولهذا قال النبی علیہ السلام من شیع ضیفا سیم خطوات خلق اللہ علیہ سبعۃ ابواب یحکم
 واذا شیعہ ثمان خطوات فمکرم اللہ علیہ ثمانیۃ ابواب الحیۃ حتی یدخلها من ای باب شاکر حقائق ذکرہ
 ان اول شیء خلقہ اللہ تعالیٰ القلم ثم اللوح

ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب عرش کو پیدا کیا اور اسے معلوم ہو گیا کہ میں تمام مخلوقات
 میں سے سب سے بڑی چیز ہوں تو یہ کہہ اٹھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ اس سے
 عرش کو حرکت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ پیدا کیا جس نے طوق کی طرح تمام عرش کا احاطہ
 کر لیا۔ اس سانپ کے ستر ہزار بازو۔ ہر بازو میں ستر ہزار پر۔ ہر پر میں ستر ہزار چہرے۔ ہر چہرے میں
 ستر ہزار منہ۔ ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں۔ اس سانپ کی زبانوں سے ہر روز بیسہ کے قطرون
 درخت کے پتوں۔ زمین کی کنگریوں۔ زمانہ کے دنوں اور تمام فرشتوں کی گنتی کے مطابق خدا کی
 تسبیح نکلتی رہتی ہے۔ یہ سانپ عرش کو پٹا ہوا ہے اور سارا عرش اسکی اودہ وار ہے (ہیئۃ الاسلام)
 بعض اہل علم سے منقول ہے کہ پیدایش زمین سے پہلے عرش پانی پر پھیرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے
 بلند ہو نیکا حکم دیا چنانچہ بلند ہو گیا اور اس پانی نے جبکی جگہ اب کعبہ ہو عرش کی مشابہت کی۔ پھر اس
 پانی کو اپنی جگہ واپس آنے کا حکم ہوا۔ اسوقت پانی نے کہا اگر خدا کا حکم واپسی کی بابت نہ ہوتا تو میں تیرے
 مقام تک تیری مشابہت کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کی طرف وحی نازل کی کہ چونکہ تو نے میرے لیے
 عرش کا اکرام اور اسکی مشابہت کی ہے اسلیئے میں تیرے مقام کو تمام مقامات سے افضل مخلوق کا قبلہ اور طلب
 حاجات بنا دوں گا۔ اسلیئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی دھان کی مات قدم مشابہت کر لیا اس پر
 کے ساتوں دروازہ بند کر دئے جائیں گے اور جو آٹھ قدم کے ساتھ چلیگا اس پر بیسٹے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے
 جس دروازہ سے چاہو داخل ہو جائے (دقائق) کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے یہ قلم پیدا کیا۔ پھر لوح مخلوق ہوئی

قال ابو هريرة رضي الله عنه الكرسي موضوع امام العرش سمعي وسع اى سعته مثل السموات والارض قال على ومقاتل كل قائمة من الكرسي طولها مثل السموات السبع والارضين وهو بين يدي العرش انتهى كلامه قال العلامة السيوطي اخراج ابن جرير وابن مردويه وابوالشيث عن ابى خزيمة رضي الله عنه قال قال رسول الله عليه السلام يا ابا ذر ما السموات السبع في الكرسي الا حلقة ملفاة في فلاة وفضل العرش على الكرسي كفضل الفلاة على تلك الحلقة رولخرج ابو الشيث عن حماد قال خلق الله العرش من زمردة خضراء وخلق له اربع قوائم من ياقوتة حمراء وخلق له الف لسان وخلق في الارض الف امة تسبح كل امة بلسان من السن العرش (واخرج ابو الشيث) عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما ان الله خلق الله تسعة اربعة اشياء بيده ادم عليه السلام والعرش والقلم وحنطة عدن وقال لسان المخلوق كذا قال (واخرج ابو الشيث عن عثمان بن سعد الدارمي في الرد على الجهمية عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال سجد السموات العرش (انتهى) ولقد فضلنا الكرسي في هذا المقام كيلا نخفف اوصاف العرش على الزمان سورة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فصلت

ان الذين قالوا ربنا الله اعترفوا ربوبيته واقرار ابوحنيفة استقاموا في العمل وبخلافه عن الاقرار في الرتبة من حيث انه مبدأ الاستقامة اولها عيسى فلما تتبعه الاقرار انه ابو هريرة قال قول بكرسي عرش کے ساتے رکھی ہوئی ہے۔ اور۔ وبسم کے یہ معنی ہیں کہ اسکی وسعت آسمان وزمین کی برابر ہو۔ علی اور مقاتل کا قول ہے کہ کرسی کے ہر ایک کا طول ساتون آسمانوں اور زمینوں کی برابر ہو اور وہ عرش کے آگے رکھی ہے۔ علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ ابن جریر اور ابن مردویہ اور ابوالشیخ ابو ذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا اے ابو ذر کرسی میں ساتون آسمان اسطرح رکھے معلوم ہوئے ہیں گویا وسیع جنگل میں ایک چملا پڑا ہے اور عرش کرسی سے اسقدر بڑا ہے جس قدر وسیع جنگل اس چملا سے۔ ابوالشیخ حاد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرش سبز زمرد سے اور اس کے چاروں طرف پائے سرخ یا قوت سے پیدا کیے۔ اور اس سے ہزار ہا نین عطا فرمائیں پھر زمین میں ہزار ستین پیدا کیں۔ ہر امت عرش کی ایک خاص زبان میں تسبیح کیا کرتی ہو ابوالشیخ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے چار چیزیں اپنے مات سے بنائی ہیں آدم عرش۔ قلم جنت عدن دیگر مخلوق لفظ کن سے موجود ہوئی ہے ابوالشیخ عثمان بن سعد دارمی سے اور وہ ابن عباس سے فرقہ جہمیہ کے رد میں روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا آسمانوں کا سردار ہے (انتهی) جسے میان اس کے تفصیل کیساتھ بحث کی ہو کہ کوئی فرعون کے اوصاف مخفی نہ رہیں سورة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فصلت

ان الذين قالوا ربنا الله ثم استقاموا الا الذين جبنوا منكم يا ايها الذين آمنوا انكم تعلمون ان الله اعلم الغيوب اور وحدانيت کا اقرار کیا پر عمل میں ثابت قدم رہی لفظ ثم تراخی کیلئے جو یعنی اسپردات کرتا ہے کہ عمل اقرار و تہجد تہجد

ابو هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الكرسي موضوع امام العرش سمعي وسع اى سعته مثل السموات والارضين وهو بين يدي العرش انتهى كلامه قال العلامة السيوطي اخراج ابن جرير وابن مردويه وابوالشيث عن ابى خزيمة رضي الله تعالى عنهما ان الله خلق الله تسعة اربعة اشياء بيده ادم عليه السلام والعرش والقلم وحنطة عدن وقال لسان المخلوق كذا قال (واخرج ابو الشيث عن عثمان بن سعد الدارمي في الرد على الجهمية عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال سجد السموات العرش (انتهى) ولقد فضلنا الكرسي في هذا المقام كيلا نخفف اوصاف العرش على الزمان سورة

وما روی عن الصادق الراشدین فی معنی الاستقامۃ من الثبات علی ایمان واحد لا یصل علی
الفرایض فجزئیاتها تنزل علیہم الملائکہ فیما ینزل علیہم یشرح صدقہم ویدفع عنهم الخوف والجزع
او عند الموت والخروج من القبر ان لا تخافوا ما تقدسون علیہ لا تخفوا علی ما خلقتموه وان مصدرہ
او عطفہ مقدرة بالباء او مقسرة وابشروا بالجنة التي کنتم تعدون فی الدنیا علی لسان الرسل
نحن اولیاءکم فی الحیاة الدنیا نلهمکم الحق ونعلمکم علی الخیر بدل ما کانتم الشیاطین تفعل بالکفر
وفی الآخرة بالشفاعة والکرامة حیثما یتعادی الکفر وقرباؤہم ولکم فیہا فی الآخرة ما تشتهی انفسکم
من اللذات انکم فیہا مائدون ما یقتنون من الدعاء بعضی الطلب وهو جم من الاول نزول من
غفور رحیم حال من تدعون للاشعار بان ما یقننون بالنسبة الی ما یعطون مما لا یخطر ببالکم
للصیف رفاض بیضاوی عن ابی طلحة رضی اللہ عنہ انه قال دخلت علی النبی علیہ السلام فرأیت
من بشره وطلاقة ماله اروع فساألته فقال وما یمنعنی وقد خرج جبرائیل علیہ السلام انفا
فاتانی ببشارة من ربی فقال ان الله تعالی بعثنی الیک ابشرا انه لیس احد من امتک
یصل علیک الاصله الله تعالی علیہ والملائکہ ہما عشر (شفاء شریف)

اور صادقے راشدین سے جبرہ مروی ہے کہ ایمان پر ثبات اور خلاص علی اور ادبے فرایض کو استقامت
کہتے ہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ چیزیں جزئیات استقامت ہیں تنزل علیہم الملائکہ ان لا تخافوا الاہم
مشکل کے وقت انہیں ایسی چیز لیکر آتے ہیں جو انکے دلوں کو خوش اور خوف و حزن کو دفع کر دے یا موت
کے وقت یا قبر سے اٹھنے کے وقت یہ کہتے ہیں کہ آئندہ کا خوف نہ کرو اور گزشتہ کا غم نہ کھا لائی مصدرہ
یا مخففہ بتقریر یا مضمرہ اور اس جنت سے خوش ہو جاؤ جسکا دنیا میں رسولوں کی زبانیں تم سے وعدہ
کیا گیا تھا ہم دنیوی زندگی میں تمہارے دوست تھے کہ تمہارے دل میں ایمان ہی کرتے اور تمکو نیکیوں پر
اڑھا کر کرتے تھے اور یہ اس کے مقابلہ میں تھا جو شیاطین کا فروغ کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ہم شفاعت و
کرامت کے ساتھ آخرت میں بھی تمہارے دوست ہیں جان کا فرور انکے ہتھکین باہم ایک دوسرے
کے دشمن بن جائیں گے اور تمہارے لیے آخرت میں جن لذتوں کو تمہارا جی چاہے حاضر اور جو تمہنا کرو
موجود ہو (قدعون و ما یعنی طلب شتق اور تشہی کی بہ نسبت زیادہ عام ہے) یہ خدا کی طرف سے
ممانی ہے لفظ فلا تدعون سے حال واقع ہوا ہے اس سے یہ نکلا کہ جس چیز کی تمنا کریگے وہ عطا یا
نسبت ان اشیاء میں سے ہوگی کہ جسکا دلہر کبھی خطرہ بھی نہیں گزرا جیسا کہ ممان کی ممانی (قاضی بیضاوی)
ابو طلحہ سے مروی ہے کہ میں ایک بار پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں گیا اور آپ کو ایسا باشاں پایا کہ اس سے پہلے کبھی
نہ پایا تھا میں نے اسکا سبب پوچھا فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل ابھی مجھے بشارت دیکر گئے ہیں کہ انکی امت
میں سے جو شخص آپ پر کیا بارود بھیجے گا خدا اور فرشتے اسے دس رحمتیں نازل کریں گے (شفاء شریف)

فالوالی سبب الدنول من بین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انزلت فی ابن ہر الصدیق رضی اللہ
فان الشکرین قالوا ربنا اللہ والملائکۃ بنات اللہ والہیون قالوا ربنا اللہ وعمر بن ابی اللہ وعمر بن ابی
ابوبکر قال ربنا اللہ وحده لا شریک لہ وعمر بن عبد ورسولہ فاستقام ومعنی الایمان الذین اقرنا
بوحل نبیہ اللہ ونوعانہ الانداد والصاحبہ والا ولا شریک لہ علی طاعتہ واداء فرائضہ عناصیر
لہ الدین الی جن موہم (تفسیر) قال بعضهم المراد من الاستقامۃ اخذ الميثاق فی علم الامور قال
الاستقامۃ فی الظاہر والباطن فاستقامۃ العوام فی الظاہر الاضتال بالاولی والاعتنا عن
المناہی فی الباطن الايمان والتصدق واستقامۃ الخواص فی الظاہر بالتقرب عن الدنیا وترك
زینہا وشہواتہا فی الباطن بالتقرب عن تعذیر الجنان شوق الی لقاء الرحمن شہاب الدین مثل
ابوبکر من الاستقامۃ فقال ان لا تشرب باللہ تعا وقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان تستقیم
علی الامر والہی لا ترغ ورفغان التغالب وقال ابن عفان الاستقامۃ الاخلاص قال علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ الاستقامۃ اداء الفرائض (معان التنزیل) وقال بعض اهل الحق الاستقامۃ علی ثلاثہ اصوب
استقامۃ بالنساء واستقامۃ بالجناء واستقامۃ بالنفس فالاستقامۃ باللسان والمدامۃ علی کلمۃ
الشہادۃ والاستقامۃ بالجنان المدامۃ علی صدق المرادۃ والاستقامۃ بالنفس
المدامۃ علی العبادات والطاعات قال بعضهم الاستقامۃ بأربعۃ اشیاء

اہمیت مگر وہ کے شان نزول میں بن عباس کا قول ہے کہ یہ حضرت ابوبکر صدیق کے بارہ میں نازل ہوئی ہے کہ ان کو
شکرین کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں یہی وہ کہ یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے
عمر بن خطاب کا بیٹے ہیں اور محمد پیغمبر نہیں ہیں اور ابوبکر صدیق کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے وہ لا شریک ہے
اور محمد خدا کے نبی اور اس کے رسول ہیں اسلئے استقامت اس کے حصہ میں آئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے وحدانیت
الہی کا اقرار کیا اور خدا سے اس کے شریکین اور بیوی بچی کی نفی کی طاعت اور اداء فرائض پر اخلاص کے ساتھ مرد و
عالم پر اہم فرشتے اترتے ہیں (تفسیر بعض کا قول ہے کہ استقامت وہ یشاق مراد ہے جو عالم ارواح میں لایا گیا
تھا اور بعض نے کہا ہے کہ استقامت ظاہر باطن و نون تعلق رکھتی ہے اور اگر کمال الہا اور مٹا ہے۔ چنانچہ علوم کی ظاہری
استقامت ہے اور ایمان تصدیق استقامت باطنی اور دنیا سے الگ ہو جانا ترک زینت و شہوات خواص کی خارجی
استقامت ہے اور شوق دیدار الہی میں بہشت کی نمود ہے کیسور بنا استقامت باطنی حضرت ابوبکر سے استقامت کے
سنے پر چمے گو تو یہ فرمایا کہ شکر بنام استقامت ہے حضرت عمر فرماتے ہیں استقامت یہ ہے کہ تو ادامہ نوبی کی بجا آئی
پر ثابت قدم رہے اور مری کی طرح جان نہ چرائے حضرت عثمان نے استقامت کو معنی اخلاص حضرت علی معنی آقا فرما کر اس کا
دستبرد نزل بعض اہل حق کا قول ہے کہ استقامت کی تین قسمیں ہیں ۱۔ استقامت زانی ۲۔ استقامت قلبی ۳۔ استقامت نفس
استقامت زانی ظاہر ہے کہ استقامت زانیہ اور استقامت زانیہ صدق راۃ اور استقامت باطنی طاعات عبادات کی مطہر کا نام ہے

یہ آیت ہے کہ استقامت باطنی ہے

الطاعة في مقابلة الامر والتقوى في مقابلة النهي والشكر في مقابلة النعمة والصبر في مقابلة
 البلية وقام هذا الاربعة باربعة اخرى تمام الطاعة بالاخلاص تمام التقوى بالقوة وقام الشكر
 العجز وقام الصبر بالانقطاع امام نفسي خال الفقيه ابو الليث علامة الاستقامة ان يراعي عشرة
 اشياء فريضة على نفسه (الاول) حفظ اللسان عن الغيبة لقوله تعالى ولا يغتب بعض بعضا الثالثة
 الاجتناب عن سوء الظن لقوله تعالى اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولقوله عليه السلام
 اياكم وسوء الظن فانه كاذب الحديث (والثالث) الاجتناب عن العجزية لقوله تعالى لا يصغر قوم
 من قوم عسى ان يكونوا خيرا منهم (والرابع) غض البصر عن المحارم لقوله تعالى قل للمؤمنين يغضوا
 ابصارهم (والخامس) صدق اللسان لقوله تعالى واذا قلتم فاعدلوا (والسادس) الاتفاق في
 سبيل الله لقوله تعالى اتفقوا من طيبات ما نسبتم (والسابع) ان لا يسرف لقوله تعالى
 ولا تبذر تدبيرك (والثامن) ان لا يطلب العلو والكبر لنفسه لقوله تعالى تلك الدار الآخرة
 نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين (والتاسم)
 المحافظة على الصلوات الخمس (لقوله تعالى حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
 وقوموا لله قانتين (والعاشر) الاستقامة على السنة والجماعة لقوله تعالى

(۱) امر کے مقابلہ میں طاعت کرنے سے (۲) نہی کے مقابلہ میں تقویٰ سے (۳) نعمت کو مقابلہ
 میں شکر سے (۴) جنت کو مقابلہ میں صبر کر مذکور بالا چار چیزوں کا تتمہ ان چار چیزوں کا ہونا ہے (۱) طاعت کا
 اتمہ اخلاص سے (۲) تقویٰ کا تتمہ توبہ سے (۳) شکر کا معرفہ عجز سے (۴) صبر کا انقطاع سے (امام نسفی)
 ائقیا بوالیث کا قول ہے کہ بطور فرض اس چیز کی محافظت استقامت کی علامت ہے (۱) غیبت کے زبان کی محظ
 امتہ النبی فرماتا ہے لا تغیب عنک غیبا یعنی ایک مسلمان کو کسی غیبت نہ کرے (۲) بدگمانی سے پرہیز اللہ کا
 کا قول ہے سلما نو کثرت گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ کا باعث ہو جاتا ہے (۳) تشکر
 و اجتناب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایک قوم دوسری قوم سے تشکر نہ کرے شاید جسے تشکر کیا جاتا ہے وہ تشکر نہ کرے تو ان
 جہت میں (۴) محارم سے بچنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مومنوں کے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں بہت کر میں
 (۵) صبر کرنا اللہ تعالیٰ کا قول ہے جب تم کوئی بات کہو تو انصاف کے کہہ کر دو (۶) اللہ کے راہ میں خرچہ کرنا
 قرآن مجید میں مسلمانوں کو اپنی پاک کما لیں کچھ دیتے رہا کر دو (۷) اسرار نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے بے یغیر
 فلو تخریج کر کے نہ کرنا (۸) اپنے لیے مایہیابی اور کبر نہ کرنا اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ وراختر ان لوگوں کے
 ہے جو زمین میں عالی منصبی و فساد میں چاہتے اور جن کا قبضہ پر ہیر گاروں کا حصہ ہے (۹) نازیچگانہ کی
 محافظت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ عموما تمام نازن اور خصوصاً بیچ کی ناز کو نگاہ رکھو اور خشوع کے ساتھ
 پڑھو (۱۰) طہیۃ سنت والجماعت پر ثابت قدم رہنا قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے -

وان هذا صراخ مستقيم اذ اتبعوا ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيلها (تنبيه العاقلين) ان
ابي بكر الرازي انه قال اليمان في قلب المؤمن كشجرة لها سبعة اخصال غصن ينتهي الى قلبه
وغمرته همة المرادة وغصن ينتهي الى لسانه وغمرته صدق المقالة وغصن ينتهي الى حليه
وغمرته المشي الى الجماعة وغصن ينتهي الى يديه وغمرته اعطاء الصدقة وغصن ينتهي الى عينيه
وغمرته النظر الى العبرات وغصن ينتهي الى جوفه وغمرته اكل الحلال وترك الشبهات وغصن ينتهي الى
نفسه وغمرته ترك الشهوات (رهيبه) وفي الخبر اذا كان يوم القيامة تبعث الله تعالى الخلائق
من قبورهم فتاتي الملائكة الى رؤس المؤمنين ويمسحون رؤسهم من التراب فينتثر التراب
منهم الى من جباههم مواضع سبع وهم فتنهم الملائكة تلك المواضع فلا يذهب التراب منها فينادي
هم يا ملائكتي ليس في ذلك التراب من قبورهم افا هو تراب عاير بهم حوة عليهم حتى يعبروا بطول خلوا
الجنة حتى ان من نظر اليهم تغير اغمخا خاص جباههم (زهرة الرياض) المبشر من ثلاثة عجل عليه السلام في
الدنيا بقوله تعالى وبشر الصابرين وغير ذلك الملائكة في وقت التزم بقوله تعالى وابشروا بالجنة التي
كنتم توعدون والله تعالى بقوله تعالى يبشرهم رحمة منه ورضوان الربية (رضة العلماء)
يقال البشارة عند الموت على خمسة اوجه

میرسی اس صراط مستقیم کی پیروی کرو دیگر رستوں کے پیچھے نہ چلو۔ ورنہ تمکو یہ رستے خدا کے رستے سے جدا کر دیں گے (تنبیہ المنافقین) ابو بکر رازی کا قول ہے کہ مومن کے دل میں ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے بات شنیون کا درخت۔ ایک ٹہنی دل تک پہنچی ہو۔ اس کا پھل صحت، ارادہ، دوسری ٹہنی زبان تک پہنچا پھل سچ بولنا ہے۔ تیسری ٹہنی پاؤں تک پہنچا پھل جاعت کی طرف چلنا ہو۔ چوتھی شاخ دونوں ہاتھوں تک پہنچا پھل صدقہ دینا ہو پانچویں شاخ آنکھوں تک پہنچا پھل موجودات پر نظر عورت ڈالنا ہے چھٹی شاخ پیٹ تک پہنچا پھل اکل حلال اور ترک شہوات ہو۔ ساتویں شاخ منہ تک پہنچا پھل ترک شہوات ہو (رجبہ) حدیث میں یہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو قبر میں سے اٹھائے گا اس وقت فرشتے مومن کے سروں پر اکٹھے ہونگے اور ان کے سروں سے مٹی جھاڑینگے مگر سجدہ کی جگہ یعنی پیشانیان نہ جھڑکیں گی فرشتے بار بار پوچھینگے مگر پیشانیوں سے مٹی کا اثر نازل نہ ہوگا۔ اس وقت مذہبوں کے فرشتے۔ یہ خبر کی مٹی نہیں ہے بلکہ محرابوں کی ہے انکو چھوڑ دو تاکہ پھر صراط سے گزر کر جنہ میں چلے جائیں اور دیکھنے والا معلوم کرے کہ یہ میرے خاص بندے ہیں (دبرۃ المباح) بشارت دینے والے نمن زمین (۱) دنیا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَصِیْرُ الصِّدِّیْقِ (۲) نزع کے وقت فرشتے قرآن میں ہے وَاصْبِرْ وَلَا تَلْحَظْ لَهُمْ لَنْ نَنْتَقِیْ عَنْهُمْ عَذَابَ (۳) اللہ تعالیٰ کیونکہ وہ خود فرماتا ہے کَیْفَ یُضْرَرُّ رَحْمَتُ رَحْمَتِیْ وَاصْبِرْ وَمِنْ صَبْرِیْ (۴) اایہ (روحۃ المسلم) کہتے ہیں موت کے وقت کی بشارت پانچ طرح پر ہے

الاول) لتمام المؤمنین يقال لهم لا تخافوا بتأييد العذاب يعني لا تقعون في العذاب ابدا
 وتشفع لكم الانبياء والصالحون ولا تخزنوا على فوات الثواب وابشروا بالجنة يعني مرصعكم الجنة والثواب
 للمخلصين يقال لهم لا تخافوا على اعمالكم فان اعمالكم مقبولة ولا تخزنوا على فوات الثواب فان الثواب
 مضاعف لكم والثالث) للتائبين يقال لهم لا تخافوا على فواتكم فان ذنوبكم مغفورة ولا تخزنوا
 على فوات الثواب على ما فعلتم بعد التوبة يبدل الله سيئاتكم الى الحسنات والاولى من هذا يقال
 لهم لا تخافوا الحشر والحساب ولا تخزنوا على نقص الامضاء وابشروا بالجنة بلا حساب والعذاب
 دون الخاصس العلماء الذين يعلمون الناس الخير وعلموا بالعلم يقال لهم لا تخافوا من اهل القيمة
 فانه يجزيكم بما علمتم وابشروا بالجنة لكم ولمن اقتدى بكم وطوبى لمن كان ختم كفره بالبشارة
 وانما تكون البشارة كان مؤمنا حسنا في علمه فنزل عليه الملائكة فيقولون من انت فارقنا
 احسن وجوها ولا اطيب ريعا منكم فيقولون نحن اولياؤكم يعني حفظناكم وكنا نكتب اعمالكم في
 الدنيا فينبغي للعاقل ان يتقنه من الغفلة وعلامة الانبياء اربعة اشياء الاول ان يدبر
 امور الدنيا بالقناعة والتسوية الثاني ان يدبر امور الآخرة بالمحوص التبجيل والثالث ان يدبر امور الدين

دال) عام المؤمنين کے لیے ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم اپری عذاب کا خوف نہ کرو ہمیشہ بتلاوی عذاب
 نہ ہو گے۔ انبیاء و صلحا تمہاری شفاعت کریں گے اور ثواب جاتے رہتے کا غم نہ کھاؤ بلکہ خوش ہو جاؤ کہ
 انجام کار تمہارا تمہارا بہشت ہی دس مخلصین کے لئے۔ ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ تم اپنے اعمال کی ناقصیت
 کا خوف نہ کرو۔ بلکہ سب قبول ہیں اور ثواب جاتے رہتے کا غم نہ کھاؤ۔ تمہارے لیے وہ ہر ثواب جو
 ہے دہی تو یہ کرنے والوں کے لئے۔ ان سے یہ کہا جاتا ہے کہ گناہوں کا خوف نہ کرو سب بخش دیئے گئے
 ہیں۔ اور ثواب جاتے رہتے کا غم نہ کھاؤ کیونکہ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہاری بدیہان نیکوئی کے
 بدلہ دی ہیں (دہی) زاہدوں کے لیے۔ انکو بشارت ملتی ہے کہ حشر و حساب کا خوف نہ کرو۔ اور دو چیز ثواب
 کی کمی کا غم نہ کھاؤ۔ بلکہ بلا حساب و بلا عذاب دخول جنت سے خوش ہو جاؤ (دہ) ان علماء کیلئے جو لوگوں کو
 علم دین سکھاتے اور خود عمل کرتے ہیں یہ بشارت ہوتی ہے کہ تم قیامت کے ہول سے ڈرو۔ خدا کو تمہارے
 اعمال کا بدلہ دیگا اور اس سے خوش ہو جاؤ کہ تمہارا اور تمہارے پیروؤں کے لئے جنت تیار ہے تو یہ کہ کھانا
 بشارت کے ساتھ ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ واضح ہو کہ بشارت نیک عمل و منو کا حصہ ہے نہ چرچ فرشتے نازل ہو
 ہیں تو وہ تعجب پہنچتے ہیں کہ تم کون ہو تمہاری صورت اچھی صورت اور تمہاری خوشبو بہتر خوشبو ہے
 تو جب تک دیکھی نہیں۔ فرشتے جواب دیتے ہیں ہم تمہارے رفیق ہیں تمہاری حفاظت کرتے اور دنیا میں تمہارے
 عمل کچھتے رہے اسلئے عقلمند کو چاہیے کہ خوب غفلت سے بیدار ہو جائے اس بیداری کی چار علامتیں ہیں دل ہر وقت
 میں قناعت و رزاکت کا ہم لینا دس امور آخرت میں جہنم کی تدبیر کرنی دس امور دین میں علم و اجتہاد کو پس

اور الہام بیان یسور الخلق بالنسبۃ والمودة والمداراة ویقال افضل الناس من قیہ خمس خصال
الاولی ان یشکر عبادۃ ربہ والثانیۃ ان یشکر مخلصا ظاهرا والثالثۃ ان یشکر الناس من
منشأ اصناف والارباعۃ ان یشکر ما فی الیوم الناس ایسار والخامسة ان یشکر مستعد الموت
(تنبیہ الغافلین) واما استعداد الموت وفائدتہ فامر وی عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
انہ قال اکثروا ذکر ہا ذم الذات وہو الموت وھذا الحدیث من حسن المصابیح ومعنا ان
الموت یکسر کل لذۃ فاکثروا ذکرہ حتی تستعدوا الہ فان قوله علیہ السلام اکثروا ذکر ہا ذم الذات
کلہم مؤخر مختصر لکن جمیع المواعظ فان من ذکر الموت حقیقۃ ینتفع علیہ لذتہ الحاضرۃ
وینتفع من غیمہا فی المستقبل ویزیدہ فیما یؤملہ منہا لکن النفوس الراکدة والقلوب الغافلة
تحتاج الی تکریر اللفظ وتطویل الوعظ والافتقار الیہ علیہ السلام اکثروا ذکر ہا ذم الذات مع قوله
تعالیٰ کل نفس خائفۃ الموت ما یکفی السامع لہ والناظر فیہ لان ذکر الموت یورث استشعار
الانزعاج عن ھذا الدار الفانیۃ والتوجہ فی کل لحظة الی الدار الباقیۃ اذ قد قال العلماء الموت
لیس بعد مرض ولا فناء صرف وانما هو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقة
عنہ وتبدال من حال الی حال وانتقال من دار الی دار

(۴) امور خلق میں نصیحت۔ محبت اور مدارات کو مقدم سمجھنا۔ کہتے ہیں جس شخص میں پانچ خصلتیں ہوں
وہ سب سے افضل ہے (۱) عبادت الہی کا پابند رہے (۲) مخلص ہو (۳) لوگ اسے شکر سے مٹھو
رہیں (۴) مخلوق کے مال دولت سے اپنی امید قطع کر دے (۵) موت کے لیے تیار رہے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)
موت کے لیے تیار رہنے کے فائدہ کی بابت رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ فرمایا۔ لوگو! نہ تو اس
سٹا دینے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔ یہ مصابیح کی نوی حدیثوں میں سے ہے اور اس کے
مغنیہ میں کہ موت ہر طرح کی لذت کو فنا کر دیتی ہے اسکا ذکر بکثرت کیا کرو اور اس کے لیے تیار ہو
پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول کہ اکثروا ذکر ہا ذم الذات نہایت مختصر اور جامع نصیحت جملہ ہے کیونکہ جو شخص
فی الحقیقۃ موت کو یاد کرتا رہتا ہو اس کے نزدیک دنیا کی تمام موجودہ لذتیں کدر ہو جاتی ہیں اور آئندہ
کے لیے وہ ایسی لذتوں کی تمنا نہیں کیا کرتا اور اپنی امیدوں سے کنارہ کر لیتا ہو۔ البتہ خصوص طبیعتوں اور
غفلت شعاروں کو جیسے چوڑے الفاظ میں نہایت طویل و غلط کی ضرورت ہو ورنہ حدیث ہذا اللہ تعالیٰ
اور آیت کل نفس ذائقة الموت میں ایسی عام نصیحت موجود ہے جو سامع و ناظر کے لیے کافی ہو سکتی ہے
کیونکہ موت کا تذکرہ دہرائی سے دل اٹھائے اور ہر لحظہ دار باقی کی طرف متوجہ ہونے کی تخریبیت پیدا
کرتا ہے۔ علماء کا قول ہے کہ محض عدم اور مطلق فنا کو موت نہیں کہتے بلکہ بدن سے روح کے قطع تعلق
انہی باہمی مفاہمت سے ایک کیفیت اور ایک گہرے دوسرے گہرے کیفیات چلے جانے کا نام موت

وهو من اعظم المصائب وقد سماه الله مصيبة حيث قال واصابكم مصيبة الموت قالوا الموت
هو المصيبة العظمى واعظم منه العقلة عنه وعدم ذكره وقلة التفكر فيه مع ان فيه وسعاً عريضاً
لمن اعتدوا وقد قال القرطبي في تذكرته ان الامة قد اجمعت على ان الموت ليس له من معلوم
ولا من معلوم كمرض معلوم وانما كان كذلك ليكون الموعظ الهبة منه مستعداً له لكن من
غلب عليه حب الدنيا والاهتمام في لذائذها لا يحالة يغفل عن ذكره ولا يذكره بل ان ذكر عند
يكبره فينفر منه طبعه لان غلبه حب الدنيا في قلبه يفسد علة ثقافيه فيمنعه عن التفكير في الموت
الذي هو سبب مفارقتها ولا يجب ذكره وان ذكره يذكركم للتأسف على الدنيا ويشغل بذكره
ويزيد ذكره بعد من الله ولقد اطلنا الكلام في حق الموت وعباس الرومي قال يحيى بن معاذ
قدس سره (المستقير علامات السعي في طاعة الله تعالى من غير علاقة والنعم العام من غير
طمع والتعبد الحق مع قلب وجل والاعتبار بما يرى في الدنيا من غير شهوة والتفكر في المعاد من
غير غفلة) ركنا في الخالصة فمن كان حاله هكذا بشتر عند الموت بالكرامة والسعادة والرفق
روى انه ! عن ابي عبد الله عليه السلام الروياري رحمه الله تعالى عن عيسى بن ميمون قال

اور یہ بڑی مصیبت ہو اسی لیے اللہ تعالیٰ نے آیہ فاصابکم مصیبتہ الموات میں اس کا نام مصیبت رکھا ہے فی الواقع موت بہت بڑی مصیبت ہے لیکن غفلت کا عادی ہونا اور موت کو یاد نہ کرنا اور اس سے بیفکر رہنا موت سے بڑھی ہوئی مصیبت ہے۔ حالانکہ عبرت حاصل کرنے والے کے لئے صرف موت ہی بہت کچھ عبرت کا باعث ہو سکتی ہے۔ قرطبی اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں ہر بات پر رجاء امت ہو کہ موت کا سال اور وقت اور مرض کی کو معلوم نہیں۔ اور یہ پردہ اٹھائے ہو کہ آدمی وقت موت کے لیے تیار رہے لیکن جن لوگوں پر حُب دنیا غالب ہے اور جو دنیاوی لذتوں پر غمے غمے ہیں وہ تذکرہ موت سے غافل اور اپنے سامنے اسکے ذکر کو کمرہ جانتے ہیں اور ان کی طبیعتیں اس سے نفرت کرتی ہیں۔ کیونکہ حُب دنیا کا غلبہ اور اسکے تعلقات کا رسیخ دل میں موت کے فکر کو آٹے ہی نہیں دیتا۔ پھر حُب دنیا سے مفارقت کیونکر ہو۔ ایسا آدمی موت کے تذکرہ کو پسند نہیں کیا کرتا۔ بلکہ کبھی کبھی صرف دنیا پر اظہارِ تاسف کے لیے موت کو یاد کر لیا کرتا ہے اور اسکی بُرائی کرنے لگتا ہے ایسی حالت میں موت کا ذکر اسکے لیے اور زیادہ خدا سے دوری کا باعث ہو جاتا ہے جیسے سوئکے بارہ میں طویل بحث کی ہے

دجالس لدی۔ یحییٰ بن سواد کا قول ہے کہ ثابت قدم اور راست باز آدمی کی چند علامتیں ہیں (۱) طاعت اللہ میں بلا تفریق سعی کرتا دہی بلا طمع لوگوں کی خیر خواہی (۲) خوفزدہ دل کیساتھ عبادت اللہ کی بجا آنا دہی بلا خواہش دنیا کے منتظر رہنا عبرت حاصل کرنا دہی بلا غفلت امورِ عاقبت میں فکر کرنا دہی بلا حسد جسکی اچھی حالت ہوگی اسی کو کرامت و عادت اور قرب الہی ہو سکے وقت بشارت و دعا مانگی روایت ہے کہ جب شیخ ابو علی کا دوبارہ کا آخر وقت ہوا تو اپنے دونوں آنکھیں کھول کر فرمایا

ہذا ابرار السماء قد فقت وهذا الميمان قد فقت وهذا قال قيل يا ابا علي قد فقت
 القصوى وان لم تسألها واعلمنا ان درجة الاكابر وان لم ترحبها رحتي انك لمات سهل فقت
 التسرى رحمه الله تعالى الناس على جوارحه وكان في البلد شيخ يهودي عمره قدان على السبعين
 سنة فسمع الضجة فخرج لينظر ما هو فلما نظر الى العزاة قال انرون ما اري قالوا وما ترى قال ارى
 قوما يلزلون من السماء ويتبركون بهذه الحيازة ثم اسلم الحسن اسلامه لكان في الزمان لم يزل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الشورى

سورة

(وهو الذي يقبل التوبة عن عباده) بالثبات ورحمنا تاجوا عنه والقبول يتعدى الى مفعول ثان
 بمن وعن لتضمنه معنى الاخذ والبراز وقد عرفت حقيقة التوبة وعن على بعض الله تعالى
 هي اسير يقع على ستة معان على الماسخ من الذنوب بالندامة ولتضييع الفرائض بالاحادة و
 ر المظالم واذا بية النفس في الطاعة كما ربيتها في المعصية واذا فها مرارة الطاعة كما اذقتها
 حلاوة المعصية والبقاء بدل كل ضحك ضحكته ويعفو عن السيئات صغيرها وكبيرها لمن يشاء
 ويعلم ما يفعلون فيجازي ويتجاوز عن اتيان وحكمة وقر أحزمة والكسائي وحفص ويعلم
 ما تفعلون بالتاء (وليس تجيب الذين امنوا وعملوا الصالحات) اي يستجيب الله لهم
 كما ان ورد في سورة النور في قوله تعالى (وليس تجيب الذين امنوا وعملوا الصالحات) اي يستجيب الله لهم
 سوال نبيهم كما تنهوا عنه فكلوا على مرتبة يرتفعوا او لا يرتفعوا فكلوا على مرتبة يرتفعوا
 حكايت سئل بن عبد الله شمر بن جاب فقال هو اولئك انك جنازة برنوث شري شهر كايك بظاير هو
 جو تقرئ شمر بن كحافل شوري آواز شمر بن كحافل تاك حقة حال معلوم كرس جب اسكي نظر جنازة برنوث شري
 كيكما يسلموا نو كيكما تكمو محي وه نظاره وكما يري حيس بن وكير باهون - لوگون نے کہا کیا - جوابا میں
 یہ دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک گروہ اتر رہا ہے اور اس جنازہ سے برکت حاصل کر رہا ہے - پھر وہ یہودی
 مسلمان ہو گیا اور اسکا اسلام بہت اچھا ہوا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شورے

سورة

وهو الذي يقبل التوبة عن عباده يعني خذوه في جوارحه وكي توبه قبول كرتيا به بقت جس گناہ سے رجوع کر لیتے
 ہیں و اگر مراد دیتا ہے چونکہ لفظ قبول میں اخذ اور تجاوز کر کے پاؤ جاتے ہیں اسلئے مبادی کیساتھ مفعول کی گئی
 طرف متعدی ہو جاتا ہے - توبہ کی حقیقت پہلو معلوم ہو چکی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ توبہ چھ چیزوں میں سے ہے
 گزشتہ گناہوں پر ندامت (۱) شائع شدہ فرائض کا اعادہ (۲) ادائے حقوق (۳) جسطرح معصیت میں توبہ کی
 پرورش کی تھی اسطرح اسے طاعت میں لگے رکھنا (۴) نفس کو حلاوت گناہ کی طبع تلخی طاعات کا مہر کھانا (۵)
 گزشتہ ہنسی خوشی کے پرے روزانہ توبہ کی لائیں امانت لایہ یعنی خطایاں ان لوگوں کو تو کوئی دعا قبول فرماتا ہے

لخذن اللہ کا حصہ فی واذا اکلوا لہم والمراد اجابة الدعاء والاثابة علی الطاعة فافہا لکل عمل
وطلب لما یزید علیہا ومنہ قوله علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل الدعاء الخ لیسوا یجیبون
لہ بالطاعة اذا دعاهم الیہا ویزیدہم من فضلہ علی ما سألوا واستحقوا واستوجبوا اللہ بالاسْتِثْنَاءِ
والکافرون لہم عذاب شدید بدل ما للمؤمنین من الثواب والتفضل (قاضی بیضاوی) مروی
عن النبی علیہ السلام انہ قال لا یرى وجهی ثلاثۃ عاک الوالدین وتارک سنئی ومن ذکرک عندی
فلہ حصہ علی صدق من نطق لما نزلت ہذہ الایۃ ورحقی وسعت کل شیء تطاول ابلیس علیہ
اللعنة فقال اناشئ من الاشیاء لیکن لی نصیب من رحمة اللہ وتطاول الیہود والنصارى فلانزل
قوله نقا فساکتہا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ یعنی ساجدہا للذین یتقون الشرک
ویؤتون الزکوۃ (والذین ہم ربانیا تباہونون) یعنی یصدقون بآیاتنا یتس ابلیس من رحمة
تعالیٰ وقاتل الیہود والنصارى غی غنی نغنی الشرک ونوتی الزکوۃ ونومن بآیات اللہ تعالیٰ نزل
قوله تعالیٰ الذین یتبعون الرسول النبی الہی الذی یحیئہ منہ مدتو با عندہم فی التورۃ
ولا جمیل، یعنی یہ کہ قرآن مجید علیہ الصلوٰۃ والسلام فیئس الیہود والنصارى وبقیات
الرحمۃ للمؤمنین خاصۃ وھذہ الایۃ فی سورۃ الاعراف (تنبیہ الغافلین)

یہ مان لہم محض وہی جیسا کہ واذا اکلوا لہم من یعنی استحب اللہ لہم اور اس سے قبولیت دعا اور طاعت کا
ثواب دینا اور کسی کو کہ ثواب طاعت پر مرتب ہوئی وجہ سے بہتر دعا وطلب ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں اللہ اللہ تمام دعاؤں سے افضل ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ مومن کو طاعت کی طرف
بلاتا تو وہ قبول کر لیتے ہیں۔ اور خدا انکو اپنے فضل کے باعث انکے سوال سے زیادہ عنایت کرتا ہو اور
وہ قبول کر کے باعث زیادتی کے مستحق ہیں اور کافروں کے لیے سخت عذاب تیار ہے جو مومنوں کے ثواب اور فضل
کا بدلہ ہے (بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہیں تین شخص میرا منہ نہ دیکھ سکیں گے (۱) والدین کا تا فرمان (۲)
سنت کا تا رک (۳) میرے تذکرہ کے وقت چھپ رو نہ دیکھنے والا (۴) حضور کا فرمان بالکل سچ ہے جسوت
یہ آیت قرآنی و دعوت نبوی رحمت سے ہر چیز کو احاطہ کر لیا ہے (۱) نازل ہوئی شیطان سے کہا میں
بھی ایک چھپو نہایت چھپے بھی رحمت کا حصہ لیگا۔ علیٰ ہذا القیاس یہود و نصاریٰ بھی کہیں گے لیکن جب یہ
نازل ہو گا کہ کائنات پر ان کی ممانعت نہ ہو گی لہذا یہی میں اس رحمت کو ان ہی کی لئے کہہ دوں گا۔ جو تم سے بچتے اور
ازکاء دستہ اور ہمارے ایمان پر یہ زیادہ سے زیادہ میرا شیطان رحمت آئی سے ناسید ہو گیا اللہ یہود و
نصارى سے زیادہ کریم ہے۔ رحمت دیتے و خدا کی آیتوں پر ایمان لانے میں اس وقت آیت نازل ہوئی ان
میں سے کہ ان کو رحمت دینا چاہیے کہ ان کی رحمت میں جو اوصاف نوریت و انجیل میں
بیان ہیں وہ وہ نہایت زیادہ ہو گئے اور رحمت صرف مومنوں کا حصہ ہو گئی یہ آیت سورۃ اعراف میں مذکور ہے

فيلجأ إلى الله تعالى في كل يوم مرتين فقد ظلم نفسه وعن شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول ان لكل داء دواء ودواء الذنوب ان تستغفر الله وقال عليه السلام ايها الناس توبوا الى الله فانى اتوب فى اليوم مائة مرة وقال عليه السلام من لم يستغفر الله فى كل يوم مرتين فقد ظلم نفسه وعن شداد بن اوس عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول ان يقول العبد اللهم انت ارحم الراحمين لا اله الا انت فاستغفرك انا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اخوفيك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك على وابوء بذنبي واغفر لى فانه لا يعفى الذنوب الا انت الحديث (حكاية) كان فى بنى اسرائيل شاب عبد الله ثمانين سنة ثم عصاه عشرين سنة ثم نظر يوما فى مرآة فرأى فى تحت شعره ابض فخرن لذلك فقال لى اطعمتك عشرين سنة فزعمتك عشرين سنة فاني رجعت اليك اتقبلنى فسمع قائله يقول اجبتنا فاحببناك فتركنا فتركناك وعصبتنا فامهلتناك فارجعت الينا قبلناك رجاة القلوب حكى عن الشيخ الامام ابي نصر المرقندى انه قال كان الحسن البصرى فى اول حال شابا مليحا يلبس احسن الثياب ويطوف فى دور البصرة وينفرد فيها فيتمها ويمشى يوما من الايام اذ رأى امرأة ذات جمال وحسن فامه

کہتے ہیں جلدی کام شیطان کا لیکن پانچ جگہ جلدی کرتا مسنون ہو (۱) مرضے کے دن کو نہیں دہا کرکول
کے نکاح میں (دہا) ادا لے فرض میں (دہا) گناہ کے بعد تو بہ کر نہیں (دہا) مسافر کے سامنے کھانا حلال ہے بن
دستگیر کیا ابو ذر کہتے ہیں میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا کہ ہر بار جی کیلے دوا مسجود ہو کر گناہوں کو دے
ہو حضور کا قول ہو کہ کوگو خدا کے آگے توبہ کرو کہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں
دن میں سو مرتبہ استغفر اللہ کیا سنتے اپنی جان پر ظلم کیا۔ شاد دین اوس سردی ہو کہ پند بطلان ادا فرماتے ہیں
سید الاستغفار یہی اللہ صلات اللہ لا الہ الا انت خلتی وانا عبدک وانا علی عبدک ووعظک ما استغفرت اعوذ بک
من شر ما صنعت ابوء بک علی و ابوء بذنی فاغفر لی قال لا یغفر الذنوب الا انت حکایت بنی اسرائیل کہ ایک نوجوان
نے بیس برس عبادت کی پھر بیس برس گناہ کیے پہلے کہیں آئینہ دیکھا تو ڈارھی میں سفید بال نظر آیا نہایت عجب
اور یہ کہا اکیس بیس برس عیادت کی پھر بیس برس گناہ کیے اگر اب میری طرف جی کر دوں تو کیا تو مجھے قبول
کر لیا جواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا اول تو ۲۰ میں دوست رکھا ہمنے تجھے چاہا نہ یہ تو بے بین چیز ہے تجھے
چھوڑ دیا تو نے ہماری نافرمانی کی ہمنے تجھے حالت وی۔ اب تو ہماری عیادت برعہ کو بگاڑے تو مجھے قبول کر لیں گے
رحمۃ نقول حکایت شیخ امام ابو نصر محمد بنی کہتے ہیں کہ حسن بصری جب اے حالات میں خوش ہو خوش ہوتا
نہ جان تھے بصرہ میں گشت کرتے پھر کرتے تھے۔ ایک دن کسی خوبصورت۔ سرو قامت عورت کو دیکھ کر

فمن علمه فانفتحت ليه وقالت اما استغفر الله فقال الحسن من فقالت من يعلم غائبة الامرين ما تحب
الصدور قال فوق في قلبه شيء ولكن لم يصبر ولم يتمالك نفسه ولم يرجع من خلفها فقالت لما خلت قال
لها اني قتلت بعينيك فقالت له اقص حق احث لك بجلد له فحسب الحسن انه قد شغفها كما
شغفته فتعد فاذا بجارية معها طبق مغلي بمنديل فكشف عن الطبق فاذا عينها على الطبق
فقالت الجارية له ان سيدني يقول لا اريد عيننا يفتتن بسببها اصل فاذا راى وسمع ذلك منها
اقشعر جلده وامسك لحية بيده وقال اف لك من لحية تكون اقل من امرأة وندم وتاب في تلك
الساعة ورجع الى بيته وبات باكيا فلما اصبح جاء الى ذلك المرأة لان يستغل منها فاذا هو قلى
باب دارها قد سد والناحيات يفض فسال عن ذلك فقيل له قد توفيت صاحبة هذه الدار فاضر
ويكي الى اخر ثلاثة ايام فراها في الليلة الثالثة وهي في المكنة جالسة فقال لها اجعليني في حل
قالت جعلتك فية لاني قد اخذت من الله خيرا كثيرا بسببك فقال لها عطيني قالت اذا خلوت
فاذكر الله تعالى واذا اصبحت وامسيت فاستغفر الله ونب الى الله فقبل قولها وكان مشهورا بين
الناس بالزهد والطاعة واصاب من الدجاجة ما اصاب عند الله وكان من اولياء الله تعالى (عالم البخاري)

۱۔ کے پیچھے ہو لیے عورت نے پیچھے پھیر کر دیکھا اور یہ کہا تجھے شرم نہیں آتی حسن بولے کس سے
عورت نے کہا اُس سے جو خجالت بھری تھک اور دل کی پوشیدہ بات کو جاننا میری اس حسن کے دل میں
کسی قدر اثر ہوا مگر بھاری کے باعث اپنے نفس کو قابو میں نہ کر سکے اور اسی طرح اُس کے پیچھے لگے رہے
عورت نے کہا تم کیوں آتے ہو حسن بولے میں میری آنکھوں پر عاشق ہوں وہ بولی۔ اچھا ذرا ٹھیکر جاؤ
میں تمہارے مطلوب کو نہ سمجھتی دیتی ہوں حسن اس خیال سے کہ شاید میری طرح یہ بھی مجھ پر عاشق ہو گئی
ہے بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں ایک لونڈی روال سے دھکا ہوا طبق لیکر آئی حسن نے کھوکھو دیکھا تو اس
طبق میں دو نوٹ آنکھیں لٹکی ہوئی تھیں۔ لونڈی بولی میری بیگم فرما تی ہیں کہ میں ایسی آنکھوں کو اپنے
پاس رکھنا نہیں چاہتی جتنکے باعث دوسرا شخص ہفتوں ہو جائے حسن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
اور اپنی ڈاڑھی کپڑے کے یہ کہا کہ افسوس تو اس عورت سے بھی کم ہے پھر نہایت ندامت کے بعد سہوت
تو بہ کر لی اور اپنے گھر اگر تمام رات روئے رہی جبکہ خطا صاف کرنا چاہیے براہ سے اُس عورت کے گھر گئے
دواڑہ بند پایا اور روئے بیٹھے والیوں کی توارنگہ معلوم کیا کہ وہ پاگد امن انتقال کر گئی حسن وہاں سے واپس گھر
میں دوڑتے ہوئے رہی۔ تیسری رات خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں بیٹھی ہے حسن نے کہا میری خطا صاف
کردہ وہ بولی اچھا صاف کی کہو کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے تیس سبب بڑی بڑی رحمت عطا کیے ہیں حسن نے
کہا مجھے کچھ نصیحت دو۔ جواب دیا کہ خلوت میں فکر نہ کر اور سبب شام استغفار اور توبہ کیا کر حسن نے قبول کیا اور رات کو
توبہ باعث مشہور عالم ہو گئی اور اللہ تعالیٰ کو نزدیک شکر بڑی دھواں حال کے اور شہرہ وادیا کے اندر میں کے درجہ

فوق في قلبه ان الله يراه في هذه الحالة وقد جبط عليه كله فوقعت الهيبة في قلبه وادعت
فرائضة تغير لونه فظن المرأة اليه متغير اللون فقالت ما الذي اصابك قال اني اخاف الله فلن
لي في الخروج فقالت ويحك ان كثير اليمنون الذي جعل في شئ هذا الذي انت فيه فقال لها
اني اخاف الله من الدال الذي فطعت هولاء فانت في لي في الخروج فقالت له لم تقل هذا العمل قط
قال لا فقالت له من اين انت اسمك فاخبرها انه من قرية كند واسمها كان فاذنت له في الخروج من
وهو يدعوا بالويل والشب وبيكي على نفسه فوقعت الهيبة في قلب المرأة بركة ذلك العابد فكانت
في نفسها ان هذا اول نبي منهم في هذا الرجل وقد جعل عليه من الخوف ما دخل واني قد ذهبت منذ
كرا وكذا سنة وان ربه الذي هو خائف منه هو ربه وخوفي منه ينبغي ان يكون اشرف فتابت الى الله
وافقه ربه راجعاً عن الناس له سمعته بنابا له تروا قبلت على الله فكانت في عبادتها ما شاء الله فقالت
لنفسها اني لو انتهيت الى هذا الرجل فلعله يزوجني فاكون عنده وتعلم من مردنيا ويكون عونا
على عبادة الله فقيمت من الاموال والمخارم ما شاهدت فانتبهت الى تلك القرية وسالت
عنده فاخبرها بان امرأة قد مت تسال عنه فخرج العابد اليها

اليه من يخال يداها كذا فجاءه اس طالت من كبرها هو اوريسه تمام على نابو وهو كمنه من دله
بيت چهاگي شافو كذا گوشت كذا پاشا. يك متغير موكيا. عورت دگرگون حالت ديكه كنه كني كنه
نفس شجره كيا مصيبت پرتني. عابد كنه كني خدا سے ڈرتا ہوں مجھے یہاں سے چلے جا رہی عورت و
درونی افسوس جو بات تھے اسوقت میرے ہزاروں اسکے ثنا میں من۔ مجھے یکا یک کیا موكيا۔ عابد نے
جواب دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں اور چوال تھے دیکھا ہوں معاف کرتا ہوں۔ مجھے یہاں سے نکالنے کے
عورت بولی کیا تھے ایسا فعل کبھی نہیں کیا۔ اسے کہا نہیں۔ عورت نے نام اور مقام پوچھا۔ عابد نے دونو
باتیں بتا دیں۔ عورت نے نکل جائیگی اجانت ہی۔ عابد اپنے آپ کو نظریں کرتا اور اپنی حالت پر روتا ہوا
وہاں سے نکل آیا اس سے عورت کے دل پر بہت عاری ہو گئی اور اپنے ولیمین کمنے گلی کہ یہ اس شخص کا
پرانا گناہ تھا تاہم خوف الہی سے اس کے دل پر کس قدر تسلط کیا ہے۔ میں برسوں سے گناہ کمرہ ہی ہوں حالانکہ
اس کا اور یہ احد جس سے خوف کرتا چاہیے ایک ہی ہو میرا فرض ہو کاس شخص کی منہ خدا بہت
یا وہ خوف کروں چنانچہ اس عورت نے نوہ کر کے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور پرانے پٹے پہن کر خدا کی طرف متوجہ
ہو گئی اور دونوں عبادت میں مصروف رہی۔ اکبر بن اپنے ولیمین کہا کہ اس شخص سے ملنا چاہئے شاید وہ مجھے
کرسٹ اور میں اس کے پاس رہ کر دینی مسائل سیکھ لوں۔ اور وہ عبادت الہی کے متعلق میرا دگر رہی چاہے
تب سینہ مال و خاں ہم ہمراہ لیکر اسے گھر سے چل گئی اور اس عابد کی بستی میں پہنچی۔ پتا پوچھا
کسی نے عابد سے جاگنا کہ ایک عورت آپ کو پوچھتی پھرتی ہے۔ عابد آیا۔

فلما رأته المرأة كشفت عن وجهها لکی صبرها فلما رآها عرفها العابد تذكراً الذي كان بينه وبينها
فصاح صيحة فخرجت روحه فبقيت المرأة حزينة وقالت اني خرجت لاجله وقد مات فهل احد
من اقربائه يحتاج الى امرأة فقالوا ان له اخا صالحا ولكنه مصروع ليس له مال فقالت لا بأس فان لي
من المال ما فيه غناء فجاء اخوه فتزوج بها فولد بينهما سبعة من البنين كلهم صاروا انبياء في
بنی اسرائيل بركة النبوة والحمد لله كذلك نقل عن البخاري عليه حجة الباري قال الامام الزنبي
رحمه الله تعالى سمعت الامام ابا جعفر عبد الله بن الفضل يقول قالت الحكماء من رزق اربعا
لم يجرم اربعا من رزق الداء لم يجرم الاجابة لقوله تعالى ادعوني استجب له ومن رزق
الاستغفار لم يجرم المغفرة لقوله تعالى انه كان عفارا ومن رزق الشكر لم يجرم المزيد لقوله تعالى
لئن شكرتم لازيدنكم ومن رزق التوبة لم يجرم القبول لقوله تعالى وهو الذي يقبل التوبة عن
عباده ويعفو عن السيئات كذلك في روضة العلماء عن ابي هاشم الصوفي رحمه الله تعالى قال
اوردت البصرة فجلست الى سفينة اركبها وفيها رجل معه جارية فقال الرجل ليس ههنا
موضع فسالته الجارية ان يحملني ففعل فلما سار نادى الرجل بالغداء فوضع
فقال ادع ذلك المسكين ليتغدى معنا فجلست على انني مسكين

عورت کے شاخت کیلئے چہرہ سے برقع اٹھا دیا۔ عابد نے اُسے پہچان لیا اور اُسے گردن نشہ دیا اور گایا۔ پھر
ایک چنچ ماری جس سے فوراً عابد کی سوت ٹھٹھکی۔ غمزدہ عورت نے کہا کہ میں جسکے لیے تھکی تھی وہ انتقال کر گیا۔ کیا
اسکے شہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہے جو عورت کی ضرورت ہو۔ لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی نہایت نیک
آدمی ہے لیکن مال وغیرہ کچھ نہیں رکھتا مفلس ہے عورت بولی میرے پاس سفر مال ہے کہ جسکی ضرورت ہو۔ لوگو کافی ہو گیا
چنانچہ اُس عابد کا بھائی آیا اور نکاح ہو گیا پھر اُس عورت کے پیٹ سے سات بچے پیدا ہوئے اور سب سچے
کی برکت سے بنی اسرائیل میں پیغمبر بن گئے۔ مستقل زمانہ بتاؤ، امام زہد وستی کا قول ہے کہ میں نے امام ابو محمد عبد اللہ
بن الفضل کو یہ کہنے سنا ہے کہ حکماء کا قول ہے جس شخص کو چار چیزیں ملین دیا چیزوں سے محروم نہیں رہتا (۱) سبکو
وہا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما ہے اور ادھو فی استجب لہ (۲) جسکو اللہ تعالیٰ
کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۳) کہ توفیق دینا
اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ فرما ہے انی استجب لہ (۴) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۵) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۶) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۷) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۸) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۹) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔
اللہ تعالیٰ کا قول ہے واللہ اعلم بالصواب۔ (۱۰) کہ توفیق دینا اور قبولیت سے محروم نہیں رہتا۔

فلما تعذنا قال يا جارية هاتى شربك فشرب وأمرها أن تسقى فقلت يا ربك الله
إن للضيف حقاً فتركنى فلما رب فيه الشراب قال يا جارية هاتى عودك وهاتى ما عندك فأخذت
العود وغنت ثم التفت الرجل الى فقال يا أحسن مثل هذا فقلت عندى ما هو أحسن من غير منه
فقال قل فقلت اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ثم قرأت إذا الشمس كورت وإذا النجوم انكدرت
وإذا الجبال سيرت فجعل الرجل يبكى فلما انتهيت الى قوله تعالى وإذا الصحف نشرت قال
يا جارية اذهبي فانت حرة لوجه الله تعالى والى ما معه من الشراب وكسر العود ثم دعا نى
فأعنتنى وقال يا أخى اترى أن الله يقبل توبتى فقلت إن الله يحب التوابين ويحب المتطهرين
واخبرت واصطحبنا بعد ذلك اربعين سنة حتى مات فرايتته فى المنام فقلت له الى
اين صرت قل الى الجنة قلت بماذا قال بماذا انا على وإذا الصحف نشرت اترى من الموعظة
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الشورى

الله لطيف بعباده (يريهنهم صنوف من البر لا تقبلها الا نفعا) مرزوق من يشاء اي مرزوقه كاي شاء
 فيفصل كل من عباده بنوع من البر على ما اقتضت حكمته (وهو القوى) الباهر القدرة العزيز النديم الذي

پنا چر جب ہم کھانا کھا چکے تو اس شخص نے شراب پیا اور خود بیکر چمچے پلانے کا حکم دیا۔ پھر لوٹو جی سے
 عود بجانے کی فرمائش کی۔ اُس نے عود بیکر طرب لگایا بچایا۔ اس کے بعد وہ شخص میری طرف متوجہ ہو کر
 کہنے لگا کیا تم کو اس سے بہتر کوئی چیز یاد ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا سناؤ میں نے اعدو ذابہ لٹھکریہ
 یٰ مٰیٰنِ سَاقِیْنَ لَا اِنَّ الشَّمْسَ کَوْنَتْ وَ لَا النُّجُومُ لَکَلَّفَتْ وَ اَذَا لِحِجَابِ السَّیِّدَاتِ وَ وہ شخص رو پڑا۔ اور جب میں اذّا
 الصَّحُفَّ شَرِیْتُ پڑھتا ہوا تھا تو اُس نے کہا۔ اسے نوڈی۔ چلا جا۔ میں نے تجھ کو خدا کے لئے آزاد کیا پھر شراب پینے کی
 اور عود توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ اور یہ مجھے بلا کر لگے لگایا اور یہ کہا کیوں بھائی جان اللہ تعالیٰ میری توبہ قبول کرے گی؟
 میں نے کہا خدا تو یہ کرنے والا ہن اور پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر میں نے اُس سے
 بھائی چارہ کر لیا اور ہم دونوں چالیس سال تک ایک جگہ رہے۔ مرے کے بعد میں نے خواب میں
 دیکھ کر اُس سے یہ سوچا کہ بتاؤ کہاں ٹھکانا ملا۔ اُس نے کہا جنت میں۔ میں نے کہا کس سبب سے
 جواب دیا تمہارے وَاذَّا الصَّحُفَّ شَرِیْتُ پڑھتا ہے۔

سورة
 اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ الْإِنْسِيَّةِ۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے اُن کو طبعِ خیر کی غیبیوں کے ساتھ اس طرح پاتا ہے کہ سمجھ کا م نہین کرتی۔ جسکو جیسی چاہتا ہے روزی عنایت ہر مانا ہے یعنی حسبِ قضا کے حکمت ہر کسی کو ایک نوع کے خوبی کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے اور وہ ایسا غائب اور صاحبِ قدرہ ہے کہ مخلوق نہین ہوتا۔

من كان يريد حرث الخوة ثوابها شيه بالزهر من حيث انه فائدة تحصل بعمل الدنيا ولدنك
 قيل الدنيا مزرعة الخوة والحرث في الحصول القاء البذر في الارض يقال للزهر الحاصل منه
 نرده في حرثه فنعطيه بالواحدة عشرة الى سبعمائة فافرقوا ومن كان يريد حرث الدنيا نوته
 منها شيئا منها على ما قسمناه له وماله في الخوة من نصيب اذ الاعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى
 وقاضى برياضي عن انس بن مالك عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال ان الله تعالى خلق مجرا
 من نور تحت العرش ثم خلق ملكا له جناحان احدهما بالمشرق والاخر بالمغرب ورأسه تحت العرش
 ورجلاه تحت الارض السابعة فاذا صلى العبد على في شهر شعبان امر الله تعالى ذلك الملك
 ان يغمس في ماء الحياة فيغمس ذلك الملك ثم يخرج منه فينفض جناحيه فيقطر من كل ريشة
 قطرات فيخلق الله تعالى من كل قطرة ملكا يستغفر له الى يوم القيامة (زبد الواعظين) قيل الله
 لطيف بغير الارزاق من الطيبات وليرتدفع اليه رحمة وقيل الله لطيف بعبادة يعني يرحم من
 لا يرحم نفسه بالعناية والرحمة وبالشوق الى طاعته وطاعة رسوله بعد الرجوع عن
 صفة المنافقين وقيل الله لطيف بعبادة يعني يرحم التائبين والمستغفرين قال عليه
 الصلوة والسلام ما من صوت احب الى الله تعالى من صوت عبد مذنب تائب الى الله تعالى

مَنْ كَانَ يَدِينُكَ الْآخِرَةَ الْأَيَّامَ وَشَخْصَ آخِرَتِ كِي كَيْتِي چاہتا ہو ہم اس کی کھیتی میں برکت دیتے ہیں کھیتی سے مراد ثواب ہے وجہ تشبیہ یہ ہے کہ دونوں چیزیں عمل دینی سے حاصل ہوتی ہیں۔ اسی لئے دنیا کو خزائن الآخرہ کہتے ہیں۔ حشر بمعنی تخم ریزی یعنی زرع و دونوں طرح آیا ہو۔ اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہو ہم اس کی قسمت کے مطابق اُسے کچھ دے دیتے ہیں اور اس کے لئے آخرت کا حصہ نہیں رہتا کیونکہ اعمال کی بنا نہایت پر ہے ہر شخص کو نہایت کا پھل ملے گا (یعنی ماں) اس بن مالک رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عرش کو نیچے نور کا ایک دریا پیدا کیا پھر دو پرہوں کا ایک فرشتہ مخلوق فرمایا اس کا ایک پریشہ حق میں ہو ایک مغرب میں۔ ہر عرش کو اوپر اور پائوں کو تاویں زمین کے نیچے ہیں۔ ماہ شعبان میں جو شخص دو بھینچتا ہو اللہ تعالیٰ اس فرشتہ کو مارا لچھاۃ میں غوطہ کھانیکا حکم دیتا ہو۔ فرشتہ غوطہ کھانے کو بعد اپنے پر جھاڑتا ہو اس سے جس قدر قطرے ٹپکتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہو جو درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتا رہتا ہو (زبدۃ الموعظین) بعض نے اللہ لطیف الایات کے پیچھے بتائے ہیں کہ خدا بندہ کو پاک روزی عنایت کرتا ہو اور وہ تمہیں اسے نکتہ ایک ہی بار نہیں ڈالتا۔ بعض کا قول ہے کہ خدا اُس بندہ پر رحم کرتا ہو جو اپنے نفس پر رحم نہیں کرتا۔ اور صفہ نقیض سے تائب ہو کر بعد اپنے اپنے رسول کی طاعت کا شوق عطا فرماتا ہو بعض کہتے ہیں کہ خدا توبہ و استغفار کرنا اور نیا پر رحم کرتا ہو پیغمبر سے فرماتے ہیں خدا کو توبہ کرنے والے گنہگار کے کلمات توبہ تمام کلمات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

انه قال قال عليه الصلوة والسلام رجل الله تعالى الرحمة مائة جزء فاحسن عند تسعة وتسعين وانزل في المرض جزءا واحدا فمن ذلك تترام الخلائق حتى ترقم الدابة حافرها عن ولدنا خشية ان يصيب الضرع (وفي رواية لمسلم) وآخر تسعة وتسعين يرحم الله نكاحها عباده يوم القيمة (طريقة مصرية) عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان قال قال عليه السلام انا في جبرائيل ليلة النصف من شعبان فقال يا مهن هذه الليلة ليلة تقف فيها ابواب السموات وابواب الرحمة فتوصل وارقم راسك ويديك الى السماء فقلت يا جبرائيل ما هذا الليلة فقال هذه ليلة يقف فيها ثلثمائة باب من الرحمة فيغفر الله تعالى جميع ما لا يشرك بالله شيئا الا من كان ساعرا او كافرا او مشاكرا او مد من خمر مصر او على الزنا او اكل الربوا وعاق الوالد او ابى الوفاة من كان هؤلاء لا يغفر لهم حتى يتوبوا ويتركوا فخرج النبي عليه السلام فصله وبكى في سجدة وهو يقول اللهم اني اعوذ بك من عقابك وسخطك ولا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك فلك الحمد حتى ترضى (زبدة الواعظين) وعن يحيى بن معاذ انه قال ان في شعبان خمسة احرف يعطى بكل حرف عطية للمؤمنين بالشين الشرف والشفاعة وبالعين العزة والكرامة وبالباء البر بالاف لانه بالنون العز والذل اوجب التطهير البدن وشعبان تطهير القلب رمضان تطهير الروح

کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سونچے کر۔ انہوں سے ننانوین اپنی پاس کھیلے اور ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا۔ مخلوق میں باہمی ترحم و محبت اسکی باعث ہو اور یہی سبب ہے کہ چوپایا پنا طہر لگ اٹھا لیتا ہو کہ بچہ کو تکلیف نہ پہنچے۔ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے ننانوین حصوں میں رکھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انکے باعث اپنے بند و پتھر رحم کرے گی (طریقہ صحیحہ) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ شعبان کی پندرہویں شب کو میرے پاس آئے اور یہ فرمایا کہ اس شب آسمان اور زمین کے دروازے کھلتے ہیں اٹھ کر نماز پڑھیے۔ اور اپنا سر اور بات آسمان کی طرف اٹھائیے میں نے کہا یہ کیسی رات ہے۔ حیرت میں جو اب رہا یہاں رحمت کے تین سو دروازے کھلتے ہیں اور میرے کسے سوا سب مغفّت ہو جاتی ہے۔ البتہ جادو گر۔ کاهن۔ کینہ ور۔ داعی الخ۔ زنا کار۔ سود خوار۔ نافرمان۔ مالدین۔ چغلیا خور قاطع رحم کی بخشش نہیں ہوتی جینک تو بہ مکر میں اور اپنے فعل کو چھوڑ نہ دیں۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نکلے۔ اور نماز پڑھی۔ اور سچہ میں نازار روئے اور یہ دعا پڑھتے رہے اللہم انی اعوذ بک من خفا بک و سخطک و لا احصى ثناء علیک انت کما اشدت علی نفسک فلک الحمد حتی ترضی (زبدۃ الاولیاء عظیمین) رحیمی بن ہاد کا قول ہے کہ شعبان میں پانچ حرف ہیں۔ ہر حرف کے مقابلہ میں مومن کو ایک عظیمہ دیا جاتا ہے۔ شہین سے شرف و شفاعت۔ عین سے عروت۔ کرامت۔ تے سے پر۔ آفت سے آفت۔ قون سے نور۔ اسلیے کہا گیا ہے کہ رجب پاکی جسم اور شعبان پاکی دل اور رمضان پاکی روح کے لیے ہے

فان من يطهر البدن في رجب يطهر القلب في شعبان ومن يطهر القلب في شعبان يطهر الروح رمضان
 فان لم يطهر البدن في رجب والقلب في شعبان فسحق يطهر الروح في رمضان ولذا قال بعض الحكماء
 ان رجب للاستغفار من الذنوب شعبان لاصلاح القلب من العيوب ورمضان لتنوير القلوب وليلة
 القدر للمقرب الى الله تعالى رزبة الواعظين، روى عن النبي عليه السلام انه قال من صام ثلاثة ايام
 من اول شعبان وثلاثة من اوسطه وثلاثة من آخره كتب الله له ثواب سبعين نبيا وكان من
 عبد الله تعالى سبعين عاما وان مات في تلك السنة مات شهيدا وقال عليه السلام من عظم
 شعبان واتقى الله تعالى وعمل بطاعته وامسك نفسه عن المعصية غفر الله تعالى ذنوبه ائمه من
 كل ما يكون في تلك السنة من البلاء والامراض كلها (رزبة الواعظين) حكى عن محمد بن عبد
 الزاهد انه قال مات صديق ابو حفص الكبير فضليت على جنازته ولم ازر قبره ثمانية
 اشهر ثم قصدت زيارته وفت الليل فرايت متغير اللون مصفر الوجه فسلمت عليه فخرج
 السلام على فقلت سبحان الله لم ترد على السلام فقال مرحا السلام عبادة وغفر موقوف
 عن العبادة فقلت له مالي ازاله متغير اللون وقد كنت حسن الوجه فقال الموضع
 في قبري جاء ملك قام على راسي وقال يا شيخ السوء

حبيب بين بدن كوپاك كز نو الشعبان مين دل كوپاك كر ليتا هو او شعبان مين دل كوپاك كر سته والا
 رمضان مين روح كو طهر ناليتا هو - پھر جس نے جب بين بدن كوپاك او شعبان مين دل كوپاك نيكيا وہ رمضان
 مين روح كو گر نپاك نمين كر سكتا - اسی لیے بعض حکماء نے کہا ہے کہ جب استغفار کے شعبان اصلاح قلب
 کے - رمضان روٹی دل کے اور لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کر نیکی کے لئے ہے (رزبة الواعظین)
 پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ اپنے فرمایا - جسے تین روزے شعبان کو اول تین اوسط اور تین آخر میں لکھے
 اللہ تعالیٰ اسکے لیے ستر بیس ہون کا ثواب لکھتا ہے - اور وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا ستر بیس عبادت کی - اور اگر
 اس سال میں مر گیا تو شہید مر گیا - حضور کا قول ہے جسے شعبان کی تعظیم کی - خدا سے ڈرا - نیک عمل کیے اور
 اپنے آپ کو گناہ سے بچایا اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کر دے گا - اور اس سال اسے تمام بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ
 رکھے گا (رزبة الواعظین) حکایت محمد بن عبد اللہ زامدی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست ابو حفص
 زید کی وہاں تکے بعد انکی جنازہ کی مار پڑھی پھر آٹھ جینے تک انکی قبر پر گیا - بعد ائیک دن زیارت قبر کا
 ارادہ کیا اور اس کو خواب میں یہ دیکھا کہ ابو حفص کا چہرہ زرد اور رنگ متغیر ہے - میں نے سلام کیا - انہوں نے
 جواب دیا - میں نے کہا سبحان! آپ بوس کیوں نہیں دیتے - فرمایا سلام کا جواب دینا عبادت ہے
 اور ہم اب عبادت سے مستثنی ہو گئے ہیں - میں نے کہا آپ تو خوبصورت آدمی تھے - یہ چہرہ اور رنگ تغیر
 کیوں ہے - انہوں نے کہا جب میں قبر میں کھنکھایا تو ایک فرشتہ میرے سر پر کھڑا ہوا اور مجھے برا شیخ کہہ کر پکارا

وعد ذنوبی وسوء افعالی وضربی بجم فاشتعل جسدی نارا فاشترکت معی قبری اما
استغیبت من ربی ثم ضغطني ضغطة حتى اختلقت اضلاعی وانقطعت مفاصلی وبقيت
فی العذاب الی اللیلة الثانی فیما هلال شعبان فاذا انما عباد ینادی من فوق ایها الملک ان
عنه فانه اجبا لیلۃ من شعبان فی عمره وصام یوما من ایامه فرفع الله تعالی العذاب عنی بحرمۃ
قیامی لیلۃ من شعبان وصیام یوم منہ ثم یشرنی بالجنة والرحمة ولذا قال النبی علیہ السلام
من اجبا لیلۃ العیدین ولیلۃ النصف من شعبان لم یمت قلبه حین تموت القلوب زهره
الریاض) روی عن عطاء بن یسار رضی الله تعالی عنه انه قال ما من لیلۃ بعد لیلۃ القدر
افضل من لیلۃ نصف شعبان وقد ورد فی فضلها احادیث اخر متعده وکان التابعون
من اهل الشام کخالد بن معدان ومکحول ولقمان بن عامر وغیرهم رحمهم الله یظمونها
ویجتهدون بالعبادة فیها فلما اشتهر ذلك عنهم فی البلدان اختلف الناس فی ذلك فمنهم
من قبله منهم ووافقهم علی تعظیمها لکن اکثر العلماء من اهل الحجاز انکروا ذلك وقالوا
ذلك کله بدعت والحق ان المؤمن اذا اشتغل فی تلك اللیلۃ الخاصۃ بأنواع العبادات من
الصلوۃ والتلاوة والذكر والدعاء یجوز ولا یکره واما الاجتماع فیها فی المساء من الخوامع
صلوۃ النافله بالجماعۃ اکثریة لئلا هو المعتاد فی زماننا فیکره

میرے گناہ اور بد فعلیاں ایک ایک کر کے گنیں۔ اور گزہ مارے۔ میرے تمام بدن میں آگ بجھ کر چلی
پھر قبر نے مجھ کو کہا کہ تجھے میرے پروردگار سے شرم نہ آئی۔ پھر ایسا بھیجنا کہ میری پسلیاں اوپر کی اوپر چھوئیں
جوڑ بند سب کھل گئے۔ اور میں شعبان کی پہلی تاریخ تک اسی عذاب میں رہا۔ اسوقت ایک ندا آئی کہ غفر
اس سے عذاب اٹھا لو۔ کیونکہ اسے تمام عمر شعبان میں شب بیداری کی ہو اور اسی عیدین کی روزہ
رکھا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس شب بیداری اور روزہ کی برکت سے عذاب موقوف کر کے جگہ جنت اور رحمت کی
بشارت دی۔ سیلے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ جو شخص شب عیدین اور شب نصف شعبان میں بیدار رہے
دلوں کے مڑوہ ہوئے وقت اسکا دل ہرگز نہ مرے گا (زہرۃ الریاض) عطاء بن یسار کا قول ہے کہ شب عیدین کا بکھولنا
رات شب نصف شعبان سے افضل نہیں ہے۔ اسکی فضیلت میں دیگر چند احادیث وارد ہیں۔

تاہی مثلاً خالد بن معدان اور مکحول۔ اور لقمان بن عامر وغیرہ اس کی تعظیم کرتے رہے ہیں۔
متعلق نہایت کوشش کیا کرتے تھے پھر جب شہر وغیرہ یہ بات مشہور ہو گئی تو معتزلیہ نے اس کی مذمت کی
تتظیم نصف شعبان کی بابت انکی پیروی کی مگر حجاز کے اکثر علماء نے انکار کیا۔ وجہ یہ ہے کہ
کہ اگر مومن اس شب انواع عبادت مثلاً نماز و تلاوت اور ذکر و دعا میں مشغول ہو جائے تو
اللہ تعالیٰ اس کے لئے مسجد وغیرہ میں جمع ہونا بدنام نہ کرے۔

وہذا قول الاوزاعی امام اہل الشام وعالمہم وفقہہم کذا اسراج السراج الکثیر فی
 المساجد ایقاد القنادیل الکثیرہ فی الجوامع فی تلك الليلة لا یجوز لما ذکر فی القیبة ان اسراج
 السراج الکثیرہ لیلۃ البراءۃ فی السکک والاسواق بدعۃ وکذا فی المساجد یضمن القیوم بل
 ذکرہ الواقف شرطہ لا یعتبر فکلت الشرط شرعا وان لم یکن من مال الوقف بل تبرع بہ لیکون
 ذلک تبذیرا واضاعتہ المال والتبذیر حرام بنص القرآن وقد فی النبی علیہ الصلوۃ والسلام عن
 اضاعتہ المال واعتقاد ان ذلک قرینہ من اعظم البدع وافقہ السیئات وکذا التنفل فی تلك
 اللیلۃ بالجماعۃ الکثیرہ بدعۃ قبیحۃ یحب الہجتاب عنہا لان الفقہاء قد اتفقوا علی کراہۃ
 الجماعۃ فی النوافل ماعد الذراویج والاستسقا والكسوف اذا کان سوی الامام ربیعہ الصلوۃ
 النبی فصل فی تلك اللیلۃ بالجماعۃ الکثیرہ وتسمی صلوۃ البراءۃ بدعۃ ایضا لعدم وقوعہا فی الصحۃ
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین والتابعین رحمہم اللہ تعالیٰ انما ظهرت بعد مائۃ المائۃ من
 الهجرة فانہا حدثت فی المسجد الاقصی سنۃ ثمان واربعین واربعمائۃ واصلہا علی ما ذکرہ الامام
 الطرطوسی ان رجلا قد مر بیت المقدس فقام یصل لیلۃ النصف من شعبان فی المسجد الاقصی فخر
 واحد ثم ثان ثم ثالث ثم رابع فاما اہل الاویحی جمع کثیر شرعوا فی العام الرافی فصل معہ خلق کثیر

یہاں شام عالم وفقہہ امام وواعی کا نفل ہو علی ہذا القیاس اس شب کو مسجد و مین بکثرت چراغ و
 قندیلین روشن کرنی ناجائز ہیں۔ کیونکہ قتیہ میں مذکور ہے کہ شب برات میں مسجد و مین کو چون اور یازارون
 میں بکثرت چراغ جلانے بدعت ہیں۔ جلالت والا تیل غیر کی قیمت کا ضامن ہوگا۔ اور اگر وقف کر دیا
 ہے اس بات کو شرط کر لیا ہے تو یہ شرط شرعاً ناجائز ہوگی۔ اور اگر مال وقف ہے تو یہاں کسی سے تبرع یا نفل غیر
 دیدیا ہو تو یہ صرف بیجا اور اضاعتہ مال میں داخل ہے جسکو نص قرآنی نے حرام فرمایا ہے۔ اور رسول خدا نے بھی
 اضاعتہ مال سے ممانعت فرمائی ہو اور یہ اعتقاد کرنا کہ یہ کار نوا ہے بہت بڑی بدعت اور سخت گناہ ہے بدعت
 اس شیعہ جماعت سے نفل پڑھنے ایسی قبیح بدعت ہے جس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ فقہائے حنفیہ تراویح
 اور نماز استسقا اور صلوۃ کسوف کے بشرطیکہ امام کے سوا چار آدمی اور ہون نوافل کی جماعت کو مکروہ
 ہونے پر اتفاق کیا ہے۔ اور وہ نماز جو اس شب بڑی جماعت سے ادا کیجاتی ہے اور جبکا نام کو کوئی صلوۃ البراءۃ
 رکھ لیا ہے بدعت ہے کیونکہ صحابہ اور تابعین سے اسکا ثبوت نہیں ملتا بلکہ یہ نماز چوتھی صدی ہجری کے بعد
 کی گئی ہے۔ یہ نماز کثرت جہری میں اول اول مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی۔ اسکا سبب امام طرطوسی نے یہ لکھا ہے
 کہ ایک شخص بیت المقدس میں آیا۔ اور پندرہویں شعبان کو بوقت شب نفل پڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے ایک
 آدمی نے نیت باندھ لی اسکی دیکھا دیکھی دوسرا اکھڑا ہوا۔ علی بن القیاس نے اسکا اور چوتھا ملا۔ یہاں تک دو رکعت
 تمام کر نیسے پہلے مقتدیون کی جماعت کثیر ہو گئی وہ شخص ائیدہ سال چھڑایا اور اس کے پیچھے ہر شے کو بچا اٹھایا۔

خوشاغت فی المساجد وانتشرت فی البلاد واستقرت سنة بین العباد وقد سماها العلماء
من اعیان المتأخرین وصرحوا بانها بدعة قبیحة مشتقة علی منکرات فعلی هذا ینبغی للعاجز
عن تغییر تلك المنکرات ان لا یحضر الجماعة فی تلك اللیلة بل یصل فی بیتہ ان لم یجد مسجدا
سالما من هذه البدعة لان الصلوة فی المسجد بالجماعة سنة وتکثیر سواد اهل البدع منه
عنه وترك المنہی عنه واجب وفعل الواجب متعین لا سبیل لمن کان مشغولاً بین الناس بالعلم
والزهد فان الواجب علیہ ان لا یحضر فی مسجد شاهد فیہ هذه المنکرات لان حضورہ علی
الہکارتیوم العاکل هذه الافعال مباحة ومنذوب الیہا فیکون حضورہ شبهة عظيمة فی ظن
العوام ان تلك الافعال مستحسنة شرعاً فاذا ترک عاداتہ ولبس المسجد فی تلك اللیلة وانکر
بقلبه لجزء عن تغییر بید ولسانہ یسلم من التثویلا یقتدی بہ غیر بل یتشعر بعض الناس
من عدم حضورہ ان هذه الافعال غیر رضیة عند الله بل هی بدعة لا یتوغلها الشرع ولا یرضاہا
هل الدین فرما یمنع بعض الناس عن ذلك فیحصل لہ الثواب بفعل ما یقدر علیہ من
الانکار بالقلب والامتناع عن الحضور والحاصل ان تلك اللیلة وان ورد فی فضلہا
احادیث متعددة لکن لیس لاحد ان یعظمہا بما ذمہ الشایع وھی عنه

اسکے بعد یہ نقلی جامع اکثر مسجدوں میں ہونے لگی۔ اور رفتہ رفتہ تمام ملکوں میں پھیل کر لوگوں کا ایک طریقہ
مقرر ہو گیا۔ علمائے متاخرین نے، اسکی مذمت کی ہو اور اسے ایسی بری بدعت بتایا ہو جس میں چند منکرات
موجود ہیں اسلئے اس شخص کو جو ان منکرات کی تغییر سے عاجز ہو یہ چاہیے کہ اس شخص جماعت میں نہ آئے بلکہ
اگر کوئی مسجد اس بدعت سے بچی ہوئی نہ ملے تو اپنے گھر میں نماز پڑھ لے۔ کیونکہ مسجد میں جماعت سے نماز ادا
کرنا سنت ہو اور اہل بدعت کی بھیڑ بڑھا فی ممنوع۔ بایں لحاظ ترک منہیات واجب۔ اور فعل واجب متعین ہر
خاصہ کو شخص پر ہیہ کار مشہور ہو اس پر واجب ہو کہ جس مسجد میں ایسے منکرات ہوتے ہوں وہاں ہرگز
انجائے اسلئے کہ باوجود انکھانہ متقی شخص کا ایسے موقع پر موجود ہونا عوام کو اس بدعت میں ڈالتا ہو کہ شاید یہ
افعال مباح یا مستحب ہو اسلئے اسے اسے عوام کے دل میں بہت بڑا شبہ پڑ جائیگا۔ اور وہ ان افعال کو شرعاً
مستحسن سمجھنے لگیں گے اور جب وہ اپنی عادت چھوڑ دیکر اور اس رات مسجد میں نہ آئیگا اور دل سے اس فعل کا
انکار کریگا (گو مات یا زبان سے اسے بگاڑ نہیں سکتا) تو گناہ سے بچ رہیگا اور عوام اسکی اقتداء کریں گے
بلکہ اسے نہ آئے سے بعض لوگ سمجھیں گے کہ یہ فعل عند الله ناپسندیدہ اور بدعت ہو جسکو شرعاً اور دین
ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن اس خیال کے باعث بعض لوگ اپنے عزم سے ترک جائیں اور سے دلی انکار
اور مسجد میں نہ آنے کے سبب ثواب حاصل ہو۔ حاصل یہ ہے کہ گو اس رات کی فضیلت میں متعدد حدیثیں وارد
ہیں مگر اسکی تنظیم ایسے افعال کے ساتھ نہیں چاہیے جو عند الشرع مذموم ہیں اور جن کی مخالفت کیگئی ہے

مع ان بعض العلماء قالوا لہ ثبت فی قیامہ شئی عن النبی علیہ السلام ولا عن اصحابہ
فعلیٰ هذا یجب علیٰ کل مسلم فی هذا الزمان ان یحذر من الاعتزاز والمیل الی شئی من
البدع والمحدثات ویصون دینہ من البدع التي استانس بها وترفی علیہا فافہا اسم قاتل
قل من سلم من آفاتہا وظہر لہ الحق معها لان البدعة لها حلاوة فی قلوب اهلہا تستشعہا
لمباہرہ فلا یتزکونہا ہذا یحالیس الرومی

سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** الزخرف

والاخلاء الاعباء یومئذ بعضہم لبعض عداۃ ای یتادون یومئذ الانقطاع العلق یظہر
ما کانوا یتخالون لہ سببا للعذاب الا المتقین فان خلتہم لما كانت فی اللہ تبقی نافعة
ابدا لا بدین ریا عباد لا خوف علیہم الیوم ولا انتم تحزنون حکایة لما ینادی بہ
المتقون المتحابون فی اللہ یومئذ الذین امنوا بایاتنا صفة للمنادی وکانوا مسلمین
حال من الواوای الذین امنوا مخلصین غیر ان ہذا العبارة کذا دخلوا الجنة انتم وانزاجہم
نسائکم المؤمنات تحبسون نسین سرور ایتظہر جبارۃ ای اثرۃ علی وجوہکم او تزینون من
الجبرد ہو حسن الوجه والہیئة وتکرہون اکراما یا بالغ فیہ الحبۃ المبالغۃ فیما وصف بالجلیل

حالانکہ بعض علماء کا قیل یہ بھی ہو کہ اس شب کے قیام کی بابت پیغمبر علیہ السلام اور صحابہؓ سے کچھ بھی
نہایت نہیں ہوا۔ اس لئے اس زمانہ میں ہر مسلمان پر واجب ہو کہ دھوکا کھائے اور بدعات کی جانب
مائل ہونے سے بچے اور اپنے دین کو ان بدعتوں سے نگاہ رکھے جسے اُسے قدیم اُنس ہو کہ وہ بدعت
زہر قاتل ہو اور اس سے بہت کم لوگ محفوظ ہیں اور حق قلیل آدمیوں پر ظاہر ہوا ہے کیونکہ بدعت کا مہر
اہل بدعت کو دلوں میں اُتر جاتا ہے اس لیے اسے چھوڑ نہیں سکتے (مجالس الرومی)

سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** الزخرف

الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عداۃ یعنی قیامت کے دن ایک دوست دوسرے کا دشمن ہو گا۔
تمام علاقے منقطع ہو جائیں گے دنیا میں جسے دوست خیال کیا گیا تھا وہ باعث عذاب ہو جائے گا۔ مان
پر ہمہ گیر دنیوی دوستی قائم ہوگی۔ کیونکہ انکی محبت فی سبیل اللہ تھی جو ابد الابد تک باقی رہنے والی ہے۔ یا عباد
الاکوفۃ الایۃ میرے بندو۔ آج تمہرے کسی طرح کا خوف نہیں اور نہ تم تمہارے ہو گے یہ مضمون انکی حکایت ہے
جس سے متقیوں فی سبیل اللہ محبت رکھنے والوں کو قیامت کے دن پکارا جائیگا۔ الذین امنوا یہ وہ لوگ ہیں جو
ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور خالص مسلمان رہے۔ ادخلوا الجنة الایۃ تم اور تمہاری عورتیں سب کی سب
جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمکو ایسی خوشی ہوگی جسکا اثر پھرہ سے ظاہر ہوتا ہوگا۔ یا یہ کہ تم باعتبار حسن ختمہ
عزیز بن گئے جاؤ گے۔ یا نہایت مبالغہ کے ساتھ تمہارا اکرام کیا جائے گا۔ (قاضی میجاوی)

روى عن انس بن مالك رضى الله عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام ذنوبنا سألنا الله
بالصلوة على فان صلواتك على نور لكون يوم القيمة (رواه صاحب الفردوس) وروى عن انس بن
مالك رضى الله عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام ان الله تعالى عبادا يوضع لهم يوم
القيمة المنا بر يقعدون عليها هم قوم لباسهم نور ووجوههم نور ليسوا بانباء ولا شهداء
يعظمهم الانبياء والشهداء فقالوا من هم يا رسول الله قال المتحابون في الله والمتزاورون في
الله والملتصقون في الله (رواه الطبراني في الاوسط) وروى عن رسول الله عليه السلام انه قال
اوحى الله تعالى موسى عليه السلام قال يا موسى هل عملت لي عملا فقال اهل صليت لك
وصمت لك وتصدق لك وذكر لك فقال الله يا موسى ان الصلوة لك برهان والصوم لك
جنة والصدقة لك ظل والذكر لك نور فاي عمل عملت لي فقال دلني على عمل هلك قال
يا موسى هل ابيت لي وليا قط فعلم ان احب الاعمال الحب في الله والبغض في الله عن ابيه
رضي الله عنه عن رسول الله عليه السلام انه قال ان الله تعالى يقول يوم القيمة ابن المتحابون
في فروعني وجلا لي اليوم اظلم بظلي يوم لا ظل الا ظلي (رواه الطبراني) وفي الخبر انه يؤتى برجل
مؤمن في القيمة فتوزن اعماله فتخرج سيئاته على حسنة فيؤثر به الى النار

انس بن مالك سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھ پر درود بھیج کر اپنی مجلسوں کو زینت دیا کرو کیونکہ تم میری
کو درود بھیجنا میرے لیے نور ہو گا (صاحب الفردوس) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں اس دنیا
کے بہت سے بندے ایسے ہیں جنکے بیٹھنے کو قیامت کے دن مہر بھیجائے جائیگے انکے چہرے اور لباس
نورانی ہونگے۔ اور باوجودیکہ وہ پیغمبروں یا شہیدوں میں سے نہ ہونگے مگر پیغمبر اور شہیدان پر رشک کریں گے
صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہیں فرمایا۔ خدا کے واسطے دوستی رکھنے والے۔ خدا کے واسطے ملاقات
کرنی والے۔ خدا کے لیے باہم نشست رکھنے والے (طبرانی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ
نے موسیٰ سے فرمایا۔ اے موسیٰ! تم نے ہمارے لئے عجیبی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کیا اتنی سیسے کے لیے نماز پڑھتی
روزے رکھے صدقہ دیا۔ تیرا ذکر کرتا رہا۔ شاد ہوا کہ نماز تمہارے لئے حجت۔ روزہ تمہارے لئے فوصالِ حشر
تمہارے لیے سایہ اور ذکر تمہارے لئے نور ہے۔ تم نے ہمارے لئے کیا کیا۔ موسیٰ نے عرض کیا کہ اتنی اب مجھے
ایسا عمل بتایا جائے جو خاص حضور کے لئے ہو۔ فرمایا تم نے خاص سیر کے لئے کسی سے دوستی کی ہے۔ اس کا ہر ہوا کہ
اللہ کی سیسے دوستی اور اللہ کے لیے قیمتی نہایت پسندیدہ اعمال ہیں۔ ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا سیر کیے باہم محبت رکھنے والو کہاں ہیں۔ مجھے اپنی غوث و جلال کی قسم آج میں
آگ کو پیسے یا یہ کہ کھونٹا کیونکہ آج سیر سایہ کو مولا اور کہیں یا نہیں ہی (طبرانی) حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک
مومن کو لایا جائیگا اور اس کے اعمال تولے جائیگے۔ بیان نیکوں سے زیادہ ہو گئی حکم ہو گا کہ دوزخ میں بھیجاؤ۔

فيقول يا رب امهني ساعة استوهد من احدى حسنة فيقبله فياتي اليها فيقول انا انا بالسنه
 بيتي في الدنيا ولتقتلني الى كل احسان هي لي حسنة من حسنة اني انجو من النار فقول
 يا بني اني عاجزة في شأني ومغيرة في امري فكيف يمكن ان اخلك اليوم فياين منها وهكذا
 ياتي الى جميع اقربائه فيياس منهم جميعا فيامر الله تعالىه الى النار فيراه خيله يساق الى
 النار فيقول له الخليل و هبت لك جميع حسناتي لينجو احدنا من النار و ذلك اهون من
 ان يكون كلانا في النار فيؤمر به الى الجنة فيسرم اليها فينادي في الطريق ليس من الفتوة
 ان تنسى خليلك في النار فتدخل الجنة فيفر ساجدا ويشفع له فيامر الله تعالى بهما الى الجنة
 (موعظة) وروى عن ابى هريرة و ابن عباس رضي الله عنهما انها قال قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم من نراخاه المسلم فله بكل خطوة حتى يرجع عتق رقبة ويعط عنه بها الف سيئة
 ويكتب له الف حسنة ويرفع له نور كقود العرش عند ربه ورواه حارث بن ابى اسامة و رقا
 عن ابن عباس رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام الا اخبركم برجالكم من
 اهل الجنة قلنا بلى يا رسول الله قال النبي عليه السلام النبي في الجنة والصدوق في الجنة
 و الشاهد في الجنة والرجل يزور اخاه المسلم في ناحية مصر كزورة الله في الجنة ورواه ابو نعيم الحافظ

عرض کریگا۔ اسی گھر ہی بھری ملت ملے تاکہ میں اپنی ماں سے نکلیں گے۔ چنانچہ ملت ملجائی گئی
 وہ اپنی ماں سے کہیگا کہ تو نے دنیا میں مجھے پالا طرح کے احسان کیے۔ آج اپنی نیکیوں میں سے کوئی
 نیکی مجھے دے ڈال تاکہ میں دوزخ سے نجات پا جاؤں۔ ماں جواب دیگی کہ میں خود ہی اپنی بابت عاجز و
 اپنے معاملہ میں حیران ہوں۔ تجھے کیونکر نجات دلا سکتی ہوں؟ شخص یوس ہو کر دیگر قریبا کے پاس جا بیگا
 مگر ہر جگہ سے صاف جواب پا کر یا یوسا نہ پھر آئیگا حکم ہوگا کہ دوزخ میں لیجاؤ۔ اسکا ایک دست اسے اسی حالت
 میں دیکھ کر عرض کریگا کہ اسی سے اسو اپنی تمام نیکیاں دیڈالیں۔ کیونکہ ہم دوزخ کے دوزخ میں جانے ایک کا
 دوزخی ہونا اچھا معلوم ہوتا ہی۔ چنانچہ اب اسے جنت کا حکم ہوگا۔ اور وہ جلد ہی جلدی جنت کی طرف قدم ہٹا
 رستہ میں ایک آواز آئیگی کہ خود جنت میں جانا اور اپنی دوست کو دوزخ سے لے لیچھوڑ دینا مروت کے بعد ہی یہ
 شخص سچہ میں گزر کر اسکی شفاعت کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت کا حکم کر دیگا۔ (موعظہ) ابو ہریرہ اور
 ابن عباس دونوں سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص اپنے بھائی مسلمان سے ملنے جائے تو وہ اس کے
 ہر قدم کے بدلے ایک غلام آزاد کریگا ثواب ملتا ہی ہزار گناہ معاف ہوتے ہیں اور ہزار نیکیاں بھی
 رہیں اور خدا کے نزدیک اس کے لیے نور عرش کی طرح ایک نور باند کرنا جاتا ہی حارث بن ابی اسامہ ابن عباس
 سے کہ رسول خدا فرمایا کیا میں تمکو جنتی آدمیوں کی خیمہ ندوں۔ مجھے عرض کیا ہاں ارشاد فرمایا جسے
 برائی ہو وہ بدیہی۔ اور تہید اور دوزخ میں جس نے اپنی بھائی مسلمان کے شہر کو کسی کو جس میں صرف اللہ کی سطور ملاقات کے

ويعذبونه عذاباً شديداً او يقول انه كان شارب الخمر فيذهب المطيع ضاحكاً مسروراً نحو الجنة فاذا قارب من الجنة يسمعه نداء من وراءه يقول بالله يا صاحبي ويا حبيبي واشتغف في فاذا سمع المطيع ذلك النداء يقف في موضعه ولا يدخل الجنة فيقول له رضوان ادخل الجنة واشكر الله تعالى على ما نجوت من النار فيقول لا ادخل الجنة اذهب بي الى النار فيقول رضوان كيف اذهب بك الى النار وقد امرني الله ان ادخلك الجنة واخذ منك فيقول الرجل انا لا اريد خذ منك ولا الجنة فينادي مناد يا رضوان انا اعلم بما في سر عبدك ولكن سله انت فلم يأت في ضميره فيقول له رضوان له لا تدخل الجنة وترضى بالنار فيقول لئن العاصي الذي ذهب الى النار كان يعرفني في الدنيا فتأدي واعتد لي الى طلب مني الشفاعة وانا لا اقدر ان اخرجه من النار وادخله الجنة فلم يبق الا ان اذهب الى النار فاكون معه في العذاب فينادي مناد من قبل الرحمن يا عبدك انت بضعفك لم ترض ان تذهب ذلك الى النار لانه لم يزل في الدنيا روية قليلة وكان يعرفك وصاحبك ايا ما قليله فكيف ارضى ان ادخل عبدك النار وقد كان يعرفني في جميع عمره واتخذني الها سبعين سنة فاذهب به الى الجنة فقد عفوت عنه ووهبته لك (موعظة) وروى ان اخوين في الله التقيا وبحث عذاب وكونه في شرا فيهما فبما يخص ههنا كهلما جنت كيطرف روانه هو جاريكا او جوب قرحيت ينجح جاريكا تو ايك ذرا ايك في كراي ميرے صاحب اي ميرے دوست۔ بسے مجھ پر رحم كز ميری شفاعت كے ليے تيار ہو جا۔ يذ اسكرو ودين كا دين طخير جاريكا۔ رضوان كيك كا آگے بڑھ اور جنت ميں داخل ہو كر شكر اتي جياں ك تو سے دونخ سے بچا۔ پانی۔ وہ كيك كا۔ نہيں بچے تو دونخ ہی ميں ليچلو۔ رضوان كيك كا بچے تو پر حكم لا ہو ك بچے جنت ميں اعل كرون۔ پھر دونخ ميں كيوں نہ ل سكتا ہوں وہ جو ابد كيك كا بچے جنت نہيں چاہے اس وقت نذر ہوگی كہ اسے رضوان ميں اپنی شہادت كے بھيد سے واقف ہوں ليكن تو بھي واقف ہونا چاہتا ہو تو اس كو بچھ لے۔ رضوان پوچھ كيك كا تو جنت كو چھوڑ كر دونخ كو كيوں پسند كرتا ہو وہ كيك كا كھلان گنگا جھك دينا ميں بچھے جان پچان تھی دونخ كيطرف بيچا كيا ہو اور اسے بچھے اپنی شفاعت كرا في چاہی ہو ليكن بچھے بھرت حال نہيں كہ اسے دونخ سے نكا لكز جنت ميں ليچاؤں۔ اب اسكے سوا اور كوئی مير نہيں كہ اسكے ہمراہ دونخ ميں چلا جاؤں اور عذاب ميں شريك رہوں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ كيطرف سے نذر ہوگی كہ اسے بندے جب تو باوجود اپنی ناتواني اسكے اس بات كو پسند نہيں كرتا كہ تير دوست جس سے دنيا ميں چند روز تيري جان پچان رہی دونخ ميں جائے تو ميں اسي كيوں نہ پسند كرتا ہوں كہ اپنے بندے كو جس تمام عمر ميری جان پچان رہی جو اور جس شہادت كے ليے بچھے معبودا نا ہا ہے دونخ ميں سجدوں۔ اس كا جنت كيطرف ليچا۔ ميں نے اسكے گناہ معاف كے اور تيرے ليے اسے بخش ديا۔ (موعظہ) روايت ہے كہ دو ديني بھائی۔ باہم كمين ليگے۔

فقال احدهما لآخر من اين اقبلت قال اقبلت بيت الله الحرام ونزلت قبر النبي عليه السلام
فانت من اين اقبلت قال من زيارته اخ احبه في الله فقال فضل قلب لي فضل زيارتك
حتى اذهب لك فضل حج فاطرق الاخر راسه مليا فاذا اجهاقف يقول زيارته اخ في الله افضل
عند الله من مائة حجة نافلة (رموعة) وحكى عن بعض العلماء في قوله تعالى في سيرة يوسف
عليه السلام وجاءوا اباهم عشاء يبكون كذا يا ومعهم خمب اخذوا فقهرا فقالوا لا يا هذا الذئب
اكل ابنك يوسف فخلا يعقوب عليه السلام بالذئب فصدر ركعتين ثم قال ايها الذئب اكلت
ولدي وقرعة عيني فانطق الله الذئب فقال معاذ الله يا نبي الله فان لحوم الانبياء لا تأكلها الاخر
ولا النار ولا السباع ولكن اخذوني فمرا فجاؤا بي اليك فقال له يعقوب عليه السلام ايها الذئب
وقعت في ايديهم من اين اقبلت واين قصتك قال اقبلت من ارض جرجان وقصدت كنعان
لامرؤا خال في الله فقال يعقوب عليه السلام لم تزور فقال الذئب لان لي حشد عن جدي
عن جد لي ابراهيم الخليل عليه السلام انه قال من زار اخا في الله كتب الله له الف حسنة
ومحاة الف سيئة ورفع له الف درجة وانجاه من عذاب يوم القيمة بزيارة اخيه وجمع
بينه وبين اخيه في الجنة كالسبابة مع الوسطى وكنت اريد زيارته ذئب هو رضيعي فسمعت صوته فغشي ذلك

ایکے دوسرے سے پوچھا۔ بھائی جان تم کہاں سے آ رہے ہو۔ جواب دیا حج اور روضہ پغیر علیہ السلام کی زیارت سے
فارغ ہو کر آیا ہوں۔ دوسرے نے کہا تم کہاں سے آ رہے ہو۔ اسے کہا ایک مینی بھائی سے ملنے گیا تھا پہلے شخص
بول گیا تھا تم اپنے دینی بھائی سے ملنے کا ثواب میرے حج کے ثواب کے بدلے ہوئے یہ نہ کہ قدرے توقف کیا آخر
میں ہاتھ نہ اڑی کہ دینی بھائی کی ملاقات کو جانا سو حج نافلہ سے بڑھ کر میری سیرت میں سخت
اہمیت و جفاؤا اباهم عشاء یبکون میں کبھی علماء سے منقول ہے کہ یوسف کے بھائی شام کو جھونار و ناروے ہوئے گئے
اور ایک ہیڑیا پکڑتے لائے۔ پھر اپنے باپ کے کہا کہ اس ہیڑیے نے بھائی یوسف کو کھالیا ہے۔ یوسف بھیڑیے
کو ایک گوشہ میں بیگئے اور دو کتے پکڑ کر اس سے پوچھا کہ کیا میری قرعہ عین میں نہ کو تو نے کھالیا ہے۔ خدا ہیڑیے
کو گویا بی عنایت کی۔ اور اسے جواب دیا کہ معاذ اللہ۔ انبیاء کی گوشت کو نہ زمین کھا سکتی ہے نہ آگ نہ درخت۔ یہ لوگ مجھے
زبردستی کھلائے ہیں۔ یعقوب نے فرمایا تو کہاں سے آ رہا تھا کہاں جاتا تھا انکے ہات کی بکر لگ گیا بھیڑیے نے
کہا میں نے جرجان سے کنعان جا چکا ارادہ کیا تھا تا کہ اپنی ایک دینی بھائی رسول آؤں آپ نے فرمایا اس کے لئے سے
کیا عرض غمی بھیڑیے نے کہا میرے باپ نے میرا واس سے اور اسے آپ کے دادا حضرت ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی
ہو کہ شخص اپنی دینی بھائی سے ملاقات کیا کرتا ہی اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھتا ہر گناہ معاف کرتا اور ہزار حج قبول
دیتا ہے اور عذاب تیسارے نجات دیکر اسے اور اس کے دینی بھائی کو جنت میں پہنچا کر دیتا ہے جس طرح کلمہ کی اور
پہنچ کی کلمہ میں جس بھیڑیے سے ملے جاتا تھا وہ میرا وہ شریک تھا۔ رستہ میں اسکی موت کی خبر نہ کہ مجھے نہایت غم ہو

قال يعقوب عليه السلام كتبوا هذا الحديث عن هذا الذئب يا اخواني ان الذئب يزور
اخاه في الله لطلب الثواب من الله والنجاة من عذابه والجمع بينه وبين اخيه في الجنة فكيف
لا تطلبون الثواب من الله بزيارة اخوانكم والنجاة من عذابه والجمع بينكم وبين اخوانكم في
الجنة انتهى (موعظة) واما ثواب المتراورين في الله فروى عن انس بن مالك رضي الله
تعالى عنه انه قال قال علي عليه الصلوة والسلام ما من عبد يزور اخاه في الله الا قال الله تعالى
في ملكوت عرشه عبدى نزارنى وعلى قراءة اى ضياقت لارضى لعبدي قرى دون الجنة
رواه صاحب الفروس بن عبد اسناد وروى عن ابى هريرة رضي الله تعالى عنه انه قال قال
عليه السلام خرج رجل يزور اخاه في الله فارصدا الله على صلاته ملكا قال اين تريد قال اريد
فلانا قال القربته قال لا قال النعمة له عندك تريد ها قال لا قال فغير تزوره قال انى احب
في الله قال انى رسول الله وانه يحبك واياه ررواه صاحب الفروس وروى انه عليه السلام
قال افضل الاعمال الحب في الله والبغض في الله وهذا من حسان المصايب ررواه ابو هريرة وفيه
اشارة الى ان المؤمن لا بد ان يكون له احد قاصد يحبه في الله تعالى ولا بد ان يكون له من يبغضه
في الله عند كونه عاصيا لله تعالى ان من يكون محبوا السبب في الضرورة يكون مبغوضا لهذا

يعقوب بن قرايا اس يحضره من اس حديث كوكب لوه بها كيو حب به طربا طلب ثواب اور عذاب اللى
نجات اور جنت مين لى جاني كے ساتھ جمع ہوئی آرزو مين لى جاني سے ملاقات كرنى كيو پسند كرتا هو تو تم پسے
بھاگوں لكر ثواب كيرن نہیں كاتے اور عذاب اللى سے نجات كيو نہیں حاصل كرتے اور لى بھاگوں كے
ہر جنت مين جت ہوئے كے آرزو مند كيدن نہیں رہتے دوستى بھاگوں كے ملاقات كے بارہ مين اس بن مالك
روى خدا سے روایت كرتے ہيں كے آپسے فرمايو ابو اسد كے واسطے محبت ركركر سكي ملاقات كو جاتا هو اسد كے
ارشاد فرماتا هو كہ ميرے بندے نے مجھے ملاقات كى اسكى عطاى ميرے دے مين جنكے سوا اسكے لى اور كى
چيركو پسند نہیں كرتا نہ جب انبندوس ابو هريرة سے مروى هو كہ رسول خدا فرماتے ہيں كہ ايک شخص اپنے دينى
جاني سے ملنے چلے الله تعالى سے رستہ مين ايک فرشتہ بھو جيا پوچھا كہ تہ كہاں جاتے ہو اس كے بھالان
تس سے ملنے جاتا ہوں فرشتہ كے كہا كہ تہ میں بھو جيو كچھ قرابت ہيں بھو بھو جيو كچھ كيا تم پر اسكا
مخوف نہیں هو كچھ اوارہ رستہ پاتے ہو بھو بھو جيو نہیں فرشتہ نے كہا كچھ قرابت جاتے ہو اس كے بھالان
مين اس سے تم ميں اس كے كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں
اور كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں
اور كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں كچھ قرابت ہيں

من تطلب حرة الناصحين

وہو مطرد فی البغض لکن کل واحد منہما دافین فی القلب انما یتراثر عند غلبۃ اذعند غلبۃ الحب یتظہر افعال المحبین من المقاربتہ والموافقۃ وتسمى موالاة وعند غلبۃ البغض یتظہر افعال المبغضین من البیادۃ والمخالفتہ وتسمى معاداة فان قيل بای طریق یکن اظہار البغض فالجواب ان اظہارہ لا یخلو اما ان یكون فی القول او فی الفعل اما فی القول فیکون تارة بکف اللسان عن مکالمتہ ومحادثتہ وتارة بتغلیظ القول علیہ اما فی الفعل فیکون تارة بقطع السعی فی اعانتہ وتارة بالسعی فی اساءتہ وفساد ما ربہ فیمایفسد علیہ طریق المعصیۃ لا فیمالایؤثر فیہ وهذا اذا صد عنہ المعصیۃ علی طریق القصد کبیرۃ کانت صغیرۃ واما ما جرى مجرى الهفوة التي یعلم انہ نادى علیہا خیر مصر علیہا قال اولی فیہ الاعراض والسترا کما اذا کانت معصیۃ بالجناية علی حقک او حق من یتعلق بک فالاعراض عنہ حسن لان العقول ظلمت واساء الیک من اخلاق الصدیقین واما من ظلم غیرک وعصى الله تعالی فعدم الاعراض عنہ احسان الیہ فلا یحسن الاحسان الیہ لان الاحسان الیہ اساءۃ الی المظلوم والمظلوم اولی بالمراعاة وتقویۃ قلب المظلوم بالاعراض عن الظلم احب الی الله تعالی من تقویۃ قلب الظالم (هذا من مجالس الرضی) ولقد امدحتنا الکلام بعناية للملک القوی السیمیع الجہر الخفی لہ الحمد فی الاولی (والثانی)

احب اور بغض کے متعلق یہ قاعدہ قیاسی اور کلی ہے۔ مان یہ ضرور ہو کہ جب بغض و دونوں باطنی ہشتین میں بغض برکت و دونوں میں ایک کا ترشح ہو جایا کرتا ہو۔ مثلاً غلبہ محبت کے وقت متاربت اور موافقت وغیرہ ایسے افعال ظاہر ہوتے ہیں جو دوستوں کی جانب ہوا کرتے ہیں۔ اسکا نام موالاة ہے اور غلبہ بغض کے وقت مباعدۃ و مخالفت وغیرہ ایسے افعال ظاہر ہوتے ہیں جو دشمنوں کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اسکا نام معاداة ہے۔ اب اگر تمہارے کہو کہ بغض کل الظالم کا ہے تو یہ سے ہونا چاہیے تو جواب یہ کہ الظالم بغض قول اور فعل دونوں طریقوں سے ہو سکتا ہے کہ ظالم کے ناظران سلام و کلام سے دینا یا سخت کلامی سے پیش آنا بغض قولی ہے اور اس کے کاموں میں مدد دینا یا انہیں خراب کر دینا یا اسکی کسی چیز کو بگاڑ دینا جو گناہوں کی معاون میں بغض فعلی ہے۔ یہ اُس وقت ہو کہ جب اس سے قصد کبیرہ یا صغیرہ گناہ صادر ہو تو میں اوستہ جن گناہوں پر وہ ناوم یا غیر مضر ہوگی۔ بہت چشم پوشی اور پردہ داری ضروری ہائے۔ خاصہ کہ جب وہ کوئی ایسا گناہ کرتا ہو جو تمہاری یا تمہاری متعلقین کی ذات کے تعلق رکھتا ہو ایسی حالت میں چشم پوشی نہایت نیک فعل ہے کہ جبکہ جو تپہ ظلم کرے اسی معاف کر دینا اور جو ہتک ساتھ بڑائی کرے اس کے ساتھ احسان کرنا صدیقین کے اخلاق میں داخل ہے۔ البتہ جو کسی غیر بظلم یا خدا کی نافرمانی کرے اس سے اعراض کرنا گویا اس پر احسان کرنا ہے جو کسی طرح بر محل نہیں کیونکہ ظالم کیساتھ احسان کرنا مظلوم کے ساتھ برائی کرنا ہے۔ برہم۔ رعایت مظلوم ہی کی ہونی چاہیے۔ اس کے ظالم سے اعراض کر کے مظلوم کے دلوں تقویت دینی اور تعالیٰ کو نزدیک ظالم کے دلوں تقویت دینے سے بدرجہا برتر ہے مجالس الرضی ہے۔ اُس خداوند قوی کی رعایت سے جو آشکارا و پنهان کج خوب سنتا ہے اور بھال بھی سکتا ہے۔ ہر اس موقع پر جب کہ اساتہ کلام ہے

سورة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

النور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ، بِأَشَاعَةِ الْفَاحِشَةِ وَقُرْآنِهِ وَالْبِزَارِيِّ
وَأَبْوَيْكِرْ وَأَبْوَعْرْ وَحَمْرَةَ بَسْكَوْهَارْ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَكَانَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
بَيَانُ لَعَلَّةِ النَّوْصِ عَنْ اتِّبَاعِ الْفَحْشَاءِ مَا افْرَطَ قَبِيحُهُ وَالْمُنْكَرُ مَا انْكَرَهُ الشَّرْعُ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ بِتَوْفِيقِ التَّوْبَةِ الْمَاجِيَةِ لِلذُّنُوبِ وَشَرْعِ الْحُدُودِ الْمَكْفُورَةِ لَهَا مَا ذَكَرَ مَا ظَهَرَ مِنْ
دَنَسِهَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَادِيدِ الْخُرَادِ هَرٍ وَلَكِنْ اللَّهُ يَزِي مِنْ يَشَأُ لِيُجْلِيَ عَلَى التَّوْبَةِ قُبُولَهَا وَرَأَاهُ
مَعْبُودٌ بِقَوْلِهِ عَابِمُ يَا فَعْلًا لَعَمْرُكَ وَبِنَبِيٍّ تَهْمُ (قَاضِي رَوَى) عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ أَكْثَرُكُمْ
عَلَى بِلَاوَةٍ كَثْرَتُمْ أَزْوَاجًا فِي الْخَمَةِ صَدَقَ مِنْ نَطَقٍ وَعَنْ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ أَكْثَرُكُمْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى فِي الْمِيلَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْيَوْمَ الزَّهْرَاءُ فَانْهَضُوا
يُؤَدُّ بَأَنَ مِنْكُمْ وَإِنَّ الرِّضْلَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ الرُّسُلِ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَى الرَّجُلِ هَلَاكَ مَلَكٌ حَتَّى
يُؤَدِّيَهَا إِلَيَّ وَيُصْبِحُ حَتَّى أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ فَلَانٌ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا (رَفَعَهُ شَرِيفٌ) الْمُرَادُ بِخُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ سِيرَةُ الشَّيْطَانِ وَطَرِيقَةُ الْمَعْنَى لَا تَتَّبِعُوا أَسَالِكُهُ لَا تَتَّبِعُوا آثَارَهُ وَوَسْوَاسَهُ بِأَشَاعَةِ
الْفَاحِشَةِ وَالْأَصْفَاءِ إِلَى الْإِفْكَ الْقَوْلُ بِهِ شَيْخُ زَادَةَ قَوْلُهُ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ بِالتَّوْبَةِ لَمَا ظَهَرَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَخْذَ

سورة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نور

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ، بِأَشَاعَةِ الْفَاحِشَةِ وَقُرْآنِهِ وَالْبِزَارِيِّ
وَأَبْوَيْكِرْ وَأَبْوَعْرْ وَحَمْرَةَ بَسْكَوْهَارْ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَكَانَ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ
بَيَانُ لَعَلَّةِ النَّوْصِ عَنْ اتِّبَاعِ الْفَحْشَاءِ مَا افْرَطَ قَبِيحُهُ وَالْمُنْكَرُ مَا انْكَرَهُ الشَّرْعُ وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ
عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ بِتَوْفِيقِ التَّوْبَةِ الْمَاجِيَةِ لِلذُّنُوبِ وَشَرْعِ الْحُدُودِ الْمَكْفُورَةِ لَهَا مَا ذَكَرَ مَا ظَهَرَ مِنْ
دَنَسِهَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَادِيدِ الْخُرَادِ هَرٍ وَلَكِنْ اللَّهُ يَزِي مِنْ يَشَأُ لِيُجْلِيَ عَلَى التَّوْبَةِ قُبُولَهَا وَرَأَاهُ
مَعْبُودٌ بِقَوْلِهِ عَابِمُ يَا فَعْلًا لَعَمْرُكَ وَبِنَبِيٍّ تَهْمُ (قَاضِي رَوَى) عَنْ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ أَكْثَرُكُمْ
عَلَى بِلَاوَةٍ كَثْرَتُمْ أَزْوَاجًا فِي الْخَمَةِ صَدَقَ مِنْ نَطَقٍ وَعَنْ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَّغْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قَالَ أَكْثَرُكُمْ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى فِي الْمِيلَةِ الزَّهْرَاءِ وَالْيَوْمَ الزَّهْرَاءُ فَانْهَضُوا
يُؤَدُّ بَأَنَ مِنْكُمْ وَإِنَّ الرِّضْلَ لَا تَأْكُلُ أَجْسَادَ الرُّسُلِ وَمَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصَلِّي عَلَى الرَّجُلِ هَلَاكَ مَلَكٌ حَتَّى
يُؤَدِّيَهَا إِلَيَّ وَيُصْبِحُ حَتَّى أَنَّهُ يَقُولُ إِنْ فَلَانٌ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا (رَفَعَهُ شَرِيفٌ) الْمُرَادُ بِخُطُوَاتِ
الشَّيْطَانِ سِيرَةُ الشَّيْطَانِ وَطَرِيقَةُ الْمَعْنَى لَا تَتَّبِعُوا أَسَالِكُهُ لَا تَتَّبِعُوا آثَارَهُ وَوَسْوَاسَهُ بِأَشَاعَةِ
الْفَاحِشَةِ وَالْأَصْفَاءِ إِلَى الْإِفْكَ الْقَوْلُ بِهِ شَيْخُ زَادَةَ قَوْلُهُ لَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ بِالتَّوْبَةِ لَمَا ظَهَرَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَخْذَ

وکن الله تعالى بالتواضع قبول توبته وطفه وكرم سرکشان، عن شقيق البجلي انه قال كان
ابراهيم بن ادهم يمشي في اسواق البصرة فاجتمع الناس اليه فقالوا يا ابا اسحق ان الله تعالى قال في كتابه
(ادعوني استجب لكم) ونحن منذ دهر ندعوك ولا يستجيب لنا قال يا اهل البصرة ما كنت قلوبكم في عشرة
اشياء فكيف يستجاب عاؤكم الاول عرفتم الله تعالى ولم تودوا حقه (والثاني) قرأتم القرآن ولم تعملوا
به (والثالث) ادعيتم حب رسول الله وتركتم سنته (والرابع) ادعيتم عدوة الشيطان والطغوة
ووافقتموه (والخامس) ادعيتم دخول الجنة ولم تعملوا بها (والسادس) ادعيتم الحياة من النار ورميتهم
فيها فانفسكم (والسابع) قلتم ان الموت حق ولم تستعدوا له (والثامن) اشتغلتهم بيعون اخوانكم فالتزوا
عبيد انفسكم (والتاسع) اكلتم نعمة ربكم ولم تشكروا له (والعاشر) ذقتهم موتا لم ولم تعتبروا به (والحادي عشر)
الفتوب وفي الخبر اذا حضر وقت الصلوة امر ابليس عليه اللعنة تجوده بان يتفرقوا ويا قال الناس يشغلوا
عن الصلوة فيجي الشيطان الى من اراد الصلوة فيشغله حتى يؤخرها عن وقتها فان لم يقدر على ذلك
يامره بان لا يتم ركوعها وسجودها وقراءتها ونسيها فان لم يقدر على ذلك يشغل قلبه باشغال الدنيا فان
لم يقدر على شيء من ذلك ذهب خسران الدنيا فيأمر ابليس عليه اللعنة بان يوثق ذلك الشيطان ويرى في البحر
وان كان يقدر على شيء من ذلك يكرمه يعظمه (تنبيه الغافلين) عن النبي عليه السلام انه قال

ليكن استعالي اپنے لطف وكرم سے توبہ قبول کر کے تائبین کو پاک کر دیتا ہے (کشاف) شقيق بلخي سے
مروى ہے کہ ابراہیم ادهم بصرہ کے بازاروں میں پھر رہے تھے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ادعونی استجب لکم (دعا کیا کرو میں قبول کرونگا) ہم برسوں دعا کر رہے ہیں قبول نہیں ہوتی حجاب
دس چیزوں باعث ہمارے دل مردہ ہو گئے ہیں پھر دعا کیونکر قبول ہو (ا) تھے خدا کو سچا پکارا سکا حق ادا
کیا (۲) قرآن پڑھ کر عمل سے کام نہ لیا (۳) محبت رسول کا دعویٰ کر کے سنت رسول کے تارک رہی (۴)
عدوت شیطاں کے مدعی بنکر سیکارے کیا (۵) داخل جنت کے مدعی ہو کر اُس کے لیے عمل کیے (۶) دوزخ
سے نجات پانچا دعویٰ کیا مگر اُنسی میں جان چھوڑتے رہی (۷) موت کو حق جانکر کبھی اُس کے لئے تیار نہ ہوئے
(۸) دوسرے کے عیب ڈھونڈتے رہی اور اپنے عیبوں کی خبر نہ لی (۹) خدا کی نعمتیں اڑا لیں اور شکر ادا نہ کیا (۱۰)
اپنے مرنے وقتائے مگر عبرت حاصل نہ کی (حياة القلوب) حدیث شریف میں ہے کہ نماز کے وقت ابلیس اپنے
شکر و نگو متفرق ہوتا حکم دیتا ہے تاکہ لوگوں کے پاس جائیں اور انکو نماز سے باز رکھیں چنانچہ شیاطین میں سے
ایک شیطان نمازی کو کسی مشغلہ میں لگا کر نماز کا وقت ٹالنا چاہا کہ تباہ ہو گیا سپر و نہیں پاتا تو ہکا دل نماز میں بیٹھی
مشغول کی طرف ڈال دیتا ہے۔ اور جب یہ بھی نہیں ہو سکتا تو ذلیل ہو کر چلے دیتا ہے سو وقت ابلیس حکم دیتا ہے
کہ اس شیطاں کی مشگولین باندہ ہو دیا میں ڈال دو۔ اور اگر اُس نماز خراب کرے گا موقع لمبا تباہ
تو ابلیس اُس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے (تنبيه الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتا ہے

ان الشیطان لما نزل من السماء فاما لمة الشیطان فایعاد الشیطان من الملائكة
 الملائكة فایعاد الخیر و تصدیق الحق فمن وجد هذا فلیعلم انه من الله فلیصل الله تعالی و من وجد
 الاخر فلیعلم من الشیطان الرجیم مصایب فالمة من الامام و هو القرب فان كل واحد من الملائكة
 و الشیطان یقرب من الانسان لهدیه الامرین و هما الایعاد بالخیر و الشر المراد بهما الالهامان
 اللذان یقعان فی القلب احدهما بواسطة الملك و الاخر بواسطة الشیطان و ما وقع بواسطة
 الملك یسمى الهاما و ما وقع بواسطة الشیطان ینسج و سوسة و القلب یخادب بینهما الا ان یأمر
 فطرته یصد لقبول آثار الملك و آثار الشیطان صلاحا متساویا لا یتدرج احدهما علی الاخر الا بالامر
 الهوی و الایجاب علی الشهوات او یخالفه الطهوی و الاعراض عن الشهوات (رسانیه) و قال ابوالمیث
 اعلم ان لك اربعة من الاعداء محتاج الی ان یجاهد كل واحد منهم (الاول) الدنیا قال الله تعالی
 فلا تغرنكم الحیاة الدنیاء و الثانی) نفسك و هی اشر الاعداء لما روی عن ابن عباس رضی الله عنه
 انه قال قال علیه الصلوة و السلام اعدی عدو لك نفسك التي بین جنیبك قال الله تعالی
 و ما ابریئ نفسي ان النفس لأمارة بالسوء (و الثالث) شیطان الجن فاستعن بالله تعالی
 منه كما قال الله تعالی ان الشیطان لكم عدو فاحذروه (و الرابع) شیطان الانسان فاحذره

انسان سے فرشتے اور شیطان دونوں کو قرب حاصل ہو۔ انسان کے دل میں جسے خیالات ڈالنے اور
 کوجھٹلانے شیطان کا اور نیک خیالات ڈالنے اور حق کی تصدیق فرشتے کا قریب۔ اگر یہ دوسری بات ولیمین
 تو انسان کو چاہیے کہ اسے خدا کی طرف سے سمجھ کر جراتی بجالائے۔ اور اگر وہ پہلی بات ولیمین ہے تو وہ شیطان
 سے پناہ مانگے (صحابی) لہذا معنی قرب امام سے کیا گیا ہے اور مذکورہ بالا دونوں باتوں کے سبب فرشتے اور شیطان
 دونوں کو انسان سے قرب حاصل ہے فرشتے نیک خیالات ڈالتا ہے اور شیطان شجر و سوسے القا کرتا ہے یہ دو
 طرح کے امام ہیں ایک فرشتہ کو ذریعہ سے ولیمین آتا ہے دوسرا شیطان کے وسیلہ سے۔ اس کا نام امام ہے اس کا
 نام دوسرے ولیمین دو طرح کی کشش موجود ہے۔ کیونکہ قلب اصل نقطہ کا باعث آثار ملکی اور آثار شیطانی دونوں کے
 قبول کرنے کے مساوی لیاقت رکھتا ہے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہو سکتی بلکہ ان قضائی خواہشوں کا اتباع قبول
 آثار شیطانی کو ترجیح دیدیتا ہے۔ اور ان خواہشوں کی مخالفت اور اعراض قبول آثار ملکی کو غالب کر دیتا ہے (رسانیه)
 ابوالمیث کا قول ہے کہ اے انسان۔ تجھ کو اپنے چار دشمنوں پر ضرور جہاد کرنا چاہیے (۱) دنیا پر اللہ تعالیٰ فرماتا
 لوگو! کہین نیکو دنیوی زندگی دھوکے میں ڈال دے (۲) اپنے نفس پر جو تمام دشمنوں کے بدترین چنانچہ ابن عباس
 رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا تیرے نفس کے پہلو میں تمام دشمنوں کے بدترین دشمن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ
 فرماتا ہے بیشک نفس برا ہو گا حکم کیا کرتا ہے دہم جی شیطان پر اسے ہمیشہ پناہ مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
 شیطان تنہا دشمن ہے تم اس سے ڈکھنی رکھو دہم جی شیطان چو انسان کو فریاد شیطانی کام کرے اس پر ہرگز کھانا اور

سأله فقال عليك من شيطان الجن فان شيطان الجن يكون نحو اوله بالسوسة سقط وانما
شيطان الارض فيلعلانية والمواحة او الامانة وتنبية الغافلين، وذكر عن وهب بن منبه
انه قال امر الله تعالى ابليس ان ياتي محمد عليه السلام ويخبره عن كل ما يسأله فاجابه على نحو
سير صحيح وبيد عكازة فقال عليه السلام من انت قال انا ابليس قال لما اذبحت قال الله
امرف ان آيتك واجيبك عن كل ما سالتني فقال عليه السلام يا ابليس كم اعداؤك من امتي قال
خمس عشرة (الاول) انت يا محمد (والثاني) امام وادل (والثالث) غنى متواضع (والرابع) تاجر
صادق (والخامس) عالم وصل يفتشع (والسادس) مؤمن باحد (والسابع) مؤمن بحجم (والثامن)
تائب ثابت على توبته (والتاسع) منور عن الحرام (والعاشر) مؤمن بدار ودار الطهارة (والحادي عشر)
عشر مؤمن كثير الصدقة (والثاني عشر) مؤمن حسن الخلق (والثالث عشر) مؤمن يتفهم
الناس (والرابع عشر) حامل القرآن يدبر قراءته (والخامس عشر) قاض بالليل والناس نيام
فقال عليه الصلوة والسلام لا بليس كم فقط اول من امتي قال عشرة (الاول) سلطان جائر (والثاني)
غنى متكبر (والثالث) تاجر خائن (والرابع) شارب الخمر (والخامس) القنات (والسادس) حبيب
الرياء (والسابع) اكل مال اليتيم (والثامن) المتهاون بالصلوة (والتاسع) مانع الزكوة (والعاشر)
من يطيل الامل فهو له اخواني واصحابي رنقل من تليبيه الغافلين

کہ جس جی شیطان سے زیادہ شریک ہو، اسے کہ جی شیطان کا غواصت و سوسکہ ذریعہ سے ہوتا ہو اور جس
شیطان بالمواجہ تھے بلکہ تمہارے کاموں میں مدد کر کے تم کو ہکا بکا کر دے (تنبیہ الغافلین) وہب بن منبہ کہتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور جو کچھ وہ فرمائیں اسکا جواب دے۔ چنانچہ
شیطان سفید رنگ پڑھے کی صورت میں عصا ہاتھ میں لیئے آمو جو ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو کون عرض کیا
ابلیس حضور بولے یہاں کیوں آیا ہے۔ عرض کیا اللہ تعالیٰ نے، اسے بھیجا ہے کہ جو کچھ حضور ارشاد فرمائیں اسکا جواب
دوں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا یہ بتا میری امت میں تیرے دشمن کتنے ہیں۔ ابلیس نے کہا۔ پندرہ شخص (۱) آپ (۲)
یاوشاہ عادل (۳) متواضع مالدار (۴) سچا تاجر (۵) نمازی عالم (۶) ناسخ مسلمان (۷) رحل مؤمن
(۸) تہرب جو اپنی قبر پر قائم رہی (۹) حرام سے بچنے والا (۱۰) پاکیزہ مومن (۱۱) صدقہ دینے والا مسلمان
(۱۲) نیک اخلاق ایمان والا (۱۳) نفع دینے والا مسلمان (۱۴) حافظ قرآن جو ہمیشہ تلاوت کرتا رہی (۱۵)
شب بیدار کہ لوگ سوتے ہوں اور وہ نماز پڑھتا رہی۔ پھر پھر علیہ السلام نے فرمایا کہ ابلیس۔ میری
امت میں تیرے رفیق کون کون ہیں۔ عرض کیا۔ دس (۱) ظالم یاوشاہ (۲) شکریہ مالدار (۳) خیانت پیشہ
سوداگر (۴) شرانخور (۵) چٹانخور (۶) ریاکار (۷) زکوٰۃ نہ دینے والا (۸) نماز کا سست (۹) یتیم کا
مال کھانے والا (۱۰) صاحب طول مال۔ یہ دسوں میرے رفیق اور بھائی ہیں (منقول از تنبیہ الغافلین)

و ذکر فی الخبر انه کان فی بنی اسرائیل رجل متعبد فی صومعته یقال له برصیصا العابد کان
مستجاب الدعوات و کان الناس یأتونه بمرضاهم و یدبر المریض بدعائه فدعا ابلیس علیه
اللعنة الشیاطین فقال من یفتن هذا و یضله فقال عفريت من الشیاطین انا افتته قال
لم افتته فلست منکم فقال ابلیس انت له فانطلق حتی اتي ملکاً من ملوک بنی اسرائیل و
بنت من احسن الناس فی جالسة مع ایهام و امهات و اخواتها فصرخا فقرا لذلک فرعاشد
فصار بنت مجنونة و كانت علی ذلک ایا ما اثر انا هم علی صورة انسان فقال هم ان اردتم
ان تبرا فاذهبوا ہا الی فلان الراهب و هو یدبر تھا و یدعوها فنذبوا ہا الیہ فبرئت من علما
فلما رجعوا ہا عاد ذلک فقال لہم الشیطان ان اردتم ان تبرا بألکیة فاجعلوها عندہ ایاہا
فانطلقوا ہا الیہ ترکوها عندہ فابی الراهب فالحوا علیہ و ترکوها عندہ فکان الراهب
مقیماً للصلاة مدیماً للصیام فاجلس الی الراهب عندہ فاطعہا حتی طال علیہا الوقت فنظر
الیہا یوماً فزای جہہا و جسد ہا لہم یرمئہا فی الحسن قال قلبہا الیہا بوسوسۃ الشیطان و لیس
ثورقہا فحملت منه ثم اتاہ الشیطان فقال لہ انک احبلتہا

روایت ہو کہ بنی اسرائیل میں برصیصا نامی ایک بڑا عابد و زاهد شخص تھا مستجاب الدعوات ہونیکے باعث
لوگ اپنے مرض و کوار کے پاس لایا کرتے تھے اور وہ برصیصا کی دعا سے اچھے ہو جاتے تھے۔ انیس نے اپنے
شیاطین کو بلا کر پوچھا کہ تم میں برصیصا کو کون شخص گمراہ کر سکتا ہو۔ ایک نے جواب دیا میں ایسا کر سکتا ہوں اور
اگر وہ سکون تو مجھے اپنے جتنے کا نہ جھنا۔ ابلیس نے اسے اس کام پر معین کر دیا۔ چنانچہ یہ شیطان ابلیس سے
اجازت حاصل کر کے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے پاس آیا سو قبا و شاہ پاس اس کی ایک نہایت حسین بیٹی
اپنی ماں بہنوں سمیت بیٹھی ہوئی تھی۔ شیطان نے اس لڑکی کو مرگی والے کی طرح بچھاڑ دیا۔ سارا گھر گھبرا
اٹھا۔ اور لڑکی دیوانی ہو کر عرصہ تک اسی میں مبتلا رہی۔ اسکے بعد شیطان بصورت انسان گھر والوں کے پاس
آیا اور یہ کہا کہ اگر تم اس کی شفا چاہتے ہو تو فلاں ناہرینی برصیصا کے پاس لیجاؤ۔ اس کی دعا سے ضرور شفا ہوگی
چنانچہ مرید کو لینگے اور برصیصا کی دعا سے اسے شفا حاصل کر لی۔ لیکن جب وہ واپس آئی تو پھر شیطان نے
دوبارہ بچھاڑ دیا۔ لڑکی بدستور بیمار ہو گئی۔ شیطان نے کہا کہ اگر شفا کلی چاہتے ہو تو لڑکی کو چند روز
اسی زائے کے پاس چھوڑ دو۔ چنانچہ گھر والے لینگے اور اس کے پاس چھوڑ آئے۔ انکا اصرار برصیصا
کے انکار پر غالب آیا۔ برصیصا حسب سابق نماز و نہ میں مصروف رہا اور لڑکی کو اپنے پاس رکھا۔
چند روز کے بعد ایک دن اس پر برصیصا کی نظر پڑ گئی۔ ایسا حسین چہرہ اور ایسا سڈول بدن کا یہ کون دیکھا
تھا۔ طبیعت کچھ ایسی مانگ ہوئی کہ صبر نہ ہو سکا۔ مجبوراً لڑکی سے قربت کی۔ اور اسے حمل رہ گیا۔
اس کے بعد شیطان نے برصیصا سے کہا کہ مرشد۔ تم نے لڑکی کو پیٹ رکھا و یا ہے۔

طیس لکن نجاة من الملک ما صنعت بها الا ان تقبلها وتذنبها عند صومعتک فاسأل
عنہا قل انما انت فانہ یصد قوتک فذنبها ودفنها فجاز وسالوا عنہا فقال ما انت با
الله تعالی فصد قوتہ ورجعوا فانطلق الشیطان فقال لہم ان الہب قد وقع علیہا فلما اختہ
ان یطلع علیہا احد ذنبہا ودفنها فرب الملک مع الناس مقبلا الی نحو الہب وحفر واجرہا
فوجد ہا من بوحۃ فاخذ والراہب وصلبہ وجاء الشیطان وهو علی مصلبہ فقال لہ ان
ابغیت منہا ان یجئ لی سجدۃ من دون الله تعالی فقال کیف اسجد لک وانا فی ہذا الحال فقال
ارضی منک ان توحی براسک فیجئ لہ ایماء براسہ فقال الشیطان انا برئ منک انی اخاف
رب العلمین وهو قولہ تعالی کذل الشیطان اذ قال للانسان فلما قال انی برئ منک
انی اخاف الله رب العلمین فکان عاقبتہما انہما فی النار خالدین فیہا وذلك جزاؤ الظالمین
ہكذا روی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فاذا علمت حال برصیصا الذی صار فی النار
مخلدا فاعلم ان الانسان اذا اتبع مقتضى الشهوات والغضب یظہر تسلط الشیطان
علی قلبہ بواسطۃ الهوى ویصیر قلبہ عیش الشیطان ومقرہ لکون الهوى مرعى الشیطان ومقرہ
بادشاہ کے پنجے سے اسی حالت میں نجات مل سکتی ہے کہ اس لڑکی کو قتل کر کے اپنے جہانگاہ کے آس پاس دفن کر دے
اور جب اسکے وارث سوال کریں تو کہہ دینا کہ لڑکی انتقال کر گئی۔ یہاں کہ قول کا سبب کہ فقیر نے آجائے گا چنانچہ
برصیصا نے اسے قتل کر کے دفن کر دیا۔ پھر جب اسکے وارثوں نے اپنی لڑکی طلب کی تو کہہ دیا وہ مجھ کی
انتقال کر گئی۔ انہیں باور ہو گیا۔ شیطان بادشاہ کے پاس آیا اور یہ کہہ کر برصیصا سے پہلے اسے زندہ کیا اور
پھر بخیر فاشائے راز قتل کر کے دفن کر دیا۔ بادشاہ اہلکار کو کہہ کر لے گیا۔ اور قہر کھود کر دیکھا تو لڑکی کو
مقتول پایا۔ برصیصا کو گرفتار کر کے سہلی کا حکم دیا گیا عین مصلوب ہوئے وقت شیطان نے برصیصا کو پاس کر
کہا کہ اگر تو اس وقت مجھے سجدہ کرے تو اس بلا سے نجات دلا سکتا ہوں۔ برصیصا بولا کہ اس حالت میں مجھے
کیونکر سجدہ کر سکتا ہوں۔ شیطان نے کہا فقط سر کا اشارہ کافی ہے۔ بالجلد برصیصا نے اشارتاً شیطان
سجدہ کر لیا۔ اور شیطان یہ کہہ چلے گیا کہ میں تجھے بیزار اور ترسے افعال سے بہی ہوں کیونکہ میں پروردگار
عالم سے ڈرتا ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَتَلَّ الشَّيْطَانُ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اَكْفُرْ اَلَا يَرٰ يَئِسَ
شیطان آدمی کو کفر کی ترغیب دیا کرتا ہے اور جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو یہ کہہ چلے جاتا ہے کہ میں تجھے بہرہ
ہوں کیونکہ میں خدا سے ڈرتا ہوں دونوں کا انجام کار یہ ہے کہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔ اور یہ ظالموں کا
بدلہ ہے اسی طرح ابن عباس سے مروی ہے۔ بس تو جب تم نے برصیصا کے ابدی جہنمی ہو نیکا حال سن لیا
تو یہ یاد رہے کہ جب آدمی خواہش بد اور مقتضائے غضب کا تابع ہو جاتا ہے تو شیطان اسکے دل پر تسلط فرما
ہے۔ اور اس وقت اسکا قلب گنہگارہ ابلیس بن جانا ہے کیونکہ خواہش ابلیس کی سیرگاہ ہے۔

واذا جاهد نفسه ولم يتبع مقتضى الشهوة والغضب يكون قلبه مستقر الملائكة معهم
 لكن لما لم يكن قلب من القلوب خاليا عن الشهوة والغضب الحرس الطمع وغير ذلك من الصفات
 البشرية المتشعبة عن الهوى لم يتصور ان يوجد قلب خال من ان يكون فيه للشيطان جولان
 بالوسوسة ولا تزول وسوسته الا بذكر شيء سوى ما يوسوس فيه اذ عند حصول ذكر شيء
 فيه ينعدم ما كان فيه من قبل الا ان كل شيء سوى ذكر الله تعالى وما يتعلق به يجوز ان يكون
 محال للشيطان فاما ذكر الله تعالى فهو الذي يؤمن جانيه ويجعل له ليس محال للشيطان
 فخذ ما اهديتك واعمل بالايان سهل عليك الله الملك المستعان فمثل القلب كمثل حصان
 ابواب كثيرة والشيطان يريد ان يدخل فيه من كل باب ويملكه ويستولى عليه فلا بد للعبد
 من حفظه ولا يقدر على حفظه الا بمراعاة ابوابه وسد مداخله وابوابه ومداخله الصفا
 المذمومة فليس الا دعى صفة من الصفات المذمومة الا وهي قوة من قوى الشيطان
 وسلامه من اسلحته وباب من ابوابه ومدخل من مداخله من مجالس الروعي وشرط التوبة
 ثلاثة (الاول) الرجوع عن المعاصي (والثاني) الندم عليها (والثالث) العزم على ان لا يعود
 اليها ابدا وروى جابر رضي الله تعالى عنه ان امرأيا دخل مسجد رسول الله صلى الله تعالى عليه وقال
 اللهم اني استغفرك واتوب اليك وكبر فلما فرغ من صلاته قال له على رضي الله تعالى عنه
 اورا اگر انسان مجاہد کرتا اور وقت نماز خواہش بداد و غصب کے بچتا رہتا ہو تو اس کا قلب گنہ گار نہ ہو جائیگا
 لیکن جبکہ شہوت غضب حرص طمع وغیرہ صفات بشریہ کو فی دل پاک نظر نہیں آتا۔ اس لیے یہ بات متصور ہی
 نہیں ہو سکتی کہ کسی کا قلب شیطانی جولانگی سے خالی ہو۔ اور عین شیطانی وسوسوں کا دخل نہ ہو۔ وسوسہ اسی
 زائل ہو سکتا ہے کہ آدمی وسوسہ ڈالنے والی چیز کو چھوڑ کر کسی دے کا ذکر کرنے لگے۔ کیونکہ ایسا شے کے تذکرہ
 کے وقت دوسری شے معدوم ہو جاتی ہے البتہ یہ بات ضروری کہ ذکر اللہ اور اس کے متعلقات کے سوا ہر چیز کو لا نگاہ
 شیطانی بن سکتی ہے۔ ذکر اللہ شیطانی امن دینے والی چیز ہے جو کہ صراط جولانگی شیطانی نہیں ہو سکتی۔ پس جو شخص
 جو رستہ بتا دیا ہے اس پر چلو اور ایمان کا ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ سب کام آسان کر دیگا۔ قلب ایک ایسا قلعہ ہے جس کے
 دروازے بکثرت ہیں۔ شيطان ہر دروازہ داخل ہو کر غالب آتا چاہتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ہر دروازہ کی حفاظت
 کرے۔ یہ حفاظت سخت نگہبانی اور کھڑک باندھ کر پرنہ صفت بدارن دروازوں کو اوٹا دین آدمی میں ہر صفت
 مذمومہ ایک شیطانی قوت اس کا ہتھیار اور مدخل ہے (مجالس الرومی) توبہ کی تین شرطیں ہیں (۱) گناہوں کے
 رجوع (۲) معاصی پر ندامت (۳) ہمیشہ کے لئے ترک گناہ۔ جاہر روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے
 مسجد نبوی میں آکر یہ کہا اللہم انی استغفرك واتوب الیک (اے نبی میں تجھے معفرت چاہتا ہوں اور
 توبہ کرتا ہوں) اس کے بعد نیت باندھ لی جب نماز پڑھ چکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

یہ لکھا کہ ان شریعت اللہ ان بالاسقفاد توبہ اللکلابین و توبیتک ہذا فتاخر الی القوتہ فقال
یا امیر المؤمنین و ما توبۃ الصادقین قال ہی اسمہ یقع علی ستۃ معان (القدمۃ) علی الماضی
الذنوب و الاعادة لما ضیع من الفرائض ورج المظالم و اذابة النفس فی الطاعة کما ربیتہا
فی المعصیۃ و اذاعتہا مرارۃ الطاعة کما اذقتہا حلاوۃ المعصیۃ و البقاء بدل خصالہا و حاکمتہ
کذا ذکرہ ابو السعوی قال فجم الدین قدس سرہ اذا اراد اللہ ان یتوب علی عبد من عبادہ
لیرجعہ من اسفل سافلین البعد الی اعلی علیین القرب یخلصہ من عبویۃ ما سواہ یتصرف
جذبات العنایۃ فخرہ فقہ الرجوع الی الحضرة و یقبل منہ الرجوع بالتقرب الیہ کما قال اللہ
تعا من تقرب منی شبرا تقرب منہ ذراعا و من تقرب منی ذراعا تقرب منہ باعرا الخ
معناہ من تقرب الی بالتوبۃ و الطاعة تقرب الیہ بالرحمة و التوفیق و الامانة وان زاد ذلت
سورۃ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** عنکبوت

یا عبادہ الذین امنوا ان ارضی واسعه فایای فاعبدون ای اذا لم تسہل لکم العبادۃ
فی بلدۃ و لم یتیسر لکم اظہار دینکم فہاجروا الی حیث یتشی لکم ذلک

اسے شخص نیز بان سے جلدی جلدی استغفار کرنا چھوٹے لوگوں کی توبہ ہو اور یہ توبہ خود توبہ کی محتاج ہو
اُسے عرض کیا کہ حضور سچوئی توبہ کیسی ہوتی ہو۔ فرمایا توبہ چھ معنوں میں مشتمل ہوتی ہو (۱) گزشتہ گناہ توبہ
نہایت (۲) فائزۃ فرائض کا اعادہ (۳) حقوق کی واپسی (۴) اپنی جان کو اس طرح طاعت میں صرف
کرنا جیسطح گناہوں میں مصروف کیا تھا (۵) نفس کو اس طرح طاعت کا مرکز کچھانا جیسطح معصیت کا مرکز کچھا یا
(۶) گزشتہ ہنسی کے بدلے بکثرت رونا (ابو السعوی) نجم الدین قس کا قول ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو توبہ
کے عقل سافلین سے قریب کرے، علی علیین کی طرف مینا نا چاہتا ہو تو اپنے جذبات عنایت کے باعث اُسی
عبودیت اسوائے ربانی دیکھ اپنی بارگاہ کی جانب بلالیتا ہو اور اُس سے قریب ہو کر اُسکے رجوع الی اللہ
کو قبول کر لیتا ہو۔ چنانچہ ریف قدسی کا مضمون ہے کہ جو مجھے ایک بالشت قریب ہو میں اُس سے ایک
قریب ہو جاتا ہوں اور جو ایک گز قریب ہو میں اُس سے دو گز نزدیک ہو جاتا ہوں اسکا مطلب
یہ ہے کہ جو شخص توبہ و طاعت سے میرا قریب ڈھونڈتا ہو میں رحمت و توفیق و اعانت سی اُسکا قریب
جگاتا ہوں اور اگر اس قریب میں زیادتی چاہتا ہے تو میں بھی زیادتی کر دیتا ہوں۔

سورۃ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** عنکبوت
یا عبادہ الذین امنوا ان ارضی واسعه فایای فاعبدون۔ (میرے ایماندار بندو۔ بیشک
میری زمین فراخ ہی تم میری ہی عبادت کرو) مطلب یہ کہ اگر تم کسی خاص شہر میں عبادت اور اپنے
دین کا اظہار نہ کر سکو تو کسی ایسے مقام میں ہجرت کجھان یہ باتیں میسر ہو سکیں۔

وعنه عليه السلام من فرط دينه من ارض الى ارض ولو كان شديدا استوجب الجنة وكان
 رفيق ابراهيم وهدى عليهما السلام والفاجواب شرط محذوف اذا لمعنى ان ارضي السعة ان
 لم يغضوا العبادة الى في ارض فاحلصوها في غيرها كل نفس خاتمة الموت، تناله لا محالة رشح
 اليانترجون، الجزاء من هذا عاقبته ينبغي ان يجتهد في الاستعداد له والذين امنوا وعملوا
 الصالحات لنثوبنهم لننزلهم من الجنة عرفا علالي وقرآنهم والكسافي لنثوبنهم لنثوبنهم
 من الثواب فيكون انتصاب - فالاجرائه عجز لنثوبنهم وبذرع الخاضع او تشبیه الظروف الملقط
 بالمهور رجزی من تحتها الاله اذ خالدين فيها نعم اجر العالمين، وقرئ نعم والخصوص بالمدح
 محذوف دل عليه ما قبله (قاضي بيضاوی) رزی عن ابی هريرة رضی الله تعالى عنه ان رسول
 الله صلى الله تعالى عليه وآله قال ليصل على نور على الصراط ومن كان على الصراط من اهل النور
 لم يكن من اهل النار صدق رسول الله قال مقاتل والكلبي نزلت هذا الآية في ضعفاء
 مسلمة مكة يقول ان كنتم في ضيق بمكة من اظهار اليمان فاخرجوا منها الى ارض المدينة
 ان ارضي بعض المدينة واسعة امينة قال مجاهد هو ان ارضي واسعة فتهاجروا فيها وقال سعيد
 ابن جبر اذا عمل في الارض بالمعاصي فلخرجوا فان ارضي واسعة وقال عطاء اذ امرتم بالخفافه
 وغيره صلى الله عليه وسلم فواته بين جو شخص ليشن دين كوايك مقام سے دوسرے مقام کی طرف سے نکلا
 (خواہ ایک ہی حالت کیوں نہ ہو) وہ جنت کا مستحق ہو۔ آیت میں ات شرط محذوف کا جواب ہے یعنی میری زمین
 فراخ ہو اگر تم ایک جگہ خالص طور سے عبادت نہیں کر سکتے تو دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ مکمل فقیر اللہ الموت
 ہر شخص لا محالہ موت کا مزہ چکھنے والا ہو۔ پھر تم سب کے سب جزا کے لیے ہماری طرف رجوع کرو گے۔ پس توجسکا
 انجام موت ہوا ہے ہر دم تیار رہنا چاہیے اور یا اندرون۔ نیک عمل کرنا انکو ہم جنت کے بالا قانون میں
 بگاڑ دین کے (جزا در کسائی کی قرأت میں لنثوبنہم ہو اور عرفا کا نصب یا تو اسلئے ہو کہ لنثوبنہم یعنی نکل
 ہے یا نصب بزرع خاضع ہو یا ظرف موت کو بہم سے تشبیہ دیکھی ہو ان جملوں کے نیچے نہرین جاری ہیں انا ہمار
 ہمیشہ یہیں رہا کریگے اور یہ عمل کرنا انکی بہت ہی اچھی مزدوری ہو۔ ایک قرأت میں فقیر ہو اور مخصوص
 بالوج محذوف اسلئے کہ جگہ ناقابل سپر وال ہو بیضاوی ابو ہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے
 فرمایا۔ ورو بھیجئے وائے پر پلھراط کے وقت نور ہوگا۔ اور چہر سو وقت نور ہوگا وہ ناری نہیں ہو سکتا (رسول خدا
 نے سچ فرمایا) متاقل اور کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت کہ کے ضعیف مسلمانوں کی بابت نازل ہوئی ہو مطلب یہ کہ
 کہ ای ہل کہ۔ اگر کہ میں رہ کر تم اہل ایمان میں کر سکتے تو وہ بات سے مدینہ چلے جاؤ ارضی سے مراد مدینہ اور واسطہ
 بعضی امینہ ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ میرا ملک فراخ ہو تم کسی اور جگہ ہجرت کر جاؤ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ جب کسی سر
 پر گناہ ہوئے تو نگین وہاں سے نکل جاؤ۔ کیونکہ میرا ملک وسیع ہو عطا فرمائی ہیں جب تمکو گناہوں کا حکم دیا جائے تو بہاؤ

فان ارضی واسعة ولکن حبیب علی بن کان فی بلد یسئل فیہ بالکس من ولایتہ فقیہ ان
یہاجر الی بیت قیامہ العبادۃ وقیل نزلت فی قوم تغلفوا عن الخیر بمکة وقالوا انفسوا ان هاجر
فوت من الجوع وضیق المعیشتہ فانزل الله هذه الایة ولم یعد رهم بترك الخیر وقال اطوف
ابن عبد الله ان ارضی واسعة ای مرقی لکرواسع فاحجوا معالم التنزیل، روی عن ابی هریرة عن
رسول الله علیه الصلوة والسلام اذ مات المؤمن حاجر حوله دارۃ شهرافینظر الی من خلف
من حیالہ کیف یقسم ماله وكيف یؤدی دیونہ فاذا اتى شهر ارجا الی حضرته فیوم حول قبره
سنة وینظر من یاتیة ویدعوله ومن یحزن علیہ فاذا اتى سنة رفع روحه الی حیث یجتمعون فیہ
الرواح الی یوم یفخر فی الصور (هجرة الانوار) سئل ابو حنیفة رحمة الله علیہ ای ذنب اخوف
بسلب الایمان قال ترك الشکر لله علی الایمان وترك خوف سوء الخاتمة وظلم العباد کما ذکرنا
ویرسل الله نفعاً الیہ بعد موته عند حمل الجنائزۃ اربعة ملائكة فاذا اتوا علی یاس قبره نادى
احدهم انقصت الأفعال وانقطعت الامال ونادى الثانی ذهبت الاموال وبقيت الاعمال
ونادى الثالث زالت الاشغال وبقي الویال ونادى الرابع طوبی لک ان کان مطمئن من
الحلال وکنت مشغولاً بخذی الجلال (هجرة الرغبات) وحی ان سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام لما وسم علیہ

خداى زمین فراخ ہوسى لیے جب کسی شہر میں کثرت گناہ ہوئے نگین اور آدمی اُنکے مٹانے پر قادر ہو
تو اُس پر واجب ہے کہ ایسی جگہ چلا جائے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے بعض کا قول ہے کہ آیت مذکور اُنکے
حقین نازل ہوئی ہے جو حجہ کو چھو کر کہہ میں رہے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ہم حجت کر جائیں گے تو جیو کہ اور
معاش کے باعث مر رہیں گے چنانچہ یہ بیت نازل ہوئی اور یہ لوگ ترک ہجرت کے متعلق معذور نہیں سمجھے
گئے۔ مطرف بن عبد الله کہتے ہیں ارضی واسعة کا یہ مطلب کہ میری دینی ہوئی روزی مسیح جو تم ہجرت کے
تو بکھو (مطالعہ نشر) ابو ہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کسی کو ہجرت کے بعد ایک شخص سے
کہہ رکے کہ ہجرتی اور یہ کیا کرتی ہے کہ اُسکے وارث مال کیونکہ تقسیم کرتے اور اُسکا قرض کس طرح بٹھاتا ہے
یہ مہینا بچہ کے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی اور یہ کہتی ہے کہ میرا لے لے لے کوں نگین ہوتا اور یہ اسے
کہتا ہے پھر بعد تمام سال یہ روح دیگر ارواح سے جا ملتی اور فتح صدقہ نکال دیتا ہے ہجرت اللہ ابو حنیفہ
جو چاہا گیا کہ ایمان جاتے رہتے کا سبب زیادہ خون کو تپا گناہ میں ہے فرمایا دولت ایمان نے پر خدا کا شکر بخیر
شے خاتمہ کا خوف نہ رکھنے میں۔ بندہ نوید علم کر نہیں۔ اکثر خیال ہو سکتا ہے ہجرت نہ اٹھتے وقت اللہ تعالیٰ سے روکے
اور پانچ نر شے پہنچا ہے ایک کہتا ہے کہ عمر بزرگ تھی اور اس میں جاتی رہیں دوسرا کہتا ہے کہ مال عامارہ اعمال گئے
تیسرا کہتا ہے کہ نسل سب نازل ہو گئی صرف وہاں رہ گیا چنانچہ دیتا ہے کہ اگر میرا کھانا پینا طلال اور نوخدا کی عبادت میں
مستغول تھا تو تیرے لیے باکبار ہے (ہجرت اوفا) حکایت سلیمان علیہ السلام کو جب دنیوی فراخی حاصل ہو

وحکم الانس والجن والوحوش والعیور حکم الریاح عزت نفسه فاستاذن ربه فقال یارب
اذن لی حتی اعطی رزق کل مرزوق سنة كاملة فاحی الله تعالیٰ انک لا تستطیع فقال لی
اذن لی یوما فاذن الله له یوما فامر سلیمان علیه الصلوٰۃ والسلام الانس والجن ان یاتوا بحجیم
من فی الارض وامر ان یطبخ ما یطبخ وان یعضوا ما یعضر فطبخ وحضرا ربیعین یوما ثم اصابا
ان لا تهب علی الماء کلا حتی لا تقسد الطعام وامر ان یصف الطعام فی صحراء واسعة فكان
طول السباط مسیره شهر فقس علیه عرضہ ثم اوحی الله تعالیٰ سلیمان علیه الصلوٰۃ والسلام عن
تبتدئ من المخلوقات قال بسکان البر والبحر فامر الله تعالیٰ من سکان البحر المخیط حوتاً بان یأتی
دعوة سلیمان فرجع الحوت راسه وتقدم نحو السباط وقال یا سلیمان قد جعل الله رزق فی هذا
الیوم علیک فقال سلیمان علیه السلام وذلک الطعام فابتدل فاما تر لحظة حتی ابتلع ذلک الزاد
کله ثم نادى یا سلیمان اشبعنی فانی جائع فقال ما شبعت قال لی الی ما شبعت فعند
خر ساجدا وقال سبحان من تکفل برزق کل مرزوق من حیث لا یشعر ربیع الاسرار وروی
ان سلیمان علیه السلام سال غلۃ قال کمرزقک فی السنة فقالت جنة من حنطة فجعل
سلیمان علیه السلام الغلۃ فی قارورة ووضع معها حبة من حنطة وسد راسها

اور جن انسان وحوش عیور ہوا۔ سب انکے محکوم ہو گئے تو اکیدن آپنے بارگاہ خداوندی میں عرض
کیا کہ ائی میں بہ تنفس کو ایک برس تک روزی دینی چاہتا ہوں اسکی اجازت لجاؤںے حکم ہوا کہ تیرے
ہرگز نہ ہوگا عرض کیا کہ اچھا ایک ہی دن کی اجازت ہو۔ چنانچہ ہو گئی حضرت سلیمان نے جنی اراد
کو حکم دیا کہ روئے زمین تمام باشندوں کو جمع کرلو۔ اور تمام کھانے کی چیزیں پکواؤ۔ بالحد پالیدین رنگ کھانے
پکتے ہی پھر باو سب کو حکم دیا کہ خیردار کھانے شرنے نہ پائیں اسکے بعد ایک وسیع جنگل میں تمام کھانے چنے
گئے۔ دسترخوان ایک میز پر رکھا گیا اور سیقدر چوڑا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ پہلے کوئی مخلوق کھانا
شروع کرو گے۔ عرض کیا جنگلی اور دریائی مخلوق کو۔ اللہ تعالیٰ نے بحر محیط کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ سلیمان کی
دعوت میں حاضر ہو مچھلی سر نکال کر دسترخوان کی طرف بڑھی اور یہ کہا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرا رزق آپکے
ذمہ کر دیا ہے۔ آپنے جواب دیا۔ ہاں ہاں کھانا شروع کر مچھلی ایک لحظہ میں سارا کھانا دھڑپ میں اٹا کر گئی۔
اور پھر یہ کہا کہ اے سلیمان میری پیٹ بھر کر کھاؤ ایسے۔ میں تو ابھی مجھوکی ہوں۔ آپنے فرمایا کیا تیرا پیٹ
میں بھرا۔ مچھلی نے کہا۔ ابھی تو نہیں بھرا۔ اسوقت سلیمان مسجد میں گر پڑے۔ اور یہ کہا پاکذاذ تھی
ہے جو بہ تنفس کے رزق کا کفیل ہے۔ اور زمان سے دیتا ہے کہ جہاں سے گمان نہو (بیع الاسرار)
روایت ہو کہ سلیمان نے ایک چیونٹی سے پوچھا تو ایک سال میں کتنا کھاتی ہو عرض کیا گیسوں کا
ایک دانہ آپنے ایک دانہ ڈالکر چیونٹی کو شیشہ میں بند کر دیا اور ڈاٹ لگا دی۔

فماقت السنة فمزم القارورة فاذ النعمة اكلت نصف الحبة فقال سليمان عليه السلام
لماذا امر تاكلي نصفها الاخر قالت لان توكل على الله فاكل الحبة لانه لا يفسد في فمها صارت كوك
عليك في القارورة تركت نصفها وقلت ان تسيق في هذه السنة اكلت النصف الاخر في السنة
الارضية (مرجيه) وفي الخبر اذ اخذ العبد في النزاع ينادى ملك الموت دع حتى يستريح واذ بلغ
الروح الصدر قال دع حتى يستريح واذ بلغ الحقوم جلوده ندع دع حتى يودع الاعضاء بعضها
بعضا فتودع العين العين فنقول السلام عليكم الى يوم القيمة وكذلك الاذن واليد ان
والرجلان ويودع الروح النفس فتعوز بالله تعالى من ودام الايمان اللسان والمعرفة الجنان
فتبقى اليدان بلا حركة والرجلان بلا حركة لهما والعينان لا نظرها والاذان لا سمع لها والبلية
لا روح له ولو بقى القلب بلا معرفة فكيف حال العبد في المهد لا يرى احدا ولا ابا ولا اما
ولا اولاد اولاد اصحابا ولا فرشا ولا اخوانا ولا ارحاما فلو لم ير باكم بما فقد خسر خسرنا عظيما
(زهره الرياض) وفي الخبر ايضا ان ملك الموت اذا اراد قبض الروح يقول العبد لا اعطيت
ما لم تومر به فيقول ملك الموت امر في دني بذلك ويطلب الروح منه العلامة والبرهان فيقول الروح
برس روز کے بعد کھو کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس نے صرف آدھا دانہ کھا یا ہے۔ فرمایا تو نے نصف
کیون چھوڑ دیا۔ چوٹی نے عرض کیا پہلے میرا بھروسہ خدایہ تھا۔ میں تمام دانہ کھا لیتی تھی اور یہ جانتی تھی
کہ وہ مجھے ہرگز فراموش نہ کرے گا۔ شیشہ میں بند ہونے کے بعد صرف آپ پر اعتماد ہو گیا اس لئے میں نے نصف دانہ
چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اگر آپ اس سال مجھے بھی بھول جائیں گے تو باقی نصف دانہ آئندہ سال کام آئے گا
(رجیہ) حدیث میں ہے کہ جب بندہ عالم نزع میں ہوتا ہے تو ملک الموت نہ کہتے ہیں کہ اسے آرام
پانے کے لئے چھوڑ دے۔ پھر جب روح سیدنتگ آجاتی ہے تو مکرر یہی ندا ہوتی ہے اور جب حلقہ تک
پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت فرماتے ہیں کہ اسے چھوڑ دے تاکہ ایک عضو و سر عضو کو رخصت کرے
اسوقت آنکھ السلام علیکم کہہ کر دوسری آنکھ کو قیامت تک کے لئے رخصت کرتی ہے پھر اس طرح کان۔ ہات
پاؤ۔ ایک دوسرے کو وداع کرتے ہیں۔ روح نفس کو چھوڑ جاتی ہے (اللہ تعالیٰ ایمان کو زبان کے اور
معرفت کو دل کے رخصت کر دینے سے پناہ میں رکھے) اسوقت ہات پاؤں بلا حرکت آنکھیں بلا نور کان
بلا سماعت اور بدن بلا روح باقی رہ جاتا ہے۔ توبہ توبہ اگر دل بلا معرفت رہ گیا تو بندہ پر قبر میں کیسی بنے گی۔
حسان نہ مان نہ باپ نہ اولاد نہ یاد دوست نہ بھائی بندہ نہ بھینچو نہ پردہ اگر خداوند کریم کا دیا رہنما تو بڑا
گھٹانا اٹھانا چڑھے گا (زهره الرياض) حدیث میں ہے کہ جب ملک الموت جان لینے آئے ہیں تو بندہ
کہتا ہے کہ جس چیز کا تم کو حکم نہیں میں اسے حوالے نہیں کر سکتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا نے
حکم دیا ہے۔ اسوقت روح ملک الموت سے علامت اور حجت طلب کرتے ہوئے یہ کہا کرتی ہے

ان نبی خلقی وادخلنی فی جہنم وادخلت منی فالان فزیل ان فادخل فی جہنم
 الی اللہ تعالیٰ یقول ان مبدلہ فلا ینقول کذا وکذا ویطلب البرہان فیقول اللہ تعالیٰ روح
 عنک یا مملک الموت اذهب الی الجنة فخذ نقاعة علیہا علامتی وارہا روحہ فیدہیک الموت
 فیأخذہا وعلیہا مکتوب بسم اللہ الرحمن الرحیم فیریدہا یاھا فاذا رآھا روح العبد ینخرج من الشیطان
 (زہرۃ الریاض) روی انہ علیہ السلام قال لا ینخرج روح المؤمن حتی یرى مكانہ فی الجنة فلا ینظر
 الی ابویہ ولا الی اولادہ عند ذلک من عشق ذلک المكان ولا ینخرج روح المنافق حتی یرى مكان
 فی النار فلا ینظر الی اولادہ ولا ابویہ من فرغ ذلک المكان قبل یا رسول اللہ کیف یرى المؤمن
 مكانہ فی الجنة والمنافق مكانہ فی النار قال ان اللہ تعالیٰ خلق جبرائیل علیہ السلام فی احسن صلوۃ
 ولہ مائۃ الف واربعۃ وعشرون الف جناح وبین تلك الاربعۃ جناحان اخضران مثل جناح
 الطائوس اذا نشر جناحہا من تلك الاربعۃ یملاء ما بین السماء والارض وعلی جناحہ الارض ملک
 صلوۃ الجنة وما فیہا من الخمر والقصور والدرجات والحداد وعلی جناحہ الایسر مکتوب صوتہ اذانہ
 وما فیہا من النیر والعقارب والذکات الربانیۃ واذا اجاء اجل واحد یدخل فوج من الملائکۃ فی عروقہ
 ویعصرن روحہ من قدسہ الی کتبۃ ینخرج ذلک الفوج ویدخل الفوج الثانی فیعصرن روحہ من کتبۃ الایسر

کہ خدا نے پیدا کرکے بعد جب کجاو بن میں داخل کیا ہو تو تم میرے ساتھ نہ گئے۔ اسوقت کس حجت سے
 مجھے لینے آئے ہو۔ ملک الموت بارگاہ الہی میں حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ فلان بندہ حجت طلب کرتا ہو۔
 ارشاد ہوتا ہو کہ میرے بندہ کی روح نے حج کہا جنت کا ایک سیب لیجاوا اور اسکی روح کو دکھاؤ۔ ملک الموت
 جنت کا ایک سیب چیر دینا اور الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہوئی ہوئی لیجا کر اسے دکھائے ہیں اسوقت روح
 نہایت خوش ہو کر بین جبرائیل جاتی ہے زہرۃ الریاض پیغمبر علیہ السلام کا قول ہو میں کی روح جنت میں
 اپنا ٹھکانا دیکھے بغیر میں سے نہیں نکلتی۔ اور اس ٹھکانے پر فرشتگی کے باعث مان باپ اور اولاد کی ذرا پروا
 نہیں کرتی۔ اور منافق کی روح دوزخ میں اپنا مقام دیکھے بغیر جہنم سے تاج نہیں ہوتی اور اس خوفناک
 مقام کی ہول کے سبب مان باپ اور اولاد کی طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ لوگوں نے عرض کیا حضور میں
 و منافق کو اپنا اپنا ٹھکانا کیونکر نظر آجاتا ہو۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہو
 اُسکے ایک لاکھ چودہ ہزار پر ہیں۔ ان میں بزرگ طاووس دو سہر پر ہیں جب آپ کسی پر کو کھولتے ہیں تو غلو آسمان
 ی زمین سب ڈھک جاتا ہو۔ آپکے دہتے بازو پر جنت عور و قصور درجات اور خدام جنت وغیرہ کی صورت مسطور
 ہے اور بائیں بازو پر دوزخ۔ اسکے سانپ۔ بچھو۔ درکات۔ اور زبانیہ وغیرہ کی صورتیں درج ہیں جب
 ایسی موت آتی ہے تو فرشتہ کی ایک جماعت رگوں میں اعلیٰ ہو کر ایسی روح کو پاؤں سے دیکر گھنٹوں تک
 کھینچتی ہے۔ پھر یہ جماعت چلی جاتی ہے اور دوسری جماعت جان کو گھنٹوں کے پیٹ تک کھینچ لاتی ہے

یا ابن آدم طوبی لك ان كان ما والک الجنان والویل لك ان كان ما والک النیران یا ابن آدم
تذهب الی الی سفر بعید بغیر زاد و تخرم من منزلک فلا ترجع الیه ابدا لا یابد ونصیر الی بیت
الاهوال اذا حمل علی الجنادة نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم طوبی لك ان كان
علماک خیرا وطوبی لك ان كنت تأثبا وطوبی لك ان كنت مطیعا لله واذا وضع للصلاة
نودی من السماء بثلاث صیحات یا ابن آدم كل عل علمته تراه الساعة فان كان علمک خیر
نزه خیر وان كان علمک شر نزه شر واذا وضعت الجنادة علی شقیق القبر نودی بثلاث
صیحات یا ابن آدم ما تزودت من العمر ان لهذا الخراب وما حملت من الغنى لهذا الفقر وما حملت
من النور لهذه الظلمة واذا وضع فی الحد نودی بثلاث صیحات یا ابن آدم كنت علی ظهری
ضاحکا فصرت فی بطنی یاکیا وكنت علی ظهری فراحصرت فی بطنی حزینا وكنت علی ظهری ناطقا
فصرت فی بطنی ساکتا واذا دبر الناس عنه یقول الله تعالى یا عبدي بقیت فریدا
وحیدا وترکولک فی ظلمة القبر وقد عصیتنی لاجلهم وانا ارحمکم الیوم رحمة یتعجب منها
الناس انا لا شفقت علیک من الوالدة بولدها کذا فی دقائق الاخبار علیک بمضمونه
بعون الملک الغفار تکن فی دار السلام رفیق الابرار کل نفس ذائقة الموت

(۱) ابن آدم اگر تبت تیرا شکام تیرا تو بگه بیا کیاد اور اگر دوزخ ہو تو بچر افسوس (۲) ابن آدم تو
بغیر توشه دور و زار سفر کیلے نکلا ہو اور جس گھر سے چلا ہو ابدا آباد و مسکینوں پر جمع نہ کر سکیگا بلکہ تجھ کو تھاک مقام میں
رہنا پڑیگا اور جب جنازہ اٹھایا جائے تو تین آوازیں آتی ہیں (۱) ابن آدم اگر تیرے عمل نیک ہیں تو تجھے
مبارکباد (۲) اگر تو تائب ہو تو تجھ کو مبارکباد (۳) اگر مطیع خدا ہو تو تجھے مبارکباد پہر جب نماز کیلئے جائزہ رکھا جائے
ہو تو تین آوازیں آتی ہیں (۱) ابن آدم تو نے جو کچھ کیا ہو اس وقت سائے آجائیگا (۲) تیرے عمل نیک ہیں
تو نیکی پیش آئے گی (۳) اور تیرے افعال بد ہیں تو بدی حاصل ہوگی پھر جب جنازہ قبر کے کنارہ رکھا جائے تو
تین آوازیں آتی ہیں (۱) ابن آدم تو نے دنیا کی آبادی اس اُجڑے دیار کیلئے کیا توشه بانڈا (۲) اس
تو تگری سے اس محتاجی کیلئے کیا مائے لیا (۳) اور سے اس اندھیر گھر کے لیے کیا سامان لایا پہر جب میت کو
قبر میں رکھتے ہیں تو تین آوازیں آتی ہیں (۱) ابن آدم تو میری پیٹھ پر بٹنا کرتا تھا آج میرے پیٹ میں
پڑا رہا ہو (۲) تو میری پیٹھ پر خوش تھا آج میرے پیٹ میں غلین ہو (۳) تو میری پیٹھ پر باتیں کیا کرتا
تھا آج میرے پیٹ میں خاموش ہو پھر جب لوگ دنیا کر چلے تے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو یہ بندے تو
یہاں کیسے گیا تجھے اندھیری گور میں جھوڑ گئے تو نے لوگوں کو لے میری نافرمانی کی میں آج تجھ پر ایسی حسرت
کر رہا ہوں کہ لوگوں کو تعجب ہو گا میں تجھ پر ان سے زیادہ مہربان ہوں (۲) و قاتل الاخبار سے منقول ہے اسکا مطلب
یہ کہنا چاہئے انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں تم نیک لوگوں کے مصاحب ہو جاؤ گے کُلِّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کو یہ معنی ہیں

ای صاحب مزار الموت و متبرعة خصص المفارقة كما يجد الذائق المذاق وهذا جنس
على ان الذوق يصلح للقليل والكثير كما ذهب اليه الراغب وقال بعضهم اصل الذوق بالفتح
يقل تناوله فالمعنى اذا ان النفوس تزهر بملازمة جزء من الموت واعلم ان للانسان روحا
وجسدا وبغلا لطيفا بينهما هو الروح الحيواني فادام هذا البخار باقيا على الوجه الذي يصلح
ان يكون علاقة بينهما فالحياة قائمة وعند انطفائه وخروجه عن الصلاحية تزول الحياة
وفارق الروح البدن مفارقة اضطرارية وهو الموت الصوري ولا يعرف كيفية ظهور الروح
في البدن ومفارقتها له وقت الموت الا اهل الاسرار التام فمنا ابى الى حكما وسرا انما
ترجعون من الرحم هو المراهي تردون فمن كانت هذه عاقبة ينبغي ان يجهت التزود والاستعداد
لها ويرى مهاجرة الوطن سهلة واحتمال الغربة هنيئا هذا اذا كان الوطن دار الشكر وكذا اذا كان ارض
المعاد والبدن وهو يقد على تغييرها والمنع منها فيها جرح الى ارض الطيعين من ارض الله الواسعة ومن رحم الله

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الدخان

رحموا كتاب المبین ای القرآن والواو للعطف ان كان هم مقسما بد والاو فللقسم
والجواب قوله رانا انزلناه في ليلة مباركة في ليلة القدر او الیس اءة

کہ ہر شخص موت کی تلخی اور مفارقت جسم و روح کے کر ڈے سمجھو کہ مزہ چکھنے والا ہو جس طرح چاشنی چکھا کر
میں اس سے یہ نکلا کہ چکھنا قلیل و کثیر دونوں پر صادق آتا ہے چنانچہ راغب کا یہی قول ہے بعض علماء نے
صرف قلیل چیز پر چکھنے کا اطلاق کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ موت کے پہلے ہی جز سے روح نکلتی ہے
یہی کہ انسانی روح و جسم کے مابین ایک بخار لطیف کا نام روح حیوانی ہے جب تک یہ بخار مناسب طور پر قائم
رہتا ہے حیات باقی رہتی ہے اور جب یہ زمین رہتا یا حد اعتدال سے خارج ہو جاتا ہے زندگی نہیں رہتی روح
بدن کو چھوڑ جاتی ہے اس کا نام ظاہری موت ہے بدن میں ظہور روح کی کیفیت اور مرتے وقت اُس کی
مفارقت کا حال اولیاء اللہ ہی جانتے ہیں **لَوْ اَنَّ الْيَتَامَىٰ تَوَجَّعُوا بِمَهْرِهِمْ** طرف رجوع کرو گے۔ یعنی ہمارے
حکم اور جرائے اعمال کی جانب پھرتا دے۔ پس تو جیسا انجام کار یہ ہوا اُس پر لازم ہے کہ توشہ لینے اور موت
کے لئے مستعد رہتے ہیں کوشش کرتا رہے۔ ترک وطن کو آسان اور مشقت سفر کو خوشگوار سمجھے۔ پیچھے
کہ وطن دارالشکر یا مقام معاصی و بدعات ہو۔ اور آدمی انکے منع کرنے یا سناٹے پر فادہ نہ ہو سکے۔ موت
نیک لوگوں کے ملک کی طرف ہجرت کر جائے۔ کیونکہ خدا کی زمین فراخ ہے۔ (روح البیان)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** دخان

حمد و الکتاب المبین قسم ہے کتاب روشن یعنی قرآن مجید کی اگر نقطہ حتمی کہ ہے تو وہ عطف ہے ورنہ قسمیہ اور
جواب یہ بیت ہے انا انزلناه في ليلة مباركة عنہ اسکو بابرکت رات یعنی لیلۃ القدر یا لیلۃ البراءۃ میں نازل کیا

ابتدی فیہا انزالہ وانزل فیہا جملۃ الی سماء الدنیا من اللوح المحفوظ ثم انزل علی الرسول فجاء فی ثلاث وعشرين سنة وبرکتها لذلك فان نزول القرآن سبب المنافع الدينية والدنيوية اولها فیہا من نزول الملائكة والرحمة واجابة الدعوة وقسم النعمة وفصل الافضیة (انا كنا منذرين) استیفاء بین المقصود للانزال وكذلك قوله فیہا یفرق کل امر حکیم فان كونها مفرق الامور الحکمة او الملتبسة بالحکمة يستدعی ان یُنزل فیہا القرآن الذی هو من عظامها (قاضی) قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام من نسی الصلوٰۃ علی فقد اخطأ طریق الجنة وانما اراد بالنسیان الترتیل واذا کان التارک یخطی طریق الجنة کان المصلی علیہ سالکاً الی الجنة (الحديث) وقال قتادة ان حم اسمر من اسماء القرآن ویقال اسمر من اسماء الله تعالى ویقال قسم قسم الله تعالى به ویقال معناه قضی ما هو کائن الی یوم القيمة ویقال الحاء مفتاح کل اسم اوله حاء کالحکیم والحلیم المیم ما فی اوله میم من الاسماء کالمبین والملک والمہین (وفي تفسيره فی اللین) حم یاعیہم یحی القیوم (والکتاب المبین) بحق القرآن الفارق بین الحق والباطل انتهى (انا انزلناه فی لیلة مبارکة) ای فی لیلة القدر والبراءة (فللشاف) فی لیلة مبارکة لیلة القدر وقیل لیلة النصف من شعبان (انا كنا منذرين) مع ما بعده تفسیر لجواب القسم

یعنی یا تو ابتداء نزول اس رات ہونی یا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر آگیا اور اس و بعد رسول اللہ پر تیس سال تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ اس رات کی برکت نزول قرآن ہی کی بدولت ہی کیونکہ نزول سنا فہم دینی و دنیوی امور نزول ملائکہ و رحمت الہی اور قبولیت دعا۔ اور تقسیم نعمت غیر متناہی و فیصلہ مقدر کا باعث ہی۔ انا كنا منذرين۔ بیشک ہم ڈرائے والے ہیں۔ یہ جملہ ستائش ہے جس سے باعث نزول کا اظہار ہوتا ہے۔ اور علیٰ ہذا التیاس فیہا یفرق کل امر حکیم ستائش ہے کیونکہ اس رات کا امور حکم یا امور شلوٰۃ یا حکم میں فارق ہونا اسکا مقصود تھا کہ قرآن مجید جو اعلیٰ درجہ کا فارق ہی اسی رات میں نازل کیا جائے و بیضاوی نے بغیر علیہ السلام کا قول ہی جو شخص مجاہد و رومیہ بیجا ہو گیا وہ گویا جہنم کے رستہ پر پہنچ گیا۔ جہل سے مراد ترک درود ہی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب تارک جہنم کا رستہ چھو لگا ہی تو درود بھیجنے والا گویا بہشت کی راہ پر چل رہا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں حق قرآن مجید یا اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہی بعض کہتے ہیں قسم یہ کہ جسکے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں قضی ما ہو کائن الی یوم القيمة یعنی قیامت تک جو کچھ ہوئیوالہی اسکی بابت حکم ہو چکا ہے بعض کا قول ہے حکم کی حاجت مقیدہ اسکا صفات میں حکیم و حلیم وغیرہ کے اور مدبر و مدین۔ مطلق۔ مہین وغیرہ کیلئے بہترہ مفتاح ہے تفسیر ابو الہریر میں لکھا ہے حم۔ یاعیہم یحی القیوم یعنی اے محمد خداوندی قیوم کی قسم اور حق و باطل میں فرق کرنے والے قرآن کی قسم ہے اے مبارک زمین اے راہی صاحب کشف کہتے ہیں اس لیلة القدر یا اللہ تعالیٰ کی پندہوں میں مراد انا كنا منذرين

مع ما بعده تفسیر لجواب القسم

ای منزلیا انذارنا وغنیرنا للکافرین من العذاب والعقاب فیہا یفرق ای فی لیلۃ القدر
او البراءۃ فی فصل ویکتب رکل امرحیم ای حکوم بوقوعہ من خیر وشر و رزق واجل وکل ما ہو کائن
من هذه اللیلۃ الی اللیلۃ الاخری من السنۃ القابلۃ (شیخ زادہ) قوله ان کل من مقسم بہا فیکون
مجموعہ و الحاصل باضا حرف القسم لا یجوز ان یکون منصوباً بجذوف الجار و ایصال الفعل الیہ
لانہم قالوا فی الفرق بین حذف الجار و اضمارہ ان المضمر لا یکون مذکور الفظاً و لکن یکون اثرہ
باقیاً فی الکلام و الحذف ہو المذکور و لا یصلح لہ لا بحسب لفظہ ولا بحسب اثرہ ہنا
انزال الجار قائم فی جم شہادۃ المعطوف علیہ ہو الکتاب (شیخ زادہ) قوله والا فللقسم لان
لو یکون مقسم بہا سواء جعلت تعدیداً للغروف او اسما للسورۃ مرفوعاً للحل علی افعالہا خبر متعلی
عند وف (شیخ زادہ) و اما سمیت براءۃ لان اللہ تعالیٰ یعطی فی هذه اللیلۃ للاعداء والاشقیاء
براءۃ من الجنۃ کما قال اللہ تعالیٰ براءۃ من اللہ ورسولہ و یعطی للاصفیاء والافتقار براءۃ من
النار و فیہا یرفع علی الارض من السنۃ الی السنۃ و فیہا یفرق الارزاق کما قال اللہ تعالیٰ فیہا
یفرق کل امرحیم وعن علی کرم اللہ وجہہ عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اند قال اذا کان لیلۃ
النصف من شعبان فقوموا لیلتمہا و صوموا نهارہا فان اللہ تعالیٰ ینزل فی تلك الساعۃ
الی سماء الدنیا عند غروب الشمس فبقول هل من سائل فاعطیہ سؤلہ

یعنی ہمنے اپنے اتار و تہذیر کو کافروں کیلئے نازل کیا ہے کہ انکو خدا کے ڈرایا جائے اسات میں جہنم کے وقوع
حکم ہوتا ہے اسکا فیصلہ کہ کیا جائے یعنی بزرگی بھلائی رزق موت اور کچھ پچھ اندہ سال تک ہوگا اسات فرشتے
سب کچھ لکھتے ہیں (شیخ زادہ) حمد اگر قسم ہے تو باضا حرف قسم محمول ہے اسکو نصب بنوع فاعض نسبو
کہہ سکتے کیونکہ ان دونوں میں یہ فرق رکھا گیا ہے کہ سحر لفظاً تو نہ کوثر نہیں ہوتا مگر کلام میں اسکا اثر باقی رہتا ہے
محذوف نہ لفظاً نہ کوثر ہوتا ہے اور نہ کلام میں اسکا اثر رہتا ہے۔ میان حمد میں اثر جار موجود ہے کیونکہ محذوف کے
لفظ کتاب اسپر شاہد ہے (شیخ زادہ) اور اگر حمد قسم پر نہیں تو واقعہ قسمیہ اس صحت میں لفظ حمد یا تو تعدیل و
ہے یا اس سورۃ کا نام ہو اور باعتبار اعراب بتدریج محذوف کی خبر ہو کہ محلاً مرفوع واقع ہوا ہے (شیخ زادہ)
اسات کو برات کہلے کہا گیا کہ اسمین اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں اور بدوں کو جہنم کے الگ کر دیتا ہے۔ چنانچہ خود
فرمایا ہے یَا اَعَاذُکَ مِنَ اللّٰهِ وَرَحْمَہٗ۔ اور برہنہ گاروں پر گرنیدہ لوگوں کو دودخ سے نجات عنایت فرماتا ہے
اسی رات برس دن کے عمل آسان کی طرف آٹھائے جاتے ہیں اسمین رزق تقسیم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے فیہا یفرق کل امرحیم حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ
ہم نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں شب آجائے تو رات کو بیدار رہو۔ دن کو روزہ رکھو اللہ تعالیٰ اسات
غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا کی طرف نازل ہو کر فرماتا ہے کوئی ہے کچھ مانگتا ہے کہ ہم اسکا سوال کرادیں

وهل من مستغفر فأغفر له وهل من مستزرق فأزرقه حتى يطلع الفجر بحال الس rod عن
 عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال من صلى مائة ركعة في
 ليلة النصف من شعبان يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب والاخلاص خمس مرات انزل الله تعالى
 عليه خمسمائة الف ملك مع كل ملك دفن من نور يكتون ثوابه الى يوم القيمة وقال عليه الصلوة
 والسلام والذي بعثني بالحق نبيا من صلى على في هذه الليلة يعطى من ثواب النبيين المرسلين
 والملائكة والناس اجمعين (مشكاة الانوار) روى عن ابي نصر بن سعيد عن النبي عليه الصلوة
 والسلام انه قال لما كانت الليلة الثالثة عشرة من شعبان اتاني جبرائيل فقال يا هجقم فقد
 جاء وقت التهجيم لتسأل مرادك في امتك ففعل عليه الصلوة والسلام فاتاه عند انجفار الصبح
 فقال يا هجمدان الله تعالى قد وهب لك ثلث امتك فبكي النبي عليه السلام وقال يا جبرائيل اخبرني
 عن الثلثين الباقيين فقال لا ادري فاتاه الليل الثانية وقال يا هجمد قم فتعبد ففعل عليه
 الصلوة والسلام فاتاه عند الفجر وقال يا هجمد قد وهب الله لك ثلثي امتك فبكي النبي عليه
 السلام وقال يا جبرائيل اخبرني عن الثلث الباقي فقال لا ادري ثم اتاه ليلة البراء فقال
 يا هجمد البشارة لك فان الله تعالى قد وهب لك جميع امتك ممن لا يشرك بالله شيئا

کوئی ہستے گناہوں کی مغفرت چاہتا ہو کہ ہم اسکے گناہ معاف کر دیں کوئی روزی کا طالب ہے کہ
 ہم اُسے روزی دیں۔ یہ ارشاد و طلع فجر تک رہتا ہو (بحال الس rod) عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ
 روایت کرتے ہیں کہ اپنے فرمایا جو شخص شعبان کی پندرہویں رات کو سو رکعتیں اس طریقہ سے پڑھے کہ ہر
 رکعت میں سورۃ فاتحہ اکیس بار اور سورۃ اخلاص پانچ بار ہو اللہ تعالیٰ اُس پر ایسے پانچ لاکھ فرشتے نازل کرتا ہو
 کہ ہر فرشتہ کے پاس نور کا ایک دفتر ہوتا ہو۔ یہ فرشتے قیامت تک اُس کا ثواب لکھتے رہتے ہیں نیز ایک قول ہے
 کہ اُس خدا کی قسم جسے جبریل رحمت نبی بنا کر بھیجا ہو جو شخص اس شب مجھ پر درود بھیجتا ہو اسکو انبیاء و مرسلین ملائکہ
 تمام لوگوں کے اعمال کے برابر ثواب ملتا ہو (مشکوۃ الانوار) ابو نصر بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ اپنے
 فرمایا کہ ایک بار شعبان کی پندرہویں رات کو جبریل میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اٹھئے تہجد کا وقت آگیا۔ خدا سے اُمت کے
 بار وین اپنی مراد مانگئے آپ نے اسکی تعمیل فرمائی صبح کے وقت جبریل مگر تشریف لائے اور یہ فرمایا اللہ تعالیٰ آپکی
 تہائی امت کو بخش دیا۔ آپ رونے لگے اور یہ فرمایا کہ باقی دو تہائی کی قسمت طلوع دو۔ حضرت جبریل بولے کہ مجھے خبر
 نہیں۔ اس کے بعد جبریل دوسری شب کو آئے اور تہجد کے لیے اُٹھایا۔ آپ نے تعمیل کی صبح ہوئے جبریل پھر آئے
 اور یہ کہا کہ آپ کی دو تہائی امت بخشتی گئی۔ پیغمبر علیہ السلام رو پڑے اور یہ فرمایا کہ باقی ایک تہائی کی قسمت
 طلوع دو۔ جبریل نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں۔ اس کے بعد تیسری رات پھر جبریل تشریف لائے اور فرمایا
 کہ آپ کو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے حضور کی تمام امت کو بخش دیا بشرطیکہ اُن میں کوئی اُمسک نہ ہو

حق قال جبرائیل علیہ السلام یا محمد ارفع دامنک الی السماء فانظر ماذا تری فنظر النبی علیہ السلام فاذا ابواب السموات مفتوحة والملائکة من سماء الدنیا الی العرش فی السجود یمسکون لامة محمد علیہ السلام وعلی کل باب سماء ملک فعلى باب الاولی ملک ینادی طوبی لمن یرکم فی هذه اللیلة وعلی باب الثانیة ملک ینادی طوبی لمن یرحم فی هذه اللیلة وعلی باب الثالثة ملک ینادی طوبی للذاکرین فی هذه اللیلة وعلی باب الرابعة ملک ینادی طوبی لمن دعا ربہ فی هذه اللیلة وعلی باب الخامسة ملک ینادی طوبی لمن بکی من خشية الله تعالی فی هذه اللیلة وعلی باب السادسة ملک ینادی طوبی لمن عمل خیر فی هذه اللیلة وعلی باب السابعة ملک ینادی طوبی لمن قرأ القرآن فی هذه اللیلة ثم ینکح ذلک الملائکة هل من سائل فیعطی سؤاله وهل من داع فیستجاب له دعاؤه وهل من تائب فیتتاب علیہ هل من مستغفر فیغفر له قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ابواب الرحمة مفتوحة علی امتی من اول اللیل الی طلوع الفجر فان الله تعالی یعترف من النار فی هذه اللیلة اکثر من عدد شعرة خنجر لقیلہ بنی کلب (زبدۃ الواعظین) وعن عائشة رضی الله تعالی عنہا قالت کنت فائمة مع النبی علیہ السلام فانتہیت فما وجدت النبی علیہ السلام وصرت متحيرة فظننت انه رجع الی بعض نسائه فی نوبتی فطلبتہ فی بیوتہن فلم اجدہ فأتیت منزل فاطمة رضی اللہ عنہا

پھر یہ فرمایا کہ اے پیغمبر آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھو آپ نے دیکھا تو آسمان کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور ہر دروازہ پر ایک فرشتہ موجود تھا پہلے دروازہ کا فرشتہ ندا کر رہا تھا کہ اس رات میں کوئی کریم آیا کو مبارکباد دوسرے دروازہ کا فرشتہ کہہ رہا تھا اس رات سجدہ کرنے والے کو مبارکباد تیسرے دروازہ کا فرشتہ کہی رہا تھا کہ اس رات ذکر اُکری کرنے والوں کو مبارکباد چوتھے دروازہ والے کی ندامت کی کہ اس شب دعائے مانگنے والے کو مبارکباد پانچویں دروازہ والے کا قول تھا اس رات خوف خدا سے روکنے والے کو مبارکباد چھٹے دروازہ والے فرشتہ ندا کر رہا تھا اس رات نیک عمل بجالانے والے کو مبارکباد ساتویں دروازہ والے فرشتہ کی ندا تھی اس رات قرآن پڑھنے والے کو مبارکباد اس کے بعد یہ فرشتہ ندا کرتا تھا کہ ہے کوئی سائل اسکا سوال پورا کیا جائے ہے کوئی دعا مانگنے والا اسکی دعا قبول کی جائے ہے کوئی تائب اسپر رحمت نازل کی جائے ہے کوئی طالب مغفرت اسکی مغفرت کی جائے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس رات اول شب طلوع فجر تک میری اُمت پر رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رات قبیلہ بنی کلب کی بھیڑیوں کے بالوں سے زیادہ گہنگاروں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے (زبدۃ الواعظین) حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں میں پیغمبر خدا کے پاس بڑی سواری تھی کہ میکا یک جاگ اُٹھا اور آپ کو بستر پر نہ پایا حیران رہ گئی اور خیال کیا کہ شاید حضور کسی اور بیوی کے پاس تشریف لیگئے ہیں میں نے تمام گھروں میں ڈھونڈا کہ میں یہ نہ لگا۔ آخر کار میں فاطمہ رضی کے گھر گئی۔

ففرحت الباب فخرج من على الباب فقلت انا عائشة جئت هنا في هذا الوقت اطلب النبي عليه
الصلاة والسلام فخرج علي والحسن والحسين وفاطمة رضي الله عنهم فجمعين فقلت اين نطلب
النبي عليه الصلاة والسلام قالوا اطلبه في المساجد فطلبناه فما وجدناه فقال علي ماذا هب النبي عليه
الصلاة والسلام الا الى بقيع الغرقين فحشنا الى الماتر فاذا انور يسطم في المقبرة فقال علي خي الله
تعالى عنه ماذا الا انور النبي عليه السلام فحشنا فزيناها ساجدا وهو يبكي ولا يشعر به احد قط وتوضي
ويقول في سبوحه ان تعد بهم فانه عبادك وان تغفر لهم فانه انت العزيز الحكيم فلما راته
فاطمة وقعت على راسه ورضعت وجهه من الارض فقالت يا ابي ماذا اصابك اعد حضر
ام حي نزل فقال يا فاطمة ما حضر العدة وما نزل الوحي ولكن هذه الليلة ليلة البراءة اطلب من
الله ثقا وقال يا عائشة لو قامت القيامة فانا اكون ساجدا اطلب من ربي واشفع ثم قال رسول
الله عليه الصلاة والسلام ان اردت رضائي فاسبحني وايعنوني بالدعاء وقال يا علي اسجد انت
واطلب الرجل ويا فاطمة ويا عائشة اسجدانقا والطلبا الصبيان والنساء فسجدوا وبكوا
الى انفجار الصبر يا اهل المجلس انتم اولى بالتضرع لان ذنوبكم اكثر فانهم سيكون لاجلكم فاولي
ان تبكوا على انفسكم (رضعة العلماء) هذا دعاء البراءة

ورواہ کتب کتبا یا ساندہ سے آواز آتی کیوں۔ میں نے کہا عائشہ۔ میں سموت پیغمبر خدا کو ڈھونڈنے آئی ہوں
چنانچہ علیؓ جس حسین فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سب باہر نکل آئے۔ بیٹے کہا حضور کو اب ہم کہاں ڈھونڈیں
سے کہ جو اب دیا۔ مسجد و مین۔ چنانچہ سے ڈھونڈا مگر آپ نہ ملے۔ آخر حضرت علیؓ نے فرمایا آپ جنت البقیع میں
میں ہم آدم کی طرف چلے تو سجدہ میں ایک گھنٹہ نظر آیا۔ حضرت علیؓ نے کہا یہ پیغمبر خدا کا نور ہے ہم آگے بڑھے اور
یہ دیکھا کہ حضور سجدہ میں پڑے رہے ہیں اور ایسی جگہ میں کہ کوئی واقف نہیں ہو سکتا اور تضرع کے ساتھ یہ فرما
رہے ہیں۔ اے ابی اگر تو میری است کو عذاب کرے تو میرے بندے میں اور اگر بخشدے تو تو غالب اور باحکمت ہی
حضرت فاطمہؓ نے یہ دیکھا کہ ایک سرسبز باک زمین سے اٹھایا۔ اور یہ فرمایا حضور آپ پر کیا حادثہ گزرا کوئی دشمن
آئے والا ہو یا وحی نازل ہوئی ہو۔ آپ نے فرمایا۔ اے فاطمہ نہ دشمن آیا نہ وحی نازل ہوئی لیکن یہ لیلۃ البراءۃ ہے
میں اللہ تعالیٰ سے اپنی مراد مانگ رہا ہوں۔ اے عائشہ اگر قیامت قائم ہوگی تو میں سجدہ میں گر کر اپنے پروردگار
سے شفاعت کروں گا تو کل پھر فرمایا اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو سجدہ میں گر پڑو اور دعا و تضرع کے ساتھ
میری مدد کرو۔ اے علی تم سجدہ میں سرزد ہوئی مغفرت چاہو۔ اور اے فاطمہ اے عائشہ تم بچوں اور عورتوں کی
مغفرت طلب کرو۔ اس کے بعد سب سجدہ میں گر پڑے اور صبح تک روتے رہے۔ حاضرین۔ چونکہ یہاں
گناہ بکثرت ہیں اسلئے انکو زیادہ تضرع کرنا چاہیے۔ وہ اٹھ کر لیٹے روتے تھے تم اپنے لئے گریہ و زاری
کرتے۔ ہو (رضعت العلماء) لیلۃ البراءۃ کی دعا جو متن میں موجود ہے اسکا اردو ترجمہ یہ ہے۔

اللهم ان كنت كتبت اسمي شقياً في ديوان الاشقياء فاحوه واكتبني في ديوان السعداء وان
كنت كتبت اسمي سعيداً في ديوان السعداء فاثبتته فانك قلت في كتابك الكريم يحو الله ما يشاء
ويثبت وعند امر الكتاب (كذا في رساله علي القاري) عليه رحمة الباري وعن عائشة رضي الله عنها انها
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان الله تعالى نزل ليلة النصف من شعبان الى سماء الدنيا
في غفرة اكثر من عدد شعر غنم لقبيلا بني كلب انما اخضعها لاهلها اكثر من غنما من سائر القبائل والمخاض
انه تعالى يقول في تلك الليلة صفة الجلال المقنضية لقر العبد والانتقام من العصاة الى صفة
الجمال المقنضية للرحمة والمغفرة وانما حمل لفظ الخشوع على هذا المعنى لان النزول والصعود والحركة
والسكون لما كانت من صفات الاجسام المتميزة وقد ثبت بالادلة العقلية والنقلية ان الله تعالى
منزه عن الجسم والتميز اتمتع النزول والصعود من موضع على الى ما هو اخفض منه فيكون المعنى
على ما ذكره اهل الحق وهو نزول رحمة تعالى عبادة واجابة دعوتهم قبول توبتهم (شرح) وعن
عبد الله بن عمر عن النبي عليه السلام انه قال خمسة اوقات لا يرد فيها الدعاء ليلة الجمعة وليلة يوم
العشر من المحرم وليلة النصف من شعبان وليلة العيدين زبد الواعظين حكى ان عيسى عليه السلام
كان سائحا فظفر الى جبل عال فقصده فاذا هو بصخرة في ذروة الجبل الشد يياض من اللين فطاف

اكتفى انك تولى به نجون کے دفتر میں میرا نام بدون کے ساتھ لکھا ہوا تو اسے شاکر ہو کر بختون کے دفتر
میں لکھ دے اور اگر نیک بختوں کے دفتر میں نہ ہوں گے ساتھ میرا نام درج ہو تو اسے قائم رکھو کہ تو قرآن مجید
میں فرمایا ہے کہ خدا جس چیز کو چاہتا ہو مٹا دیتا ہو اور جس کو چاہتا ہو باقی رکھتا ہو اور لوح محفوظ اس کے پاس ہے
(رسالہ ملا علی قاری) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ پیغمبر کا قول ہے اللہ تعالیٰ پندرہ مہینہ شعبان کو آسمان
دنیا کی طرف نازل ہو کر بنی کلب کی بچپروں کے بالوں سے زیادہ گنگا رنگی مغفرہ کرتا ہے بنی کلب
کی تخصیص اسلئے ہے کہ اس قبیلہ میں آدمی بہت اور بھیڑ بکریاں بکشت تھیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ
اس رات اللہ تعالیٰ اپنی اس صفت جلال کو جو دشمنوں اور گنگا رنگی مقام لینے کے لئی یہ صفت جلال کی طرف
منتقل کر دیتا ہے جو رحمت و مغفرہ کی مقتضی ہے حدیث کے یہ معنی اسلئے لئے گئے کہ اگر ناچر ہوا اور حرکت نہ ہو
جہاں صفین میں۔ اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہے اس کے
لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ کی طرف نزول و صعود ممکن ہے۔ پس تو حدیث کے معنی وہی ہیں جو اہل حق نے بیان کیے
ہیں۔ یعنی نزول رحمت۔ اجابت دعا اور قبول توبہ (شرح) عبد اللہ بن عمر رسول خدا سے روایت کرتے ہیں میں نے
ساتھ میں ایسی ہیں کہ انہیں دھار و زمین ہوئی تھی جب جمعہ شرب عشرہ محرم شرب بارہ شرب عید الفطر شرب کبھی
(زبد الواعظین) حکایت عیسیٰ نے حالت سفر میں ایک اونچا چاڑھ دیکھا۔ اوپر چڑھ گئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک
پڑا سناہیت سفید رنگ چھڑک رہا۔ آپ اسے گر دیکھ رہے اور اس کی خوبصورتی سے تعجب کر رہے

نادی اللہ یا عیسیٰ الخب ان لیکن العجب من هذا قال عیسیٰ علیہ السلام رحمہ فافلت العصور
 بانامہ یخبر لیا علیہ من حة من الشعر بین یوں یہ عکازۃ و بین حبہ ہوا تو بصلی فتعجب عیسیٰ علیہ
 السلام فقال یا شیعہ ما هذا الذی لری قال زرقی فی کل یوم فقال لہ منذ کم سنۃ تعبد فی هذه العصور
 فقال منذ رباعۃ سنۃ فقال عیسیٰ علیہ السلام یا الہی اخلقت خلقا افضل من هذا فادعی اللہ تعالیٰ
 الیہ یا عیسیٰ ان رجلا من امة محمد ادرک شهر شعبان فصلة لیلة النصف صلوۃ البراءۃ فی افضل
 عینک من عبادة عنک هذا اربعۃ سنۃ فقال عیسیٰ علیہ السلام لیبتنی کنت من امة محمد (زہرۃ
 الریاض) عن ابی ہریرۃ رخی اللہ تعالیٰ عن النبی علیہ السلام انہ قال اتانی جبرائیل علیہ السلام لیبلہ
 النصف من شعبان فقال یاھل هذه اللیلة تقتر فیہ ابواب السماء وابواب الرحمة فقم فصل
 وارقم راسک ویدیک الی السماء فقلت یا جبرائیل ما هذه اللیلة فقال هذه لیلة یقتر فیہ اثلاثۃ
 باب من الرحمة والمعفرۃ فیغفر اللہ تعالیٰ جمیع من لا یشرک بالہ الا من کان ساحرا او کافرا او مشرکا
 او من خمر او مصر علی الزنا او علی الربا او عاقا الوالدینہ او غاما او قاطع رحم فان هؤلاء لا یغفر لھم
 حتی یتوبوا و یتزکوا فخرج النبی علیہ السلام فصل وکی فی سجنہ وہو یقول اعوذ بک من عقابک سمک
 ولا احصی ثناء علیک انت کما اثبت علی نفسک فک الحمد حتی ترضی (زبدۃ البحال) وقل فضل اللہ

اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ عیسیٰ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اس سے عجیب تر ایک چیز دیکھائیں۔ فرمایا۔ ان پتھر
 زنج سے پھٹ گیا۔ اس میں ایک بوڑھا شخص کھلی اور سے ناز پھر رہا تھا۔ سہلے پھلدار لکڑی رکھی تھی اور اس کے ساتھ
 میں انگوڑھے حضرت عیسیٰ نے انہ کو تعجب فرمایا کہ اسے شیخ یہ کیا چیز ہو جواب دیا کہ میری روزی جو ہر روز ملا
 کرتی ہے۔ آپ نے پوچھا تم اس پتھر میں کبے عبادت کر رہے ہو کہنا چار سو برس سے۔ آپ نے فرمایا انہی تو نے
 اس سے افضل کوئی مخلوق پیدا کی ہی یا نہیں۔ وحی آئی کہ اے عیسیٰ امت محمدیہ کا وہ شخص جو پندرہویں شعبان
 کو صلوۃ البراءۃ ادا کرے۔ میرے نزدیک اسکی چار سو برس کی عبادت کے افضل ہے عیسیٰ نے فرمایا کاش
 میں امت محمدیہ میں ہوتا زہرۃ الریاض ابو ہریرہ رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پندرہویں شعبان کو
 جبریل میرے پاس آئے اور یہ فرمایا کہ اس رات آسمان اور زمین کے دروازے کھلے ہیں اٹھ کر ناز پڑھیے سر
 مبارک اور رات آسمان کی طوف اٹھائیے۔ بیٹھے کہا۔ اے جبریل یکینی رات ہی۔ فرمایا اس رات رحمت و مغفرۃ
 تین سو دروازے کھلتے ہیں اللہ تعالیٰ شکر کیلئے سوا سب کو بخش دیتا ہے۔ مان جا دو گو کاہن۔ کیندر۔ دائم الخمر۔
 ونا کار سود خوار۔ ان باپ کا ناقصان۔ قاطع رحم نہیں بخشا جاتا۔ جب تک توبہ نہ کرے پاپنا فضل نہ چھوڑے۔ رسول اللہ
 نماز کے لئے کھٹے اور سجدے میں رو کر یہ فرماتے رہے۔ اہی تیرے عذاب اور عرصہ سے پناہ مانگتا ہوں۔
 جیسی تو نے اپنی تعریف آپ کی ہی میں نہیں کر سکتا۔ تیری ضامندی کی حد تک تیرے لئے کھڑی (زبدۃ البحال)
 کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے بعض مہینوں اور دنوں اور وقتوں کو بعض دیگر اوقات پر ایسی فضیلت دی ہے

کما حصل الرسل لا امره على جعل ليلته من تسامح القلوب الى امرها وانشق
الامر لهم الى اجاعها بالنعبد فيها او غلب الخلق في ضاعتها او امانتها عند المستأ في بعضها فمن
المواهب للدين والاختصاصات الربانية ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم
قال الغاشاني في شرح التائية كما ان شرف الازمنة وخصيلتها بحسب شرف الاحوال الواضحة فيها
من حضور الحبيب مشاهدته فكذلك شرف الاعمال يكون بحسب شرف النيات والاعمال
الباعثة وشرف النية في العمل ان يؤدي للعبود ويكون خالصا لوجهه غير مشوب بغيره من آخر
قال عمر بن الفارض قدس سره *

وعندي عيدي كل يوم اوى به * جمال عباها بعين قمريرة
وكل الليالي ليلة القدر ان دنت * كما كل ايام التقا يوم جمعة (من هم الليالي)
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الجاثية

(و تروى كل امة جاثية) جمعة من الجثوة وهي الجاعة او باركة مستوفى قعدة الركبة قرى
جاذية اي جالسة على اطراف الاصابع لاستيفاء زهر كل امت تدعى الى كتابها صحيفة اعمالها
وقرأ يعقوب كل بالنصب على انه بدل من الاول فتدعى صفة او مفعول ثانى اليوم تجزون ما كنتم تعملون
جيسى رسولون اور استون كوعض فيدر رسولون اور استون برتايه من او هر عقلت كبرين - دل انكع انخرم
طرف مائل همون روحين اغين عبادتكم لى مشتاق برين مخلوق انكع فضائل كيجاب رغبت كرس - البعد
بعض اوقات بين جنات كا و چند هو جانا عطا كى لدنى اور غنايت ربانى هو اسكو فضل خدا و ندى جونا چا بيه
جيه چا بيه غنايت كرونا هو كيو كه و هرت بزر فضل كا مال ك هو قاشاني شرح تايه بين كيه بين كيه صرح
نانه كى بزرگى اسكه نيك اوقات مثلا حضور محبوب اور مشاهد وغيره سے تعلق ركھتى هو اسطرح اعمال كى بزرگى
نيت اور نيك مقاصد سے تعلق هو نيت كى بزرگى يه هو كى عمل خالص محبوب كى لى هو جوين كوئى اور غرض هر كرس
دل كى عمر بن الفارض قدس سره كا قول هو كى بين جسد دوست كا جال و كيه ليتا هوون كيه نزيك هو عبيد كا
ون هو اور بين اگر قدر كرون توهرات شب قدر هو اور عبادت كرون توهر دن روز جمعه هس (روح البيان)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** جاثية
و تروى كل امة جاثية - يعنى توهر امت كو مجتمعه يا گھنٹون كى بل افتاده و كيه گاجه سے مشتق
هو بعض فرقون مين جاذية تايه هو يعنى هر امت گھنٹون كى بل انگليون كى سمارے پيشى هوئى هوگى
كل امة تدعى الى كتابها هر امت اپنى كتاب يعنى اعمالنا كى طرف بلانى جاگى - يعقوب لى كل امة
بالنصب پڑھا ہے اس صورت مين اول سے بل هو اور تدعى يا صفت هس يا مفعول ثانى او
پہا جاتے گا کہ آج تمکو تھارے کیے کی جزا ملنے والی ہے ۔

محمول علی القول هذا۔ اہنا اضاف صحائف اعمال الی نفسہ لانہ امر لکنتہ ان ینکبوا فیہا
اعمالہم ینطق علیکم بالحق یشہد علیکم بما علمتم بلائز یأدہ ولا نقصان انانکنا نستسبحہ نستکتب
الملائکہ ما کنتم تعملون اعمالکم (قاضی بیضاوی) عن ابی امامۃ الباہلی رضی اللہ عنہ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالیٰ وحده فی اذامت ان ینسب فی صلاۃ من صلی علی
وانافی المدینۃ وامتی فی مشارق الارض ومغارہا وقال یا ابا امامۃ ان اللہ تعالیٰ یجعل للدنیا کلہا
فی قبری جمیع ما خلق اللہ اسمعہ وانظر الیہ فکل من صلی علی صلوۃ واحده صلی اللہ علیہا عشر من
صلی علی عشر اصلی اللہ علیہ مائۃ قولہ جاتیۃ ای جمعتہ او باریکۃ مستوفیۃ علی الکرکب یقال
استوفی فی قصدتہ اذا قصد قعودا منتصبا غیر مطمئن (شیخ نزادہ) وقیل الجثو جلوس علی الکرکب
جلستہ الخاصہ بین یدیک الحکم وذلك لانہا خائفۃ فلا تمطمئن فی جلستہا (شیخ نزادہ) وعن عبد اللہ
ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال اذا کان یوم القیامۃ وجع الخلائق فی صعیب احدہم فثم والنہم
والام جثیاصفوا فینادی منادۃ۔ ستعملون الیوم من اصحاب الکرکب لیسقم الحادوز اللہ علی کل حال
فیقومون فیسرحون الی الجنة ثم ینادی ثانیاً ستعملون الیوم من اصحاب الکرکب لیسقم الذین تقی فی جنوہ عن المطا

یہ ہماری کتاب بلا زیادہ و نقصان بخارے اعمال پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ صحائف اعمال کو اس لیے
اپنی طرف مضام کیا ہے کہ کراما کا تبیین کو لکھنے کا حکم اُسی نے دیا تھا۔ انانکنا نستسبحہ ما کنتم تعملون
ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔ (قاضی بیضاوی) ابوا امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ
میں نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے وعدہ کر لیا ہے کہ تمہاری فاتحے بعد
جو شخص تمہارے روئے دیکھے گا ہم تم کو ستوا دیں گے۔ تم مدینہ میں ہو گے۔ اور تمہاری امت انتہائے مشرق یا
مغرب میں۔ پھر فرمایا اے ابوا امامہ۔ اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو میری قبر میں آباد کر دیگا۔ میں تمام مخلوق کی
باتیں سنوں گا اور انکی طرف دیکھتا رہوں گا۔ اور جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اُس پر
چترتین نازل فرمایگا۔ اور جو دس بار درود بھیجے گا۔ اُس پر سو رحمتیں نازل ہوں گی جاثیہ بمعنی جمعہ
یا گھٹنوں کے بل اتار دہ۔ یعنی مستوفیہ جو بحالت الجینان نہ بیٹھے سکے (شیخ نزادہ) بعض کا قول
ہے جثو اُس نشست کو کہتے ہیں جو بیضی کی حاکم کے سامنے ہوتی ہے۔ اس نشست میں الجینان
نہیں ہوتا۔ (شیخ نزادہ) عبداللہ بن عباس سے مروی ہے کہ قیامت کے دن جبکہ تمام مخلوق جاثات ہوں
یا انسان ایک جگہ صفت بصف گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی تو ایک مناوذا کرے گا کہ آج
اہل کرم سب پر ظاہر ہو جائیں گے۔ وہ لوگ جو بہر حال خدا کی حمد کیا کرتے تھے کھڑے ہو جائیں
چنانچہ کھڑے ہو کر جنت کی طرف چلے جائیں گے۔ پھر دوسری بار ندا ہوگی کہ وہ لوگ جن کے
پہلو بستر سے جدا ہو جاتے تھے

یذہبون بہم خوفاً وطعناً و ما ترزقناہم ینفقون فیسبحون الی الجنة ثم ینادی ثانیاً
ستعملون الیوم من اصحاب الکرم لیمیز الذین کانوا یشکون ولا یمیز عن ذکر اللہ واقام الصلوة
وایتاء الزکوۃ فیسبحون الی الجنة فاذا اخذ هؤلاء الثلاث منازلہم فذہبوا الی الجنة
خروج عنق من النار و اشرف علی الخلاق ولہ عینان بصیرتان ولسان فصیح فیکول فی کلکلت
یتلذذہ بكل جبار عنید فیلتقطم من الصفوف لقط الطیر حرب السمسم فینسب بھم فی جہنم
ثم یمیز ثانیۃ فیکول انی وکلت بمن اذی اللہ ورسولہ فیلتقطم من الصفوف فینسب بھم
فی جہنم ثم یمیز ثالثۃ قال ابو المنہاج حسبت انہ قال وکلت باصحاب النصار ویرفیلتقطم
من الصفوف فینسب بھم فی جہنم فاذا اخذ من هؤلاء الثلاثۃ نشرت الصحف نصیب
المہیزان ودعیت الخلاق الی الحساب (تنبیہ الغافلین) و ذہب اکثر المفسرین الی
ان هذا الاستنساخ من اللوح المحفوظ یستنسخ الملائکۃ کل عام ما یمیز من اعمال
بنی آدم فیحیدون ذلک موافقاً لما یعملونہ قالوا والاستنساخ لا یمیز الا من اصلی
وهو ان یستنسخ کتاب (من کتاب وسیط) ویقال الشہداء علی الناس سبعۃ (الاول)
الملائکۃ لقول اللہ تعالیٰ (والملائکۃ یشہدون)

اور جو امید و بیم کے باعث اپنے خدا کو یاد کیا کرتے اور جہاں سے دینے میں سچ کر ڈالتے تھے کھڑی چلیں
چنانچہ کھڑے ہو کر حجت کی طرف چلے جائینگے پھر تیسری بار ندا ہوگی کہ جنکو تجارت اور خرید و فروخت ذکر الہی نماز
پڑھنے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کر سکتی تھی کھڑے ہو جائیں چنانچہ کھڑے ہو کر حجت کی طرف چلے جائینگے اور
یہ تینوں فرتے داخل بہشت ہو جائیں گے تو دوزخ میں ایک گردن ٹھکرا مخلوق کی طرف متوجہ ہوگی اسکی دائیں میں ہوگی
اپنی فصیح زبان سے یہ کہیگی کہ میں تین طرح کے آدمیوں پر مقرر ہوئی ہوں (۱) سرکشوں و تکبروں پر چنانچہ صفوں
سے اُنکو اس طرح چن لیگی جس طرح پرندہ دانے چن لیا کرتا ہے اور پھر دوزخ میں ڈال دیگی اس کے بعد ٹھکرا کھڑی کہ
(۲) میں خدا و رسول کے ایذا دینے والوں پر مقرر ہوئی ہوں چنانچہ اُن سب کو چنگار دوزخ میں جھنکدے گی
پھر تیسری مرتبہ ٹھکریگی اور سب روایت ابو المنہاج یہ کہے گی کہ (۳) میں تصور بنانے والوں پر مقرر ہوئی ہوں
چنانچہ اُنکو چن چن کر دوزخ میں لیائے گی پھر جب یہ تینوں فرتے دوزخ میں جا چکیں گے تو نامہ اعمال اُڑائے
جائیں گے۔ میزان کھڑی ہوگی اور مخلوق کو حساب کے لئے بلایا جائیگا (تنبیہ الغافلین) اکثر مفسروں کا
قول ہے کہ لوگوں کے اعمال لوح محفوظ میں نقل ہو کر لکھے جاتے ہیں۔ خرشتہ ہر سال بنی آدم کے اعمال
لوح محفوظ سے نقل کر لیتے ہیں اور اعمال کا اس تحریر کے مطابق پاتے ہیں۔ استنساخ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ایک
کتاب دوسری کتاب سے نقل کجائے (وسیط) کہتے ہیں آدمیوں پر سات چیزیں گواہ ہیں (۱)
خرشتہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْمَلٰٓئِکَةُ یشہدُوْنَ یعنی فرشتے گواہ ہیں دین کے

رواثنانی، الارض لقوله تعالى وقال الانسان ما لها يوم مثل تحدث اخبارها رواثالث، الزمان كما قال في الخبر ينادى كل يومنا يوم جديد وانا على ما فعل شهيد رواثابع، اللسان لقوله تعالى يوم تشهد عليهم السنتهم الآية رواثامس، الامر كان لقوله تعالى اليوم نختم على افواههم فكلنا ايدهم وتشهد ارجلهم بما كانوا يكسبون، والسادس الملكان الكاتبان لقوله تعالى وان عليكم لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون رواثاسابع، الديوان لقوله تعالى هذا كتابنا ينطق عليكم بالحق فكيف يكون حالنا يا حاصي بعد ما شهد عليك هؤلاء الشهاداء وعن عمرو بن العاص رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جمع الله الخلائق نادى مناد اين اهل الفضل قال فيقوم اناس وهم يسرون سراعا الى الجنة فتتلقاهم الملائكة فيقولون انا نراكم سراعا الى الجنة فمن انتم فيقولون نحن اهل الفضل فيقولون ما كان فضلكم فيقولون اذا ظلمنا صبرنا واذا اسيبنا عففونا فيقال لهم ادخلوا الجنة فعم اجر العاملين ثم ينادى المنادى اين اهل الصبر فيقوم اناس منهم يسرون سراعا الى الجنة فتتلقاهم الملائكة فيقولون انا نراكم سراعا الى الجنة فمن انتم فيقولون نحن اهل الصبر فيقولون ما كان صبركم فيقولون كنا نصبر على مصيبتنا الله فيقال لهم ادخلوا الجنة ثم ينادى ابن المقايون في الله فيقوم اناس منهم يسرون سراعا الى الجنة (س) زمين چنانچہ آیت ہو تو میخیزد تخت ایشانها یعنی زمین آسدن اینی خبرین بیان کردی و پس زمانه چنانچہ حدیث شریف میں کہ دن ہر روز کہا کرتا ہو کہ میں نیادون اور تیرے اعمال کا گواہ ہوں (س) زبان اللہ تعالیٰ فرماتا ہو کہ آسدن لوگوں کی زبانیں اُسپہ گواہی دے گی وہ ذات پاؤ وغیرہ چنانچہ ایک آیت کا مضمون ہو کہ آج ہم تم سے منہ پرہہ لگا دیں گے اور تم سے انکے ہاتھ کلام کرینگے اور انکے پاؤ اعمال کے گواہی دیں گے (۱۴) وہ دوفرشتے جنکی اس آیت میں تصریح کی گئی ہو ان علیکم لحفظین کہ اماکاتین یعنی چہرہ کرا اکاتین نگہبان ہیں (۱۵) دقت انہی چنانچہ انہی فرمائی کہ ہاری کتاب تمپر سچی گواہی دیگی اسے بندہ حاصی جب اسے گواہ شہادت دیں گے تو تمپر کیا اثر پڑی عمرو بن العاص سے روایت ہو کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا خدا جب مخلوق کو جمع کرے گا تو یہ ندا ہوگی کہ اہل فضل کمان میں چنانچہ بہشت لوگ جلدی جلدی جنت کی طرف چلنے لگیں گی ملائکہ کہیں گے تم کون جواب ملیگا اہل فضل فرشتے پوچھیں گے تم میں کیا فضیلت تھی جواب دیں گے کہ ہم بظلم ہوا تو ہم نے صبر کیا اور کسی نے برائی کی تو ہم نے صاف کر دیا حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پھر ندا ہوگی کہ اہل صبر کمان میں یہ نکر عمارین جنت کی طرف چلنے لگیں گے فرشتے پوچھیں گے کہ تم جنت کی طرف دوڑے چلے جاتے ہو کون لوگ ہو کہیں گے ہم صابرین ہیں ملائکہ سوال کریں گے تمہارا صبر کس بات میں تھا۔ جواب دیں گے خدا کی جہتی ہوئی مصیبتوں میں حکم ہوگا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ پھر ندا ہوگی کہ خدا کیلئے باجمعت رکھنے والے کمان میں چنانچہ بہشت لوگ پندرہ جنت کی طرف چلنے لگیں گے

فتا لقائم الملائكة فيقولون اننا فركم هل اهل الجنة فمن انتم فيقولون نحن المتقون في ارضه
فيقولون ما كان تعابكم فيقولون كنا نقاب في ارضه ونقباد في ارضه فيقال لهم ادخلوا الجنة
وقال عليه السلام وضع الميزان للحساب بعد دخول هؤلاء الجنة واعلم ان كيفية الحساب
مختلفة واحواله متباينة فمنه اليسر ومنه العسر ومنه اليسر ومنه العسر ومنه التكرير ومنه التوفير ومنه
الفضل ومنه العدل ويكون للمؤمن والكافر والناس الجن الامن ومنه الحد يث باستثناءهم وقال
الباقى لم اقف في حساب الاطفال المجانين واهل الفترة على نص صريح ومنه انب الموقوف البعث
ثم الحشر ثم القيام لرب العالمين ثم العرض اى تميز كل نبى بامتة ثم تطاير الصحف ثم
اخذنا بالايمان والشماطل ثم السؤال والحساب ثم الميزان واذا اجمع الله الخلائق في
العرصات واراد ان يحاسبهم تطاير عليهم كتبهم كتطاير النجم وينادى المتأدى من قبل الرحمن
يا فلان خذ كتابك بيمينك ويا فلان خذ كتابك بشمالك ويا فلان خذ كتابك من وراء
ظهرك فلا يقدر احد ان ياخذ كتابه بيمينه الا الاثقال يعطون كتابهم بيمينهم
والاشقياء بشمالهم والكفاد من وراء ظهورهم وكذلك الناس في المحاسبة على
ثلاث طبقات طبقة محاسبون حسابا يسيرا وهم الاثقياء

فرشتے کہیں گے تم کون ہو جواب دینے ہم خدا کے لئے باہم محبت رکھنے والے ہیں۔ پچھتیں تمہاری
کیسی تھی کہیں گے ہم صرف خدا کے لئے دوستی رکھتے اور ایسی راہ میں شریع کیا کرتے تھے حکم ہو گا کہ
میں داخل ہو جاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ان لوگوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد میزان لائی جائیگی یاد
رکھنا چاہیے کہ حساب کی کیفیت اور اس کے حالات بتائیں ہیں ایک حساب آسان ہے دوسرا سخت ایک آسان ہے
دوسرا باطن کسی حساب میں نہ کریم کسی میں تو بیچ کہیں فضل کا لحاظ ہو کہیں عدل کا مومن ہو یا کافر جن
یا انسان سب کو حساب ہے نہ پرہیزگار نہ ابدی نہ ضعیف نہ لوگ مستثنیٰ ہیں بچے پہنچ بقیاتی کا قول ہو کہ جسے بچوں اور
دیوانوں اور اہل فقرہ کے حساب کی بابت کوئی صریح نص نہیں لی۔ عالم عقوبت میں ہر شخص کے لئے درجے ہیں اور
تیسرے اٹھنا دس حشر دس خدا کے سامنے کھڑا ہونا دس عرض یعنی ہر نبی کا اپنی امت کے ساتھ ممتاز ہونا
۱۵ نام اعمال کا اوڑا یا جانا ۱۶ صحافت کا دہنے یا بائیں ہات میں آنار کا سوال ۱۷ حساب ۱۸ میزان
اللہ تعالیٰ جب تمام مخلوق کو جمع کر کے حساب لینا چاہیگا تو اعمال مے ہر کی طرح اڑیں گے اور اللہ تعالیٰ
کی طرح خدا ہوگی کہ اسے فلان تو اپنا اعلان مہ دہنے ہات میں اور اسے فلان تو بائیں ہات میں اور اسے
فلان تو اپنا اعلان مہ اپنی پیٹھ کے پیچھے لیے۔ پرہیزگاروں کے سوا اور کیسویہ طاقت نہ ہوگی کہ اپنا اعلان مہ
دہنے ہاتھ میں لے سکے۔ بدو کو بائیں ہات میں لینا اور کافروں کو پیٹھ کے پیچھے ہر اسی طرح حساب کے
بابت لوگوں کے تین درجے ہوں گے۔ پرہیزگاروں کا حساب آسانی سے ہوگا

وطبقۃ یحاسبون حساباً شدیداً فخرھلکون وھم الکفار و طبقۃ یحاسبون و یناقدون
 ثم یخیرون وھم العصاة و فی الحدیث انہ علیہ السلام قال لا تزول قدمی عن عرش الیقین
 بین یدی اللہ تعالیٰ حتی یموت عن اربعۃ عن عمرہ فیموافناہ وعن جسدہ فیموافناہ وعن
 علمہ ما عمل بہ وعن ماله من این اكتسبه و فیموافنقہ و ینسأل عما فی کتابہ فاذا
 بلغ آخر الکتاب یقول اللہ تعالیٰ یا عبدی اعلمت هذا کلام ملائکتی نرادوا علیک فی
 کتابک فیقول لا یارب و لکن عملت ذلك کلام فیقول اللہ تعالیٰ انا الذی سترتها
 فی الدنیا علیک و انا اغفرھا لک الیوم اذهب فان فی قد غفرھا لک هذا حال من
 یناقد فی الحساب ثم یغو بفضلہ تعالیٰ و ما یحب اعتقادہ ان اللہ تعالیٰ ملائکہ
 یکتبون افعال العباد من خیر و شر هؤلاء وجد اخطاً و نسباً نافی الصمۃ و المرض حتی
 انینہ و انفاسہ فیہ و العبد مؤمناً کان او کافراً و مروی عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال کنت
 جالساً مع النبی علیہ السلام و هو یحدثننا عن اخبار بنی اسرائیل و الامم الماضیۃ ثم قال
 فی اخر حدیثہ یا علی ان جبرائیل ارسلہ اللہ تعالیٰ یخبرنی عن احوال امتی فقال یا محمد ان فی
 امتک رجالاً یقفون فی الحساب بین یدی اللہ تعالیٰ ثم ینکلون معہ کما ینکل الخصم مع خصمہ

کافرون کا حساب نہایت سختی سے اور گنہگار مومن سختی حساب کے بعد نجات پا جائیں گے حدیث میں ہے کہ
 جب تک چار باتوں کا سوال وجواب تمام نہ ہو گا بندہ اپنے خدا کے سامنے کھڑا ہوگا اور عمر کا سوال ہوگا کہ آپ
 کس مشغلہ میں تھا کیا۔ دوسرے جسم کا سوال ہوگا کہ کس طرح کے انکار میں اُسے گھلایا۔ تیسرے علم کا سوال ہوگا
 کہ پڑھ کر کیا علم کیا جو تھے مال کا سوال ہوگا کہ کس طرح کمایا اور کس چیز میں صرف کیا اور عمارت نام کی تحریر کے ایک سوال ہوگا
 آخر میں حکم ہوگا کہ تیرے عمل کے تھے یا میرے فرشتوں نے کچھ زیادہ لکھ دیا ہو جواب دیگا کہ نہ نہیں لکھ سب کام
 میں نے کئے تھے حکم ہوگا کہ تیرے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے اور آج تیری مغفرت کرنا ہوں جائے تیرے گناہ بخش دے یا اس کا ذکر
 ہے جس سے حساب میں مناقشہ ہوگا اور پھر خدا کے فضل سے اسے نجات مل جائیگی اس بات کا قہار کتنا واجبات ہے
 کہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے بندوں کے تمام افعال لکھتے رہتے ہیں خواہ ہنسی سے صادر ہوں
 یا بغیر ہنسی کے۔ خلا سے ہوں یا بھول سے تندرستی میں صادر ہوں یا بیماری میں یہاں تک کہ
 گنگنا تا اور سانس وغیرہ سب لکھا جاتا ہے اس میں مومن و کافر سب برابر ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بطور
 روایت منقول ہے کہ میں ایک دن پیغمبر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ گزشتہ امتوں اور بنی اسرائیل
 کے متعلق کچھ باتیں کر رہے تھے۔ آخر میں آپ نے فرمایا اے علی۔ اللہ تعالیٰ نے میرے کو میری مرتبہ حالت
 بتانے کیلئے میرے پاس بھیجا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اے نبی تمہارا ست کے اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کو روبرو حساب
 دیتے کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے اس طرح گھٹگو کرینگے جس طرح مدعی مدعا علیہ باہم کیا کرتے ہیں۔

فقلت یا اخی یا جبرائیل فعلی قتلہ احدی فقلت نعم یا رسول اللہ فقلت اعلنی عجلت علی فی قتل
فقال هؤلاء یطول شہرہ استاذن ربی وانی الیک فغاب عنی ساعة ثم اقبل وهو یقول فقلت ما فعلک
یا اخی یا جبرائیل فقال یا محمد قد وقع فی هذه الساعة حکایات عجیبة فقلت ما هی فقال بالحکایة
الاولی التي وعدتک بها یا رسول اللہ فاعلم یا محمد اذا کان يوم القيمة یسأل الله کل احد کتابہ فیماخذ ذلک العبد
کتابہ فینظر الیه یرأه ویعرف ما فیه من خیر ثم یقول الله تعالی یا عبد اقرأت کتابک فیقول نعم ولكن هذا الذکر
فی کتابی ما علمتہ قط فیقول الله تعالی یا عبد اذینک علی فیقول یا رب لا ادری فیقول ان کراما کان بنی احصوه
علیک وانت متغافل فیقول یا رب ان الملائکة الکاتبتین هم عیدک یرکون ما شاءوا ولا یترونک معی
فان کان ولا بد فانت الحکم العدل لا تأخذ الا بالبینة فیقول الله تعالی یا عبد ومن یشہد علیک وکلهم
عینک وانت اخضعت الملائکة انک اکرام وکتابہم فیقول نعم یا رب لا اقبل شہدا علی الرضی فیقول الله
تعالی واذ اتیت بالبینة منک اتقبل وتعتز فیقول العبد نعم یا رب فیقول الله تعالی اللسان
بقدرتی انطق ولا تنقل الاحقاد فان هذا يوم يموت فیہ الباطل فینطق اللسان بکل ما عمل فی دار الدنیا
من القبیح والحسن فیقول العبد اهلح سیکم ومولا فی انت تعلم انی لاحکم لی علی اللسان وهو من طبعه انه
لا یزال ناخفا ولا اقبل شهادة ذلک فانه کان عدلی فی الدنیا وجميع ما وقع فی من الدنیا وقع بسببه

میںے کہا اے جبرائیل کیا ایسی گفتگو پر کوئی شخص قتل در ہو سکیگا جو ابدیاً بیشک میں نے کہا وہ کون لوگ ہو گئے
جبرائیل نے جواب دیا اگلی شرح طویل ہے۔ ظہیر جائیے میں اپنے پروردگار سے اجازت لیکر آپ کے پاس آتا
ہوں چنانچہ جبرائیل تھوڑی دیر کے لئے چلے گئے اور پھر ہنستے ہوئے آئے۔ میںے کہا بھائی کیوں نہیں رہے
ہو۔ جبرائیل نے کہا کہ مجھ کو بوقت چند عجیب حکایتیں معلوم ہوئی ہیں میںے کہا کیا۔ جبرائیل نے فرمایا پہلی حکایت
قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اسکا اعلا نامہ دیدگا اور لینے والا اسے پڑھکر اپنی تمام چھلانی برائی معلوم کریگا۔
پھر حکم ہوگا کیوں جی تھے پڑھ دیا بندہ کیساکجی مان پڑھ دیا لیکن فان عمل جو اس صحیفہ میں درج ہوئے ہرگز نہیں کیا۔
ارشاد ہوگا کہ اچھا پہر کسے کیا بندہ جو ابدیگا کہ مجھے خیر نہیں ارشاد ہوگا کہ کراما کاتبتین گتے رہی اور تو غفلت
کرتا رہا۔ بندہ عرض کریگا اہی کراما کاتبتین تیرے بندے میں جو چاہتے ہیں کہ میںے میں تو حاکم عادل ہو چکا
گواہوں کے میری پکڑ نہونی چاہئے ارشاد ہوگا کہ تمام مخلوق میری محکوم ہو تو نے فرشتوں اور انکی تحریک پر مستند
نما تا تو اب گواہی دیتے اور کون آئیگا۔ عرض کریگا الہی میں اپنوں ہی کی گواہی چاہتا ہوں حکم ہوگا اگر تیرے
تھارے ہی میکانوں نے گواہی دیدی تو اپنے گناہ کا اقرار کرو گے۔ عرض کریگا۔ جی مان ضرور اسوقت
اللہ تعالیٰ اسکی زبان کو حکم دیگا کہ بول اٹھ۔ اور حق بیان کر دے کیونکہ آج باطل فنا ہو گیا ہو چنانچہ زبان
اچھے میرے تمام اعمال کی گواہی دیگی۔ بندہ کہیگا اہی میں زبان پر حاکم نہیں ہوں یہ طبعی طور پر ہمیشہ
بولتی رہی ہو میں اسکی گواہی منظور نہیں کرتا کیونکہ یہ دنیا میں میری شمن تھی اکثر گناہ اسکی سبب واقع ہو چکے ہیں

وقد قال رسولك عن راحة اللسان عند الانسان وانت تحكم بالعبد لا تقبل شهادة العبد
 عدو فيقول الله لي عليك غير منك فما تقول فيقول ذلك العبد لا انكر بعد ذلك يا رب فيقول الله
 ليديده انطق بما فصل عبيدك فتطعن بكل ما فعل بها وتشهد ان فيقول ذلك العبد انا وبيدي ومولاي
 انك ارسلت الينا رسولا فشرع فينا شرعا فانا تتبعناه باذناك حيث قلت من يطعم الرسول فقد
 اطعم الله فيقول الله تعالى يا عبادي وما شرع رسول فيقول قد قال الشاهد الواحد في البيعة
 لا يكتفي واليدين شاهد واحد فلا يكتفي وبقي الشاهد الثاني فيقول الله واذا شهد عليك
 الشاهد الثاني اتعرف فيقول ذلك العبد نعم فيقول الله لا ارجل ما تقولين انطقي
 بما فعل ذلك العبد واشهدي بالحق فتنتطق بقدم الله وتقول انه مشي وعلم من حسن وقبح
 وتشهد بكل ما فعل فيلقت ذلك العبد وهو متحير الى اعضائه ويعاتبهم ويقول يا اعضائي
 ما انا غيركم بل انا انترو وانتروا واما انا فانا زعم ربنا لاجلكم فما رايت اجهل منكم اذ اقم عنكم وانتم
 تطعون انفسكم الى النار فيقولون انت نسبتنا الى الجهل والتقصير وما راينا اجهل منك انما نحن مأمورون
 انطقنا الله الذي انطق كل شيء ثم يصير ذلك العبد حائزا لباهاة اخلا فيا امر الله تعالى الزبانية ان يسمعوا ذلك العبد
 تيرے رسول نے فرما دیا تھا کہ زبان آدمی کی دشمن ہے۔ تو حکم عادل ہے۔ سیر بابت میرے دشمن کی شہادت
 قبول نہوتی چاہیے حکم ہوگا اچھا تمہارے اور لگائے گواہی دیتے کو موجود ہیں۔ پھر کیا عذر کر گے۔ بندہ
 عرض کرے گا۔ اے نبی میں بالکل خاموش رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ اُسکے ہاتھوں کو حکم دے گا کہ سیر بندے کے افعال کی گواہی
 دو۔ بات بولنے لگیں گے اور اُسکے تمام افعال پر گواہی دینگے۔ بندہ کہے گا اے نبی تو نے ہمارے پاس سون ہجیرا
 اور اُسے شرع کے احکام بتائے، مجھے تیرے حکم سے اسکا کمانا کیونکہ تو فرما چکا ہے کہ جو رسول کی اطاعت کرتا
 ہے وہ گویا خدا کا مطیع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے رسول نے کیا حکم نافذ کیا تھا عرض کرے گا۔ رسول نے فرمایا
 تھا گواہی میں ایک گواہ کافی نہیں ہوتا۔ سیر کو دو ہاتھ ملکر ایک گواہ ہو۔ دوسرا گواہ اوچا ہے حکم ہوگا اگر
 دوسرا گواہ تمہارے خلاف گواہی دے تو اپنے گناہ کا اقرار کر دے۔ عرض کرے گا۔ ہاں اقرار کروں گا۔ اللہ
 تعالیٰ اُسکے ہاتھوں کو حکم دے گا کہ اسکے تمام افعال بیان کر دے اور سچ بولو۔ چنانچہ پانچ گواہی دینگے اور یہ کہنے
 کہ اسنے فلان وقت پہل پہل کر فلان نیکی یا بدی کی تھی اسوقت بغلین جھانکتا اور حیرت سے اپنے اعضا
 دیکھتا رہا۔ اور جھلکا کر کہتا کہ اے اعضا میں اور تم ایک ہی چیز تھے۔ میں تمہارا دفع ضرر کے لئے
 اللہ تعالیٰ سے جھگڑتا ہوں اور تم دونوں کا لقمہ بنے چلے جاتے ہو تم بڑے نادان ہو اعضا جواب دینگے
 کہ تو ہمیں جاہل اور قصور وار ٹھہراتا ہے حالانکہ خود جاہل ہے ہم تو حکم الہی کے تابع ہیں اُسے اور چیزوں کی
 طرح ہمیں بھی گواہی عنایت کر دی ہے ہم اپنی خوشی نہیں بولے۔ اسوقت بندہ حیرتاک اور خجالت
 ہو کر خاموش رہ جائے گا۔ پھر فرشتوں کو ارشاد ہوگا کہ اسے دوزخ کی طرف کنہج لیجاؤ۔

وینہ اربعین سنہ قیل لم یبعث نبی الا بعد اربعین قال رب اوزعنی الھدی واصلہ
اولعفی من اوزعہ بکذا ان اشہمتک التی انعمت علی وعلی والدی یعفی ضمتہ الدین اوامہ
وغیرھا وان اعمل صالحا ترضاه نکرہ للتعظیم اولانہ اراد نوعا من الجنس یستغیل ضااھ
عز وجل واصلہ فی ذریعتی اجعل لی الصلاح ساریا فی ذریعتی راسخا فیہم (لانی تبت الیک)
عبدالرضاه اویشغل عنک وانی من المسلمین المخلصین لک (قاضی بیضاوی) عن
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام اذا کانت لیلة
الجمعة یا قبری الف ملک لزیارتی فاذا قضوا الزیارة یسجون فی مشارق الارض
ومغاربھا فکل من سمعہ یصل ذھوبا بصلاته حتی یضعوها تحت العرش فیقولون
یاربنا هذه صلوة فلان ابن فلان فیقول اللہ تعالی انی صلیت علیہ امثھا لھا
اذھبوا بها الی جبرائیل یضعھا عنده حتی تاتی صاحبھا یوم القیمة وساحطھا فی میزان
ذلک المصلی وتاتی لہ ثلاث الصلوات فیرجیھا المیزان ویضعی صاحبھا الی الجنة (موعظۃ)
قیل نزلت هذه الایۃ فی ابی بکر رضی اللہ عنہ وفی ابی بکر خافہ وامہ ام الخیر وفی اولادہ
واستجابہ دعائہ فیہم فانہ من بالنبی علیہ السلام وهو ابن ثمان وثلاثین سنۃ ودعائہم هو ان یرسین
اورچالیس سال کو پہنچیا تو یہ کہا اسی مجھے اس بات کا اہام کر کہ تیری ان نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تجھے
مجھے اور سیرامان باپ کو دی ہیں اس بات کو خاص نعمت دین مراد ہی بالغت نعمت بطور عام دینا و دین دینو
طرح کی نعمتوں کو شامل ہو گا ان صلوات تو ضا اور مجھے اسکا اہام کر کہ ایسے نیک عمل کروں جنکو تو پسند کرے
صالحا میں تنکیر تعظیم کے لئے ہو اور جناس صالحات سے ایسی نوعاں اور دیکھا ہی جو حصول ضائع الکی کا باعث
فی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اولاد کے متعلق میری درستی کروے ان میں نیکیوں کو محکم فرمادے میں ایسے اعمال سے
جنہیں تو پسند نہیں کرتا یا جو تجھے باز رکھنے والے ہیں تو بکرتا ہوں اور میں ظالم مسلمانوں میں سے ہوں (قاضی بیضاوی)
عمرو بن الخطاب رسول اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا شب جمعہ کو ہزار فرشتے میری قبر کی زیارت کیلئے
آتے اور بعد زیارت روئے زمین کے ہر مقام میں پھیل جاتے ہیں اور جس شخص کو درود پڑھتے سُن لیتے ہیں اس کے
درود کو اٹھا کر عرش کے نیچے رکھ دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اسی یہ فلان ابن فلان کا بیجا ہوا درود حکم ہوتا ہے کہ
اسپہ سید رحمتیں نازل کرتا ہوں اور اس کے درود کو جبریل کے چالے کر دو کہ صاحب درود کے لئے رکھ چھوڑیں قیامت کے
دن ہم اسکو درود بھیجنے والے کی ترانہ میں رکھ کر تولیں گے اسکی برکت سے اسکا پل جھک جائیگا اور صاحب
درود داخل جنت ہوگا (موعظہ) کہتے ہیں آیت مذکورہ بالا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ان کے والد
ابو قحافہ اور ان کی والدہ ام الخیر اور ان کی اولاد اور ان کے حق میں آپ کی قبولیت و دعا کے متعلق
نازل ہوئی ہے آپ کے والد تراسی برس اور آپ خود چالیس برس کی عمر میں ایمان لائے۔

ولیکن احد من الصحابة المهاجرين منهم وانصار اسلامه هو والده وبنو وبناته غیر ابی بکر
رضی اللہ عنہ ومن المحدثین عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ
علیہ السلام یقول ان ابی من لی وود حق والدیہ فقلت یا رسول اللہ فان لم یکن معہ شی
قال اذا سمع قولہما فلیقل سمعا وطاعة ولا یقل لہما اف ولا ینہرہما ولیقل لہما قولہا کما اوکما
قال مروی انہ جاء رجل الی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فقال یا رسول اللہ اوصنی بوصیۃ انتظم ہا
فی الدنیا والاخرۃ فقال علیہ السلام هل لک والد ووالدۃ فقال نعم قال اذا رایت حقہما
واطعمتہما لک بكل لقمة قصر فی الجنة صدق رسول اللہ وجاد رجل ایضا فقال یا رسول اللہ
ان لی والدۃ انفق علیہا وہی تؤذینی بلسانہا فکیف اصنع فقال علیہ السلام ادحقہا فواللہ
لو قطعت لجمک ما ادیت ربہا حقہا ما علمت ان الجنة تحت اقدار الامہات فسکت
الرجل وقال واللہ الاقول لہا شیئا ثم اتی الرجل والدتہ وقبل قد میہا وقال یا والدۃ بذلک
امر فی رسول اللہ وذكر النبی علیہ السلام حدیثا طویلا وقال فی آخرۃ والذی بعثنی بالحق
نبیا ما من عید رزقہ اللہ ما لثہ بر والدیہ الا کان معی فی الجنة فقال رجل یا رسول اللہ ان
لم یکن لہ والدان فی الدنیا فما یفعل قال یتصدق عنہما باطعام الطعام وقراءۃ القرآن او بالداء
اور اپنے خاندان کے لئے دعا کی۔ حواجرین وانصارین سے پھر ابو بکر صدیقؓ کے اور کوئی صحابی ایسا نہیں
کہ خود اور انکے والدین اور بیٹے بیٹیاں سب کے سب مسلمان ہوں (ماں باپ) حضرت علیؓ سے روایت
ہیں کہ آپؐ فرمایا جو والدین کا حق ادا کرے میں اُس سے الگ ہوں میں عرض کیا اگر اُسکے پاس کچھ نہ ہو تو
کیا کرے۔ فرمایا اُنکی بات سن کر مان اُنکے سامنے اُف کرے۔ انہیں چھڑکی بند کرے۔ زہری اور ابی ہات
کرے۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خداؐ سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمائیے جس سے دُنیا
کا فتنہ اُٹھائوں۔ فرمایا کیا تیرے مان باپ زندہ ہیں عرض کیا مان باپ مرچکا ہوا ہے تو انکو مستحق دیکھے اور
کھلائے پلاسے تو ہر لقمہ کے بدلے ایک قصہ جنت عطا ہوگا ایک اور شخص نے عرض کیا کہ میں اپنی والدہ پر اپنا
مال صرف کرتا رہتا ہوں اور وہ مجھے زبان سے بُرا بھلا کہا کرتی ہیں اب کیا کروں آپؐ فرمایا اُسکا حق ادا
کر تا رہ۔ خدا کی قسم تو اگر اپنا گوشت کاٹ دے تو مان کا جو بھائی حق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ کیا تجھے معلوم
نہیں کہ جنت ماؤن کے قدموں کے نیچے ہی سائل خاموش ہو گیا اور یہ کہا کہ خدا کی قسم اب اپنی والدہ کو کچھ
نہ کہو نگا۔ چھ برس اُنکی مان کے پاس آیا اور اُسکے پانچ نہیں گریہا اور کہا اسے ان مجھے رسول خداؐ ایسا ہی شلو
فرمایا ہے۔ پھر چھ برس بعد اسلام لائے ایک نوجوان حذیفہؓ کے بھائی بنو زیدؓ کا بیٹا تھا کہ اس خدا کی قسم جسے مجھ کو حق
نبیؐ بنا کر دیا ہے جو مالدار آدمی اپنے والدین سے نیکی کرے گا۔ بنو زیدؓ کے بیٹے ہو گئے۔ ایک شخص نے عرض
کیا اگر نہ ہو۔ والدین زندہ ہوں تو کیا کرے فرمایا اُنکی مرض سے صبر کرے گا تا کہ وہ زندہ رہیں پھر سے دعا کرے

ثان غیر جانبدار عنہما ومن عقمہما خد عصى وقال ما من عبد صلی الفریضۃ ودعا والدیہ
 بالمعصیۃ الا استجاب اللہ تعالیٰ لہ دعاءہ وغفر لہ بیکۃ دعائہ لہما ولو کانا فاسقین (موعظہ)
 وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول من مشی
 لریارۃ والدیہ کتب اللہ تعالیٰ لہ بكل خطۃ مائۃ حسنۃ وھما عنہما مائۃ حسنۃ ورفق لہ
 مائۃ درجۃ فاذا جلس بین یدھما وتکلم معہما بطیب الکلام اعطا اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ ثواب
 یسعی بین یدھما فاذا خرج من عندهما خرج مغفوق الہ وروی انہ کان فی زمن عمر رضی اللہ
 عنہ رجل ناجر فانت الیہ والدیہ یوما تطلب منہ شیئا تدفقه علی نفسہا فقالت امرأتہ
 ان والدک ترد ان تترکنا فقرأ اذا کان کل یوم تطلب ہکذا فبکت امہ ومضت
 ولم یطہا فبیتا ہو فیشی فی بعض اسفانہ مم التجارۃ اذ خرج علیہ قطاع الطريق وھبوا کان
 معہم اخذوا الرجل قطعوا یدہ وعلقوہا فی عنقہ وترکوہ مطر حاحجند لا فی ذمہ علی الطريق فمر علیہ
 قوم فخلوہ الی منزلہ فلما دخل علیہ اقریبہ قال لہر ہذا جزائی فلو کنت اعطیت امی بیکۃ درہما
 ما خضعت یدہی وما سلب مالی فانت الیہ والدیہ فقالت لہ یا بنی انی عصیۃ علی ما فعل
 الہم جعل فقال الرجل یا امی ہذا کلہ بذنبی الیک فاسالت الرضی فقالت یا بنی لخرضت عنک

جس سے زبان باتوں کو چھوڑ دیا اس نے والدین کی نافرمانی کی اور جس سے نافرمانی کی وہ گنہگار ہوا جو شخص
 فرض نماز پڑھ کر والدین کے لئے دعا کرتا ہو خدا قبول کر لیتا ہو اور اسکی دعا کی برکت سے انہیں بخش دیتا ہو گناہ
 گنہگار ہی کیوں نہ ہوں (موعظہ) ابو ذر غفاریؓ سے مروی ہو کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اپنے
 والدین کی زیارت کر جائے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہو اور ایک گناہ معاف
 کر دیتا ہو اور سو درجے بلند کرتا ہو اور جب اس کے سامنے بیٹھ کر نرمی سے کلام کرتا ہو تو اسکو ایک نوحہ عطا فرماتا
 ہو جو قیامت کے دن اس کے آگے آگے چلیگا اور جب اسکی پاس سے جاتا ہو تو بخشنا بخشنا یا ہو کر نکلتا ہو۔ جہت
 ہو کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک سوداگر تھا۔ ایک دن اسکی والدہ کو خرچ کی ضرورت ہوئی بیٹے سے کچھ گئے
 آئے۔ اسکی گھر والی نے کہا کہ تمہاری ماں میں بغل بن کر چھوڑ گی۔ کیونکہ روز کے روز مانگے اکھڑی ہوتی
 ہے۔ یہ سن کر بچاری بڑی بی بوڑھی اور وہاں سے چل دی۔ بیٹے نے کچھ نہ بایا۔ اتفاقاً اس کے بیٹے کو سفر کرنا
 پڑا۔ رستہ میں ڈاکوؤں نے آیا۔ سب مال متاع لوٹ کر لینگے اور اسکا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا اور
 اسی طرح خون میں تھڑھوا چھوڑ گئے زان بعد پھر اوہر گئے اور اسے اس کے گھر پہنچا دیا۔ عزیزا قارب چچے
 آئے تو اس نے کہا کہ اگر میں اپنے مات سے اپنی ماں کو کچھ دیدیتا تو نہ مات کتنا مال چھینتا۔ پھر اسکی ماں آئی او
 یہ کہا کہ مجھے اس تکلیف کا افسوس ہو جو مجھے دشمنوں سے پہنچی۔ اسے جواب دیا کہ یہ اس گناہ کا بدلہ ہے جو مجھے
 تمہاری نسبت صادر ہوا تھا اب میں تمہاری ضماندی کا خواہاں ہوں ماں کے کہا کہ میں تجھ سے ضمانت ہوں

فلما كان الليل من بعد ما حدثت به كما كانت بغير فقه الى روضة حكيمة
كان مشهورا بالفضل يومئذ بعد مكة وله امر ان يشار الى مكة فليقتل الشيعي على
ارضها ومشى الى مكة فحدثت امره من خلفه فقالت يا رب ابي اسرفني بشار الفرقه ساطع عليه
عقبا وتضرعت اليه فاما بالامم الشيعيه من الملائك وعلى شهادتي الليل البياض قد دخل
اص في بيت من البيوت فاعلم صاحب البيت ان في البيت لصا فخر اللص الى جانب المسجد فتعقبوا
فلما جازوا الى باب المسجد غاب اللص فقالوا بل في المسجد فدخلوا فزوا الشيعه فاعلموا بقتل
الحال اخذوه فاقوه ملك المدينة فامر الملك بقطع يديه ورجليه واخرجه عينيه فقتلوا يديه
ورجله واخرجوا عينيه نادوا في السوق هذا جزء السارق فقال الشيعه لا تقولوا ذلك بل قولوا هذا
جزء من قصد طواف مكة بلا اذن امه فلما راوا انه الشيعه وعلما بهذه الحاله بكوا وخزعا
فاعادوا الشيعه الى امه ووضعوه على باب الصومعة وفيها تنادى امه وتقول يا رب انبتيت
ابني بغير اعداء الى حتى اراه فنادى الشيعه انا مصافر جاثم فاطمعتي فقالت امه انت الى الباب
فقال مالي من رجلين امشي اليك فقالت امه امي يديك فقال مالي من يدين فقالت امان لطعتك
تصل يدي يديك فقال الشيعه لا تخافي مالي من عينيك فاخذته من خزائن امه واما باجره فمقدمت اليه

اگے دن صبح کو جو سوتا تھا تو خدا کی قدرت سے اسکا مات وپاسا ہی ہو گیا جیسا پہلے خلاصہ عظم حکایت
ایک شیخ جو مشہور فاضل تھا مان کی مرضی بغیر کہ کیڑن چلا۔ مان ہیچھے پیچھے دوڑی اور یہ کہا کہ ابی میرے پیچھے
کچھ مفاقت کی آگ سے چھوٹکا ہو تو اسپر اپنا عذاب سلسلہ کر۔ بڑھیا نے یہ بدعا نہایت تضرع سے کی آخر
شیخ کسی شہر میں پہنچ کر عبادت کیلئے رہا مگر ایک مسجد میں چلے گئے۔ اس مسجد کے متصل کسی مکان میں چور گھسا۔
مکان والا جاگ اٹھا۔ چور مسجد کی طرف بھاگا۔ لوگ اسے پیچھے دوڑے۔ مسجد کے پاس پہنچ کر چور غائب ہو گیا
لوگوں نے کہا۔ مسجد میں ہے۔ اندر گئے اور شیخ کو جانتا مارا گرفتار کر کے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ حکم ہوا کہ
اسکے مات پا نو کاٹ ڈالو اور آنکھیں نکال پھینکو۔ چنانچہ فوراً اس حکم کی تعمیل کی گئی اور بازار میں ندا دی ہوئی کہ
چور کی یہ سزا ہے۔ شیخ نے کہا نہیں۔ بلکہ یہ کہو کہ یہ اس شخص کی سزا ہے جو مان کی مرضی بغیر کہ کا طواف کرنا
چاہے پھر جب لوگوں نے شیخ کو پہچان لیا تو بہت روئے پیٹے۔ افسوس کیا۔ اور انگوٹھی مان کے پاس
اٹھا لائے دیکھا تو وہ عبادت گاہ میں یہ کہہ رہی تھی کہ اگر تو نے میرے پیچھے کو بتلانے عذاب کر دیا ہے تو
مجھے آنکھوں سے دکھا دے۔ اتنے میں شیخ نے آواز دی کہ تین جھوکا مسافر ہوں کچھ کھلو او۔ اندر سے
مان نے جواب دیا کہ دروازہ پر آج شیخ نے کہا کیونکر آؤں پاؤں نذر دہیں۔ مان بولی اچھا مات بڑھا۔ شیخ نے
کہا میں مات نہیں کھتا۔ مان نے جواب دیا کہ اگر میں خود تجھے کھانا دوں تو بے پروی مونی ہے شیخ نے کہا
اسکا خوف نہ کرو۔ میں آنکھوں سے نابینا ہوں مان ایک مٹی ہوا کھجور میں ٹھنڈا پانی بیسکر گئی۔

فلما رأى الشيخ امه وضع وجهه على قدميها وقال انا ابنك العاصي فعلت اثمنا ابنا وبكت
فقلت يا رب اذا كانت الحال كذلك فاقبض روحى وروحى حتى لا يرى الناس سواد وجهنا
فلم تتر لنا حاجة الا وقد قبض بوجهما من تقصير انا عرضنا الامانة وعن علي بن ابي طالب رضی
الله تعالى عنه انه قال كنت جالساً مع النبی علیه السلام وجماعة من الصحابة اذ اتى رجل
فقال السلام عليكم فقلنا وعليك السلام فقال يا رسول الله ان عبد الله بن سلام يدعوك
ليودعك فانه مريض وعلى خروج من الدنيا فلما سمع ذلك قام ثم قال قوموا بنا ننزور
اخانا عبد الله ثم مضى عليه السلام عند راسه وقال يا عبد الله قل اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله فقالها في اذنه ثلاثاً فلم يقلها فقال عليه
الصلوة والسلام لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم قال عليه السلام لبطل يا بطل انصر
الى امر الله فاسألها ما كان يعمل زوجها في الدنيا وما كان شغلها فمضى بلال رضى الله عنه
وسألها عن عمل زوجها فقالت لبطل وحق رسول الله ما اعرف من يوم تزوجني
انه ترك الصلوة خلف رسول الله ولا مضى عليه يوم الا تصدق فيه بشئ
الا ان والدته غير راضية عنه فقال عليه السلام انتوفى بها فمضى بلال اليها وقال لبي
النبي عليه السلام فقالت ما ذلك فقال ليصل بينك وبين ولدك عبد الله ولا يخرج من الدنيا

جب شیخ نے اپنی ماں کو دیکھا تو اس کے قدموں میں سر رکھ دیا اور یہ کہا کہ میں تمہارا سنگار بیٹا ہوں۔ ماں یہ
شکر و پوری اور دعا کی کہ انہی میری اور اس کی روح فوراً قبض کر لے تاکہ لوگ ہماری رسوائی سے آگاہ نہ ہوں
ابھی دعا تمام نہ ہوتے پانی کٹھی کہ دونوں کی روح بدن سے نکل گئی۔ (تفسیر آیہ انصر خذنا الامانة) حضرت
علی رضی فرماتے ہیں کہ میں ایک دن صحابہ کی جماعت میں رسول خدا کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے اسلام علیکم
کے بعد یہ کہا کہ حضور عبد اللہ بن سلام آپ کو آخری ملاقات کے لئے بلا رہے ہیں کیونکہ وہ مریض ہیں اور
عقرب دینا سے رخصت ہونے والے ہیں۔ آپ یہ سنکر کھڑے ہو گئے اور صحابہ کو حکم دیا کہ چلو بھائی
عبد اللہ کی زیارت کرنا میں چنانچہ تشریف لیجائے کہ بعد آپ عبد اللہ کی سرانے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا
کہ اشہدان۔ لا اله الا الله وحده لا شریک له وان محمداً عبده ورسوله کہ۔ یا ارشاد میں مرتبہ ہو اگر عبد اللہ
کہہ سکے۔ پھر آپ نے فرمایا لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اور بلال کو حکم دیا کہ انکی بیوی سے اس کے انفال کی
بابت سوال کرو۔ بیوی نے قسم کھا کر جوا بدیا کہ جب سے میں انکی نکاح میں آئی ہوں انہوں نے کبھی سو خدا کے
پیچھے غارت نہیں چھوڑی اور کوئی دن صدقہ دینے کی غلطی نہیں کیا البتہ انکی والدہ اسے ناراض تھیں جس نے فرمایا
انہیں میرے پاس لے آؤ۔ بلال انکی والدہ کے پاس گئے اور یہ کہا کہ پیغمبر علیہ السلام طلب فرماتے ہیں انہوں
کہ ان کیوں۔ بلال نے جواب دیا تم میں اور تمہارے بیٹے عبد اللہ میں صلح کر لی منظور ہے کیونکہ وہ دینا سے جانیا ہے میں

فقال وحق رسول الله لا امضى ولا اجد في حل مما اذني لا دنياه ولا اخرها ثم امتنعت فاتي
بلال الى النبي عليه السلام فاعلمه فقال عليه السلام يا عمر يا علي اذهبا فائتيا في هذا
اليها فلما دخلا عليها قالوا ايتهما العجى انه عليه السلام يريد عولا قالت وما يريد مني وما لهذا
فقالا لها لا بد ان تمشي معنا فمشيت معها حتى اتت اليه فقال عليه السلام ايتهما العجى النظر
الى ولدك وما هو عليه فلما نظرت اليه قالت يا ولدي والله ارجعك في حل من حقي لا في الدنيا
ولا في الآخرة فقال عليه السلام ايتهما العجى زخفي الله عز وجل ولجعليه في حل فقالت كيف اجعله
في حل وهو ضربي وصدني من بيت لا حول له ام آتته فهو اذني وعصاني فقال عليه السلام ان حقت
علي ان جعلته في حل فقالت اشهد يا رسول الله انت ومن معك اني جعلته في حل فقال عليه السلام
يا عبد الله قال اشهد ان لا اله الا الله فرغم صوته بالشهادة ثم مات بعد ذلك فلما صلينا عليه
ودفناه قال عليه السلام يا معشر المسلمين الا من كانت له والدته له ما خرج من الدنيا على النبي
(عظمته) وعن انس رضي الله عنه انه قال عليه السلام من رجع اليه من غير اخيه فليكن له من الدنيا ما يشاء
رحمة على غير الشهادة ولا يخرج من قبره الا في يوم القيامة ولا يخرج من قبره الا في يوم القيامة
قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول من عبد الله تعالى بما فيه خير لم يرد عليه

مان سے جو بدیا میں بہرہ بخیر تو کنی در دین و دنیا بدیہ کچھ اسکی خطا سے نہ کہ اسکی کمزوری سے نہ کہ اسکی
ہے۔ بل اس کے پاس ہر قسم کا اجر و ثواب ہے۔ اور اس کے لئے نہ دنیا کی کوئی چیز ہے نہ دین کی کوئی چیز۔
ما صاحب ثمنہ ہے اور یہ ماکہ حرمی ہے۔ اور یہ ماکہ حرمی ہے۔ اور یہ ماکہ حرمی ہے۔ اور یہ ماکہ حرمی ہے۔
فرمایا تھا را سوئت چلا چلا تا نحو کیا امر ہے۔ چنانچہ میری فی اس کے ساتھ ہر دین کے لئے فرمایا ہے۔ اپنے
یہ کمال تو کچھ نہ۔ چڑھیا کے کہا۔ میں نے دنیا میں میری خطا سے نہ کہ اسکی کمزوری سے نہ کہ اسکی
بڑی فی خدا سے ڈر و اور انکی خطا سے نہ کہ اسکی کمزوری سے نہ کہ اسکی کمزوری سے نہ کہ اسکی
نکالا۔ ستایا تا فرمائی کی۔ میں اسکی خطا کیونکر معاف کروں آپ نے فرمایا اگر تم سے معافی دو تو تمہارا حق
میرے ذمہ۔ پڑھیا نے جواب دیا کہ آپ اور آپ کے صحابہ گواہ ہیں میں نے اسکی خطا سے نہ کہ اسکی کمزوری سے نہ کہ اسکی
نے فرمایا اسے عبد اللہ کہہ اشہد ان لا اله الا الله عبد اللہ نے بندہ آوار سے کلمہ شہادت پڑھا
اور انتقال فرمایا۔ پھر جب ہم انکی نماز اور دفن سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا یا مسلمانو جسکی مان زندہ ہو
اور وہ اس کے ساتھ منگی سے پیش نہ آئے تو مرتے دم کہ نہ نصیب نہ ہوگی۔ عظمۃ الشیخ سے روایت ہے کہ
بیغیر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے مان باپ اس سے سنا رضامند ہو کہ مرتے وقت کلمہ
شہادت سے محروم ہوگا اور جب قبر سے اُٹھے گا تو اس کے چہرے پر یہ کہا ہوگا کہ مان یا آپ کے ماضی کی سہی
سزا ہے۔ دوسری روایت الشیخ سے ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جس کی کوئی گناہ نہ ہو اور اس سے مان یا آپ کی حق او گیا

الاحبط اللہ عز وجل علمه واداقہ العذاب الاولیہ الحدیث، مروی الترمذی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہ فی مرضی الوالد سخط الرب فی سخط الوالد رکنا فی جامع الصغیر، لانه نقا امران یطام الذی یکرم فی طاعه فقد اطام اللہ نقا من اغضبه فقد اغضبه وهذا وعید شدید یضی ان العقوق کبیرة وعلی منه بالاولی ان الامر کذا رکنا فی التیسیر، لان حقها اکثر فلی العاقل ان یحتر عن ان یتکون عاقا والوالدیہ (انتہی) قال الفقیہ ابو الیث رحمہ اللہ نقا لولیدین کما اللہ سبحانہ وتعالی فی کتابہ حرمة الوالدین ولم یوص بهما لکان یعرف بالعقل ان حرمتہما واجبة وکان الواجب علی العاقل ان یعرف حرمتہما ویقضی حقہما ویسعی فی تحصیل رضاهما فکیف وقد ذکرہا اللہ سبحانہ وتعالی فی جمیع کتبیہ فی التورۃ والانجیل والزبور والفرقان وقد امر بطاعتہما فی جمیع کتبیہ ووحی الی جمیع الرسل واولیہم عز الوالدین وصرفہ حقہما وجعل رضاه فی رضا الوالدین وسخطہ فی سخطہما (انتہی) (کذا فی تنبیہ الغافلین) سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** الحجرات یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن کونوا امنہ علی جانب وابہام الکثیرا لیتحاط فی کل ظن ویتامل حتی یعلم انہ من ای القبیل

اللہ تعالیٰ اس کے تمام عمل بو کو روک دے اور اسے دردناک عذاب کا مزہ کچھا لے گا (الحديث) ترمذی عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا فرماتے ہیں خدا کی رضا مندی باپ کی رضا مندی میں اور خدا کا غصہ باپ کے غصہ میں یہاں یہ کہنا ہی کہنا فی الجامع الصغیر یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے باپ کی تکریم و اطاعت کا حکم دیا پس جو جسے باپ کی طاعت کی اس نے خدا کی طاعت کی اور جس نے اسے ناراض رکھا اس نے خدا کو ناراض کر رکھا۔ اس عید شریک صاف لکھا ہو کہ والد کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہو اور مان کی نافرمانی بدرجہ اولیٰ اس میں داخل ہی کہنا فی التیسیر یہ اس لئے کہ ان کا حق باپ سے زیادہ ہو۔ حائل آدمی کو والدین کی نافرمانی سے احتراز کرنا چاہیے (انتہی) تنبیہ ابوالہیث کا قول کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں والدین کی تعظیم و تکریم کا حکم نہ دیتا تو خود عقل کے پتے دیں کہ ان کی تعظیم واجب ہے ہر حائل پر ان کی تعظیم کا نگاہ رکھنا اور ان کا حق اور ان کا فرض ہو حتیٰ الامکان مان باپ کی رضا جوئی چاہیے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے نبی تمام کتابوں مثلاً توریت انجیل زبور و فرقان میں باپ کی تعظیم کا حکم دیا ہو اور تمام پیغمبر و انکو تعظیم والدین کی بابت نصیت کی ہو ان کا حق معلوم کر لیا ہو ان کی رضا میں اپنی رضا اور ان کے غصہ میں اپنا غصہ مخفی رکھا ہو تو سمجھ لینا چاہیے کہ والدین کا رتبہ کما تک ہی (تنبیہ الغافلین)

سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** حجرات

یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن یسلوا کی نسبت گمان کتنی سے بہت کچھ اجتناب کرو الگ یہ لفظ کثیر کو اس لئے بہم رکھا ہو کہ آدمی ہر طرح کے گمان کی بابت احتیاط رکھو اور تامل کرے کہ یہ گمان کس طرح کا ہے

فان من الظن ما یجب اتباعه كالظن حیث لا قاطع فیہ من العلیما وحسن الظن بالله تعالى وما
یجره كالظن فی الہیات والنہات و حیث یخالف قاطع وظن السوء بالمؤمنین وما یہلہم كالظن
فی الامور المعاشیة ان بعض الظن اثر تعلیل مستأنف للامور الاثر الذنب الذی یتفق العقوبۃ
علیہ لہنہ فیہ من الواد ان یدمر الاعمال ای یکثرها ولا تجسسوا ولا تجسسوا ولا تجسسوا من عورات المسلمین
وفی الحدیث ولا تتبعوا عورات المسلمین فان من تتبع عوراتہم تتبع الله تعالی عورۃ حتی
یفضحہ ولو فی جوف بیتہ ولا یغتیب بعضکم بعضا ولا یدکر بعضکم بعضا بالسوء فی غیبتہ
ایجب احد کمران یا کل لحم اخیه میتا تمثیل لما ینالہ المغتاب من عرض المغتاب علی افحش وجہ
مع مبالغات الاستفہام المقرب واسناد الفعل الى احد للتعمید وتعلیق العقبۃ بما ہو فی غایۃ
الکراہۃ وتمثیل الاعتیاب باکل لحم الانسان وجعل الماکول اخلو میتا وتغیب ذلک بقولہ
فکرہتموہ تقریرا وتحقیقا لذلک والمعنی ان عدم ذلک او عرض علیکم هذا فقد کرہتموہ واتقوا
الله ان الله توأب رحیم لمن اتقى ما نهى عنه وتأب مما فرط منه

کیونکہ بعض گمان (حکیمہ عملیات میں کوئی دلیل قاطع موجود نہ ہو) واجب الاتباع ہوتا ہے علی ہذا القیاس
اور تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا واجب ہے اور بعض گمان (مثلاً انہایت اور نبوت کے متعلق) حرام ہے
کیونکہ اسکے خلاف دلیل قاطع موجود ہے علی ہذا القیاس مسلمانوں سے بدگمانی ناجائز ہے اور بعض گمان
(مثلاً امور معاش کے متعلق) مباح ہے ان بعض الظن اثر بعض گمان باعث گناہ ہے یہ آیت
اور اجتنب کی علت ہے اللہ بمعنی گناہ میں ہمزدہ او کا بدل ہے یعنی بعض گناہ اعمال کو کثرت کر دیتا ہے وہ
تجسس یعنی جاسوس نہ بنو مسلمانوں کے چھپے عیب نہ ٹھو کو حدیث میں ہے کہ مسلمانوں کے عیبوں کے چھپے
نہ پڑو جو ایسا کر یگا خدا اسکے عیبوں کے چھپے پڑیگا اور اسے رسوا کر دیگا خواہ وہ اپنے گہر کی کوٹھڑی ہی میں
کیوں نہ بیٹھا رہے فلا یغیب بعضکم بعضا اور تم میں ایک دوسرے کی غیبت ہرگز نہ کرے پیٹھ پیچھے برائے کی غیبت
احذکم ان یا کل لحم اخیه میتا کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کر سکتا ہے کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت
کھا یا کرے غیبت کرنیوالا جو دوسرے شخص کی آبروریزی کیا کرتا ہے اس آیت میں مضمون مذکور کو نہایت
بڑی تمثیل سے بیان کیا گیا ہے باہر نہ ہمزدہ استفہام اور قسم کیلئے لفظ احد کی طرف فعل کی اسناد اور نہایت
مکر وہ چیز سے محبت کی تعلیق اور غیبت کو انسان کے گوشت کھانے سے تشبیہ پھر جس کا گوشت کھا یا جائے
اسکو کھانے والے کا بھائی اور پھر مردہ بھائی فرماتا اور اسکے بعد فکروہتموہ کما تا ان برائیوں کی کثرت
و تقریر سے جو غیبت میں پائی جاتی میں مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا گوشت کھائے اس سے بڑا گناہ
تو تم مکر وہ سمجھو گے قالہو اللہ الایہ اور خدا سے ڈرنے رہو بیستہ خدا تو قبول کرے کہ وہ ہر نہایت
مہربان ہے یعنی جو نہایت سے بچے اور پسند نہایتوں سے تاب ہو خدا اس پر مہربان ہے

والله اعلم الغيوب لا تملية في قبول التوبة اذا جعل صاحبها كمن لم يرتكب ذنبا حتى يبدله
 روى عن انس بن مالك رضى الله عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام من رزقها السكينة
 بالصلوة على فان صلواتكم على نوركم يوم القيمة ذروا صاحب الفردوس وقال عليه السلام
 لا يرى وجهي ثلاثة عاق الوالدین وتاركت سنتي ومن ذكرت عنده فلم يصل على رضى
 من نطق قيل سبب نزول هذه الآية في رجلين من اصحاب النبي عليه السلام وذلك
 ان النبي عليه السلام ضم الى رجلين غنيين في السفر رجلا من فقراء الصحابة لوصيتهما
 من طعامهما واتفقا في انهما في المنزل ويهيئ لهما المنزل والطعام فصر سلمان الفارسي الى
 الرجلين المذكورين فنزل ذات يوم منزلا ولم يهيئ لهما شيئا فاضلا له اذهب الى رسول
 الله فسله لنا فضلا اذ امر فاطلق فقال احدهما لصاحبه وقد غاب عنهما انه لو انتهي الى
 بيد سبيحة وهي المشهورة بكثرة الماء لغار ماؤها فلما انتهى الى رسول الله وبلغه الرسالة
 قال عليه السلام له قل لهما انكما قد اكلتما الاداء فرجع اليهما واخبرهما بما قال رسول الله
 فاتيا النبي عليه السلام وقالوا ما اكلنا من اداء يا رسول الله قال عليه السلام اني لا ارى حجة لكم
 في افواهكم لا اغتيا بكما صاحبكما فلزت هذه الآية وعن علي بن ابي طالب رضى الله عنه انه قال عليه السلام
 من صلى على يوم الجمعة مائة مرة جاء يوم القيمة ومعه نور لو قسم ذلك النور بين الخلائق كلهم لم يسمع

خدا بین مبالغہ اس لئے ہو کہ وہ توبہ کرنے والے کو ایسا پاک کر دیتا ہو گویا اس نے گناہ ہی نہیں کیا اور بیعت
 انس بن مالک سے روایت ہو کہ رسول خدا فرماتے ہیں مجھ پر درود بھیج کر اپنی مجلسوں کو زینت بنا لیا مجھ پر درود بھیجنا
 قیامت کے دن نور ہوگا (صحابہ ائمہ و پیغمبر علیہ السلام کا قول ہو) تین شخص مجھے مذکورہ سیکھنے کے (۱) مان باپ کا
 ما فرمان دہا سنت کا تارک دہا میرے تذکرہ کی وقت مجھ پر درود نہ بھیجنے والا حضور نے سچ فرمایا
 مذکورہ بالا آیت کے نزول کا سبب یہ کہ پیغمبر خدا نے کسی مضر بین و دو غنی آدمیوں کے ساتھ ایک ایک محتاج صحابی کو
 کر دیا تھا تاکہ ان کے کھانے پینے سے فائدہ اٹھا سکے اور منزل میں آگے بڑھ کر ان کے لئے جگہ منتخب کر دی اور کھانا
 تیار کر دے چنانچہ سلمان فارسی دو غنی آدمیوں کے ساتھ ہو ایک ن سلمان کسی منزل میں پہنچ کر ان کے لئے کھانا تیار
 کیا۔ انہوں نے سلمان سے کہا کہ پیغمبر خدا سے کچھ بچا ہوا سالن لے آؤ سلمان جا گئے اس وقت ایک دوسرے
 کو آکر اگر سلمان جہر سمجھ (مشہور کنوین کا نام) کے پاس جائیں تو اس کا پانی خشک ہو جائے جب سلمان رسول خدا
 پاس پیغام لیکر پہنچے تو اپنے فریاد اٹھائے کہ وہ تم سالن لکھا چکے ہو سلمان نے کہا کہ دو نو حضور کے پاس آئے اور
 عرض کیا کہ ہم نے تو سالن نہیں کھایا آپ نے فرمایا میں تمہارے منہ میں گوشت کی سرخی پاتا ہوں کہونکہ
 اپنے جگر کی کیفیت کی ہو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ پیغمبر نے فرمایا جو شخص
 مجھ پر درود بھیجے گا قیامت میں اس کے ہر لہرہ ایسا نور ہوگا کہ اگر تمام مخلوق ان کا تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو

السلام علیہ السلام قال لیس من الغیبة ان یصل الرجل وهو قائم فی الصلاة
 ان یحس من یصل ان یتفرغ من الصلاة والثالث ان ینسب السلام فلا یقصد مثل ما یتشبه
 المؤذن (والرابع) ان ذکرک عند لا یصل علی (سید علی زاده) وقال علی السلام ودم انف رجل
 ذکرک عند لا یصل علی راضی وعن النبی علیہ السلام ان فقال الغیبة اشد من الرما قالوا
 کیف یارسول الله قال علیہ السلام الرجل یزنی ثم یقرب فیقول الله علیہ ولم یصاحب الغیبة
 فلا یغفر له حتی یغفر صاحبہ فعلم من هذا الحدیث ان الغیبة من الکبائر وروی انه اوی الله
 فقال موسی علیہ السلام من مات قاضیا من الغیبة فهو آخر من دخل الجنة ومن مات مصل
 علیها فهو اول من دخل النار (زبدۃ الواعظین) سئل النبی علیہ السلام عن الغیبة فقال ان یفکر
 اخاله بما یکرہ فان کان ذلک الشیء فی فقد اُغتبت وان لم یکن ذلک الشیء فی فقد جہت (قاضی)
 كما روى عن عمر بن عبد الله ان امرأة طویلة دخلت علی النبی علیہ السلام فلما خرجت قالت عائشة
 هذه طویلة القامة فقال علیہ السلام الفی الغیبة فلعلقت مضغعة من لم فقالت
 عائشة ما قلت الا ما فیها فقال علیہ السلام ذکرک غیر ما فیها لان الغیبة ان تذكر خاله
 بما فیہ واما لیس فیہ فهو البهتان وهو اشد من الغیبة لان عیثا یرى الى التوبة فی ثلاثة مواضع

پیغمبر اسلام فرماتے ہیں چار چیزیں جن میں داخل ہیں (۱) آدمی کا کھڑے ہو کر پیشاب کرنا (۲) طرح نماز
 سے پہلے پیشانی کو پوچھ کر دنا (۳) اذان سن کر وہ کھڑے ہو کر کلمات شراوت کا ادا نہ کرنا (۴) میرا ذکر نہ کرنا (۵) میرا ذکر نہ کرنا
 وہ بہتان ہے جس میں نہ حق نہ باطل ہے خدا کے وہ آدمی ذلیل ہو جو میرا ذکر نہ کرے اور میرا ذکر نہ کرے (قاضی)
 پیغمبر اسلام سے روایت ہے کہ آپ فرمایا غیبت زنا سے بدتر ہے صحابہ نے عرض کیا کیونکر فرمایا زنا کا کفار
 کرتا ہے تو خدا قبول کر دیتا ہے اور غیبت معاف نہیں ہوتی جب تک وہی معاف نہ کرے جسکی غیبت کی گئی ہو
 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کبیر گناہ ہے۔ روایت ہے حضرت موسیٰ پر وحی اتری کہ غیبت سے توبہ کرے
 مرنے والا اس سے پہلے جنت میں جائیگا۔ اور جو غیبت پر اصرار کرتا رہا وہ سب پہلے دوزخ میں داخل ہوگا
 (زبدۃ العین) رسول خدا سے غیبت کے پاب سوال ہوا تو آپ فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا
 تذکرہ اس طرح کرے کہ وہ سن لے تو اسے برا معلوم ہو یا اگر وہ بات فی الواقع اس میں موجود ہے تو غیبت ہی اور
 نہیں تو بہتان (قاضی) عمر سے روایت ہے کہ ایک دراز قد عورت پیغمبر اسلام کو آپس کی لٹکے چلتے جانے کے بعد
 حضرت عائشہ سے فرمایا یہ کیسی لہندی عورت تھی آپ نے فرمایا غیبت کو کہو کہ اسے کیونکہ گوشت کا ٹکڑا کہہ
 ہے حضرت عائشہ بولیں میں تو وہی بات کہی ہے جو اس میں موجود ہے آپ نے فرمایا تو نے اسکا عیب
 بیان کیا۔ غیبت کے یہی معنی ہیں کہ تو وہی برائی بیان کرے جو اس میں موجود ہو اور اگر ایسی چیز بیان کرے
 جو اس میں نہ ہو تو بہتان ہے اور بہتان غیبت سے بدتر ہے کیونکہ بہتان میں تین جگہ توبہ کرنی چاہئے

والاول ان يرجع الى القوم الذين تكلموا بهتان عندهم ويقول قد فكرت عندكم فقلنا
بكذا فاعلموا اني قد كنت فيه (والثاني) ان يذهب الى من قال عليه بهتان ويطلب منه
الاستقلال (والثالث) ان يستغفر الله تعالى ويتقوى اليه ولذا قيل الغيبة سواء ذكرت
نقصا نافي نفسه او عقله او ثوبه او قوله او نسب او وابنة او شئ مما يتعلق به حتى قولك
انه واسع الكرم او طويل الذيل او القامة كما في قصة عائشة (زينة الواعظين) عن علاء
ابن الحريث ان رسول الله عليه السلام قال الهاذون والملمزون والمشائون بالغيبة تالباؤ
للبراء العيب يحشرهم الله يوم القيمة في وجع الكلاب (طريقة حسنة) عن ابي هريرة عن
النبي عليه السلام انه قال من مشى بالغيبة بين اثنين سلط الله عليه في قبره نارا يحرقه الى
يوم القيمة (موعظة) روى عن وهب بن منبه انه قال لما ركب نوح عليه السلام السفينة دخل
معه من كل نوع زوجين حتى الكلب والهرّة ومنع الكل عن الجماعة لئلا يتولدوا فتضيّق
السفينة عليهم فلم يصبر الكلب فجاءه فراءته الهرّة فجاءت الى نوح واخبرته عليه السلام فاعا
نوح عليه السلام الكلب فامضى سبيلا ففعل ذلك مرة اخرى فجاءت الهرّة واخبرته فدانوح عليه السلام الكلب
ولامة انكر الكلب فقالت الهرّة يا نبي الله قد فعلت فاحسنى الله يظهر لك علامته وتضرعنا

دل اس مجمع میں جان کسی پر بہتان لگایا ہوا ہے یہ کہہ کہ بیشہ فلان شخص مرجو ما بہتان لگایا تھا ۴۵ اس شخص کو پاس جائے جہر بہتان لگایا تھا اور معافی چاہی (۵۶) خدا سنی مانگے اور توبہ کرے اس لئے کہا گیا ہے کہ کسی کا برائی کے ساتھ ذکر کرنا خواہ اسکی ذات کے متعلق ہو یا عقل و لباس کے یا قول و نسب یا سواری وغیرہ کے یہ داخل غیبت ہے۔ علی ہذا القیاس کسی کو فراخ آستین والا یا دامن درواز یا طویل القامہ کہنا غیبت ہی چنانچہ حضرت عائشہ کے قصہ میں ابھی گزریکا ہی (ردیۃ الطالبین) علامہ ابن الحارث رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا غیبت کر نیوالے نہ تکتے چین کر نیوالے ۔ اوہر کی آؤہر لگا نیوالے ۔ نیکو نہیں عیب تلاش کر نیوالے قیامت کے دن کتوں کی صورتوں میں ٹھیکے (طریقہ صحیح البوہرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو دو آدمیوں میں لگائی جھگڑائی کر لیا اللہ تعالیٰ اسکی قبر میں آگ مسلط کر دیگا جو قیامت تک جلتی رہے گی (دعوظ) وہاب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب فوج گشتی میں سوار ہوئے تو ہر چور کا ایک ایک جوڑا ساتھ رکھ لیا اس میں اور بلی کا بھی ایک ایک جوڑا موجود تھا فوج نے ہر چور کو جو جھگڑائی منع فرما دیا تھا تاکہ آئینہ منسلک نہ ہو گشتی میں جگہ تنگ نہ ہو جائے لیکن کتے سے صبر نہ ہو سکا ۔ بلی نے حضرت فوج کو خبر دی کہ کتا باز نہیں آیا آپ نے کتے کو بلا کر ملاست کی اور چوڑ دیا ۔ کتے نے پھر جھگڑائی کی ۔ اور بلی نے پھر فوج سے جا لگائی حضرت نے کتے کو طلب کیا اور سخت ملاست کی کتھا لگا کر لگایا بلی نے کہا یا حضرت میں نے اپنی آنکھوں سے اسے جھگڑائی دیکھا ہے آپ خدا سے دعا کریں کہ اسکی کوئی علامت ہو جائے اور آپ خود ملاحظہ فرمائیں ۔

قد حانوم علیہ السلام ربہ فان الکلب جامع فاشترکناک علی عیث لا یکن انما انفسا الی
جاءت الہمة واخذت فجاء نوح علیہ السلام فزاعا کذاک فجعل الکلب من ذلک قد عاربه
فقال یارب اجعل ما ضیعة علی رؤس الخلائق وقت الخلق کما ضیعتنا فاستجاب اللہ تعالی
لادعائہ حتی ان الہمة اذا جمعت تصیر حتی یعلم الخلاق بصیغہا عقوبة لما اکشفت سترہ
کن ذلک ابن آدم اذا کشف ستر المؤمنین یکشف اللہ سترہ یوم القيمة (زبدۃ الواعظین)
عن کعب الاحبار انه قال اصاب بنی اسرائیل قحط فخرج موسی علیہ السلام الی الاستسقاء ثلاثۃ
ایام فلم یستقوا فقال موسی علیہ السلام الی ان عبادہ قد خرجوا ثلاثۃ ایام فامر بالتسبیح عامہم
فاوحی اللہ شاکلیہا موسی ان لا یتسبیح عام قومہ فہر رجل عام قدامہ علی القيمة فقال موسی
علیہ السلام یارب من هو حتی تخرجه من بیننا فقال اللہ تعالیٰ موسی انما کبر عن القيمة واکون
نما ما فتا بوابا جمہم فسقوا زبدۃ الواعظین عن ابی ہریرۃ عن النبی علیہ السلام ان قال من
اغتاب فی عمرہ مرۃ یعاقبہ اللہ بعشر عقوبات (الاولی) یشیرہ عیدا من رحمۃ اللہ (والثانیۃ) یقطع اللہ
عند الصبحۃ (والثالثۃ) یموت منہ عند منہ شدیداً (والرابعۃ) یشیرہ قریباً الی النار (والخامسۃ)
یشیرہ عیدا من الجنة (والسادسۃ) یشتر علیہ عذاب القبر (السابعۃ) یحبط عملہ (والثامۃ) یتأذى منہ
روح النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام (والعاشقۃ) یشیرہ فلیسا یوم القيمة عبد المیزان (والثانیۃ)

حضرت نوحؑ نے دعا کی اور اس کے یہ کئے گئے پھر جننی کی اور زیادہ مالک ہوئے اسے میں نے حضرت کو
اطلاع دی آپ تشریف لائے اور دو نوگوں میں طاعت میں پھر دیا گئے نے دعا کی کہ الہی جی طرح جی کے قوت بتائے
ہمیں رسوا کیا ہی اس طرح تو اسے رسوا کر دیا مقبول ہوئی یہی سبب ہے کہ جننی کے وقت الہی جی چلاتی ہی اور
گوگو کو خیر ہو جاتی ہے یہ کئے کی پردہ درسی کا یہ ہی اس طرح جو انسان کی پردہ درسی کر گیا اللہ تعالیٰ قیامت کے
دن اسے رسوا کر دیا زبدۃ الواعظین کعب احبار سے روایت ہے کہ کیا رب بنی اسرائیل میں قحط پڑا حضرت
موسیٰؑ تین روز تک استسقاء کیلئے نکلے۔ مینہ نہ برس۔ وحی آئی کہ انے موسیٰؑ قوم میں چٹا خور ہوتا ہی ہم سب
قبول نہیں کرتے حضرت موسیٰؑ نے کہا الہی وہ کون ہی ہم اس کو اپنی قوم سے ابھی نکال دیگے حکم ہوا کہ
اسے موسیٰؑ ہم خود ہی تو چٹا خور سے منع کریں اور خود ہی اس کے مرکب ہوں میں زمین ہو سکتا چٹا خور سب سے
توبہ کی اور مینہ برس گیا زبدۃ الواعظین: ابو ہریرہؓ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آگے فرمایا جس شخص نے
عمر بھر میں ایک بار غیبت کی ہوگی اللہ تعالیٰ اس کو س طرح کے عذاب میں مبتلا کر دیا دل خدا کی رحمت سے دور ہوگا
۱) اس سے فرشتے دور رہیں گے ۲) جان مشکل سے ٹھیکگی ۳) دوزخ سے نزدیک ہو جائیگا ۴)
جہنم سے دور رہیگا ۵) عذاب قبر سخت ہوگا ۶) عمل نابود ہو جائیگے ۷) پیغمبر علیہ السلام کی رحمت کو اس سے
ایذا ہوگی ۸) اس پر خدا کا غضب ہوگا ۹) قیامت کے دن اعمال توڑے جائیگے وقت مجلس سجائیگا زبدۃ الواعظین

ہمارے ان نبی علیہ السلام قال لکرم الفاجر ما فیہ کی بخند نہ لائے۔ س روماً المعصیۃ) یہی
 ذکر انسان بما فیہ من العیب باسمہ عند جماعت وبعلم اہل معصیتہ میں خاص علی التوبۃ واما النفاق
 خود کراشتا بما فیہ من العیب من غیر ذکر اسمہ عند من یرف انہ یرید بہ فلا تاویری من نفسہ
 متودع ہذا ہوا النفاق روماً الکفر) یہی ذکر انسان بما لیس فیہ من العیب عند جماعت باسمہ
 فاذا قیل لہ لا تغتیب یقول ہذا لیس بغیبۃ وانا صادق فیما قلت فیہ ہذا لکرم لادہ یستقل لکرم
 اللہ تعالیٰ زبدۃ الواعظین (رخ مر) عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ انہ قال سمعت رسول اللہ
 علیہ السلام یقول لا یدخل الجنۃ قتات وفي رواية غلاماً یقتلہ فیہ عیب الا انہ غلاماً فاستحقہ المشاکرۃ
 انہ قال باع رجل غلاماً فقال الرجل المشتري لیس فیہ عیب الا انہ غلاماً فاستحقہ المشاکرۃ
 فاشتراہ علی ذلک العیب فکنت الغلام عندہ ایاماً ثم قال لزوجۃ مولائے ان زوجک لا یمیک
 وهو یرید ان یتسری علیک اختریدین ان یعطف علیک قالت نعم قال لها خدی موسیٰ
 واحلقی شعرات من باطن لحت اذ انما مر ثم جاء الغلام الی الزوج فقال انا امرأتک
 فتخادنت علیک یعنی اتخذت خدنا وتزیدان تغتالک انتزیدان یتبین لک ذلک قال نعم قال
 فتناوب لہا ففعل فجاءت المرأة بالموسیٰ لخلق الشعرات فظن الزوج انها تزید قتلہ فاخذ منها اللوسیٰ

کیونکہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہر فاجر کے عیب بیان کر دیا کر دیا کہ لوگ اس سے بچیں۔ ایک
 جماعت کے سامنے کسی آدمی کا نام لیکر اس کا عیب بیان کرنا اور مصیبت سمجھا کر دیکر اس کا گناہ دہی کسی شخص کا
 نام نہ لیکر اس کا عیب اس کے گناہ کے بیان کرنا کہ سننے والا اسے معلوم کر لے اور عین غیبت کرنا والا اس کا گناہ
 محتاط سمجھے نفاق ہر دہی کسی جماعت میں انسان کا نام لیکر دیا عیب بیان کرنا جو فی الواقع نہیں ہوا
 جب اسے سمجھا یا جائے کہ غیبت نہ تو یہ کہہ دیا کہ یہ غیبت نہیں بلکہ میں اپنے قول میں سچا ہوں کفر کیونکہ
 وہ حرام چیز کو حلال سمجھا ہر زبدۃ الواعظین (حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے روایت کرتے ہیں کہ اس نے فرمایا غیبت
 کرنا والا اور ایک روایت میں چنانچہ جنت میں داخل نہ ہوگا (طریقہ حمیر) حادین بلکہ کہتے ہیں ایک شخص نے اپنا غلام
 وقت خریدار سے کہا کہ چنانچہ جنت میں ہوا اس میں اور کوئی عیب نہیں خریدار نے اس عیب کو ادنے درجہ کا سمجھ کر
 اسے خرید لیا غلام نے چند روز رکھ کر دیکھ کر اسے کہہ دیا کہ تمہارا خاوند سے محبت نہیں کرتا اور
 اب وہ لونڈی خریدنے والے میں کیا تم انکو اپنی طرف پھیرنا چاہتی ہو بیوی نے کہا ہاں غلام نے کہا اچھا
 جب وہ سوتے ہوں اُسٹرو لیکر دائرہ کے چند بال مونڈاؤ۔ یہ کہہ کر غلام خاوند کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپ کی
 بیوی نے کسی مرد کے آشتی کر لی ہے اسلئے آپ کو قتل کرنا چاہتی ہیں اگر آپ اسکی تصدیق چاہتے ہیں تو
 جھوٹ موت تھوڑی دیر کے لئے سو جائیے وہ چارہ میٹ رہا۔ بیوی اُسٹرو لیکر بال مونڈنے آئی خاوند جاگ
 تو رہا ہی تھا معلوم کر گیا کہ قتل کے ارادہ سے آئی ہے فوراً اُسٹرو چھین کر جو رو کو مار ڈالا۔

جاء اولیاء و ماقتلوہا و جاء اولیاء و ارجل فوقہ القتال بین القریظین و معہم حکم ان
ابا الیث بخاری خرج ما جاء فعمل فی حیدہ و رہین و حلف فقال ان اغتیب فی طریق مکہ
ذہابا و ما ثاقلہ علی ان اصرق الذہبین نرجمہ لی مثلہ والد رہان فی حبیب فقبل لہ فی ذلک
فخلل لہ فی ذلک و ما ثاقلہ علی ان اغتیب و ما ثاقلہ فی ذلک من اعتقادہ جافقہ ما جہلہ یوم القیمہ مکثوا علی حیدہ
ایس من ریحۃ اللہ و من اغتتاب فیما کان مکن قتل نفسا بغیر حق و من اغتیب فیلقہ نصیر
علیہا عقربہ فضمت فنبوہ فینبغی لصاحب الغیبۃ ان یتستغفر اللہ تعالیٰ و یتوب قبل
القیام من المجلس عسے ان یغفر اللہ لہ ذلک کما قال علیہ السلام اذا ذکر احدکم احدا المس
بالسوء فلیستغذ باللہ تعالیٰ فانہ کفارة و اعلم ان الغیبۃ انما رخص فیہا فی خمسة
مواضع (الاول) ان المظلوم یدکر ظلم الظالم عند السلطان لیدفع ظلمہ و اما عند
غیر السلطان فلا (الثانی) عند المستغنی اذا افتقر الی ذکر السوء و قد قالت هذا
القول امرأة ابی سفیان حین جاءت النبی علیہ السلام مستفتیۃ ان ابی سفیان رجل لا یعطینہ
ما یکفینہ (الثالث) تعذیر المسلم من شر الغیر اذا علم (الرابع) ان یکون معروفا بالسوء کالاعمال
والاعوج و العبد و الی اسمہ اخر اولی (والخامس) ان یکون مجاہدا بذلک العیب

عورت کے وارثوں سے بطور قصاص ظن و نہ لواریا مروکے وارث آتی اور فریقین میں حصہ نہ لے کر انی ہوتی ہے پھر عیساکا
ابو الیث بخاری جب تک کیلے چلے تو دو درم حبیب میں ٹال لے اور یہ نذر مانی کہ اگر میں باجم میں آئے جاتے
کیسکی غیبت کروں تو یہ دو درم ہمدیدہ و نگا جب واپس آئے تو دونوں درم سید علی حبیب میں پڑے ہوئے تھے
لوگوں نے اسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ میرے نزدیک سو مرتبہ ناکرنا ایسا غیبت کرنے سے بہتر ہے پھر فرمایا
عالم یا فقیر کی غیبت کرنیوالے کے چہرے پر قیامت کے دن یہ کہا ہوا ہوگا کہ یہ شخص خدا کی رحمت سے ناامید ہے
اور نبی کی غیبت کرنے والے کو ناقص قتل کرنیوالے کی برابر گناہ ہوتا ہے اور جسکی غیبت کی جائے اگر وہ
گم ہے تو اسے گناہ معاف ہو جاتے ہیں ایسے غیبت کرنیوالے کو چاہئے کہ متفقار کوے اور مجاہدین
چھوٹے سے پہلے تو بیکوے کیا تھجہ کہ اسکی مغفرت ہو جائے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں تم میں جب کوئی
شخص دوسرے کو برائی سے یاد کرے تو خدا سے مغفرت چاہو یہ اسکا کفارہ ہے یہ یاد رہے کہ پانچ موقعوں میں
غیبت کی اجازت دی گئی ہے (۱) حاکم وقت کے روبرو ظالم کی غیبت تاکہ ظلم کی وادری ہو مگر حاکم کے
سوا اور کسیکے ایسی غیبت جائز نہیں (۲) ہفتی کے سامنے مستغنی کی غیبت کیونکہ ابوسفیان کی بیوی نے پیغمبر
علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ابوسفیان بخیر آدمی ہے مجھوتقدیر کفایت نفقہ نہیں دیتا اسکیسے شہر سلامت
کو جانیکے لیے اسکی غیبت بشرطیکہ اسکا شر معلوم ہو (۳) کوئی شخص کسی لقب یا نام سے مشہور ہو مثلاً خندہ یا لکڑا
تاہم کسی جگہ کسی اور نام سے پکارنا ادا ہے (۴) جو شخص اپنے عیب کا خود اعلان کرے۔

یہ کہہ کر حضرت فالو امین علیہ السلام نے فرمایا کہ فلا عیبہ لکذا فی ربنا الراحمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

راقتربت الساعة وانشق القمر، روی ان الکفار سألوا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
آیۃ فانشق القمر وقیل معناه سیلشق القمر یوم القیمة ویؤید الاول انه قرئ وقد انشق
القمر ای اقتربت الساعة وقد حصل من آیات اقتزایا انشقاق القمر وان یروا ینبشوا عن
تأملها والایمان بها ویقولوا صحر مستقر، مطرد وهو بدیل علی القمرا وابتدایات اخس
متراذفة ومعجزات متتابعة حتی قالوا ذلك او حکم من المراد یقال امرته فاستمر اذا حکمت
فاستقمک او مستتبشتم من استمر الشئ اذا اشتدت مرارته او مارا فاهب لا یبقی (وکنز دوا وابتعوا
اهواءهم) وهو ازین لہم الشیطان من روح الحق بعد ظہورہ و ذکر ہا بلفظ الماضي لا شعاع
بأنہما من عادۃ تہل القدیمۃ (وکل امر مستقر) منته الی غایۃ ثبت استقر و قرئ بالقمر ای فو مستقر
او سعادت فی الآخرۃ فان الشئ اذا انتہی الی غایۃ ثبت استقر و قرئ بالقمر ای فو مستقر
استقرار و بالکسر المجز علی انه صفة امر و کل معطوف علی الساعة (قاضی)

اور اسے کہہ دینا چاہئے مثلاً شیخ اہلکار کا قول ہے جسے چاہا کہ پرچہ ہمارا دیکھو یا اسکی غیبت و غل غیبت نہیں کیا رزق الہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقتربت الساعة وانشق القمر یعنی قیامت قریب آگئی اور چاند بیچ کے دو ٹکڑے ہو گیا۔ روایت ہے کہ
کفار نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ اسلئے حضور کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا
بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ عنقریب قیامت کے متصل چاند کے دو ٹکڑے ہو جائینگے لیکن قرآنہ قدر شکیں
پہلے معنوی تاکید کرتی ہے یعنی قیامت اسلئے قریب کہ اسکے قرب کی علامت (شق القمر) ظاہر ہو چکی ہے و
ان یطایئہ الایۃ یعنی کفار کوئی آیت دیکھ لیتے ہیں تو اس میں غور کرتے اور اس پر ایمان لانے سے اعراض کرتے
میں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تو وہی قدیم جادو ہے جس سے کائنات ہوا کہ کفار اس سے پہلے ہی پے درپے کفر میں
دیکھ چکے ہیں۔ مستقر بمعنی قدیم ہے یا بمعنی حکم۔ یا بمعنی تلخ۔ یا بمعنی قریب انروان جو باقی رہے بیان سب معنی
درست ہیں وکنز دوا وابتعوا اہواءہم انہم ان یروا کوا جھٹلایا اور اپنی خاموشوں کی پیروی کی یعنی انکو شیطان
کے باعث ظہور کے بعد حق کی تردید کرتے رہے۔ قاضی کے دونوں حصے اسلئے ہیں کہ تم قریب اور ابتاع ہوا علی
قدیم عادت ہے وکل امر مستقر اور ہر بات ایک حد تک قرار پا چکی ہے یعنی فیہی محو فی البصر اور غروی و
یا شقاوت مقرر ہو چکی ہے کہ نہ کہ ہر شے اپنی حد تک پہنچ کر قرار پا جاتی ہے ایک قرآنہ میں مستقر بمعنی اتفاق ہے
اس وقت اس مفعول بمعنی مصدر۔ اور لفظ ذو محذوف ہے یعنی ہر شے صاحب قرار ہے اور ایک قرآنہ میں کما اتفاق
مع رائے فخر جو رہا ہے۔ اس صورت میں مستقر امر کی صفت اور کل الساعة پر معطوف ہے (قاضی بیضاوی)

وہ بعض الصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہ قال ما من مجلس یصلی فیہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم الا قامت منہ ناخۃ طیبة حتی تبلغ عنان السماء فتقول الملائكة هذا راحة مجلس صلے فیہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم (دلائل الخیرات) / روى ان جیب بن مالک کان مسلکاً من ملوک الجاهلیة فی الشام وكانت العرب یسمونه رجلاً قریشی فلما جاء مکتوب فی جمل الیه لکذا وکذا کما ركب حبیب بن مالک ومعه اثنا عشر الف فارس ونزل بالابطح وهو موضع قریب من مکه وخرج ابو جہل الیه وعطاء مکه بالهدایا من العینید والحلل فاقعد عن عینہ وسأله عن محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال ایها السید سل بنی ہاشم فقال لهم ما تقولون فی جہل قالوا نعرفه من صغره بالامانة والصدق فی القول فلما بلغ عمره اربعین سنة جعل یسب اهلنا ویظہر دیننا غیر دین ابا نسا فقال حبیب احضرنا اهل صلے اللہ علیہ وسلم طوعا ولوا بی فکثر فبعثوا الیه رجلاً فخرج رسول اللہ علیہ السلام مع ابوبکر رضی اللہ عنہ وخدیجة بیکیان یقولان تخاف علیک من سطوة هذا الکافر ای من قهره وغلبته وغضبه قال علیہ السلام لا تخافا علی وفوضا امری الی اللہ فاقبل ابوبکر الصدیق بخلۃ حمراء وعمامة سوداء فلبسہما رسول اللہ علیہ السلام فخرجتین یسبہنہ فلبسہن کفۃ یسبۃن من تحت شانہ فلما راى الناس فی المساء ما کانوا یرون فی النور علیہ السلام

بعض صحابہ سے مروی ہے کہ جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جا تا ہو اس سے ایک شہر اٹھتا ہے جس کا نام ہے نبیجی ہوا سوقت فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اس مجلس کی خوشبو ہے جو جبین نبیہ علیہ السلام پر درود بھیجا گیا ہو (دلائل الخیرات) روایت ہے کہ حبیب بن مالک جس کو عرب ریحانہ قریش کہتے تھے ایام جاہلیت میں شام کا بادشاہ تھا اس کے پاس جب ابو جہل کا خط پہنچا تو بارہ ہزار سوار لیکر چلا اور مکہ کے قریب مقام ابطح میں قیام کیا۔ ابو جہل اور دیگر سرداران مکہ کو نڈی غلام اور پیش مہاٹھے اور طرح طرح کے دیگر تحائف لیکر استقبال کے لئے گئے۔ بادشاہ نے ابو جہل کو دہنی طرف بٹھا کر پیغمبر علیہ السلام کا حال پوچھا۔ اس نے کہا کہ بنی ہاشم سے دریافت کر لیجئے آخر ان سے سوال کیا گیا سب نے ایک زبان ہو کر کہا ہم لو کہیں سے ان کی امانت داری اور راست گوئی کے قائل ہیں، لہذا چالیس برس کی عمر کے بعد انہوں نے ہمارے معبود و نیکو پیر کو بنا اور نیا دین پھیلا نا شروع کر دیا ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ اور اگر یوں آئیں تو زبردستی لے آؤ۔ پہنچی بھیجا گیا پیغمبر علیہ السلام مع حضرت خدیجہ و ابوبکر صدیق تشریف لے گئے یہ دونوں رو رو کر کہہ رہے تھے کہ ہم اس کافر کے قہر و غضب ڈرتے ہیں ایسا نوکھڑو کو کچھ تکلیف پہنچائے۔ آپ نے فرمایا تم ہرگز نہ رو اور مجھے خدا کے حوالے کر دو۔ حضرت ابوبکر سرخ حلقہ اور سیاہ عمامہ لائے حضور پر پہنچا۔ فرما کر اس بادشاہ کے سامنے جا کھڑے ہوئے۔ ابو جہل آپ کے دہنی طرف تھے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پس پشت ایسا وہ تھیں۔ بادشاہ حضور کو دیکھتے ہی تعظیم کے لئے اٹھا۔

نفس له کمر سیا من ذهب و خدیجه تدعو و تقول اللهم انصر محمد صلی الله علیه و سلم و اوحم
 بخته فلما جلس بین یدیه و التوریت له لامن وجهه سکت و تطاولت الرعنات و وقعت الهیبة
 علی الناس فرغم راسه و قال یا محمد صلی الله علیه و سلم انت تعلم ان لادنیاء کلام محمات الک
 محجرة فقال علیه السلام ماذا تريد فقال حبیب اری ان تغیب الشمس و یخرج القمر و یترل الی
 الرض و ینشق نصفین و یدخل تحت اذارک و یخرج نصفه من کم عینک و نصف من کم شاک
 ثم یقعان فوق راسک و یتشهد لک بالرسالة ثم یعرج الی السماء قرا منیرا ثم یغیب ثم یخرج الشمس
 بعد و تنسیر الی منزلها کاول مرة فقال رسول الله صلی الله علیه و سلم ان فعلت ذلك کل اوم من
 قال نعم بشرط ان تخبرنی بما فی قلبی فوثب ای قام ابو جهل الیه و قال احسنت یا ایها السید لقد
 قلت و ابغضت فخرج علیه السلام من عنده و صعد الی جبل ابی قبیس و صلی رکعتین فبسط
 یدیه فنبذ جبریل علیه السلام و معه اثنا عشر الف من الملائكة و بایدیم و صام
 فقال السلام علیک یا رسول الله ان الله یقرک السلام و یقول حبیبی لا تخف و لا تحزن
 و انا معک حیثما کنت قد ثبتت فی علی و جرى قضائی فی الازل ما سال حبیب عنہ الیوم
 فاذهب الیه و بلغ الحجة و اوحم شانک و بین رسالتک و اعلمن الله تعالی عنک الشکر و الفخر
 اور آپ کے لئے نکال کر سی طلب کی حضرت خدیجہ اس وقت یہ دعا کر رہی تھیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد
 اور انکی حجت کو ظاہر کر دے جب پیغمبر علیہ السلام بیٹھ گئے تو بادشاہ ویرنگہ راکت رہا تو گو نہر بیت پر گئی
 بہت دیر کے بعد بادشاہ نے سر اٹھا کر یہ کہا کہ اے محمد اگر کو معلوم ہے انبیاء نے معجزے دکھائی ہیں آپ کا
 معجزہ کیا ہے آپ نے فرمایا تم کیا دیکھنا چاہتے ہو بادشاہ نے کہا یہ چاہتا ہوں کہ کتاب چھپ جائے اور چاند
 تھکڑ میں کیڑوں آئے اور پھر بیچ سے دو ٹکڑے ہو کر انکی چادر میں آجائے بعد اُسکا ایک ٹکڑا انکی دہنی
 استین سے نکلے اور ایک بائیں سے پھر دونوں ٹکڑے جمع ہو کر آپ کے سر پر آجائیں اور انکی رسالت پر گواہی
 آسمان پر چلے جائیں اور پوری جائز کہ ہوت ہیں مگر غائب ہو جائیں اسکے بعد آفتاب نکل آئے اور حساباتی
 اپنی منزل طے کرے حضور نے فرمایا اگر میں نے بسا کر دکھایا تو تم مجھ پر ایمان لے لو گے بادشاہ نے کہا ہاں
 بشرطیکہ تم میری بات بتا دو یہ سن کر وہاں اچھا بڑا اور کھٹنگا کدو لے کر بہت سے سلامت حضرت کے بہت تو
 فرمایا اسکے بعد پیغمبر علیہ السلام بادشاہ کے پاس سے اٹھ کر کدو اونٹنیوں کی طرح لے کر آئے بعض ایکے اور دوسرے
 پڑھ کر دنا کیلئے ہات پھیلانے چہرے پر بار بار فرشتوں کے ساتھ آئے۔ ان سب کا نام میں نے یاد کیا ہے
 کہ السلام علیک یا رسول الله اللہ تعالیٰ نے سلام کے بعد فرمایا یہ کہ آپ کیسے طرح خوف و کچھ فرشتوں میں
 ہر جگہ آپ کے ساتھ ہوں حبیب نے جواب دیا کہ وہ میرے طے اور کھڑی زمیں میں پیسے کی شارب سے مجھ کا پی
 آنکے پاس جا کر حجت پوری کر دیں اور اپنی شان رسالت کا اظہار کریں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے چاند سورج

واللیل والنہار وان لحیب بن مالک بنتا سبطیۃ یعنی ساقطۃ علی قفاہا مالہا یدلن لہا جلازلہ
ولا عینان فآخرہ بان اللہ تعالیٰ رد علیہا یدہا ورجلہا وعینہا فانزل علیہا السلام وقد نزل احد
نورا وسمیٰ راو جبرائیل علیہ السلام فی الهواء وصفت الملائکۃ صفوا حتی وقف رسول اللہ
علیہ السلام عند مقام ابراہیم وکان ذلک وقت غروب الشمس فجعلت الشمس تزکض رکضاً
ای تسرع حتی غابت واشتد الظلام ثم طلع القمر بدار منیر فلما ارتفع اشار الیہ یا صبیعہ فجعل
القمر یرکض رکضاً حتی نزل الی الارض ووقف بین یدی النبی علیہ السلام وهو یرتعد کالسحاب
ثم انشق نصفین ثم دخل تحت ثیابہ وخرج نصفہ من مکہ الایمن ونصفہ من مکہ الایسر ثم عاد
قمر منیراً ونادی رافعاً صوته اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله قد اظلم
من صدقک وقد خاب من خالفک ثم عاد الی السماء قمر منیراً وغاب ثم عادت الشمس کما كانت
اول مرة ثم قال حبيب بقی الشریط فقال ان لک بنتا سبطیۃ وان اللہ قد رد علیہا جوارحہا
فہض حبيب قائماً وقال یا اهل مکہ لا کفر بعد الایمان ولا شک بعد الیقان اعلمو انی اشہد ان
لا الہ الا اللہ وحده لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله واسلم معاصیہ فقال ابو جہل یا ایہا
السید اتومن بهذا الساحر اذ رايت محمداً ثم خرج حبيب الی الشام مسلماً ودخل قصره فاستقبلتہ بنتہ قلطہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله فقال لہا یا بنتی من این تعلین هذه الکلمات

اور دن رات کو سحر کر دیا۔ اس بادشاہ معنی حبيب بن مالک کی بیٹی پانچ ہوات پاؤں انھیں سب نہاد
میں۔ اسکو خبر کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس بڑی کوتاہ دست کر دیا۔ اس کے بعد پیغمبر علیہ السلام مع زیادتی
نور و سرور بوقیاس سے اترے جبریل مع ملائکہ آسمان پر اور فرشتے پر ابانہ حکم کرے ہر گے اور حضور
پاس گھرے ہوئے دن تجھے کا وقت تھا چنانچہ آفتاب جلدی سے غروب ہو گیا سب طرف اندھیری چھا گئی اور پورا
چاند نکل آیا۔ حضور انگلی سے اشارہ کیا۔ چاند طلعتی سے زمین پر اتر آیا اور حضور کو بروایتنا وہ ہو کر ابر کی طرح
کاپٹے لگا پھر بچ سے دو ٹکڑے ہو کر حضور کی چادر میں چلا گیا تھوڑی دیر بعد نصف آپ کی وہی آستین سے نکلا اور
نصف بائیں سے پھر پورا چاند بیگیا اور بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا اور یہ کہا کہ آپ کی تصدیق کرنیوالا ناجی اور
ہر ایک مخالف محروم و ذلیل ہو۔ اس کے بعد چاند آسمان پر پہنچ کر غائب ہو گیا اور سورج نکل آیا حبيب کے کہا کہ میری
ایک اور شرط باقی ہو۔ آپ نے فرمایا تیری پانچ بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے تیرے دست کر دیا ہو حبيب یہ سن کر گھر سے نکلا
اور اہل مکہ کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ ایمان بعد کفر اور یقین کے بعد شک کرنی کی گنجائش نہیں ہے اشہد ان اللہ
الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله معنی حبيب نے لشکر مسلمان ہو گیا اور جہل بولا کہ اے بادشاہ افسوس
آپ اس جادو گر کے سحر پر ایمان لے آئے حبيب شام میں پہنچ کر جب اپنے محل میں داخل ہوا تو ان کی بیٹی نے
کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے باپ کا استقبال کیا۔ اسے کہا بیٹا بتائیں یہ کلمات کس نے تعلیم کیے ہیں

قالت لی فی المنام رجل فقال لی ان ذلک قد سافر فان کنتم مہسلۃ فقد ہذا علیک
اعضاءک سالمة فاسلمت فی منامی و اصبحت کما ترانی فوقہ حبیب ساجد لہ و شاکر لنعمة
الایمان و ازاد یقینا ثم حل حبیب بن مالک علی خستہ جلال ذہبا و فضة و قاشا و ارسلاہم
عبیدۃ الی رسول اللہ علیہ السلام فلما قربوا من مکة فاد ابو جہل یصطاد فقال لمن انتم قالوا نحن
لحبیب بن مالک نرید رسول اللہ علیہ السلام فحل علیہم ابو جہل لیاخذہا من یدہم فابوا
حتی تضاربوا و قامت الحرب بینہم فاجتمع اہل مکة و اعمام النبی علیہ السلام و العبید یقولون
اھذا حبیب ہذا المال الی محمد علیہ السلام و ابو جہل یقول اھذا الی فقال النبی علیہ
السلام یا اہل مکة اترضون بقولی قالوا نعم فقال فھکون لیل الخیل فمن تکلمت یکون لہ المال
فقال ابو جہل توخرھا الی الغد فرحی رسول اللہ علیہ السلام فأتی ابو جہل الی بیت الامتلا فبت
تلك اللیلۃ عندھا فاقرب لھا قربا نا و دعا الامتلا و قصرع الی الصیاح فلما اسفر الصیاح اقبل
اہل مکة باجمعہم و اقبل رسول اللہ علیہ السلام و اعمامہ فاقبل ابو جہل و دارحل الخیل
یقول انطقن باللات والعزی ومنات فلم یزل علی ہذا حتی هجرت الشمس ای ارتفعت
فلم یسم منہن شیء حتی قال اہل مکة حسبک یا ابا جہل فنقدت انت یا جہل فاقبل الیہن
وہ بولی خواب میں مجھے ایک شخص نے بشارت دی کہ تیرا پسر سلمان ہو گیا ہو اگر تو جہلی سلام لے آئے تو مجھ
سدرت کروینگے میں خواب ہی میں سلمان ہو گئی اور جھکا چھی خاصی تندرست ہو کر اٹھی حبیب نے نعمت ایمان
وغیرہ کی اہم سجدہ شکر ادا کیا اور اسکا تعین واضح ہو گیا۔ پھر حبیب نے سوتے چاندنی اور دیگر سامان کی بیچ ٹوٹ
اپنے غلاموں کی ہر ہر سی پیغیر علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے جب یہ کہہ کے قریب پہنچے تو ابو جہل نے انکا کھیل رہا
تھا۔ پوچھنے لگا۔ تم کسے قاصد ہو لوگوں نے کہا حبیب نے رسول خدا کی خدمت میں بھیجا ہے۔ ابو جہل نے مال
چھیننے کیلئے نہر حاکم کیا۔ فریقین میں لڑائی ہو پڑی اہل مکہ اور رسول اللہ علیہ السلام کے چچا وغیرہ جمع
ہوئے حبیب کے غلام کہنے لگے کہ یہ ہر رسول خدا کیلئے بھیجا گیا ہے اور ابو جہل کا قول تھا کہ میرے لئے آیا
ہے پیغیر علیہ السلام نے فرمایا لو کو کیا تم میری بات کو پسند کرو گے۔ سب نے کہا ہاں۔ آپ بولے کہ ہم اونٹوں کو
حاکم بناتے ہیں۔ اونٹ جسکے لئے گواہی دیگے یہ مال اسی کے لئے ہے ابو جہل بولا کہ مجھے کل تک کی مملکت و
پیغیر علیہ السلام سپر رضا مند ہو گئے ابو جہل نے سخاہ میں گیارہ رات وہیں گزری چونکہ کام کی قربانی کی انکے
اگے بہت گڑ گڑایا صبح تک التجا کرتا رہا علی الصباح تمام اہل مکہ جمع ہوئے پیغیر علیہ السلام اور آپ کے چچا
وغیرہ تشریف لائے۔ اوہرے ابو جہل نے کیا اور اونٹوں کے گرد پھیر کر یہ کہنے لگا کہ تھیں بات وعزای اور منات
کی قسم بول پڑو صبح سے دوپہر نہ چڑھے تک یہی کہتا رہا گمراہ اونٹوں نے خاک جواب نہ دیا اہل مکہ بولے کہ سے
ابو جہل بل۔ تھرا سوال ہو چکا ہے۔ اب محمد آگے آئیں۔ چنانچہ حضور اونٹوں کے طرف متوجہ ہوئے۔

فقال ايها المخلوقه بخلاف الله انطق بقدر الله تعالى فقام واحد منها وقال يا صاحب
يا قوم نحن هدية من جيب بن مالك الى محمد صلى الله عليه وسلم فاخذ عليه السلام زمامها
الى جبل ابى قبيس فخرج الذهب والفضة وجعلها تلوثر قال كوفي تروا يا صابرة كذللك الى
اليوم قال الشيخ ابو حفص عمر بن حسن في القصة لما ظهر شأن النبي عليه السلام اخذ ابو جهم
في تدبيره لانه فجمع رعاياه على ان يحضر بئر الخضر وسد راسه بالحشيش والتراب الضعيف
وامر عبدة ان ينظر واذا جاءهم ووقع في البئر ان يحنوا عليه التراب فترض ابو جهم و
اشهره مريضا فلما انتهى خبر مرضه الى النبي عليه السلام قام من حسن خلقه ليعوجه فلما بلغ قبرا
من بابه اذ جاء جبرائيل عليه السلام فاخبره بذلك ومنعه عن الدخول فرحم النبي عليه السلام فخرج
ابو جهم بذلك فقام من فراشه مسرعا وادخل النبي عليه السلام ليقول له لم رجعت وندى البئر فوق
فيه فادوا اليه جبلا فلم يبلغ اليه فجمعوا الحبال الاطناب كلما ازداد واحدا ازداد سفا فنادى
ابو جهم من البئر ان امضوا الى محمد انتوني به فانه لا يغاصني احد ونفسا لوه الضو عند حفرة الى
راس البئر وقال لان اخو حنك من هذا البئر انتون بالله ورسوله قال نعم فدينه عليه السلام امسك

اور یہ کہا کہ اے خدائی مخلوق خدا کی قدرت سے بول اٹھ۔ فوراً ایک اونٹ نے بلند آواز سے کہا کہ میں
ہیں جیب بن مالک نے بطور ہدیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحریمت میں بھیجا ہے چنانچہ رسول خدا
انکی مبارک تھام کر کوہ ابوقیس کی طرف تشریف لے گئے اور سونے چاندی کو ٹکال کر ارشاد فرمایا کہ میں بن جا
فی النور میں بھیج دوں گا۔ شیخ ابو حفص عمر بن حسن اس قصہ میں کہتے ہیں کہ جب پیغمبر علیہ السلام کی شان نبوت
کا اظہار ہوا تو ابو جہل آپ کے ہلاک کی تدبیر میں کرتے لگا۔ ایک دن اپنی رعایا کو کنواں کھودنے کا حکم دیا چنانچہ
کھودا گیا اور اُس کے منہ پر پٹی سی پٹی ڈال کر گھاس جانی گئی۔ خلا مونکو حکم تھا کہ موقع کے منتظر رہیں اور جب
بہر دخل خدا کنویں میں گر پڑیں تو فوراً مٹی ڈال کر پاٹ دیں۔ اسکے بعد ابو جہل نے جھوٹا سوٹ اپنے آپ کو
بیمار شہور کیا۔ اسکے مرض کی خبر جب پیغمبر علیہ السلام کو پہنچی تو اپنے اخلاق حسد کے باعث عیادت
کیلئے تشریف لے گئے اور جب اُس کے گھر کے متصل پہنچے جہل نے آپ کو خبر کر دی اور اندر جاتے سے روکا
حضور واپس آ گئے جب ابو جہل کو آپ کی واپسی معلوم ہوئی فوراً بستر سے اٹھ کر آپ کے پیچھے دوڑا تاکہ
واپسی کا سبب معلوم کرے۔ اس جلدی میں کنویر میں کہ جھونکیا اور دھرم اندر جا پڑا۔ لوگوں نے رسی ڈالی
لیکن یہ تک نہ پہنچ سکی اور تیان جوڑی گئیں کہ کیا یہ بڑی انہی بسندہ رسیاں جوڑی جاتی تھی کنویر ان اور
زیادہ گہرا ہوتا جاتا تھا جھوڑا ابو جہل نے چلا کر کہا کہ مجھ کو لے آؤ مجھے اُنکے سوا اور کوئی نجات نہیں دلا
سکتا۔ چنانچہ لوٹ دوڑ گئے۔ اور کنویر کے پاس تشریف لے آئے اور یہ کہا کہ اگر میں مجھے کس کنویر
سے نکال لوں تو ایمان لے آئیگا ابو جہل نے اقرار کیا اپنے مات چڑھایا اور جو کلمات پڑھنے کے کنویر نکال

فلما صدق قل ما اسجد لیاھن ہذا من مھجرات النبی علیہ السلام ولذا ظاہر علیہ السلام من حضرت
بکر الصغیر علیہ السلام وقع فیہ روعظہ وروی فی بعض الاخبار ان النبی علیہ السلام کان فی حال صغری
یلعب بالصبيان فادعی الله تعالی جبرائیل اذھب الی الجنة وخذ منها طستاً وایبرقاً من ذهب واملاہ
من ماء الکوثر واذھب الی محمد علیہ السلام وشق صدرہ فخرج منه قلبہ ثم اغسل فی الطست
بن الماء الذی فی الابریق ثم املاہ بالایمان والحکمة ثم ارجع الی مکانک فجاء جبرائیل علیہ
السلام کانہ طیر فی الهواء ورفع النبی علیہ السلام من بین الصبيان وذهب الی العرش ثم وضع
تحت الشجرة فضرب جناحہ علی صدرہ وشق واخرج قلبہ ثم شقہ وغسل بالماء الذی فی الابریق
فی ذلک الطست فخرج منه کل کان فیہ قال هذا حظ الشیطان ثم اعاده الی مکان وقال هذا
قلب طهرہ الله من العیوب وذهب الی السماء وتركہ فی خلک المکان وذهب الصبيان الی حلیۃ وقالوا
ان جبرائیل علیہ السلام ارفع طیر وذهب فی الهواء فبکت حلیۃ وكشفت عن راسہا وانتفتت شعرہا
وصاحت وقالت واهلہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجتمع عندہ الناس عامام محمد صلی اللہ علیہ وسلم واقاربہ
واخبرہم فی کعبۃ الافراس وذهبوا من کل وجه فوجدوا جبرائیل فی ظل تلك الشجرة مستلقیاً علی قفاہ مستغرقاً
فی عرفہ فسالوہ عن حالہ فاجابہم بالقصة فتعجبوا من ذلک الامر وقالوا ان هذا شیء عجیب

ابو جبریل بولا کہ اسے محمدؐ تم پر سے جاو کر موبہ اسلئے پیغمبر علیہ السلامؐ فرمایا ہو کہ جس کی گواہی ہو
ہے خود اس میں گر پڑتا ہو دو عظمیٰ روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلامؐ میں ہر کون کے ساتھ بھروسہ ہے اللہ تعالیٰ
نے جبریلؑ کو حکم دیا کہ جنت سے سوٹ کا ایک طشت اور آفتابہ بیکر آب کوثر سے بھر کر لے کر آو اور محمدؐ سے
پاس جا کر انکا سینہ چیر دو پھر اس سے قلب مبارک نکال کر اس پانی سے دھو لو اور اس کو ایمان
حکمت سے پُر کر کے اپنے مقام میں اپس آ جاؤ جبریلؑ ظاہر کے طرح اڑے ہوئے آئے اور پیغمبر علیہ السلامؐ
ہر کون میں سے جھل کی طرح اٹھا لیگئے۔ اور ایک درخت کے نیچے لٹا کر سینہ میں ایک پر مارا سینہ مبارک
شق ہو گیا۔ پھر دل نکال کر چیر ڈالا۔ اور اس آفتابہ کے پانی سے اس جنت کے طشت میں قلب ظہر کو دھوا
اور تمام کثافت دور کر کے یہ فرمایا کہ یہ شیطان کا حصہ تھا پھر دلو اسی جگہ رکھ کر یہ کہا کہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ
نے تمام عیوب سے پاک کر دیا ہے۔ اسکے بعد جبریلؑ آپ کو چھوڑ کر آسمان کی طرف چلے گئے۔ ہر کون نے آپ کی
آپا حلیہ دہائی سے جا کہا کہ مجھ کو ایک طائر نے اڑا جلیہ روئے نگین سر کھو لیا اور بال نوچ ڈالے خوب
پھینچ چلا میں اور واھڑا کہ کہہ کر نہ کرے نگین۔ آپ کے چچا اور دیگر لوگ جمع ہو گئے جلیہ سے واقعہ بیان کیا
لوگ گھوڑوں پر چڑھ ہر طرف دوڑ گئے۔ اور آپ کو ایک درخت کے سایہ میں چپ بیٹھا پایا۔ تنہا
ہی سینہ میں نہائے ہوئے تھے۔ واقعہ پوچھا آپ نے سب حال بیان کر دیا۔ اس سے لوگوں کو جزع و حیرت
ہوا اور سب نے ایک زبان ہو کر کہا کہ بیشک یہ بڑے اچھے کی بات ہے (ملاحظہ)

قال الشيخ ابو حفص ان ابا جهم اشرف قریش فقال ابی طالب لم یسجد علی السلام
ان ابن اخیک هذا ظہر دیننا خلاف ما کنا علیہ وهو یسب الحسن والحسین بنو عبد مناف قال
تراء ما جرى علیہ من الخلاف وعملہ الی الوفاق والام یبق بیننا الا السیف فقال جهم لعل
اقصد وادعی استند علیہ واستقرہ وابصر ما یجیب فی فدعاه فحضر وکان ابو طالب
جالسا علی سریر متکئا علیہ فجاء النبی علیہ السلام الی هؤلاء الرءساء من قریش حتی بلغ
فصعدوا واستند بجنب ابی طالب فقالوا لابی طالب اما رأیتہ کیف قرأ حرماتک وخطی
اعتناکما وقصد بجنبک علی سریرک فقال ان کان فیما یقول ویدعیہ فانا لیس فیما یقول
یقعد علی اعتناکم فقالوا ان کان صادقاً فی دعواه فقل لہ جی بحجة قد املک حتی تقرہ وضدقہ
فقال ابو طالب یا ابن اخی ما تقول فیما قالوا قل علیہ السلام قموا ما شئتم وکان فی صحن
الدار عسرة فاجتعت اراؤهم علی ان ینخرج من هذه العسرة شجرة تنشق راسها
نصفین ینبلغ احدہما المشرق والاخر المغرب فاشتغل النبی علیہ السلام بالعلم
فانزل جبرائیل علیہ السلام وقال ان الله تعالی یقول منذ خلقت هذه
العسرة علمت انہم یطلبونک بهذه العسرة وقد خلقت تلك الشجرة فی
جوفها فاشار علیہ السلام فانشتت تلك العسرة نصفین

شیخ ابو حفص کہ قول ہو کہ اکیار ابو جہل اور دیگر اشرف قریش رسول خدا کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور کہا
کہ آج بھائی چچا ہمارے خلاف دنیا دین جاری کرنا چاہتا ہو ہمارے عبودیت کو ٹکڑا کرنا ہے اور ہم سے معاف کرتے رہتے
ہیں۔ اگر وہ مخالفت چھوڑ کر ہم ساتھ متفق ہو جائے تو بہتر و ضرورہ لو جلیگی۔ ابو طالب نے کہا اچھا تم بیٹھ جاؤ۔
میں مجھ کو بلا کر حقیقت حال معلوم کیے بیٹا ہوں اور یہ دیکھتا ہوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں چنانچہ حسب طلب آپ
تشریف لائے۔ ابو طالب اس وقت تک لنگے تخت پر بیٹھا تھا۔ رسول خدا دیگر سرداران قریش کو بھی کر ابو طالب کے
برابر تخت پر جا بیٹھے۔ لوگوں نے کہا لو بکھو۔ آپ کی عزت کا لحاظ نہیں رکھا اور شخص ہماری گردنیں بچھا لگ کر آپ کے
تخت پر جا بیٹھا۔ ابو طالب نے جواب دیا کہ اگر یہ اپنے دعوے میں سچا ہو تو آج میرے تخت پر بیٹھا ہو کل تمہاری گدی پر
سوا ہو گا۔ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ سچے ہیں تو کہتے کہ کوئی حجت قائم کریں تاکہ ہمیں اقرار اور اپنی تصدیق کا موقع
ملے۔ ابو طالب نے کہا کہ اسے تمہارا بتا دیا کہتے ہو۔ آپ نے فرمایا تمہاری خواہش بیان کرو اس مکان کے صحن میں
ایک بہت بڑا پتھر پڑا تھا۔ سبکی اسے اس بات پر متفق ہوئی کہ اس پتھر میں ایک ایسا درخت نکلے جسکی دو شاخیں
ہوں۔ ایک مشرق تک پہنچے دوسری مغرب تک رسول خدا و امین مشغول ہوئے اتنے میں جبریل تشریف
لائے اور یہ کہہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اس پتھر کی پیدائش کی وقت مجھے معلوم تھا کہ آپ ایک معجزہ طلب کیا
جائے گا۔ پتے اس میں انکا مطلوب درخت پیدا کر رکھا ہے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نے اسکا دیکھا پتھر بیچ سے چر گیا

ومرت منها تلك الشجرة وان نضت حتى بلغت عنان السماء على حسب ما علموا من قطرها
ما احسن ما جعلت به ولكن لا يؤمن بك حتى تزد الشجرة الى محنة كما كانت فتعكر النوى
السلام فنزل جبرائيل عليه السلام وقال ان الله يقرئك السلام ويقول الدعاء منك
والاجابة مني فدعا عليه السلام فرجعت الشجرة الى حالها فقاموا من الخوض فقالوا ان شجرة يا هاجر والابنا
قط منك معجزان سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الحشر

ریا اہل الذین امنوا انقوا الله ولتنتظر نفس ما قدمت له (ایوم القيمة سمعوا به
 لدنوه اولان الدنيا کیوم والاخرة عدة وتکبر للتعظیم اما تنکیر النفس فلا استقلال الا انفس
 النواظر فیما قدمت للاخرة کانه قال فلتنظر نفس احدی فی ذلک وانقوا الله تکریر للتأکید
 اول اول فی اداء الواجبات لانه مقرر بالعمل (والثانی) فی ترک المحاصلة قترانه بقوله ران
 الله خیر بما تعملون) وهو کالوعید علی المعاصی (ولان) نوا کالذین نسوا الله نسوا حقہ
 فانسا هم انفسهم فجعلهم ناسین لہا حق لم یسوا ما ینفعہا ولم یفعلوا ما یجلبہا اور اہم
 یوم القيمة من اهل اول انسا هم انفسهم اولئک هم الفاسقون (ای الکاملون فی الفسق) (قاضی)
 اور حسب طلب قریش ایک استا او چاودخت نکلا جسے شاخیں آسمان تک پہنچائیں تو گوئے کیا اپنے بہت
 اچھا معجزہ دکھایا مگر یہ درخت جب تک اس طرح پھیریں نہ ساجا بیٹھا ہم ایمان نہ لائیں گے پیغمبر علیہ السلام کو فکر ہوا
 جبریل نے کہا اسے تعالیٰ سلام کے بعد فرما تا ہی تم دعا کے جاؤ ہم قبول کی جائیں گے اپنے دعا کی اور درخت حسب سابق
 بہترین ٹھیکیا لوگ کھڑے ہو گئے اور یہ کہا ای مجھ پر ہی جاؤ مگر مہجھے تمہاری ساری ساری اور دوسرے نہیں دیکھا

سورۃ
یا ایھا الذین امنوا اتقوا الله ولا تنظروا خلفکم بما قد اتمت لعنہم من قبلکم فمآلکم الیٰ ما کُنتُمْ تعملون
کہ اے کل یعنی قیامت کے لکھی گئے سامان پہنچ رہا ہے۔ قریب کے باعث قیامت کو کل آئندہ کہا گیا ہے۔ یا
اے اللہ کو دنیا گویا آج کا دن اور آخرت کل کا غنڈہ کی توین نظم کیے ہو اور نفس کی اسلئے کہ ہر نفس تصدیم سامان پر
نظر کرنے میں بجائے خود مستقل ہو پس تو گویا تمام نفوس اس بار میں ہر منزلہ نفس واحد میں و اتقوا الله ولا تنظروا
اور خدا سے ڈرتے رہو یہ کمر بطور تاکید ہے۔ یا اے اللہ کو اول اتقوا۔ اور اے واجبات سے متعلق ہے کہ چونکہ مقرون
بالعلیٰ ہے۔ اور ثانی اتقوا ترک محارم سے علاوہ رکھتا ہے کیونکہ اب اللہ تجبیرہ ما اتقوا کون سے متصل ہے یعنی
خدا تمہارے کرکوت سے واقف ہے یہ گویا گناہوں پر وعید ہے کہ لا تکتون لہ لایۃ عمل ان لو کو کئی طرح نہ ہو جاوے نہ ہوں
خدا کو بھلا دیا یعنی اُسکے حق ادا نہ کئے اے اللہ خدا نے اُسے انکی جانوں کو فزائوس کر دیا یعنی انہوں نے ایسی ہی
نہ سنیں جسے نفس کو نفع پہنچتا اور وہ عمل نہ کئے جو نجات دلاتے یا یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن ایسی
دہشت انکے سامنے لاے گا جس سے اپنی جانوں کو بھول جائیں گے ایسے لوگ پورے فاسق ہیں (میںادی)

عن ان کاہل عن النبی علیہ السلام انه قال یا کاہل من صلی علی کل یوم ثلاث مرار
 وکل لیلۃ ثلاث مرار حتی یشفی الی کان حقاً علی الله ان یغفر له ذنوب ذلک الیوم وذنوب
 تلك اللیلۃ ورنبة الواطین قبل کان لعرض الله عنه صغیفۃ ینکب فیہا ما فضل من الاسبوع
 الی الاسبوع من الخیر و الشرف اذا کان یوم الجمعة یعرض اعمال الاسبوع علی نفسه فکما یلغ شیئاً
 فی غیر رضی الله تعالی جعل یضرب بالدرۃ نفسه ویقول افضلت هذا فلما مات ارادوا غسل
 فاذا فی ظہر وجنبہ سواد من کثرة الضرب وکان اذا سمع آیۃ العذاب من القرآن فرغشیا
 علیہ لیکون مرضاً و یجی أصحابہ للعبادة و علی وجه خطان من کثرة سیلان دموع عینیہ ویقول
 لیتنی لم تلدن اخی فیوما کان یمشی فسمع قارئاً یقرأ آیۃ ران عذاب ربک لواقع مالہ من خاف
 فسقط عن دابۃ مغشیا علیہ فحملوه الی بیتہ فلم یخرجہ من بیتہ شہراً (الحاصل انہ عن کعب (العجل)
 انه قال لان ابی من خشیۃ الله حتی تسیل دموع عینی احب الی من ان تصدق بوزن نفسہ فہذا لان وامن
 بالکسیک من خشیۃ الله تعالی تسیل قطر من دموع عینیہ علی الارض الالم تقسم النار علی الناس
 روى ان الله تعالی اوحی الی موسی علیہ السلام ما زهد الزاهد من فی شیء مثل الزہد فی الدنیا
 وما تقرب المتقربون الی ربی مثل الودع عما حرمت علیہم ما تعبد المتعبد من الی بمثل من بکی
 من خشیق فقال موسی علیہ السلام یا اکرہ الا کرہین ویا ادم الراحمین فانتہیہم علی ذلک

ابو کاہل پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا اے ابو کاہل جو شخص دلی محبت و شوق سے
 ہر روز تین مرتبہ دن کو اور تین مرتبہ رات کو چھپو رو و پیچیکا اللہ تعالیٰ اس دن اور رات کے تمام گناہ معاف
 فرمادے گا (و اظہین) کہتے ہیں حضرت عمرؓ اپنے ہفتہ بھر کے اعمال ایک کتاب میں لکھ لیا کرتے تھے اور
 ہر جمعہ کو اپنے نفس سے حساب لیتے تھے رضائے الہی کے خلاف کسی فعل پر نظر پڑتی تھی تو اپنے آپ کو
 درتے سمزادیتے تھے۔ وفات کے بعد جب نہلانے کا وقت آیا تو آپ کے پشت اور پہلو و پیڑہ ہوں کیا ہ
 نشان بکثرت موجود تھے قرآن میں آیت عذاب سکرا پکوش اجاتا تھا اور پیار ہو جاتے لوگ عبادت کرتے
 تھے آنسو و کی کثرت کے اپنے خسار و پیڑہ نشان ڈالنے تھے ایک قول تھا کہ کاش میں پیدا نہوتا ایک دن سستہ
 میں آپ کے کئی قاری کو یہ آیت پڑھتے سنا ان عذاب نہ لے لائق تھے میرے پروردگار کا عذاب لائق ہو نہ لا سکو
 کوئی دفع نہیں کر سکتا) آپؐ غش کھا کر سوار کے گر پڑے لوگ اٹھا کر گھر لے گئے ایک آدم گھر ہی میں گونہ نشین رہے
 (جس البر) کہہا جاکا قول ہی سیرتزدیک خدا کے خوف سے رونا اپنے وزن کی برابر سونا خیرات کر دینے افضل ہے
 کیونکہ جو شخص خدا کے خوف سے رو کر آنسو پکھا لے گا اسکو دوزخ کی آگ ہرگز نہ چھوگی (جس البر) روایت ہے کہ علیؓ
 موسیٰؑ پر وحی نازل کی کہ سب بڑا زہد دنیا سے الگ رہنا اور سب کے افضل تقرب ہمارا ہے پر پیڑہ کرنا اور سب
 بہتر عبادت ہمارے خوف سے رونا ہی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے لوگو تم کو کیا بدلہ لے گا ارشاد ہوا

قال الله تعالى اما الزاهدان فخير لهم الجنة يتناولون فيها ارحامهم وهم فيها خالدون
 فادخلهم الجنة بغير حساب واما الباكون من خشيتي وهم هم الزميق لا عمل في الجنة (مرو عظمي)
 الحبر اذا كان يوم القيمة فيوقوف العبد بين يدي الله تعالى فيقول في كتابه وعبد فوسيتك كثيرا
 فيقول احي ما فعلت هذه السيئات فيقول الله تعالى ان لي شروح اثنان اقبلتني الى عبيتي وشكرتني
 ولم ير احد من الشيوخ فيقول يا رب اين الشاهد فيامر الله جوارحه بان تشهد عليه فتشهد
 فتقول الازنان انا سمعنا وعلينا انه قد عمل والعينان انا قد نظرنا واللسان انا قلت وكذا اليد
 والرجلان انا فعلنا والفرج انا زانيت فيبقى العبد متحمدا فيامر الله تعالى الى النار فيظهر من عيني
 شعرة واحدة تستأذن من الله تعالى ان تتكلم فياذن الله تعالى لها فتقول يا رب الست قلت لي
 عبدا غرق شعرة واحدة من اجفائه بدموع عيني من خشيتي الا انجيتني من النار فيقول الله تعالى
 بلى فتقول انا اشهد ان هذا العبد لمذنب قد غرقني بالدموع من خشيتك فيامر الله تعالى الى الجنة
 فينادي المنادي الا ان فلان بن فلان قد نجى من النار بشعرة واحدة من اجفان عيني (حياة القلوب) روى عن
 انه قال دخلت انا وابن عمر وعبيد بن عمرو على عائشة رضوا الله تعالى عنها فقال ابن عمر يا عائشة حدتنا يا
 شئ عن النبي عليه السلام فبكت وقالت اتاني رسول الله عليه السلام ليلة هي ليلى

هم زايدون کے لئے جنت کو مبل کر دیں گے جہاں چاہیں رہیں اور پرہیزگاروں کو بلا حساب کتاب
 بہشت میں جگہ ملیگی۔ اور ہمارے خوف سے روئے والے جنت میں رفیق اعلیٰ کے ہمراہ رہیں گے۔ وہ
 حدیث میں ہے قیامت کے دن ایک شخص حاضر کیا جائیگا اور وہ اپنے نامہ اعمال میں بکثرت گناہ دیکھ کر
 یہ عرض کرے گا اے نبی میں نے تو یہ عمل نہیں کئے۔ ارشاد ہوگا ہمارے پاس ثقہ گواہ موجود ہیں وہ شخص کہنے
 بائیں غور سے دیکھے گا مگر کوئی گواہ نظر نہ آئیگا۔ عرض کرے گا اے نبی گواہ کہاں ہیں اللہ تعالیٰ اس کے اعضا کو ادا
 شہادت کا حکم دے گا۔ کان۔ آنکھ۔ زبان۔ ہات۔ پاؤں شہر گاہ وغیرہ ان افعال کی شہادت دینگے جو ان سے
 سرزد ہوئے تھے۔ سوقت بندہ حیران رہ جائیگا۔ اور اسے دوزخ کا حکم ہوگا۔ اس حالت میں اس کی دہننی
 سے ایک بال نکلے گا اور عرض کرے گا کہ اے نبی مجھے کلام کی اجازت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اذن عطا فرمائیگا۔ بل عرض
 کرے گا کہ خداوند کیا تو ہے یہ نہیں فرمایا تھا کہ جس بندہ کی پاک کا ایک بال ایسے آنسوؤں سے تر ہوگا جو جاوے
 خوف جاری ہوئے ہوں اسے ہم دوزخ سے نجات دینگے؟ ارشاد ہوگا مان ہمنے یہ ضرور فرمایا تھا۔ بال
 عرض کرے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس گناہ بندہ نے تیرے خوف سے رو کر مجھے ترک کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت کا
 حکم فرمائے گا۔ سوقت ندا ہوگی کہ فلان بن فلان نے پاک کے ایک بال کے طہیل دوزخ سے نجات پائی۔ حیاۃ القلوب
 عطا کرتے ہیں کہ میں اور ابن عمر وعبيد بن عمر و حضرت عائشہ کے پاس گئے۔ ابن عمر نے کہا کہ کوئی ایسی عجیب بات
 سنائیے جو پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہو۔ حضرت عائشہ رو پڑیں اور یہ فرمایا کہ ایک رات میری باری میں

روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے گناہوں کی شہادت دے رہا تھا

فلنلقن جلدہ بجلدی شرفاً لیاہا فثبۃ ائذ فی لی ان اعبد ربی فقطت انی لا احب عباداً
 بل احب قربک الی اللہ تعالیٰ فقام الی قرۃ فی البیت وهو یبکی فتومنا واکثر من صب الماء ثم
 افتقہ القرآن فبکی حتی جرت دموعہ علی الارض فجاء بلال وهو یبکی فقال یا رسول اللہ بائی أنت
 وای ما یمیکک فقد غفر اللہ لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر فقال علیہ السلام افلا اکون
 عبد شکوراً وما منعت عن البکاء وقد انزل اللہ تعالیٰ علی البأرحۃ ان فی خلق السموت والارض
 واختلاف اللیل والنهار لا یات الا علی الابواب الذین یدکرون اللہ قیاماً وقعوداً وعلی جنوحهم
 ویقفکرون فی خلق السموت والارض دینا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقننا عذاب
 النار یا بلال لا یطفئها الا ماء العین ویل لمن قرأ هذه الاية ولم یبتکف فیہا رجلاً س لا یزاد
 وروی عن ابن عباس وعن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما انہما قالوا قال علیہ
 السلام اذا اشتعر جلد العبد من خشية اللہ تعالیٰ سقطت عنه ذنوبہ
 حکما نجات من الشجرة الیابسة اوراقها (حياة القلوب) قیل اذا کان یوم القيمة
 تخرج من الجحیم نار مثل الجبال فتقصدا مئة عہد علیہ السلام فبیتہ النبی علیہ
 السلام فیہا فہا لم یقدر فیتادی یا جبرائیل یا جبرائیل الحق الحق النار قد قصدت الحق الحق قد

اپنا جسم میرے بدن سے چٹا کر یہ فرمایا کہ اے حاکم مجھے عبادت خدا ونگہ
 کی جائز نہ دو۔ میں نے کہا بہت اچھا جا رہا ہے آپ گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہو کر روتے لگے پھر
 زیادہ پانی سے وضو کیا اور قرآن مجید پڑھنا شروع فرمایا اور اس قدر روئے کہ آپ کے آنسو زمین پر بہ نکلے آتی ہیں
 بلال آئے حضور اس وقت رو رہے تھے بلال نے کہا آپ پر میری کاپ قرآن حضور کیوں رو رہے ہیں۔
 آپ تو بالکل مغفور و مہموم ہیں۔ فرمایا کیا میں اس نعمت کا شکریہ ادا نہ کروں۔ اور اے بلال میں کیوں نہ
 رھوں۔ آج اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ﴿وَإِن فِي خَلْقِ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ
 لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَبْصَارِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَعَالَىٰ تَقْوًى وَعَلَىٰ جُفَىٰ هَٰذَا آيَةٌ مِّنْ رَبِّكَ﴾
 اور رات دن کے اختلاف میں ان اہل عقل کیلئے قدرت کی نشان موجود ہیں جو کھڑے بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے خدا
 یاد کیا کرتے ہیں اور جیسے ہیں کہ الہی نے ان چیزوں کو بیکار نہیں بنایا پس میں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے اے بلال
 اس آگ کو صرف آنکھ کا پانی بجھا سکتا ہے جو شخص اس آیت کو پڑھ کر غور کرے اس پر افسوس (بحال البرار)
 ابن عباس ابو عباس بن عبد المطلب روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جب خوف الہی سے آدمی کو روٹھے
 کھڑے ہو جائے میں تو اس کے گناہ اس طرح جھڑنے میں جھڑنے درخت کو ٹٹکتی (دعا القلوب) کہتے ہیں قبلت
 کے دن بہاؤ ونگہ برابر دوزخ سے آگ نکلے کہ اللہ کی طرف آئیگی۔ پیغمبر علیہ السلام اس کے وضو کی کوشش
 کرے گے مگر کامیابی نہوگی۔ اس وقت آپ نہ کرینگے کہ اسے جبریل آئے۔ آگ سیری امت کو جلا تا چاہتی ہے

قاضی جبرائیل علیہ السلام بقدر من اللہ فیقول یا رسول اللہ یا رسول اللہ
 هذا الماء وشره عليها فاذا ارشاه عليه تطفأ في الحال فيقول النبي عليه السلام يا جبرائيل
 ما هذا الماء ليرام مثله في اطفاء النار فيقول جبرائيل عليه السلام ما هذا الا دموع امتك التي
 يكون من خشية الله تعالى في الخلوة فامرني ان اخذته واحفظه الى وقت احتياجت
 اليه لتطفئ به النار التي قصدت امتك (موعظة) يقال ان آدم عليه السلام بكى حين
 هبط من الجنة ثلثمائة عام ومارفعا الى السماء حياء من الله تعالى وسجد سجدة
 على جبل الهند من مائة عام وبكى حتى جرت دموع عينيه في وادي سرنديب فابت
 الله في ذلك الوادي من دموع عينيه الدارميني والقرنفل وشربت الطيور من دموع
 عين آدم عليه السلام فقالوا لم نشرب شرابا اعذب من هذا فطن آدم عليه السلام
 انهم يسخرون منه لعصيانه فاوحى الله تعالى اليه يا آدم اني لم اخلق شرابا الا الذي اعذب
 من ماء عيون العصاة زهرة الرياض حكى ان رباح العيسى اشتوى غلاما اسود
 باربعة دنانير فكان لا ينام ولا يدع مولاه ينام فاذا جن الليل قال رباح يا غلام
 الا تنام ولا تدعنا ننام فقال يا مولائي اذا جن ظلام الليل ذكرت ظلمة القبر وظلمة جهنم فطير
 نوحى فاذا ذكرت الوقوف بين يدي ربي عظم غم قلبي اذا ذكرت الجنة ونعيمها اتضاع شوقي

جبرائیل پانی کا ایک پیالہ آپ کو دیکر یہ کہیں گے کہ اسے آگ پر چھڑک دیجئے چنانچہ آپ چھڑک دیجئے اور وہ
 آگ فی الفور بجھ جائیگی۔ آپ جبرائیل سے پوچھینگے یہ کیسا پانی تھا کہ میں نے آگ بجھائے میں اس سے زیادہ
 موثر کسی چیز کو نہیں پایا۔ جواب ملیگا کہ یہ آپ کی امت میں سے اُن لوگوں کے آنسو ہیں جو خوفِ الہی و بخلت
 میں رہ کر رہتے تھے۔ مجھے حکم تھا کہ آپ کی احتیاج کیلئے انہیں محفوظ رکھوں گا کہ اسے وہ آگ بجھا دی جائے
 جو آپ کی امت پر حکم کر نیکا قصد کرے (موعظہ) کہتے ہیں جنت کے اُتر آئیے جو حضرت آدم تین سو برس تک روتے رہے
 اور شرم کے باعث کبھی آسمانی طرف نہ دیکھا۔ سو برس تک جیل بندی پر مجبور اور گریہ میں مصروف رہے آپ کے آنسو تیرے
 کے جھگنوئیں یہ نکلے۔ ان آنسوؤں کے امتعالی دار رحیمی اور لوگوں پر پاکین بعض طارون آپ کے آنسو کی کیا
 کہہ سکتے اس سے زیادہ کوئی میٹھا پانی نہیں پایا۔ حضرت آدم کو خیال ہوا کہ میرے گناہ کے باعث پروردگار مجھے
 ہنسی کرتے ہیں اسے میں اللہ تعالیٰ نے وہی نازل کی کہ آدم نے گناہگاروں کی آنکھوں کے آنسوؤں سے زیادہ لذیذ
 میٹھا پانی انجک نہیں پیدا کیا (زہرہ الریاض) حکایت تراج حبشی نے چار دینار کا ایک حبشی غلام خریدا یہ غلام
 خود کی وقت سوانہ آقا کو سوتے دیتا۔ رباح نے بوقت شب غلام سے کہا کہ یہ کیا نہ تو خود سوتا ہو میں نے
 دیتا ہی غلام نے کہا جب رات اندھیر کرتی ہوئی آتی ہے تب مجھے تیرا چہرہ تاریکی یاد آجاتی ہے اسلئے میں نہ سون
 آتی اور جب میں اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہوں گا تصور کرتا ہوں تو میرا اندرونی غم بہت زیادہ ہو جاتا

کھیلے بالی بالی یا مولا کی فلا سمیع رب اسے ذلک خرمشیا علیہ فلا انا حق قاتل یا غلام خرمش
 ان یملک مثلك اذهب انت حر لوجه الله تعالیٰ (رجالس الرومی) مری ان رجلا له ابن صغیر
 بییت معہ فی الفراش ففی لیلۃ اضطرب ولم یتم فقال له یا ولدی ابلت وجع قال لا یا ابی
 لیکن غذا یوم الخیس یوم اعرض ما کسبت من العلم ویسمع معلی من فی الاسبوع فاخاف ان
 یجد الیستاد خطا فیضربنی ویغضب علی فصاح الرجل صیحة واهال التراب علی راسه وکی
 فقال انا حق هذا الخوف لیوم العرض علی الرحمن بما کسبت فی الدنیا من العصیان کما قال الله
 تعالیٰ و عرضوا علی ربک صفاء موعظة عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی علیہ
 السلام انه قال لا تزال قد ما عبد یوم القیمة حتی یسأل عن اربع عن عمره فیما افناه
 عن جسمه فیما ابلاه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من این اكتسبه وفیما انفقہ
 بطریقة مھلۃ قال اهل المعرفة اغسلوا اربعاً باربع وجوہکم بماء عینکم بالستکم
 بنکم خالفکم وقلوبکم بخشیة ربکم وذنوبکم بالتوبة الی مولاکم قال الفقیہ الذنب
 علی وجهین ذنب فیما بینک و بین الله و ذنب فیما بینک و بین العباد فاما الذنب الذی
 بینک و بین الله فتوبته الاستغفار باللسان والندم بالقلب والاضمار ان لا یعجز الیہا ابداً

تو اسے میرے آقا تھیں کہو کہ مجھے ٹیند کیونکر آئے۔ زباج غلام کی یہ باتیں سن کر بیہوش
 ہو گئے اور غش کھا کر گر پڑے۔ افاقہ کے بعد اس سے یہ کہا کہ مجھ جیسا شخص مجھ جیسے غلام
 کا آقا نہیں بن سکتا جاپینے خدا کے لئے تجھے آزاد کیا (رجالس رومی) روایت ہے ایک شخص کا
 چھوٹا سا لڑکا باپ کے ساتھ سویا کرتا تھا۔ ایک رات فرط اضطراب کے باعث لڑکے کو نیند
 نہ آئی۔ باپ نے کہا بیٹا کیا تو بیمار ہے۔ جواب دیا۔ نہیں۔ مگر یہ بات ہے کہ کل جمعرات ہے۔ میں نے
 ہفتہ بھر میں جو کچھ کھانا پڑھا ہے اُسٹاد کو سناؤں گا اس لئے ڈر رہا ہوں کہ کہیں بھول گیا
 تو اپنے لگی۔ اُسٹاد جی بہت خفا ہو گئے۔ یہ سنتے ہی اس کے باپ نے ایک چیچھ ماری سر پر ڈالی اور بہت رویا پھر یہ کہا
 قاتل کے دن خدا کے سامنے میری ونوی گناہ پیش کئے جائینگے اس لئے مجھے اس چیچھ کی پست ہنس دن بہت یاد دلاؤ
 سنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لوگ صفت بصف پیش کئے جائینگے (موعظہ) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت
 کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا جب تک چار چیزوں کا سوال نہ ہو چکیگا بندہ خدا کو سامنے نہ لائے گا۔ ۱۔ عمر کا کہ گس چیز میں قاتل
 رہا جسم کا کہ گس شغل میں بوڑھا ہوا ۲۔ علم کا کہ پڑھ کر کیا اعل کیا ۳۔ مال کا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں صرف کیا ۴۔ طرح
 ال معرفت کہتے ہیں کہ چار چیزوں کو چار چیزوں کو ہونا چاہئے (۱) سُنہ کو انھوں نے پانی سے (۲) زبان کو یاد الہی سے
 (۳) دل کو خوف (۴) گناہوں کو۔ تو ہر گز نہ۔ فقہ ابو الیث کہتے ہیں کہ گناہ دو طرح کا ہو ایک خدا کا دوسرا
 بندہ کا۔ خدا کی گناہ کی توبہ یہ ہو کہ زمان سے استغفار کرے دل میں دھڑی اور پھر گناہ میں پڑنے کا ارادہ ہرگز نہ کرے

جانے کہ وہ فائدہ لے سکتا ہے۔ التوبہ مال کے نقصان سے بچانے کا ایک ذریعہ ہے۔ اور مال کے نقصان سے بچنے کے لیے توبہ کی ضرورت ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے توبہ کو ایک عبادت قرار دیا ہے۔ توبہ کی تین قسمیں ہیں: توبہ الی اللہ، توبہ الی الناس، توبہ الی اللہ والناس۔
 العبد المذکور فی الحدیث الشریف لم ہو وان کان علماً بکونہ نکرہ فی سیاق النقص لکنہ
 مخصوص بقولہ علیہ السلام یدخل الجنة من امتی سبعین الفایض حساب فیہ ہذا
 یكون السؤال المذکور فیہ لغیر ہذا سبعین الفافلا یدل کل من یؤمن باللہ تعالیٰ علیہ
 الاخران یعلمونہ یدسأل یوم القيمة ویناقش فی الحساب ویطالب بمناقیل الذل والاعمال
 والافعال ویتحقق انہ لا یغنیہ من ہذا الاخطار الا لہ ورمحاسبیۃ النفس فی تجارتہا
 لا فرتہا ومطالبہا فی انفسہا وسماعاتہا وحركاتہا وسکناتہا فان من حاسب نفسه
 قبل ان یحاسب یخفف علیہ یوم القيمة حسابہ ویحضرہ عند السؤال جوابہ ویحس
 منقلبہ ما بہ ومن لم یحاسبہا تدوم حسراتہ وتطول فی عرصات القيمة وقفاتہ ویقود
 الی الخزی والمقت سببائہ فاذا لا بد للمؤمن من ان لا یفضل فی تجارتہ لاخرتہ عن مراویۃ
 نفسه فی حركاتہا وسکناتہا ولحطاتہا وخطراتہا لان ہذا الخافۃ یرجیہا الفردوس الاعلیٰ
 والبلوغ الی سدرۃ المنتہی مع ابنسین والصدیقین والشہداء (من عجائب الروعی)

اگر پھر کر لیا تو بے نقصانے مافات توبہ نفع نہ دے گی۔ اسے پھر نام و مکر استغفار کرے اور بندہ کے گناہ کی توبہ
 اس کا ضمان نہ کر لیتا ہے۔ جب تک وہ ضمان نہ ہوگا تو یہ کچھ کام نہ دے گی اسلئے بندہ ہی سے اپنی خطا مانگے
 کرانی چاہئے (سوانح) حدیث مذکور میں قطعاً حدیث سابقہ میں نکرہ ہونے کے باعث عام معلوم ہوتا ہے
 مگر یہ عام مخصوص بعض پر کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ میری امت کے سترہ آدمی بلا حساب کتاب
 جنت میں داخل ہوں گے۔ اس لئے سوال مذکور ان سترہ بزرگ کے سوا اوروں سے ہوگا تاہم ہر مومن مسلمان
 کا فرض ہے کہ سوال روز قیامت۔ مناقبہ حساب اور ذرہ ذرہ اعمال و افعال کے مطالبہ کا اہلین رکھے
 اور یہ جان لے کہ تجارت آخرت کے متعلق اپنے نفس سے حساب لینا اور اپنی سامانوں سے ساختہ اور
 حركات و سکناات کا محاسبہ اپنی ذات سے کرنا قیامت کے ہولناک مقامات سے نجات دلا سکتا ہے
 کیونکہ جو یوم الحساب پہلے اپنے نفس سے حساب لے گا قیامت کے دن اسکے حساب میں تخفیف ہوگی
 ایسا آدمی ہر سوال کا جواب آسانی سے دیگا اور اسکو اعلیٰ درجہ کا ٹھکانا ملے گا۔ اور جس نے نفس سے حساب
 نہ لیا اسے بہت بڑی حسرت ہوگی عرصہ قیامت میں بدتوں ٹھہر رہے گا یہ غفلت اسے رسوائی اور
 گناہوں کی طرف لے جائے گی۔ اسلئے مومن کو چاہئے کہ تجارت آخرت کے متعلق اپنے نفس کے تمام حركات
 سکناات اور وسوسہ و خطرات کی نگہبانی رکھے کیونکہ اس تجارت کا نفع فردوس ہے۔ اور پیغمبر
 صدیقین۔ شہیدوں کے ہمراہ سدرۃ المنتہی تک پہنچ جانا۔ ہے و مجالس۔۔۔

قال الراغب النسيان ترك الانسان ضبط ما استودع الله عليه من امره حتى يحد
عن القلب ذكره وكل نسيان من الانسان ذمه الله تعالى به فهو ما كان اصله من فعل ما عذر
فيه نحو ما روي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رضى عن امي الخطاء والنسيان فهو ما لم يكن
سببه منه فقلوه (خذوا بما نسيتم لقاء يومكم هذا) وهو ما كان سببه عن تعذر منه ترك على
طريق الاهانة واذا نسب ذلك الى الله تعالى فهو تركه اياهم استهانة بهم وعجالة لما تركوه كما
قال في الباب قد يطلق النسيان على التزلز ومنه قوله تعالى نسوا الله فسيهم اي تركوا
طاعة الله ترك الناسي فتركهم الله وقال بعض المفسرين ان قيل ان النسيان يكون بعد
الذكر وهو ضد الذكر لانه السهو الحاصل بعد حصول العلم فعمل كان الكفار يذكرون
حق الله سبحانه ويعترفون بربوبيته حتى ينسوا بعد اجيب بانهم اعترفوا
وقالوا بلى يوم الميثاق ثم نسوا ذلك بعد ما خلقوا والمؤمنون اعترفوا بعد الخلق
كما اعترفوا قبله بهداية الله تعالى وراعوا حقها قل اوكثر اجل او صغر مثل ذوالنون
المصري عن سر ميثاق مقام الست بربكم هل تذكره فقال كانه الان في اذني (روح البیان)

راغب کا قول ہے کہ جس چیز کو انسان محفوظ کرے اُس کے ترک کو نسیان کہتے ہیں۔ یہ مرض کا توصف
قلب ہوتا ہے۔ یا عقل کے باعث آئی ہوئی بات دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نسیان
کی مذمت کی ہے وہ اُس قبیل سے ہے جو دراصل عذاباً جزا رکھا گیا ہو۔ اور جس نسیان میں حسب فرمان پیغمبر
علیہ السلام رافع عن امتی الخطاء والنسيان (میری امت سے خطا و نسیان اٹھایا گیا ہے) انسان معذور سمجھا
گیا ہے وہ اُس قبیل سے ہے جو عذاباً منوہ اسلئے آئے تھے اور ان سے تعلق تھا اور ان کو عذاباً جزا رکھا گیا تھا
لہذا ان کو مجبور ٹھہرتے تھے اسلئے عذاب کا مزہ کچھ میں وہی نسیان مراد ہے جو کفار کی جانب سے عذاباً جزا رکھا گیا تھا اور
جسکی یاد کو انہوں نے بطریق امانت چھوڑ دیا۔ اور جب نسیان اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو یہ معنی ہوتا ہے
کہ جس طرح کفار نے خدا کو چھوڑ دیا اسی طرح اللہ تعالیٰ نے بطور مجازہ و تذلیل انہیں ترک فرما دیا۔ چنانچہ علیہ
میں مذکور ہے کہ نسیان بمعنی ترک مستعمل ہو جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے سَوَّاهُ فَنَسِيَ عَنْهُ بَعْضُ قَوْمٍ يَكْفُرُ
خدا کی طاعت چھوڑی۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے انہیں چھوڑ دیا۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ نسیان
جو ذکر کے بعد ہوا کرتا ہے ذکر کی ضد ہے کیونکہ حصول علم کے بعد سو کو نسیان کہتے ہیں۔ اس سے لازم آتا ہے
کہ کفار پہلے ذکر آگے اور اُسکی ربوبیت کا قرار کیا کرتے تھے نسیان بعد میں عارض ہوا ہے۔ اسکا جواب یہ
کہ کفار ميثاق کے دن اقرار کر کے پیدا ہونے کے بعد اُس سے پھر گئے ہیں۔ اور مومن اسی طرح اپنے اقرار
پر قائم ہیں۔ اور کم و بیش اُسے نباہ رہے ہیں۔ ذوالنون مصری سے کسی نے سوال کیا کہ سر ميثاق یعنی اللہ
بزرگ آپ کو یاد ہے یا نہیں۔ جواب دیا کہ اب میرے کانوں میں اُسکی آواز آرہی ہے (روح البیان)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رِايَاها الذين آمنوا اذا نودي للصلاة (اي اذن كها من يوم الجمعة) بيان لانها وانما
 جمعة لاجتماع الناس فيه للصلاة وكانت العرب تسميه العروبة وقيل معناه كعب بن
 لؤي لاجتماع الناس فيه اليه واول جمعة جمعها النبي عليه السلام انه لما قدم المدينة نزل قباء
 واقام بها الى الجمعة ثم دخل المدينة وصلى الجمعة في دار بني سالم بن عوف رفا سمع الى ذكر
 اي فامضوا اليه مسرعين قصدا فان السجود والذكر الخطبة وقيل الصلاة والامر
 بالسعي اليها يدل على الوجوب وخرق البيع اي اتركوا المعاملة (اذلكم خير لكم) اي السعي الى
 ذكر الله خير لكم من المعاملة فان نفع الاخوة خير وابق (ان كنتم تعلمون) اي الخير الشر
 الحقيقيين او ان كنتم اهل العلم رفاضي بيضاوي) روى عن النبي عليه السلام
 انه قال من صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة
 ولكن اروي عن ابي الدرداء انه قال عليه السلام اكثروا من الصلاة على
 يوم الجمعة فانه يوم مشهود يشهد الملائكة وان احد يصلي على الاعمش غفرت له ذنوبه
 حتى يفرغ منها (المحدث) وسبب نزول هذه الآية وهي رِايَاها الذين آمنوا اذا نودي
 للصلاة ان النبي عليه السلام كان يخطب على المنبر يوم الجمعة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رِايَاها الذين آمنوا اذا نودي للصلاة (اي اذن كها من يوم الجمعة) بيان لانها وانما
 جمعة لاجتماع الناس فيه للصلاة وكانت العرب تسميه العروبة وقيل معناه كعب بن
 لؤي لاجتماع الناس فيه اليه واول جمعة جمعها النبي عليه السلام انه لما قدم المدينة نزل قباء
 واقام بها الى الجمعة ثم دخل المدينة وصلى الجمعة في دار بني سالم بن عوف رفا سمع الى ذكر
 اي فامضوا اليه مسرعين قصدا فان السجود والذكر الخطبة وقيل الصلاة والامر
 بالسعي اليها يدل على الوجوب وخرق البيع اي اتركوا المعاملة (اذلكم خير لكم) اي السعي الى
 ذكر الله خير لكم من المعاملة فان نفع الاخوة خير وابق (ان كنتم تعلمون) اي الخير الشر
 الحقيقيين او ان كنتم اهل العلم رفاضي بيضاوي) روى عن النبي عليه السلام
 انه قال من صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة
 ولكن اروي عن ابي الدرداء انه قال عليه السلام اكثروا من الصلاة على
 يوم الجمعة فانه يوم مشهود يشهد الملائكة وان احد يصلي على الاعمش غفرت له ذنوبه
 حتى يفرغ منها (المحدث) وسبب نزول هذه الآية وهي رِايَاها الذين آمنوا اذا نودي
 للصلاة ان النبي عليه السلام كان يخطب على المنبر يوم الجمعة

اذا قبل وحيلة الكلبى من تجارة الشام وضرب الطبل ليؤمن الناس بغير حق
الناس اليه ولم يبق في المسجد الا اثنا عشر رجلا فاولت هذه الآية واذا راوا رجلا
او طوا انفضوا اليها وتركوا قائما فقال عليه السلام والذي نفسى بيدك لو لم يبق
هؤلاء الا اثنا عشر رجلا منكم لسال الوادى نارا وهو قوله تعالى ولولا دفع الله الناس
بعضهم بعض لفسدت الارض الآية (سبعيات) عن ابى هريرة رضى الله عنه انه قال
الجمعة واجبة على من بين وبين الجمعة مسافة يمكن الرجوع بعدها الى وطنه قال الباقى
عليه الصلوة والسلام من تركه رجعة بلا عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبصفت
دينار ومن تركه ثلاث جمع متواليات لا تقبل شهادته (رمصايه) عن ابى بكر رضى الله
عنه عن النسي عليه السلام انه قال من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه واذا مشى الى الجمعة
كتب الله تعالى له بكل خطوة عبادة عشرين سنة فاذا صلى الجمعة اجره مثل مائتى سنة عن
سعيد بن المسيب انه قال لان اصل صلوة الجمعة احب الى من حجة تطوعا وكذا ركع عن مسير
انه قال مررت بمقابر المسلمين فقلت السلام عليكم يا اهل القبور انتم لنا سلف فغنم لكم تبع فرحم الله تعالى
ايانا واياكم وغفر لنا وكم فسمعت ندا من قبر يقول طوبى لكم يا اهل الدنيا تجوز في كل شهر اربع مرات

درية الطلبي لك شام سے مال تجارت لیکر آئے اور اپنے آئینے ڈونڈی پڑا دی سب لوگ حیرت منہ ہو گئے
اور بارہ آدمیوں کے سوا مسجد میں کوئی نہ رہا۔ اس وقت یہ آیت اتری فلاذان وایضا کذا الیہ یعنی لوگ جب تجارت
اس کی کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو اس کی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں اس وقت پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہو اگر یہ بارہ آدمی مسجد میں نہ رہتے تو تمام کچل آگے بھر جاتا۔
اللہ تعالیٰ فرمایا ہو کہ اگر خدا بعض لوگوں کے وبال بعض لوگوں کے باعث دفع بکرتا رہے تو تمام کچل آگے بھر جاتے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایسے ہر شخص جو جمعہ واجب ہے جو بعد ائے جمعہ مسافت طبعی کر کے اپنے گھر چلا
آئے پیغمبر علیہ السلام کا قہل ہی جو شخص بلا عذر جمعہ ترک کر دے اسے ایک دینار خیرات کرنا چاہئے یہ ممکن نہ ہو
تو نصف دینار خیرات کرے۔ متواتر تین جمعے ترک کر نیوالے کی گواہی قبول نہ کیا گئی (صحاح) حضرت ابو بکر رضی
پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہو اس کے تمام گناہ بھر جاتے ہیں اور
مسجد کی طرف چلتا ہو تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہو اور جب نماز پڑھ بیٹا ہو تو دوسو سال
کے اعمال کی نیکیاں ملتی ہیں۔ سعید بن المسيب کا قول ہے کہ میرے نزدیک جمعہ کی نماز قطعی حج سے بہتر ہے طبعی
شرکتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مسلمانوں کے قبرستان میں جا کر یہ کہا السلام علیکم یا اهل القبور تم میرے
پیشے چلے گئے ہو ہم تمہارے پیچھے آئے والے ہیں خدا ہم پر رحم کرے اور ہمارے تمہارے گناہ بخش دے جب
میں یہ کہہ چکا تو ایک قبر سے نما آئی کہ اے اہل دنیا تمہارے لقمہ مبارکباد کیونکہ تم ہر عیشے چار حج کرتے ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 حتیٰ نظر انما انکم وسمع اذکارکم وکلن فی وضیاءکم یا اهل الدنیا بقولکم لنا رحم الله فلا نأمن
 المتوفی (زبدۃ الواعظین) روى عن ابی مروان امیه عن جده عن النبی علیہ السلام
 انه قال لی من وراء جبل قاف ارضا بیضاء لیس فیها شیء من الثیبات کأنها مثل الضئضئ
 مثل الدنیا سمع مرات ملوۃ من الملائکة لو سقطت ابرة لسقطت علیہم فی ید کل منہم ولو
 طوله اربعون فرسخا وعلی کل لواء مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله یحییٰ عن کل لیلة
 جمعة حول جبل قاف فیتضرعون الی الله تعالیٰ ویدعون بالسلامة لامة محمد علیہ السلام
 فاذا انقصر الصبح یقولون اللهم اغفر لی اغتسل وحضر الجمعة فیدعون لصواتهم بالیکافیة
 الله تعالیٰ یا ملائکتی ماذا تریدون فیقولون نرید ان تغفر لامة محمد علیہ السلام فیقول الله
 تعالیٰ خفرت لعمركم (مشکوۃ الانوار) روى فی الخبزان الله تعالیٰ منارة من فضاء بیضاء فی
 بجانب البیت المعمور وطول المنارة خمسمائة عام فاذا کان یوم الجمعة یصعد جبرائیل علیہ السلام
 علی تلك المنارة فیؤذن ویصعد اسرافیل علیہ السلام علی المنبر فخطب فیوم میکائیل علیہ السلام
 بالملائکة فاذا فرغوا من الصلوة یقول جبرائیل علیہ السلام ما حصل لی من الثواب لاجل الاذان
 میں نے کہا یہ کیونکر جواب دیا ہر جمعہ حج مبرور کا ثواب رہتا ہے۔ کاش ہم تمہاری مسجدوں کے دروازوں کی
 جانب چکر لگاتے۔ تمہارے اعمال لیکھتے اور ذکر کرتے سنتے۔ لیکن اسی خوش بین کہ تم ہمارے حق میں
 اتنا تو کہہ دیتے ہو کہ خدا فلان مرنے والے پر رحم کرے (زبدۃ الواعظین) ابو عمر اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے
 روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کوہ قاف کے پرے سفید چاندی کے رنگ کی ایک
 زمین ہے جس میں کسی قسم کی روئیدگی نہیں ہوتی۔ یہ زمین دنیا سے سات حصے بڑی ہے۔ پچیس فرشتے ہی حق
 بھرے پڑے ہیں اگر بالفرض ایک سو بیس لگے جاتے تو فرشتے پر گزے ہر فرشتے کے مات میں چالیس
 فرسخ کے طول کا ایک جھنڈ ہے اور ہر جھنڈ پر لا اله الا الله محمد رسول الله کہا ہے۔ تمام فرشتے جمع ہوتے
 رات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہو کر نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے است محمدیہ کی سلامتی چاہا کرتے
 ہیں اور صبح ہوتے یہ کہتے ہیں کہ آئی جو شخص غسل کرے اور جمعہ میں حاضر ہو سکے گناہ معاف کر دے پھر
 ملکہ بلندا آواز سے روتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو۔ تم کیا چاہتے ہو جواب دیتے ہیں کہ
 ہم است محمدیہ کی مغفرت کے خواہاں ہیں ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا ہے انہیں بخشد یا دشکوۃ انوار) حدیث
 میں ہے کہ اللہ تعالیٰ بیت اموی کی ایک جانب میں سفید چاندی کا ایک منارہ پیدا کیا ہے۔ اس کا طول پانچ سو برس کی راہ
 ہے۔ جمعہ کے دن جبریل اس منارہ پر چڑھکا اذان دیتے ہیں۔ اسرافیل ممبر پر خط پڑھتے ہیں میکائیل اٹھ بیٹے
 ہیں اور دیگر ملائکہ مقتدی۔ بعد فراغ نماز جبریل کہتے ہیں کہ اس اذان سے جو قدر ثواب حاصل ہوا ہے

وہبتہ لجميع مؤدنی المؤمنین من امة محمد في وجه الارض ويقول اسرافيل عليه السلام
ما حصل لي من الثواب لاجل الخطبة وہبتہ لجميع الخطباء في وجه الارض من امة محمد عليه السلام
ويقول ميکائيل عليه السلام ما حصل لي من الثواب لاجل الامامة وہبتہ لجميع من يؤمنون
الجمعة في وجه الارض ويقول الملائكة كلهم ما حصل لنا من الثواب لاجل الجمعة وہبتہ
جميع من صلي الجمعة خلف الامام فيقول الله تعالى يا ملائكتي هل تظہرون عندي
سخاوة وعزتي وجلالي قد غفرت اليوم لمن صلي من عبادي صلوة الجمعة امتثالاً لامر
واقثناء بحبيبي محمد (زبدۃ الواعظین) حکي ان رجلاً حل حنطة على حمار وذهب الى الرعي
قال فلما اخذت الحنطة عن الحمار هرب مني ولى جاري في الارض فقال النوبة لك اليوم
في الماء فاسق ارضك والارتقت نوبتك وكان اليوم يوم الجمعة فقلت لتقسي صلوة الجمعة
احبالي من غيرها وتركت النكل واصليت الجمعة ثم رجعت الى البيت فاذا الحنطة قد طحنت الخبز
قد طحنت والارض قد صسقت والماء قد رجع الى البيت فقلت لاهلتي كيف هذه الحالة فقالت
ذهب جاردنا الى الرعي فطحن جوالقنا وهو يظن جوالقه فلما حملاه الى منزلہ عرفت ان جوالقنا
فاخذته الى بيتنا واما الارض فجاء الماء من ارض الجار فامتلا

یعنی امت محمدیہ کے مؤدینوں کو بخشا۔ اسرافیلؑ فرماتے ہیں میں نے خطبہ کا ثواب رکوع زمین کے خطیب کو دیا۔
میکائیلؑ کہتے ہیں میں نے امت کا اجر جمع کے دن امام بنکر نماز پڑھنا یا ان کو کوہبہ کیا۔ ویکریلؑ کہتے ہیں کہ
جسے اپنی جماعت کا ثواب ان لوگوں کے نام کر دیا جو امام کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کرتے ہیں اس کے بعد اللہ تعالیٰ
فرماتا ہوں فرشتہ کیا تم ہمارے سامنے اپنی سخاوت کا اظہار کرنا چاہتے ہو۔ میں اپنی عزت وجلال کی
قسم۔ آج ہے ان تمام نمازیوں کو بخش دیا جو ہمارے ارشاد و بیجا لائے اور ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اقتدا کرنے کی نیت سے جمعہ ادا کر چکے ہیں (زبدۃ الواعظین) حکایت ایک شخص گھر سے
پر گھومنے لگا کہ پیوائے کیلئے خراس کی طرف چلا۔ اس کا قول ہے کہ گیہوں اتارنے کے بعد گدا بھاگ
گیا۔ اس وقت ایک شخص آیا جو ایک زمین میں میرا شریک تھا۔ اور یہ کہا کہ آج تمہاری باری ہے
اپنی زمین کو پانی دے لو۔ اتفاقاً اس روز جمعہ کا دن تھا میں نے دل میں کہا کہ جمعہ کی نماز سب سے
افضل ہے۔ چنانچہ سارے کام چھوڑ کر میں نے جمعہ ادا کیا۔ گھبرا کر کیا دیکھتا ہوں کہ گیہوں پے سے
پسے موجود۔ روٹی کی پکاٹی تیار۔ زمین پانی سے لبریز گدھا اپنے تھان پر ایستادہ۔ میں نے
گھروالی سے کہا کہ کیا بات ہے اس نے جواب دیا کہ ہمارا ہمسایہ اپنی گیہوں پیوائے بیگیا تھا۔ لیکن
اپنی بوری کے گمان میں ہماری بوری پیو لایا۔ میں نے اپنی بوری پر بھان کر آٹا لے لیا۔
علی ہذا القیاس ہمسایہ کی زمین کا پانی ہماری زمین کو لبریز کر گیا۔

فاما ذلک ترکتم امور الدنیا کما ورد او صحت علی الجہادات والطاعات و ما لم یضرب
 مروی عن النبی علیہ السلام انه قال ان الله تعالى خلق ملکا قائما تحت العرش له اربعون
 الف قرن من القرن الى القرن مسيرة الف عام و علی کل قرن اربعون الف صف من الملائكة
 و فی وجهه شمس و علی قفاه قمر و علی صدره کواکب فاذا کان یوم الجمعة یسجد لله تعالی
 و یقول فی سبوحه اللهم اغفر لمن صلی صلوة الجمعة من امة محمد علیہ السلام و یقول الله
 تعالی یا ملائکتی اشهدوا انی قد غفرت لمن صلی صلوة الجمعة ذکرا و انثی عن ابی بکر بنی بکر بنی بکر
 عن النبی علیہ السلام انه قال من اغتسل یوم الجمعة کفرت عنه ذنوبه اذا مشی الی الجمعة کتب
 الله تعالی له بكل خطوة عبادة عشرین سنة فاذا صلی الجمعة اجر جعل ما تقی سنة الحدیث
 حکایة کان فی زمن مالک بن دینار اخوان عجمیان عبد احد هما النار ثلثا و سبعین
 سنة و الآخر خسا و ثلاثین سنة ثم قال الاصغر لاکبر یا اخي تعبد النار منذ کنّا و کنا
 فقال فختبرها ان احرقنا شأئنا الناس لم تعبد لها قط و لا تعبد ها الی الموت فاو قتل
 فاما فقال الزم الاصغر لاکبر انت تضع یدک فی النار و لا امرنا ان اضعها فقال بل انت
 تضع یدک تبدا بها فوضع الاصغر یدہ فیها فاحرقت یدہ

یہ شخص کہتا ہوں کہ جب میں نے یہ حال معلوم کر لیا تو دنیا کے تمام کاروبار ترک کر دیے اور دن رات طاعات و
 عبادات میں مصروف رہنے لگا سلطان الاندلس پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؐ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 ایک فرشتہ پیدا کیا جو عرش کے نیچے قائم ہوا اسکے چالیس ہزار سینگ ہیں ایک سے دوسرے سینگ تک
 ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے ہر سینگ پر فرشتوں کی چالیس ہزار صفیں ہیں آفتاب اسکے سامنے چاند اسکے
 نیچے اور تارے اسکے سینہ پر ہیں یہ فرشتہ جمعہ کے دن سجدہ کرتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اُمّی امت محمدیہ
 جو شخص جمعہ ادا کرے اسکے گناہ معاف کر دے اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو تم کو بارہویہ
 جمعہ کی نماز ادا کرینو اے کو بخشد یاد کنو اخبار حضرت ابوبکر صدیقؓ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں
 کہ آپؐ فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اسکے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جب مسجد کی طرف چلتا ہے ہر
 قدم پر پیر کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے پھر جب نماز جمعہ پڑھ لیتا ہے تو دوسو برس کی عبادت کا ثواب
 ملتا ہے (طہ) حکایت مالک بن دینار کے زمانہ میں دو آتش پرست آپس میں بھائی بھائی تھے۔ انکے تہلیل
 اور دوسرے پینیس برس آتش پرستی کی۔ ایک دن چھوٹے بھائی نے بڑے سے کہا کہ میں آگ پہنچے
 پہنچے تین گز گئیں تو اسکا امتحان کریں اگر اور کوئی طرح سے زمین بھی جلا دیا تو اسکی پریشانی چھوڑ دیگے ورنہ
 مرنے دے تمک پہنچا کر گئے چنانچہ دونوں نے آگ جلائی او چھوٹے نے بڑے سے کہا دل تمہارا تھکا نہیں دلتا
 ہر دین ڈالو نہ جواب دیا اول تمہیں آگ چھوٹے نے ابھی پوری طرح جرات نہ ملا تھا کہ آگ نے مجلس دیا

فقال وبعثت ونزع يده وقال لها يا نارا عبدك منذ كن اوكذا فتوذي يا ظالمه فقال
لا خبيرة الا كبرياخي فقال لا اتزك وتزك الا صغري وجاء مع عياله الى بابك
ابن دينار وهو جالس واعطاء قصص عليه القصة وعرض عليه الاسلام وعلى اهل بيته فبكى الناس
كلهم فخرجوا فقال له مالك بن دينار اجلس فينا مع اصحابي اجمع لك من اصحابي شيئا من اموال
الدنيا قال لا اريد ان ابيع الدين بالدينيا ثم انصرف فوجد من خربات البلدة خربة فدخل
فيها مع عياله فبعدها الله تعالى فلما اصبح قالت امرأته اذهب الى السوق واطلب عملا واشتر
طعاما فذهب الى السوق فلم يستاجر احد فقال في نفسه اعمل لله تعالى
فدخل المسجد وصلى الى الليل ثم رجع الى منزله صغري اليد فقالت له امرأته
المرتعيد شيئا قال عملت اليوم لواحد وقال اعطيت اجرتك غدا فباتوا جوعا
فلما اصبح ذهب الى السوق فلم يجد عملا فعلم الله كذا ثم رجع الى منزله صغري
اليد وسالته امرأته فاجاب كما اجاب اولافا فباتوا جوعا فلما اصبح وكان اليوم
يوم الجمعة فلم يجد فيه عملا فذهب الى المسجد فصلة ركعتي الجمعة ورفع يده الى السماء
وقال يا رب جرمه هذا الدين وجرمه هذا اليوم ارض حزن نفقة عيالي عن قلبي اني استجير

اُسنے اپنا ماتھ سمیٹ کر کہا کہ اے آگ! افسوس میں تجھے برسوں سے پوج رہا ہوں اور تو مجھے ایذا
دیتی ہے۔ پھر ٹپکے بھائی سے کہا کہ او اسکی پریش چھڑوین۔ اُسے منظور کیا۔ چھوٹے نے پوچھا کہ
کدوی اور مرغ اہل و عیال مالک بن دینار کے پاس سوقت آیا کہ آپ بیٹھے وعظ کہہ رہے تھے اور اپنا قصہ
بیان کیا۔ مالک نے ان سب کو مسلمان کر دیا۔ لوگ افراد مسرت کے باعث رو پڑے۔ مالک نے کہا کہ میرا
میں اپنے اجا بے تمہارے لئے کچھ ملو چندہ جمع کرادون۔ اُسے جواب دیا میں دنیا کے برے دین نہیں
بیچتا۔ یہ ہر گز چلے یا اور مرغ عیال الحفال ایک ویرانہ میں بیٹھ کر صرف عبادت ہو گیا۔ صبح کو گھر والی نے کہا
کہ یا نارا بھاؤ۔ اور مزدوری کر کے کچھ کھانا خرید لاؤ۔ یہ بازار گیا۔ مگر کین مزدوری نہ لگی۔ اپنے دلمین کہا
کہ اب خدا کے کام میں مشغول ہونا چاہئے چنانچہ ایک مسجد میں جا کر شام تک نماز پڑھتا رہا۔ رات کو خالی
ہات اپنے گھر چلا آیا۔ گھر والی نے کہا کیا تمہیں کچھ بات نہیں لگا۔ اُسے جواب دیا کہ آج جس شخص کا کام کیا
سے اُسے کل مزدوری دینے کو کہا ہے۔ چنانچہ سبک سب بھوکے پڑ رہی۔ یہ صبح کو پھر بازار گیا لیکن کین مزدوری
نہ لگی۔ اور پھر مسجد میں جا کر شام تک نماز پڑھتا رہا اور رات کو پھر خالی ہات گھر گیا۔ گھر والی نے پوچھا
تو پھر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ آج بھی سب قانع سے ہے۔ اگلے روز جمعہ کا دن تھا بازار میں کین
مزدوری نہ ملی۔ اُسے مسجد میں جا کر جمعہ کی نماز پڑھی۔ اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کہ یہ دعا کی کہ اہی
اِس دین اور اِس دن کی برکت سے اہل و عیال کے نفقہ کا غم میرے دلے دفع کر دی مجھے اُسے شرم آئی

من عیالی و اخاف علیہم ان یرجعوا الی دین اخی الا بر تغلبہ المجرع علیہم فلما دخل وقت الظهر جاء شخص علی باب تلك الحربة وقرع الباب فخرجت امرأته فاذا هو شاب حسن الوجه بیده طبق من ذهب مغطی بمندیل فقال لها خذی هذا وقلی لزوجك هذا اجره علمك الله تعالى فی یوم الجمعة فان العمل القلیل فی هذا الیوم کثیر عند الله اجرا فاخذت الطبق فكشفت عطاءه فاذا فیہ الف دینار فاخذت دینارا واحدا وذهبت الی الصراف فوزنه الصراف فزاد وزنه علی ذهب الدینارین فنظر الصراف الی نقشه فعلم انه لیس من دنانیر الدینار فقال لها من این وجدت هذا فقضت علیه القصة فقال لها عرفی علی الاسلام فعرضته علیه فاسلم فدفع الیها الفان ذهب الدینار فلما صلی الشاب الجمعة جاء الی منزله صفرا لید فوضع فی مندیله شیئا من التراب وقال فی نفسه لو سالتی امرأتی فقالت ما فعلت اقول فعلت بالذقیق فلما دخل الی بیتہ وجد فیہ ریح الطعما فوضع المندیل عند الباب لئلا تشمہ ثم سألها عما رای فی البیت فقضت علیه القصة فصبحت تعاشک الملاءم عن عند الله تعالی قالت امرأته ما جئت به فی المندیل فقال لا تسألی ففتحت المندیل فاذا التراب صار قیقا باذنه تعالی فحرقه صلوة الجمعة فصبأ للشاب تعالی هذا حکایت مختصر من حدیث الاربعین

اور اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ میرے بڑے بھائی کے دین لپیٹ رجوع نہ کر جائیں۔ ظہر کے وقت اس ویانہ کے دروازہ پر ایک شخص نے گنڈی کھٹکھٹائی۔ گھر والی نکلی۔ دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان رومال سے ڈھکا ہوا سونے کا ایک طبق ہاتھ میں لئے ہوئے ہے۔ اور یہ کہبتا کہ اسے اپنے خادم کو کچا کر دینا اور یہ کہنا کہ یہ اس کام کی مزدوری ہے جو تجھے اللہ کے لئے جمعہ کے دن کیا ہے۔ کیونکہ آج کے دن حضور سے کام کی مزدوری بہت زیادہ ملا کرتی ہے۔ عورت نے طبق کھو کر دیکھا تو ہزار دینار بچے یہ بچاری ایک دینار لیکر صراف کے پاس گئی۔ صراف نے تو کراہتا تو نیوی دیناروں سے دو چہد تھا اور اسکا سکہ بھی نیوی سکوت۔ نئی طرح کا تھا۔ صراف نے کہا کہ تمکو یہ کہاں سے ہاتھ لگا ہے۔ عورت نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ صراف بولا کہ مجھے مسلمان کرو۔ چنانچہ عورت نے کلمہ شہادت پڑھا دیا۔ صراف نے ہزار دینار اس کے حوالے کئے وہ شخص جمعہ کی نماز پڑھ کر جبکہ خالی ہاتھ اپنے گھر کی طرف چلے لگا تو رومال میں تھوڑی سی مٹی باندھ لی۔ اور دل میں یہ کہا کہ اگر گھر والی نے کچھ انگا تو کہہ دوں گا آٹا یا مہون۔ لیکن جب گھر پہنچا تو کھانے کی خوشبو پا کر رومال چو کھٹ کے پاس رکھ دیا تاکہ گھر والی کو معلوم نہ ہو۔ اور اس سے اس غیبی سامان کی بابت سوال کیا۔ عورت نے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ یہ شخص سجدہ شکر سجایا۔ عورت نے کہا کہ تم رومال میں کیا لائے ہو جواب دیا کچھ نیچو عورت نے رومال کھو کر دیکھا تو مٹی کی جگہ آٹا موجود تھا (یہ نماز جمعہ کی برکت تھی کہ اس شخص نے دوبارہ سجدہ شکر ادا کیا۔) یہ حکایت صریحاً اربعین سے مختصر طور پر نقل کی گئی ہے

روى ان موسى عليه السلام ذهب الى جبل بيت المقدس فرأى قوما يعبدون الله تعالى
بالحمد والسبح فسالهم فقالوا نحن من امتك نعبد الله تعالى هنا منذ سبعين سنة بالحمد
والسبح لباسنا لباس الصبر وطعامنا نبات الارض وشرابنا ماء المطر ففرح موسى عليه السلام
بن ذلك فادعى الله تعالى اليه يا موسى لامة هجر صلى الله عليه وسلم يوم فيه دكعتان خير من هذا
كله فقال يا رب اى يوم هو قال يوم الجمعة فتمنى موسى عليه السلام ذلك اليوم فقال الله تعالى
يا موسى يوم السبت لك ويوم الاحد لعيسى والاثنتين للخليل ابراهيم والثلاثاء للذكرى يا ولا لى
لعيسى والخميس لادم والجمعة لمحمد ولا مته فتعجب موسى عليه السلام من فضل هذه الامة
زريرة عن النبي عليه السلام انه قال اتانى جبرائيل عليه السلام وفي كفنه مائة بيضاء وقال
هذه يوم الجمعة يعرضها عليك ربك لتكون لك عيداً ولا منك بعدك وفى وسط المرأة نقطة
فقلت ما هذه النقطة قال هى ساعة من اربع وعشرين ساعة فمن دعا الله تعالى فى تلك الساعة
استجاب الله دعاءه وهو سيد الايام (زريرة الواعظين) روى عن النبي عليه السلام انه قال
اذا كان يوم الجمعة يبعث الله تعالى الملائكة على وجه الارض وفى ايديهم اقلام من ذهب
وقر اطيس من فضة يقفون على ابواب المساجد ويكتبون اسم من دخل المسجد

روایت ہے موسیٰ علیہ السلام جب کوہ بیت المقدس کی طرف گئے تو عابدوں کی ایک جماعت دیکھی جو ہاتھ دھری
کوشش سے عبادت الہی میں مصروف تھی۔ احوال دریافت کیا۔ انہوں نے کہا ہم آپ کی امت میں ہیں اور
شریروں سے عبادت کر رہے ہیں۔ صبر ہمارا لباس۔ گھاس جاری خوراک اور آپ باران جاریا پانی ہے۔
حضرت موسیٰ بہت خوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ امت محمدیہ کیلئے ایک خاص مقام
کیا گیا ہے۔ ایمین دو رکعتیں پڑھ لینی اس شریروں کی عبادت کے افضل ہیں۔ حضرت موسیٰ نے کہا الہی کو سنا
دن ہی ارشاد ہوا جمعہ کا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس دن کے لئے کی تازہ کوئی حکم ہوا کہ ہفتہ تہا کے لئے ہے۔
اتوار حضرت عیسیٰ کیلئے۔ پیر حضرت ابراہیم کیلئے۔ منگل حضرت زکریا کیلئے۔ بدھ حضرت یحییٰ کیلئے جمعرات اور
کیلئے جمعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت کیلئے۔ حضرت موسیٰ کو اس امت کی فضیلت
تجیب ہوا ذبح پینچبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جبریل ایک چمکتا ہوا آئینہ لیکر میرے پاس آئے اور یہ کہا
کہ یہ جمعہ کا دن ہے اللہ تعالیٰ اس کی فضیلت آپ کو عطا کر گیا تاکہ آپ کے لئے اور آپ کی امت کے واسطے عید ہو جائے۔ اس
آئینہ میں ایک نقشہ موجود تھا۔ جسے اسکا سبب پوچھا فرمایا یہ چوبیس ساعتوں میں کی ایک ساعت ہے۔ اس ساعت
کی دعا اللہ تعالیٰ ضرور قبول کر لیتا ہے اور اس دن کا نام سید الايام ہے (زريرة الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہے کہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ بہت سے فرشتے نکھرو گئے زمین پر بیٹھتا ہے ان کے ہاتھ میں چاندنی کاغذ اور سونے کے
قلم ہوتے ہیں یہ فرشتے جسے جو کچھ دروازوں پر کھڑے ہو کر آئے اور نماز پڑھنے والوں کے نام لکھتے جاتے ہیں۔

وَصَلَّى الْجُمُعَةَ فَكَانَ اقْرَبُ عَوَامِنَ الصَّلَاةِ يَرْجِعُونَ إِلَى السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ يَا رَبَّنَا اكْتَنِبْنَا اسْمِنَا مِنْ دُخْلِ الْمَسْجِدِ وَصَلَّى الْجُمُعَةَ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى يَا مَلَكُتِي وَعِزِّي وَجَلَالِي إِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَمَا عَلَيْكُمْ شَيْءٌ مِنْ ذُنُوبِهِمْ دُرُوقُ الْجُلُوسِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ رَاحَ إِلَى الْجُمُعَةِ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَانَ أَقْرَبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ أَقْرَبَ بِقَرَّةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ أَقْرَبَ كَيْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ أَهْلًا دُجَاةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ أَهْلًا غِيْفٍ فَإِذَا خَرَجَ الْأَمَامُ إِلَى الْمَنْدُطِ طُوبِ الصَّحُفُ وَرَفَعَتْ أَرْقَاؤُهُمْ وَاجْتَمَعَتِ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ الْمَنْدُوبِ يَسْتَمِعُونَ الْخُطْبَةَ فَمَنْ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ فَكَانَ مَا جَاءَ لِحَقِّ الصَّلَاةِ وَيُقَالُ إِنَّ النَّاسَ يَكُونُونَ فِي قُرْبِهِمْ عِنْدَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى قَدَرِ بَكُورِهِمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلِذَا أُقْبِلَ أَوَّلُ بَدْعَةٍ أَحْدَثَتْ فِي الْإِسْلَامِ تَرَانِ الْبُكُورِ إِلَى الْجُمُعَةِ وَلِذَا جَاءَ فِي الْاِثْنَانِ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَدُونَ الْعَبْدَ إِذَا تَأَخَّرَ عَنْ وَقْتِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَا آخِرُهُ فَقُلْ فَاغْنِهِ وَإِنْ كَانَ مَرَضًا فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ شَغْلًا فَمُغِّرْهُ لِعِبَادَتِكَ وَإِنْ كَانَ طَوَّافًا فَلِمْ قَلْبُهُ إِلَى طَاعَتِكَ وَكَانَتْ الطَّرِيقُ فِي الْقَرْنِ الْأَوَّلِ بَعْدَ الْغُرِّ مَمْلُوءَةً مِنَ النَّاسِ يَمِشُّونَ بِالسَّجِّ وَيَزِدُّ حُمُومَ فِيهَا إِلَى الْجَامِعِ كَالْيَوْمِ الْعِيدِ حَتَّى انْقِطَعَ ذَلِكَ

پھر جب لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے ہیں تو فرشتے آسمان کی طرف چلے جاتے ہیں اور یہ عرض کرتے ہیں اے نبی مجھے مسجد میں داخل ہونے اور تمام نماز پڑھنے والوں کے نام لکھ لئے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فرشتو! مجھے اپنے عزت و جلال کی تمہیں اُن سب کو بخش دیا۔ اب اُنکے ذمہ کوئی گناہ نہیں رہا درووق الجلاس) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص پہلی ساعت میں نماز جمعہ کیلئے جاتا ہے اُسے اونٹ کی قربانی کا اور جو دوسری ساعت میں جاتا ہے اُسے گائے کی قربانی کا۔ اور جو تیسری ساعت میں جاتا ہے اُسے دُبے کی قربانی کا ثواب ملتا ہے اور جو چوتھی ساعت میں جاتا ہے اُسے مرغ خیرات کرنیکا اور جو پانچویں ساعت میں جاتا ہے اُسے اُٹھ اصدقہ کرنے کا اجر دیا جاتا ہے پھر جب امام خطبہ کے لئے منبر کی طرف آتا ہے تو صحیفہ لیٹ دیتے جاتے اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں اور فرشتے منبر کے قریب اگر خطبہ سنتے ہیں اب جو شخص اس کے بعد آتا ہے وہ گویا صرف نماز کیلئے آتا ہے بعض علما کا قول ہے کہ لوگ جمعہ کی نماز کو حقیقتاً سویرے جائینگے۔ علی حسب مراتب اُس بقدر اُن کو دیر لگے گی کہ وقت قرب حاصل ہوگا۔ اسلئے کہا گیا ہے کہ پہلی بعثت اسلام میں یہ ٹھکی کہ لوگوں نے جمعہ کیلئے سویرے جانا چھوڑ دیا۔ حارث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص جمعہ کا وقت اُلتا ہے تو فرشتے اُسے دُھوٹا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں اے الہی اگر فقر و فاقہ ہے اُسے روک دیا ہے تو اُسے غنی کرنے اور اگر بیمار ہے تو شفا دے اور اگر وہ کسی کام میں رُکا ہوا ہے تو اُسے اپنی عبادت کیلئے فارغ کراوے اگر وہ ولعب میں مشغول ہے تو اُسے دُکھو اپنی عبادت کی طرف مائل کر۔ قرن اول میں یہ حال تھا کہ فجر کے بعد جمعہ کی نماز میں جا بیٹھا تو سب تمام رستے بھر رہتے تھے اور لوگ روز عید کی طرح چراغ جلا جلا کر جامع مسجد کی طرف جایا کرتے تھے۔ اس کے بعد یہ طریقہ منور

الشمس

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة

يا ايها الذين امنوا اتقوا انفسكم (بتركوا) اوصى وفعل الطاعات (واهلككم) بالنقص والتأديب قرئ اهلوكم عطف على واوقوا فيكون انفسكم انفس القبيلين على تغلب المخاطبين تاروا وقوها الناس والجحار نار انتقد بهما انتقاد غيرهابا لخطب عليهما ملازمة تلي امرها وهو الزبانية (غلاظ شداد) غلاظ الاقوال شداد الافعال او غلاظ الخلق اقوياء على الافعال الشديدة لا يعصون الله ما امرهم فيما مضى (ويفعلون ما يؤمرون) فيما يستقبلون لا يستغروا عن قبول الاوامر والازامها ويؤدون ما يؤمرون به (رقاضى) بيضاوى زبدية الواعظين (رقا) عن النبي عليه السلام انه قال ليردن على حوضي يوم القيمة اقوام ما عرفهم الا بكثرة صلاتهم (رشفاء) شريف (وفي الخبر) ان العبد اذا بكى من خشية الله حتى خرج من عينيه دموع خلق الله من تلك الدموع شجرة يقال لها شجرة السعادة فاذا هبت عليها ريح الخوف والحزن خرج منها صق يقول واصبه فغيروا الله ذلك النداء الى رسوله عليه السلام في قبره فيبكي لامته فيخلق الله من دموع عينيه شجرة يقال لها شجرة الشفاعة فاذا هبت عليها ريح النبوة والرسالة يخرج منها صوت يقول وامتاه فغيروا الله ذلك الصق على السموات

تحریم

بسم الله الرحمن الرحيم

سورة

يا ايها الذين امنوا اتقوا انفسكم واهلككم ان الله سلطون ترك معاصي او فعل طاعات كى باعث ايتى جاتكوا اور نصيحت وتاويك سبب اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ بعض قراءۃ میں اھل فکرم یا ہی اس صوت میں ضمیر قوا پر عطف اور انھیں سے دونو قبیلوں کی جانیں مراد ہیں اور مخاطبین کی تخصیص اعتبار تقابلی سے اس آگ کا آئندہ من آدمی اور پھر بہن جسطح دنیوی آگ کا آئندہ بہن نکرا لیں وغیرہ ہیں اس کے واروہ معنی زبانیہ ایسے فرشتے ہیں جو سخت گوار سخت فعل میں یا بد خلق اور سخت افعال بحالائے پر قادر ہیں انہوں نے زیادہ ماضی میں احکام الہی کی نافرمانی نہیں کی اور آئندہ جو حکم ملیگا اسے کر گزریں گے یا یہ معنی ہیں کہ وہ قبول حکم اور اس کے امتثال سے جہل نہیں چراتے اور جو حکم ملتا ہی اسے پورے طور پر بحال لاتے ہیں زبدۃ الواعظین پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی پرستے لوگ حوض کوثر پر مجھے لیں گے میں انکو صرف کثرت درود کے باعث پہچانوں گا (شفاء) حدیث میں ہی جب خوف الہی کے باعث کسی شخص کی آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک درخت پیدا کرتا ہی جسکا نام شجرہ سعادت ہی پھر اس پر خوف و حزن کی ہوا چلتی ہی تو یہ آواز پیدا ہوتی ہے والحمد لله یہ خدا حضور کے روضہ مبارک تک پہنچتی ہے اپنی اپنی امت کے لئے روئے میں ان آنسوؤں سے اللہ تعالیٰ ایک اور درخت پیدا کرتا ہی جسکا نام شجرہ شفاعت ہی اس پر جب نبوت درست کی ہو چھنی ہے تو یہ آواز آتی ہے وامتاء اللہ تعالیٰ اس آواز کو آسمانوں تک پہنچا دیتا ہے

فسمیع الملائکۃ فیسجدون لله ویسجدون ویقولون ما أمروا به فیسجدوا
 بکاء هم وتضرعون ویقول یا ملائکتی ما یمیکم فیکولون ربنا انت تعلم ربکا ثنا وتضرعنا لرحمة
 رحمتک فیکول الله تعالی ما لک فی الشہد والی قد غفرت لمن بکی من خشیتی من امۃ محمد
 (حیۃ القلوب) قیل المراد من الناس هم الکفار والحجۃ البجالی الذین لا یقبلون النصیحة
 والحجۃ جمع الحجۃ علی غیر القیاس والقیاس فیہ الامجاد کما وہ شیا جمع شجر (تفسیر النسفی)
 وقیل المراد من الحجۃ ھے الاصنام الی عبد وھا من الشجر الحجۃ کقولہ تعالی انکم
 وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لہا واردون وانما جعل التعذیب
 بہا لیتحقق عند اهل الاصنام انہا الیست بلہ ثقۃ للعبادۃ ولیس واذلتہا وصہانتہا
 بعد اعتقادہم عزہا وعظمتہا وادخال الاصنام فیہا لا لتعذیبہا بل لتعذیب الکفار بہا
 وما بہ العذاب لا یكون لہ العذاب کما قال الله تعالی ریوم یحیی علیہا فی نارہم فیکف
 بہا جبارہم الیۃ ادخلت الاموال فی جہنم لیعذب بہا مانع الزکوۃ والعذاب
 لاهل المال لا للمال من (تفسیر النسفی) حکى ان ذکر یا علیہ السلام کان اذا جلس
 للخطبة یلتفت یمینا وشمالا فاذا المرید ابنہ یحیی علیہ السلام ذکر آیات العذاب
 ملائکہ یہ آواز شکر سمعہ کرتے روتے اور نہایت تضرع سے یہ کہتے ہیں کہ و امۃ محمد اے اللہ تعالی انکے
 گریہ و زاری کو سنکر ارشاد فرما تاہی۔ اے فرشتو یہ کیوں روتے ہو۔ جواب دیتے ہیں الی تو توب جانتا ہے
 کہ ہمارا یہ رونا امت محمدیہ کے لئے ہی حکم ہوتا ہے۔ تم گواہ رہو کہ امت محمدیہ میں سے جو شخص میرے خوف
 سے روینگا۔ میں اُسکے گناہ معاف کر دوں گا۔ (حیۃ القلوب) بعض کا قول ہی آیت مذکورہ میں آدمیوں سے
 کنار اور پھرون سے وہ جہاں مراد ہیں جو نصیحت نہیں سنئے۔ حجاہ خلاف قیاس حجر کی جمع ہے قیاسا
 حجار ہونی چاہئے چنانچہ شجر اور شجار (تفسیر نسفی) بعض علماء کہتے ہیں پھرون سے بت مراد ہیں جنکی پوجا
 ہوتی تھی خواہ پھرنے کے ہوں یا لکڑی وغیرہ کے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ تم اور خدا کے سوا تمہارے معبود
 جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم اُس میں داخل ہوئیو اے ہو۔ تو کو اسلئے دوخ میں ڈالا جائیگا کہ پوجنے والوں کو معلوم
 ہو جائے کہ بت عبادت کے قابل نہ تھے یا اسلئے کہ وہ جن بتوں کی عزت وعظمت کرتے تھے اپنی آنکھوں سے
 اُنکی ذلت دیکھ لیں۔ اس سے بتوں کو نہیں بلکہ کافر کو عذاب دینا مقصود ہی۔ کیونکہ جس شے سے عذاب
 دیا جاتا ہی وہ معصوب نہیں ہوا کرتی۔ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ اُس دن سوئے چاندی کو تپا کر زکوۃ نہ دینے والوں کی
 پیشانیوں پر داغ لگائے جائینگے مال کو جہنم میں ڈالنے سے مال کی نہیں بلکہ مال والوں کی تعزیب مقصود
 ہے (تفسیر نسفی) حکایت ذکر یا علیہ السلام وعظ فرماتے وقت دہنے بائیں دیکھ کر آیت عذاب کا بیان
 کیا کرتے تھے۔ اگر اوہر اوہر حضرت یحیی علیہ السلام نظر آئے تو عذاب کا ذکر کر دیا۔

وإذا طأه لم يرد ذكر شيئا من آيات العذاب شفقة لانه لعدم فهم اسماء النار
فخلص يوما للعظة فنظر القوم ولم يرا به كثرة الناس وكان يحيى قد لعن راسه صدره
في وسط الناس فدكر زكريا عليه السلام آيات النار وهو يبكي فقال حدثني جبرائيل عليه
السلام ان في جحيم جبال يقال له سكران وفي اصله واد يقال له غضبان خلق من غضب
الرحمن وفي ذلك الوادي جباب من النار عمق كل جب مسيرة مائتي عام وفي تلك
الجباب توابيت من النار وفي تلك التوابيت سلاسل واغلال فلما سمع يحيى عليه السلام
قام مسرعا وخبر وهو نادى اء من السكران اء من الغضبان فوثب زكريا عليه السلام
والمرأة وخرجا في اثره فلو بعداه خرا ياراعيا فقالا هل رايت شائبا كذا وكذا فقال لعنكما تظلبان ^{فقال}
فهم قال تركت في حقبة وهو يقول لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتى اعلم منزلتي في الجنة ام في النار
فراياه وهو يتأد فقال له يا ابنمجن مجنتك في بطنك كذا واضعتك من شدي كذا اقبل علينا كذا معنا
الى المنزل فاقبل وانطلق الى المنزل وقال له ابوء ان الى اليك حاجة تنزع هذه الملعنة وتلبس هذه الجبة
ذلك فطغيت له امرقة من عدر فاكل فخذ الزوم فنام فتوكل في نومه يا يحيى جد دار اخيرا من دارى جارا

اور اگر ان کو دیکھ لیا تو ذکر عذاب ترک فرما دیا۔ اسکا باعث یہ تھا کہ حضرت یحییٰ کے ذکر عذاب نار سننے
کی برواقت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن آپ نے اثنائے وعظ لیکن چاروں طرف دیکھا۔ جمع کثیر میں حضرت
سبحا نظر کرتے۔ حالانکہ یحییٰ چاروں طرف منہ ہات پیٹے بیٹھے تھے۔ حضرت زکریا نے دونوں کا ذکر شروع کیا۔
اور روتے لگے فرمایا۔ جبرائیل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ جہنم میں ایک پہاڑ ہے جسکا نام سکران ہے۔ اس کے
بچہ میں غضبان نام ایک جنگل ہے جو خدا کے غضب پیدا ہوا ہے۔ اس جنگل میں آگ کے کنوئیں ہیں۔
ہر کنوئیں کی گہرائی دو سو برس کی راہ ہے۔ ان کنوئوں میں آگ کے صندوق ہیں۔ ان صندوق میں
نخیر ہیں اور طوق ہیں۔ یحییٰ علیہ السلام اتنا تنگ جلدی سے کھڑے ہو گئے اور ہائے سکران ہائے غضبان
کہتے ہوئے بھاگے۔ حضرت زکریا اور انکی بیوی دونوں بیٹھے کے پیچھے دوڑے کہیں پتہ نہ لگا۔ ایک چرواہا
سے پوچھا کہ تو نے ایسی شکل صورت کا کوئی نوجوان آدمی دیکھا ہے۔ اس نے کہا شاید تم مجھے گویا چھتے ہو کہ
مان۔ چرواہا بولا۔ وہ فلاں گھاٹی میں پڑے یہ کہہ رہے ہیں کہ بیک جنت یا دوزخ میں اپنا ٹھکانا معلوم
مکملوں گا دانیہ پانی کچھ نہ کھاؤنگا۔ چنانچہ مان باپ دونوں گئے اور کچھ کو اسی گھاٹی میں پایا۔ مان نے کہا
میں تمکو اپنے پیٹ میں رکھنے اور دو وہ پاسے کا حق یاد دلا کر کہی ہوں کہ ادھر آؤ اور ہمارے ساتھ گھر
چلو۔ آپ اُنکے ساتھ ہوئے۔ باپ نے کہا میں تم سے ایک کام ہے یہ کہ چاروں طرف لو اور یہ جیہ ہیں لو۔
بیٹھے نہیں دیا۔ مان نے مسور کی وال کا شور بہ پکایا۔ حضرت یحییٰ کھاکا پیکر مسور ہے۔ خواب میں ندا ہوئی کہ
اسے مجھے۔ تمکو ہمارے گھر سے بہتر گھر اور ہمارے سایہ سے بہتر سایہ لگایا۔ آپ گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے

تعالیٰ ہوا علیٰ من دعیٰ وحق وحق وحبکم علیٰ من انکم تریدون ہلاکی فقال ذکر یا علیہ السلام
 وحقا یقول لنفسہ لعلہ یخبر من النار قلہ اقتصدت عبادتہ اوصی اللہ تعالیٰ الی ذکر یا
 علیہ السلام ان قد حرمت علیکم النار فاطمان قلوبہم وازدادوا فی عبادۃ اللہ كما قال اللہ
 تعالیٰ حقہم راہم کا وایسا دعویٰ فی الخیرات ویدعو ثنائہا وعبادہا وکانوا الناجحین
 رزقہ العابدین ورمی فی الخیر ان اللہ تعالیٰ ارسل جبرائیل علیہ السلام الی مالک خازن جہنم
 بان یاخذ من النار فیاتی بها الی آدم علیہ السلام حتی یطبخہا طعامہ فقال مالک یا جبرائیل
 کیرتید من النار قال جبرائیل علیہ السلام قد رزقہ فقال مالک لواء عطیتک ما ترید لذائب
 سم السموت وسم الارضین من حرہا فقال جبرائیل علیہ السلام نصفہا فقال مالک لواء عطیتک
 ما یزید من السواء قطرة ولیہم من الارض نبات فترنادی جبرائیل علیہ السلام
 الخیر اخذ من النار قال اللہ تعالیٰ خذ مقدار ذرۃ منها فاخذ مقدار ذرۃ وغسلہا
 فی سبعین نهر من انہار الجنة سبعین مرۃ فترجاءہا الی آدم علیہ السلام فوضعہا
 فی سبعمین نهر من الجبال فذاب ذلک المہل ورجعت النار الی مکانہا وبقی دخانہا فی
 النار الی یومنا ہذا ہذہ النار من دخان ثلاث الذرۃ فاعتبروا یا ایہا الاخوان (دقائق الاحیاء)

اور یہ کہا کہ میری چادر دیدو اور اپنا تجتبیٰ لو۔۔۔ معلوم ہوا کہ تم میری ہلاکت چاہتے ہو۔ ذکر یا
 علیہ السلام بولے کہ میرے بیٹے کو چھوڑ دو اور اسے اپنے لئے نیک عمل کرنے دو۔ امید ہے کہ یہ فرخ سے
 نجات حاصل کریگا۔ پھر جب اپنے بہت سخت عبادت کی اہد تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ پر وحی بھیجی کہ تم نے تم
 سب پر آگ کو حرام کر دیا ہے۔ اسوقت سب کو ولی الطینان حاصل ہو گیا۔ اور تمام خاندان پہلے سے زیادہ عبادت
 کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ انکی بات ارشاد فرماتا ہے کہ یہ لوگ نیکوئی کی طرف دوڑتے اور رغبت و خوف کے باعث میں
 پکارا کرتے۔ اور ہمارے سامنے جھکے رہتے تھے (ذخیرۃ العابدین) حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو
 دو رخ کے وارو غہ مالک کے پاس اسلئے بھیجا کہ آدمؑ کے لئے کھانا پکانے کے واسطے آگ لے آئیں مالا کے
 کہا۔ کس قدر آگ چاہیے۔ جبریلؑ نے فرمایا ایک کھجور کے موزن۔ مالک نے کہا اگر اسقدر دیدو تو مارے
 گرمی کے ساتوں آسمان اور زمینیں بھل کر رہ جائیں۔ حضرت جبریلؑ بولے اچھا اس سے آدھی مالک نے
 جواب دیا۔ آدھی دیدو تو نہ آسمان سے کبھی روندہ نہ اور نہ زمین سے کسی قسم کی رویدگی پیدا ہو۔ جبریلؑ نے
 مذاکی کہ اتنی کتنی آگ لے لوں۔ حکم ہوا ایک ذرہ کی برابر چنانچہ جبریلؑ نے ذرہ بھر آگ لیکر بہشت کی
 ستر نہروں میں اتے ستر مرتبہ دھوا۔ پھر آدمؑ کے پاس لائے اور ایک اونچے پہاڑ پر رکھ دیا۔ پہاڑ فوراً
 بھل گیا۔ اور آگ اپنی جگہ چلی گئی۔ مگر اس کا دھواں پتھروں میں آجنگ موجود ہے۔ اور یہ آگ اس
 ذرہ کے دھوین سے پیدا ہوئی ہے۔ بھائیو عبرت کا مقام سے (دقائق الاخبار)

قال النبی علیہ السلام ان اهل النار عدل بان یضرب الرجل ذل فعلان من النار یخلى
منها ما دماغه کانه رجل علی حجر یشتعل منه طب النار ویخرج حشاء بطنه من قد میده انه لیس
من اشد اهل النار عدل با و هو من اهل النار (دقائق الاخبار) حکى عن منصور بن عمار
انه قال کنت اطوف فی سکتہ من سکن الکوفة فی لیلة مظلمة فسمعت صوتا فی منزل من
منازلها یقول اھى بعزتک وجلالتک لا تنظر الی مصیق و اعقر ذنبی و اقبل عذری فان لم تقبل
عذری فکیف یكون حالى فلما سمعت هذا قرأت هذه الایة یا ایھا الذین امنوا اتقوا انفسکم
الایة فسمعت صوتا وحركة شديدة ثم سکنت الحركة فلم اسمع بعدها اثار الحیاة ففصیت
فلما اصبغت رجعت من الطريق الذی جئت منه فرأیت القوم فی ذلک المكان یبکون
وعجوز تبکی وھى امر المیت تقول لا یجأزى الله قاتل ابنی خیرا وھو من تلامیذ العذاب
وھو قاضی یصلی فی الجراب فلما سمعها لم یقبل قلبه حق صلاح و خرمیتا فلما
سمعت هذا و کنت مغتارایتہ تلك اللیلة فی المقامر العالی فقلت لہ
ما فعل الله بک قال فعل بی ما فعل بشهداء احد و بد رقلت فکیف هذا قال
لانهم قتلوا بسیف الکفار و انا قتلت بسیف الملک الغفار (مشکوۃ الانوار)

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دوزخ میں سے ہلکا عذاب یہ ہے کہ آدمی کے پانوں میں آگ کی جوتیاں بیٹادی
جائیں گی۔ لیکن اس سے بھیجا کھد کھد کپنے لگیگا۔ گویا دہکتے انگارے پر بیٹھیا رکھی ہو اور اس شخص کی اسٹرٹان وغیرہ
قدروں کے رستے نکل پڑیں گی۔ پورہ اس ہلکے عذاب کو اپنے لئے نہایت سخت خیال کریگا (دقائق الاخبار)
حکایت منسوبہ بن عمار کہتے ہیں کہ میں اندھیری رات میں کوٹھنی ایک گلی کا چکر گار رہا تھا ناگاہ ایک
سے یہ آواز آئی کہ اہی تجھے اپنی غوت و جلال کی قسم میرے گنا ہو کو نہ دیکھ اور خطاؤ کو معاف کر دے میری
توبہ قبول کر۔ اگر قبول کریگا تو میرا کیا حال ہوگا میں نے یہ سنکر مذکورہ بالا آیت یا ایھا الذین امنوا اتقوا انفسکم
اور پڑھ دی۔ اس کے بعد میں نے ایک آواز اور سخت حرکت محسوس کی۔ یہ حرکت ٹھوڑی دیر میں جاتی رہی مجھے
خیال ہوا کہ شاید گھروالا مر گیا۔ چونکہ رات کا وقت تھا میں اپنے گھر کی طرف چل دیا علی الصبح اسی گلی میں آکر
کیا دیکھتا ہوں کہ اس مکان میں بہت لوگ بیٹھے رو رہے ہیں اور ایک بڑھیا دم بڑھالے کی ماں اور وکرہ
بہتی جاتی ہے کھڑا ہکا بڑا کہ جسے آیت عذاب سنا کر میرے بیٹے کو مار ڈالا۔ وہ تو محبوب میں کھڑا ناظر پڑھ رہا
تھا۔ اس آیت کو سنکر نکل کر چلے گا چچ گر گر پڑا۔ اور گرتے ہی جان دیدی مجھے یہ سنکر نہایت غم ہوا۔ رات کو
خواب میں دیکھتا ہوں کہ وہ شخص ایک بلند مقام میں بیٹھنے پوچھا کہو اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا
وہ معاملہ کیا جو شہدائے اقصاء و بکر کے ساتھ کیا تھا۔ میں نے پوچھا اس کا کیا سبب۔ کہا وہ کفار کی
تلوار سے قتل ہوئے تھے میں غمناکی تلوار سے مارا گیا ہوں۔ (مشکوۃ الانوار)

وروی عن عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انه قال ان فی النار حمارا
وعقارب مثل اعناق الابل فتلسم احدکم لسعة یجد حرارتھا اربعین خریفاً رقائق
الاجساد حکى ان شیئاً کان یمشی علی شط نهر فرأى صبیاً یتوضأ وهو یبکی فقال الشیخ
یا صبی ما یبکیک فقال الصبی قرأت القرآن حتی جاءت هذه الایة یا ایھا الذین امنوا فوا انفسکم
الایة فحفت ان یلقینى الله فی النار قال الشیخ یا صبی انت معصوم فلا تخف امناک
لا تستحق النار فقال الصبی یا شیخ انت عاقل اترى ان الناس اذا اوقدوا نارا لم یاجتهدوا
وضعی اولا صغارا لخطب ثم وضعوها الکبیر فیکى الشیخ بکاء شدیداً وقال ان الصبی اخف
منا من النار فکیف یكون حالنا فاعتبروا یا اولی الالباب لعلکم لا تبکی علی نفسکم المرهونة
بالتار والموت راکب علی عنقک والقدیر منزلک والقیمۃ موقوفک والخصماء اقویاء
والقاضی الجبار والمنادی جبرائیل والسبع جہنم والسبعان الزبانیۃ وانت لا تقصر
علی حر الشمس فکیف تصبر علی حر النار ولا تصبر علی لدغ الدرع فکیف تصبر علی
لسم الحیات والعقارب رجاء الجوامع روى انه علیہ السلام قال سمعت لیلة المعراج دویاً
فقلت لجبرائیل یا جبرائیل ما هذا الدوی قال هو القی فی السعیر من سبعین خریفاً والآن تنشق الحرقم
عبد اللہ بن جابر بن نعیم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: آپؐ فرمایا دوزخ میں اوست کی گردن
برابر سانپ بچھو موجود ہیں ان کے صرف ایک پاؤں کی جلن چالیس برس تک پہنچی رقائق لہنے
حکایت ایک شیخ نہر کے کنارے چلے جا رہے تھے کسی لڑکے کو دیکھا کہ وضو کرتے ہیں وٹا جاتا
اس کا سبب پوچھا لڑکے نے کہا کہ قرآن پڑھتے وقت جب یہ آیت آتی یا ایھا الذین امنوا فوا انفسکم
تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے دوزخ میں نہ ڈال دے شیخ بولے کہ صاحبزادے تو ابھی صائم
اس کا خوف نہ کر تجھے دوزخ سے کیا سروکار لڑکے نے جواب دیا کہ اسے شیخ تم تو بڑے عقلمند ہو کیا
یہ نہیں جانتے کہ آگ سلگاتے وقت پہلے چھوٹی چھوٹی چھٹی پٹیاں ڈال کر تھیں شیخ یہ سنکر بہت رو
اور یہ کہ لڑکا جسے زیادہ دوزخ کا خوف رکھتا ہی۔ اب یہ کہنے کہ ہمارا کیا حال ہو گا عقلمند و سخت
عجرت کا مقام ہے۔ اس شخص تو اپنی حالت پر کیوں نہیں روتا حالانکہ تیرا نفس دوزخ کا اسیر موت
تیری گردن پر سوار۔ قبر تیرا گھر قیامت تیرا موقف۔ دمی زبردست۔ قاضی خدائے جبار۔ سادی حیران
قیمہ خانہ دوزخ۔ داروغہ زبانیہ۔ تجھے سوچ کی ذرا سی گرمی نہیں جھیلی جاتی دوزخ کی آگ کیونکہ تیرا جسم
جائے گی۔ تو سوچو کھٹل کاٹنے کی برداشت نہیں کر سکتا۔ سانپ بچھوؤں کے ڈسنے کو کیونکر سہا سہا
رجاء الجوامع، پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں میں نے معراج کی رات ایک آواز سنی اور جبریلؑ سے
اسکی بابت سوال کیا۔ فرمایا تشریں ہوئے جہنم میں ایک پتھر ڈال گیا تھا آج تو میں بھیجا ہے

وحرف البسطة تسعة عشر وعد الزبانية كذلك سواين لا تلامهم بصلوات بارئهم
 فياخذ الواحد منهم عشرة آلاف من الكفار سيد واحد وعشرة آلاف باعتر بصلية عشرة آلاف بين الاخرى
 وياخذ بالرجل الاخرى كذلك فيعذب اربعين الف كافر مرة واحدة بما فيه من قوة وشدة احد هم
 مالك خازن النار وقبانية عشر مثلهم رؤساء الملائكة تحت كل ملك منهم من الغزاة ما لا يحصى
 عددهم الا الله اعينهم كالبرق الخاطف اسنانهم كسياض قرن البقر وشفاهم نفس اقدامهم يخرج له النار
 من افواههم يبين كيف كل واحد منهم مسيرة سنة واحدة لم يخلق الله في قلوبهم من الرحمة والرافة مقدار
 خرقه من احدهم في جدار النار مقدار اربعين سنة فلا تضره النار لان الذي ناشد من حر النار نعوذ بالله
 من النار فيقول مالك للزبانية القوم في النار فاذا القوم في النار نادوا يا اجمعهم لا اله الا الله فترجم
 عنهم النار فيقول مالك يا نادهم فيقول الناد كيف اخذهم وهم يقولون لا اله الا الله فيقول مالك
 نعم بذا لك امر رب لعرش العظيم فتأخذهم فمنهم من يؤخذ الى قدسية منهم من يؤخذ الى كبتية منهم من
 يؤخذ الى سرة ومنهم من يؤخذ الى حلقة فاذا هوت النار الى الوجوه يقول مالك لا تحرق وجوههم
 فطالما سجد والمرحمن ولا تحرق قلوبهم فطالما عطشوا من شدة رمضان ودقائق الاجابة

بسم الله کے انیس حرف ہیں اور علی ہذا القیاس زبانیہ انیس فرشتے جو دوزخ کے موکل ہیں۔ انکو
 زبانیہ اسلئے کہا گیا کہ پانوسے ہاتھ تک کام لے سکتے ہیں۔ ایک ایک فرشتہ دس ہزار کافروں کو ایک تہ
 میں دس ہزار کو دوسرے ہاتھ میں۔ علی ہذا القیاس دس ہزار کو ایک پانویں دس ہزار کو دوسرے پانویں لے کر
 آتے دوسرے میں چالیس ہزار کافروں کو داخل عذاب کر سکتا ہے انہیں ایک کا نام مالک یعنی خازن نار ہے اسکے
 سوا اٹھارہ اور ہیں۔ یہ فرشتوں کے سردار ہیں۔ ایک ایک کے ماتحت اور ہزار فرشتے ہیں جنکی تعداد خدا کے
 سوا کوئی نہیں جانتا انکی انہیں گویا چاکتی بجلی دانت بیل کے سینک کی طرح سفید ہونٹ تابقم نم سے
 آگ کی لپٹ نمودار۔ دو نو موڑ ہونچیں ایک سال کی مسافت کا فاصلہ۔ اسے تعالیٰ نے انکے دونوں ایک ذرہ
 برابر بھی رحم نہیں پیدا کیا آگ کے دریا میں چالیس سال کا ایک غوطہ لگا میں تو خدا تکلیف نہو کیونکہ نورین
 نار سے زیادہ حرارت ہے دفعہ ہاں من اللہ محشر کے دن مالک زبانیہ کو حکم دیگا کہ گنگارو کو دوزخ
 میں ڈال دو۔ چنانچہ ڈال دے جائینگے اسوقت تمام گنگارو لا الہ الا اللہ کہتا ٹھہریں گے آگ پر سے سرک
 جائیگی۔ مالک کہیگا اے آگ انکو کپڑے جو ایدگی کہ یہ تو لا الہ الا اللہ کہہ رہی ہیں۔ کیونکہ جگہ کروں ایک
 کیگا خدا کا یہی حکم ہے چنانچہ آگ سب کو پکڑ لیگی۔ لیکن بعض کو قدموں تک ٹکچا لیگی بعض کو گھٹنوں تک
 بعض کو مات تک۔ بعض کو گلے تک۔ پھر جب مٹے کا ارادہ کریگی تو مالک کے حکم کے لئے چرسے
 دل جلا دیئے گا حکم نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے چرسے زمین پر رکھ کر خدا کے لئے سجدہ کیا
 ہیں۔ اور ان کے دونوں نے شہادت کے رمضان میں پیاس کی تکلیف اٹھائی ہے (دقائق الاخبار)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ويا ايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نضوحا، بالغتقى النعم وهو صفة التائب فانه ينعم نفسه بالتوبة وصفت به على الاستناد المجازي مبالغة او في النصيحة وهي الخياطة كانوا ينعم ما خرق الذنب (عسى ديك ان يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجري من تحتها الانهار) ذكر بصيغة الجمع جريا على عادة الملوك واشعارا بانه تفضل والتوبة غير موجبة وان العبد ينبغي ان يكون بين الخوف والرجاء ويوم لا يغفر الله النجى (ظن ليدخلكم والذين امنوا معه عطف على النبي احاد الهم وتقرضا لمن ناواهم قيل مبتدأ خبره رتودهم ليسعي بين ايديهم وبايمانهم اي على الصراط يقولون اذا طغى نور المنافقين رر بنا اقم لنا نورنا واغفر لنا انك على كل شئ قدير وقيل تتفاوت اوارهم بحسب اعمالهم فيساوون اقامه تفضلا (قاضي) عن النبي عليه السلام انه قال من صلى على يوم الجمعة مائة مرة جاء يوم القيمة معه نور لو قسم ذلك النور بين الخلائق كلهم لو سعه هم (زبدة الواعظين)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة
يا ايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نضوحا. خدا كيرف وچنگل كره لعل من سے توبه كره بيهان
نضوح جوفى الواقع هب كى صفت هى بطور مجاز توبه كى صفت كره ديكى هى يا نضح نصاحت بمعنى خياطه
يا ايها هى چونكه توبه گناه كى رخنه اور ثوبه پسته كوى ديتى هى اسلئے اسے نضح كره ايا قريه كره كها
په درگار تبه تهارے گناه دور كره و اور مكو ايسے جنتو مين بهيرے چكه نيچے نهين تيرى دورى
مين جمع كى صيفه حسب عادت شامانه وارد هونے مين اور اس بات كى تنبيه كيلئے لائے گئے مين كره گناه
دور كره كى جنتو مين داخل كره بيا صيرت انعام آبهى هى توبه اسكے لئے موجب نهين هونكى اور بهر بهى
اشاء هى كره بيزه كو خوف ورجا كى باين ربهنا چاهئے يوه لا يجرى الله الاية حسد الله تعالى نبى او
ايمان والوكور وواكر يگه يوه هقطه يدخلكم كا ظرف اور والذين امنوا نبى پر معطوف اس نبى اور
مؤمنين كى عزت اور انكے مخالفون پر تعرض مقصود هى تبصير اس آيت كو مبتدا اور آينه آيت كو سبى خبر كهاى
لودهم ليعنى الاية انكا نور انكے آگے اور دىنى طرف دور تها هگا يعنى بصراط پرا انكا نور انكے چهره ربهنگا. آيت
سا فتو نكا نور جاكر بهنگا توبون يه كيهنگے ربهنا ايه لانا قدنا الاية ايسى مين كامل نور عاكرا اور جارى منصرفه
دے توبه رسته پر قادر هى بعض كا قول هى كره اس دن حسب تفاوت اعمال مونونكا نور كم و بيش هوكا اسلئے
كى لے انكے فضل سے تمام نور كى دما كيهنگے ربهنا و ربهنا يه توبه عليه السلام فرماتے مين جيس جمع كى دن مجهره
درو و بهجا و دقيارنكے دن اسقدر نور بيهنگا كره اگر سارى مخلوق مين تقسيم كره ديا جائے توبه كو كافى هوندى هون

ان التائب حبيب الله وحبيب رسول الله كما قال الله تعالى ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين (زبد الواعظین) عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ قال التوبة المصونة للسلام على الله والاقلام في الحال عنه والعزم ان لا يصح ابد وقال الله تعالى اذا قال التوبة اي الرجوع عن الميقات على الله على ليس للايجاب كما قال المعتزلة لانه لا وجوب على الله في شيء بل يعق عند الذين يعملون السوء اي المعصية بمعناها لا شر يتوبون من قريب اي بزمان قريب قبل حضور سكرات الموت وقالوا ذلك يتوب الله عليهم اي يقبل توبتهم ولذلك قال عليه السلام التائب من الذنب كمن لا ذنب لمن لا ذنب له وكان الله عليهما حديماً حالماً باهل التوبة حاكماً يقبلها وقال عليه السلام ان الله يقبل التوبة من العبد ما لم يغتر غر قبل توبته (مصايف) والغرة تردد الروح في الحلق ف قرب الموت لا يمنع قبول التوبة ما لم يغتر من احوال الآخرة وفيها لا تقبل توبة المسوفين والمنافقين كما لا يقبل ايمان الكافر من حال الباس كايمان فرعون كما قال الله تعالى ووليت التوبة اي لا يقبل الله التوبة للذين يعملون السيئات اي الذنوب غير الشرية مصرين عليها رحتي اذا حضر احدكم الموت

کتاب خدا اور اس کے رسول کا دوست ہو کر تابی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ خدا توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہے (زبد الواعظین) ابن عباس فرماتے ہیں گناہوں پر نڈرت بافضل گناہوں سے اجتناب اور آنکھ نہ دھرم ارتکاب کے غم کو توبہ النصوح کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللَّهِ الْآيَةُ یعنی اللہ کے نزدیک گناہوں سے پھرنا اُن لوگوں کے لئے مثبت ہے جو توبہ کی برکات کو کام کر رہے ہیں (لفظ علی وجوب کے لئے نہیں جیسا کہ معتزلہ کے خیال کیا ہے بلکہ عند کے معنوں میں مشغول ہوا ہے) پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہیں یعنی سکرانہ موت سے پہلے تائب ہو جاتے ہیں۔ خدا ایسوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے (اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تائب ایسا ہو جاتا ہے گویا اُسے کوئی گناہ ہی نہیں کیا)۔ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے واقف اور قبولیت توبہ پر حاکم ہے رسول خدا کا قول ہے کہ گلے میں گھنگرو بولنے سے پہلے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے (مصايف) مطلب یہ ہے کہ جبکہ احوال آخرت نظر نہ آئیں قرب موت توبہ سے مانع نہیں ہوتا۔ البتہ توبہ کے بار میں آجکل کرنے والوں اور منافقوں کی توبہ قبول نہیں اسی طرح نزع کے وقت کافروں کا ایمان لانا غیر مقبول ہے جیسا کہ فرعون کا ایمان غیر مقبول رہا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَيْسَرُ التَّوْبَةِ الْآيَةُ یعنی خدا اُن کی توبہ قبول نہیں کرتا جو شرک کے سوا اور گناہوں کو اڑے رہتے ہیں اور جب موت کا وقت آجاتا ہے۔

ی وقیم فی سکرۃ الموت سبوی سلامات المذنب فان التوبۃ تصلی بعد موتہ لان فیہ اولی
 سوال الآخرۃ قال ان تبت " من ذنوبی یعنی لا تقبل التوبۃ غمہ لان حالۃ التوبۃ
 اختیار (ولا الذین) ای لا تقبل ایمان الذین (یموتون وھم علیہ) کما لا یقبل ایمانہم بعد
 البعث اوفی القبر (اولئک اعتدنا للھم عذابا علیا) قال صاحب الکشاف سکت هذا لایتبع من
 الذین سوفراتونہم الی ان حضر الموت وبن الذین ما قوا علی الکفر فی انہم لا توبۃ لھم قال علیہ
 السلام ھلک المسوفون والمسوف هو الذی یقول سوف اتوب وکذا قال اللہ تبارک وعلیہ
 یرید الانسان لیغفر امامہ یعنی ذنوبہ یؤخر توبۃ قال علیہ السلام اذا ناب المؤمن کتب اللہ ثوابا
 لہ کل یوم مر علیہ فی سبغ عبادۃ سنۃ واعطاہ ثواب شہید ویتوب یوم القیۃ بالف نامہ وبقولہ فی قبر
 باب الی الجنۃ ویقوم یوم القیۃ ملک عن عینہ وملك عن شمالہ ملک من بین یدینہ ملک من خلفہ
 یمشرون علی الجنۃ قال علیہ السلام اذا مات شاب ثاب مرض اللہ العذاب عن مقابر المسلمین اربعین علما
 لکرامتہ علی اللہ خلاصۃ رخصی انہ دخل عمر بن الخطاب علی النبی علیہ السلام وھو یبکی فقال لہ ما یمکیک
 یا عمر فقال یارسول اللہ ان فی الباب شابا قد احرق فؤادی بکاؤہ فقال علیہ السلام ادخلہ علی

یعنی علامات موتک بعد سکرۃ موت طاری ہو جائے ہیں۔ یہاں تک کہا گیا کہ علامات موتک وقت توبہ
 قبول ہو جاتی ہی کہو کہ اس وقت احوال آخرۃ نظر نہیں آیا کرتے توبہ کہتے ہیں کہ اب تم توبہ کی کیونکہ جاہلیہ میں
 جو مرتبہ اختیار کر گئی ہو اور نہ انکی توبہ قبول ہوتی ہی جو کفر کی حالت میں مر جاتے ہیں یعنی کافر و انکی توبہ قبول
 حشر میں قبول نہوگی یعنی ایسوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہی۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس آیت
 کے ان لوگوں کو جو حالت تنزع تک توبہ کو مؤخر کرتے ہیں اور انکو جو کافر ہو کر مرتے ہیں عدم قبولیت توبہ کے
 حکم میں برابر کر دیا ہی۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی ھلک المسوفون یعنی توبہ میں تاخیر کرنا
 ہلاک ہو گئے۔ مسوف سے کہتے ہیں جو ہر ذریعہ کہتا ہی کہ آج توبہ کرتا ہوں کل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا
 ہے کل یوم لکنا لا نغفر امامہ یعنی انسان یہ چاہتا ہی کہ اپنے آگے گناہ نہیجے اور توبہ نہ کرے
 پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ جب مومن توبہ کر دیتا ہی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے گزشتہ گناہوں کے بربتے
 برس کی عبادت کتاب کہتا ہی اور شہید کا اجر دیتا ہی۔ قیامت کے دن اسکو ایک ہزار تاج عنایت ہوں گے
 قبر میں جنت کی طرف سے کھڑکی کھل جائیگی۔ حشر میں ایک فرشتہ اس کے دسے طرف ہوگا ایک بائیں طرف ایک
 آگے ایک پیچھے۔ یہ چاروں جنت کی بشارت دینگے۔ حضور فرماتے ہیں جب کوئی نوجوان تائب ہو کر مرتا ہی تو
 اللہ تعالیٰ اسکی خاص برکت کے باعث مسلمانوں کی قبروں سے چالیس برس تک عذاب اٹھا دیتا ہی حکایت حضرت
 عمرؓ ایک بار رسول اللہ کی خدمت میں موتے ہوئے تشریف لائے۔ فرمایا کیوں موتے ہو عرض کیا۔ حضور
 دو واقعہ پر ایک نوجوان آدمی کے گریہ میرے دلکو دکھا دیا ہے۔ بدشاہد ہوا کہ اسے بلا توبہ

فانہذا منہ ہوتا ہے کہی فسائل النبی علیہ السلام من مکان فقال یارسول اللہ کیا میں نے کوئی چیز کہی ہے جس پر
 جبار غضبان علی فقال علیہ السلام انہرکت باہد شیئا قال لا قال علیہ السلام انہرکت نفسا بغير
 قال لا قال علیہ السلام ان اللہ یغفر ذنوبک ولو کانت من السمسم الارضین السمسم الی اللہ
 ذنبی اعظم من السمسم البصل الریاضی قال علیہ السلام ذنوبک اعظم امر الکریمی قال ذنبی اعظم
 قال علیہ السلام ذنوبک اعظم امر العرش قال ذنبی اعظم قال علیہ السلام ذنوبک اعظم امر اللہ یعنی
 غفران اللہ ورحمۃ قال بل اللہ اعظم واجل قال علیہ السلام اخبرنی عن ذنوبک قال استغنی منک
 یارسول اللہ قال علیہ السلام لا تستغنی منی اخبرنی عن ذنوبک قال یارسول اللہ انی کنت رجلا
 نباشا منذ ستم سنین حتی ماتت بنت من بنات الازواض فبنشت قبرہا واخرجتہا من کفہا
 وغلبنی الشیطان فرجعت الیہا وجامعتها ففالت فی البنت اما تستغنی من دیوان اللہ یوم یضیع
 کرمیہ ملائکہ ویأخذ حق المظلوم من الظالم وقد ترکتنی عریا فانت فی عسکر الموتی وواقفتنی
 جنبا بین ینک اللہ فوشب رسول اللہ ای قام بلسۃ فقال لہ یا فاسق اخرج عنی ماجرا وک
 الا النار فخرجہ النشاب باکیا انابا نحو الصغراء لہ یا کل شیئا ولم یشرہ ولم یسب سبعة ایام

حضرت عمرؓ سے بیگنے پیغمبر علیہ السلام نے روئے کاسب پر چھا عرض کیا کہ حضور مجھے گناہوں کی کثرت نے رو
 کہا میں غضبان کیا سے ڈرتا ہوں پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تو نے کبھی شک کیا ہی جو ابدا نہیں پھر فرمایا تو
 کیونکہ قتل کیا ہی عرض کیا تو نے حضور علیہ السلام نے فرمایا تیرے گناہوں سے ساتوں آسمانوں اور ساتوں
 زمینوں پر بڑے ہو جائیں تو بھی اللہ تعالیٰ بخشدیگا۔ اُسے عرض کیا حضور میرے گناہ تو ساتوں آسمانوں اور ساتوں
 بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ بڑے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ کرسی بڑی ہے یا تیرے گناہ۔ اُسے کہا میرے گناہ
 پھر ارشاد ہوا عرش بڑا ہے یا تیرے گناہ۔ عرض کیا میرے گناہ۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بیغی اُسکی رحمت و
 مغفرت بڑی ہو یا تیرے گناہ۔ اُسے کہا بیشک اللہ تعالیٰ بڑا اور اُسکی مغفرت نہایت وسیع ہے۔ رسول خداؐ
 فرمایا۔ آپؐ گناہوں کی تفصیل تو بیان کر عرض کیا مجھے حضور کے سامنے کتنے شرم آتی ہی۔ فرمایا شرم بکرب تکلف
 بیان کر دے۔ اُسے عرض کیا کہ میں آج سے سات برس پہلے کفن چور تھا۔ اتفاقا انصار میں سے کسی لڑکی مر
 میں نے قبر اُدھیر کر لڑکی کو نکال لیا۔ اسوقت شیطان مجھ پر غالب آیا اور بیٹھے اُس میت سے جماع کیا۔ لڑکی اللہ سے
 بولی اُمی اور یہ کہا۔ اے شخص تو عدالت خداوندی سے نہیں شرماتا۔ قیامت کے دن انصاف کرے گی
 لئے اُسکی کرسی بچھائی جائے گی اور وہ خود ظالموں سے مظلوموں کی داد لیگا تو نے مردوں کی جماعت میں مجھے
 ننگا کر کے چھوڑ دیا۔ اور بحالت ناپاکی اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہوئے پر مجبور کیا پیغمبر علیہ السلام پر سکرم
 فی المنور کھڑے ہو گئے اور یہ فرمایا کہ اے فاسق میرے پاس سے دور ہو تیری سزا صرف دو سوخ ہو یہ شخص
 تیرا اور تیرے کہنا ہوا جنگل کی طرف چلا گیا۔ سات روز تک کھانا پینا سونا سب موقوف رکھا۔

ثم بعث رسول الله عليه السلام رجلا من اصحابه فوجد في بئر من بئر بني النضير
 الى رسول الله فوجد في بئر من بئر بني النضير فافتقأ اذبه فاما اقراسية الغائقة وضمت اليها الحكم النصارى
 الى ان قال حتى نزلهم المفاخر صام الشاب صمته وسقط فلما اتوا الصلوة وجد الشاب قهرا وفراق
 الذي ارحمه الله تعالى وشكوة الزهوارى روى عن النبي عليه السلام عن الخليل عليه السلام انه
 قال ذات يوم يا كرم العفو فقال جبرائيل عليه السلام اتدري ما كرم عفو قال لا قال اذا عفا
 عن عبد لم يرض بذلك حتى يبذل شيئا له حسنا كقولهم تعافوا ولتلك يبذل الله شيئا قهرا حسنا
 (نكتة) هي ان عمر بن الخطاب رضى الله عنه مر وقتا من الاوقات في سكة المدينة فاستقبل شاب
 وهو حامل تحت ثيابه شيئا فقال له عمر ايها الشاب ما الذي تحمل تحت ثيابك وكان خرا فاستقي
 الشاب يقول خرو قال فسر الهوى ان لم تتجلى عند عمر لم تقضه وستبقى عند فلا اشرب الخمر بل فقال
 يا امير المؤمنين الذي احمل خرو فقال عمر انى حتى راها فكشفها بين يديه فراهها عمر قد صارت مغلقة
 فاحتدوا ايها الاخوان حيث ان مخلوقا تاب من خوف عمر هو ايضا مخلوق فبذل الله تعالى خروا بالحق فلو لم
 انما المفسر لهذا من الاعمال الفاسدة خوفا من الله تعالى فبذل الله تعالى شيئا من اجل الطاعات لا يتوهم من
 الحظ وكرمه لقلوبنا فاولئك يبذل الله شيئا حسنا وكان الله غفورا رحيم (من اساس الدين)

پھر پیغمبر علیہ السلام نے اسکی تلاش میں چند آدمی بھیجے۔ لوگ مغفرت کی بشارت سنا کر اسے حضور کی رحمت
 میں لے آئے آپ مغرب کی غار میں الہدیکم النکاثر پڑھ رہے تھے جب حضور حتی زرقہ المقادیر پہنچے تو اس
 شخص نے ایک چھ تارسی اور بیوش ہو کر زمین پر گر پڑا بعد فراغ نماز دیکھا گیا تو جان کھل چکی تھی بشکرتہ اللہ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ایک دن فرمایا اے کرم العفو۔ جبریل نے کہا
 کیا تم کرم عفو کے معنی جانتے ہو فرمایا نہیں جانتا۔ جواب دیا کہ خدا جیسا کہ تمام بیویوں کو نیکو جان بدل ڈالے حضرت
 سنانی سے یہاں سے نہیں ہوتا۔ چنانچہ خود فرمایا ہي فاولئك يبذل الله شيئا حسنا (نکتہ) ایک دن حضرت عمرؓ
 پیرنے کی گلیوں میں گزر رہے تھے رستہ میں ایک نوجوان شخص ملا جو آئینہ میں کوئی چیز چھپائے ہوئے تھا آپ نے فرمایا کہ یہ کیا
 چھپا رکھا ہے۔ چو کہ اس کے پاس شراب کی بوتل لی ہوئی تھی خوفزدہ ہو کہ چھپ گیا اور دل میں کہنے لگا اکی اگر تو نے مجھ
 حضرت عمرؓ کے روبرو شرمندہ اور شاعر مام میں زبوا گیا تو میں کبھی شراب نہ پونگا۔ اس کے بعد حضرت عمرؓ کے سوال کا
 جواب دیا کہ حضور میرے پاس سرکا ہی آپ نے فرمایا ادھر آکر ہمیں دکھاؤ گئے انچل بیٹا یا تو خالص سر کا تھا بھائیو
 یہ نصیحت حاصل کر لیا تمام ہی۔ دیکھو ایک شخص نے حضرت عمرؓ کی خوش توبہ کر لی اور اللہ تعالیٰ نے اسکی شراب کو
 سکر سے بدل دیا۔ اگر نگار بخوف اکی معاف توبہ کر لیا تو بالضرور اسکی برائیاں طامعے بدل دی جائیں گی ایسا
 ہونا اس کے لطف و کرم سے کچھ بعد میں۔ کیونکہ اسکا قبل ہي فاولئك يبذل الله شيئا حسنا (نکتہ) وہاں
 اللہ غفورا رحیم (اللہ تعالیٰ اکی دیو کیو نیکو بیویوں سے بدل دیا ہے کیونکہ وہ بخشنے والا اور نہ مہر مہراں) (مسائل)

فی الحدیث جاء رجل الى النبي عليه السلام فقال اخاطبك يا رسول الله قال الميعة قال عليه السلام لا التوبة فان التوبة تفصل الميعة (كذا في خلاصة الحقائق)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** المشر

كل نفس بما كسبت رهينة مروهنة عند الله مصدر كالشيء اطلقت للمفعول كالرهن لو كانت صفة لقليل رهين الراضا بالعين فانهم فكلوا رقابهم واهل احسنوا من اعمالهم قبل لهم الملائكة

في جنات لا يكتنص منها وجه حل من (اصحاب العين) او ضميرهم في قوله (يتساءلون عن المحرمين) اي يسأل بعضهم بعضا او يسألون غيرهم عن حالهم كقولك تواعدا اى عدنا اى قوله ما سللكم

في سقر عجوبة حكاية لما جرى بين السائلين والمجربين اجابوا بما راقوا والملك من المصلين الصلوة الواجبة ولم ينك نطق الله بين ما عيب اعطاؤه وفيه دليل على ان الكفار عدا للصلوة

روكنا غرض مع الخاضعين (نشر في الباطل مع الشارعين فيه) (وكنا نكذب ببيوم الدين) اخرا لتعظيمه اى كنا بعد ذلك كله مكذبين بالقيمة (حق انا اليقين) الموت ومقداته

فما تنفعهم شفاعاة الشايعين لو شفعوا لهم جميعا (قاضي بضاوى)

حديث شريف بين وارو هو كما يك شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا حضور مجھے خلا ہو گئی ہے کیا علاج کروں۔ فرمایا۔ توبہ کر کیونکہ توبہ گناہوں کو بدو دیتی ہے (خلاصہ الحقائق)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** المشر

كل نفس بما كسبت رهينة. هر نفس الله تعالى کے پاس مرہون یعنی گروہو۔ نقد دھینہ مصدر یعنی مفعول ہو ورنہ بصورت صفت دھین ہونا چاہئے تھا اور اخذ الیہین گدہن کو گونہ کے اعانات دہنے ات میں نے جائیگے

انہوں نے نیکوں کے باعث اپنی جانیں رہن پھٹالی ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے فرشتے یا مصدوم بچے مراد ہیں

فی جنات یہ لوگ ایسی جہنم میں بیگے جنکی تعریف بیان نہیں ہو سکتی۔ یہ یا تو اصحاب الین سے حال واقع ہوا ہے یا بعض سے جو اس قول میں مستتر ہے یتساءلون عن المحرمین۔ یعنی ان جنت باہم ایک دوسرے۔ یا کسی غیرے اہل دوزخ کا حال

پوچھنے اور یہ کہنے کے ساتھ کہ فرقی صفر تعین کہیں نے دوزخ میں پہنچا دیا۔ یہ سوال مع جواب کہ مراد اس حالت کی حکایت ہے جو سائلین اور مجربین کے مابین واقع ہوگی۔ قالوا۔ نعتك من المصلين۔ الیہ اہل دوزخ جاؤ گے

کہ ہم فرض نماز نہیں پڑھتے تھے اور سکون گونہ نکاح واجب نہیں دیا کرتے تھے (یہاں یہاں تلخیص ہے کہ کفار خروج اسلام کے ساتھ مخاطب ہیں) اور ہم جھگڑنا لوگ ساتھ جھوٹی باتوں میں لکھ کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن کی تکذیب کرتے تھے۔ یا کو تعلیم کے باعث موت کیا ہے۔ یعنی گزشتہ تمام گناہوں کے بعد ہم میں عیب تھا کہ قیامت کو جھٹلا کر کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کو موت آگئی یعنی اسکے آثار نظر آنے لگے ایسوں کو

سارے جہان کی سفارش کو طرح کا قلع نہ دے سکی (بضاوی)

فقال تفعل هذا كلاب لم قلت فاصد الزهد عندكم فقال لا افعلنا انما اذا وجدنا ان
 (مكاشفة القلوب) قال عليه السلام من مات في طلب الحلال اصبح مغفوراً وهو قاتل عليه
 الصلوة والسلام لا يدخل الجنة لم يمت من السمات اي من الحرام فالنار اولى به (مكاشفة
 القلوب) اعلم ان علامة السعادة احكام عشرة خصلتها (احداها) ان يكون زاهداً في الدنيا
 وراغباً في الآخرة (والثانية) ان تكون همته في العبادة وتلاوة القرآن (والثالثة) ان يكون
 قليل القول فيما لا يحتاج اليه (والرابعة) ان يكون محافظاً على الصلوات الخمس (والخامسة)
 ان يكون ورعاً فيما قل او اكثر من الحرام والشبهات (والسادسة) ان تكون صحبت مع الصالحين
 (والسابعة) ان يكون متواضعاً غير متكبر (والثامنة) ان يكون متفكيراً عارداً (والتاسعة)
 ان يكون رحيماً بما يخلق الله تعالى (والعاشرة) ان يكون راضياً للخلق (والحادية) عشيقاً
 ان يكون ذاكر الموت كثيراً (تنبيه الغافلين) وعلامة الشفاعة ايضاً اثنا عشرة (اولاها)
 ان يكون حريصاً على جميع المال (والثانية) ان تكون همة في العبادة (والثالثة) ان يكون
 (والثالثة) ان يكون فاحشاً في القول (والثالثة) ان يكون راضياً (والثالثة) ان يكون راضياً
 بالصلوات الخمس (والخامسة) ان تكون صحبت مع الصالحين (والسادسة) ان يكون مسيئاً
 الخلق (والسابعة) ان يكون محتالاً (والثامنة) ان يكون مانعاً (والثامنة) ان يكون مانعاً

انہ نے جواب دیا کہ یہ تو چارے پنج کے گنتوں کا فعل جو میں نے کہا اچھا آپ کے نزدیک زہد
 کے کیا معنی ہیں۔ جواب دیا کہ نہ ملا تو صبر کیا اور ملا تو دوسروں کو دے ڈالو اور تمہارے لئے قلوب
 پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص طلبِ مدد میں رات کو سو جائے ہی صبح کو خوشحال بن جائے
 دوسری روایت میں ہے کہ جو گوشت حرام سے بڑھے گا جنت والا نہیں ہو سیکے گا (مکاشفہ) معلوم ہے
 کہ گیارہ باتیں مساوت کی علامت ہیں (۱) آدمی تارک دنیا اور مشتاق آخرت ہو۔ (۲) عبادت
 الہی اور تلاوت قرآن میں اپنی ہمت زیادہ سے بڑھ کر رکے (یعنی غیر ضروری باتیں بہت کم دے
 (۳) پانچوں وقت کی نماز کا پابند رہے (۴) شبہ کی چیز تھوڑی سی بہت سے پرہیز رکے۔
 (۵) صالحین کی صحبت اختیار کرے (۶) تواضع رہے اور تکبر سے اجتناب رکے (۷) سخی اور
 اہل کرم ہو۔ (۸) خلقِ امیر پر رحم کرنا رہے (۹) خلقت کو نفع پہنچائے (۱۱) موت کو بکثرت
 یاد کیا کرنا رہے۔ (تنبیہ الغافلین) علی بن ابی طالبؑ سے گیارہ خصلتیں مشافہت کی علامت ہیں (۱)
 مال جمع کرنے کی ترس (۲) خواہشوں اور نہی لذتوں میں محویت (۳) خوش گوئی اور کثرتِ طبیعت
 (۴) غناؤں میں سستی (۵) بدون کی صحبت (۶) بدظنی (۷) فقر و تکبر (۸) مانعِ مخلوق
 کرنا (۹) مومنوں پر رحم نہ کرنا

والعاشقة ان يكون بخيلة والى ادية عشرة ان يكون ناسيا للموت يعني ان الرجل اذا كان فاكر للموت فانه لا يمتنع عن اطعام الطعام ويرحم المسلمين والمسلمات (تنبية القائلين) وعن النبي عليه السلام انه قال علامة الشقاوة اربعة نسيان الذنوب الماضية وھ عند الله محفوظ و ذكر الحسنات الماضية ولا يدري اقبلت امره وت والنظر الى من فوقه في الدنيا والنظر الى من دونه في الدين يقول الله سبحانه وتعالى ارم ذلك فلم ترد في فتركك منها به القلم مروي عن ابى سعيد رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ايا مسلم كسا مسلما ثوبا على عري كساه الله من خضر لباس الجنة و ايا مسلم اطعم مسلما على جوف اطعمه الله تعالى من ثمار الجنة و ايا مسلم سقى مسلما سقاہ الله تعالى من رحيق مختوم (مصايب) حكى انه كان في بنى اسرائيل عابد هو يعبد الله تعالى في الليل ويبيع متاعه للخالق في النهار ويقول يا نفس اتقي الله تعالى وكان يوما قد خرج من دابة ليبيع متاعه وجاء الى باب الامير و نادى باسمه متاعه فأت زوجة الامير على بابها رجلا تاجر احسن الوجه ما رأت مثله ومالت نفسها اليه قد عنت ذلك التاجر الى دارها فقالت يا تاجر اني عاشقة لك ولى مال كثير ولباس حريز فترك متاعك القليل

(دل بخل) موت کو بھول جاتا کیونکہ موت کو یاد رکھنے والا آدمی بھوکوں کو کھلانے پرانے اور مسلمان مرفون عورتوں پر رحم کھانے سے ہرگز غافل نہیں رہتا و تنبیہ منافقین یہ غیر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شقاوت کی چار علامتیں ہیں دا گزشتہ گناہوں کو بھول جانا جو خدا کے نزدیک محفوظ ہیں دس پہلی تکیوں کو یاد رکھنا جن کے قبول و عدم قبول کا مال معلوم نہیں دس دنیا میں اپنے سے اونچے کو دیکھنا دس دین کے لحاظ سے اس شخص پر نگاہ ڈالنا جو اپنے سے کمتر ہو اللہ تعالیٰ فرمایا گیا کہ میں نے تجھے محبت کا اراوہ کیا لیکن تو مجھے الفت نہ کر کا اسلئے میں نے تجھ کو چھوڑ دیا (منہاج المسلم) بوسید خدری سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی ننگے کو کپڑا دے ڈایگا اللہ تعالیٰ اسے جنت کے سبز لباس عطا کریگا اور جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائیگا اسے بہشت کے میوے دے کے جائیں گے اور جو کسی کو اپنی پلادریگا جنت کی خوشبودار شراپے سے پیرا کیا جائیگا (مصباح) حکایت بنی اسرائیل میں ایک مابرون بچہ نفع خلائق کے لئے کچھ سوداگری کیا کرتا تھا اور رات کو عبادت میں مصروف رہتا تھا ایک دن کچھ سوداگری اسباب دیکر ایک امیر کے دروازہ پر گیا اور سوئے والوں کی طرح آواز لگائی۔ امیر کی گھر والی سے باہر گر جھانکا تو اس سوداگر کو نہایت حسین اور غریب جوان پایا ہزار جان سے عاشق ہو گئی۔ اور دروازہ میں لاکر یہ کہا کہ اسے شخص میں سے دل سے تیری عاشق ہوں میرے پاس مال و دولت اور سا و سامان بہت کچھ ہے۔ اپنے اس قلیل المقدار سوداگری سامان کو بھینک دے

وانزع لباسك فالبس لباس المؤمن وخذن المال انکرم فمالت نفسه لا خب انکرم فقال
یا نفسی اتقی الله ثم قال انی اخاف الله رب العالمین فقالت والله لا افهم الا بما حق تسلم
نفسک الی فقال التاجر یا نفسی اتقی الله ثم تفکر ساعة فی الخیلة منها ثم قال یا زوجة الایم
امهلینی الی ان اتوضأ واصلی رکعتین فتوضأ وارتفع فوق الدار فصرخ رکعتین فوقها
ونظر الی الارض فرأى الارض بعیدة مقدار عشرين ذراعا ثم نصب عینیه الی السماء
ونادی ربہ باکیا فقال انی عبدک منذ سبعین سنة خلصت من شرها والایات معها
ثم قال یا نفسی اتقی الله یا نفسی اتقی الله فری نفسه من فوقها فی الحال فقال الله تعالی
لجبریل خذ بید عبدی فقد فی نفسه من خوف عقابی قبل نزوله الی الارض فخرل بشرته
فاخذہ قبل نزوله الی الارض کاحذ الامر الایمن واقعدہ علی الارض کالطیر فخر ذهب الی
داره خالصا من شرها وفرحا من خلاصه واتى اهله جائعا شیدا ویاکیا خیرنا ووضعه
عند ما جاء رجل من جبرلہ بستانقرض منه خبز ا فقال العابد لله لا خیر لنا منذ ایام ان
شئت فانظر الی التور فظن المستقرض الیه فرأى فیہ خبزا مطبوخا فاخذ العابد فاکلوا منه
فتعجبت اهله وقالت له هذه الکرامۃ منک لاسفی

اور اپنا پھنا پڑا لباس مار ڈال۔ تیرے لئے خیر کا نعت اور پیشا مال دولت موجود ہے۔ سو اگر کادول
کچھ مال ہو چکا مگر بر لحاظ تقویٰ یہ جواب دیا کہ میں پروردگار عالم سے ڈرتا ہوں۔ عورت نے کہا کہ تم جبریل
میرا کمان لوگے دروازہ ہرگز نہ کھل سیکگا۔ تاجر نے دل ہی دل میں کہا یا نفس اتقی الله داسے
نفس امارہ خدا سے ڈر پھر اپنی رہائی کا طریقہ سوچ کر عورت کو جواب دیا کہ مجھے وضو کر کے دو رکعتین
پڑھنے کی بہت دو۔ چنانچہ اجازت کے بعد سو دگر وضو کر کے کونٹے پر پڑھ گیا اور دو رکعتیں پڑھ کر دیکھا
تو زمین چھت سے بیس گز نیچی تھی۔ آسمان کی طرف منہ کر کے بجا ت گریہ و زاری سنا جا ت کی اور یہ
کہا ائی میں ستر برس سے تیری عبادت کر رہا ہوں مجھے اس عورت کے شر سے نجات دے ورنہ
افسوس۔ میرا حشر اسی کے ساتھ ہوگا پھر اے نفس امارہ خدا سے ڈر۔ دوبار کہا کہ کونٹے سے نیچے گرتا
امہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ زمین پر گرنے سے پہلے میرے بند کا ماتھ پکڑو کیونکہ وہ میرے مذکب خوف
مگرتا چاہتا ہی جبریل نے زمین پر گرنے سے پہلے اُسے اس طرح کیڑ لیا جطیع ان اپنے چاہتے بچے کو کہہ دینی
ہی اور پرنہ سطح نہایت آرام سے زمین پر بٹھا دیا۔ اب یہ عابد سو اگر نہایت سرت کے ساتھ ایسی حالت میں اپنے
گھر آیا کہ شدت کی جھوک لگی ہوئی تھی تہ زمین ایک ہمار قمرض وئی اٹھنے آیا۔ عابد نے کہا ہاں وہی جان
دست سے۔ وئی نہیں کئی استبار و تو تو دور کو دیکھ لو۔ اُس نے نور کو دیکھا تو روٹیاں موجود تھیں عابد کو
خبر کی۔ اور جبکہ مکرونیان کھائیں۔ گھر و لی نے کہا کہ یہ میرا تصرف نہیں کہہ تماری کرامت ہے

فكتشف الطاهر سره وشكرت اهل الى الله شكر اكثر اذ قال الله تعالى ومن يوق الضلالة
 يجعل له اجر جابر ويزقه من حيث لا يحتسب (زبدة الواعظين) روى عن النبي عليه السلام
 انه قال اذا قامت القيمة وقام الناس والجن والملك صفوا فاجمع اطفال المسلمين فيكون
 صفوا وحينئذ يقول الله تعالى اجبرائيل عليه السلام اذهب وادخل اطفال المسلمين في
 الجنة فيحيثون الى ابائهم ويقفون فيه ويقولون اين اباؤنا وامهاتنا وان دخل الجنة بغير
 اباؤنا وامهاتنا ليس بمناسب لنا فتقول الملائكة ان اباؤكم وامهاتكم ليسوا مثلكم لانهم
 عصوا الله واتبعوا انفسهم شيئا طينهم واسنة جبال النار فاذا اسمع الاطفال هذا المقال
 صاوحصبة عظيمة وبكوا بكاء كثيرا وحينئذ يقول الله تعالى العليم العلام يا جبرائيل ما هذه
 الصيحة فيقول جبرائيل عليه السلام هي صيحة اطفال المسلمين يقولون لا حاجة لنا الى الجنة
 ولا يكون لنا لذات الجنان سيرا يا اباؤنا وامهاتنا ورجوعن الله تعالى ان يعفونهم فيجيب جوابهم
 ويدخلهم معنا الجنة الا قليلا فخلنا معهم النار وحينئذ يقول الله تعالى اجبرائيل عليه السلام اذهب
 اباؤهم وامهاتهم الى النار فحينئذ يقول الله تعالى العليم العلام يا جبرائيل ما هذه
 الصيحة فيقول جبرائيل عليه السلام هي صيحة اطفال المسلمين يقولون لا حاجة لنا الى الجنة
 ولا يكون لنا لذات الجنان سيرا يا اباؤنا وامهاتنا ورجوعن الله تعالى ان يعفونهم فيجيب جوابهم
 ويدخلهم معنا الجنة الا قليلا فخلنا معهم النار وحينئذ يقول الله تعالى اجبرائيل عليه السلام اذهب

فتقول الزبانية لهما الملائكة نذير في الدنيا فيقولون بلى ولكن لم نسمع كلام الرب انما نسمع
فتقول الزبانية الآن لا يفيدكم الجزم والتضرع فترتضعون الى مالك فليجيبهما الى
الله سنة فاذا قرأ الف يقول لهما مالك لهما انكم ما كنتم فيها تترتضعون الى الله تعالى
ويقولون لو بنا غلبت علينا شقوتنا، التي كتبت علينا فلم نعتد (وكنّا قومًا ضالين) عن الهدى
ربما اخرجنا منها من النار (فان عدنا) فعلنا معصية ما نكره (فانا ظالمون) اي كنا من
الظالمين يعني ان فعلنا معصية بعد ذلك فادخلنا النار وذنوبنا بنوع من عذاب جهنم ثم
يا أي الخطاب من الله تعالى بعد الف سنة قال اخسؤا فيها ولا تكلمون اي اسكتوا فيها
ولا تكلموني في رضح العذاب فاني لا ارفع عنكم لانها ليست مقام سؤال فعند ذلك
يبأسون ويدلون ويبعدون وبعد ذلك لا يقدر سرون على التكلم وتكون اصواتهم
كصوت الكلب يكونون محرومين عن جميع الخيرات (تفسير يس)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** القيمة

ربيباً الانسان يومئذ بما قدم واخر بما قدم من عمل عمله وبما اخر منه لم يعمل
او بما قدم من عمل عمله وبما اخر من سنة حسنة او سيئة على بها بعده

فرشتون کی طرف سے جواب ملیگا کہ کیا تم اسے پاس دنیا میں اس عذاب کے ڈرائو گے پھر میرے لئے جسے کہیں گے
ان کے لئے تو تھے لیکن جسے انکی ایک نہ سنی اور انہیں چٹلاتے رہی فرشتے کیسے جس تو اس وقت جوع فرج کوئی
نادر نہیں دیکھتا۔ اس کے بعد ازل و دنغ الیک و دنغ سے فریاد کریں گے۔ ہزار برس تک جواب ملیگا۔ یہ مالک
کے گا اِنکے کیا کتوں یعنی تم و دنغ ہی میں پڑے رہو گے پھر غاب آبی میں نضر کرتے ہو گے یہ کیسے دینا
عَلَيْتُمْ عَلَيْنَا تَسْهُوْنَا الْاَيَةُ الہی میری شفقت جو تو نے ازل میں لکھ دی تھی غالب آگئی اسلئے ہم گمراہ رہے
اب تو میں و دنغ سے نکال۔ اگر ہم پھر ایسے ہی گناہ کریں گے تو بیشک ظالم پھر رہیں گے ہمیشہ کے لئے یہ و دنغ
میں ڈال کر طرح طرح کے عذاب دینے کا تجھے اختیار ہوگا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر برس کے بعد جواب آئیگا اَخْسُوا
فَمَا وَلاَ تَحْكُمُونَ یعنی خاموش ہو کر و دنغ میں پڑے ہو اور رفع عذاب کی بات جسے کلام کرو ایسا ہرگز
نہوگا۔ کیونکہ یہ سوال کا مقام نہیں ہے اس وقت و دنغی ابوس ذلیل اور جستے ہمیشہ کے لئے بعید ہو کر
کلام پر قادر نہ ہو سکیں گے اُنکی آواز نہ کہوئی ہی ہو جائیں گی اور ہر طرح کی راحت جسے محروم ہیں گے (تفہیم)

سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الباقی

يُنذِرُوا الْاِنْسَانَ بِمَا قَدْ نَذَرَ وَاخَرُ دُئِلَ اِنْسَانُ كَوَاسُ كَ تَامَ مُقَدَّمُ وَمُؤَخَّرُ اَعْمَالِ كِي جَرُودِي
جایگی یعنی جو کچھ اُسے کیا تھا اگر اسے رہ گیا تھا سب کی اطلاع کر دیا جائیگی۔ یا یہ یعنی میں کر جو عمل اپنے خود
کے لئے تھا یا نہ کہ دوسرے کے لئے چھوڑ گیا تھا سب معلوم کر دیا جائے گا۔

وقال عليه الصلاة والسلام من سن سنة حسنة يعني في الاسلام فهو مستكمل بها في هذه السنة فله اجرها واجرم من عمل بها يعني كل من اتى بعد هذه السنة يكتب لاجرها ومن سن سنة سيئة فهو مقتدى به في هذه السنة السيئة فعليه نذرها ووزر من عمل بها يعني من اتى بعد هذه السنة السيئة يكتب عليه نذرها (بخاري) وعن معاذ بن جبل قال لا تقول قد ما عبد حتى يسأل عن اربع عن عمره فيموت افناء وعن جسده فيموت بلاء وعن عمله فيموت به عن ماله من أين اكتسبه فيموت انفق (تنبيه الغافلين) قال الله تعالى سورة فصلت (حتى اذا ملأوا واما شهد عليهم سمعهم وابصارهم وجلودهم كائنا ما كانوا يعملون) وقالوا لاجل اوجهرهم شهده علينا قالوا انطقنا الله الذي انطق كل شيء وهو خلقنا اول مرة واليه ترجعون قال داود عليه السلام يا رب اني اريد ان اشاهد الصراط والميزان في دار الدنيا فقال الله تعالى يا داود اذهب الي وادكزا فذهب الله الحجاب عنه حتى راي الصراط والميزان على الضفة التي جاءت في الاختيار فبكى داود عليه السلام بكاء شديدا وقال الهي من يقدر من عبادي ان ياتي بكفة الميزان يا محسنات ومن عبر على الصراط فقال الله تعالى فوعزني وجلالي من قال لا اله الا الله محمد رسول الله مرة واحدة يالا اعتقاد عبر على الصراط كالبرق الخاطف ومن تصدق بمثل قرعة لاجل عياله الميزان والميزان اعظم من جبل قاف (مشارق الانوار)

معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ چار سوال کئے جائے سے پہلے بندہ اپنی خدا کے سامنے سے ہرگز نہ مل سکیگا اول اپنی عمر کن کاموں میں صرف کی (دل میں کس مشغلہ میں گھلایا) (اس عمل کیسے کئے اور کس نیت سے کئے) (مہم) مال کمان سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا (تنبیہ سنا ظہیر) اللہ تعالیٰ سورہ فصلت میں فرماتا ہی حتی اذا کا کاٹھا تھا شہداً ظہیرہم ثم ہمدو واخبارہم وجہودہم اللہ یعنی قیامت کے دن گنہگاروں کے کان آنکھیں اور بدن کے اعمال کی گواہی دیں گے اور وہ اپنے بدروزن سے یہ کہیں گے کہ تھے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ (اجسام جو) دین گے کہ جس خدا سے ہر چیز کو گواہی عطا فرمائی اُسے ہمیں بھی زبان دیدی اول اُسی نے تمکو پیدا کیا اور آخر میں تم اُسی کی طرف رجوع کر جاؤ گے۔ (داود علیہ السلام نے فرمایا) اے ہی میں پلصراط اور میزان کو وہ کھٹنا چاہتا ہوں حکم ہوا کہ فلان جھگڑ کی طرح چلے جاؤ چنانچہ آپ تشریف لیگے اور اللہ تعالیٰ نے پلصراط و میزان کے حجاب اٹھا دیا۔ آپ نے ان دونوں چیزوں کو اُسی کیفیت سے دیکھا جسکا ذکر اکثر احادیث میں ہی اور پھر نہایت گریہ و زاری کے بعد یہ فرمایا اگلی تیرے بندوں میں ایسا کون ہوگا جو اس میزان کو نیکیوں سے بھردیگا اور پلصراط سے صحیح سالم گزر جائیگا جواب آیا کہ ہمیں اپنے عزت و جلال کی قسم جو شخص ولی اعتقاد کیساتھ اکبار لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہہ دیکر کوئی بھی کی طرح پلصراط سے گزر جائیگا اور جو ہماری راہ میں ایک کھجور خیرات کر دیکر وہ میزان کو نیکیوں سے بھردیگا حالانکہ میزان کو وہ قات سے بڑی ہر دشمنی اور

قال الله تعالى في سورة يس إنا نحن نحي الموتى أى الاموات عند البعث ونكتب ما قدموا من الاعمال من خير وشر وانآذرهم أى ما سنوون من سنة حسنة او سيئة فقال عليه السلام علامة الشقاوة اربعة نسيان الذنوب الماضية وهى عند الله محفوظة وذكر الحسنات الماضية ولا يذكر اقبلت امره وت والنظر الى من فوقه فى الدنيا الى من دونه فى الآخرة يقول الله تعالى اردته فلم يردنى فتركته منهاج المعلم قال عليه السلام لان يتصدق المرء فى حياته بدراهم خير له من ان يتصدق بمائة درهم عند موته (مصايم) قوله ونكتب ما قدموا وانآذرهم أى خطا هم الى المسجد روى عن ابي سعيد الخدري قال شكت بنو مسلم بعد منازلتهم من المسجد فانزل الله تعالى روكتب ما قدموا وانآذرهم عن انس بن مالك قال صلى الله عليه وسلم ان يقولوا الى قرب المسجد فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تقرأ المدينة فقال يا بنى سلمة المتقون انآذكروا فاقوا ومن ابي موسى الاشعري انه قال عليه السلام اعظم الناس اجرا فى الصلوة ابعد هو مشق الذي ينتظر الصلوة حتى يصل بها مع الامام اعظم اجرا من الذي يصل شر بها م (وكل شئ احصيناه) اى حفظناه وعددناه وبيناه (فى امام مبين) وهو اللوح المحفوظ (تفسير معالي)

اللہ تعالیٰ سورہ یسین میں فرماتا ہے اِنَّا نَحْنُ حَيُّ الْمَوْتٰی الْاٰیۃ یعنی ہم قیامت کے دن مرد و گور زندہ کرینگے اور اب اُن کے نیک و بد اعمال اور بُرے بھلے آثار رکھتے جاتے ہیں پیغمبر علیہ السلام کا قول ہو کہ شقاوت کی چار علامتیں ہیں دل گزشتہ گناہوں کو جو خدا کے پاس محفوظ ہیں دل سے بھلا دینا (۲) گزشتہ پیکین کو بھلے قیول و عدم قبول کی کچھ خبر نہیں ہمیشہ یاد رکھنا (۳) دنیا میں اپنے سے اونچے کو دیکھنا (۴) اور اپنے اعتبار سے اس شخص پر نظر ڈالنا جو اپنے سے کمتر ہو۔ سو وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا لیکن اُس نے نہ کیا لہذا میں نے اُسے چھوڑ دیا (منہاج العلم) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہو کہ اپنی زندگی میں ایک روم خیرات کرنا خوش قسمت، سودم دینے سے افضل ہو (مصاحح) آیت نَكَتُكَ مَا قَدْ مَوَّاهَا نَارُ هَمِيمٍ آثار سے وہ قدم مراد ہیں جو ہمارے لیے مسجد کی طرف اُٹھتے ہیں ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ نبی سلمیٰ نے جب اپنے محلہ سے مسجد کے بُرج کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی نَكَبْتُ مَا قَدْ مَوَّاهَا نَارُ هَمِيمٍ اس شخص سے مروی ہے کہ نبی سلمیٰ نے جب مسجد کے قریب مکانات منتقل کر لیا کہ ارادہ کیا تو پیغمبر علیہ السلام کو یہ نہ خافہ رجا ٹپکے باعث یہ فعل پڑا معلوم ہوا فرمایا اسے نبی سلمیٰ کیا تم اپنے ہتھار کو محبوب نہیں رکھتے نبی سلمیٰ نے یہ سنکر نقل مکانی کا ارادہ منسوخ کر دیا۔ ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اس نمازی کو سب سے زیادہ ثواب ملتا ہے جو دوسرے چکر مسجد میں آئے اور جو شخص امام کیساتھ نماز ادا کرے گئے لئے حاجت کا منتظر ہو پھر اسے نسبت اس شخص کے بہت زیادہ اجر دیا جونا پڑھ کر سورہ یٰسٰی اٰیۃ ۱۰۱ اِمَّا يَهْدِيَنَّ فَيَنْبَغِيَّ سُبْحَٰنَ مَنْ يُحْيِي الْمَوْتٰی اِنَّ رَبَّهُم بِمَا فَعَلَ

قال الفقيه ابو الليث يوم القيمة يوقى بأربعة اقوام ويعتذر كل واحد منهم عن العمل
عن زهره اولهم الغنى يعتذر بانى غنى ومشغول بحقوق اموالى فلم اعمدك فيقول الله
تعالى ان سليمان ملك ما بين المشرق والمغرب ولم يحص ربه فعذر ربه غير مقبول فيساقون
الى النار (والثاني) الفقير يعتذر بفقره فيلزمه يعيسى عليه السلام ايضا (والثالث) العبد
يعتذر بمرضه مولاه فيلزمه يعيسى عليه السلام (والرابع) المريض يعتذر بمرضه فيلزمه
بايoub عليه السلام (تنبيه الغافلين) ويقال ان الله تعالى يحجته بأربعة اشخاص على اربعة
اجناس يوم القيمة يحجته على الاغنياء سليمان بن داود عليها السلام فيقول الغنى يارب
كنت غنيا فالغنى شغلنى عن عبادتك فيقول الله تعالى لم تكن اخفى من سليمان فلم يمنع
غناه عن عبادتى ويحجته على العبيد يوسف عليه السلام فيقول العبد يارب كنت عبدا
والرق منعنى عن عبادتك فيقول الله تعالى له ان يوسف لم يمنعه رقه عن عبادتى
ويحجته على الفقراء يعيسى عليه السلام فيقول الفقير يارب ان حاجتى منعنى عن
عبادتك فيقول الله تعالى له انت احوج امر عيسى لم يمنعه فقره عن عبادتى ويحجته على
المريض بايoub عليه السلام فيقول المريض يارب المرض منعنى عن عبادتك

فقيه ابو الليث كاتل بي قياستك دن چار فرقو کا عذر کس طرح مقبول نہوگا (۱) دو لہند آدمی عذر کریگا کہ میں اپنے
مال و متاع میں مشغول رہ کر تیری عبادت نہ کریگا۔ اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ سلیمان نے ہفت اقلیم سلطنت کی کہ کبھی
خدا کی نافرمانی نہیں کی اس لئے یہ عذر غیر مقبول ہو چنانچہ ایسے دو لہند جنہم کس طرح ہنگا دیئے جائیں گے (۲)
فقیر اپنی محتاجی کا عذر کریگا اور اللہ تعالیٰ حضرت یسعی کا حال بیان فرما کر اسے الزام دیگا (۳) غلام اپنے
مولائی خدمت کا عذر کریگا اور اسکو حضرت یوسف کے قصہ سے الزام دیا جائیگا (۴) مریض اپنی بیماری کا عذر
کریگا اور اُس پر ایوب کے واقعہ سے الزام قائم ہوگا (۵) غافلین کہتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن چار
شخصوں کے واقعے سے چار فرقوں پر حجت قائم کرے گا (۱) مالداروں پر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے
واقعے سے حجت قائم ہوگی مالدار آدمی جب یہ کہیگا کہ اہی میرے مالی مشغولوں نے تیری عبادت سے مجھے
روک دیا تو جواب دیگا کہ سلیمان تجھے زیادہ مالدار تھے لیکن اُنکی دو لہندی اُنکو عبادت سے روک سکی
۳) غلام پر یوسف کے واقعے سے حجت قائم ہوگی۔ یعنی غلام جب یہ کہیگا کہ اہی مجھے دوسرے غلامی نے
تیری عبادت نہ کرنے دی تو ارشاد ہوگا کہ یہی غلامی یوسف کو ہماری عبادت سے نہیں روک سکی (۴) فقیر
پر عیسے کے واقعے سے حجت قائم ہوگی یعنی فقیر جب یہ کہیگا کہ اہی میری ضرورتیں تیری عبادت کو مانع نہیں
تو حکم ہوگا کہ تو عیسے سے زیادہ محتاج تھا اُنکو کسی احتیاج نے عبادت سے نہیں روکا (۵) مریضوں کو
حضرت ایوب کے حالات سے الزام دیا جائیگا یعنی مریض جب یہ کہیگا کہ اہی بیماریوں نے مجھے عبادت نہ کرنے دی

لیقول الله تعالی له امر صلتك اشده من حق ایوب ولم یجب ذلك عن عبادي فلا يكون
لاحد عند الله عند ذیوم القيمة (رتبیه الغافلین) قیل ساعات اللیل والنهار اربع عشر
قال انسان منتفص فی کل ساعة مائة وثمانین نفسا ففي اللیل والنهار یتنفص اربعین
الف وثلثمائة وعشرین نفسا وفي کل نفس یسال بسؤالین وقت الخروج ووقت الدخول
یعنی ای عمل علت فی خروج النفس ودخوله (رحمة العابدین) فاذا علمت هذا یتبني العالم
الزاهد ان یامر الناس بالمعروف وينهاهم عن المنکر كما روی عن عائشة رضی الله تعالی
عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عذب اهل قرية وفيها ثمانية عشر الف
عابد عامل اعمالهم اعمال الانبیاء قالوا یا رسول الله کیف ذلك فقال علیه السلام
لم یکنوا یغضبون لله تعالی ولا یأمرون بالمعروف ولا ینہون عن المنکر فکل من شاهد منکر
من احد ولم ینہه فهو شریک له فیه کالمستقم للغبیة فهو شریک مع المغتاب وکل اکل المعاصی
مثلا من جلس فی مجلس الشرب فهو فاسق وان لم یشرب عن انس بن مالك رضی الله عنه انه قال
قلنا یا رسول الله الانا نأمر بالمعروف حتى فعل به کذا الا نتهی عن المنکر حتى یغتنب کذا قال بل هو بالمعروف
وان لم تفعلوا به کذا وانما هو عن المنکر فان لم یجتنبوه کذا فلما فعل المنکر النهی عن المنکر حتى لا یجتمع اثنان

تو جواب ایسا کہ ایوبؑ تم سے زیادہ پیار ہی مگر اسے انگوہاری عبادت سے باز نہیں رکھا۔ نتیجہ یہ ہی کہ قیامت کے
دن اللہ تعالیٰ کے روبرو کسی کا کوئی عذر نہ چل سکیگا (تنبیہ الغافلین) کہتے ہیں رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے
ہیں اور آدمی ہر گھنٹہ میں ایک سو اسی مرتبہ سانس لیتا ہی اس حساب سے دن رات کے چار ہزار تین سو بیس سانس
ہر سانس کے آتے جانے کے متعلق انسان سے دو سوال کئے جائینگے یعنی یہ پوچھا جائیگا کہ تو نے سانس لے کر
وقت کیا کیا اور جانے کے وقت کیا کیا (روضۃ النابین) اسلئے عالم زاہد پر لازم ہے کہ لوگوں کو امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر کرتا رہے چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں ایک ایسے قریب پر غضب نازل
کیا گیا جس میں اٹھارہ ہزار عابد انبیاء کی برابر عمل کرتے ہوئے رہا کرتے تھے لوگوں نے اسکا سبب پوچھا آپؐ فرمایا یہ
عابد خدا کیلئے کسی پر خفا نہیں ہوا کرتے تھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے انکو سروکار نہ تھا اس سے معلوم
ہوا کہ جو بری بات کو دیکھ کر منع نہیں کرتا وہ خود اس برائی میں شریک ہے۔ جیسا کہ فہیت سنئے والا کہ نپوٹے کا
شریک ہوا کرتا ہی۔ سیطرح اور گناہوں کو بھجنا چاہئے۔ مثلاً شرابخوری کی محفل میں بیٹھنے والا کو خود نہ پئے
لیکن فاسق ضرور ہو جاتا ہی۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا امر بالمعروف
اسی وقت کرنا چاہئے جبکہ ہم خود پوسے طے پر عمل کرتے ہوں اور نہی عن المنکر اس حالت میں لازم ہے کہ ہم خود برائیوں سے
محلی اجتناب رکھتے ہوں فرمایا نہیں۔ خواہ تم عمل مجرور لیکن امر بالمعروف کرتے رہو اور خواہ تم اجتناب نہ کرو مگر
لوگوں کو برائیوں سے بچاتے رہو۔ اسلئے برے کام نہ کرنا والا اگر دوسروں کو برائیوں سے بچائیگا تو دوسرا گناہ کماٹے گا

اسی قال خذوا الظل العالی السورۃ فاتخذوا ظله لای قوا من البحر من الشیطان
 رح ان رجلا قال لابی القاسم الحکیم ما بال علماء زماننا ان یسبوا الناس بوجوه عظيمة
 لا یتعظ السلف فقال ان علماء السلف كانوا یقاظوا وكان الناس یسبوا فینبذ الیقاظ
 البیاء وعلماء زماننا یسبوا الناس موق فکیف یحیی النیام الموق کما یحال مکتوب
 لا لتورلة من یزعم الخیر یصد السلامة وفي الانجیل من یزعم الخیر یصد الندامة
 وفي الفرقان من یعل سوء یمجز به (رحلی) عن عکرمة ان رجلا عمر علی شجرة تعبد من دون
 الله فغضب علیها فاساد رکب حارة وتوجه الی الشجرة لیستقیم فاقبیه ابلیس فی
 الشجرة فقال له ابن آدم ذنب فقال الی شجرة تعبد من دون الله وعهدت
 الله عهدا ان اقطعها فقال له ابلیس علیہ اللعنة ما لك ولها دمع قطعها فلم یدع
 فتحاصم فصرع ابلیس ثلاث مرات فلما عجز ابلیس عنه قال له ارجع وانا اعطیک کل
 یوم اربعة دراهم فقال الرجل تفعل ذلك فقال نعم فرجع الی منزله فلما ارجع الی بعبادة
 صار یجید تحتها کل یوم اربعة دراهم الی ثلاثة ایا مر فلما اصبح بعد ذلك لم یجد شیئا
 فاخذ الفاس وركب حارة وتوجه نحو الشجرة فقام ابلیس علی تلك الصنعة وقال له ابن آدم

چنانچہ یہاں مشہور ہے کہ ہر عمل عالم کے قول کو بیا فصل کو چھوڑ دو کیونکہ اسکا قول خدا کی طرف سے ہے اور فعل شیطان
 جانے حکایت ایک شخص حکیم ابوالقاسم سے کہا کیا سبب بخلاف علماء سلف اس زمانہ کو علماء کا وعظ
 لوگوں پر اثر نہیں کرتا؟ انہوں نے جواب دیا علماء سلف حالت بیداری میں تھے اور اس زمانہ کے لوگ حالت خواب میں
 جاگتا آدمی سوئے کو جگا سکتا ہے۔ اس زمانہ کو علماء حالت خواب میں ہیں اور لوگ بمنزلہ میت اسلئے سو اذنی مرد کو
 زندہ کر سکتا۔ چنانچہ قوت میں ہے کہ کئی کا بیج بولنے والا سلامتی کا کلیان حاصل کرتا ہے اور انجیل میں ہے کہ بدی کا تخم
 بولنے سے امانت اٹھاتا ہے اور قرآن مجید میں ہے من یعل سوء یمجز به (رحلی) کہ ابلیس نے کہا کہ تیرا بیکہا حکایت
 حکیم سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی ایسے درخت کو دیکھا جسکی پوجا ہو اگر کئی تھی حالت غضب میں ایک کلیان
 لیکر اپنے گدھے پر سوار ہوا اور اسے جڑ سے کاٹ ڈالنے کو ارادہ پر چلا۔ رستہ میں شیطان بصورت انسان نے چھپا
 کہ کمان کا ارادہ ہے جواب دیا کہ فلان درخت کی پوجا ہو اگر کئی ہے بیٹے خدا سے عہد کر لیا ہے کہ اُسے کاٹ ڈالو تو نگا
 ہذا اپنا عہد پورا کرتے جاتا ہوں شیطان نے کہا بھلا تم اس بچکا درخت کے پیچھے کیوں پڑتے ہو اپنی گھر
 چلے جاؤ۔ مگر اس شخص نے منظور کیا تھوڑی دیر دونوں میں کشتی ہوئی شیطان تین بار پھر دنگا۔ آخر ناپا ہو کر
 کہا کہ تم اس درخت کو نہ کاٹو میں تمکو چار درم روز دیا کرونگا چنانچہ شخص اقرار دیا کہ اپنے گھر واپس چلا آیا
 اور ایک ہفتہ متواتر چار درم روز ملنے کے نیچے سے حاصل کئے۔ چوتھے دن کچھ نہ ملا۔ کلیان لیکر
 درخت کاٹنے چلا۔ شیطان نے کہا کہ گھر کے ارادے ہیں۔

قال اريد قطع تلك الشجرة فقال ابليس لا تطيق ذلك فتخاصما اخرهم ابليس لعنه الله ثلاث مرث فتجيب للرجل فقال ياى سبب انت غالب على مكنت خالبا عليك قيل قال ابليس عليه اللعنة نعم كان خروجك اول مرة لله تعالى فلوا جتمع اعوانى كلهم عليك لا يقاوموك واما الان فاما خرجت حيث لم تقبل لداهم تحت سجادتك فلا جرم كنت غالباً عليك فارجم والا ضربت فرجم الرجل وترك قطع الشجرة (زبدة الواعظين) عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه ان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزول قدما عبد يوم القيمة حتى يسأل عن اربع خصال عن عمره فيمرفأناه وعن جسده فيمرفأناه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيما انفق (هذا الحديث من حسان المصابير) والعبد المذكور فيه وان كان حاما لكونه نكرة في سياق النفي لكنه مخصوص بقوله صلى الله عليه وسلم ويدخل الجنة من اتقى سبعون ألفا بغير حساب فعلى هذا يكون السؤال المذكور فيه لغير هؤلاء السبعين ألفا فلا بد لكل من يؤمن بالله واليوم الآخر ان يعلم انه يسأل يوم القيمة ويناقش في الحساب ويطلب بمناقيل الذر من الخطرات والمخاطر وانه تعالى لا يغييه من هذه الاخطار الا بالزوم وحاسبة النفس في تجارتها لآخرتها ومطالبتها في انقاسها وساعاتها وحركاتها وسكناتها

جواب دیا فلان درخت کاٹنے جا تا ہوں۔ اُس نے کہا تم اسپر قادر نہیں ہو۔ دونوں کی گفتگو ہوئی اور میں بارشطان نے اُسے بچھا دیا۔ اُس شخص نے انہا تعجب پوچھا کہ اس سے پہلے میں شجر غالب تھا اب تیرے غلبہ کا کیا سبب۔ شیطان نے کہا اول مرتبہ تو خاص اس کے لئے ٹھیک تھا میرا تمام لشکر تیرا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور اب فقط درمیں کے خیال سے نکلا ہے، اسلئے میں غالب گیا ہوں جان کی خیر ہے تو واپس چلا جا۔ ورنہ گردن توڑ ڈالوں گا چنانچہ یہ شخص ناکا میاب ہو کر واپس آ گیا اور درخت کاٹنے کا خیال چھوڑ دیا (زبدة الواعظین) ابن مسعود سے روایت ہو کہ قیامت کے دن بندہ چار سوال کئے جائے گے پہلے اپنے خدا کے سامنے سے ہرگز نہ مل سکے گا (۱) عمر کس چیز میں فنا کی (۲) بدن کس کام میں گھلایا (۳) علم پڑھا کیا (۴) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچا (الحديث من المصابير) حدیث لفظی عہد سیاق نفی میں مکرہ ہونے کے باعث عام معلوم ہوتا ہے لیکن فی الواقع عام مخصوص البعض ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں داخل ہوئے گئے اس سے ظاہر ہے کہ سوال مذکور ان ستر ہزار کے سوا اوروں کو ہوا مگر ہر مومن کو جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن حقائق پر کیا اور حساب میں غشی ہوگی۔ ذرا برہم خطرات اور وسوسوں کا مطالبہ کیا جائیگا اور اس سے اُس کی نجات ملیگی جو آخرت کی تجارت میں اپنے نقص سے حساب بیتا رہی۔ اور ایک ایک ساعت۔ ایک ایک دم اور تمام حرکات و سکنات کا مطالبہ کرتا رہے۔

فان من حاسب نفسه قبل ان يحاسب يخف عليه يوم القيمة حسابه ويحضره عند السؤال جوابه ويحسن من قلبه وما به ومن لم يحاسبه مات ومحلته وتطول في عرصات القيمة وقتاً وبقية الى الخزي والمقت سيئاته فاذا لا بد للمؤمن ان لا يفعل في تجارتها ربحاً وفقرته عن مراقبة نفسه في حركاتها وسكناتها ولحظاتها وخطراتها لان هذه التجارة ربحها الفرج والاولى وبلوغ سعادة المنتهى مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين (عالمسوى) سورة

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

رقد اظلم من تزكى (تظلم من الكفر والمعصية او تكثر من التقوى من الزكاء وتظلم للصلاة او ادى الزكوة (وذكر اسم ربه) بقلبه ولسانه (رضي) لقوله تعالى اقمر الصلاة لذكرى ويجوز ان يراد بالذكر تكبيرة الخضر قيل من تركى فصدق للفطر وذكر اسم ربه كبر يوم العيد فصلى صلاته بل توشرون الحيوۃ الدنيا فلا تفعلون ما يسعدكم فى الآخرة والمخاطب للذائق على الالتفات او على اضماع قل او للكل فان السعى للدنيا اكثر فى الجملة والآخره خير وايضا فان فعيها متخذ بالذات خالص عن الغوائل لا انقطاع له لان هذا لفظي الصنف الاول

كبر يوم الحساب على نفس كالحاسب كرنيا لونه قياست كاحساب آسان هو جاكجا - ايسه لوگ سوال كے جواب اچھے طرح ديدینگے اور انکا انجام اچھا ہوگا - البتہ جس نے نفس سے حاسب يا وہ دہائی حسرت میں گرفتار رہیگا عرصہ قیامت میں برسوں کھڑ رہنا پڑیگا - اُسے اُسے گناہ رسوائی اور غضب آئی کی طرف کھینچ لیا جائیگا - سارے نبیوں پر واجب کہ تجارت آخرت کے لیا اپنی تمام حرکات وسکنات اور خطرات و لمحات کے متعلق بحاسبہ نفس سے غافل نہ ہو کیونکہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلیٰ اور پیغمبروں صدیقوں شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ سدرۃ المنتهى پہنچ جاتا ہے بجا نبوی

سورة بسم الله الرحمن الرحيم
فَقَدْ أَظْلَمَ مَنْ تَزَكَّى یعنی جو شخص کفر و معصیت سے پاک ہو گیا یا جس نے تقویٰ زیادہ کیا اس صعدت میں زکاء سے شقی ہے یا جو نماز کے لئے پاک صاف ہوا یا جس نے زکوۃ ادا کی وہ اپنی مراد کو پہنچا - وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى او دل یا زبان سے اپنے پروردگار کا نام لیا اور نماز پڑھی یہ ایسا ہی جیسا اَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِیٰ دیکھ یاد کے لئے نماز پڑھیں اور اگر ذکر سے کبیر تحریر مراد لیا جائے تو بھی درست بعض کا قول ہے کہ صدقہ فطریہ والہامن تزکی میں اور عید کے دن کبیر کو کچھ بعد نماز پڑھنے والا ذکر اسْمَ رَبِّهِ میں داخل ہو بل تَوَدُّونَ الْجَنَّةَ الدُّنْيَا کو گو تم دنیوی زندگی کو پسند کرتے ہو اور وہ بات نہیں کرتے جو آخرت کے لئے نیک بناوے - اس میں بطریق التماس الشقی کو خطاب کیا گیا یا لفظ قل محذوف یا خطاب کو عام سمجھے کیونکہ فی الجملة دنیا کے لئے زیادہ سعی کیجاتی ہے وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى - حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے کیونکہ اُسکی نعمتیں بالذات شلذذ امیرش سے پاک اور دائمی ہیں لَاقِ الْصَّخْفَ الْأَوْفَى

الاشارة الى ما سبق من قد افلم فانه جامع الامر الديانة وظاهرة الدنيا الملائكة الصنف
 ابراهيم وموسى بدل من الصنف الاول قال النبي عليه السلام من قرأ سورة الاحقلى
 اعطاه الله عشر حسنات بعد كل حرف انزله الله على ابراهيم وموسى وعيسى عليهم السلام
 رقاصى بيضاوى) عن انس بن مالك رضى الله عنه انه قال ان رسول الله عليه السلام
 صعد المنبر فقال امين ثم صعدا لدرجة الثانية فقال امين ثم صعدا لدرجة
 الثالثة فقال امين ثم استوى فجلس فقال له معاذ بن جبل صعدت ثلاث مرات
 فما حكمته يا رسول الله قال اتانى جبرائيل فقال يكسر من ادرك شهر رمضان ولم يصم
 الى اخره ولم يغفر له دخل النار فابعد الله منها فقلت امين وقال من ادرك ابوابا واحدا
 ولم يدبرها فمات دخل النار فابعد الله منها فقلت امين وقال من ذكر عند اسماء
 ولم يصل عليك دخل النار فابعد الله منها فقلت امين (زبدية) قيل قد افلم من تزكى يعنى بالوالدين
 كقوله تعالى ووقضى ربك ان لا تعبدوا الا اياه وبوالوالدين احسانا و قيل قد افلم
 من تزكى يعنى من ترك الليل الى الظلمة كقوله تعالى ولا تركونوا الى الذين علموا
 ففسكم النار و قيل قد افلم من تزكى يعنى من ترك الغيبة

يعنى مضمون قد افلم من تركى الى اخره جو امر دينى كاجامع او كتب منزله كخلاصه هي يلى صحيفون يعنى ابراهيم
 او موسى كصحيفون بين موجودى يغير عليه السلام كقول هو كماله تعالى سورة الاحقلى ۱۰۰ كوان
 حرفون بين ايديك حرفك براد من بينك انك فرما هو ابراهيم موسى اور محمد صلى الله عليه وسلم يرازل هو
 بين (بيضاوى) انس بن مالك سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے منبر پر چڑھ کر فرمایا امین
 پھر دوسری سیڑھی پر چڑھ کر فرمایا امین۔ پھر تیسری سیڑھی پر چڑھ کر فرمایا امین پھر چوتھی کے معاذ بن جبل
 نے کہا حضور اس تین بار امین کہنے میں کیا حکمت تھی۔ فرمایا جبرائیل نے مجھے یہ کہا تھا کہ جو شخص
 یا کر آخر تک روزے نہیں رکھتا دوزخی ہو جاتا ہے خدا سے دوزخ سے دور رکھے۔ یعنی نماز امین۔ پھر کہا
 جو شخص اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کو یا کر انکے ساتھ نیک سلوک نہیں کرتا جہنمی ہو جاتا ہے خدا
 سے جہنم سے دور رکھے۔ یعنی کہا امین پھر کہا جو شخص آپکا نام منکر درود نہیں بھیجتا قابل دوزخ ہو جاتا
 ہے۔ خدا سے دوزخ سے بچائے۔ یعنی کہا امین (زبدیہ) قد افلم من ترکى كقوله تعالى ولا تركونوا الى الذين علموا
 بين بعض نے کہا ہے جس نے والدین کے ساتھ نیک کی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ووقضى ربك ان لا تعبدوا الا اياه وبوالوالدين احسانا
 الا اياه الا لا تیرے پروردگار کا حکم ہے کہ اُسکے سوا اور کسی کو نہ پوجو۔ اور مان باپکے ساتھ نیک کرتے رہو۔
 بعض کا قول ہے جسے ظالموں سے میل ملاپ چھوڑ دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہو ولا تركونوا الى الذين علموا
 ظالموں کی طرف نہ جھکو۔ ورنہ تمکو آگ پکڑ لیگی۔ بعض کہتے ہیں جس نے غیبت کو چھوڑ دیا۔

كقوله تعالى ولا يفتن بعض بعضاً وقيل قد اقلع من تركي يعني من تركه بحجة الدنيا
كقوله تعالى ريوماً لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم وقيل قد اقلع من تركي
يعني من ذكر الله كثيراً كقوله تعالى يا ايها الذين امنوا ذكروا الله كثيراً وقيل قد اقلع
من تركي يعني من صبر على مصيبة الله كقوله تعالى انما يؤتى الصابرون اجرهم بغير حساب
وقيل قد اقلع من تركي يعني من تظهر ظاهره وباطنه كقوله تعالى ظهر الفساد في البر والبحر
بما كسبت ايدي الناس ليدنقهم بعض الذي عملوا العلمهم يرجعون وقيل قد اقلع من
تركي يعني بتلاوة القرآن كقوله تعالى واذا نكلت عليهم آياته زادتهم ایماناً وقيل
قد اقلع من تركي يعني باخلاص عمله كقوله تعالى الا من تاب وامن وعمل عملاً صالحاً ولنسأله
يبذل الله سيئاتهم حسنات وقيل قد اقلع من تركي يعني نهي النفس عن الهوى كقوله
تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى) ينظر في
عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال اذا صاموا شهر رمضان وخرجوا
الى عيدهم يقول الله تعالى يا ملائكتي كل عامل يطلب اجرة وعبادتي الذين صاموا
شهرهم وخرجوا الى عيدهم يطلبون اجورهم اشهدوا اني قد غفرت لهم

چنانچه الله تعالى کا قول ہے کہ لَا يَفْتِنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِس میں ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ بعض کا قول ہے
بے دنیا کی محبت چھوڑ دی چنانچہ ارشاد ہوا ہے بَعْضُهُمْ مَالُكَ بَعْضُهُمْ اَوْلَادُكَ بَعْضُهُمْ اَوْلَادُكَ
نہی۔ مان جو خدا کے پاس سالم دل لیکر آیا وہ فتنے میں رہا۔ بعض کہتے ہیں جس نے یا دہی بکشت کی چنانچہ
آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ يَوْمَ تَوَدُّ كُلُّ نَفْسٍ اَنْ تَبْعَكَ اُولَئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ بعض کا قول ہے جو خدا
کی بھیجی مصیبت پر صبر کرے چنانچہ فرماتے ہیں اِنَّمَا يُؤْتِي الصّٰبِرِيْنَ اَجْرَهُمُ الْاُولٰٓئِ صَابِرُونَ کو بحساب بدلہ
دیا جائے گا۔ بعض نے کہا ہے جو اپنا ظاہر و باطن پاک رکھے چنانچہ ارشاد ہوا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ
جگلوں اور دریاؤں میں لوگوں کے بد اعمال کے باعث بگاڑ پڑ جاتا ہے یہ اس لئے کہ خدا انکو انکے بعض اعمال کا
مزا چکھا دے تاکہ وہ توبہ کریں۔ بعض کا قول ہے جو تلاوت قرآن سے ترکیہ حاصل کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ
اِذَا نَكَلْتُمْ عَلٰٓیْكُمْ الْاَيَةُ جِبْ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ
ہے جسے خاص عمل کے چنانچہ حکم ہے اِنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ اَنْ تَرَوْا نَارَ
بدیوں کو نیکیوں سے بدلہ دینا۔ بعض کا قول ہے جسے نفس کو بد خواہشوں سے روکا جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَ اِنَّمَا تَمَنَّٰ خَافَ مَخَافًا
دیکھ جو اپنے خدا کے سامنے کھڑا ہوئیے دُور اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا اسکا ٹھکانا جنت ہے (شیخ زادہ) ابن مسعود
سے مروی ہے کہ جب رمضان کے روز رکھ کر لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ہاتھ پر کہ ہر کام کرنے والے
اپنی مزدوری مانگا کرتا ہے یہ سیکرہندے روزی تمام کر کے عید گاہ کی طرف اپنی مزدوری مانگتے ہیں تم گواہ ہو بیٹے ان

فینادی منابیا امة هذه اوصوا الى من اذ لكم قد بدلت صيغتها كما بالحسنات فيقول الله تعالى اعبادي حتم لي واظفر تملق قوموا مغفورا لكم (زبدية الواعظين) عن النبي عليه السلام انه قال رمضان اوله رحمة واوسطه مغفرة واخيره عتق من النيران وقال عليه السلام ان الله يعتق في كل ساعة من رمضان من الليل والنهار ستائة الف عتق من النار ومن استوجب العذاب الى ليلة القدر وفي ليلة القدر يعتق بعدد من اعتق من اول الشهر وفي يوم الفطر يعتق بعدد من اعتق في الشهر وليلة القدر (تنبيه الغافلين) هن انس بن مالك عن النبي عليه السلام انه قال صوم العبد معلق بين السماء والارض حتى يؤدي صدقة الفطر واذا أدى صدقة الفطر جعل الله له جناحين اخضرين يطير بهما الى السماء السابعة ثم يامر الله تعالى ان يجعل في قنديل من قناديل العرش حتى يلقى صاحبه (زبدية) قال انس بن مالك للمؤمن خمسة اعياد (الاول) كل يوم يمر على المؤمن ولا يكتب عليه نب فهو يوم عيد والثاني اليوم الذي يخرج فيه من الدنيا بالايمان والشهادة والصحة من كيد الشيطان فهو يوم عيد والثالث اليوم الذي يجاوز فيه الصراط ويامن من احوال القيامة ويخلص من ايدي الخصوم والزبانية فهو يوم عيد والرابع اليوم الذي يدخل فيه الجنة ويامن من الجحيم فهو يوم عيد (والخامس) اليوم الذي ينظر

اسم وقت ایک فرشتہ نازل رہا ہے اے امت محمدیہ اپنے گھروں کی طرف چلے جاؤ تمہاری برائیاں تمہاری گنہگاریاں دی گئیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو۔ تھے میرے لئے روزے رکھے اور میرے لئے افطار رکھے۔ جاؤ میں نے تمکو بخش دیا پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رمضان کا اول عشر رحمت کا ہے اوسط مغفرت کا اور آخر دوزخ سے آزادی کا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر ساعت میں لیلة القدر تک (دن ہویا رات) چھ لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے اور لیلة القدر میں اول روزہ سے لیلة القدر تک کی گنتی کے برابر دوزخی آزاد ہوتے ہیں پھر عید کے دن اس قدر رحمی آزاد ہوتے ہیں جتنے تمام رمضان اور ہر لیلة القدر میں ہوئے تھے (تنبيه الغافلین) انس بن مالک سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں مسلمان کا روزہ جیتک صدقة الفطر ادا کرے آسمان زمین کے مابین معلق رہتا ہے یہ جب بندہ صدقة الفطر ادا کر دیتا ہے تو اس کے دو سبز پر لگاتے ہیں اور ان کے ذریعہ روزہ ساتویں آسمان تک اڑتا جاتا ہے۔ پھر اس روزہ دار کے آگے تک عرش کی قدیل میں امانتا رکھ دیا جاتا ہے (زبدية) انس بن مالک کا قول ہے کہ موسیٰ نے پانچ عید میں میں دل بے گناہ کی چون گزرا تو وہ گویا مسلمان کے لئے عید کا دن ہے اس جنت ایمان اور کھڑک شاد کے ساتھ مکہ شیطان سے بکھر دینا ہے نکلیا گیا وہ عید کا دن ہوگا (۴) جس دن پلاطون سے نجات ہو جائیگا ۱۰ ہوال قیامت سے نجات پائیگا۔ عذاب کے فرشتوں کے ربانی میکی۔ بیشک عید کا دن ہوگا (۵) جس دن حجیم سے نجات پا کر جنت میں داخل ہو جائیگا عید کا دن ہوگا (۵) جس دن دیدار الہی ہوگا سبے مبرا عید کا دن (۶) جس دن

وعن وهب بن منبه انه قال قال عليه السلام ان ابليس عليه لعنة يصيح في كل يوم عند جمعهم
عند فيقولون يا سيدنا من اغضبك انا نكسر فيقول لا تقى ولكن الله تعالى قد غفر لهذا الامة في هذا
اليوم فليكن ان تشغلوهما بالذلات والشبهات وشرب الخمر حتى يغفر الله لهما فليكن العاقل ان يغفر
في يوم العيد عن الشهوات والمناهي ويدعو على الطامعات ولذا قال النبي عليه السلام اجتمعوا في يوم
في الصدقة واعمل الخير والادب من الصلوة والزكوة والتسبيح والتكبير فانه اليوم الذي يغفر الله تعالى
فيه ذنوبكم ويستجيب دعاءكم وينظر اليكم بالرحمة (درة الواعظين) حكى ان صلح بن عبد الله
كان اذا كان يوم الفطر ذهب الى المصلى فجمع بعد اداء الصلوة الى داره وجمع اهل وعياله عنده
وجعل على عنقه سلسلة من حديد وهال الرماد على راسه وجسده وبكى بكاء شديدا فقال
يا صلح هذا يوم العيد ويوم السرور فاحللك هذا فقال عرفت ذلك ولكن انا عبد امرئ رب
ان اعل علاله فعملت فلا ادري اقبل ام لا وكان يجلس في طرف المصلى فقيل له لم لا تجلس
في وسط المصلى قال جئت سائلا للرحمة وهذا يجلس السائلين (زبدية الواعظين) قال عليه
السلام اذا كان يوم الفطر بيعت الله الملائكة فيهبون الى الارض في كل البلاد فيقولون
يا امة هجر اخرجوا الى ربكم يريدون فاذا ابرزوا الى مصلاههم يقول الله اشهدوا يا ملائكتي

وهب بن منبه سے روایت ہو کہ ابلیس علیہ لعنہ دن اس قدر جھٹا چلا تا کہ تمام شاہین جمع ہو جاتے ہیں اور کہیں
میں کہ جس شخص نے آپ کو غصہ دلایا ہو اس کے کمرے کے کڑا لٹکے جو ابرتا ہو کہ کیرا غصہ صرف اس کے ہو کہ کج
کے دن اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بخشہ یا تہ پلازم کہ مسلمانوں کو لذتوں اور برائی خواہشوں میں مشغول کرو۔
شر بخاری میں لگاؤ تاکہ اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہو جائے اس لئے عاقل پر فرض ہو کہ عید کے دن اپنی نفس کو خوش
دیگر نمونے سے روکے اور طامات کی ملامت کرتا رہی اس لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو عید کوں خیر
خادہ زکوة تسبیح و تہلیل اور دیگر اعمال خیر میں زیادہ کوشش کیا کرو۔ کیونکہ اس دن خدا تمہارے گناہ بڑھاتا
قبول کرتا اور تمہاری طرف نظر جنت سے دیکھتا ہو درۃ الواعظین حکایت صاحب ابن حماد اللہ عید کے دن جب عید گاہ
واپس آتے تو اپنے گھر والوں کو جمع کر کے اپنی گلے میں لوہے کی زنجیر ڈالتے اور سر جو ہم پر خاک لگ کر گریہ و زاری
کرتے لوگ کہتے کہ یہ تو خوشی کا دن جو آپ یہ کیا کر رہے ہیں جو ایسے کہ یہ مجھے بھی معلوم ہو کہ میں بند خدا
ہوں مجھے حکم ہو کہ خالص اس کے لئے عمل کروں۔ میں نے عمل تو کئے لیکن یہ معلوم نہیں قبول ہو کہ یا نہ ہو
ایک قاعدہ تھا کہ عید گاہ میں جا کر ایک کنارہ بیٹھا کرتے تھے لوگوں سے کہا آپ سچ میں کہیں نہیں بیٹھے۔

خبرایا میں سائل رحمت بنکر آیا ہوں اس لئے مسلمانوں کی جائے بیٹھنا ہوں درۃ الواعظین پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں
اللہ تعالیٰ عید کے دن فرشتے نازل کرتا رہی اور وہ زمین پر اتر کر تمام شہروں میں پھیل جاتے ہیں اور یہ کہتے ہیں
امت محمدیہ سب کریم کی طرف چلو پہرچ لوگ نماز کی طرف چلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہو اسے فرشتوں کو گواہ رہو

ان قد جعلت ثوبهم على صياهم مضطرباً ومضطرباً ويقال ان الحكمة في عيد الدنيا انك تقيدهم
 الاخرة فاذا رايت الناس بعضهم يذهب مشاة وبعضهم ركباناً وبعضهم لا بأساً وبعضهم على
 وبعضهم ليس اطلاقاً وبعضهم لا بأساً وبعضهم لا بأساً حكماً وبعضهم لا بأساً فاذكر سيد القيمة
 فانه كذلك كما قال الله تعالى ربيوم نختار المتقين الى الرحمن وقدنا ونسوق المحردين الى جهنم
 ورداً وقال الله تعالى يوم ننفخ في الصور فتاتون افواجاً وقال الله تعالى يوم تبيض وجوه
 وتسود وجوه ولذا قيل ان الائمة مصيبة لا يتأمر ولبعث اصحاب الاموات وحكى عن
 انس بن مالك رضى الله عنه عن النبي عليه السلام انه خرج لصلوة العيد والصبيان يلعبون
 وفيهم صبي جالس في مقابلة له وعليه ثياب بدلة وهو يبكي فقال النبي عليه السلام له ايها الصبي
 مالك تبكي فلا تلعب معهم فليصبر فله الصبر فقال له ايها الرجل مات ابي بين يدي رسول
 الله في غزوة كذا او تزوجت امي اكلت اموالي واخرجني زوجها من بيتي وليس لي طعم امر
 ولا شراب ولا ثياب ولا بيت فلما نظرت اليوم الى الصبيان ذوى الالباء اخذتني مصيبة ابني فلن
 ابكي فاخذ رسول الله بيده فقال له يا صبي هل ترضى ان يكون ابا وعائشة اما وعلياً عما
 والحسن والحسين اخوين وفاطمة اختك فاعرف الصبي انه رسول الله فقال له ارضى يا رسول الله

ان کے روحوں کا بدلہ میری رضا اور منظر ہے بعض کا قتل ہو کہ دنیا کی عید میں یہ کھمت ہو کہ آدمی شہرت کی عید کو
 یا درکھے کیونکہ دنیا میں عید کے دن بعض آدمی سیدلئے ہیں بعض سوار بعض کپڑے پہنے بعض ننگے بعض
 کے پاس طلسم کے لباس اور بعض کے پاس ٹاٹ کا بعض کھلے کودتے اور بعض روئے ہوئے اس نظارہ کو
 انسان حال قیامت پیش نظر رکھے کیونکہ وہ ان بھی اس طرح ہوگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَجْهَ الْمُتَّقِينَ إِلَى اللَّهِ
 وَفْدُ الْآلَةِ جَمْعُ سِدْنِ بِرْمِیْگَارِ وَکُوْرُحَانِ کی طرف جمع کرینگے اور گزنگار و گزنگار کی طرف کھینچینگے دوسری بات یہ ہے
 یَسْطُرُ فِي الصُّورِ فَمَا تَوَافَا جَسَدِنَ صَوْبُوْرُکَا جَانِیْگَا تَمَّ سَبَّ کُتْمُکَا اے اللہ تعالیٰ کا قول ہے یَوْمَ
 نَبْیُضُ وَجْهًا وَكُتْمًا وَوَجْهًا سِدْنِ اَلْکَرَّحَرَّ سَفِیْہ ہونگے اور اکر سیاہ اسلئے کہا گیا ہے کہ عیدین یثیموں اور
 میرے لئے مصیبتیں ہیں حکایت انس بن مالک پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ عید کی نماز
 کے لئے جا رہے تھے رستہ میں لڑکے کھیلنے لگے انہیں ایک لڑکا پٹے کپڑے پہنے لگ بیٹھا رو باٹھا آپ نے فرمایا
 لڑکے! کیوں رو رہا ہے تو بھی اس کے ساتھ کھیل اسے حضور کو نہ پہچانا اور یہ کہ امیر اباب پیغمبر خدا کے ساتھ ظان
 جاوین شہید ہو گیا مایح میرے کہ کا نام مال کھاپی کر اور نکاح کر لیا اور اس کے خاوند نے مجھے گھر سے نکال دیا اب
 میرے پاس کھانا نہ پینا نہ گھر نہ کپڑا جب ان باپ و امے اور لڑکوں کو دیکھتا ہوں تو پسنے باپ کا صدر پہ لپکتا ہوا
 اسلئے روتا ہوں پیغمبر خدا اسکا نام پڑ کر پڑا کیا تجھ کو یہ پسند ہے کہ میں تیرا باپ بنوں اور عائشہ تیری بیوی بنیں
 علی چاہوں جس حسین بھائی بنیں اور فاطمہ میں ہوں اب لڑکے نے پہچان لیا کہ آپ رسول اللہ ہیں اور یہ کہ میں صلی اللہ علیہ وسلم

فجاء النبی علیہ السلام الی منزله والیہ الحسن الشیاب وشیخہ وزینہ فطینہ فخرج
الصبیح صاحا کما مستبشرا فلما رآه الصبیان قالوا له کنت قبل هذا الان تیکه فیا بک صرنا ان
مسرحا فقال کنت جائعا فشبعت وکنت عاریا فلبست وکنت یتیمما
فکان رسول الله نبی وخالصة اخی والحسن والحسین اخی وعلی عی وفاطمة اخی واولاد افرح
فقال الصبیان یا لیت اباؤنا قتلوا فی سبیل الله فی تلك الغزوة فنكون کذلک فلما توفي النبی
علیه السلام خرج الصبیح وهو یحشو الثراب علی راسه فاستغاث وقال الان صرت غریبا ویتیمما
فضمه ابو بکر الصدیق الی نفسه رضی الله عنه (زیدة) صدقة الفطر واجبة عملا به اعتقادا
علی الخوالمسلم المملک لئلا یصل عن الخوایم الاصلیة وان لم یکن نامیا وبقرم الصدقة وتجب
اذا ضمیة عن نفسه وولد الصغیر الفقیر وعبد للخدمة ولو کان کافرا وکذا مدبرة وامرؤة لا هن
نزوجته وولد الکبیر وطفله الغنی بل من مال الطفل والمجنون والطفل والاعن مکاتبة لا عن عیلة
للقبارة ووقت اداء صدقة الفطر قبل صلوة العید وی ان عثمان بن عفان رضی الله عنه نسی زکوة الفطر
قبل صلوة العید فجعل کفارته غنق رقبة ثم جاء النبی علیہ السلام فقال لیرسل الله نسیت زکوة الفطر
قبل صلوة العید فجعلت کفارته غنق رقبة فقال علیہ السلام لو اعطت یا عثمان مائة رقبة لم تبلغ ثواب

آپ سے اپنے گھر لینگے۔ کپڑے پہنائے۔ پیٹ بھر کے کھا کھلایا بنایا ستورا اور کاکا خوش ہوتا ہوا ہاں ہاں
نچا۔ دو کون سے کہا یہ کیا اس سے پہلے تو رو رہا تھا اور اب ہنس رہا ہے۔ جواب دیا پہلے میں بھوکا تھا اب
پیٹ بھر کے کھا آیا ہوں۔ پہلے تنگ تھا اب کپڑے پہن رہا ہوں۔ پہلے یتیم تھا اب رسول اللہ میرا باپ حضرت
عائشہ میری ماں حسن حسین بھائی۔ علی چچا اور فاطمہ بہن۔ یحییٰ بہن۔ پھر میں خوش کیونکر ہوں۔ لڑکوں کو کہا
کاش میں جاو میں ہمارے باپ قتل کئے جاتے اور ہم اس لڑکے کی طرح حضور کے پیٹے بجاتے پیغمبر علیہ السلام
کی وفات کے بعد یہ لڑکا سر پر ٹی ڈالتا ہوا نکلا اور یہ کہا آج میں غریب و یتیم ہو گیا ہوں یہ سنا حضرت ابو بکر صدیق
لے اپنی سایہ تربیت میں کیا زبرد ہر لڑکے کو مسلمان ماقول لک نصاب پر چو حاجت اصلی سے زائد ہر صدقہ فطر علا و جب
ہو (گو اعتقاد انسی) نصاب می ہوا نہ ہو۔ اور اسی سے صدقہ حرام ہو جاتا ہے علی ہذا القیاس قربانی اپنی ذات اور اپنی
محتاج و صغیر اولاد اور اس غلام کی طرف واجب ہے جو خدمت کے لئی ہو خواہ کافر ہی کہیں نہ ہو یہی حکم مدبر اولاد کا
ہو البتہ تجورو۔ بلع اولاد۔ اولاد اطفال کی طرف واجب نہیں بلکہ لڑکے ہی کے مال سے کرنی چاہئے۔ اسی طرح
مکاتب اور غلام تجارت کی طرف قربانی واجب نہیں دیوانے کا وہی حکم یہی ہے۔ کا۔ صدقہ فطر عید کی نماز
سے پہلے ادا کرنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمان ایک مرتبہ نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا بھول گئے
تھے۔ اس کے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا۔ پھر پیغمبر علیہ السلام سے اپنی نیان اور کفارہ کا حال بیان فرمایا اپنے
جواب دیا اے عثمان اگر ہزار غلام آزاد کرو گے تو وہ ثواب نہیں ملے گا جو نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے میں ملتا ہے۔

قبل الركوع واحد السجدة ثنتان مع ان كلا منهما فرض لان الركوع ادعى العمودية والسجدة ثنتان
شاهدان فكلما يقبل الركوع الا بالسجود فذلك لا يقبل الصلوة الا بصدقة الفطر فاذا شاهد
عليه رتبة الواضحين مروى عن النبي عليه السلام انه قال من اعطى صدقة الفطر كان له عشر
اشياء (الاول) يطهر جسده من الذنوب (والثاني) يعتق من النار (والثالث) يصير صومته مقبولا
كما قال الحسن البصري ان صدقة الفطر للصوم كسجدة السهو للصلوة فكما تجبر سجدة السهو كل واحد
في الصلوة كذلك الصوم يجبر بصدقة الفطر كل واحد فيه وفي التراخي لان الحسنيين هين
السيئات (والرابع) يستوجب الجنة (والخامس) يخرج من قبره آمنا (والسادس) يقبل
ما حل من الخيرات في تلك السنة (والسابع) تجب له شفاعتي يوم القيمة (والثامن) يمر على
الصارح كالبرق الخاطف (والتاسع) يرحم ميزانه من المحسنة (والعاشرة) يحو الله تعالى اسمه من
ديوان الاشقياء (شيعه زاده) وندب اخراجها قبل صلوة العيد ولا تسقط بالتأخير وهي نصف
صاع من بر او دقيق او سويق او صاع من تمر او شعير الزبيب كالبر وعندهما كالشعير والصاع
ثمانية ارطال ودفعت قيمة ذلك افضل وعليه الفتوى لانه دفع الحاجة الفقير (ملتقى الامين) وقال
عليه السلام من اعطى صدقة الفطر كان له بكل حبة يعطيها سبعون الف قصر طوله ما بين المشرق والمغرب

بعض كقول من يركع اية او سجدة دو - حال انه دون فرض من - اسكا سبب في ركوع عموما كائنا
او سجدة اُسك كواه من - بصره صراط ركوع بلا سجود مقبول فممن سيطر ركوع بلا ادا اُسك صدقة فطر قبول شين
سنة - كيو كوه يه روزه كا كواه يه رتبة الواضحين - بغير عليه السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس نے صدقہ فطر
ادا کیا اسے دس چیزیں عطا کی جائیں گی (۱) اسکا جسم گناہوں سے پاک ہوگا (۲) دوزخ سے آزادی ملے گی -
(۳) روزہ قبول ہوگا چنانچہ حسن بصری سے روایت ہے کہ صدقہ فطر روزہ کے لئے ایسا ہی جیسا سجدہ سہو
تار کے لئے جس طرح سجدہ سہو تار کے حق میں حیر نقصان کا باعث ہے اسی طرح صدقہ فطر اور تراویح سے روزہ
کے تمام نقصانات کا جبر ہو جاتا ہے کیونکہ حسنات سیئات کو دفع کر دیتی ہیں (۴) جنت کا مستحق ہو جائے گا
۵) قبر سے بارہ ہزار نکلیں گی (۶) اس سال میں اس کے تمام نیک اعمال قبول کئے جائیں گے (۷) تیار کئے دن
شفاعت پیغمبر علیہ السلام نصیب ہوگی (۸) پھر اسے بجلی کی طرح گزر جائیگا (۹) میزان نیکوں کے باعث
جھک جائیگی (۱۰) اشقیاء کے دفتر سے اسکا نام مٹا دیا جائیگا (شيعه زاده) صدقة فطر تار سے پہلے دینا مستحب ہے
مگر تاخیر سے ساقط نہیں ہوا گھوٹوں یا آٹے یا ستو کا نصف صاع دینا چاہئے جو اور گھوٹوں میں ہون تو پورا
صاع ادا کرے کٹمس گھوٹوں کے حکم میں ہے اور صاحبین کے نزدیک جو کے حکم میں - ایک صاع اٹھارہ ٹول کا ہونا
ہے مگر حساب کر کے قیمت دیدینی اولی ہے کیونکہ اس فقیر کو زیادہ فائدہ پہنچ سکے گا جو دینی لاجی پیغمبر علیہ السلام فرما
میں صدقہ فطر دینے والے کو ہر دس کے بدلے ستر ہزار محل لینے کے جیسا کہ مولیٰ مشرق سے مغرب ہوگا و ستر ہزار

اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انه قال من صام رمضان ثم
اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر كل وفي رواية اخرى اعطاه الله تعالى ثواب ستين نبيا
لا وطير ادم عليه السلام (والثاني) يوسف عليه السلام (والثالث) يعقوب عليه السلام (والرابع)
موسى عليه السلام (والخامس) عيسى عليه السلام (والسادس) محمد عليه السلام والله اعلم
بالصواب (زبدة الواعظين) يجب اخراج صدقة الفطر على الكبير والصغير سواء كان
صحيحا او مجنونا عند مجزؤه لا يجب على الصغير والمجنون لو كان له داران داديسكنها
والدار الاخرى لا يسكنها ويؤجرها يعتبر قيمتها ما تفي درهم ويجب عليه صدقة الفطر وكذلك
لو كان له دار واحدة يسكنها وفضل عن سكناءها تفي يعتبر قيمة الفضل وكذلك في الثياب والاثاث
(محيط البرهان) سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الفجر
رو الفجر اقسام رب الصبر او فقله كقوله تعالى (رو الصبر اذا تنفس) او بصلاته
(وليال عشر) عشر ذي الحجة ولذلك فسر الفجر بفجر عرفة او الفجر وعشر
رمضان الاخير وتكبرها للتنظيم وقرئ وليال عشر بلاضافة على ان
المراد بال عشر الايام (والشفع والوتر)

مسلم ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کا تولد جو شخص رمضان کے پورے روزے
رکھ کر شوال میں چھ روزے رکھ لیا کرتا ہے وہ گویا صائم الدہری۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے چھ
پیغمبروں کا ثواب دیتا جو جن میں اول آدم ہیں۔ دوم یوسف۔ سوم یعقوب۔ چار موسیٰ۔ پنجم عیسیٰ ششم
محمد علیہ السلام۔ واللہ اعلم بالصواب زید، ابو حنیفہ، صاحبین کے نزدیک بڑا مویا چھوٹا تدرست ہو یا ویوانہ
سب صدقہ فطر واجب ہے امام محمد اور زفر کے نزدیک عقیقہ اور بخون پڑا جب نہیں۔ اگر کسی شخص کی لک میں
دو مکان ہیں۔ ایک میں خود رہتا ہے اور ایک کرایہ کو دے رکھا ہے۔ اگر اس کی قیمت دوسو درہم ہو تو صدقہ فطر
واجب ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس اگر ایک ہی مکان تھا ہے کہ ایک حصہ میں خود رہتا ہے اور ایک حصہ غالی پڑا
رہتا ہے تو اس دوسرے حصہ کی قیمت لگائی جائیگی۔ نیز کیڑوں اور دیگر امانات البیت کا یہ حال ہے و محیط البرہان
سورة **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** الفجر
والنحو۔ میں خود صبح یا اسکے چاک گریبان ہوئی قسم کھاتا ہوں۔ یہ ایسا ہے جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَالَّذِينَ إِذَا أَنتَقَسَ صَبَّحُ كِي قَسَمَ جَبَلَهُ وَه سَانَسَ لِيْنَهُ لَكِي۔ یا یعنی میں کہ نماز صبح کی قسم و لیال عشر اور
دس راتوں میں عشر ذی الحجہ کی قسم اسی لئے فجر کی تقسیم یوم عرفہ یا یوم نحر کی فجر سے کی گئی ہے یا رمضان
کے آخر عشر کی قسم کھاتی ہے اور اس کی تکبیر تنظیم کے لئے ہے بعض قرأت میں و لیال عشر بلاضافة
ہے اس صورت میں عشر سے دس دن مراد ہوں گے۔ والشفع والوتر۔

وعن سلیمان بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہ قال رايت النبی علیہ السلام فی النور فقلت یا رسول اللہ هؤلاء الذین یا تؤمنک فیسلمون علیک اتفقہ سلامہم قال علیہ السلام فم وارج علیہم رشفاء شریف قال بعض العلماء من صام هذه الايام اكرم الله بعشرة اشياء البركة في عمره والبركة في ماله والحفظ في عياله والتكفير لسيئاته والتضعيف لحسناته والتسهيل لسكرات موته والضياء لظلمات قبره والتثقیل لميزانه والنجاة من دمار كاته والصعود على درجاته وكذا روي ان الله اختار من السنة ثلاث عشرات الاخير من رمضان لما فيه من بركات ليلة القدر وعشر الاضحية ما فيه من يوم التروية ويومعرفة والاضاحي والتلبية والحج وانواع المناسك كما جاء في الخبر ان الله تعالى يبأى ملائكتہ فيقول انظر والى عبادي حيث جاؤا من كل فج عميق شعسا غير اليشيد وامنافق ليعر اشهدوا يا ملائكتي اني قد غفرت لهم عشر المحرم لما فيه من بركات يوم عاشوراء ولورود هذه الآثار وامثالها قال الفقهاء رحمهم الله لو قال رجل لله علي ان اصوم افضل الايام في سنتي هذه بعد رمضان يجب عليه العشر الاول من ذي الحجة لان الايام الفاضلة من السنة هذه الايام وفي الخبر من صام يومعرفة من ذي الحجة كتب الله تعالى له صيام سنتين سنة وكتبه الله من القانتين (زيادة الواظنين)

سلیمان بن سعید روایت کرتے ہیں کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ عرض کیا کہ یہ لوگ جواب پر سلام بھیجتے ہیں کیا آپ اسے معلوم کریتے ہیں۔ فرمایا مانعین جواب دیا کرتا ہوں دشمنان ہیں بعض علما کا قول ہے کہ عشر ذی الحجہ کے روزہ دار کو دس چیزیں عطا ہوتی ہیں (۱) عمر میں برکت (۲) مال کی زیادتی (۳) اہل عیال کی حفاظت (۴) گناہوں کی معافی (۵) نیکیوں کی زیادتی (۶) سکرات موت کی تسانی (۷) قہر میں روشنی (۸) میزان میں گرا تباری (۹) دو رخ کے در کا سے نجات پانا (۱۰) جنت کے درجات پر ترقی کرنا سید مرتوی کہ امدت تعالیٰ نے سال میں سے تین عشرون کو منتخب کیا ہے (۱) رمضان کا آخر عشرہ کیونکہ اس میں نیلۃ القدر کی برکتیں موجود ہیں (۲) عشرہ ذی الحجہ کیونکہ اس میں توبہ اور عفو کا دن اور قربانیاں اور تلبیہ اور حج اور دیگر مناسک پائے جاتے ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ امدت تعالیٰ از روئے فضل فرشتوں کا کرتا ہے کہ میرے بند کو دیکھو۔ پر لگندہ مواد وغیرا تو دھو کر دوڑو۔ منافع اخروی حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوئے تم گواہ رہو بیٹے انکو بخش دیا۔ (۳) عشرہ محرم کیونکہ اس میں ماثورہ کا دن ہے۔ اور اسکی برکتوں کے متعلق اکثر حدیثیں وارد ہیں۔ فقہار کہتے ہیں کہ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ میں بعد رمضان امدت کے لئے اس سال کے افضل الایام میں روزہ رکھوں گا تو اس پر ذی الحجہ کے عشرہ اول کے روزہ واجب ہوئے کیونکہ سارے سال میں یہ عشرہ افضل الایام ہے اور حدیث میں ہے جس نے ذی الحجہ کے عرفة کا روزہ رکھا یا امدت تعالیٰ اسے سات برس کے روزہ کا ثواب دیتا ہے اور اسکا نام تائین میں لکھ لیتا ہے (۴) واظنین

مروی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قال علیہ السلام ما من ایام لم یعمل الصائم فیہا احب
الی اللہ ثم ان من هذه الايام یعنی ایام عشر ذی الحجۃ قالوا ولا الجہاد فی سبیل اللہ قال لا
الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یجزم بذلک وروی ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ
عن النبی علیہ السلام انہ قال ما من ایام احب الی اللہ ان یعبد فیہا من عشر ذی الحجۃ یعدل صوم
کل یوم منها صیام سنۃ و قیام کل لیلة منها قیام لیلۃ القدر و فی الخبر ان موسی علیہ السلام
قال یا رب دعوت فلم تجب دعوتی فظلمت شیئاً اذ عول بہ فاوحی الیہ یا موسی اذا
دخل ایام العشر من ذی الحجۃ قل لا الہ الا اللہ اقض حاجتک قال یا رب کل عبادک تقولہا
قال یا موسی من قال لا الہ الا اللہ فی هذه الايام مرة لوضع السموات السبع والارضین
السبع فی کفة المیزان ولا الہ الا اللہ فی الکفة الاخری لتقلت ورجحت هذا المقالة علیہن جمیعاً
روی عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام انہ قال الیوم الذی غفر اللہ فیہ لادم علیہ السلام اول یوم من
ذی الحجۃ من صام ذلک الیوم غفر اللہ لہ کل ذنب (والیوم الثانی) استجاب اللہ دعاء یونس علیہ السلام
فاخرجه من بطن الحوت من صام ذلک الیوم کان مکن جعل اللہ تعالیٰ سنۃ لم یعبس اللہ فی عبادتہ طرفة عین
(والیوم الثالث) الذی استجاب اللہ فیہ دعاء ذکر بلاء علیہ السلام من صام ذلک الیوم استجاب اللہ دعاء

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں یہ نہایت اور دنوں کے عشر ذی الحجۃ میں کوئی نیک
عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے یہاں تک کہ جہاد بھی اس سے بہتر نہیں مگر انہ وہ غازی جو اپنے جان و
مال کے ساتھ جہاد کرے اور پھر زندہ واپس آئے۔ الیوم ہرگز سے روایت ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے
یہ نہایت اور دنوں کے عشر ذی الحجۃ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ان دنوں کا ایک ایک روزہ سال بھر
روزہ کی اور رات کا جائزہ نہ لے کر ہی بارہوی۔ حدیث شریف میں ہے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میری دعا قبول نہ کی۔ اب کوئی ایسی چیز بتا کہ اُسکے ذریعہ سے دعا مانگا کروں۔ وحی آئی کہ ایسی عشرہ
ذی الحجۃ میں لا الہ الا اللہ بکثرت کہا کرو میں تمہاری حاجتیں پوری کر دوں گا اس کے عوض کیا الہی یہ تو تیرے
تمام ہند کہا کرتے ہیں۔ جواب آیا۔ ان دنوں میں ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ کہنا استغفر ثواب رکھتا ہے
کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پتے میں رکھی جائیں اور یہ کلمہ ایک پتے میں ہو تو اس کی پلہ گران
ہو کر ٹھک جائیگا۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا وہ دن جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم کی خطا معاف کی تھی فی الحجۃ کا پہلا دن تھا۔ اس دن روزہ رکھنے والے کے تمام گناہ معاف ہو جائیں
دوسرے دن حضرت یونس کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے انکو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ سدن روزہ رکھنے
والے کو اس شخص کا ثواب ملتا ہے جس نے سال بھر کی عبادت میں ایک لمحہ حاکمی نافذ نہ کی ہو۔ تیسرے دن
حضرت زکریا کی دعا قبول ہوئی۔ اس دن روزہ رکھنے والے کی تمام دعائیں قبول ہوتی ہیں

(والیوم الرابع) الیوم الذی ولد فیہ عیسیٰ علیہ السلام من صام ذلک الیوم نفی اللہ عنہ
البأس والفقر فكان یوم القیمۃ مع السفرة البررة الکرام (والیوم الخامس) الیوم الذی ولد فیہ
موسیٰ علیہ السلام من صام ذلک الیوم برئ من النفاق وامن من عذاب القبر (والیوم
السادس) الیوم الذی فتح اللہ تعالیٰ البیہ فیہ الخیر من صامہ ینظر اللہ الیہ بالرحمة فلا یعد
بعده ایداً (والیوم السابع) الیوم الذی تغلق فیہ ابواب جہنم ولا تفتح حتی تقضى ایام
العشر من صامہ اقلق اللہ علیہ ثلاثین یا یا من العصر وفتح له ثلاثین یا یا من الیسر
رو الیوم الثامن) الذی یشی یوم الترویة من صامہ اعطى من الاجر ما لا یعلم الا اللہ تعالیٰ
رو الیوم التاسع) الیوم الذی هو یوم عرفة من صامہ کان کفارة لسنة ماخیة وسنة
مستقبلة وهو الیوم الذی انزل فیہ الیوم اکملت لکم دینکم واطمعت علیکم نعمتی (والیوم
العاشر) هو یوم الاضحی من قرب قرباناً فیہ فباوکل قطرة قطرت من دمہ غفر اللہ له ذنوبه
وذنوب عیالہ ومن اطعم فیہ مؤمناً او تصدق فیہ بصدقة بعث اللہ تعالیٰ یوم القیمۃ آمناً
ویکون میزانه انقل من جبل احد ریحالس) حکے عن سفیان الثوری انه قال کنت
اطوف بمقابر المسلمین فی البصرة من لیالی ذی الحجۃ فاذا انور فی قبر رجل فوقفت متفکراً

چوتھے دن حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے جس دن روزہ رکھنے والے کا خوف اور فقر رفع ہو جائے اور اسے
قیامت کے دن نیکو کی ہر اچھی نصیب ہوتی ہو۔ پانچویں دن موسیٰ پیدا ہوئے اس دن روزہ رکھنے والو اتفاق
سے بری اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے چھٹے دن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے خیر کے دروازے کھولے
اس دن کے روزہ رکھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ہر کبھی عذاب نہیں کرتا۔ ساتویں
دن دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں اور اٹھارہ روزہ رکھنے والے کو عیشہ پھر نہیں کھاتے جس دن روزہ رکھنے والے پر
مشکلات کے تیس روزہ بند ہوتے ہیں اور آٹھ روزہ رکھنے والے کو عیشہ کھنچاتے ہیں۔ آٹھواں ترویہ کا دن
ہے جس دن روزہ رکھنے والے کو اس قدر ثواب ملتا ہے کہ اسکا اندازہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا تو اس
دن عذبات کا ہے۔ جو شخص اس دن روزہ رکھے گامایک سال گزرتا اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا
کفارہ ہو جائے گا آیت اللیوم اکملت لکم دینکم الی آخر ما اسی دن نازل ہوئی۔ دسواں دن قربانی کا ہے اس دن
جوشہ رانی کرتا ہے خون کے پتے قطرے کے ساتھ اس کے اور اسکی اہل عیال کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف
کر دیتا ہے۔ پندرہواں دن کو کھانا کھانے سے یا خیرات کر کے قیامت کے دن اس کے ساتھ لائیکا
اور ستر روزہ کوہ اوس سے بھاری۔ جو جائے ریحالس) حکایت ہے۔ غیاث اللہ کہتے ہیں ذی الحجۃ
راقتلین بمقام حصہ مسلمانوں نے قبرستان میں گشت کرنا تھا یکایک ایک شخص کی قبر سے
نور نکلتا نظر آیا میں تعجب کے باعث کھڑا کھڑا رہ گیا

فأذا صوّمت عال يقول يا مسفيان عليك بصيا مشغري الحجة يعطى لك ثور مثل هذا ربنا الواعظ
وقال النبي عليه السلام من صام اليوم الأخير من ذي الحجة واليوم الأول من المحرم فقد ختم السنة ^{للمسكية} فضية
وفتح السنة القابلة بالصوم وجعل الله له كفارة خمسين سنة وعن عائشة رضي الله عنها اتفاق
أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال ما من يوم يعتق الله تعالى فيه من التار أكثر مما يعتق في يوم
عرفة كذلك في رتبة الواعظين، هذا ما أتيتك ولا تكن من الجاحدين قال عليه السلام أفضل ما قلت أنا
قال الأنبياء قبلي في هذه الأيام العشرة لا اله الا الله وحده لا شريك له وقال عليه السلام ما من
العمل فيها أفضل من عشرة ذي الحجة فقبل يا رسول الله ولا رمضان فقال بل العمل في رمضان
أفضل ولكن هذه الأيام حرمتهن أعظم (وعظة) قوله: والشفعة والوتر عن عيد الله بن عباس رضي
عنه أنه قال الشفعة يوم التروية ويوم عرفة والوتر يوم العيد عن قتادة ومجاهد أنها قالوا الشفعة
هو الخلق كله والوتر هو الله تعالى وقد قال الله تعالى من كل شيء خلقنا زوجين مفعلاً أي جعلوا إن الله تعالى
واحد عن الحسن أنه قال الشفعة هو أربع صلوات النبي: الظهر والعصر والعشاء، والوتر هو صلاة تفرقهم
تعالى بالصلوات الخمس التي يصلونها أهل الإسلام قال بعضهم الشفعة يوم الخميس يوم الاثنين
والوتر يوم الجمعة أقسم الله بهذه الأيام الثلاثة لفنائها. فيها على سائر الأيام

اور ہر روز شریف موصوفہ اللہ العظیم الیٰ حبیب عزرائیل علیہ السلام و قسمہ بجزوہ العزیز الیٰ یحییٰ
عظیم یلقی فیہ الانسان بالقربان در شیعہ زائدہ والشفع والوقت والاشیاء کما شفعوا وشفعوا
علیٰ ان یتکون الشفع والوقت مع کناۃ عن جمیع الاشیاء من حیث ان شیتا ما من انسان الیٰ شیتا
وانواعها واصنافها واشتقاقها واما صلاہا لا یتصور کونہ علیہا عطا القسم ہا قسم جمیع
الاشیاء بهذا الطريق وکذا اذا جعل الشفع کناۃ عن جمیع المخلوقات لانه تعالٰی من کل شیء
منہا زوجین فکما وانفی ناطقا وصامتا عالما وجاهلا قادرا و عاجزا جارا و یاردا و یاربنا و یاسنا
فلکیا و عنصریا الیٰ غیر ذلک وجعل الوقت کناۃ عن الخالق لانہ فرد لا تعد فیہ قتال بعض المبتکلین
لا یجوز ان یقال الوقت هو اللہ تعالٰی لانہ لا یدلہم شیء من المخلوقات علی هذا الوجه بل یعظم ذکرہ حتی یقیر
عن ذلک و ان صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم من یقول اللہ رسولہ فہناہ عند فقال قل اللہ ثم رسولہ و شیعہ زائدہ

سورة بسم الله الرحمن الرحيم

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر الضمیر للقرآن فحمہ باضمارہ من غیر ذکر شہادۃ لیلۃ النبا فہم
المغنیۃ عن التصریح کما عظمہ بان اسند انزالہ الیہ وعظم الوقت الذی انزل فیہ بقولہ

اور یوم عرفی قسم سئلے کھائی کہ یہ نہایت بزرگ دن ہے۔ حجاج وقوف کے لیے جبل عرفات کی طرف جاتے ہیں
یا یوم غمکی قسم سئلے کھائی کہ اس عظیم الشان دن میں لوگ قربانیاں کیا کرتے ہیں شیخ زائدہ والشفع والوقت
سے کل اشیاء مراد ہیں (خواہ جنت ہوں یا طاق) اس صورت میں شفع اور وتر جمیع اشیاء سے کناۃ ہو گا کیونکہ جہاں
اشیاء میں سے کوئی شے خواہ نوع ہو یا صنف یا شخص یا جوہر یا عرض ان دو صفوں کے خالی نہیں ہوتے اس
طریق سے شفع و وتر کی قسم کو یا جمیع اشیاء کی قسم کھانا ہے علیٰ ہذا القیاس شفع کہ جمیع مخلوقات کے کناۃ کیا جا
تو بھی درست ہے کیونکہ اللہ تعالٰی نے ہر شے کا جوڑا پیدا کیا ہے مذکر اور مؤنث۔ گویا اور گونگا۔ عالم اور جال
قادر اور عاجز۔ گرم اور ٹھنڈا۔ ترا و خشک۔ فلکی اور عنصری۔ وغیرہ۔ اور وتر خالق سے کناۃ ہے سئلے کہ
وہ ایسا فرد ہے جس میں تعدد نہیں۔ بعض متکلمین کا قول ہے کہ بیان یہ نہ کرنا چاہئے کہ وتر سے اللہ تعالٰی ہی مراد
ہے کیونکہ مخلوقات کے ساتھ اس طرح شامل ہو کر اللہ تعالٰی کا ذکر اچھا نہیں معلوم ہوتا۔ چونکہ اسکا ذکر عظیم الشان
ہے۔ سئلے اسکا غیر سے تمیز ہونا لازم ہے۔ روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا
امداد و اسکار رسول آپ سے منع کر دیا اور یہ فرمایا کہ اس طرح کہا کر۔ اللہ اور میرا اسکار رسول شیخ زائدہ

بسم الله الرحمن الرحيم

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنی اسکو لیلۃ القدر میں نازل کیا ضمیر غائب قرآن کی طرف راجع ہے اللہ تعالٰی نے
بلکہ ذکر قرآن صرف ضمیر میرا اسکی تعظیم ظاہر فرمائی ہے۔ اور یہ اسکی بزرگی پر ایسی شہادت ہے کہ تصدیح کیساتھ
قرآن کا نام لینے کی ضرورت نہیں علیٰ ہذا القیاس اس کے نازل کرنے کو اپنی طرف منسوب کرنے اور وقت متناول کو

عظیم الشان کتب میں قرآن کی تعظیم ضروری ہے کیونکہ اس کی آیت سے ظاہر ہے

ای وقت مطلعہ امی طلوعہ قرئی یا نکسر علی انہ کا مرجع او اس پر مان علی غیر قیاس کا مشرق
 (رقاضی بیضاوی) رمی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اولی الناس بی یوم القیامۃ انکسروا علی صلوات
 رمی عن ابی عبد اللہ بن حفص الکبیری قال مات وراق بالکوفۃ قرأہ عام فی المنام فقال لا یفعل الله
 بل یا وراق قال غفر لہ ربی فقال بماذا فقال بالحق الصلوات عقیب اسم النبی علیہ السلام فرقی
 ینکب صلواتہ بالقرطاس یجد لغفران فکیف لا یغفر الله لقائلها لسانا وقلبا اذ کان فی الزبۃ قبل
 عظمہ لستہم القرآن بثلاثۃ اوجہ (الاول) بان اسناد انزالہ الیہ جعلہ مختصا بحدیث غیر رواثانی
 جاء بالصمدی دون الاوسر الظاهر شہادۃ لہ بالنبأہ فی رخصۃ القدر کمال الشرف (والثانی) رفع
 مقدار الوقت الذی انزل فیہ (کشاف) وانما سمیت لیلة القدر قل الان فیما تقدیر الامور والاحکام
 والارزاق والاعمال وما یکون فی تلك السنة الی مثل هذه اللیلة من السنة المقبلة بقدر الله تعالی
 ذلک فی بلادہ وعبادہ ومعنی هذا ان الله تعالی یظہر ذلک للاملائکہ ویکرمہم بفعل ما هو من تطیفہم
 بان ینکب لہم ما قدرہ فی تلك السنة ویعرفہم ایاہ ولبس المراد منہ ان یحدث فی تلك
 اللیلة من الله تعالی قدر المقادیر قبل ان یخلق السموات والارض فی الازل قبل
 للعسین بن الفضل البیس انہ قد رآہ المقادیر قبل ان یخلق السموات والارض
 یہ معانی طلوع خبر تک ہوتا رہتا ہی بعض قرائت میں مطلع بکسر اللام یا یو جیسا کہ مرجع یا سے مشرقی سے
 وزن پر خلاف قیاس اسم زمان سمجھنا چاہئے بیضاوی نے غیر علیہ السلام سے وہی ہر کہ اپنے فرمایا یہ حدیث
 دن ہی شخص مجھے زیادہ قریب ہوگا جو بیشتر مجھ پر درود بھیگا۔ ابو عبد اللہ بن حفص الکبیری سے روایت ہے
 میں ایک کاتب مر گیا کسی عالم نے خواب میں اس سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کیا کیا کیا
 کہا مجھے اس نے بخشید کہ میں نے غیر علیہ السلام کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہہ دیا کرتا تھا۔ پھر جو عبد
 درود کا کہہ کر غصہ کا سختی ہو گیا تو زبان دل سے درود پڑھنے والا کو نہ کہ بخشنا جا بیگا (ذریعہ) کہتے ہیں کہ وہ درود
 نے تین مرتبہ قرآن کی تعظیم کی ہوئی اس کے ہمارے کو خاص اپنی طرف منسوب کیا ہوگا ۱۳۱۱ھ ظاہر ہے کہ یہ سنہ درود
 ہوئی ہی جو قرآن کی بزرگی اور کمال شرف کی شہادت ہو دس وقت نزول کو رفیع القدر فرمایا گیا ہوگا ۱۳۱۱ھ
 کا نام اس لئے لیا کہ یہ سنہ تمام امور و احکام رزق و اموات اور کچھ سال آئندہ کی مبادیہ انہی سال کا
 اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام شہادتیں اور اس کے بندوں میں بکھریا جاتا ہو اسکا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتے بھیجا
 کر کے زمین پر اس کے مقدر کا حکم دیتا ہے اور اس سال میں جو کچھ ہونا چاہئے وہ سب اس کے ہاتھ میں
 دیا ہو۔ یہ سنی میں کہ آئندہ سال کے امور واقعیہ کو اس رات پیدا کیا کرتا ہے
 ازل میں آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے تمام مقادیر کا اندازہ کر چکا ہے
 پوچھا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے مقادیر کا اندازہ کر لیا ہے

قال نعم قيل له فاما معنى ليلة القدر قال سوق المقادير الى المواقيت وتنفيذ القضاء المقدر
(تفسير لباب) وانما سميت ليلة القدر لانها يقدر فيها الامور والاحكام كلها من تلك السنة
الى السنة القابلة فترسم المديرات دفتر الرحمة والعذاب الى جبرائيل عليه السلام ودفتر النباتا
والارزاق الى ميكائيل عليه السلام ودفتر الامطار والرياح الى اسرافيل عليه السلام ودفتر
قبض الروح وانقضاء الاجال الى عزرائيل عليه السلام لقوله تعالى فيها يفرق كل امر حكيم والقدر
يعنى الضيق لان الارض تضيق تلك الليلة لكثرة نزول الملائكة عليهم السلام مشكوة
الانوار قيل سبب نزول الملائكة الى الارض في ليلة القدر انها هم لما قالوا اتجعل فيها
من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انى اعلم
ما لا تعلمون اظهر ان الامر خلاف ما قالوا وبين حال المؤمنين فنزلوا يسلمون عليهم
ويعتذرون مما قالوا ويدعون ويستغفرون لهم بخارى وسبب نزول هذه السورة
عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال ذكر جبرائيل عليه السلام عند النبي صلى الله تعالى عليه وسلم
عبداليقال له شعون الغازي هو غزا الكفار الف شهر وكان سلاحه الحى جل وليس لغيرها من الحرب
وكما ضرب الكفار بهذا الحى قتل ما لا يحصى عددهم فاذا عطش غفروا من موضع انسان ماء عذب

جواب ديان ميشك كيا ہے۔ اُسے کہا پھر ليلى القدر کے كيا معنى ہيں فرما يا اس رات مقادير اپنے معين
اوقات كى طرف لائے جاتے ہيں اور قضاء كے مقدر نافذ كى جاتى ہيں (تفسير لباب) اس كا نام ليلى القدر اسلے كيا كيا
گو اسين اس سال سے آئندہ سال تک تمام امور و احكام مقدر كے جاتے ہيں۔ پھر تدبر فرشتے رحمت و عذاب
و دفتر جبرائيل كونا مات و ارزاق كا ميكائيل كو۔ مينہ اور ہوا كا اسرافيل كو۔ اور موت و قبض ارواح كا عزرائيل كو
ويديتے ہيں كيونكہ اللہ تعالى فرمايو كہ اس بات تمام كام تم پر كرسے جاتے ہيں يا رے سمجھئے كہ قدر بھي تنگى ہي چونكہ كثرت
نزول ملائكة كے باعث زمين تنگ ہو جاتى ہيں اسلے اس رات كو ليلى القدر كيا كيا (مشكوة الانوار) بعض علماء
اس رات زمين كى طرف نزول ملائكة كا يہ سبب بيان كيا كہ فرشتے پيدائش آدم كے وقت خلقت انساى پر
اعراض كر چكے ہيں كہ اگى تو مفسد اور خونريز كوا پنا خليفہ كيون بناتا ہيں۔ ہم تيرے تسليح و تقديس كے ليے بہت
ہيں۔ اللہ تعالى اس بات كو ظاہر كيا كرتا كہ امر سيد البشر انساى تمہارى راے كے خلاف نكلا۔ و كيو جہا رمومن
بندے كيا كر رہے ہيں چنانچہ فرشتے تازل ہوئے اور نومنون پر سلام كر كے اپنے قول كى معذرت چاہتے
ہيں اور انكے ليے دعا و استغفار كرتے ہيں (بخارى) اس سور كے شان فلى كى بابت ابن عباس سے روايت ہي
كہ اكيا جبرائيل نے پيغمبر عليه السلام كے سامنے خدا كے ليے خاص بندے ممنون غازى كا ذكر كيا اور يہ فرمايا كہ ميں
نے ہر ميں سے كھار پر جہاد كيا انكے پاس ہتيا۔ دن ميں اونكے جبرے كے سوا اور كچھ نہ تھا۔ جب اس حملہ كرتے
تھے تو ميں شمار كھار كو اڑاتے تھے۔ پياں كے وقت اس جبرے كے دانتوں كے پچے سے ميں ہا پاتى نكل آتا تھا

فما كان عليه لم يخاله فكان على هذا كل يوم حتى مضى من عمره الف شهر حتى ثلاث
 وثمانون سنة واربعة اشهر فخرج الكفار عن رحمة فقالوا امراته وهي كافرة انا نعطيكم ملوكا
 كثيرا ان قتلتم زوجك قالت انا لا اقدر على قتله قالوا نعطيكم جلا وهديدا فشدت به يدي
 ورجليه في نومه فشدته المرأة في نومه فاستيقظ فقال من شدني فقالت انا
 شدت لاجريك فحذب يده فقطع للجل ثوبا الكفار بسلسلة فشدت المرأة بها فاستيقظ فقال
 من شدني قالت انا شدت لاجريك فحذب يده فقطع السلسلة ثم قالت كالاولى فقال يا امرأتى انا
 من اولياء الله تعالى يغلب على شئ من امر الدنيا الا شعري هذا وكان له شعر طويل فسمعت امرأته فلما انما
 ذواته في حال نومه وكانت ثمانى قطع من شعر رأسه كله فجعل على الارض فشدت ياربع فواشبه ما يبدى به ربه
 الاخرى جليه نومه فاستيقظ فقال من شدني قالت انا شدت لاجريك فحذب يده فشد يده فشد يده
 فاجبرت امرأته الكفار فجاءوا وذهبوا به الى مذبحهم وكان فيه عجم فاوثقوه على ذلك
 العمود فقطعوا اذنيه وعينيه وشفتيه ولسانه ويديه ورجليه وكلهم يحرقون ذلك
 البيت فاوحى الله تعالى اليها شئ تريد فاصنع فقال اريد ان تعطيني من اللقمة

اور جبوک کے وقت اللہ تعالیٰ اس میں گوشت پیدا کرو تا تھا شمعوں کھانی لیتے تھے اس طرح ان کے عمر کے بڑھنے
 یا ترسی برس اور چار ماہ گزر گئے کفار نے ان کے مقابلہ سے عاجز آگئے مگر والی سے جو کافر تھے یہ کہا کہ اگر
 تم اپنے خاوند کو مار ڈالو گے تو ہم تم کو بہت کچھ مال ستاع دیں ایسے گے عورت جواب دیا کہ میں ان کے قتل پر
 قادر نہیں ہو سکتی۔ کفار نے کہا کہ ہم تم کو ایک رسی دے دیتے ہیں سو تم میں ان کے مات پانو بائزہ دو
 پھر قتل کرو الٹا ہمارا کام ہی چنانچہ اسے ایسا کیا لیکن شمعوں بیدار ہو کر کہا کہ مجھے کس سے باندھا ہو عورت
 بولی میں بطور استخوان باندھا تھا۔ شمعوں نے بتا دیا کہ رسی توڑ ڈالی۔ پھر کفار نے ان کی گھر والی کو ایک نہ بھجور
 یہ کہا کہ حالت خواب میں اس کے مات پاؤں چکڑو۔ عورت یہ بھی کر گزری۔ مگر شمعوں نے بیدار ہو کر پوچھا
 کہ یہ کافل ہی عورت کہا میرا۔ میں تم میں آزماتی تھی شمعوں نے مات لٹکا کر نہ بھجور ڈالی۔ اور یہ کہا کہ اسے
 عورت میں خدا کا ولی ہوں کوئی دنیوی شے مجھ پر غالب نہیں ہو سکتی۔ البتہ میرا مال مجھے مغلوب کر سکتے ہیں
 عورت نے اس بات کو یاد رکھا۔ اور سوئے وقت ان کے لیے لیے گیسو کوٹنے شمعوں کے سر پر اٹھ مینڈھیاں تھیں جو
 چلتے وقت زمین سے لگتی تھیں عورت نے چار سے مات اور چار سے پانو بائزہ دے شمعوں نے بیدار ہو کر کہا
 کہ مجھے کس نے جا بویا۔ عورت بولی میں نے۔ شمعوں نے بہت زور لگایا مگر باون کی رسی نہ ٹوٹ سکی عورت
 نے کفار کو خبر کر دی سب کے سب چڑھ آئے اور ان کو اپنے فرج میں بجا کر ایک ستون سے باندھ دیا۔ کائنات کچھ
 سوٹ زبان مات پانو سب کاٹ ڈالے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تم ان کے ساتھ کیا سلوک
 چاہتے ہو ہم وہی کر گزریں گے۔ شمعوں نے عرض کیا اتنی یہ چاہتا ہوں مجھے ایسی قوت دے

SECRET

على هذه الحديث فيهم عليهم فقواء الله وحول نفسه فوقم السقف عليهم
 ما كرو حيا ومرتته معهم فاجاء الله تعالى منهم من الله عليهم احضائه فيعد ذلك عبد الله
 الف شهرهم قمار لها وصيام غارها وضرب بالسيف في سبيل الله فيكي احباب النبي عليه السلام
 اشتياق اذ لك فقالوا يا رسول الله هل ندر من ثوابه فقال عليه السلام
 لا ادري فانزل الله جبرئيل عليه السلام هذه السورة وقال يا ايها اعطيتك امتك ليلة القدر
 العبادة فيها افضل من عبادة شعرون الف شهر قال بعضهم قال الله تعالى يا ايها كعبتان في
 ليلة القدر خير لك ولا امتك من ضرب السيف الف شهر في زمان بنو اسرائيل (سنايه)
 وقيل سبب نزولها انه لما دنا وفاة النبي عليه السلام وقرب فراقه عن اهله بكى رسول
 الله وحزن وقال اذا خرجت من الدنيا فمن يبلغ سلام الله علي امتي واعتمر قلبه عليه الصلوة
 والسلام ففرح الله قلبه بقوله (تنزل الملائكة والروح) حتى يبلغوا سلامي ولا امنهم عنهم
 فلا تخزن يا حبيبي (موعظة) قال الامام الرازي فاذا اطعم الصفر في ليلة القدر نادى جبرئيل
 يا معشر الملائكة الرجيل الرجيل فيقولون يا جبرئيل ما امنهم الله بالمسلمين في هذه الليلة من
 ممة محمد عليه السلام فيقول لهم ان الله تعالى نظر اليهم بالرحمة وعفا عنهم وغفر لهم الا بريقه نفر

مذہب سے متعلق کو ہلا دون۔ اور یہ گھران کفار پر آپسے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نوراًت عطا فرمائی۔ اور شمعوں کی ترکیب سے کفار پر اس مکان کی چھت، اڑی۔ مع عورت سب کے سب دیکر ملاک ہو گئے۔ شمعوں کو نجات ملی اور تمام اعضا درست ہو گئے۔ اسکے بعد ہزار مینے خدا کی عبادت کی دن کو روز رکھا۔ رات کو بیدار رہی اور خدا کی راہ میں خوب تاوار چلائی۔ یہ واقعہ منکر صحابہ ششیاق کے باعث رونگے۔ اور یہ کہا کہ حضور کیا آپ کو جسکا ثواب معلوم ہے۔ فرمایا نہ ہیں۔ اتنے میں جبریل سورۃ قدر لیکر آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ادراکی امت کو لیلیۃ القدر عطا کی ہے۔ اس رات عبادت کرنا شمعوں کی ہزار مینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے محمدؐ لیلیۃ القدر میں دو رکعتیں پڑھا اور تمہاری امت کے لئے زانہ بنی اسرائیل میں ہزار مینے تاوار مارنے سے بہتر ہے (سانئہ) بعض نے سبب نزول سورۃ قدر یہ لکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اپنی وفات کے قریب بہت روئے اور نگلین موگر یہ فرمایا میں دنیا سے چلا جاؤں گا تو امت کو خدا کا سلام کون پہنچائے گا۔ چونکہ اس خیال سے آپ کا دل نگلین تھا اللہ تعالیٰ توفیقاً لکھ لکھ کر فرما کر آپ کے خاطر مبارک کو مسرد کر دیا۔ یعنی فرشتے خدا کا سلام لے کر آئیں گے۔ اے حبیب تم نگلین نہ ہو (موعظہ) امام فخر رازیؒ کا قول ہے لیلیۃ القدر کی فجر کو حیرتی نما کرتے ہیں۔۔۔ سے جماعت ملائمہ رخصت - وہ جو جتنے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس رات کو امت محمدیہ کے مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا۔ جواب ملتا ہے کہ ان کی طرف نظر رجعت سے دیکھا سب کے گناہ معاف کر دیے۔ مگر چار شخصوں کی مغفرت نہیں ہوئی۔

قالوا من هؤلاء الاربعة قال مد من الخمر وعاق الوالدين وقاطع الرحم والمشاحن يعني
وهو الذي لا يكلم اخاه فوق ثلاثة ايام زبدة الواعظين) عن ابن عباس عن النبي عليه السلام
انه قال من صلى ليلة القدر ركعتين يقرأ في كل ركعة بقائمة الكتاب مرة والاخاه من سبع
مرات فاذا ساءم يقول استغفر الله واتوب اليه سبعين مرة فلا يقوم من مقامه حتى يغفر الله
له ولا بويه ويبعث الله تعالى ملائكة الى الجنان فينسون له الاشجار ويدينون القصور
ويجرون الانهار ولا يخرج من الدنيا حتى يرى ذلك كله (تفسير حنفي) قال النبي عليه السلام
ان الله ينزل في كل ليلة القدر رحمة واحدة تصيب جميع المؤمنين من شرق الارض الى
غربها ويبقى منها بقية فيقول جبرائيل عليه السلام يا رب بلغت رحمتك جميع المؤمنين
وبقيت فضلة فيقول الله تعالى امروها الى المواليد الذين ولدوا في هذه الليلة فيمصر جبرائيل
تلك الرحمة الى المواليد الكفار وصارت تلك الرحمة لاولاد الكفار خاصة وهم
تجبرهم الى الاسلام فيموتون بها مؤمنين كما قال موسى عليه السلام في مناجاته الهي اريد
قربك قال الله تعالى قرب من استيقظ ليلة القدر وقال الهي اريد رحمتك قال الله تعالى لمن يرجو رحمة
ليلة القدر وقال الهي اريد الجواز على الصراط كالبرق قال الله ذلك لمن تصدق ليلة القدر

(۱) ہمیشہ شراب پینے والا دس ماں باپ کا نافرمان (دس قائل کر عمر ۴۰) یہ رکھنے والا جو اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے (زبدۃ الواعظین) ابن عباس رضی اللہ عنہما علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص لیلاً القدر میں بس ترکیب کے دو رکعتیں ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سو دفعہ اعلا صلیت بار پڑھے اور سلام پھر کر استغفر اللہ وَاَوْفَى بِالْحَدِّ ستر مرتبہ کہے تو اپنی جگہ سے کھڑا نہ ہوئے پاس لگا کہ اللہ تعالیٰ اسے اور اس کے ماں باپ کو بخشے گی اور فرشتوں کو جنت کی طرف بھیج کر حکم دے گا کہ اس کے لئے وحش لگائیں محل بنائیں۔ مہرین جاری کریں یہ شخص ان تمام سامانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر دنیا سے جائے گا (تفسیر حنفی) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر شب قدر میں ایک ایسی رحمت نازل کرتا ہے جو مشرق سے لیکر مغرب تمام مومنوں کو احاطہ کر لیتی رہی اور کچھ باقی رہ جاتی ہے۔ حیوان معرض کرتے ہیں انہی تیری رحمت تمام مومنوں کو پہنچ کر قدرے باقی رہ گئی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے یہ بقیہ ان کو پہنچ کر دیا جائے جو آج کی رات پیدا ہوں چنانچہ یہ رحمت بخون میں تقسیم ہوتی ہے (مسلمانوں کے دونوں یا کافروں کے) اور یہ اولاد نکار کے ساتھ مخصوص ہوتی ہے اور انکو دارالسلام کی طرف کنجھ لاتی ہے یعنی اسے کافر ایمان لا کر ملتے ہیں جیسا کہ موسیٰ نے عرض کیا تھا اتنی رحمت اگر قرب چاہتا ہوں حکم ہوا میرا قرب لیلاً القدر میں بیدار رہنے والوں کے لئے ہے۔ پھر فرمایا الہی میں تیری رحمت چاہتا ہوں حکم ہوا یہ ان کے لئے ہے جو شب قدر میں مسکینوں پر رحم کرتے ہیں۔ پھر فرمایا الہی میں تجلی کی طرح بلصراط سے جو کرنا چاہتا ہوں ارشاد ہوا یہ شب قدر میں صدقہ دینے والوں کے لئے ہے۔

وقال الحق اريد ان اقدح تحت ظل اشجار الجنة واكمل من ثمارها قال الله ذلك لمن سجد ليلة القدر وقال الحق اريد النجاة من النار قال الله ذلك لمن استغفر الله ليلة القدر الى الصبح وقال الحق اريد رضاك قال الله تعالى رضى لمن صلى ركعتين ليلة القدر (زبدۃ الواعظین) روى انه عليه السلام قال ابواب السموات مفتوحة في ليلة القدر ما من عبد يصلي فيها الا يصل الله تعالى به بكل تكبيرة غرس شجرة في الجنة لو سار الراكب في ظلها مائة عام لا يقطعها وكل ركعة بينا في الجنة من دروياقوت وزبرجد ولؤلؤ وبكل آية من قراءته في الصلوة تاجا في الجنة وبكل جلسة درجة من درجات الجنة وبكل تسليمة حلة من حلل الجنة (زبدۃ الواعظین) روى في الخبر عن رسول الله عليه السلام انه قال ينزل في ليلة القدر اربعة اللوينة لواء الحمد ولواء الرحمة ولواء المغفرة ولواء الكرامة ومع كل لواء سبعون ألف ملك وعلى كل لواء مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله قال عليه السلام من قال في تلك الليلة ثلاث مرات لا اله الا الله محمد رسول الله غفر الله له بواحدة وانجاه من النار بواحدة وادخل الجنة بواحدة فينصب لواء الحمد بين السماء والارض ولواء المغفرة على قبر النبي عليه السلام ولواء الرحمة فوق الكعبة ولواء الكرامة فوق الصخرة في بيت المقدس وكل واحد منهم محج في تلك الليلة على باب

پھر فرمایا اے نبی بن ہنت کے دو حقن کے سایہ میں بیٹھا اور اُس کے چل کھاتے چاہتا ہوں حکم ہوا یہ
 لیلة القدر میں صبح پڑھنے والوں کے لئے ہے پھر فرمایا اے نبی من و منج سے نجات چاہتا ہوں ارشاد ہوا یہ
 اُس کے لئے ہے لیلة القدر میں صبح تک استغفر اللہ پڑھے۔ پھر فرمایا اے نبی تیری رضا کا طالب ہوں حکم
 ہوا یہ اُس کے لئے ہے جو شب قدر میں دو رکعتیں پڑھے (زبدۃ الواعظین) روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرمایا
 لیلة القدر میں آسمانوں کے دروازے کھل جائے ہیں جو شخص اس رات نماز پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ تیرے کھیر کے
 بدلے اُس کے لئے جنت میں ایک ایسا درخت لگا تا ہی کہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اُس کے سایہ میں چلے تو نہ قطع
 اور ہر رکعت کے بدلے موی۔ یا قوت اور زبرد کا ایک محل بتایا جائی اور قراءۃ نماز میں ہر ایک کے بدلے جنت کا لاج اور
 ہر جلسہ کے بدلے بہشت کا ایک درجہ اور ہر سلام کے بدلے ایک جتنی حد لیگا زبدۃ الواعظین حدیث میں
 رسول خدا سے مروی ہے کہ پئے فرمایا شب قدر میں چار جہنم نازل ہوتے ہیں (۱) لواء الحمد (۲) لواء الرحمة
 (۳) لواء البزق (۴) لواء الکرامة ہر جہنم کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں اور ہر جہنم کے پرکار الہ الا
 اللہ محمد رسول اللہ مکتوب ہوتا ہے حضور کا قول ہے کہ جو شخص اس رات تین مرتبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 کہتا ہے ایک اللہ تعالیٰ اُسے بخشے گا دوسرے سے دوزخ سے نجات دیتا ہے تیسرے سے جنت میں داخل کر دیتا ہے اور چار
 آسمان زمین کے مابین لواء للفتح بلائے موضع پیغمبر علیہ السلام۔ لواء الرحمة مالائے کعبہ اور لواء الکرامة مالائے صفحہ
 بیت المقدس نصب کیا جائی اور ہر لواء مسلمانوں کے دروازہ پر شراب سلام کرے آتا ہے (دستناہ)

وہی صاحب منہ بناتہ قال کان ماہدا فی بنی اسرائیل عبد اللہ تھا اٹھارہ سو سال
 الیہ قد انتہی اللہ تعالیٰ غلہ تشر کل لیلہ صا یکفہ وکان قلبہ مطمئن قال یوم الیہ فوہ علی
 لا اوحی الی رجل قلبہ مطمئن بغیری قال یارب ما یطمئن بقلبی فقل بالشیخۃ الی تاكل منها
 فقطع تلك الشجرة وشرع فی العبادۃ فقال لربہ ان لعیادی لیلۃ ہی لیلۃ القدر خیر من عبادتہ
 کلہا وقال بعض العلماء ہذا نکتۃ شریفۃ وذلك ان نوحا علیہ السلام واما الخلق الف سبۃ
 الا خمسین عاما وانت یا ہجر دعوت الخلق ثلاثا وعشرين سنة وانت خیر من نوح علیہ السلام
 ومدتک القلیلۃ خیر من مدۃ نوح علیہ السلام وتوابعک اکثر من توابع نوح علیہ السلام فکذا
 الضارب بالسیف الف شہر والقاتم الف شہر وان کان کثیرا فضلو الکریمین من امتک وان
 كانت قلیلۃ فی تلك اللیلۃ افضل من ذلك کل لیعلم الخلاق ان فضلہ رقی علی جمیع امتہ افضل
 من رقی علی جمیع الخلائق (تفسیر حنفی) واختلفوا فی وقتہا فقال بعضهم ہا كانت فی عہد
 رسول اللہ ثم دعت وذهب عامۃ المشائخ الی انہا باقیۃ الی یوم القیۃ واختلفوا فی تلك اللیلۃ
 فقال بعضهم اول لیلۃ من رمضان وقال بعضهم لیلۃ سبعۃ عشو وقال اکثر فی العشر الاخیر
 من رمضان واتفق عامۃ الصحابۃ والعلماء علی انہا لیلۃ سبع وعشرين من رمضان

وہی بن منہ سے روایت ہو کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد نے تین سو برس خدا کی عبادت کی اور اس کا
 امیدوار ہوا کہ اس پر وحی نازل ہوئے لگی۔ اس کے گھر میں ایک کھجور کا درخت تھا جو ہر روز اس کے کھانسنے
 لاکھ پھل دیدیا کرتا تھا۔ اور عابد کا دل محاش سے مطمئن تھا لیکن اس پر وحی نہ آئی۔ اور ایک مرتبہ یہ آواز آئی کہ
 جن شخص کا دل غیر کے ساتھ مطمئن ہو ہم اس پر وحی نہیں بھیجا کرتے۔ عابد نے کہا ابھی میرے دل کو کس شے سے
 اطمینان حاصل ہو۔ فرمایا کھجور کے درخت سے جسکے پھل روز کھایا کرتے ہو۔ عابد نے درخت کا ٹوٹا والا ایک
 میں مشغول ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بند کو کچھ لیلۃ القدر تیری تمام عبادت کے بہتر ہے بعض علماء نے
 اس جگہ ایک نہایت عمدہ کتبہ بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ غرض عابد نے سات سو برس مخلوق کو سبھایا اور اسے محمد
 آپ کے کل تئیس برس۔ لیکن آپ نبی سے اور آپ کی قلیل المقادیر نبی کی مدت کے بہتر ہے اور آپ کے نواج
 ان کے نواج سے زیادہ ہیں۔ سیطرح ہزار مہینے لمبا مارنے والا اور ہزار مہینے شب بیدار گودنے کے اعتبار سے
 زیادہ معلوم ہوتا ہے لیکن شب قدر میں آپ کی امت کی قلیل المقادیر و درکستیں اس سے افضل ہیں تاکہ معلوم ہو جائے
 کہ میرا افضل و جرت بہ نسبت جمیع مخلوق کے محمد اور ان کی امت پر بہت زیادہ ہے و تفسیر حنفی اس کے وقت میں اختلاف ہے
 بعض کہتے ہیں شب قدر رسول اصمعی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں تھی آپ کے بعد اٹھایلیکئی مگر عام مشائخ کہتے ہیں کہ
 قیامت تک باقی رہیگی۔ علیٰ ہذا القیاس اس بات میں اختلاف ہے بعض نے رمضان کی پہلی اور بعض نے سترہویں ہی ہجرت کرنا
 قول ہے کہ رمضان عشرۃ آخرین ہوئی ہے۔ عام صحابہ و علماء کا اتفاق ہے کہ شب رمضان کی سائیسویں رات سے

حكى ابن ابي زيد البسطامي قال رأيت ليلة القدر في جميع عمرى مرتين وهي واقعة في يوم
السابع والعشرين (وذكر في حقائق الخلف) أنه قال أن حروف ليلة القدر تسعة أحرف قد
ذكر الله تعالى لفظ ليلة القدر في ثلاث مواضع فتكون سبعا وعشرين والسر في اخفائها على
الامة ان يجتهدوا في العبادات جميع ليالى رمضان طمعا في ادرائها كما اخفي ساعة العجاة
في يوم الجمعة والصلوة الوسطى في الصلوات الخمس الا انهم اعظم في الاسماء ورضاء في الطاعة
ليوسفوا ويعتبدوا في جميعها وشكوة الانوام قال رسول الله صلى الله تعالى عليه من قام ساعة
في ليلة القدر قد رما بحلب الراعي شاة أحب الى الله من صام الدهر كله والذي يجشي بالحق
نبيا القراءة آية من القرآن ليلة القدر أحب الى الله من ان يختم في غيره امان الليل الى وعن عائشة
رضي الله تعالى عنها انها قالت قلت يا رسول الله لو وافقت ليلة القدر فما اقول قال قل اللهم انك
عفوكم يحب العفو فأعف عني (وموعظة) واختلف المفسرون في معنى الروح قال بعضهم هو
جبرائيل عليه السلام وعن كعب الاحبار ان سدرة المنتهى فيها ملائكة لا يعلم عددهم الا الله تعالى
يزلون مع جبرائيل عليه السلام في ليلة القدر ومقام جبرائيل في اوسطها يداي عون للمؤمنين
والمؤمنات يجنح ولا يترك جبرائيل عليه السلام احدا من الناس الا صاحبه

حکایت ابو یزید بطامی کہیں کہ میں نے اپنے شیخ حضرت شمس الدین کو دیکھا کہ وہ مرتبہ دیکھی گلدونوں میں مرتبہ شاخیں مصان کو واقع ہوئی۔ کتاب صفات الخلق میں آپ کا قول منقول ہے کہ یلیٰ اللہ کے نوحہ میں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس نظر کو سوڈ قدر میں تین مرتبہ ذکر کیا ہے۔ اس لئے سب لکھتا میں ہوئے۔ شب قدر کے معنی رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ اسے لاپے سے رمضان کی تمام راتوں میں عبادت کرتے ہیں اس طرح جمعہ کے دن ساعت اجابت کو پانچویں نماز میں صلوة اوسطہ کو اپنا سارے اسم اعظم کو اور صحیح طاعات میں اپنی ضمانتی کو چھپا رکھا ہے تاکہ بندے ان تمام میں رغبت اور کوشش کرتے رہیں۔ دشکوة الانوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص یلیٰ اللہ قدر میں اتنی ذریعہ عبادت کے لئے نظر اٹا کہ جتنی دیر چرانا بکری کو دودھ دیتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک اتنی ہی عبادت کے لئے رکھے واپس بہتر ہے۔ اس پاکذات کی قسم چنے جگونی بنا کر بھیجا ہے یلیٰ اللہ قدر میں قرآن کی ایک ہیئت پڑھنی اور راقون کے حکم کرنے سے بہتر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھے یلیٰ اللہ قدر لمجائے تو کیا کہوں۔ فرمایا یہ دعا پڑھا اللھم انک عفو کدیہ شجب العفا حافظ عفی (الہی تو معافی دینے والا اور گناہ بخشنے والا ہے) معافی دینی تجھے پسند ہے میرے گناہ معاف کر۔ دو غلہ روح کے معنوں میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ جبریل مراد ہیں۔ کعب اجار سے روایت ہے کہ سدا المستی میں اس قدر فرشتے ہیں جنکی تعداد خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ سب یلیٰ اللہ قدر میں جبریل کے ساتھ نازل ہو کر مومنین کو مونسات کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں مقام جبریل اوسط سدا المستی ہے۔ آپ ان سے اکثر کسی مومن مسلمان کو مصافحہ کے بغیر نہیں چھوڑتے۔

وعلامة ذلك ان من اقشعر جلده ورق قلبه ووجدت عينا فهو من مصالحة جبرائيل عليه السلام وقال بعضهم المراء من الروح هو ملك عظيم لو انظر السموات والارض لكانت لقمة له لا تراه الملائكة الا في ليلة القدر ينزل لمدة المؤمنين مع الملائكة ليطلعهم على امتهن عليه السلام وقيل طائفة من الملائكة لا تراه الملائكة الا في ليلة القدر وقيل خلق الله تعالى يا كالون ويليسون ليسوا من الملائكة ولا من الانس وعلوهم خذراهل الجنة وقيل هو عليه السلام اذ الروح اسمه ينزل موافقة للملائكة ليطلعهم على امة محمد عليه السلام وقيل هو ملك رجلاه تحت الارض السابعة ورأسه تحت العرش الاعلى وله الف الف رأس اعظم من الدنيا وفي كل رأس الف وجه وفي كل وجه الف فم وفي كل فم الف لسان يسبح الله تعالى بلسان فينزل تلك الليلة ويستغفر لامته محمد عليه السلام وتفسير تسليم وقال بعضهم المراء من الروح الرحمة يبعث الله تعالى جبرائيل عليه السلام مع الرحمة على عباده الاربعة ففضل منهم فيقول الله يا جبرائيل اقم الباقي على الاموات فيفضل فيقول جبرائيل يا رب قد فضلت رحمتك عنهم ماذا نام فيقول الله تعالى يا جبرائيل خزان رحمتي معلومة فاقسم الباقي على الكفار في دار الحرب فيقسم جبرائيل على من في علم الله انه يموت مسلما (شيفر زاده)

اسكى پوچان یہ ہے کہ جس شخص کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں وقت قلبی پیدا ہو گئے اسے جاری ہو جائیں یہ سمجھئے کہ جبریل کے مصافحہ کی برکت ہے بعض نے کہا ہے کہ روح سے ایک اور عظیم نشان فرشتہ مراد ہے یہ اگر عام انسان اور نبی مینگو ایک لگے کرنا چاہی تو کر سکتا ہے دیگر ملائکہ اسے صرف لیلۃ القدر ہی میں دیکھتے ہیں یہ خدمت محمدیہ اور امت محمدیہ آگاہی حاصل کر نیچے لئے دیگر ملائکہ کے ہمراہ نازل ہوا کرتا ہے بعض کا قول ہے روح ملائکہ کی ایک جماعت ہے کہ فرشتوں کی جیسی نیا ت لیلۃ القدر ہی میں نصیب ہوتی ہے بعض کہتے ہیں روح خدا کی ایسی مخلوق ہے جو کھاتی پیتی ہے لیکن فرشتوں میں داخل ہے نہ انسانوں میں شاید یہ مخلوق الٰہی جنت کی خادم ہے بعض کی رائے ہے کہ روح سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں کہ روح اللہ ایک نام ہے امت محمدیہ کے حالات پر مطلع ہونیکے لئے فرشتوں کے ہمراہ نازل ہوا کرتے ہیں بعض کہتے ہیں روح ایک فرشتہ کا نام ہے جسکے پانچ ساتویں زمین کے نیچے اور سر عرش کے تھے یہ اسکے علاوہ ہزار ہزار ہیں جن میں ہر ہزار سے بڑا اور ہر ہزار چھ سے بہر چھ سے ہزار گنہ ہزار گنہ ہزار زبانیں ہیں ہر زبان سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہے یہ فرشتہ لیلۃ القدر میں نازل ہوا کرتا ہے محمدیہ کے لئے استغفار کیا کرتا ہے تفسیر سیر بعض کا قول ہے کہ روح سے جنت الٰہی مراد ہے جسکو اللہ تعالیٰ بذریعہ جبریل اپنی زندہ مسلمان بندوں پر نازل کرتا ہے اور بقیہ جنت کے لئے ارشاد فرماتا ہے کہ اے جبریل اسے مردوں میں تقسیم کر دے چنانچہ اسکی تعمیل ہوئی ہے اور ہر جبریل یہ کہتے ہیں کہ الٰہی تیری رحمت کچھ اور تیری ہے اسکے لئے کیا حکم ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے رحمت کے خزانے بھرے پڑے ہیں باقی کو کفار پر تقسیم کر دو جبریل اسے ان لوگوں پر تقسیم کرتے ہیں جو علم الٰہی میں مسلمان ہو کر مشرک نہیں بنے تھے

سورة الكوثر

وإذا أعطيتك الكوثر أي الخیر المفرط انکثیر من العلم والعمل وشرف الدارين
وسروى عنه علیه السلام انه غفر فی الجنة وعد نبي ربي فيه خيرا كثيرا حتى من الفصل
واشد بياضا من اللبن وابرم من الثلج والدين من الزبد حافظه الزبرجد واوانيه من الفضة
لا يظلم من شرب منه وقيل حوض فيها وقيل اولاده واتباعه واعلماء امتها والقرآن العظيم
رفعل لربك قدم على الصلوة خالصا لوجه الله خلاف الساهی عنها المرائي فيها شكرا
لانعامه فان الصلوة جامعة لاقسام الشكر وانغم البدن التي هي حيا دارا مال العرب
وتصدق على المحاربين خلافا لمن يبدعهم ويمنع عنهم الماعون فالسودة كالمقابل للسنو
المتقدمة وقد فسرت الصلوة بصلوة العيد والخير بالتغذية وان شئت فقل ان من
ابغضك لبغضك (هو الابتر) الذي لا عقب له اذ لا يبقى منه نسل ولا حسن ذكر
واما انت فتبقى ذريتك وحسن صيتك وانا بفضلك الى يوم القيمة وذلك في الآخرة
مالا يدخل تحت الوصف عن النبي عليه السلام من قرأ سورة الكوثر سقاها الله من
كل نهر في الجنة ويكتب له عشر حسنات بعد كل قرآن قربان قربا في يوم النحر وقاضي

سورة الكوثر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
إِنَّا أَنْعَمْنَا عَلَيْكَ الْكَوْثَرَ نَبِيٌّ مَكْمُومٌ وَعِلٌّ أَوْ شَرَفٌ دَارِينَ كَسَلَعَنَ خَيْرٌ كَثِيرٌ عَافَا فِي رِيغِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَدِي
كه جنت میں ایک نہر جو جسکا خزانے مجھے وعدہ کیا ہے اُمین بہت کچھ خیر ہے۔ شہدے زیادہ میٹھی۔ دودھ سے
زیادہ سفید۔ برف سے زیادہ ٹھنڈی۔ اور بھلاؤں کے زیادہ نرم ہوا اسکے دونوں کنارے زبرجد اور بخوری چاندی کے
ہیں جو شخص ایک مرتبہ اسکا پانی پے گا کبھی بیمار نہ ہوگا۔ بعض کہتے ہیں جنت کے ایک حوض کا نام کوثر ہے جو بعض
کا قول ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی اولاد و اتباع۔ یا علماء کے امت۔ یا قرآن عظیم کو کوثر کہتے ہیں فصل فی ذلک یعنی
خالص اس کے لئے۔ فاضل اور ریا کار کے خلاف یہ نیت اوائے شکل انعام الہی غادر ہوا کہ کیونکہ نماز اربع شک
کے لئے جامع ہے و آخر اور اذنی جو عرب میں بہترین مال ہے قربانی کر کے محتاجین میں تقسیم کر دے اور تیرا
یقل ان لوگوں کے خلاف ہو جو محتاجین کو کھانے دیتے ہیں اور انکو برتتے کی چیزیں نہیں دیتے۔ پس تعزیر سور گویا
سورہ ماعون کے مقابلہ میں ہے۔ نماز کی تفصیل صلوۃ الصید کے اور نحر کی قربانی کے ساتھ کی گئی ہے ان شاء اللہ
الابتر جو بیشک مجھے بنص رکھنے والا خود ہی ابتر اور منقطع السلسل سے ۱۰ ہر وہ ہے جسکے بعد نہ اسکی سلسل سے
اور نہ کوئی نام لیا۔ اسے نہی تمہاری اولاد۔ نیک نامی۔ اور انما بفضل قیامت تک باقی رہے اور آپ کے ہفت میں
شے عنایت ہوگی جسکا بیان نہیں ہو سکتا۔ پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ سورہ کوثر پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ عنایت
کی ہر نہ کا پانی دے گا۔ ۱۰۔ اسے امام فخر الدین یوم نحر کی قربانی کوئی کئی کے برابر نیکان بھی جا بیگی (بیضاوی)

قال ثم يقول الله عليه السلام من صلى على خطيبه الى جعل الله تعالى من تلك الكلمة ملكا ورجلا
جناح بالشرق وجناح بالغرب ورجلاه تحت العرش يقول له الله تعالى صل على عبدك كاصل
على نبي فيصلي عليه الى يوم القيمة (زبدة الواعظين) ارى مسلما عن انس رضي الله عنه انه
قال نام عليه السلام فومته تخفيقة ثم قام ورفع راسه متبسم فقبل ما اضمكت يارسول
الله قال نزلت على انفا اي قريبا سورة فقرأ علينا انا اعطينك ال - ثم فصل لربك وانحر

ان شئت الله هو الا بقر سبب نزولها ما روى عن ابى صلمة عن ابن عباس انه قال ان العاص
ابن واثل بن هشام راى رسول الله عليه السلام يخرج من المسجد وهو داخل فالتقياه عند
الباب وقد ثاب جماعة قریش في المسجد فلما دخل العاص عليه السلام قالوا من ذا الذي تعبدته
قال ذلك الابرار واما قال هذا لان قریشا سموهم ابرار عند موت ابنه ابراهيم وكان في
الجاهلية اذ لم يكن للرجل ولد ذكر يسمونه ابرار فسمع النبي عليه السلام ما قاله العاص
فغرن قلبه فانزل الله تعالى تسليمة لقلبه وجوابا لعدوه بلوعاش ابنك فلا يغفلوا اما ان
يكون نبيا اولافان لم يكن نبيا فلا يكون لك فيه شرف وان كان نبيا فلا تكون انت
خاتم النبیین وقرئت اسمي باسمك في التوحيد والاذان والصلوة وكثير من الاشياء

رسول الله صلى الله عليه وسلم فرماتے ہیں جو شخص انور کے خطیب ہو وہ جنت میں ہو گا اور جس نے
وہ پرون کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہو اس کا ایک پر شرف میں ہوتا ہو ایک مغرب میں اور پانچ عرش کے نیچے
اللہ تعالیٰ اسے حکم دیتا ہو کہ صراط میرے بندہ نے میرے نبی پر درود بھیجا ہو تو میرے بندہ پر رحمت بھیجا رہے گا
وہ فرشتہ قیامت تک اس بندہ پر رحمت بھیجتا رہتا ہو (زبدة الواعظین) مسلم انس سے روایت کرتے ہیں کہ ایک
دن پیغمبر علیہ السلام تھوڑی سی دیر سوکرائے اور سرائے گھم گھم فرمایا لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اس سنہی کا کیا
سبب ارشاد ہوا کہ مجھ پر بھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہے بعد ازیں انا اعطینک الود آخر تک پڑھی۔

ابوصالح ابن عباس سے اس کے شان نزول کی بابت روایت کرتے ہیں کہ عاص بن واثل بن هشام نے پیغمبر
علیہ السلام کو کہا اے نبی حالت میں دیکھا کہ آپ مسجد سے نکل رہے تھے اور عاص داخل ہو رہے تھے دروازہ پر دروزن
کی ملاقات ہو کر باتیں ہوتی رہیں اس وقت قریش کی ایک جماعت مسجد میں موجود تھی۔ عاص جب مسجد میں
تو لوگوں نے کہا تم کس سے باتیں کر رہے تھے جواب دیا ابرار سے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ قریش نے حضرت کے
صاحبزادے ابراہیم کی وفات کے بعد آپ کا نام ابرار رکھ دیا تھا کیونکہ جس شخص کے بیٹا نہ ہوئے جاہلیت میں
ابرار کہا کرتے تھے پیغمبر علیہ السلام عاص کا مقولہ سن کر غلین ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی اور دشمنین کو
جواب دینے کے لئے سورہ کوثر نازل فرمائی کہ اگر آپ کا بیٹا زندہ رہتا تو دوزخ سے خالی نہ تھا نبی ہوتا یا نبی
اگر نہ ہوتا تو آپ کی اتباع شرف تھا اور اگر نہ ہوتا تو آپ خاتم النبیین نہ ہتے ہیں توحید اور اذان نازد وغیرہ بت ہی

حضرت ابو النضرین سے روایت ہے کہ اس کا شان نزول یہ ہے۔

و اسما حبیب کہہ کر کیف کون است بجز رحمة اللہ علیہ وهو ای ابراہیم علیہ السلام کی مثال اور اس کا
 طفلا ابن سبعین یوماً اور زیادہ و بناء الرسول علیہ السلام ثلاثہ قاسم وهو ولد قبل
 نبوة قس علیہ السلام وصادی العقبی قبل نبوة فی صدقہ سبعة عشر یوماً علی القول الاصح
 و ابراہیم مرت اقالہ انقاد عبد اللہ قالوا اسمہ طیب و طاهر وهو ولد بعد نبوة محمد
 علیہ السلام فی مکة و مات فی حال صغره و قال بعضهم ان طیباً و طاهر ابراہیم عبد اللہ فلما نزلت
 فکان یم فاطمة و رقیة و زینب و ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن ولدن کاهن من بطن خدیجة
 سوی ابراہیم فانه ولد من جاریة قطیبة اسمہ فامریة و اولادہ علیہ السلام کلہم ما و قبل
 غیر فاطمة و زہراء وھی صلات بعد وفاتہ علیہ السلام بستہ اشہر وھی افضل بناتہ کذا فی
 شرح البرکوی للقنوی ابروی ان الکوفی عنہ فی الجنة و قبل حوض فیہا و قبل فی الموقف و قبل
 فضائل کثیرة و قبل المقام المحمدی و قبل خات حین و قبل رفعة ذکرہ و قبل ہذا السورة
 و قبل لکونہ و اتباعہ و قبل علوہ و قبل الزمان العظیم و قبل علماء اولادہ و قبل ما فی
 الید مطلقاً و قبل النبوة و قبل الخلیفۃ العظام و قبل تفسیر القرآن و قبل تحقیق الشرائع

اب صاحب کوثر بن اسماء ابراہیم بن ہوشیہ علیہ السلام ابراہیم نے حالت رضاع میں وفات
 پائی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ اُن کی عمر دو مہینے و س دن کی یا اس سے کچھ زیادہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے اول قاسم جو نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور صحیح قول کے اعتبار سے سترہ
 دن کی عمر اگر نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ دوسرا ابراہیم جکا تذکرہ ابھی ہو چکا ہے تیسرے عبد اللہ
 جن کا نام طیب و طاهر تھا یہ بعد نبوت مکہ میں پیدا ہوئے اور اگر کین میں انتقال کر گئے۔ بعض کا قول ہے کہ طیب
 و طاهر عبد اللہ کے سوا اور صاحبزادہ کا نام ہی۔ اور آپ کی صاحبزادیان چار تھیں فاطمہ رقیہ زینب ام کلثوم۔
 ابراہیم کے سوا اور تمام اولاد حضرت خدیجہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی تھی۔ ابراہیم ہمارے قطیب سے ہوئے
 تھے اور آپ کی اولاد بجز فاطمہ زہراء کے سب آپ کے سامنے انتقال کر گئی البتہ حضرت فاطمہ کی وفات حضور
 کی وفات سے چھ مہینے بعد ہوئی ہے اور آپ تمام بیٹیوں میں افضل تھیں (شرح البرکوی للقنوی) روایت
 ہے کہ کوثر جنت کی نہر یا اسکا ایک حوض ہے اور بعض کا قول ہے کہ موقف میں ایک حوض کا نام ہے
 بعض کہتے ہیں کوثر سے فضائل کثیرہ مراد ہیں بعض کا قول ہے کہ مقام محمود کا نام کوثر ہے۔ بعض کہتے ہیں
 حلق حسن کوثر ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ آپ کے ذکر خیر کی وقعت کو کوثر کہا گیا ہے بعض نے کوثر سے آپ کی
 اولاد اتباع اور بعض سے علماء امت۔ بعض نے قرآن عظیمہ اور بعض نے آپ کی اولاد کے علماء بعض نے مطلق
 وحی۔ بعض نے نبوت اور بعض نے صحابہ عظام بعض نے تفسیر قرآن اور بعض نے تحقیق شرائع

وقیل کثرة اسمه وقیل الکرامات الواقعة وقیل الشفاعة الکثیرة وشابه الی (و) المقابلة
ان الله تعالى وصف الماعون فی السورة المتقدمة بأربعة أسماء الاول البخل وهو المراد
من قوله تعالى الذی یدع الیتیم ولا یحض الایة (والثانی) ترك الصلوة وهو المراد من قوله
هو: المصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون (والثالث) الریاء فی الصلوة وهو المراد من
قوله الذین هم براؤن (والرابع) منع الزکوة وهو المراد من قوله یدع الیتیم والماعون (فذكر
فی مقابلة یدع الیتیم وقوله فضل وفی مقابلة الذین هم براؤن قوله لربک
وفی مقابلة الذی یدع الیتیم یدع الماعون) قوله (واخر لان بذل خیال الاموال
یقابل البخل وصرح فیها الی الخاوی یقابل منع الماعون (شیخ زحادة) روی عن النبی علیه السلام
انه قال من کان له سعة فلم یضرب قلبه ان شاء یهودیا وان شاء نصرانیاً وفی رواية من کان له
سعة فلم یضرب قلبه یقرین مصلداً وعن علی رضی الله عنه من خرج من بیت الی شراء الاضغیة کان کل
بکل خطوة عشر حسنة وھی عنه عشر سبباً ورفق له عشر درجات واذنا تکلم فی شراً کان کلامه نسیباً
واذا انقذتمها کان لکل درهم سبعاثة حسنة واذ اطرحها علی الارض برید خبجها استغفر لکل خلق
من موضعها الی الارض السابعة واذ اهرق دمه اخلق الله بکل قطرة من دمه عشرة من الملائكة

بعض نے کثرت اسمت۔ بعض نے کرامات واقعه اور بعض نے شفاعت کبرے مراد لی ہے وشابه الی (و) المقابلة
ماعون سے مقابلہ کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سورہ میں منافقوں کے چار وصف بیان کیے ہیں (۱) البخل
یَدْعُ الْيَتِيمَ وَلَا يَحْضُرُ اِیسی شکل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (۲) ترك الصلوة (۳) الریاء (۴) البخل
یَدْعُ الْيَتِيمَ (۵) الریاء (۶) البخل (۷) الریاء (۸) البخل (۹) الریاء (۱۰) البخل (۱۱) الریاء (۱۲) البخل
الماعون سے معلوم ہوتا ہے سورہ کوثر میں بمقابلہ عن صلاتهم ساهون فصل موجود ہے اور بمقابلہ الذین هم
براؤن لربک فرمایا ہے۔ اور الذی یدع الیتیم اور یدع الماعون کے مقابلہ میں واخبر عنہ کیونکہ پسندیدہ
مال کو صرف کرنا بخل کا مقابلہ اور محتاجوں کا دینا ماعون کا مقابلہ ہے (شیخ زحادة) پیغمبر علیہ السلام سے مروی
ہے کہ آپؐ فرمایا جو کو وسعت ہو اور قربانی نکرے وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر دوسری
روایت ہے کہ جو شخص باوجود وسعت قربانی نکرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ حضرت علیؓ کے روایت
ہے کہ جو شخص قربانی خریدے کسی نیت کر کے گھر سے نکلتا ہے ہر قدم پر دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے
ہیں اور دس سچے بلند کئے جاتے ہیں اور خریدے وقت بات چیت کرنے میں شیخ کا ثواب لیتا ہے اور قیمت دیتے
وقت ہر دم کے مقابلہ میں سات سو نیکیاں حاصل ہوتی ہیں۔ اور جب بیچ کرنے کے لئے اس کو زمین پر لٹایا جاتا
ہے ساتویں زمین تک اُس جگہ کی تمام مخلوق اس کے لئے مغفرت مانگتی ہے۔ پھر جب اس کا خون گرتا ہے تو
اللہ تعالیٰ ہر قطرہ سے دس فرشتے پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اُس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں

واذا قسم لہا کان لہ بكل لقمة مثل عتق رقبة من ولد اسمعیل علیہ السلام (خواجه زادہ)
عن النبی علیہ السلام انہ قال لما نشأ یا عائشة قد ہی اخصیتک واشہدکھا فان لا رب الا
ظرة تقطر من دمعہا علی الارض ان یغفر لہ نقما ما سلف من ذنوبک فقالت یا رسول اللہ
الناس خاصۃ ام المؤمنین عامۃ فقال علیہ السلام بل لنا والمؤمنین عامۃ وعن وھب
ابن منبہ انہ قال ان داود علیہ السلام قال الہی ما ثواب من صحنی من امتی علیہ السلام
قال ثوابہ ان اعطیہ بكل شعرة علی جسدہ عشر حسنات واصلو عنہ عشر سیئات وارفع لہ
عشر درجات ولہ بكل شعرة قصر فی الجنة وجاریۃ من الحور العین ومربک من ذوات
الوجہ خطوہا مد البصر یرکبہا اهل الجنة فیطیر ہما حیث یشاء اما حلت یا داود ان
الضحا یا ہی المطایا وتوقع البلیا یا یوم القیمة ر زهرة الریاض حکى عن احمد بن اسحق انہ
قال کان لی اخ فقیر وكان مع فقرہ یعنی کل سنة بشاة فلما توفی صلیت رکعتین فقلت
اللہم انی اخ فی نوحی فاسالک عن حالہ ففت علی الوضوء فرأیت فی منافی کان القیمة قد قلت
وحشر الناس من قبورہم فاذا اخی اکب علی فرس اشہب وید یدہ بجانبی فقلت یا اخی ما فعل
اللہ بک فقال غفر لی فقلت بر فقال بسببہم تصدقت بہ علی امرأۃ عجوز فقیرۃ فی سبیل اللہ

اور جب اسکا گوشت تقسیم کرتا ہی تو ہر لقمہ کے برے ولاد اسمعیل سے ایک غلام آزاد کر لیا ثواب ملتا ہے
خواجه زادہ پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؐ مائتہ رطل سے فرمایا اپنی قربانی کے پاس حاضر ہو جاؤ اللہ تعالیٰ
اسکے پچھلے طہرے تمہارے گزشتہ گناہ معاف کر دینگا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا یہ فضیلت خاص
ہمارے لئے ہی یا عموماً تمام مومن اسمین شامل میں جو ہر ایک یہ ہمارے اور دیگر تمام مومنین کیلئے عام ہے۔ جواب
بن منبہ سے روایت ہے کہ داؤد علیہ السلام نے کہا۔ اتنی امت محمدیہ میں قربانی کرنا اسے کو کس قدر ثواب ملیگا
فرمایا یہ ثواب ملیگا کہ ہم اسکے ہر رطل کے برے دس نیکیاں دینگے۔ دس گناہ معاف کر دینگے۔ اور دس درجے بلند
کر دینگے۔ اور ہر رطل کے برے جنت میں ایک محل ایک حور اور ایک پر دار سواری عطا کر دینگے جسکا ہر قدم منتہا
بصر پر پڑے گا۔ اہل جنت آپس میں حور ہو کر جہان چاہیں گے اور جاکھیں گے اسے داؤد تمہیں معلوم نہیں کہ قربانیان سواریاں
ہوں گی۔ اور قیامت کے دن بلاؤں کو دفع کر دینگی (نہر قلاویض) حکایت احمد بن اسحق کہتے ہیں کہ میرا ایک محتاج
بھائی بلو جو و فقر میں قربانی کیا کرتا تھا۔ اسکی وفات کے بعد میں نے دو کتبیں پڑھ کر دعا کی کہ اتنی جیسے خواب
میں اپنے بھائی کا حال دیکھا دے چنانچہ میں با وضو ہو کر سو رہا خواب میں دیکھتا ہوں کہ قیامت قائم ہے
لوگ قبروں سے اٹھ رہے ہیں میرا بھائی اشہب گھوڑے پر سوار ہے اور بہت سی اونٹیاں اسکے آگے چل رہی ہیں۔ میں نے کہا بھائی جان۔ اللہ تعالیٰ سے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا بخشدیا۔ میں نے کہا کہ میں نے
جواب دیا ان درمون کے سبب جو میں نے ایک محتاج بڑھیا کو خیرات کر دیئے تھے۔

فقلت ما هذه الجباب قال ضحایا فی الدنیا والقیار کہا اول اضحیتی فقلت الی این قصتہ
قال الی الجنة فغاب عن بصری دستانیہ، واما اذ الیکن المؤمنین مرکب من الاضحیۃ
فیكون عملہ الصالح مرکب الہ یخلق اللہ تعالیٰ من اعمالہ الصالحۃ بعیر یرکب علیہ اذا خرج من
قبرہ یتقدم الی ربہ تعالیٰ دستانیہ عن انس عن علی بن ابی طالب قال قال النبی علیہ
السلام اذا حشر المؤمنون من قبورہم یقول اللہ تعالیٰ یا ملائکتی لا تمشوا عبادی راجلین بل
ارکبواہم علی نجائبہم فانہم اعتادوا الرکوب فی الدنیا کان فی الابتداء صلب ایہم مرکبہم ثم
بطن ایہم مرکبہم فخین ولد تہم امہم فخر امہم مرکبہم الی ان یتلوا الرضاع ثم عنق ایہم ثم یرکبہم
ثم الفرس والبغال مرکبہم فی البراری والسفن والزوارق فی البحار وحين ماتوا فاعناق
اخوانہم وحين قاموا من قبورہم لا تمشواہم راجلین فانہم اعتادوا الرکوب فذموا نجائبہم
وهی الاضحیۃ لقولہ تعالیٰ یوم نعشر المتقین الی الرحمن وفداً ۲ رکبانا ولذا قال علیہ
السلام عظموا ضحایا کم فانہا علی الصراط مستویا کمر رجلیۃ، روى عن النبی علیہ
السلام انه قال من قرب قرباً باذا اقام من قبرہ رآہ قائماً علی راس قبرہ فاذا لہ
شعر من الذهب وعیناہ من یواقیت الجنة وقرناً من الذهب

میں پوچھا یہ اونٹنیاں کیسی ہیں جواب دیا یہ میری دنیاوی قربانیاں ہیں اور جس پر میں سوار ہوں یہ سب
پہلی قربانی ہی۔ میں نے کہا اب کہاں کا راہ ہے جواب دیا جنت کا اور اس کے بعد وہ نظارہ میری نگاہ سے ٹاپ
سو گیا (دستانیہ) اگر مومن کی قربانی کی سواری ہوگی تو عمل صالح سواری بن جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نیک عملوں سے
ہوٹ پیدا کرو گی جو قبر سے نکلے وقت مومن کو سوار کرے پروردگار کی طرف لجا جائیگا دستانیہ، انس اور
علیؑ سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول مروی ہے کہ جب مومن قبروں سے اٹھیں گے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا
کہ میرے بند و نگو بیدل نہ لیجھو بلکہ اوٹنیوں پر سوار کر لو کیونکہ یہ دنیا میں سواری کے عادی تھے انکی اول
سواری باپ کی پشت تھی۔ پھر ماں کا پیٹ۔ پھر اسکی گود۔ پھر دودھ چھنے کے بعد باپ کی گردن۔ پھر
جنگھون میں گھوڑے پھر۔ اور دریاؤں میں کشتیاں اور ڈوگے۔ اور مرنے کے بعد بجائیوں کے کندھے اب
قبروں سے اٹھنے کے بعد ان کو پیدل نہ چلاؤ۔ کیونکہ یہ سواری کے عادی ہیں اور اپنی اونٹنیاں سارے
آٹے ہیں۔ ان اونٹنیوں سے مراد قربانیاں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَنَحْنُ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ بِلِلِّ الْوَحْنِ وَقَدْ
اُس دن ہم پر ہیزگاروں کو سوار کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں گے اسی سے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ اپنی قربانیوں کو موٹا کر لے لو کیونکہ وہ آخرت میں پھراط پر تمہاری سواریاں ہونگی (جبریل) پیغمبر علیہ
السلام کا قول یہ قربانی کرنے والا قبر سے اٹھ کر اپنی قربانی کو اپنے سر پہ لٹھڑا دیکھے گا اس کے بال
سوتے کے مومن گے۔ انھیں باقوت جنت کی اور بیثبات سوتے کے

فيقول من انت ولى شئ انت وارايت احسن منك فيقول انما قرأناك الذي قرأته في
 الدنيا فيقول اركب على ظهري فلا يركب عليه فيذهب به ما بين السماء والارض الى اهل العرش
 في ربهية وقال عليه السلام من صلى صلاة شئت نسكنها في رملنا ومن لم يصل صلاة شئت
 فليس مننا ان كان غنيا وقال عليه السلام خير اراقتي يعصون وشر اراقتي لا يعصون وقال عليه السلام
 الا ان الاضحية من الاعمال المتبعة تقي صاحبها من شر الدنيا والآخرة (زبدة الرعايا) الاضحية
 واجبة على كل مسلم مقيم موسر هو ان يملك فصايا وهو ما شئت اذ ربه او قيمته باقاصدا عن حوائجه
 الاصلية لا يعتبر فيه نصف الماء ولا يعتبر الحولان كالزكوة فان الزكوة يعتبر فيها الحولان ومن كان
 فقيرا فوجد المال في ايام الاضحية تقي عليه الاضحية ومن كان غنيا فتلقت فله في ايام الاضحية
 سقطت عنه الاضحية (كذا في كتب الفقه) وانما تجوز الاضحية من اربعة اصناف من الحيوان
 الابل والبقر والغنم والماعز كرها وانما تؤمن البقر فاعتلله سنتان وطعن في الثالثة وعن الامم والبقر
 يكفي الواحد عن واحد الى سبعة كاهن كريد القرية فالوارد اذ هم بنصيب اللحم او كان كافر الا يجوز عن واحد
 منهن ولم ينقص نصيبا حدهم تجوز الجذع كالجاء والخصم والثور الجذع شاة لها ستة اشهر والجدع
 هي التي لا قرن لها والثور هي الجنونة ولا يجوز العمياء التي ليس لها عينان ولا العرجاء التي تعشى بثلاث اعمدة

یہ کہیں کہ تو کون یا اور کیا چیز ہے جسے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ قربانی جواب دی کہ تیری نبوی قربانی ہو اور پھر
 کہیں کہ تو میری پشت پر سوار ہو جا۔ چنانچہ وہ سوار ہو جا گیا اور قربانی نے آسمان زمین کے امین عرش کے
 سایہ تک پہنچا دی (جیسے) پیغمبر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس نے ہماری طرح کی نماز پڑھی اور ہماری طرح کی
 قربانی کی وہ ہم میں سے ہے اور جسے ایسا نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں بشرطیکہ غنی ہو۔ پھر آپ کا قول ہے کہ میری
 امت کے اچھے لوگ قربانی کیا کریں گے۔ اور بڑے ترک گردین گے اور حدیث میں ہے کہ قربانی نجات دینے والے
 اعمال میں سے ہے۔ انسان کو دنیا و دین کی برائیوں سے بچا لیکن زبیدۃ المؤمنین قربانی ہر سال دار و مقیم مسلمان پر
 واجب بشرطیکہ نصاب یعنی دو سو درہم یا اس کی قیمت کا مالک ہو۔ اور یہ نصاب حاجت اصلی سے زائد ہو۔ اس میں
 زکوٰۃ کی طرح نمو۔ اور حلالان حول مستبیر نہیں۔ اگر فقیر کو قربانی کے دنوں میں مال حاصل ہو جائے تو قربانی واجب
 ہو جائے گی۔ اور غنی کا مال ابن دونوں میں تلف ہو جائے گا تو اسکے ذمہ سے قربانی ساقط ہو جائیگی۔ لکن فی
 کتب الفقہ قربانی چار قسم کے جانوروں کی جائز ہے (۱) اونٹ (۲) گائے بھینس (۳) دنبہ بھیل (۴) بکری
 اس میں مذکر بونٹ سب برابر ہیں۔ گائے بھینس دو سال بھر کر تیسرے سال میں ہو لیکن اونٹ اور گائے
 بھینس ایک شخص سے یکبرسات تک کے کسی فی دو بشرطیکہ سب کا امداد قربانی کا ہو۔ اگر انہیں ایک کا ارادہ فقط
 گوشت کھانا یا کسی کو فی حصہ دار کا فری تو کسی کی قربانی درست نہوگی اور نہ حصہ کیا جائیگا چھ مہینے کی بکری اور
 بے سینگ والے یا دیوانہ جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے تین یا نو سے چلنے والے ننگے کا ٹڑے۔

وکل ما عدل و محاسب الیہ یعنی جمیع جہانہ و تقریرہ علم ہر شخص بخلاف احدی نہ ہو مگر رابطہ
 اللہ لا شمار دیان من لہ یصف بہ لم یستحق الا حرمۃ و احرام الجسد عن العاطف لہا کالیقین
 الاولیٰ او الدلیل علیہا (یہاں) لہ نہ ہو مگر اس نے نہ یقتضیٰ علیہ صحتہ و یختلف عن لا متنازع
 الحاحہ و القضاء علیہ لعل الاقتصار علی لفظ الماضي اور وہ دراصل علی من قال الملائکہ بنات
 اللہ و المسیر ابن اللہ اولیٰ سابق قولہ (و لم یولد) و ذلك لانه لا یقتضیٰ شیء ولا یسبقہ عدلہ
 و لم یکن لہ کفوا احدی ای و لم یکن احد یکافئہ ای عاتلہ من صاحبہ و غیرہا و کان اصلہ
 ان یؤخر الظرف لانه صلتہ کفوا لکن لما کان المقصود نفع المکافاة عن خاتہ قدم تقدیم اللہ صر
 و یجوز ان یکون حالہ من المستکن فی کفوا او خبر او یکون کفوا حالہ من احد و لعل ربط الجمل
 الثلاث بالعاطف لان المراد منها فی اقسام الامثال فی کجملہ واحدۃ منبہ علیہا بالجمل
 الثلاث (قاضی بیضاوی) و کان سبب نزول ہذہ السورۃ کما قال ابی بن کعب و جابر بن
 عبد اللہ و ابو العالیۃ و الشعبي و عکرمة رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین انہ اجتمع کفار مکہ و ہم
 عامر بن طفیل و زید بن قیس و غیرہما و قالوا یا ہر صف لنا ربک من ای شیء ہو اھو من
 ذهب ام من فضة ام من حديد ام من نحاس فان اھتبا من ہذہ الاشیاء

اور کل ما عدل و محاسب وجوہ اسکے محتاج بہن صحت کی تعریف اور احدی نہ ہو مگر رابطہ
 تھے مگر احد نہیں لےتے تھے اور لفظ اللہ کی تکرار اس نکتہ پر اطلاق ہے کہ جو ذات صمدیہ کے ساتھ موصوفہ بنو
 الوہیت کی مستحق نہیں ہو سکتی اور اس جگہ کو صرف غلطی سے خالی کرنا اس لئے ہے کہ یہ جملہ اول کے نتیجے یا اسکے دلیل کے
 مرتبہ میں ہو کہ یہاں اسے کیا وہ نہیں جانا اس لئے کہ وہ کسی سمجھنے پر مدگار یا غلیفہ کا محتاج نہیں ہے نہ حاجت
 طاری نہ فنا اس جگہ کو لفظ ماضی پر موقوف رکھنا شاید ان لوگوں کی تردید کے لئے ہو جو فرشتوں کو خدا کی بیانیہ وسیع کو
 بیٹھا کہتے ہیں یا یہ سمجھتے کہ ان کے قول کی مطابقت کا لحاظ رکھا گیا ہو کہ وہ یقینی اور وہ خود کسی پیر نہیں ہوا کیونکہ
 وہ کسی شے کا محتاج نہیں اور عدم سپریدقت نہیں کر سکتا و کہہ سکتا کہ کفوا احدی اور اسکا کوئی ہمسر نہیں دراصل
 یہاں ظرف یعنی لفظہ کو مؤخر کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ کفوا کا صلہ و لیکن چونکہ اپنی ذات کے مکافات کی نفی مقصود
 اصلی تھا اس لئے متمم الباقی چیز کو مقدم کیا گیا ہو یہ بھی درست ہے کہ لہ کفوا کی ضمیر مستکن سے حال ہو یا خبر ہو اور کفوا
 احدی سے حال واقع ہوا ہو اور ان تینوں جملوں کا ربط ہر یہ ملاحظہ کیونکہ اسے اقسام مثال کی نفی مقصود ہی ہے
 یہ تینوں جملے جو نفی مذکور پر آگیا ہی دسے رہی بہن بمنزلہ جملہ واحد بہن دقاہ بیضاوی اس سور کے شان نزول کی
 نایت ابی بن کعب جابر بن عبد اللہ ابو العالیۃ و الشعبي و عکرمة رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن طفیل
 اور زید بن ثابت وغیرہ چند کلمہ کہنے جمع ہو کر پیغمبر علیہ السلام سے یہ کہا کہ اپنے پروردگار کی تعریف بیان کیجئے کہ
 کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ سوئے کا ہی یا چاندی کا۔ لوہی کا یا تانبی کا کیونکہ ہر معبود تو ان ہی چیزوں سے بناؤ گئے ہیں۔

وعن النبی علیہ السلام انه قال ان فی الجنة شجرة تسمى حویب علیها اثمار اکبر من النعام اصغر من
المرمان واحلی من العسل واشد بياضا من اللبن والین من الزبد قال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
من یا کاهیا رسول اللہ قال علیہ السلام من سمع اسمی فصلی علی فہو یا کاهیا زہرة الریاض وانما
سمیت سورة الاخلاص لانہا تخلص قارئہا من شدائد الدنیا والاخرة وسکرات الموت وظلمات القبر
واحوال القیمة **(حکي)** ان رجلا صلت فراء ابوہ فی المنام تلك اللیلة کأنہ فی الجحیم الا غلغل ثراہ فی
لیلة ثانیة فی الجنة فقال ما ریت فی الباریة کذا فما هذا فقال مر علینا رجل فقرا قل هو اللہ احد ثلاث
مرات ووهب لہ جرة لنا فقسم علینا فہذا الذی تراه فصبی منہ وتفسیر خازن عن انس بن مالک
رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انه قال من قرأ سورة الاخلاص مرة فکما قرأ ثلث القرآن ومن
قرأها مرتین فکما قرأ ثلثی القرآن ومن قرأها ثلاث مرات فکما قرأ القرآن کلہ ومن قرأها عشر مرات
مقی اللہ تعالیٰ بیتا فی الجنة من یا قوتہ حمراء وفي الخبر من قرأ سورة الاخلاص فی الفراش غفر اللہ لہ
ولو الیدی عما سجد من دیوان الرشتیاء وکتب فی دیوان السعداء (رجال الس) عن ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه قال کنت امشی العذاب علی امتی
باللیل والنهار حتی جاء جبرائیل علیہ السلام بسورة قل هو اللہ احد

جبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فراتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت کا نام حویب ہے اس کے پھل سب سے بڑے اثار
سے چھوٹے شہد سے نیچے دو وہ سے سفید اور جھاگ سے نرم ہیں حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا وہ
پھل کون کھائے گا۔ فرمایا جو میرا نام سن کر مجھ پر درہ و نیچے گا (زہرة الریاض) اسکو سورہ اخلاص اسلئے
کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی سختی۔ سکرات موت۔ ظلمت قبر اور احوال قیامت سے نجات
دلوادیتی ہے حکایت ایک شخص کو مرجانے کے بعد اُس کے اپنے خواب میں دیکھا کہ قید و ذبح میں
گر قتا رہے۔ پھر اگلے دن دیکھا کہ جنت میں موجود ہے۔ پوچھا کہ بیٹے کل شکوہ اس حالت میں کیا تھا اور
آج اس کیفیت میں دیکھتا ہوں۔ اسکا کیا سبب جواب دیا کہ کل ایک شخص نے تین مرتبہ قل هو اللہ
احد پڑھکر اُس کا ثواب تمام مردوں کو بخش دیا تھا۔ یہ مجھ کو خاص میرا حصہ ملا ہے (تفسیر خازن)
اس بن مالکؓ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جسے سورہ اخلاص اکیبار پڑھی گویا
تہائی قرآن ختم کیا اور جس نے دوبار پڑھی گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین بار پڑھی اُسے سارا ختم
کر لیا۔ پھر جس نے دس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں سرخ یا قوت کا محل تیار کرے یا حدیث میں ہے
کہ جو شخص قرآن میں سورہ اخلاص پڑھتا ہو اللہ تعالیٰ اُس کے لئے اور اُس کے والدین کے لئے گناہ بخش دیتا اور اسکا نام
اشقیاء کے دفتر سے کاٹ کر نکال دے اور قبر میں لکھ دیتا ہو (رجال الس) ابن عباسؓ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے
ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میں دن اپنی امت پر عذاب آئیکا خوف کیا کرتا تھا یا ناکجہر مل سورہ قل هو اللہ احد پڑھتا

فعلت ان الله تعالى يعذب امتي بعد نزولها لانها نسبت الى الله ومن شهد قراءتها تناثر البر من
عنان السماء على راسه ونزلت عليه السكينة وتغشته الرحمة فينظر الله تعالى قارئها فيغفر له
مغفرة لا يعذب بعدها ابدا ولا يسأل الله تعالى شيئا الا اعطاه (تفسير حنفی) اخبر البيهقي عن
ابي امامة الباهلي انه قال ان جبرائيل عليه السلام النبي عليه السلام وهو يتبول في سبعين الفا من
الملائكة فقال جبرائيل عليه السلام يا رسول الله شاهد جنازة معاوية فخرج النبي عليه السلام ووضعت
جبرائيل عليه السلام جناحه على الارض فتواضعت حتى نظر رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الى
المدينة وصلى على معاوية مع جبرائيل عليه السلام والملائكة ثم قال النبي عليه السلام يا جبرائيل
بمبلغ معاوية هذه المرتبة فقال بقراءته قل هو الله احد قائما وقاعدا وركعا وما شيا رقا
ان النبي عليه السلام لما خرج مهاجرا الى المدينة اجتمع كفار مكة على باب اراوندوة وهي
في سكة ابي جهل عليه اللعنة وقالوا من يدعي هذا اليانا ورأسه نعطيها مائة ناقة حمر
سوداء المدقة ومائة تجارية ورومية ومائة فرس عربية فقام رجل يقال له سراق بن
مالك وقال انا ادره اليكم ففمنوا له هذه الاموال فخرج خلفه ادرك النبي عليه السلام
فسل سيفه ليقتل فزل جبرائيل عليه السلام فقال يا رسول الله ان الله يحضر الارض لك

مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو اس کے نزول کے بعد ہرگز غلاب نہ کریگا کیونکہ یہ سب باہی
ہے اور جو لازمی طور پر اسے چھٹا رہتا ہی سپر آسمان سے نیکی اور سکین نازل ہوتی اور رحمت اسے
و خصوصاً بتی بھی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کے بعد اس کے پڑھنے والے کو کبھی معذب نہ کرے گا اور جو کچھ
وہ مانگے گا اسے کرم سے عطا فرمائے گا (تفسیر حنفی) بیہقی ابوامامہ باہلی سے روایت کرتے ہیں کہ تیوک
بن جبرئیل ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور یہ کہا کہ معاویہ کے جنازہ پر حاضر
ہو جائیے پتا نہ چاہے آپ وہاں سے نکلے۔ جبرئیل نے اپنے پر زمین پر پھینکا دیکھ ساری زمین سمٹ گئی اور زمین
تیز آنے لگا۔ پتے جبرئیل اور دیگر ملائکہ کے ساتھ معاویہ کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ پھر یہ پوچھا کہ اے جبرئیل
معاویہ کو یہ تہہ کہاں سے ملا۔ فرمایا اس سبب کہ معاویہ کھڑے بیٹھے۔ چلتے پھرتے قل هو الله احد بکثرت
پڑھا کرتے تھے روایت ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام بنیت حجرت مدینہ کی طرف نکلے تو کفار نے ابو جہل کے حملہ
میں بہہ ڈال دیا وہ پوچھ کر کہہ کر کہ جو شخص محمد کو پھیر لائے یا انکا سر کاٹ پاس لے آئے تو ہم اسے کالی تیلوں
لی ۳۰ من اونٹیاں۔ سو رومی نوٹیاں۔ اور سو عربی گھوڑے انعام میں دیں گے۔ ایک شخص سراق بن مالک
تاری سے کہا کہ میں انہیں پھیر لاؤں گا۔ کفار اس کے لئے مذکور بالا انعام کے قائل ہوئے۔ وہ ان کے تعاقب
میں چلا اور پھر حضرت کو بلایا قتل کرنے کے لیے میان سے تلوار نکالی اتنے میں حضرت جبرئیل نازل
ہوئے اور یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو آپ کے لئے مسخر کر دیا ہے جو کچھ ارشاد ہوگا فوراً بجالائے گی۔

فقال رسول الله يا ارض خذني فتنسقل فرسني الى الارض الى الركبة فقال يا رسول الله لا افضل الايمان الايمان قد عار رسول الله فايقاه الله بدعائه عليه السلام فسا رسا عة ثم سل سيفه واداد قتله فتنسقل فرسني الى الارض حتى اخذته الارض الى سرتة فقال الايمان الايمان يا رسول الله لا افضل بعد هاشيئا قد عار رسول الله عليه السلام فايقاه الله ثم انزل عن فرسه وجثا بين يدي ناقة رسول الله وقال يا رسول الله اخبرني عن الهالك حيث كانت له قدرة عظيمة مثل هذه امن الذهب من الفضة فكنس رسول الله عليه السلام راسه كتابا فنزل جبرائيل عليه السلام وقال يا محمد رقل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد، وقل اللهم مالك الملك تؤتي الملك من تشاء (روفا) اسماوات والارض جعلن من انفسكم ازواجا ومن الانعام ازواجا يذركم فيها ليس كمثله شيء وهو السميع البصير) فقال سراقه يا رسول الله اعرض علي الاسلام فعرض عليه الاسلام واسلم وحسن اسلامه (من حديث الربيعين) وقد كان النبي عليه السلام يقرأ سورة الاخلاص مع المعوذات وينفث على يديه ويسميهما على جسده عند النوم اذا كان وجعا ويأمر بذلك قال بعض العلماء من واطب على قراءتها نال كل خير ومن كل شر في الدنيا والاخرة ومن قرأها وهو جائع شبع وعطشاً ابرقته فرمايا۔ اسے زمین سراقہ کو پکڑے۔ چنانچہ اسکا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے کہا۔ یا رسول اللہ۔ اب ایسا نہ کروں گا۔ مجھے امان دیجئے۔ آپ نے دعا کی اور اسکی برکت سے سراقہ کو بچا ملگئی۔ مگر اس نے تلوار کھینچ کر پھر قتل کا ارادہ کیا۔ گھوڑا فوراً زمین میں دھنسا اور سراقہ ناف تک اندر راتر گیا۔ اور الامان الامان پکارنے لگا۔ حضور میں آئندہ ہرگز ایسا نہ کروں گا۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور اسے پھر غلات ملگئی۔ اسوقت سراقہ اپنے گھوڑے سے اتر کر ناقة پیغمبر علیہ السلام کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور یہ کہا کہ یا رسول اللہ۔ مجھے اپنے اس معبود کے حال سے مطلع کیجئے جو ایسی زبردست طاقت رکھتا ہو سوائے کا ہے یا چاندی کا۔ پیغمبر علیہ السلام نے سر جھکا دیا۔ اور جبریل فوراً قائل ہوا کہ اللہ احد الی آخرہ لیکر اترے اور اس کے ساتھ ہی آیت قُلْ اللَّهُمَّ مَا لَكَ لَمْ يَكُنْ الی آخرہ اور آیت قُلْ اللَّهُمَّ مَا لَكَ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا الی آخرہ نازل ہوئی۔ سراقہ نے کہا کہ یا رسول اللہ۔ مجھے سلام پیش کیجئے۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھایا اور انجام کار سراقہ کا اسلام بہت اچھا ہوا۔ حدیث ابوعیین پیغمبر علیہ السلام معوذتین کے ہمراہ سورۃ اخلاص پڑھ کر باتون پر دم کیا کرتے اور سوتے وقت بجاوت مرض دونو ہاتھ جسم مبارک پر پھیلا کرتے تھے۔ اور دوسرے ونگوا سی کا ارشاد فرماتے تھے۔ بعض علماء کا قول یہ کہ جو شخص ہمیشہ سورۃ اخلاص پڑھتا رہے گا اسے ہر طرح کی نیکی حاصل ہوگی اور دنیا و دین کی تمام آفتوں سے امان ہوگا۔ بھوکا اسکے پڑنے سے پیٹ بھر اویں گا۔ کسی برکت کے سبب ہوگا۔

عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال کنا مع النبی علیہ السلام یتبوا فطلعت الشمس بیضاء وشعاع نور ہا لم یبرئ فیما مضی کان بینہ و بین المدینۃ مسیرۃ شہر طلعت الشمس یوما مغیرۃ فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال النبی علیہ السلام یا جبرائیل علی اری الشمس مغیرۃ فقال جبرائیل علیہ السلام لکثرة ابحۃ الملائکۃ قال علیہ السلام ثم ذلک قال جبرائیل علیہ السلام لان معاویۃ مات یا المدینۃ الیوم فبعث اللہ تعالیٰ سبعین الف ملک یتصلون علیہ قیل لم ذلک قال لکثرة قراءتہ قل هو اللہ احد باللیل والنہار فمشی و قیامہ وقعیۃ و ذاہبا و جاتیبا و علی کل حال فاتاہ جبرائیل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ هل لک ان اقبض الارض فتصلی علیہ فقال علیہ السلام نعم فضرب بجناحہ علی الارض فضاعت و رفع لہ سریرہ حتی نظر الیہ خلفہ صفوف من الملائکۃ کل صف سبعون الف ملک فصعد علیہ السلام علیہ ثم رجع الی تبوک روی مسلم عن ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان اللہ تعالیٰ جزأ القرآن و هو بتشدید الزای المبحۃ بمعنی قسمۃ ثلاثۃ اجزا فجعل قل هو اللہ احد جزأ من اجزا القرآن و جمکونہ جزأ یحوز ان یکون باعتبار الثواب یعنی ان اللہ تعالیٰ یعطی قارئ هذه السورة ثواب قراءة ثلث القرآن من غیر تضایف (کذا قال النووی) و قیل ان القرآن علی ثلاثة اقسام قصص احکام و صفات اللہ

انس بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ہم تبوک میں پیغمبر علیہ السلام سے ہمراہ تھے۔ آفتاب نہایت روشن نکلا کرتا تھا تبوک اور مدینہ میں ایک میسے کی راہ کا فاصلہ تھا۔ ایک دن سوچ کچھ غبار آلودہ سامعہ میں ہوا پیغمبر علیہ السلام نے جہیزل سے اسکا سبب پوچھا اور یہ کہا کہ میں آفتاب کو غبار آلودہ دیکھتا ہوں۔ جہیزل نے جواب دیا کہ فرشتوں کی پر وں کی کثرت سے اسکا نور کم کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا فرشتوں کی کثرت کا کیا باعث۔ جواب دیا۔ آج مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکی نماز کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہیں۔ آپ نے فرمایا معاویہ کو یہ تہنیت ہو کر ملا۔ حضرت جہیزل نے ارشاد کیا کہ کثرت قل هو اللہ احد پڑھنے کے سبب۔ کیونکہ وہ دن رات کھڑے بیٹھے آتے جاتے اسکا ورد رکھتے تھے۔ اس کے بعد جہیزل نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپکی مرضی ہو تو میں زمین کو سکڑا دوں تاکہ آپ معاویہ کے جنازہ کی نماز ادا فرما سکیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اچھا۔ جہیزل نے دونوں پر زمین پر مارے اور وہ فوراً سکڑ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاویہ کا جنازہ ادا کرنے میں نظر آئے لگا کہ پیچھے پیچھے لاکھ لاکھ چند صفیں تھیں۔ ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے آپ جنازہ کی نماز پڑھ کر پھر مقام تبوک واپس آ گئے۔ سلم ابو الدرداء سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو تین جزو کیا ہے۔ ان میں سے اولیٰ جزء اللہ احد ایک جزو ہے۔ دوسرے سورۃ کے ایک جزو۔ ہونیکلی و چرا اعتبار ثواب سے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والے کو بلا تضایف اجر ثواب فی قرآن کا ثواب عنایت فرماتا ہے (دیکھا تاملہ لغوی) بدش کا قول ہے کہ قرآن تین حصوں میں حصوں اور صفات انہی کے لحاظ سے تین طرح کا ہے

وقل هو الله احد هذه الثلاثة وهو صفات الله تعالى ابن ملك على المشارق و
 ان النبي عليه الصلوة والسلام كان جالساً على باب المدينة اذ مرت جنازة رجل فقال عليه
 السلام هل عليه دين فقالوا عليه دين اربعة دراهم فمات ولم يؤدها فقال عليه السلام صلوا
 فاني لا اصيل على من كان عليه دين ومات ولم يؤده فترك جبرائيل عليه السلام فقال يا محمد ان الله
 تعالى يقرئك السلام ويقول بعثت جبرائيل بصورة وادي حنين قم فصل فانه مغفور له ومن
 صلى على جنازته غفر الله له فقال النبي عليه السلام يا جبرائيل من اين له هذه الكرامة فقال
 بقرائه كل يوم مائة مرة سورة قل هو الله احد لان فيها بيان صفات الله تعالى والثناء
 عليه وقال النبي عليه السلام من قرأها في عمرة مرة لا يخرج من الدنيا حتى يرى مكانه في الجنة
 خصوصاً من قرأها في الصلوات الخمس في كل يوم مرة يشفع يوم القيمة للجميع اقربائه
 وعشيرته ممن قد استوجب النادم حديث الاربعة وفي الحديث من قرأ قل هو الله
 احد مائة التسمية غفر الله له ذنوب خمسين سنة (تفسير حنفى) حكى عن بعض
 الصالحين انه رأى في المنام مائة حامة من حمام مكة يلهو رؤس فلما انتبه قص رؤياه على
 المعبر فقال له لعنك قرأت سورة الاخلاص مائة مرة بلا تسمية فقال قل (تفسير حنفى)

قل هو الله احد ان بين كى ايك طرح ہے کیونکہ اس میں صفات الہی مذكور ہیں (ابن ملک علی المشارق)
 حکایت ایک دن پیغمبر علیہ السلام مدینہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے ایک مرد کا جنازہ آیا۔ ارشاد ہوا کہ کیا یہ
 قرضدار ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں چار درہم ہیں۔ آپ نے فرمایا میں اس کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھتا جو قرضدار
 ہو کر مرے اور ادا کر سکے۔ تم پڑھ لو۔ اتنے میں جبرائیل نازل ہوئے اور یہ کہا کہ اے محمد۔ اللہ تعالیٰ سلام
 کے بعد فرماتا ہے کہ ہم جبرائیل کو اس مرتبے والے کا ہمشکل بنا کر بھیج چکے ہیں اور اسے اپنا قرض ادا کر دیا تم
 اس کے جنازہ کی نماز پڑھو کیونکہ یہ خود بخود بخشتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے جنازہ پڑھنے والے کو بھی بخشتا ہے آپ نے چھا
 کہ اسے یہ بزرگی کیونکر حاصل ہوئی۔ جبرائیل نے کہا۔ ہر روز سو مرتبہ قل هو الله احد پڑھنے سے۔ کیونکہ اس میں صفات
 الہی کا بیان اور اس کی ثناء ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص عمر بھر میں ایک بار سورہ اخلاص پڑھے گا
 جہنم جیسے جی جہنم میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھے گا ہرگز دنیا سے نہ الھیکے گا۔ خاصاً جو شخص ہر روز پانچون ٹائون
 میں ایک مرتبہ اسے پڑھتا رہے گا قیامت کے دن اپنے تمام کئے قبیلے کی جوئی مواقع مستحق دوزخ ہونے کے سعادت
 کر سکے گا (حدیث اربعین) حدیث میں ہے کہ محمد سمیت قل هو الله احد پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سچا بن سکے
 گناہ بخشتا ہے (تفسیر حنفی) حکایت یہ ہے۔ یہ صالحین سے منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں بغیر گردن کے
 سو کبوتر دیکھے جو کہ کبوتروں میں سے تھے۔ بعد میں کراپنا خواب کہہ کر بتایا۔ انہوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو (تفسیر حنفی)
 کہ شاید تم سے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو (تفسیر حنفی)

عن ابن عباس عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال لما اسري بي الى السماء رايت العرش على
ثلثمائة وستين الف ركن من الركن الى الركن مسيرة ثلثمائة الف سنة وتحت كل ركن اثنا عشر
الف حصوا كل حصوا من المشرق الى المغرب وفي كل حصوا ثمانون الفا من الملائكة يقرؤن قل هو الله
احد فاذا فرغوا من القراءة يقولون يا ربنا ويا سيدنا قد وهبنا ثواب هذه القراءة لمن قرأ
سورة الاخلاص من الرجال والنساء فتعجبوا من ذلك قال عليه السلام تعجبون يا اصحابي قالوا
نعم يا رسول الله فقال عليه السلام والذي نفسي بيده ان قل هو الله احد مكتوب على جناح جبرائيل عليه
السلام انه الصمد مكتوب على جناح ميكايل عليه السلام لم يلد ولم يولد مكتوب على جناح عزرائيل
عليه السلام ولم يكن له كفوا احد مكتوب على جناح اسرافيل عليه السلام فمن قرأ من امتي سورة
الاخلاص اعطاه الله تعالى ثواب من قرأ التوراة والانجيل والزبور والفرقان العظيم قال عليه
الصلوة والسلام تعجبون يا اصحابي قالوا نعم يا رسول الله فقال عليه السلام والذي نفسي
بيده ان قل هو الله احد مكتوب على عجة ابي بكر الصديق الله الصمد مكتوب على عجة عمر الفاروق
لم يلد ولم يولد مكتوب على عجة عثمان ذي النورين ولم يكن له كفوا احد مكتوب على عجة
علي السخي رضي الله تعالى عنهم اجمعين فمن قرأ سورة الاخلاص اعطاه الله تعالى ثواب ابي بكر
وعمر وعثمان وعلي رضي الله تعالى عنهم اجمعين (حياة القاب)

ابن عباسؓ نے بغیر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ فرمایا معراج کی رات جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں نے عرش کو سات ہزار عین سو پاون پر کھا دیکھا۔ ایک دوسرے پایہ تک تین لاکھ برس کی ماہ کا فاصلہ تھا اور ہر پایہ کے نیچے بارہ ہزار صحر اور ہر صحر کا طول عرض مشرق سے لیکر مغرب تک تھا۔ پھر ہر صحر میں اسی ہزار فرشتے قل ھو اللہ احد پڑھ رہے تھے۔ اور قرأت سے فارغ ہو کر یہ کہتے تھے کہ اتنی ہمنے اپنی اس قرأت کو ان مردوں عورتوں کو بخشا جو سورہ اخلاص پڑھتے ہیں۔ گوگون نے اس واقع سے تعجب کیا۔ حضورؐ فرمایا تعجب کیوں کرتے ہو خدا کی قسم قل ھو اللہ احد جبریلؑ کے بازو پر۔ اللہ الصمد سیکائیلؑ کے بازو پر۔ لمیلہ ولمیلہ عزرائیلؑ کے بازو پر۔ ولہ یکن لہ کفو احد اسرافیلؑ کے بازو پر۔ مکتوب ہے۔ میری اُمت میں سے سورہ اخلاص پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ توبہ انجیل نزو اور فرقان عظیم پڑھنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر آپؐ فرمایا میرے صحابو تم اس واقعہ سے تعجب کیوں کرتے ہو خدا کی قسم قل ھو اللہ احد ابو بکرؓ کی پیشانی پر۔ اللہ الصمد عمرؓ کی پیشانی پر۔ لمیلہ ولمیلہ عثمانؓ کی پیشانی پر۔ اور ولہ یکن لہ کفو احد علیؓ کی پیشانی پر۔ مکتوب ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ جمعین میں تو جو شخص سورہ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو ابو بکر و عمر اور عثمان و علیؓ کا سا ثواب عنایت فرماتا ہے (حیاء القلوب)

روى ان رجلا شكى الى النبي عليه السلام من الفقر فقال النبي عليه الصلوة والسلام اذا خلقت راسك
فاقرأ سورة الاخلاص ففعل ذلك فوسم الله عليه الرزق وقال عليه السلام من قرأ سورة الاخلاص في
مرضه الذي يموت فيه لم ينن في قبرة وامن من ضيق القبر وعلته ملائكة بالجنهم حتى يموتوا به
من الصراط الى الجنة (كذا في تذكرة القرطبي) لكن شرطه مع البسملة

خاتمة الكتاب من المؤلف رحمه الله تعالى

الحمد لمن وفقنا بين الموفقين بانجاز المعارف المطلوبة وافهم علينا باتمام الدرر الملتزمة من
الكتب المرغوبة وصيرجل الحبيب فرجا بفظام الدموع من الاقلام المنصوبة والصلوة والسلام
علي من هو افضل الرسل واكمل البرية وعلى الواصلين الذين نالوا ما نالوا باعتماد الشريعة النبوية يسر الله
شفاعتهم يوم القيمة والحمية وقد تمت على يد الحقير الفقير العاصي الراجي بحمد الله رب القديس يوم يؤخذ بالذو
عثمان بن حسن بن احمد الشاكر الخويوي اكرمه الله في الدارين بلطفه وكرمه المولوي غفر الله له ولوالديه حسن
بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله رب العالمين في سنة اربع وخمسين وثمان مائة من الهجرة النبوية على الصلوة والسلام

روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ گھر میں داخل ہوتے
وقت سورۃ اخلاص پڑھ لیا کر۔ اُسے اس پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق فرارخ کر دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہے کہ جو شخص مرض الموت میں سورۃ اخلاص پڑھ لیا کہ قبر میں گھنے ٹھرنے سے محفوظ رہے گا۔ گور کی تنگی سے
نجات ملے گی اور فرشتے اپنے بازوؤں پر اٹھا کر اُسے باصراط سے گزار دیں گے۔ اور بہشت میں جاؤں گے کہ
تذکرۃ القرطبی (لیکن قرطبی نے یہ شرط کی ہے کہ سورۃ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے۔)

خاتمة الكتاب من المؤلف عليه الرحمة

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله رب العالمين في سنة اربع وخمسين وثمان مائة من الهجرة النبوية على الصلوة والسلام
روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا کہ گھر میں داخل ہوتے
وقت سورۃ اخلاص پڑھ لیا کر۔ اُسے اس پر عمل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رزق فرارخ کر دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہے کہ جو شخص مرض الموت میں سورۃ اخلاص پڑھ لیا کہ قبر میں گھنے ٹھرنے سے محفوظ رہے گا۔ گور کی تنگی سے
نجات ملے گی اور فرشتے اپنے بازوؤں پر اٹھا کر اُسے باصراط سے گزار دیں گے۔ اور بہشت میں جاؤں گے کہ
تذکرۃ القرطبی (لیکن قرطبی نے یہ شرط کی ہے کہ سورۃ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے۔)

خاتمة المطبع
الحمد لله على احسانه كتاب درة الناصحين عوني مع تحفة الواغظين ترجمه آراء و مطبع مجتبی
دہلی میں خاکسار محمد عبداللہ کے اہتمام سے چھپ کر نہایت خوبی سے تیار ہو گئی۔

احسان۔ کاپی رائٹ محفوظ ہو سیکو بلا اجازت راقم کے چھاپنے کی اجازت نہیں۔

الحمد لله على احسانه عظمه روبرو مطبع مجتبی دہلی، ماہ جولائی سنہ ۱۳۸۰

فہرست میں کیا دیکھا گیا بین مع ترجمہ تحفہ الاولیٰ

صفحہ	جلد اول طالب کتاب	جلد دوم طالب کتاب
۱۵	دن روزہ رکھنے کے سات طریقے ہیں	دیباچہ اور چاندی
۱۶	روزہ کے عقلی فوائد	دیباچہ اور طوطے سے سنت
۱۷	چند خاص صوم	آیہ شہر رمضان الذی علی لاک
۱۸	یہ امت پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئی ہے جو پیشہ ستر کی کسی امت کو نہیں ملین	اس میں مالما نہ بیاہد
۱۹	رمضان شریف میں خدا تعالیٰ کا بہت سے دو خوب	رمضان کی وجہ شمیمہ اور اسکے ماخذ میں علماء کے مختلف اقوال
۲۰	کا آواز کرنا۔	رمضان کے فضائل
۲۱	جب رمضان کی آخر شب موتی ہے تو اس کے تمام پورے	شہر کو کتاب مانی کی نزل کی تاریخ کا آثار رمضان ہے
۲۲	پر آسمان در زمین اور تمام فرشتے امت محمدیہ کی مصیبت پر روتے ہیں۔	ان چار شخصوں کا ذکر جنکی بہشت مشتاق ہے
۲۳	رمضان میں کرام کا تبین کو خدا کی طرف سے کرم ہے کہ امت محمدیہ کے جو لوگ رمضان میں روزہ رکھتے ہیں انکی	عرش کرتی تمام فرشتے اور انکے سوا سب مخلوق ہمالیہ رمضان دیکھا کہ امت محمدیہ کیلئے بخشش لگتی ہے
۲۴	نیکیاں لکھو اور برائیوں کا بیج نہ کرو	فضائل درود
۲۵	روزے کے تین درجوں کا بیان	رمضان کی پہلی تاریخ کو عرش کے نیچے سے ایک پورا چلتی ہے جس سے حرمین شہید ہوتی ہیں
۲۶	روزہ بندے اور خدا کے امین ایک پردہ کی عبادت ہے	حرمین کے اوصاف
۲۷	روزے کا خاص باری تعالیٰ کیلئے ہونا اور اسکی چہرہ	امت محمدیہ دو دنوں کی بدولت دو اندھیرائی رہتی ہیں
۲۸	رمضان میں مرد کو عورت سے منع ہونے اور بوسہ وغیرہ لینے کے جواز و ناجواز میں علماء اہل سنت کا اختلاف	رمضان میں جو عورت اپنے خاوند کو خوش رکھتی ہے
۲۹	روزہ کی فرضیت میں وجہ حکمت	اسے مرموم و اسیر رضی اللہ عنہما کا سا ثواب ملتا ہے
۳۰	تیس روزے فرض ہونے میں کیا حکمت ہے۔	جو شخص رمضان میں سجدہ میں چراغ جلائے ہے اسے
۳۱	ایک عجیب حیرتناک قصہ جو رمضان کی عظمت کرتا تھا۔	ان تمام نمازیوں کی نواز کا ثواب ملتا ہے جو اس سجدہ میں پڑھتے ہیں
۳۲	روزہ داروں کی جزا کی خصوصیت اور اسکی مفصل کیفیت۔	رمضان کی ہر شب کو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو نوا کرتا ہے جو اس سے دعا کرتے ہیں

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۳۵	احکامات کا ثواب	۲۳	آیہ و علوم و ادماہ نسما کی تفسیر اور فلسفہ آدم کا ذکر
۳۶	عورتوں کو اپنے گرد و بدن میں احکامات کرنا مستحب ہے	۲۵	فضائل علم اور عالم کی بزرگی
۳۷	ایہ واذ قال ابواہدیہ رب ادنی الیٰ کی تفسیر	۲۶	عالم کے مجلس میں بیٹھنے اور اس کے ساتھ کھانے اور چلنے پھرنے کا ثواب
۳۸	حضرت ابراہیمؑ کا ایک مردہ گدھے کو دیکھ کر متعجب ہونا اور قدرت خدا کا کوشمہ دیکھنا	۲۷	مجلس علم میں بیٹھنے سے خدا تعالیٰ چھ فرشتے میں عطا کرتا ہے۔
۳۹	آسمان و زمین کے پیدا ہونے کی کیفیت	۲۸	حضرت سلیمان کو علم اور ملک میں اختیار دیا جاتا اور اُن کا علم کو اختیار کرنا
۴۰	خدا کی قدرت بدیعہ پر ایمان نہ لانا ایلا کا فر ہے	۲۹	ابلیس علیہ اللعنة کا ایک دلچسپ واقعہ
۴۱	ایک چمیرے کا عبرت انگیز واقعہ	۳۰	علم کے محفوظ رکھنے کیلئے پانچ باتوں کا التزام چاہیے
۴۲	عذاب قہر کا ذکر	۳۱	علم کو دونوں جہان کا شرف حاصل ہے
۴۳	حسن بصری اور مالک بن دینار اور ثابت بن ثانی کا رابعہ عدویہ کے پاس جانا اور رابعہ عدویہ کا ان سے چند عبرت انگیز واقعات کی نسبت سوال کرنا	۳۲	اس عظیم الشان نوری محل کا ذکر جو عرش کے نیچے ہے جو شخص عالم کی وفات پر غم کرنا چاہے بہت ثواب ملتا ہے
۴۴	رابعہ عدویہ کے خاندان کے انتقال کے بعد حسن بصری کا آئینہ پیام نکاح دینا اور اُن کا چند مسائل کے جواب لے کر آیا نکاح موقوف کرنا	۳۳	عالم کو فحش سے یاد کرنے والا کا فر ہے
۴۵	آیہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ	۳۴	چار شخصوں کا بہشت کے دروازہ پر غیر حساب جانا اور فرشتوں سے بحث مباحثہ ہونا
۴۶	کمنل حبة الخوی تفسیر اور صدقہ و خیرات کی فضیلت	۳۵	عالم کی عابد پر فضیلت کا بیان
۴۷	حضرت عثمان بن عفانؓ اور عبدالرحمن بن عوفؓ کی سخاوت و فیاضی کا بیان	۳۶	ابن آدم کی آٹھ خصلتوں کا بیان
۴۸	حضرت علی بن ابی طالبؓ کی فراخ حوصلگی کا بیان	۳۷	طالب علم پر خرچ کرنے کا ثواب
۴۹	چھپا کر صدقہ دینے کی فضیلت	۳۸	دنیا کے قیام کی باعث چار چیزیں ہیں
۵۰	صلوات سلف چھپا کر صدقہ دینے میں بہت برکت ہے	۳۹	آیہ و اخلاصا لک جہادی عنی فانی قریب کی تفسیر اور اُس میں عجیب و غریب نکات
۵۱	قبولیت صدقہ کے لئے چند شرطیں ہیں	۴۰	قبولیت دعا کیلئے آنحضرتؐ پر درود پڑھنا شرط ہے
۵۲	صدقہ ہاتھ سے نکلنے وقت پانچ باتیں کہہ جانا ہے	۴۱	موسیٰ علیہ السلام کی مناجات کا ذکر کتاب اکتی میں
۵۳	مسلمانوں کو کھانا کھلانے کا ثواب	۴۲	فضائل تراویح
۵۴	بنی اسرائیل میں ایک عورت کا ایہ قحط میں کھانے کا	۴۳	رمضان کی ہر رات کا جہاں ثواب

صفحہ	مطالب کتاب	صفحہ	مطالب کتاب
۵۹	نماز کے فضائل	۳۶	ایک لمحہ سائل کو دینا اور اس کا ثواب دینا ہی نہیں پاتا
۶۰	جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب	۳۷	ایک عورت کے ہاتھ سے لگے جانے کا بہتر خیر و ثواب
۶۱	جب کوئی نماز کی پہلی تکبیر کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ	۳۸	سختی و خفگی کی کیفیت
۶۲	مشائخ کیے جاتے ہیں	۳۹	ایک چیل کا حضرت سلیمان سے شکایت کرنا
۶۳	قیامت کے دن سب سے پہلے عید اور نئی سال کا پہلا دن	۴۰	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ
۶۴	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۱	عنان کے توجہ و حرکت کرنے کا بیان
۶۵	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۲	دنیا میں تین عمل سب سے بہترین
۶۶	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۳	آیہ الذین یاد کاونا اور اہل کی تفسیر اور اسکے تعلق نکاح
۶۷	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۴	سود کی سزا اور سود خوار کی برائی
۶۸	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۵	چار آدمیوں کو جنت کی نعمتیں نصیب نہ ہونگی
۶۹	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۶	سات ہلاک کرنے والی چیزوں کا بیان
۷۰	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۷	سود کے تشریف دوازے ہیں جن کا دوسرے گواہ اپنی
۷۱	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۸	مان سے زنا کرنا ہے
۷۲	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۴۹	سود کا بھٹے دلادینے والا کتاب اور گواہ سب ملعون ہیں
۷۳	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۰	سراج کے ذکر میں آنحضرت کا ایک نہایت عبرت
۷۴	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۱	انگیزہ تر کہ بیان کرنا
۷۵	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۲	حضرت ابو بکر صدیق کا ایک پازیب خریدنا اور سود کے
۷۶	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۳	شبہ سے اسے واپس کر دینا
۷۷	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۴	سود و بیع میں فرق
۷۸	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۵	سود کی حرمت کے متعلق علماء نے بہت عجیب و غریب
۷۹	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۶	سود سے بچنے کی حدیث
۸۰	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۷	سود سے بچنے کیلئے شرعی جیلے اور زمین فقہاء کا اختلاف
۸۱	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۸	سود خواروں کے چہرے میں رونق و نور پڑ جاتا ہے
۸۲	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۵۹	آیہ ان الذین اعلوا و اعلوا الصالحات و اقاموا
۸۳	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۶۰	صلوۃ و اتوا الزکوٰۃ کی تفسیر و درود کے فضائل
۸۴	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۶۱	جماعت سے نماز پڑھنے والی کو پانچ چیزیں عطا ہوتی ہیں
۸۵	ایک بیل شعل کی لڑکی کا عجیب و غریب واقعہ	۶۲	سورہ فاتحہ اور آیہ انکری آیہ شہدائہ اور آیہ قل اللہم

مطلب	ترجمہ	مطلب
۴۰ عورتوں کی بایون کی مختصر تحریر	۴۰ لکھتا اسی طرح خدا تعالیٰ اس کی	۴۰ مالک الملک کے فضائل
۴۱ عافان عورتوں کو تمام محال	۴۱ بخش میں کسی طرح دروغ نہیں کرتا	۴۱ کھلا ادا اللہ محمد رسول اللہ کی
۴۲ رانجان جاتے ہیں	۴۲ شرک کے علاوہ تمام گناہوں کے	۴۲ فضیلت
۴۳ عورت اپنے خاوند کو الہا بلاق	۴۳ بخشے جائے گا بیان	۴۳ اللہ محمد پر ماری پانچ چیزوں کے ساتھ
۴۴ تعلیم دیجی ہے اس کے فرائض	۴۴ تو یہ میں آج کل کرنا بہت بُرا ہے	۴۴ مخصوص و ممتاز ہے جو پیشتر کی کسی
۴۵ و نوافل کچھ قبول نہیں ہوتے	۴۵ آیہ و سارہ والی مقصد من دیکھ	۴۵ است کو غایت نہیں کی گئیں
۴۶ خاوند کو زبان سے تعلیم دینے	۴۶ کی تفسیر	۴۶ اسلام تمام عبادات و فرائض کا جامع ہے
۴۷ کا بیان	۴۷ جن کے عرض و طول کی کیفیت اور	۴۷ حضرت موسیٰ اور ایک نبی کا دلچسپ
۴۸ عورت مگر سے آراستہ ہو کر کھلے	۴۸ اس میں عمار کے اقوال	۴۸ قصہ
۴۹ اور خاوند اس پر رضا مند ہو تو انکی	۴۹ تکبیر و ولی کی زندگی	۴۹ ابراہیم و اسلی رحمہ اللہ کا ایک
۵۰ ستر کی کیفیت	۵۰ عبادت ماہِ حجب کے فضائل	۵۰ حیرتناک واقعہ
۵۱ خاوند کے سامنے عورت کے	۵۱ ماہِ حجب میں حضرت پروردگار بھیجے	۵۱ آیہ والدین اذا ضلوا فاحذروا
۵۲ ترش و ہوس کا گناہ	۵۲ کا ثواب	۵۲ کی تفسیر اور ظلم و ناحش کی تحقیق
۵۳ جس عورت کو اس کا خاوند اپنے بستر	۵۳ ایک عابد عورت کی دلچسپ حکایت	۵۳ استغفار کرنا اور گناہ پر ہر صبر نہیں
۵۴ پر بلائے اور وہ انکار کر دے تو اس کی	۵۴ ان برعتوں کا بیان جو چھ شبان	۵۴ ہوتا گو ایک روز میں ستر کا گناہ
۵۵ عورت پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے	۵۵ کے مینے میں رواج پذیر ہیں	۵۵ کر
۵۶ حضرت علی اور فاطمہ میں رنجش	۵۶ اتباع سنت کا بیان	۵۶ توبہ مقبول کی شرطیں
۵۷ ہونے کا ذکر	۵۷ حورانِ جنت کا ذکر	۵۷ جو شخص موت سے ایک ساعت
۵۸ دو بیویوں میں عدل و انصاف	۵۸ آیہ الرجال قوامون علی النساء کی	۵۸ پیشتر بھی توبہ کرتا ہے اس کی
۵۹ کرے کا بیان	۵۹ تفسیر اور مردوں کے عورتوں پر حکم	۵۹ توبہ قبول ہوتی ہے
۶۰ ایک نیک عورت ہزار مردوں سے	۶۰ مرنے کی وجہ	۶۰ ایک شخص کی جائگنی کا جو بڑا بگڑ
۶۱ بہتر ہے	۶۱ مرد عورتوں پر کھلی فضیلت دیکھتے ہیں	۶۱ واقعہ
۶۲ ہمایہ کی عورت کریمین بڑا نواب ہے	۶۲ آیہ مذکورہ کا شانِ منزل	۶۲ توبہ پانچ چیزوں سے پہچانی جاتی ہے
۶۳ آیہ واعدوا اللہ وکافروا	۶۳ نیکبخت عورتوں کے ثواب کا بیان	۶۳ توبہ منفع کے سنے
۶۴ تیشا کی تفسیر	۶۴ ایک نیکبخت عورت کی قابلِ تسلیم	۶۴ جس طرح شیطان انسان کے
۶۵ حقوقِ ہمایہ کا بیان	۶۵ حکایت	۶۵ ہسکاے میں کوئی گسٹرا نہیں

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۱۶	وقت سلام کرنا مکروہ ٹھیک ہے	۱۰۶	خدا رسول سے محبت کرنا سچا نتیجہ	۹۷	حقوق والدین
۱۱۷	گھر میں جلتے وقت سلام کرنے سے برکت پیدا ہوتی ہے	۱۰۷	حضرت کی سنت محبت کرنا مکروہ	۹۸	اگر کسی کے والدین یا خوش جائیں
۱۱۸	سلام کے رواج دینے والوں کو بہشت کے رنگین بالا خانہ ملین گے	۱۰۸	بہشت میں انجیل ہوتی	۹۹	موت وہ انہیں تین طرح راضی کر سکتا ہے
۱۱۹	کون کن اوقات میں سلام کرنا مکروہ ہے	۱۰۹	انہیں گے تو انہیں دس انگوٹھیاں ملین گی	۱۰۰	بسیار ہی تنظیم و مکریم کا بیان
۱۲۰	جو شخص سلام سے پیشتر کلام کرے	۱۱۰	وہ حیوانات جنت میں داخل ہوتے	۱۰۱	جان بھان ترستے ہیں ان ترشتے
۱۲۱	اسے جواب نہ دینا چاہیے	۱۱۱	بہرام علی رحمہ اللہ کی حکایت	۱۰۲	کھڑے رہتے ہیں
۱۲۲	آیہ الیودہ اکلہت لکھدہ بیکھلی تفسیر	۱۱۲	جنت اب موجود ہے اور پہلے ہی ہے	۱۰۳	یہاں جس گھر میں داخل ہوتا ہے
۱۲۳	آیہ مذکورہ کا شان نزول	۱۱۳	پیدا ہونے سے	۱۰۴	اپنے ساتھ ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں
۱۲۴	آیہ مذکورہ سکر سب صحابہ کا خوش ہونا	۱۱۴	بندہ کے تین غلوں کا بیان اور ان کا ثواب	۱۰۵	یکطرفہ ہوتا ہے
۱۲۵	لیکن حضرت ابوبکر کا غلوں میں غلو ہونا	۱۱۵	بغیر پرہیزگاری محبت کا دعویٰ کرتے	۱۰۶	خیرات و صدقات کے فضائل
۱۲۶	آیہ مذکورہ کی تاویل سکر تمام صحابہ کا خوش و غرض سے رونا	۱۱۶	والا ہوتا ہے	۱۰۷	تین چیزیں بغیر میں پیڑوں کے مقبول
۱۲۷	سب سے آخر کون آیہ نازل ہوئی	۱۱۷	سید بخون کی حکایت	۱۰۸	نہیں ہوتیں
۱۲۸	اس میں علماء کا اختلاف اور وجہ تفریق	۱۱۸	سمنون رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت	۱۰۹	اطاعت والدین کے درجہ ملنے کا
۱۲۹	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب و فائد کی کیفیت	۱۱۹	ذوالنون مصری کی ایک عجیب روایت	۱۱۰	بیان اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک دلچسپ حکایت
۱۳۰	وفات کی کیفیت	۱۲۰	سمنون النجونی کی ایک اور حکایت	۱۱۱	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ حیرتناک
۱۳۱	عکاشہ بن محسن کا قصہ	۱۲۱	آیہ فاذا حبستم بجمیعہ تخیروا کی تفسیر	۱۱۲	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک عجیب کوٹھکانے کا واقعہ پر عجیب
۱۳۲	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور بغیر وہ تین کا بیان	۱۲۲	سلام کے فضائل	۱۱۳	خداوندی ہونے کا بیان
۱۳۳	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت	۱۲۳	جب مسلمان دوسرے مسلمان کو نام لے کر اور وہ اسے جواب دے تا چاہے تو اس پر	۱۱۴	بندہ دینے میں پانچ خوبان ہیں
۱۳۴	ایک الموت کا حضرت سے اذن لینا	۱۲۴	فرشتے سے یہ تہہ جنت بھیجتے ہیں	۱۱۵	آیہ فیما یطع اللہ والی اللہ
۱۳۵	ایک الموت اور حضرت میں گفتگو	۱۲۵	اور ان کو تین سلام کرنا چاہیے علماء کا اختلاف	۱۱۶	فائدہ صحت مع اللہ والی اللہ کی تفسیر
۱۳۶	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تاریخ	۱۲۶	اسلام کے آئینہ میں تو انہیں جواب دینا ہوتا ہے	۱۱۷	نیک لوگوں کی چار زمینیں ہیں
۱۳۷	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تاریخ	۱۲۷	موت کے آئینہ میں چار تہہ ہوتے ہیں	۱۱۸	یہ مذکورہ کا شان نزول اور وجہ
۱۳۸	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی تاریخ	۱۲۸	موت کے آئینہ میں چار تہہ ہوتے ہیں	۱۱۹	ثواب کا قصہ

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۵۸	امت محمدیہ کی نیکیاں انصاف	۱۳۲	قابیل و ابیل کا قصہ	۱۳۰	پیغمبر خدا کے جنازہ پر حضرت خضر کا حاضر ہونا
۱۵۹	ہوسنے میں تین حکمتیں ہیں	۱۳۳	قابیل و ابیل کے مولد یعنی جاکے		حضرت عائشہؓ کا آنحضرت کی قبر مبارک پر کھڑے ہو کر نہایت درد انگیز اظہار میں تقریر کرنا
	بہرام مجوسی کا قصہ	۱۳۵	پیدائش میں اختلاف	۱۳۱	آیہ یا ایہا الذین امنوا انما انحصر والمیسر الانصاب کی تفسیر
۱۶۰	جب آدمی اسلام میں پکا ہو جاتا ہے	۱۳۶	گناہوں کی بڑی چیزیں ہیں	۱۳۲	شراب اور جوئے کی حرمت چہرہ قسم کی تاکید کے ساتھ بیان کی گئی ہے
۱۶۱	تو اس کی ایک نیکی کی سات سو نیکیاں	۱۳۷	تین شخصوں کی دعا قبول نہیں ہوتی	۱۳۳	شراب کی عقل نقص
	اور ایک بدی کی ایک سو بدی گنتی جاتی ہے	۱۳۸	حاصلہ کیلئے آٹھ طرح کی آفتیں ہیں		شراب کے عقلی عیوب
۱۶۲	آیہ عوارا بیکہ تقوا و خذیہ	۱۳۹	آیہ فاذا وحیت الی الھواریین انکم تین چیزیں پچھنے کے پرگے برابر بھیجا	۱۳۴	شرابی شراب پیتے وقت مومن نہ بنتا
	کی تفسیر	۱۴۰	تین چیزیں پچھنے کے پرگے برابر بھیجا		علماء اراخان کے نزدیک تاکر عمل مومن رہتا ہے
۱۶۳	دنیا چار چیزوں کے سبب کاظم ہے	۱۴۱	کے نزدیک وقعت نہیں رکھتیں		ایمان و اسلام ایک چیز ہے
	تین شخصوں کی دعا میں قبول ہوتی ہیں	۱۴۲	حواریوں کا حضرت عیسیٰ سے خون طلب کرنا اور اسکا آسمان سے اترنا	۱۳۵	شراب پینے میں دس طرح کی خرابیاں ہیں۔
	منصور بن عازمہ اسد ملیک کے عطف کی حکایت	۱۴۳	نامہ کے نا شکری کرنے والوں کی صورتیں مسخ ہوتی	۱۳۶	ہمیشہ شراب پینے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔
۱۶۴	دعا مقبول نہونیکے بہت سبب ہیں	۱۴۴	ایک عجیب و غریب قصہ	۱۳۷	کبیرہ گناہوں کی مفصل فہرست
	چار چیزیں عمر کو بڑھاتی ہیں	۱۴۵	رمضان کے روزوں کا ثواب	۱۳۸	ایک بڑا عابد شراب پیتے کی وجہ سے کئی گناہوں کا مرتکب ہوا
۱۶۵	ایک نیکدل مفلس کی حکایت	۱۴۶	عید کے روز شیطان نہایت غلین ہوتا ہے	۱۳۹	بوصیعا عابد کا عبرت انگیز قصہ
	تین چیزیں فقیروں کی پسندیدہ اور تین اموروں کی مختار ہیں	۱۴۷	آیہ میں جاء بالحسنة فله عشر	۱۴۰	ابتداء اسلام میں شراب حلال تھی
	آیہ انما المؤمنون الذین اذا ذکروا	۱۴۸	امثال الھاتمی تفسیر	۱۴۱	آیہ فانت علی غیر ذلک ناجی کی تفسیر
	انہ کی تفسیر	۱۴۹	رمضان کے روزوں کے جو شمول کے چھ روز رخصت رکھنے کا ثواب	۱۴۲	حاصلہ کی وجہ حکمت
۱۶۶	اہل حق نے خوف کی دو قسمیں بیان کی ہیں	۱۵۰	سیفان ثوری کی ایک عجیب روایت	۱۴۳	حضرت فاطمہؓ کے پیار ہونے کا ثواب
۱۶۷	ایمان کی کئی زیادتی کی کیفیت	۱۵۱	شوال کے چھ روزوں کے مسنون ہونے	۱۴۴	اعلیٰ رضا کا اُن کے لئے انار
	ان میں سے حقاً کہنے میں علماء کا اہتمام	۱۵۲	کی وجہ حکمت	۱۴۵	بہتر ہے کہ قصہ
۱۶۸	صدر ستر ملاؤں کو دفع کرتا ہے	۱۵۳	حضرت فاطمہؓ کے پیار ہونے کا ثواب	۱۴۶	بہتر ہے کہ قصہ
	ذکر آبی کے تمام جہاد سے افضل ہونے کی وجہ	۱۵۴	بہتر ہے کہ قصہ	۱۴۷	بہتر ہے کہ قصہ

۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۴	۳۳	۳۲	۳۱	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۲۶	۲۵	۲۴	۲۳	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۱۴	۱۳	۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
۱۶۹	۱۶۸	۱۶۷	۱۶۶	۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲	۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸	۱۵۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲	۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸	۱۴۷	۱۴۶	۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲	۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸	۱۳۷	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲	۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۷	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲	۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶	۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲	۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸	۱۰۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲	۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸	۹۷	۹۶	۹۵	۹۴	۹۳	۹۲	۹۱	۹۰	۸۹	۸۸	۸۷	۸۶	۸۵	۸۴	۸۳	۸۲	۸۱	۸۰	۷۹	۷۸	۷۷	۷۶	۷۵	۷۴	۷۳	۷۲	۷۱	۷۰	۶۹	۶۸	۶۷	۶۶	۶۵	۶۴	۶۳	۶۲	۶۱	۶۰	۵۹	۵۸	۵۷	۵۶	۵۵	۵۴	۵۳	۵۲	۵۱	۵۰	۴۹	۴۸	۴۷	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۴۲	۴۱	۴۰	۳۹	۳۸																																					

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
۲۱۹	۲۱۸	۲۱۷	۲۱۶
۲۱۵	۲۱۴	۲۱۳	۲۱۲
۲۱۱	۲۱۰	۲۰۹	۲۰۸
۲۰۷	۲۰۶	۲۰۵	۲۰۴
۲۰۳	۲۰۲	۲۰۱	۲۰۰
۱۹۹	۱۹۸	۱۹۷	۱۹۶
۱۹۵	۱۹۴	۱۹۳	۱۹۲
۱۸۹	۱۸۸	۱۸۷	۱۸۶
۱۸۵	۱۸۴	۱۸۳	۱۸۲
۱۸۱	۱۸۰	۱۷۹	۱۷۸
۱۷۵	۱۷۴	۱۷۳	۱۷۲
۱۷۱	۱۷۰	۱۶۹	۱۶۸
۱۶۵	۱۶۴	۱۶۳	۱۶۲
۱۶۱	۱۶۰	۱۵۹	۱۵۸
۱۵۵	۱۵۴	۱۵۳	۱۵۲
۱۵۱	۱۵۰	۱۴۹	۱۴۸
۱۴۵	۱۴۴	۱۴۳	۱۴۲
۱۴۱	۱۴۰	۱۳۹	۱۳۸
۱۳۵	۱۳۴	۱۳۳	۱۳۲
۱۳۱	۱۳۰	۱۲۹	۱۲۸
۱۲۵	۱۲۴	۱۲۳	۱۲۲
۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹	۱۱۸
۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳	۱۱۲
۱۱۱	۱۱۰	۱۰۹	۱۰۸
۱۰۵	۱۰۴	۱۰۳	۱۰۲
۱۰۱	۱۰۰	۹۹	۹۸
۹۵	۹۴	۹۳	۹۲
۹۱	۹۰	۸۹	۸۸
۸۵	۸۴	۸۳	۸۲
۸۱	۸۰	۷۹	۷۸
۷۵	۷۴	۷۳	۷۲
۷۱	۷۰	۶۹	۶۸
۶۵	۶۴	۶۳	۶۲
۶۱	۶۰	۵۹	۵۸
۵۵	۵۴	۵۳	۵۲
۵۱	۵۰	۴۹	۴۸
۴۵	۴۴	۴۳	۴۲
۴۱	۴۰	۳۹	۳۸
۳۵	۳۴	۳۳	۳۲
۳۱	۳۰	۲۹	۲۸
۲۵	۲۴	۲۳	۲۲
۲۱	۲۰	۱۹	۱۸
۱۵	۱۴	۱۳	۱۲
۱۱	۱۰	۹	۸
۵	۴	۳	۲
۱	۰	۰	۰

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۲۳	سختاوت کی فضیلت	۲۲۲	میمن بن مران کی حکایت بر خلق آدمی سے کبھی دوستی کرنی چاہیے	۲۲۱	کبر سے کاٹوب *
فہرست جلد دوم					
۲۲۳	لاگتہ تین انسان شیطاں کی پیدا اور ان کے حصص	۱۰	چرا بکرا حضرت آسمان پر تشریف لیگئے	۱	آیہ سبحانہ الذی اموصف بعبادہ الہی تفسیر
۲۵	اگر فقیہ کو بادشاہ ال منصور بینک کچھ دے تو وہ اس کے لئے حلال ہے کہ حرام	۱۱	عجائب ملکوت اور آسمانوں کی سیر	۲	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جاگنے میں معراج ہوئی یا سوئے
۲۶	آیہ ومن اللیل قنصلہ بہ الذی کی تفسیر	۱۲	بیت الحور ویدو اللہ کا بیان جنت کی چار منزلوں کا ذکر	۳	میں روح کے ساتھ یا جسد کے ساتھ اور سینہ مبارک کا اختلاف
۲۷	مقام محمود کی تعیین دو مسلمانوں کے باجم ملاقات و	۱۳	حضرت کا رفعت پر سوار ہو کر عرض تک پہنچنا	۴	بیت المقدس کی بابرکت ہو گیا ذکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
۲۸	مصافحہ کرنے اور درود بھیجنے کا نثار نماز تہجد کی فرضیت اور پھر کس نثار	۱۴	احوال معراج سے متشرکوں کو ٹوکنا اور استغاثہ سوال کرنا	۵	ابراہیم سے افضل ہیں سورہ بنی اسرائیل کو ترجیح سے
۲۹	نماز تہجد کا ثواب ان تین چیزوں کا بیان جو آنحضرت پر فرض اور امت پر سنت ہیں	۱۵	رسول خدا دیدار الہی سے مشرف ہوئے کہ نہیں اس لئے میں عالم کا اختلاف	۶	شرع کرنے کی وجہیں سچہ حرام اور مجہول قصص کی تفسیر ذکر
۳۰	جو رات نکول لگا کر نماز پڑھے لگا اسے نہ چیزیں عطا ہوگی	۱۶	آسمان و زمین کا باجم فخر کرنا آیہ ولقد کو منابغی احدہ الہی تفسیر	۷	معراج کا حال منکر لوگوں کی مژدہ ہونا اور حضرت ابوبکر صدیق کا باجم
۳۱	حضرت ابراہیم اوہم کو ابدال ممانور کا حید نصیحتیں کرنا	۱۷	انسان کو بہت سے مخلوق کی فضیلت ماصل ہے	۸	قصدین میں ہیبت کرنا ایک کافر کا معراج کی بابت حضرت
۳۲	تہجد کی تہیب میں کی حد شلین عمر بن عبد العزیز کا اپنی لڑکی	۱۸	حائل آبی عالم و عابد کا حکم رکھنا ہے عقل کے دس جزو ہیں	۹	سے خدا کے ساتھ پیش آؤ ورنہ علی کا اسے سزا سے موت دینا
۳۳	کا خواب منکر جان دینا تہجد گزرنے کو خود فرستے اگر اٹھا دینا	۱۹	افضل بین کہ نہیں میں عالم کا احکامات اور وحدہ ترجیح	۱۰	معراج کی کیفیت بیت المقدس میں آنحضرت کا نام
۳۴		۲۰	انہی کے ساتھ تہجد کا ثواب		اولیٰ خضر ابراہیمی کی سنت اس شیخ کی کیفیت حیدر سے

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱	مساقہ کو چند نصیحتیں کرنا	۴۷	ایک خوبصورت شخص کا آنکھ پڑنا	۴۸	حضرت عثمان کا اپنے فرزند کو نصیحت کرنا
۵۸	۱ یہ مختلف من بعدہم مختلف الہ	۴۸	کے پاس اگر سوال کرنا	۴۹	حضرت موسیٰ اور ایک مذکورہ نریتے
۵۸	کی تفسیر	۴۸	حضرت ابو بکر صدیق کی حوصلہ بندی	۵۰	وہ اسے کی حکایت
۵۹	توبہ کے بعد سابق زمانہ کا کفر ضرر	۴۸	اور سخاوت	۵۱	عجم کی سنتوں کی فضیلت
۵۹	تہنیں پہنچانا	۵۰	حضرت ابی بنی لائلہ کا نکاح	۵۱	نام شافعیہ کی حوصلہ بندی کی ایک
۵۹	آپ مذکورہ کا شان منزل	۵۰	شقاوت کی چار خصلتوں کا ذکر	۵۱	حکایت
۶۰	ہمارے ممان کی کیفیت اور منطقی	۵۱	واذکر فی الکتاب ادریس الخ کی تفسیر	۵۱	فقہ کی بزرگی و فضیلت
۶۰	کی تحقیق	۵۱	غیر نبی پرورد و پیغمبر اور نہ پیغمبر	۵۱	فقہ اغنیائے پانچویں کی بحث
۶۰	پنجویں نماز کے ترک کا عذاب	۵۱	میں علماء کا اختلاف	۵۱	میں داخل ہونے
۶۰	جو شخص جماعت سے نماز داکر ہے	۵۱	ماک الموت کا مومن کی روح قبض	۵۱	فقہ میں پانچ کرشتیں ہوا کرتی ہیں
۶۰	میں سستی کرتا ہے وہ بارہ بلاؤں میں	۵۱	کرنے کے بیان میں	۵۱	جس میں دو خصلتیں ہوتی ہیں خدا
۶۰	مبتلا موات	۵۱	ایک عارف کا رسول خدا کو مخاطب	۵۱	اسکا تمام شکر گنتی سابرین میں لکھتا ہے
۶۱	ہمارے ممان سے لڑنا جاوے	۵۱	میں دیکھ کر قرآن کی ایک آیت دریافت کرتا	۵۱	فقہ کے تین حرفوں کی تفصیل
۶۱	جو شخص بلا عذر تارک جماعت ہوئے	۵۱	موت کو وقت ہر ایک عضو و دست	۵۱	محمد اطہری کی حکایت جو جہنم بندہ ہی
۶۱	تقریر دینی درست ہے	۵۱	عضو کو رخصت کرتا ہے	۵۱	کے وفات کو بعد ان کے تارک ہونے
۶۱	جماعت میں شریک نہ ہونے کے عذاب	۵۱	حضرت ادریس کے جنت کی طرف	۵۱	ایک نیک سے صدقہ دینے کا ثواب
۶۱	ہمارے ممان جماعت پر نام مخلوق لعنت	۵۱	آجائے جائے کا سبب	۵۱	سمان کی رحمت و توقیر کریم کا ثواب
۶۱	کرتی ہے	۵۱	حضرت ادریس کا دوزخ و جنت کی	۵۱	آپہ صاحب لہجہ مثلاً کی تفسیر
۶۱	جو شخص پانچ چیزوں سے باز رہو گا خدا	۵۱	سیر کرنا اور جنت میں رجحان	۵۱	زندگانی دنیا کی مثال
۶۱	اس سے پانچ چیزیں روک دیگا	۵۱	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بار بار	۵۱	دنیا میں نیک کامیابی اور جہنم کی کیفیت
۶۱	تاریک جماعت دنیا و آخرت دونو	۵۱	امت کے لئے رونا	۵۱	پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے
۶۱	میں لمحوں ہے	۵۱	آدمی کے عمل آسمان پر چڑھتے ہیں	۵۱	پہلے خیریت جانتا چاہیے
۶۱	اولان تکبیر کی آواز سن کر جماعت میں	۵۱	اگر اس میں عیالی ہوئی تو صاحب	۵۱	حضرت عرف کے فرزند کا احوال
۶۱	حاضر نہ ہونے والے اس امت	۵۱	عمل کے نہ پر مار دیئے جاتی ہیں	۵۱	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ترک کا ذکر
۶۱	کے یہ دونوں رہے ہیں	۵۱	ورنہ قبول ہوتے ہیں	۵۱	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت
۶۱	نماز دین کا ستون ہے	۵۱	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت	۵۱	آپ کی طرز زندگی اور سامان معاش

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۸۱	روح کے آٹھ ٹھکانے ہیں	۶۲	طہین و عین کی کیفیت	۶۱	بے نمادی کی بری کاثر کبھی اور صاف
۸۲	قیامت کے روز خلافت کے	۶۳	حضرت عیسیٰ کی دعا سے سام ہونے	۶۲	کے شہر آدمیوں تک پہنچتا ہے
۸۳	مبعوث ہونے کی کیفیت	۶۴	کا زندہ ہونا اور جی موت کی کیفیت	۶۳	عتیل بن ابی طالب کے چہن چہن
۸۴	قبروں سے اٹھنے وقت فرشتے	۶۵	بیان کرتی	۶۴	ہونے کی حکایت
۸۵	بین فرشتوں صحاح کریں گے	۶۶	سوس چوبیس دنیا میں جنت اور فر	۶۵	حضرت عیسیٰ کے سفر کی ایک حکایت
۸۶	عز و کون روزہ رکھنے کی فضیلت	۶۷	دستی زمین کچھ لیتا اس کی روح نہیں	۶۶	ایک بے فانی کی سرے کے بعد
۸۷	زمین سے آدھو مونسین کھاتی	۶۸	روح کی مین نہیں ہیں	۶۷	کی سی صورت ہو جائی حکایت
۸۸	قیامت کے دن سب لوگ نکلے	۶۹	روح و روان میں فرق	۶۸	ایک اور مردہ کی جوت آگیز حکایت
۸۹	اٹھیں گے جس طرح سنگے پیدا	۷۰	حضرت الیاس کے روح قبض ہو	۶۹	آریہ صاحب حق منہ ذکھا لکی تفسیر
۹۰	ہوئے تھے گرشبان رجب	۷۱	کی حکایت	۷۰	قرآن مجید لکھ کر پڑھنے والا خود بھی جنت
۹۱	رمضان کے روزہ دار کی ثواب	۷۲	حضرت عثمان کا قبرستان میں	۷۱	میں داخل ہوگا اور اپنے کبے کی دس
۹۲	سیت مشور ہوں گے	۷۳	گزرتے وقت روتا	۷۲	آریہ صلی کی سار ش کر کے جنت میں
۹۳	ان صفوں کی تعداد اور عرض و	۷۴	حضرت مریم علیہا السلام کا کوہ لبنان	۷۳	سے جائیگا۔
۹۴	طول کی تعداد قیامت کی دن	۷۵	میں وفات پانے کا قصہ	۷۴	فضائل تلاوت قرآن مجید
۹۵	اہل محشر کی ہوگی	۷۶	حضرت سح کا اپنی والدہ کے قبر پر	۷۵	بہترین عبادت تلاوت قرآن ہے
۹۶	آریہ لایا الناس اتقوا دیکھان	۷۷	کھڑے ہو کر بہت سے در داگیر	۷۶	عزائے اپنے بندہ پر دو خوف اور
۹۷	ذلالۃ الساعة الخ کی تفسیر	۷۸	کلمات کہنے	۷۷	دو امن جمع نہیں کرتا
۹۸	قیامت کے دن کی ہیبت و	۷۹	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات	۷۸	وجہ کبھی کے مسلمان ہو بھی حکایت
۹۹	خوف کا بیان	۸۰	کا واقعہ	۷۹	کلمہ طیبہ کی فضیلت
۱۰۰	رسول خدا پر درود پڑھنے والوں	۸۱	جو شخص عذاب قبر سے بچنا چاہیے	۸۰	آریہ و ما جعلنا البشر من قبلنا الخ
۱۰۱	کی کیفیت	۸۲	چار چیزوں کو مل میں لانا اور چار چیزوں	۸۱	کی تفسیر
۱۰۲	آخری عمر میں مسلمانوں کی کیا	۸۳	کو چھوڑ دینا چاہیے	۸۲	رسول خدا پر درود پڑھنا گناہوں کو
۱۰۳	حالت ہوگی	۸۴	عذاب بدن پر ہوتا ہی بار در چاہیے	۸۳	طرح ملتا دیتا ہے جیسا ٹھکانا پانی لگ کر
۱۰۴	قیامت کی دس علامتوں کا ذکر	۸۵	علماء کا اختلاف	۸۴	کتاب الموت کے چار منہ ہیں
۱۰۵	علامات و جال	۸۶	روح بدنی سے نکل کر کہاں جاتی ہے	۸۵	جیسے علیہ السلام کی مردوں کے زندہ
۱۰۶	خروج داہ کی کیفیت	۸۷	اور اس سے کس طرح سوال و جواب ہوتا ہے	۸۶	کرنے کی حکایت

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۰۱	غیبین ہوتی	۸۷	ہر ایک شخص کے سر پر درخیزین	۸۷	انزل جیسی علیہ السلام
۱۰۲	ابتدائے آفرینش کی کیفیت	۹۳	لگی ہوئی ہیں	۸۸	پہرے یاجوج ماجوج
۹۳	ایک تارک نما کے باعث ایک محل پر	۹۳	انسان کو لاکھ نہیں کہ غلطی نہ کرے	۸۸	استراحت قیامت
۹۳	ستر رامت اُترتی ہے	۹۳	منکبوں کی سزا	۸۸	سور کی پیدائش کی تاریخ اور اسکی
۱۰۳	بعض گناہ ایسے بھی ہیں جن سے سزا	۹۳	قیامت کے روز خدا تعالیٰ میں شخصوں	۸۸	ہدایت بنا
۱۰۳	ایمان ہو جانا ہی	۹۳	سے بات نہ کرے گا	۸۸	حضرت اسرافیل عرش کی طرف
۹۳	ایک حدیث قدسی کا بیان	۹۳	جسکے دل میں رہے برابر تکبر ہوگا وہ نہ	۸۸	وہ کہ رہے ہیں اور نظر حکم اتنی ہیں
۱۰۳	حضرت عمرؓ کے انصاف کا ذکر	۹۳	میں داخل نہ ہو سکے گا	۸۸	کہ کب حکم ہوا اور صور پھونکوں
۹۳	ایک عجیب و غریب کہتہ	۸۸	چند خصالتیں ایسی ہیں جن پر عمل کرنے سے	۸۸	فتح صد ترین بار ہوگا
۹۳	ظلم اور ظلم شہروں میں ہوتا ہی چلا	۸۸	آہمی منکبوں میں شمار نہیں ہوتا	۸۸	خدا تعالیٰ کے سوا سب کو مٹا دینے
۹۳	برکات دیات میں	۸۸	حضرت عمرؓ کی تواضع کا بیان	۸۸	گھوٹ پیشہ پڑیں گے
۹۳	کہہ بنکھ کے ایک نہایت شدید تھک	۸۸	مطوف بن عبداللہ کی نصیحت منکر عیب	۸۸	نکاح الموت کے فیض روح کی کیفیت
۱۰۵	ذکر اور ایک ولی اللہ کا واقعہ	۹۲	کا پہلی تختہ آئینہ حیاں کو ترک کر دینا	۸۹	دنیا کی بربادی کا ذکر
۱۰۶	چھ شخص چھ خصلتوں کی وجہ سے	۹۲	۶ شخص حضرت علیؓ علیہ السلام کے ساتھ	۸۹	چالیس دن تک ایک ایسے پانی پینے
۱۰۶	دور رخ میں جا لیں گے	۹۲	سے یہ کہ کی طرح جوت کر کے کی کیفیت	۸۹	سے مخلوق کا گھاس پیوس کی طرح
۹۲	یا ایہا الذین امنوا اذکر اللہ	۹۲	تواضع کا سراسر اعجاز و فضل ہونا	۸۹	آگ کھلے ہوئے کا ذکر جس میں
۹۲	ذکر اکثرا اللہ کی تفسیر	۹۲	چھ چیزوں کا تواضع کی وجہ سے پابند ہونا	۸۹	سستی کی خاصیت ہوگی
۱۰۸	علاقہ کے معنی کی تحقیق	۹۲	حضرت ابراہیمؓ اور شاہ مصر کی حکایت	۸۹	رسول خداؐ کے قبرت اُٹھنے اور اُت
۹۲	نفسوں باتوں سے سخت نفی پید ہوئی ہے	۹۲	حضرت سارہ کو شاہ مصر کا پکڑ لینا اور	۸۹	کو تلاش کرنے کا بیان
۱۰۹	ایک ولی اللہ کے وفات کے بعد کا واقعہ	۹۲	آپؐ تا بوندہ حضرت ماجرہ کو انہیں بہر	۹۰	حضرت کی امت کا بارہ طرح شہر ہوگا
۱۰۹	سبحان اللہ والحمد للہ فلا الہ الا اللہ	۹۲	کر کے رخصت کرنا	۹۰	آئی و عباد الرحمن اللہ رب العالمین
۱۰۹	واہے اکبر و احوال و قیام الہی	۱۰۰	حضرت سارہ اور ماجرہ علیہما السلام کا واقعہ	۹۳	کی تفسیر
۱۰۹	العلی العظیم کے فضائل	۱۰۰	عالم و ظلم اور ظلم کی فضیلت کا ذکر	۹۳	جاہلوں سے اعراض کرنا عباد الرحمن
۱۰۹	ایک بڑے آتش پرست کا قصہ	۱۰۱	علا کی تعظیم و توقیر کرنے کا بیان	۹۳	کی صفت ہے
۱۱۰	کلمہ توحید کے فضائل	۱۰۱	آئی و ظلم و ظلم فی الدنیا و الآخر کی تفسیر	۹۳	رسول خدا کا نام نہ کر دو و نہ بھیجنے
۱۱۱	مغفرت خداوندی کا بیان	۱۰۱	موتی و ماورائے زمانہ زنجیر و روکے قبول	۹۳	والادب و فرخ میں جائے گا

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۳۲	۱۲۶ جسکے دل میں زندہ برابر بھی ایمان ہوگا دو دن سے نکالا جائے گا	۱۲۸	۱۱۱ قبل نہیں ہوتی	۱۱۱	۱۱۱ کلمہ شہادت کے فوائد
۱۳۳	۱۲۸ ایسا وقال فی ذہاب الی ربی سیدین	۱۲۹	۱۱۲ ایک ماہ کی حکایت	۱۱۲	۱۱۲ سائے ملکوں کا یاد رکھنے والا خدا کے
۱۳۴	۱۲۹ کی تفسیر	۱۳۰	۱۱۳ ان الذین یتلون کتاب اللہ	۱۱۳	۱۱۳ نزدیکی کا بل مشغرت ہے
۱۳۵	۱۳۰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بیچ ہو گا قصہ	۱۳۱	۱۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ کے	۱۱۴	۱۱۴ سائے چیرین روشتی تیر کا باعث ہیں
۱۳۶	۱۳۱ ایام تحریر میں جب کبیر کا سبب	۱۳۲	۱۱۵ ایک دو تہہ کا واقعہ	۱۱۵	۱۱۵ لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ کو نفاذ
۱۳۷	۱۳۲ جو شخص اپنے فرزند کے بیچ کرنے کی نذر	۱۳۳	۱۱۶ حافظ قرآن کی فضیلت و بزرگی	۱۱۶	۱۱۶ معبودیت کے دو درجہ ہیں
۱۳۸	۱۳۳ اسے ایک بکری بیچ کر دیا جائے	۱۳۴	۱۱۷ حضرت علی کو اللہ وجہ کی ناز کی کیفیت	۱۱۷	۱۱۷ ان اللہ و ملائکتہ جلالہ
۱۳۹	۱۳۴ حضرت ابراہیم کے تولد و محبت اہل کی	۱۳۵	۱۱۸ تین شخصوں کی ہر وقت غلطی کرنی چاہیے	۱۱۸	۱۱۸ تنہا ہی پروردگار زمین جمیع جاتا
۱۴۰	۱۳۵ کس قسم مال کا مالک غنی کہلایا جاتا ہے	۱۳۶	۱۱۹ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کی	۱۱۹	۱۱۹ آدمی کی دعا آسمان و زمین کے مابین
۱۴۱	۱۳۶ ایسا واذ کہجدنا الذی کی تفسیر	۱۳۷	۱۲۰ ایک مثال	۱۲۰	۱۲۰ رُک کی رہی ہے
۱۴۲	۱۳۷ توحید کی چار سطروں کا بیان	۱۳۸	۱۲۱ طلب علم کے لئے سفر کرنا مستحب ہے	۱۲۱	۱۲۱ ایک صلہ کی حکایت
۱۴۳	۱۳۸ مصیبت پر صبر کرنے کا اجر	۱۳۹	۱۲۲ ابراہیم و اذ ذوالیہودہ کی تفسیر	۱۲۲	۱۲۲ ایک ناکہ کا واقعہ
۱۴۴	۱۳۹ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رحمت اور	۱۴۰	۱۲۳ ایسے ملعون کا آنحضرت کے پاس آنا اور	۱۲۳	۱۲۳ شیخ حسن جہری کی ایک روایت
۱۴۵	۱۴۰ احسان کا ایک عجیب واقعہ	۱۴۱	۱۲۴ اس سے چند سوال کرنا	۱۲۴	۱۲۴ اور دوسرے کے فضائل
۱۴۶	۱۴۱ صبر کی تین قسموں کا بیان	۱۴۲	۱۲۵ دو خدیو کے دو دن میں جانے کے بعد	۱۲۵	۱۲۵ ایک غلام صلہ کی حکایت
۱۴۷	۱۴۲ حضرت ایوب علیہ السلام کا مفصل قصہ	۱۴۳	۱۲۶ ایسے کا آگ کے ممبر پر کھڑے ہو کر	۱۲۶	۱۲۶ ایک یہودی مسلمان کا قصہ
۱۴۸	۱۴۳ سب سے زیادہ شہید بلا انبیاء پر پڑتی ہے	۱۴۴	۱۲۷ انہیں و نڈھال	۱۲۷	۱۲۷ استغیان شوری کی ایک روایت
۱۴۹	۱۴۴ پھر اولیا پھر علما و غیرہ پر	۱۴۵	۱۲۸ ابور کرنا نام کی وفات کا واقعہ	۱۲۸	۱۲۸ جو شخص رسول خدا پر ایک دفعہ رو
۱۵۰	۱۴۵ مصیبت پر گھڑی صبر کرنا ایک سال	۱۴۶	۱۲۹ چھ ماہوں کے کرنے سے آدمی شیطان	۱۲۹	۱۲۹ پڑھتا ہو پڑھتا ہو پڑھتا ہو
۱۵۱	۱۴۶ کی عبادت سے فضل ہے	۱۴۷	۱۳۰ جیسا ہوتا ہے	۱۳۰	۱۳۰ آیت الا عیضا ۱۱۱۱۱ کی تفسیر
۱۵۲	۱۴۷ مصیبت پر صبر کرنے والوں کے فضائل	۱۴۸	۱۳۱ طالب عرفان نجات کو چار سو آٹھ	۱۳۱	۱۳۱ امانت ای کے بارے میں مخلوق کا
۱۵۳	۱۴۸ ان اللہ وانا اللہ راجعون کہنے کا قول	۱۴۹	۱۳۲ دینے یا لینے	۱۳۲	۱۳۲ انکار کرنا اور حضرت ہم کا ہوا خدا
۱۵۴	۱۴۹ ایک مومن اور ایک کافر کی حکایت	۱۵۰	۱۳۳ شیطان کا گمانے والا معرفت اہل کی	۱۳۳	۱۳۳ امانت اہل کی تفسیر میں علما کا اختلاف
۱۵۵	۱۵۰ آیت صبیح اللہ نکرو الی جہنم	۱۵۱	۱۳۴ خصال نیکو اللہ نفس کی بیرونی کرنے والے	۱۳۴	۱۳۴ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت
۱۵۶	۱۵۱ کی تفسیر	۱۵۲	۱۳۵ استوی کو بر یاد کرنے والا ہے	۱۳۵	۱۳۵ نیکو ان کرنے و لے کر کوئی عبادت

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۱۶۹	تین شخصوں کو رسول خدا کا دیدار	۱۶۹	عرش خدا و مہی کی بلندی کا ذکر	۱۶۸	کھانا کا دوزخ میں پانچ بیڑے کرنا
۱۶۸	نصیب نہ ہوگا	۱۶۸	ایک سانپ کا حال جو عرش مجید کو	۱۶۷	جانے کا بیان
۱۶۷	شیطان اور یہود و نصاریٰ کو عرش	۱۶۷	پیشا ہوا ہے	۱۶۶	دوزخ کے مذاہبون اور تکلیفوں کا ذکر
۱۶۶	آئی سے نا امید ہونے کا سبب	۱۶۶	یوحنا و قلم کی پیدائش کا ذکر	۱۶۵	دوزخ کی سنگ کی تیزی کی کیفیت
۱۶۵	پانچ جگہ جلدی کرنا سنوں ہے	۱۶۵	کرمی کی غفلت و وسعت کا بیان	۱۶۴	دوزخ کو پہنچنے پر فرج کرنے کا بیان
۱۶۴	توبہ و استغفار کی تحریریں	۱۶۴	آیہان الذین قالوا ربنا اللہ الہی تفسیر	۱۶۳	دوزخ کے ساتھ دکن کی خبرست
۱۶۳	بنی اسرائیل کے ایک نوجوان کا قصہ	۱۶۳	آیہ مذکورہ کا شان نزول	۱۶۲	دوزخ کی گہرائی کا ذکر
۱۶۲	حن بصری کا ایک عورت پر رفتوں	۱۶۲	استقامت کے معنی اور اس کے مراتب و اقسام	۱۶۱	دوزخ میں کائنات بھوک میں زقوم
۱۶۱	ہونے کا واقعہ	۱۶۱	دس چیزوں کی حفاظت مستقامت	۱۶۰	کھانا کو دیا جائے گا
۱۶۰	خدا تعالیٰ نے است محمدیہ کو پانچ	۱۶۰	کی علامت ہے	۱۵۹	آیہ و سیولانین اتقوا دہوالی
۱۵۹	ایسی کراشتین عنایت کی ہیں جو آدم	۱۵۹	مومن کے ایمان کی مثال	۱۵۸	الجنة ذمہ الی تفسیر
۱۵۸	کو بھی نہیں دین	۱۵۸	تین قسم کے بشارت دینے والوں کا ذکر	۱۵۷	بشت کا آٹھ دروازوں کے نام
۱۵۷	بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت	۱۵۷	موت کے وقت کی بشارت پانچ طرح پر	۱۵۶	بشت کے آٹھوں طبقوں کی تفصیل
۱۵۶	اور ایک عابد کا قصہ	۱۵۶	بیداری کی چار علامتیں ہیں	۱۵۵	جنت کی چار دروں کی کیفیت
۱۵۵	جس شخص کو پانچ چیزیں ملین وہ چار	۱۵۵	جس شخص میں پانچ خصلتیں ہوں	۱۵۴	جبریل علیہ السلام کا حکم الہی سے جنت
۱۵۴	چیزوں سے محروم نہیں رہتا	۱۵۴	وہ سب نفل ہے	۱۵۳	کی سیر کرنا اور ایک حور کو دیکھ کر سجدہ
۱۵۳	ابو ہاشم صوفی کی حکایت	۱۵۳	موت کے کتے ہیں	۱۵۲	میں گر پڑنا
۱۵۲	اللہ لطف اباد کا لذت میں مشاعرہ	۱۵۲	ثابت قدم اور راست باز آدمی کی چند	۱۵۱	بشتی رفتوں کی کیفیت
۱۵۱	کی تفسیر	۱۵۱	علامتیں ہیں	۱۵۰	دشت طوبی کا بیان
۱۵۰	ماہ حب و تہان کی فضیلت	۱۵۰	شیخ ابو علی رواداری کے انتقال	۱۴۹	بشتیوں کے ساتھ عوہین کا معاملہ کرنا
۱۴۹	خلوق میں اہم تر حم و محبت کس	۱۴۹	کے وقت کا ایک واقعہ	۱۴۸	حورون کی خوبصورتی اور زینت کا ذکر
۱۴۸	سبب سے ہے	۱۴۸	ایک یہودی کے مسلمان ہونے کا	۱۴۷	یعنی آدم کے اعمال کی کیفیت
۱۴۷	شعبان میں روزے کیے گا	۱۴۷	عجیب سبب	۱۴۶	بنی اسرائیل کے ایک نیک دل اور سخی
۱۴۶	شعبان کی تیرہویں شب کو نماز	۱۴۶	آیہ و اللہ الذی یقبل التوبۃ	۱۴۵	شخص کی حکایت
۱۴۵	اسل بہت سے چڑھا بدعت ہے	۱۴۵	عبادہ الہی کی تفسیر	۱۴۴	آیہ الذین یحلفون بالعرش الہی کی تفسیر
۱۴۴	تعبان پندرہویں شب کو کمرت	۱۴۴	نوبہ چھ عہدوں میں مستغفر ہوتی ہے	۱۴۳	حاصل عرش کی کیفیت

صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب
۲۳۴	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک حکایت	۲۳۳	سے خالی نہیں ہے	۲۳۲	سے چراغ جلائے قندیلین
۲۳۵	بعض معینوں اور دونوں کو خصوصیت	۲۳۲	توبہ کی تین شرطیں ہیں	۲۳۱	روشن کرنی نا جاو نہیں
۲۳۶	کے ساتھ فضیلت ہے	۲۳۱	توبہ چھ حصوں میں مستقل ہوتی ہے	۲۳۰	اس بڑے کے ایجاؤ کا سبب
۲۳۷	آیہ کو تو یہ کل امة جائزۃ الہی تفسیر	۲۳۰	آیہ یا عباد علی الذین امنوا ان ادھی	۲۲۹	آیہ الا خلاۃ یومئذ بعضہم
۲۳۸	قیامت میں ہر ہر فریق کو ملے و غلجہ	۲۲۹	واسعۃ کی تفسیر	۲۲۸	لیعین الا المتقین کی تفسیر
۲۳۹	نما ہوگی	۲۲۸	جس میں آدمی ظہار ایمان نہیں کر سکتا	۲۲۷	حب فی امہ اور بعض فی امہ تمام
۲۴۰	آدمیوں پر سات چیزیں گواہی دینگی	۲۲۷	وہاں سے ہجرت کرنا فرض ہے	۲۲۶	اعمال میں بہتر ہے
۲۴۱	مصیبت پر صبر کرنے والے اور اہل	۲۲۶	مومن کی روح مرنے کے بعد کہاں	۲۲۵	مسلمان بھائی کی زیارت کا ثواب
۲۴۲	فضل اور خدا کے لئے باجمہریت کے	۲۲۵	رہتی اور کیا کرتی ہے	۲۲۴	مولالہ و معادۃ کے قبضے کی معنی
۲۴۳	والے بلا حساب جنت میں داخل ہوئے	۲۲۴	حضرت سلیمان علیہ السلام کا تمام مخلوق	۲۲۳	آیہ یا ہا الذین امنوا لا تتبعوا
۲۴۴	حاکم محبت میں موقع کے کنی دیر سے ہوئے	۲۲۳	خدا کی دعوت کرنا	۲۲۲	خطوات الشیطان الخ کی تفسیر
۲۴۵	جب چار باتوں کا سوال جواب ہوگا	۲۲۲	مومن کی روح قبض ہوگی کیفیت	۲۲۱	دس چیزیں کے باعث انسان کے
۲۴۶	بندہ اپنے خدا کے سامنے کھڑا ہے گا	۲۲۱	بدن سے نکلنے کے بعد روح کی	۲۲۰	دل مردہ ہو جاتے اور دماغ میں
۲۴۷	جب آدمی اپنے جرائم سے انکار کرے گا	۲۲۰	نما کا تذکرہ	۲۱۹	قبولیت کا جامہ نہیں پہنتی ہیں
۲۴۸	تو اس کے ماتہ پڑوں زبان آنکھ وغیرہ	۲۱۹	روح جب بدن سے نکلتی ہے تو کہاں	۲۱۸	انسان کو اپنے چار دشمنوں پر غور
۲۴۹	اس کے خلاف میں گواہی دینگی	۲۱۸	سے تین آوازیں آتی ہیں	۲۱۷	جاو کرنا چاہیے
۲۵۰	آیہ و وصینا الا شان بوالدیہ	۲۱۷	جب میت کو نہلائے کیسے پڑے	۲۱۶	شکر شیطان کا ناز میں اگر
۲۵۱	احسانا کی تفسیر	۲۱۶	یہ ڈالتے ہیں تباہ ترین آوازیں آتی ہیں	۲۱۵	وسوسہ خوانا
۲۵۲	آیہ یٰ کور و کا شان نزول	۲۱۵	مکلف پہنائے اور فحاشی کے وقت	۲۱۴	امت محمدیہ میں شیطان کے پند
۲۵۳	والدین کی تعظیم اور ان کے حقوق	۲۱۴	آسمان سے تین آوازیں آتی ہیں	۲۱۳	شخص دشمن میں
۲۵۴	حضرت عمرؓ کے عہد کے ایک سوگ	۲۱۳	روح حیوانی کی کیفیت	۲۱۲	برصیا راہب کا شیطان کے
۲۵۵	کا واقعہ	۲۱۲	صورۃ و حان کی چند آیتوں کی تفسیر	۲۱۱	وسوسہ سے ایک شہزادی سے
۲۵۶	ایک مشہور فاضل کا قصہ جو اپنی	۲۱۱	نزول قرآن کی تاریخ	۲۱۰	زنا کر کے اسے قتل کر ڈالنا اور
۲۵۷	والدہ کی خیر جانت جج کو چاگایا تھا	۲۱۰	اشیابان کی تیرہویں چودھویں	۲۰۹	اس کے قصاص میں بے ایمانی کی
۲۵۸	نبی عربی کا عبدالمسلم بن سلام کے سکا	۲۰۹	پندرہویں کی جنگی کا بیان	۲۰۸	حالت میں سولی دیا جاتا
۲۵۹	موت کے وقت تشریف لیا جانا اور انکی	۲۰۸	لیلة البراءۃ کی دعا	۲۰۷	کسی کا نائب شیطان کی جلائی

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۲۵	ایک رکعت اور دو سجود مستحب	۳۱۳	کھانا بے قیامت کے روز چار شخصوں سے چار حصوں پر اللہ	۳۰۸	ایک نہایت نصیحت فرمائی
۳۲۶	ہونے کی وجوہات	۳۱۴	تمام کر کے گا	۳۰۹	ایک عجیب کہ
۳۲۷	صدقہ فطر ادا کرنے والے کو دین	۳۱۵	جو شخص بری بات دیکھ کر منع نہیں کرتا وہ خود آپس برائی میں شریک	۳۱۰	سورہ فجر کی چند آیتوں کی تفسیر
۳۲۸	چیزیں عنایت ہوتی ہیں	۳۱۶	مواپ ہے	۳۱۱	خدا تعالیٰ کو امت محمدیہ سے
۳۲۹	مقدار صدقہ فطر	۳۱۷	مکیم ابو القاسم کی ایک حکایت	۳۱۲	خصوصیت کے ساتھ رعایت ہی
۳۳۰	رمضان کے پورے روزے	۳۱۸	ایک اور حکایت	۳۱۳	کیسٹ شطاعت
۳۳۱	رکھنے والوں کو چھ پیغمبروں کا ثواب ملتا ہے	۳۱۹	سورہ فجر کی چند آیتوں کی تفسیر	۳۱۴	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی بعض
۳۳۲	عشرہ ذیحجہ کے روزہ دار کو دین	۳۲۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر پر سے وقت میں وقفہ میں کہنا	۳۱۵	زمان کی حکایت
۳۳۳	چیزیں عطا ہوتی ہیں	۳۲۱	چند آیتوں کی تفسیر	۳۱۶	سرم کمانی سے پیٹ پالنے کا
۳۳۴	خدا تعالیٰ سے تمام سال میں تین عشروں کو منتخب کیا ہے	۳۲۲	رمضان کے روزوں کی فضیلت	۳۱۷	جنت میں داخل ہونے کے
۳۳۵	افضل الایام کی تفسیر	۳۲۳	شب قدرہ لیلاۃ العید کی بزرگی	۳۱۸	نیکوئی کی گیارہ علامتیں ہیں
۳۳۶	ذیحجہ کے عشرہ کے ہر روز میں ایک ایک اولو العزم پیغمبر کا حال واقعہ	۳۲۴	مومن کے لئے پانچ عید ہیں	۳۱۹	برائی کی چار علامتیں ہیں
۳۳۷	ذیحجہ کے آخر اور محرم کے اول	۳۲۵	ابیس کا ہر عید کو اپنے لشکر کو جمع کر کے آہ و زاری کرنا	۳۲۰	بنی اسرائیل کے ایک عابد
۳۳۸	سایح کے ٹوڑے پچاس سال کے گناہوں کا کفارہ ہیں	۳۲۶	صالح بن عبداللہ کی ایک پر اثر حکایت	۳۲۱	کی حکایت
۳۳۹	مختلف اقوال	۳۲۷	دنیا میں عید مقرر کرنے کی حکمت	۳۲۲	قیامت کے روز سے پہلے
۳۴۰	سورہ قدر کی تفسیر	۳۲۸	ایک اور عبرت انگیز واقعہ	۳۲۳	اپنے والدین کی شفاعت کرینگے
۳۴۱	لیلاۃ القدر کی کیفیت	۳۲۹	صدقہ فطر کے وجوب کا بیان	۳۲۴	دو زوجوں کے خلاف کا بیان
۳۴۲	قرآن مجید کی تعلیم کی وجوہ	۳۳۰	صدقہ فطر کن کن لوگوں پر واجب ہے	۳۲۵	آریہ نبیاً الانسان یوشدھا
۳۴۳	شعون غازی کی حکایت	۳۳۱	نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے کا ثواب	۳۲۶	قدرہ و آخر کی تفسیر
				۳۲۷	میزان اعمال کا ذکر
				۳۲۸	داؤد علیہ السلام کی حکایت
				۳۲۹	شقوت کی چار علامتوں کی تفسیر
				۳۳۰	بیان
				۳۳۱	زندگی میں ایک دم خیرات کرنا
				۳۳۲	مرنے وقت سودم خرچ
				۳۳۳	کرنے سے افضل ہے

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲۱۷	ایک شخص کے مرتبے سے کمال کا پتہ	۲۱۷	سورہ کوثر اور سورہ نازعات کا موازنہ	۲۱۷	نور اللہ علی محمد بن علی
۲۱۸	معاویہ بن ابی سفیان کے اشعار کا ترجمہ	۲۱۸	قربانی کے بارے میں ذکر کر کے	۲۱۸	عزیز کا ذکر
۲۱۹	سراقہ بن مالک کے اسلام	۲۱۹	ثواب	۲۱۹	سورہ قدر کے شان نزول کا ذکر
۲۲۰	لاسے کا سبب	۲۲۰	قربانی کرنے کا ثواب	۲۲۰	سورہ بقرہ
۲۲۱	سورہ اخلاص پر دعا و ست کی کیفیت	۲۲۱	احمد بن اسحاق کی ایک روایت	۲۲۱	عقبت محمد چار شخصوں کے علاوہ
۲۲۲	دین و دنیا کی تمام آفات سے محفوظ رہنا ہے	۲۲۲	حکایت	۲۲۲	سب مسلمان بچنے جاتے ہیں
۲۲۳	سورہ اخلاص کے ایک دفعہ پڑھنے سے ثلث قرآن کا ثواب ملتا ہے	۲۲۳	قیامت کے روز قربانی کرنے	۲۲۳	شب قدر میں دو رکعت خاص پڑھ کر
۲۲۴	سورہ اخلاص کے ایک دفعہ پڑھنے سے ثلث قرآن کا ثواب ملتا ہے	۲۲۴	والون کا اپنی قربانیوں پر سوار ہو کر	۲۲۴	پڑھنے کا ثواب
۲۲۵	سورہ اخلاص کے ثلث قرآن پڑھنے کی وجہ	۲۲۵	میدان حشر میں آنا	۲۲۵	شب قدر میں چار جہنم کے
۲۲۶	ایک فرضدار کے بنیاد کی کیفیت	۲۲۶	قربانی کن لوگوں پر واجب ہے	۲۲۶	ہمارا جانا
۲۲۷	ایک صالح کے خواب کا واقعہ	۲۲۷	ادو کمن پر نہیں	۲۲۷	نبی اسرار کے ایک ماہ کی
۲۲۸	سورہ اخلاص پڑھنے والوں کی بزرگی	۲۲۸	قربانی چار قسم کے جانوروں کی	۲۲۸	حکایت
۲۲۹	سورہ اخلاص پڑھنے سے وسعت	۲۲۹	جانور ہے	۲۲۹	شب قدر کے وقت میں علماء
۲۳۰	رزق ہوتی ہے	۲۳۰	کون سے جانوروں کی قربانی	۲۳۰	کا اختلاف
۲۳۱	خاتمہ کتاب	۲۳۱	جانور ہے	۲۳۱	شب قدر کے دیکھنے کے بارے میں
		۲۳۱	قربانی کا وقت	۲۳۱	ابو یزید بسطامی کی حکایت
		۲۳۱	قربانی کا جانور اپنے ماتہ سے نچ کر	۲۳۱	یلانہ القدر کی دعا
		۲۳۱	گونا گوا فضل ہے	۲۳۱	سبح کی تحقیق
		۲۳۱	قربانی کرنے وقت کون سی دعا	۲۳۱	شب قدر کی علامت
		۲۳۱	پڑھے	۲۳۱	سورہ کوثر کی تفسیر و فضائل
		۲۳۱	عیدین کی نماز کا وقت اور کیفیت	۲۳۱	سورہ کوثر کا شان نزول
		۲۳۱	تکبیرات عیدین کا بیان	۲۳۱	سورہ کوثر کے شان نزول میں
		۲۳۱	سورہ اخلاص کی تفسیر	۲۳۱	ایک اور روایت
		۲۳۱	سورہ اخلاص کا شان نزول	۲۳۱	پیشتر صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد
		۲۳۱	فضائل سورہ اخلاص	۲۳۱	مطہرہ کا حال
		۲۳۱	جنت کے ایک درخت کا ذکر	۲۳۱	کوثر کی تحقیق میں مختلف اقوال

شائقین حسب فیل کتابین اور نیز جملہ علوم و فنون کی کتابیں طبع مجتبیٰ کی دلی طلب ہیں

اسٹارٹ اسلام۔ مجتبیٰ کی اردو مولانا مولوی ایچ محمد علی صاحب
 صاحب انصاری ناظم تنظیم وینیات حدیثات علوم علیہ السلام
 حسین انصاری صاحب علیہ السلام کی پیدائش آغاز سائست
 آغاز دعوت ہجرت اور کل غزوات کا ذکر مختصراً ہے۔
 کلمات جامعہ وفات کا ذکر بہت غریبی سے لکھا ہے اور مختصر
 میں مجموعی حالات بہت اچھی طرح نمایاں ہیں جو طالب بڑی
 بڑی کتابوں میں شکل سے ملین وہ اس میں پائی جاتی
 مل سکتے ہیں۔

رحمۃ الرحمن فی ترجمۃ قصیدۃ النعمان یہ وہ قصیدہ مبارک
 ہے جس کا حضرت امام ابوحنیفہ کو فی رحمۃ اللہ علیہ سے رسول
 اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل و مناقب اور معجزات
 میں لکھا ہے اگر اس پر چھتے ہو تو دریا کو کونہ میں بھرا دو تو تر قہ
 سے یہ کہاں کیا ہو کہ دل شعر لکھ کر اس کا ترجمہ نظم بن لکھا ہو پھر
 نشر میں اس کا قاعدہ اور ترجمہ اس کے بعد حل لغات تحقیق
 محاورات نشر میں مطاب استدلال نصیحت و احادیث بحوالہ
 کتب تفاسیر و حوالہ اس غریبی سے کیا ہو کہ دیکھنے والے کو
 مسرت ہوتی ہو یہ نہ کہ یہ فرق و احادیث سے لاکر دکھایا
 ہے یہ ایک کتاب جنگ کہیں نہیں چینی غمی ایسی طبع
 نے اس کو پہلے پہل خوب خطا عمدہ کاغذ پر چھاپ کر شائع کیا ہے۔

نیدایان رسول عربی ملاحظہ فرماویں۔ مجتبیٰ کی
 بیچ بیچ نقدیہ کتاب خواجگان حیات اہل بہشت
 کی بہترین لغو طات حضرت خواجہ عثمان فاروقی علیہ
 الرحمۃ کے بہترین انداز و حضرت خواجہ حسین الدین چشتی
 علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین و حضرت خواجہ قطب الدین
 محمد کی علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین و حضرت خواجہ فرید الدین
 گیلانی کی علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین و حضرت خواجہ
 انصاری کی علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین و حضرت خواجہ
 شمس الدین کی علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین و حضرت خواجہ
 ابن عربی کی علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین و حضرت خواجہ

سید محمد علی صاحب لغو طات ہذا انکی باطنی کشش و تحقیقی جذب
 دل کے شعلے آپ خود بول آئیں گے کہ دل میں داندین
 دائم و دائم دل میں مع مختصر حالات و نقشہ مزارات حضرت
 خواجگان یہ مجموعہ جدید قابل دید ہے جس میں دہم صہین لغو طات
 حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ بہ اسرار لایا و ترجمہ
 لغو طات حضرت سلطان بی صاحب علیہ الرحمۃ سہمی بہترین لغاتین
 مندرج ہو اسکی خوبان شائقین مطالعہ سے معلوم کریں گے
 قیمت کمال ہر دو حصہ کاغذ سفید و حنائی قیمت

ایضاً کاغذ حنائی مصری
 ایضاً کاغذ ولایتی
 تحفہ تصوفیہ لایع حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح
 بزبان عربی مع ترجمہ اردو و ترجمہ آداب الفیض از شیخ
 شہاب الدین صہروردی رحمہ اللہ مطبوعہ مجتبیٰ
 یہاں و اکبر از حاجی ادا داسد رحمہ اللہ مطبوعہ مجتبیٰ
 حکایات اصحاب کھنڈ اردو مجتبیٰ کی یہ بڑی عمدہ کتاب ہے
 ہسین اولیاء اللہ کے حالات و عجیب و غریب حکایات اور
 صالحین کی مرقوم ہیں مولف مرحوم نے زیادتی لطف کے لئے
 بیش جگہ مولانا رام کے اشارے اور کثرت فوق شوق کیلئے
 بعض فوائد بھی دیے ہیں جو ناظرین کو کمال روحانی لذت
 بخشتے ہیں۔

حق السلیع و منبع سلع مصنف مولوی محمد اشرف علی صاحب
 تھانوی یہ رسالہ دیکھنے کے قابل ہے مطبوعہ مجتبیٰ
 نافع المسکینین ترجمہ اردو انیس لو اعلیٰ مجتبیٰ کی
 رونمای مشغولی یعنی شرح دیباچہ مشغولی بزبان اردو
 مشغولانہ مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مجتبیٰ
 اعمال قرآنی حصہ اول از مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی
 ایضاً حصہ دوم اعمال قرآنی ملقب بہ خواص فرقان مجتبیٰ
 ایضاً حصہ سوم اعمال قرآنی ملقب بہ آثار تہذیبیاتی منبع
 ضمیمہ اسرار اسماے ربانی۔ مجتبیٰ

کتاب الفہم فی تفسیر القرآن
مع ترجمہ عربی و فارسی و تفسیر
مردی شاہ محمد مصطفیٰ صاحب تفسیر
محمد دی احمدی
ایضاً جلد ہی تفسیر
خطیب المصطفیٰ فی آیات القرآن
مجتبائی باہر میرے ہاں خطبہ نامہ
محمدی کی آیات و تفسیر
دلائل الخیرات کوئی تفسیر
جاکر اس سے کم ہی کا حصہ ہوا ہے
کہ اسی مطبع سے اشرفی فی غنیۃ
حائل کی تفسیر کے مطابق ایک
دلائل الخیرات نہایت خوش آواز
صورت میں نقلی جو عام مفیدیت
کے ساتھ لوگوں میں رائج ہوئی ہو
قد فرما شاہ تفسیر میں سے تفسیر
ہر جگہ قدر کی اور بہت سی جگہ
ماہیتوں کا تذکرہ کیا کہ چونکہ عام
مذاق اور عام طبائع کے اندازہ کریں
بہت کچھ متعلق مل چکا تھا اس لیے
اب دوبارہ مطبع سے ایک اور
دلائل الخیرات چھاپنی شروع کی۔
اس میں شبہ نہیں کہ اس کی تفسیر
ہے جو اس کی تفسیر خطہ ہی ہو
تھا۔ چھاپہ وہی ہے جو اس کا تھا
اس کے ساتھ ہی چند باتیں ایسی
کی گئی ہیں جن کی وجہ سے یہ
بالکل جدا اور ممتاز ہے (۱) بجائے
حاشیہ کے ترجمہ میں السلوین میلہ
اگرچہ ای اور اس جو بعد کی سے
کہ ہر لفظ کا ترجمہ اسی کے
ہے جس سے تلاوت کرتے والوں کو

دیگر دلائل و دلائل کے مختصر
تفسیر کے ترتیب کے مطابق
تفسیر ہی۔ (۲) حاشیہ نہایت مفید
و منتخب مطالب جو صرف تفسیر
مستند و مشہور کتابین کے علاوہ
جو قدما و اجداد کے مسائل و مسائل
الطیب فی خصائص الحبيب و
نصرہ فی قاسی۔ تفسیر امراض
مزرع الحشرات۔ تفسیر الحبین
مواہب لدیہ۔ نہ تانی۔ تفسیر
و غیرہ وغیرہ سے منتخب کر کے عام
فہم اردو میں لکھے گئے ہیں جن سے
ہر مرد و عورت و بزرگ و کم
شان و ذلیل نہایت وضاحت و تفصیل
سے سنا سنا سنا سنا سنا سنا
دوسری میں اشعار و بیانیہ
دوسری میں اشعار و بیانیہ
حدیثی مدنی قدس سرہ کی روایت
عربستان میں ہوئے اور عربین
خصوصاً ماچ ہے لہذا اسی روایت
کے مطابق یہ دلائل الخیرات
لکھی ہے۔ بہت
جو اہم حصہ اردو و مجتبیٰ حضرت
شیخ محمد غوث گوالیاری کا فارسی
جو اہم حصہ تفسیر جامعہ و زبان
فہم صحیح طور پر ہوئی مرزا محمد
سلیحہ کیا ہے جو میں نے
پہلے حصہ میں جو دو حصہ میں ایک
تیسرے میں قیہ دو حصہ میں پہلا
جواد و زاد کے متعلق ہی بہت
اعمال اور اوقات بہت سی موافق
ایضاً حصہ دوم تفسیر جو ہر

و حیات کلیات و حیات
اشعار و مکتوبات و ادب و اعظام کا
ایضاً حصہ دوم مجتبیٰ جو ہر
تفسیر لغویات و لغویات
اہل بہشت مجتبیٰ کہیں لغویات
خواجہ عثمان ماروقی علیہ الرحمۃ
و حضرت خواجہ حسین الدین علیہ
الرحمۃ و حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی علیہ الرحمۃ مسی
و حضرت خواجہ فرید الدین گنج
مسی شاہ غلام و حضرت خواجہ
مسی شاہ غلام علیہ الرحمۃ
و بطن کے ساتھ زبان اردو و
میں۔ چونکہ دل سے نقلی ہوئی
میں جاکر تفسیر ہے اس لیے
ہذا ان کی باطنی کشش و حقیقی
متعلق آپ خود دلیل دیکھیں
وین و نام و نام و نام و
تفسیر مرآت حضرت خواجہ
قابل دیر ہے حصہ دوم
حضرت سلطان علی صاحب
مدرسہ ہے۔ اس کی نویسی
سے معلوم کرینگے قیمت
کا قد حاکم مصری
کا قد و لایق
کشتول شریف حنفی و زاد
فارسی مجتبیٰ فی از شاہ
ایضاً حصہ دوم ترجمہ اردو
صفات الاولیاء فارسی
ضیاء القلوب فارسی از حاجی
مرحوم۔ مطبوعہ مجتبیٰ
رموزہا رفین نظم مطبوعہ

اعلان

اعلان


مؤلف کتاب: علامہ
ترجمہ: علامہ

سلیس رُوزِ یانِ مینِ عام
کیا گیا ہے اور اس کا نام تحفۃ العظمیٰ

ایسا ہے اور معین و ترجمہ اس کو طبع
 علمہ حقیقہ کالی رات اس کتاب کے

ہر باضابطہ محفوظ کئے گئے ہیں۔

ف



مسلمانی

1990

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

10
10
10

